



AD/95

۲۹۷، ۱۲

۲۲۲

جلد دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
(القرآن ۱۳۲)

# بیان القرآن اور ترجمہ القرآن

پہلے نصاب میں

جلد دوم

از ابتدائے سورۃ الاحراف تا آخر سورۃ المومنون

تألیف

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب خزافہ انگریزی ترجمہ القرآن  
بیتنام مشرقیہ رشید صاحب مکتبہ تصنیفات ممبئی کراچی لاہور اشاعت اسلام لاہور

نفاذ کیس

۱۳۲۱ھ  
۱۹۰۲ء





# فہرست مضامین بیان القرآن جلد ثانی

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین
۶۶۳	انبیاء میں غمخواری	۶۴۱	پہلی چیزوں کا استعمال خلاف شریعت نہیں	۸۰۰ تا ۷۲۹	سورۃ الاعراف
۶۶۴	عذاب الجہنم میں انہیں ملائے گئے طوطے تھے	۶۴۲	فاحشہ - اشم - دہی -	۷۲۹	نام نہ نہ تزلزل
۶۶۵	ہر گھنے سے مراد	۶۴۳	رسول کے بھیجے گئے ماموران اور ختم نبوت	۷۳۰	قرآن کا نام ذکر کئے کی وجہ
۶۶۶	مہر قدرت	۶۴۴	دو چیز عذاب سے مراد		نزول کتاب سے پہلے کو شرح مسکا ثنا
۶۶۷	حضرت موسیٰ اور ان کی بیوت کی پہلی غرض	۶۴۵	آسمان کے دو واسے نہ کھولنے سے مراد		دول کتاب کی غرض -
۶۶۸	حضرت موسیٰ کے دو معجزے	۶۴۶	دوسری چیز جس کے لیے آسمان کھولا گیا		عزلت اعمال سے مراد
۶۶۹	حضرت موسیٰ کی پہلی غرض اور ان کی حالت میں	۶۴۷	انصاف اور اعدا سے مراد		آدم اور ابن آدم کا ساند ایک ہے
۶۷۰	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۴۸	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کو سجدہ کا حکم
۶۷۱	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۴۹	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت کا آگ سے انور ان کا مٹی سے
۶۷۲	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۰	انصاف اور اعدا سے مراد		پیدا ہوتا -
۶۷۳	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۱	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کے چہرے سے مراد
۶۷۴	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۲	انصاف اور اعدا سے مراد		یوحنا جنت سے مراد
۶۷۵	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۳	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کے جہنم سے مراد
۶۷۶	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۴	انصاف اور اعدا سے مراد		ذکر آدم میں بنی آدم کا ذکر -
۶۷۷	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۵	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کو جہنم کا ثنا -
۶۷۸	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۶	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کے ہر طرف سے آنے سے مراد
۶۷۹	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۷	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کا مردود ہوتا
۶۸۰	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۸	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کا آدم اور حوا کو ان کی سواآت
۶۸۱	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۵۹	انصاف اور اعدا سے مراد		دکھانے سے مراد -
۶۸۲	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۰	انصاف اور اعدا سے مراد		شیطان کا آدم کو سنانا
۶۸۳	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۱	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت سے آنے کو لانا کئے سے مراد
۶۸۴	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۲	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۸۵	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۳	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۸۶	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۴	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۸۷	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۵	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۸۸	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۶	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۸۹	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۷	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۰	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۸	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۱	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۶۹	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۲	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۰	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۳	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۱	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۴	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۲	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۵	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۳	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۶	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۴	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۷	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۵	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۸	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۶	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۶۹۹	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۷	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد
۷۰۰	ان کی حالت میں ان کا کیا کیا -	۶۷۸	انصاف اور اعدا سے مراد		جنت میں انصاف اور اعدا سے مراد

صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین	صفحہ نمبر	خلاصہ مضامین
۸۰۴	مذہبوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلاح کیلئے تھے	۷۹۲	ہدایت میں تدریج رسول کو جنوں نہیں ہوتا	۷۷۷	کلام الہی اور رسالت اللہ تعالیٰ کے قوت کے کھنڈے سے مراد
۸۰۵	دو گروہ ہیں کا ذکر اور ہدفی ارادہ	۷۹۳	قریش کی سماعت و طعن	۷۷۸	قوت میں ہمہ جہت کی تفصیل سے مراد
۸۰۶	فرشتوں کا لکھنا اسلامی لشکر کے آگے چلنا	۷۹۴	اصول اسلام کی سادگی	۷۷۹	اللہ تعالیٰ کا کام کرنا منقطع نہیں ہوتا
۸۰۷	ایک ہزار عالم	۷۹۵	آدم کی طرف شکر کی نسبت کا خطبہ ہے۔	۷۸۰	قرآن کا اس کیلئے پھر پڑھنے سے انکار اور بددلی
۸۰۸	عالم سے منحوس کیوں کر ہوتی	۷۹۶	بتوں کا عہد ہوتا	۷۸۱	کی اصلاح
۸۰۹	عالم کے پید میں جنگ نہیں کی	۷۹۷	بے نظیر ترقی	۷۸۲	حضرت موسیٰ کے توحید میں توحید کے معانی
۸۱۰	میدان جنگ میں پینہ کا آواز	۷۹۸	اسلام کی کامیابی پر ایمان کی ضرورت	۷۸۳	بائبل کی اصلاح
۸۱۱	جنگ میں بائبل کا اثر	۷۹۹	بت پرستی کا انہم اور مغلوب ہوتا	۷۸۴	حضرت موسیٰ کی صحت طہرہ ایک ہی تھی
۸۱۲	عذاب ہائے عذاب کیلئے بطور پیشہ ہے	۸۰۰	دشمنوں کو سامانی	۷۸۵	حضرت موسیٰ کے پیغمبر کی طہرہ پر مبنی کا آواز
۸۱۳	جنگ میں ہلکے دکھانے کی ممانعت	۸۰۱	انسان شیعہ طمان	۷۸۶	وسعت رحمت الہی
۸۱۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اللہ کی	۸۰۲	غضب کا علاج	۷۸۷	قوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی
۸۱۵	کئی نامی تہذیب	۸۰۳	شیعہ طمان کے بھائی	۷۸۸	انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی
۸۱۶	جنگوں کے متعلق پیشگوئی	۸۰۴	فاتحہ خلف امام کا مسند	۷۸۹	رسول موجود کی صلاحت
۸۱۷	کفار کی دھتے پہلے ہر دور سے پہلے	۸۰۵	دل میں ذکر	۷۹۰	ساری نسل انسان کا نبی
۸۱۸	کفار کی جنگوں میں ناکامی کی پیشگوئی	۸۰۶	دوسرا اچھے سے مراد	۷۹۱	سمیت کے دن پہلی کا شکار
۸۱۹	مسلمانوں کی حقیقی فلاح کا ماہ	۸۰۷	سجود کا وقت	۷۹۲	یہودیوں کا فتنہ کی قور مانی سونہوں میں ایک ہے
۸۲۰	حق اور مذہب	۸۰۸	دعا کے سجدہ تلاوت	۷۹۳	یہود کے بندہ بننے سے مراد
۸۲۱	حالیہ وقت	۸۰۹	مصورۃ الانفال از ۸۰۱ تا ۸۳۲	۷۹۴	یہودیوں کے متعلق پیشگوئی
۸۲۲	مسلمانوں کی زندگی	۸۱۰	نام + خلاصہ مصفون	۷۹۵	گناہ کی مغفرت کا اصول
۸۲۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیقہ ذہن کرتا۔	۸۱۱	تعلق + زمانہ نزول	۷۹۶	میشاق فطرت
۸۲۴	اللہ کے فرمان اور اس کے قلب میں اصل چلنے سے مراد	۸۱۲	مال فینیت اللہ انفال میں فرق	۷۹۷	میشاق فطرت کا اندکس طرح لیا گیا۔
۸۲۵	مسلمانوں پر عظیم امتحان تھے	۸۱۳	فتح اور فتنہ میں فرق	۷۹۸	میشاق فطرت سے مراد
۸۲۶	ایک خوشخبری	۸۱۴	ایمان کا جوہر اور کھٹن	۷۹۹	اسرار میں کجاہ کی تفسیر اور کربوہ
۸۲۷	اللہ اور رسول کی خاصیت سے مراد اللہ	۸۱۵	ایمان کی شاخیں	۸۰۰	قابل الزام نہیں
۸۲۸	قوی ترقی کا راز	۸۱۶	مسلمانوں کا جوہر کیلئے تیار کیا	۸۰۱	علم
۸۲۹	مؤمن قوی اور دینی کی اہمیت کا ذکر	۸۱۷	جنگ ہند کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۸۰۲	کے کی مثال
۸۳۰	کراسزا	۸۱۸	کین حکایت میں کھلے	۸۰۳	الطین بن علی کی طرح مٹا ہے
۸۳۱	اشعری فرقان	۸۱۹	ادب و سیر کی غلطی	۸۰۴	جہنم کیلئے انسانوں کا پیکار
۸۳۲	دلائل اللہ میں آنحضرت کے خلاف مشورہ	۸۲۰	اسات کجوات کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے	۸۰۵	اسات الہی سے متحمل کماں
		۸۲۱	نیرنگ لکھ کے مقابلہ کیلئے تھے۔		



نفاذ مہمیں	زیر سر	خلا مہمیں	زیر سر	خلا مہمیں	زیر سر
منا فوقوں سے جہاد	۸۶۵	اقرار نامہ	۸۶۴	منا فوقوں کے خلاف	۸۸۷
بنی کریم کی من فوقوں سمی سے مراد		منا فوقوں کی توبہ		منا فوقوں کے خلاف	۸۸۸
منا فوقوں کا نتیجہ نا کافی اندیشوں پر انکام جت	۸۶۶	تعبیر اور ترکیب میں فرق	۸۶۸	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۸۹
تعبیر میں لیت من فوقوں کو نہ کیا جاوے	۸۶۷	توبہ کیوں سے منا فوقوں سے زکوٰۃ کا لیت		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۰
جہاد سزا ہے		مسلمانوں کے لئے سبق		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۱
منا فوقوں کیلئے مستحکم اور عید شریف کی کا	۸۶۸	ثبوت انخلاص		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۲
منا فوقوں سے انقطاع تعلق چرمانی	۸۶۹	منا فوقوں سے تشاہ	۸۶۹	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۳
انقطاع تعلقات روحانی		مسعود مراد		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۴
تبریر دعا	۸۷۰	ابو عامر		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۵
وحی کا سامنے کے خلاف ہونا		مسعود مراد کی عرض		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۶
بادیہ میں عرب	۸۷۱	مسعود مراد		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۷
الدین المصیحة کا مفہوم		تعبیر سے مراد		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۸
معدود لوگوں کا گروہ		قطع قلوب		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۸۹۹
سورہ کا نہ ہونا بھی مدر ہے	۸۷۲	مسلمانوں کا عہد		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۰
صحابہ کا چہرہ جیت اور مسلمانوں کیلئے سبق		صحابہ رحمتے اس عہد کو کس طرح پور کیا		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۱
منا فوقوں سے اعراض	۸۷۳	یہی عہد سب انبیا دیتے تھے	۸۷۳	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۲
قرآن نے کئے لوگوں کی اصلاح کی		حضرت سجاد کی تعلیم مال و جان دینے کی		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۳
انفاق کو جو بھی سمجھنے والے		مومنوں کی صفات	۸۷۴	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۴
انفاق اسلام آخر تک اسلام کی تباہی کی نشانی		مشرکین کے لئے ممانعت استغفار		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۵
قرب الہی کیلئے		ابو طالب		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۶
قرآن کریم کا پیکار کردہ انقلاب		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۷
حصول قرب الہی کیلئے انفاق مال		ممانعت استغفار میں شرائط		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ	۸۷۵	غیر مسلم کا جنازہ		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۰۹
پیر اور ان کی تدریس		ایمانیہ اور آرز	۸۷۶	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۰
رضائے الہی		مساعاة العسوة	۸۷۷	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۱
کامل مومنین کا گروہ		مسلمانوں کی جان نثاری کا کمال		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۲
مسافروں اور لوگوں سے مراد		کنہین مالک مرادہ - ہلال - کعبہ اور	۸۷۸	سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۳
حصول رضائے الہی کا مقام		کمال نشان		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۴
اہل الجنة مغزہ کی تشریح		صحابہ کی کھانسی سے محبت		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۵
منا فوقوں کی سزا		صحابہ کی جان نثاری اور امانت کا کمال		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۶
دو خود مذہب سے مراد	۸۷۹	میت حلو جس کا حکم		سب سے بڑا ناجادہ فنی	۹۱۷

نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین
۹۹۹	اختیار کا انتخاب وحی الہی کرنا	۹۱۳	قرآن کس مقام پر پہنچا ہے	۹۳۲	دنیا و دین کے مطالبات
۹۰۰	انصاف کی صداقت و ایمان کا اعتراف	۹۱۴	اولیاء و ائمہ کو مباشرت وحی مائی ہیں	۹۳۳	قرآن انصاف کے اسباب ہیں
۹۰۱	بیگانی کو مغربی اندک بغاوت نہیں پائے	۹۱۵	لہر حق من الجنۃ الا المشرقات	۹۳۴	اس کے مضامین ملی
۹۰۲	جہنم کی شفاعت کا عقیدہ اور بت پرستی	۹۱۶	مشرقات چالیسوں حصہ ہر وقت ہے	۹۳۵	دنیا طلبی کے اعمال
۹۰۳	حقانیت کا قانون مستحق	۹۱۷	انقلاب موت سے انقلاب مقامات علیہ نہیں ہے	۹۳۶	محیط اعمال
۹۰۴	عذاب کب آئے گا۔	۹۱۸	شرک اتخا ذوالد	۹۳۷	ایقینہ قرآن کریم ہے
۹۰۵	دکھوں میں سبق	۹۱۹	امداد رسول کو چھٹے	۹۳۸	مشافہہ نبی ہے
۹۰۶	آلام میں انسان خدا کو بھول جاتا ہے	۹۲۰	موسیٰ کا غلبہ ہر ذریعہ کلمات	۹۳۹	رسول کا اسوہ
۹۰۷	سبا پر چھانے کا مفہم	۹۲۱	موسیٰ نہ پہلے ایمان لائے والے	۹۴۰	موسیٰ کی کتاب
۹۰۸	تین قسم کے مصیبت	۹۲۲	نبی مرسل کے لئے وکلاء و قوم کی رعایت	۹۴۱	ہر نبی کی وحی ایقینہ ہے
۹۰۹	سبح و یسوع کا مالک	۹۲۳	نبی مرسل کی کائنات کا سامان	۹۴۲	دنیا طلب اور حق طلب کا مقابلہ
۹۱۰	عہد فطرت اور عہد شریعت	۹۲۴	حکومت اہل نصیب العین نہیں	۹۴۳	نبی کے بشر و جبرائیل پر اعتراض
۹۱۱	ہل و خلق اور عود	۹۲۵	ہارون کو وحی	۹۴۴	انبیاء کے پیروں کی قربت
۹۱۲	مسیح اور غیر اللہ کا عمر	۹۲۶	حضرت موسیٰ کی دعا فرعون کے تباہی کیلئے	۹۴۵	محنت شریفانائیت ہے
۹۱۳	قرآن میں باقی نہیں	۹۲۷	فرعون کا رجوع موت کے وقت	۹۴۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرحت
۹۱۴	دو بیلیں کہ قرآن انہیں نہیں چوسکتا	۹۲۸	فرعون کی لاش اور قرآن کریم کا مجوزہ	۹۴۷	فطرت کا سمیاد
۹۱۵	علوم قرآنی اور مذہب کی پرکھنا اور فوراً کرنا	۹۲۹	نبی مرسل پر فحش اور ان کی مخالفت رسول	۹۴۸	اللہ تعالیٰ کا عمار میں ہونا
۹۱۶	اعمال کی ذمہ داری	۹۳۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے متعلق	۹۴۹	دنیا پرست اور دلائل حق
۹۱۷	بصیرت سے کام نہ لینے والے	۹۳۱	کبھی شک نہ تھا نہ ہو سکتا تھا۔	۹۵۰	انبیاء کی بے نفسی
۹۱۸	آرام اور مصیبت کا مقابلہ	۹۳۲	عبداللہ بن سلام	۹۵۱	دعوت انبیاء کا دینی و دنیوی کام کے ساتھ
۹۱۹	آنحضرت کے مخالفین پر قیامت تک سزا کا حکم	۹۳۳	یونس	۹۵۲	سے بہتر ہونا
۹۲۰	ہر قوم کے لئے رسول	۹۳۴	اہل یمینوی اور عذاب	۹۵۳	مومنوں کی کتاب پر مبنی سے مراد
۹۲۱	حق کی قبولیت دینی و دنیوی فتنے نقصان کے لئے	۹۳۵	انصاف پر پیش گوئیوں کا دل جانا	۹۵۴	طوفان قریح
۹۲۲	سے پاک ہو	۹۳۶	انصاف دین کے علم سے نجات	۹۵۵	قار العتود سے مراد
۹۲۳	قوموں کی زندگی اور موت	سورۃ ہود ۱۱ تا ۲۶		۹۵۶	حضرت نوح کے کشتی میں کیا ہوا
۹۲۴	تعبش اور غفلت سے عذاب آئے ہے			۹۵۷	طوفان قریح کا دوسرے زمین پر نہج
۹۲۵	عذاب پر شامت	۹۲۷	نام و خلاصہ مضمون - خلق و دماء و ذوال	۹۵۸	عملی طور سے مراد
۹۲۶	صدما اندک قلب میں فرق	۹۲۸	قرآن میں ہول و ذفر کا مزہ دی علم	۹۵۹	قرآن کے چنے کا اہل میں سے نہ ہونا
۹۲۷	قرآن سے کیا غتا ہے	۹۲۹	اللہ تعالیٰ کا رزق پہنچانا کس طرح ہے	۹۶۰	کیسی دعا نہ کرنا چاہئے
۹۲۸	اطلاق اور مال	۹۳۰	کان عن شہ علی المار سے مراد	۹۶۱	قرآن کا ذکر انبیاء الغیب کے لئے ہے
۹۲۹	کوئی اچھا عمل متاخر نہیں ہوتا	۹۳۱	جہان نگہ اور شک	۹۶۲	خلق خدا کی فطرت فطرت انہما ہے
۹۳۰		۹۳۲	حقین صمد		

صفحہ نمبر	عنوان مضامین	صفحہ نمبر	عنوان مضامین	صفحہ نمبر	عنوان مضامین
۹۸۵	کہ میں بات سناں کا قضا	۹۶۹	اس شخص سے مراد	۹۸۸	ایک بیکر شکرانہ اودھم کوٹک لگا کر
۹۸۶	آنحضرت کی دعا سے قضا کا دور پڑا	۹۷۰	بچے خواب	۹۸۹	۳۔ رسول اللہ ﷺ تھے یا انسان
	بائیں شکر و ستائش کا لکھنا پھر کر		سورج کا ناکہ بند	۹۹۰	خلف وہان نلائی
	آنحضرت مسلم کا ارشاد لاہوت الداعی		بائیں اور قرآن میں فرق		صاحب کا رسم
۹۸۷	تہمت کے موقع سے بچے		منازل سے چاند کے سہم سے مراد	۹۹۱	حضرت لوط کی بیٹیاں
	باقیوں کا ثناء پرست کے خلاف سازش تھی۔	۹۷۱	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تعبیر		بائیں کا گندہ قضا لوط کی بیٹیوں کے متعلق
۹۸۸	راستہ بندوں کا طریق		سائیکس سے مراد	۹۹۲	لوط کی بیٹیوں کی طلاق تیار ہوئی
	غس المہ	۹۷۲	بینا بین	۹۹۳	طوفان نوح کی دنیا پر نہ تھا
	غس المہ	۹۷۳	بائیں اور قرآن کے بیان میں فرق	۹۹۴	شعیب کی دنیا جانی کی رعایت
	غس المہ		وہی قبل از نبوت	۹۹۵	جنت النعیم کے طور میں کہتے ہیں
	حضرت یوسف علیہ السلام کا سفر رانی تھ	۹۷۴	بائیں اور قرآن کے بیان میں فرق		اس کی چار تو جہیں
۹۹۱	اللہ کے ملائکہ ان پر بھی نبوت کرتے		مصابہ میں صبر کا سبق		حصہ مؤمنین لکھنا کہ اس کے بعد وہاں ہیں
۹۹۲	حضرت یوسفؑ کا خیالی صیبت کا مہر تھا		قیص کا ذکر تین مرتبہ		قرآن کریم کے کئی فرق نہیں رکھا
	اسباب اذیتوں		قیص کی تعبیر علم سے	۹۹۶	جہنم پر آئے کے شہادت
	ظفر کا گنا	۹۷۵	بلوغ سے مراد		قاتل جہنم کے متعلق اقوال و صحابہ
۹۹۳	بینا بین کی یہی بات کہہ دے حضرت		امداد الہی	۹۹۷	سورہ شاعت سے مراد ان کو کہنا
	یوسف علیہ السلام تھے		حضرت یوسف علیہ السلام		جہنم سے نکلے جائیں گے۔
	بائیں میں تحریک	۹۷۶	حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۹۹۸	صحابہ کی استقامت
۹۹۵	بینا بین کا حضرت یوسفؑ کے پاس جانا		یوسفؑ کے دل میں یہ خیال بھی نہیں گھٹا		صحابہ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
	دوسرے کے لاشا کے توفان پر	۹۷۷	یوسفؑ کے تہ سے مراد		حاصل ہوئی لکھنا کا سہارا
	حضرت یوسفؑ کا ہم پرچہ کا کلام		شاہ کو گنا تھا	۹۹۹	ادوات تبار
۹۹۷	بینا بین پرچہ کا ان کا نام کا تیرہ کا	۹۷۸	قرآن کی مشابہت		ہزار صاحبہ جنت کا درجہ
	منصور تھا		قرآن کریم اللہ بائیںوں فرق		یہی کا لکھنا بھی ہے۔
	حضرت یوسفؑ کا خم میں دو دو کا اندھا	۹۷۹	بائیں اناطوق حاضر نہیں سکھاسکتی	۹۹۰	غلاب شاہ پر آتا ہے۔
	یہاں خلاف قرآن ہے۔		عرواق کے ہاتھ کاٹنے کا واقعہ		پیدائش کی فرض تک کہ ہے
۹۹۸	مہیت کے چھپنے کا حکم		عرواق کی چالپادی	۹۹۱	عرواق کا چھپنے کا حکم
۹۹۹	قرآن کا بائیں سے اختلاف صریح ہے	۹۸۰	عرواق کا یوسفؑ پر چاڑ ڈالنا۔		کہ انہی میں آنحضرتؐ کا ذکر مل رہا ہے
	کوہاں، بکھینچا، چھوڑ دیا، اور کھڑا		محبت پر تیرہ کو تیری		معمور کا چھوٹا صفت ۱۲۷۷ تا ۱۲۷۸
	شمالی کے بیسوں کو کھینچ کر	۹۸۱	بائیں اور قرآن	۹۹۲	نام و نامور معجزہ، حق، دیکھ کر
۱۰۰۰	بینا بین سے بائیں کی شرارت	۹۸۲	مشکو کی حالت	۹۹۳	عربی نام لکھنا ہے
	دیکھ سے شکہ آتا ہے۔		اسات سے مراد		قرآن عربی سے مراد

نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین
۱۰۲۴	مکتبہ منصفیہ	۱۰۱۳	شیخ اہل کی تشبیہ محل سے	۱۰۰۱	مکتبہ منصفیہ فہم المصنفین
۱۰۲۸	اہل و عیال کیوں بالآخر اسلام کو قبول کیا	۱۰۱۵	مکتبہ منصفیہ مکتبہ منصفیہ		قیس سے حکومت کی طرف اشارہ
۱۰۲۹	مکتبہ منصفیہ		اہل کی ذرا دہائی اس کا حال	۱۰۰۳	فہم المصنفین
۱۰۲۹	مکتبہ منصفیہ		پید کیا		سیدہ سہیلہ کی شہادت
۱۰۳۰	مکتبہ منصفیہ		قوم کی حالت کیوں کہ چل سکتی ہے	۱۰۰۴	مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ	۱۰۱۶	وہی کی مثال بارش سے		مسلمانوں کو حب اس سے باہر دیا
	مکتبہ منصفیہ		تعلق باللہ سے ہی فائدہ حاصل ہوتا ہے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۱	مکتبہ منصفیہ		من دون اللہ سے نہیں	۱۰۰۵	مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ	۱۰۱۷	کار کی دعا		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ		طوبیٰ و کفر کا سہرا		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۳	مکتبہ منصفیہ		ظلال کا سہرا		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۴	مکتبہ منصفیہ		ظلال کے مسمیٰ میں دست		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ		ظلال اللہ سے مراد	۱۰۰۶	مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ		ظلال کے سبب میں اطمینان		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۷	مکتبہ منصفیہ	۱۰۱۸	ظلال نبوت		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ		غیر اللہ سے تعلق ہے سوسے	۱۰۰۷	مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۰	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ		وہی کیونکہ سے ذکر کی تعلیم		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۷	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۱	غیر اللہ سے تعلق ہے سوسے		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ		ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۸	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۲	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۳۹	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۳	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۴	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۴۱	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۵	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۴۲	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۶	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۷	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۴۳	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۸	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ
۱۰۴۴	مکتبہ منصفیہ	۱۰۲۹	ظلال دلائل وحدت اور الوہیت سے		مکتبہ منصفیہ



نمبر سطر	خلاصہ مضامین	نمبر سطر	خلاصہ مضامین	نمبر سطر	خلاصہ مضامین
۱۰۸۴	چار پاؤں میں منہ نہ کیجئے مگر	۱۰۶۴	قرآن کریم کو شان کی کس معنی سے کہا گیا ہے	۱۰۴۴	وعدہ مذاب، دیکھائیے بھی ہیں۔
۱۰۸۵	دوسری طرف میں مگر	۱۰۶۵	صبح صوفی الثانی سے مراد	۱۰۴۵	تیسرے تبلیغ
۱۰۸۶	شہر کی بھی سے سبق	۱۰۶۶	ہر شے خدا کی پہچان	۱۰۴۶ تا ۱۰۴۷	موسیقی
۱۰۸۷	انسانوں کے مگر میں انسانیت اور انسانیت	۱۰۶۷	بار بار اذکار کی ضرورت	۱۰۴۷	ہم خلاصہ مضامین، تفسیر، وادہ نغول
۱۰۸۸	کار فراموشی کی مثال	۱۰۶۸	معاذت کب تک ہے	۱۰۴۸	قرآن میں کیا ہے اہل کون ہے
۱۰۸۹	عذاب دنیا اور العذاب	۱۰۶۹	موسیقی المخل	۱۰۴۹	کاروں کا سامان جو شے کی آمد
۱۰۹۰	پہلوں کا تعلق ذکر مذاب سے	۱۰۷۰	۱۰۶۸ تا ۱۰۶۹	۱۰۵۰	فرشتوں کے آنے سے مراد
۱۰۹۱	نئے ظاہری سے ضرورت دی بدلیل	۱۰۷۱	۱۰۶۹	۱۰۵۱	قرآن کی حفاظت ابدی
۱۰۹۲	نئی کس معنی میں کام ہے	۱۰۷۲	۱۰۷۰	۱۰۵۲	شیطان کا ہر نام کو کہا ہے
۱۰۹۳	نیز و شکر کی جاس تعلیم	۱۰۷۳	۱۰۷۱	۱۰۵۳	شیطان کا لاکھ کی باتوں کو کشت
۱۰۹۴	تقریر پر ایک مثال	۱۰۷۴	۱۰۷۲	۱۰۵۴	اسماں کے شایع سے صرف جو شے کی
۱۰۹۵	اہل جاہلیت اور مسلمانوں کی	۱۰۷۵	۱۰۷۳	۱۰۵۵	استراق سے کیا مراد ہے
۱۰۹۶	مرد و عورت کی مثال میں	۱۰۷۶	۱۰۷۴	۱۰۵۶	کہا شد اور جو کہ قرآن کی کہنے سے کہنا
۱۰۹۷	حیات طیب سے مراد	۱۰۷۷	۱۰۷۵	۱۰۵۷	آپ کی قرآن
۱۰۹۸	تلاوت قرآن اور استعاذہ	۱۰۷۸	۱۰۷۶	۱۰۵۸	اچھے پیدائش
۱۰۹۹	شیطان کا تسلط کس پر ہے	۱۰۷۹	۱۰۷۷	۱۰۵۹	زمین کی کس سے پہلے تاری مخلوق
۱۱۰۰	قرآن میں کس نہیں	۱۰۸۰	۱۰۷۸	۱۰۶۰	اشک کی روح کا انسان میں نفع
۱۱۰۱	خدا تعالیٰ کے مقررہ کیا ہے کہ انسان کی	۱۰۸۱	۱۰۷۹	۱۰۶۱	شیطان کا آخر دنیا تک رہنا
۱۱۰۲	حالت مجبوری میں کمر نہ کر	۱۰۸۲	۱۰۸۰	۱۰۶۲	دیو کی زندگی کو مقصد نہیں ہر حال
۱۱۰۳	مسلمان کا ایمان اور اخلاص	۱۰۸۳	۱۰۸۱	۱۰۶۳	مقصود میں نکاحی ہے
۱۱۰۴	ولی پر ہر	۱۰۸۴	۱۰۸۲	۱۰۶۴	شیطان کو کسی انسان پر تسلط نہیں
۱۱۰۵	ہجرت حبش اور ہجرت مدینہ	۱۰۸۵	۱۰۸۳	۱۰۶۵	علی رضی اللہ عنہ
۱۱۰۶	جہاد کا طریقہ کلیہ	۱۰۸۶	۱۰۸۴	۱۰۶۶	دعوت کے سات اب
۱۱۰۷	اہل مکہ کی سزا	۱۰۸۷	۱۰۸۵	۱۰۶۷	جنت کی کمال راحت کا نقشہ
۱۱۰۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی	۱۰۸۸	۱۰۸۶	۱۰۶۸	ایمان خوف و دعا کے درمیان ہے
۱۱۰۹	صلوات اور عبادت کی سبب	۱۰۸۹	۱۰۸۷	۱۰۶۹	ابراہیم کے یہاں انسان تھے
۱۱۱۰	سبب میں اختلاف سے مراد	۱۰۹۰	۱۰۸۸	۱۰۷۰	حضرت آدم علیہ السلام انسان کی
۱۱۱۱	دعوت الی الحق کی طرز	۱۰۹۱	۱۰۸۹	۱۰۷۱	اللہ تعالیٰ کی قسم سے مراد
۱۱۱۲	دعوت الی الحق میں مگر ضرورت اور	۱۰۹۲	۱۰۹۰	۱۰۷۲	اصحاب الایکہ کون تھے۔
۱۱۱۳	غیب کی پہچان	۱۰۹۳	۱۰۹۱	۱۰۷۳	قوم لوط، قوم شیبہ، قوم نوح، کاکہانی
		۱۰۹۴	۱۰۹۲	۱۰۷۴	اللہ تعالیٰ سے مراد

نمبر	غلامہ معنی	نمبر	غلامہ معنی	نمبر	غلامہ معنی
۱۱۳۱	قرآن مجید کا انکار نہیں کرتا	۱۱۱۵	دینی عذاب اور بہشت واصل	۱۱۰۵	مؤمن بنی اسرائیل کا زہر دانا اور
۱۱۳۲	اگر نبیوں اور ان کے پیروں سے کفر		ماکان عذاب دین کا خط منہ پر	۱۱۰۵	نام غلامہ معنی
۱۱۳۳	الہیہ کے لعل و نور سے ملو	۱۱۱۸	عذاب پاکت کا وقت اور فرض	۱۱۰۶	تعلق نہ نہ نزل
	لہو سے ملو		عذاب پاکت سے ملو	۱۱۰۷	المسجد الاقصیٰ
	شیطان کی تعلق	۱۱۱۹	دنیا کو فرض دینی بتاتے دے		آیت اسری اور مائدہ معنی
۱۱۳۴	شیطان کے سوا نور پر ہے	۱۱۲۰	انفاق کا حد کی چیز کیا ہے		مروج کے شوق است کے دو گھر
	شیطان کی مال اور اولاد میں شرکت		توحید و انفاق کا حد کی چیز ہے		مروج کے جہنمی کے تہہ پہنچ
	شیطان کو ان کی کوئی نصیب نہیں ہو گیا		والہین سے ملو	۱۱۰۸	مروج کے جہنمی کا تہہ پہنچ دلائی
۱۱۳۵	عذاب اور پاک عذاب	۱۱۲۱	مال پاک کی زنا پر حدی اور بہشت	۱۱۰۹	مروج کی فرض
۱۱۳۶	بہشت آدم کی فضیلت		والہین کی خدمت و احادیث		اصول پر اشارہ
۱۱۳۷	دین کا اپنے نام کی ساتھ بلایا جاتا		مال کا بڑا خرچ	۱۱۱۰	مروج کی پنا
	ان کا یہ کہیں دلائی دے میں دیا جاتا	۱۱۲۲	کمزور نعمت		تعلیم توحید کی فرض
	کار اعمال کا پنا		فرض میں عبادت دینی		بنی اسرائیل کا دین لہو کا اور دین
۱۱۳۸	آخرت میں ادا جاتا	۱۱۲۳	دینی کرنے اور حق عمل سے بچنے کی تعلیم		تہہ پہنچ
	عذاب کا ایک رنگ		قتل و لہو سے ملو	۱۱۱۱	بابین کی بہشت سے ملو
	آخرت کی لہو دیکر دوسرے لہو کی خوش		دن کے بہشتی کے کی تعلیم دینے کے بچنے		غرض
	آپ کا ثبات قدم		سوائے قس میں اسرار	۱۱۱۲	مسلمان دینی اسرائیل کی تاریخ کا اور دین
	آپ کا حفاظت آپ پر ہر	۱۱۲۴	دوسری سزاؤں میں اسرار	۱۱۱۳	قدرت کے مقابل قرآن کریم کے احادیث
۱۱۳۹	شہید علی طالب میں عہد ہوتا		پہلو اترنے سے ملو		طہر شریعت کی بہشت سے ملو
	حیرت کے بعد توحید کے لئے پیش گوئی		چرا گوئی	۱۱۱۴	آخرت کی رحمت
۱۱۴۰	خارجہ کے مشہور ہونے سے ملو	۱۱۲۵	حکیرانہ روش		مات کی نشانی کے خاکہ سے ملو
	خارجہ کا مصائب	۱۱۲۶	مضامین کا بار بار قتل پر اشارہ کرنا	۱۱۱۵	اموال اور دین کے تاریخ کا لہو
	پانچ تازی		مشرک عرب دار لہو آپ نہیں ہو سکتا		کتاب مشہور سے ملو
	جمع بہشتی المصلو دین		کل غلبہ کی تسبیح سے ملو		ان کا قیامت میں پنا کا سب کرنا
۱۱۴۱	خارجہ	۱۱۲۷	آخرت کی دین کیوں یہ وہ ڈالے	۱۱۱۶	جن دوسرے اہل اسات کے تہہ پہنچ
	مقام محمد	۱۱۲۸	آخرت کے شوق و شغف میں		میں لہو کرنا
	حیرت میں کامیابی کی پیش گوئی	۱۱۲۹	بہشت بعد الموت پر تہہ		جن دوسرے کفن کا لہو دیکر بہشت
	آخرت کی تہہ دیکر دیکھنے اور پھر تہہ		احادیث اسلام سے دینی کی تعلیم		کی اطلاع دینا یا پھر دینی
	کے کفر کی تہہ دینی کی پیش گوئی	۱۱۳۰	زہر کی تہہ		بچ کر
۱۱۴۲	قرآن مجید میں شہد		عذاب قرب آپ		کار کے تہہ یا مخالف نہیں
	امراض و جان اور نور تہہ	۱۱۳۱	خاک تہہ سے	۱۱۱۷	عقل کی رحمت

نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین
۱۱۶۹	حضرت مولیٰ کی پیدائش	۱۱۷۰	حضرت مولیٰ کی پیدائش	۱۱۶۹	تکلیف میں پناہ
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	مذہب میں صلح پر ہے۔
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	اقوال میں ردیہ مدح۔
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	سوال و جواب روح
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	علم انسانانی بقا بطریق الہی
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	مذہب میں صلح پر ہے۔
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	قرآن و حدیث کے دنیا میں رہنے کی
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	آخری نبوت
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	قرآن کی عظمت
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	حق سے مراد
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	تعلیم قرآنی کا کام
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	روحانی دنیا کو حسی دنیا میں رکھنے کی
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	مذہب کا رنگ استہلاک کے گنگن
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	کفر کے مطالبات میں غلط فہمی
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	مذہب کے روحانی حلقے پر دلیل
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	آسمان پر چم سے پہنچنے کی روشنی
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	انسان کے لئے قرآن کی روشنی کو نہیں کما
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	قرآن کے حوس کی ہر شے بلکہ حوس
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	روحانی سے دیکھئے گئے ہیں۔
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	انسانیت کی طرف رول نہیں ہوتا
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	اللہ کی خواہش سے مراد
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	علی و جوہم سے مراد
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	عشر میں تین گروہ
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	سزا کا طریق اعمال ہوتا
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	آپ کے بارے میں کیا جانے سے مراد
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	صحابہ کرام اللہ کی ہر شے پر جوگا
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	اس کی شہادت ہوتا
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	نفس میں اللہ کی طرف سے ہر شے
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	قسم آیات سے مراد
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	وعدہ الخضر سے مراد
۱۱۶۹	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۷۰	صحابہ کرام کے بولنے سے مراد	۱۱۶۹	قرآن کریم کا تفسیر و تفسیر

نمبر	غلامہ مضامین	نمبر	غلامہ مضامین	نمبر	غلامہ مضامین				
۱۱۹۰	لطیف اشارہ اور سلاطین کا واقعہ موسىٰ اور فرعون کا فریضہ شال خارج سے مراد کھڑکی زینت کے سامنے کی نسبت اندر کی طرف عمر ایتھ کا بل اندر منتقل ہونے پر عسائی قوم کی روحانیت سے غوری میر یس کا انکار خدا اور انکار رحمت ہولناکی کا سٹی سے پیدا ہونا دوسری زندگی کے مارچ میں نہ کیے گئے ہیں مناشا کا واقعہ کے معنی تقلیب کتبیں انشائی کی مراد دیر کی نسبت یسوعی علیٰ انبیاء علیہ السلام اصل رسد کا چنا رب کے سامنے پیش کیا جانے سے مراد وجہ کتاب امیں دلوں میں سے نہیں ذہن شیطان اللہ پر انسان کے لئے ٹھگ شیطان کا ہونا خلق میں ہم شرکت دل میں پند و حکما و اکتا دست کا حرکت مجمع الجہرین کے معنی موسیٰ اور فرعون کا اختلاف روایات امویہ قصص حضرت موسیٰ کے کاش خیر بنیادی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سرخ رولم بیش پہلی کا بلور نشان دیا جانا پہلی کا پتھر کا پتھر کا بلور کا بلور کا بلور اسی قسم کے دوسرے فقہ	۱۱۹۱	۱۱۹۲	۱۱۹۳	۱۱۹۴	۱۱۹۵	۱۱۹۶	۱۱۹۷	۱۱۹۸
۱۱۹۱	۱۱۹۲	۱۱۹۳	۱۱۹۴	۱۱۹۵	۱۱۹۶	۱۱۹۷	۱۱۹۸	۱۱۹۹	

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۱۲۱۸	سورۃ الاحقاف	۱۲۱۸	حضرت مریم کے کسی سے کام نہ کرنے کی غرض	۱۱۹۹	اردو تالیف کے فائنل کلمات میں سے
۱۲۱۹	حضرت مریم کی صحت	۱۲۱۱	حضرت مریم کا روزہ شریعت اسلام نے منسوخ کر دیا۔	۱۲۰۰	سبحانیک کہ ہے
۱۲۱۹	حضرت اسماعیل کی رسالت	۱۲۱۱	حضرت عیسیٰ کے زمانہ نبوت کے حالات	۱۲۰۱	انابشر مفلک میں عیاشیہ کی ترویج
۱۲۲۰	حضرت اسماعیل کی صحت	۱۲۱۲	حضرت عیسیٰ کا گھر ہی پر سوار ہونا	۱۲۰۱	اور رسل انسانی کے لئے خوشخبری
۱۲۲۱	انجیل کی خبر ۱۳۱۳ عریضی قریب میں حکمت	۱۲۱۲	حضرت مریم کا ساتھ ہونا	۱۲۰۲	معمودۃ صبر ۱۲۰۱ تا ۱۲۲۸
۱۲۲۱	جنت حبیب ہے	۱۲۱۲	حضرت مریم کا ساتھ ہونا	۱۲۰۲	نام: علامہ محمد یونس - معلقہ ۱۲۰۱
۱۲۲۲	بھٹ کی بیگم کا مقام	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	سورت کو ذکر کرنے کے ذکر سے شروع کرنے
۱۲۲۳	انجیل کا فہرست ضرورت پر ہر کتاب	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	کی دہم
۱۲۲۳	یہ کہادوں کے لئے جہنم منوی ہے	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	دعا میں احتیاط اور بفرع
۱۲۲۳	مومن و منافق میں داخل نہیں ہونگے	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	قبولیت ذکر کیا اور اس کی دہم
۱۲۲۳	حکایت میں دو دفع کا لنگ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	ذکر پاک کے ذکر سے مراد
۱۲۲۳	احقر فرشتہ اور منظر الیٰ تعالیٰ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	بکچی کی پیشگیری سے مراد
۱۲۲۳	اس سورت میں خدا رحمان کے نام	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	بکچی کی بے گناہی
۱۲۲۳	لائے کی دہم	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	بکچی کی کتاب
۱۲۲۳	شہدائین سے مراد	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	اصول صحت انبیاء
۱۲۲۳	شہدائین کی ترکیب	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	جہنم کے لئے نہیں ملائیں !
۱۲۲۳	مؤمنین کا شفا عکس	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حضرت عیسیٰ اور یحییٰ کے کلمے ذکر کیا
۱۲۲۳	شفا عکس کے لئے خلق کی ضرورت	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حکمت
۱۲۲۳	عقیدہ انبیت کو دنیا میں پہلے سے نقل	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	مریم کا طریق مکان میں جانا
۱۲۲۳	قوم	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	شرعی مکان کو نقل
۱۲۲۳	عقیدہ انبیت کو دنیا میں پہلے سے نقل	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حضرت مریم کا کتب
۱۲۲۳	مخلوق کو کمال حد تک پہنچانے کے لئے	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	کلمہ لا ایلہ الا وہی ہے کا کلمہ
۱۲۲۳	پاک لوگوں کی محبت دنیا میں جو جنتی	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حضرت مریم کی مکتبی
۱۲۲۳	پہلی جاتی ہے	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حضرت عیسیٰ کے آیتہ ہونے سے مراد
۱۲۲۳	قرآن میں کی پاکت کا اہل قانون	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حضرت مریم کا جلد ہونا اور بیت
۱۲۲۳	سورۃ طہ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	کے خلاف نہیں ہے
۱۲۲۳	سورۃ طہ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	مکمل کا قصیدہ سے مراد اور حضرت مریم
۱۲۲۳	سورۃ طہ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	کا سفر بیت لحم
۱۲۲۳	سورۃ طہ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	حضرت مریم کا روزہ و دلیل انجیل
۱۲۲۳	سورۃ طہ	۱۲۱۲	حضرت مریم کے کلمات بزرگان یہود کے حق میں	۱۲۰۲	الوہیت کتب ہے

نمبر	موضوع	نمبر	موضوع	نمبر	موضوع
۱۲۵۰	کامیابی کی بشارت	۱۲۵۱	حضرت موسیٰ کی تحریر کا اثر	۱۲۵۲	مہاراجہ سے مراد
۱۲۵۱	حضرت موسیٰ پر وحی کی ابتدا	۱۲۵۲	سامعون کی دیوایں سانپ شیر نہیں	۱۲۵۳	ظہور المجتہد سے مراد
۱۲۵۲	پادشہ کی ہنگام	۱۲۵۳	بلکہ ایک شہیدہ ہونی تھی	۱۲۵۴	دنیا اور اسکی جنگی جہاز
۱۲۵۳	حضرت موسیٰ کا کشف	۱۲۵۴	حضرت موسیٰ کا خود	۱۲۵۵	شہر میں اٹھا ہونے سے مراد
۱۲۵۴	حضرت موسیٰ کی وحی انبیاء کی طرح تھی	۱۲۵۵	جین میں زمرہ سے ہزارہی	۱۲۵۶	غلاب استیصال کب آئے گا
۱۲۵۵	جو کہاں آگاہی سے مراد	۱۲۵۶	حضرت موسیٰ کا سمندر میں ایک ملک	۱۲۵۷	اوقات نماز
۱۲۵۶	جنت کی حالت کا مطلق نمونہ	۱۲۵۷	رستہ پر چڑھا	۱۲۵۸	موصول نماز سے کامیابی
۱۲۵۷	حضرت موسیٰ کے دعا کا ابتدائی	۱۲۵۸	مناجات تھی ہی انسان کا بلند ترین	۱۲۵۹	نبی کریم کا رنگ
۱۲۵۸	نزول وحی میں باریک سانپ بٹا	۱۲۵۹	مقام ہے۔	۱۲۶۰	آرامش کا ہی کے مسلمان
۱۲۵۹	ادب و عرفان کے سامنے اٹھا بٹا	۱۲۶۰	اصلی آڑی سے مراد	۱۲۶۱	نماز نمازی کے لئے ذوق روحانی کی
۱۲۶۰	اور اس کا معنی	۱۲۶۱	ذاتیہ اور حق کے علاوہ	۱۲۶۲	مسلک غلاب بلاکت کا بلیف تھا
۱۲۶۱	شیخ صدیقہ حقیقہ انسان سے مراد	۱۲۶۲	زینت اور بیچنے کے معلق	۱۲۶۳	بیعت سے مراد رسول کریم ہیں
۱۲۶۲	حضرت موسیٰ کی درخواست ناموں	۱۲۶۳	مسلمان اور علی یار	۱۲۶۴	غلاب اور رسول کا معلق
۱۲۶۳	کو بھی بنانے کے لئے نہیں سادوں	۱۲۶۴	حضرت اعلیٰ کی صحت اور تامل	۱۲۶۵	کلام نبی کریم کے غلاب بلاکت
۱۲۶۴	بنا سکی ہے	۱۲۶۵	کے بیان کی تردید	۱۲۶۶	کی وصیت
۱۲۶۵	خبر نبی کی وحی نبی کی وحی کی طرح تھی	۱۲۶۶	سامری کا کچھ اٹھانا اور حضرت جبریل	۱۲۶۷	سورۃ الانشراح از ۱۳۶ تا ۱۴۸
۱۲۶۶	پرکتی ہے	۱۲۶۷	کی گھنٹی کا بے بیاد قدم	۱۲۶۸	تمام شہادہ و شرف و شرف و شرف و شرف
۱۲۶۷	انبیاء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت	۱۲۶۸	سامری کا لوگوں سے میل جول کا کچھ	۱۲۶۹	حساب کتب سے مراد
۱۲۶۸	کا ڈالامانا	۱۲۶۹	بچنے سے ناک	۱۲۷۰	صوفی کے صوفی ہیں
۱۲۶۹	انبیاء کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیکر	۱۲۷۰	بائیل سے اختلاف	۱۲۷۱	اصطلاح شریعت میں صوفی
۱۲۷۰	پانا دلیل صحت ہے۔	۱۲۷۱	میل آنکھوں والی لاجی	۱۲۷۲	خالدین کا قرآن کریم کو محقر اور دینا
۱۲۷۱	انبیاء پر مصائب کا آنا	۱۲۷۲	دس دن اور ایک دن رہنے سے مراد	۱۲۷۳	قرآن کریم کے متعلق مختلف راہیں
۱۲۷۲	انبیاء کا اعراض قضائی سے پاک ہونا	۱۲۷۳	پہاڑوں کے اڑانے سے مراد	۱۲۷۴	مناجات پر پیر نہیں کن دین
۱۲۷۳	دعوت الی اللہ کا صحیح طریق	۱۲۷۴	ادامی کے اتباع سے مراد	۱۲۷۵	خالدین کے خیالات کا جواب
۱۲۷۴	ہر چیز کا اپنے دائرہ میں کمال	۱۲۷۵	خفا میں شائع اور شفعہ دونوں	۱۲۷۶	قرآن کریم کے فہم سے خیر غفلت
۱۲۷۵	انسان کی پہلی اور دوسری پیدائش	۱۲۷۶	کے لئے اذن کی ضرورت اور اس کا مراد	۱۲۷۷	حاصل کر بیگی
۱۲۷۶	اسی زمین سے ہونا	۱۲۷۷	موسوں کے حق میں ظلم و ستم کی نفی	۱۲۷۸	انبیاء کے اسد قضاے سے شوق کا کچھ
۱۲۷۷	حضرت موسیٰ کی وہابی	۱۲۷۸	قرآن کریم کے متعلق جدیدی ذکر کے	۱۲۷۹	قرص کی تباہی سے مراد
۱۲۷۸	فرعون کا تحقیق مذہبی میں باہمی اشتیاق	۱۲۷۹	حکم کا خفیہ	۱۲۸۰	جو اسد کا بھر بند اسکے کا حور کو
۱۲۷۹	کرتا	۱۲۸۰	ادامی کی صحت	۱۲۸۱	بے حقیقتہ قزاق ہے
۱۲۸۰	فرعون کی تدابیر مختلف	۱۲۸۱	وحی سے فطری مکروری کا معلق	۱۲۸۲	انبیاء کا تعلق اللہ تعالیٰ سے اسکی جگہ

خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر
میں نقطہ سے ظاہر ہے۔	۱۲۹۵	فرم ملاحظہ میں فری کی کیفیت	۱۲۹۵	الغفرت کے سرخ اور سفید خواتون	۱۲۹۵
تو صوبہ باری پور میں اول ایک نیکو	۱۲۹۵	پہاڑوں کی تسبیح	۱۲۹۵	سے مراد	۱۲۹۵
مضامین تو نظام عالم کا نام نہیں لیتا	۱۲۹۵	حضرت داؤد کے لئے پہاڑوں اور	۱۲۹۵	وحیہ لعل الجبین	۱۲۹۵
دوسری دلیل تو حدیث میں ہے تو میں	۱۲۹۵	پہاڑوں کا مسخر کیا جانا۔	۱۲۹۵	دشمنوں کے لئے رحمت	۱۲۹۵
ایک دوسرے کی صوفی میں شکی نہیں	۱۲۹۵	پہاڑوں کی جگہوں سے تعلق۔	۱۲۹۵	ذیر مسلوں کے لئے رحمت	۱۲۹۵
تیسری دلیل ہر شے کی وہی میں حد	۱۲۹۵	پہاڑوں کی تسبیح اور تسبیح سے مراد	۱۲۹۵	سورۃ الحجۃ - لہذا ۲۸ تا ۳۱	۱۲۹۵
ہی ہے۔	۱۲۹۵	جہاں سے مراد اہل جہاں	۱۲۹۵	نام خلاصہ مضامین تعلق زمانہ نزول	۱۲۹۵
حضرت انبیا پر قطعی دلیل	۱۲۹۵	حضرت داؤد کا زور بنانا	۱۲۹۵	ذکر لیلۃ الساعۃ	۱۲۹۵
دوسرے کیلئے مستحق شفاعت ہو	۱۲۹۵	حضرت سلیمان کے لئے ہر ایک تسبیح	۱۲۹۵	پہاڑوں میں جہاں کے مختلف مراتب	۱۲۹۵
قرآن کریم کی صحت میں جہاں کا	۱۲۹۵	شیطان میں سے مراد	۱۲۹۵	علی و صحبہ	۱۲۹۵
میں کے نزول کے وقت دنیا کو	۱۲۹۵	شیطان حضرت زین اور کماران تھے	۱۲۹۵	حق کو حق کی خاطر قتل کرنا نہیں	۱۲۹۵
علم نظام	۱۲۹۵	حضرت ایوب کی تکلیف	۱۲۹۵	حق کی نصرت کو کوئی نہیں روک سکتا	۱۲۹۵
نظام عالم کی تشبیہ ایک گھر سے	۱۲۹۵	حضرت ایوب کو ان کے اہل اور	۱۲۹۵	اختلاف عقاید میں نہیں	۱۲۹۵
اجام مساوی کا ہونا	۱۲۹۵	کی مثل دیا جانے سے مراد	۱۲۹۵	سودہ تنہا ہی اور کعبہ اختیار	۱۲۹۵
نیکو خیر اور جہنم کے زندہ نہ ہونے	۱۲۹۵	ذوالاکلیل و میل ہیں۔	۱۲۹۵	مذہب کی فرض	۱۲۹۵
پر دلیل	۱۲۹۵	دوسرے صاحبان ہیں۔	۱۲۹۵	مذہب کی کیفیت	۱۲۹۵
انسان کے اعمال سے پیدا ہونے	۱۲۹۵	حضرت یونس کی قوم پھنسا رہی اور	۱۲۹۵	قول طیب اور مراد حدیث	۱۲۹۵
سے مراد	۱۲۹۵	بلا اذن ہجرت	۱۲۹۵	احد ائے حق	۱۲۹۵
حق بخدا الواحد ہی سوال فی	۱۲۹۵	دعا سے یونس	۱۲۹۵	مکانات کہ کی جگہ اور کعبہ	۱۲۹۵
ملکت سے ہے	۱۲۹۵	ایم ایم یحییٰ کرم سے مراد	۱۲۹۵	تعلیم نازک	۱۲۹۵
کار سے مراد	۱۲۹۵	سب انبیا اور راست باذکر ایک جہت	۱۲۹۵	اور کان کی جگہ ابتدا	۱۲۹۵
خدا مسلم کا نشان	۱۲۹۵	ہیں۔	۱۲۹۵	فرشتہ ج	۱۲۹۵
حضرت انبیا	۱۲۹۵	سرمون کو خوشخبری	۱۲۹۵	ج کے مناخ	۱۲۹۵
ایم ایم کے پڑے بہت کو کو توڑے گئے	۱۲۹۵	مروے اس دنیا میں وہیں نہیں	۱۲۹۵	احوال ج کی اہل فرض	۱۲۹۵
حضرت ایم ایم نے جہاں کو توڑا	۱۲۹۵	خروج ہجرت ہجرت	۱۲۹۵	قرآنی کا کرکٹ	۱۲۹۵
جہاں جہاں کی طرف منسوب نہیں کیا	۱۲۹۵	ہجرت ہجرت کا سہی لئے زمین پھرت	۱۲۹۵	خدا کہ کہ بیت عتیق کے جہاں	۱۲۹۵
دھرتی جہاں	۱۲۹۵	اور اہل ملک	۱۲۹۵	ظاہری صفائی کی تاکید	۱۲۹۵
حضرت ایم ایم کا آگ سے اٹھنا	۱۲۹۵	کون سے سمود جہاں میں جہاں گے۔	۱۲۹۵	طواف افاضہ طواف مصدر	۱۲۹۵
بکریوں کے کھیتی چھانے کے وقت	۱۲۹۵	آسمان کو چھپتے جہاں سے مراد	۱۲۹۵	وشن اور صوم میں فسق	۱۲۹۵
کی کیفیت کی وجہ	۱۲۹۵	رامست ہند میں کھارٹ جہاں گے۔	۱۲۹۵	شرک میں ذلت	۱۲۹۵
مردم کس قسم کی بارش جہاں جہاں	۱۲۹۵	الغفرت کی کچی اس کے لئے چھپتے	۱۲۹۵	احوال ج کا مقصد	۱۲۹۵

خلاصہ معانی	ترجمہ	خلاصہ معانی	ترجمہ	خلاصہ معانی	ترجمہ
۱۳۲۲	جو ناسف نبی کی قبر حضرت عیسیٰ کا قبر ہے	۱۳۱۵	نمازیں شروع کیے		جس کو خداوندوں کا خواہ ہے۔
۱۳۲۳	خداوندوں کو کھلیوں کا بنی مسرتی ہو		صلوۃ اطلاق کا خدا کی خواہ ہے۔		قرآنی کی اس مقصود
	حضرت عیسیٰ کا ایک سو بیس برس عرصہ	۱۳۱۶	ان اقبال احوال سے ایسا جن میں	۱۳۰۲	قاضی اور مسٹر میں فرق
	خدا سب مخلوق کا باپ ہی خداوند کل		کی بہتری مد نظر تھی ترقی کا دوسرا		عرض قرآنی تقویٰ کا پیدا کرنا
	دنیا کی طرف ایک رسول کا آنا		بنیادی پیچھے۔		قرآنی اور جنگ
۱۳۲۵	دنیا کا مال اور حقہ کا میا بی نہیں	۱۳۱۷	نکوۃ یعنی ترکیہ	۱۳۰۳	اسلامی جنگوں کی عرض
۱۳۲۶	اہل مکہ پر عذاب قحط		ان فی ترقی کا تیسرا مرتبہ نفس انسانی	۱۳۰۶	قصہ عزیزی اور اس کی سبب
۱۳۲۸	عذاب کی عرض		کا خیرات و برکات سے ترقی دیتا ہے		نیکوئی میں شیطان کا تاثیر کرنا
۱۳۲۹	دلیل ترمیم		حفظ قرآن سے مراد	۱۳۰۷	شیطان کا انسانی طبع کی طرف
	شک کے خلاف ایک دلیل		ان فی ترقی کا چوتھا مرتبہ تو اسے		ای ہوتا ہے
	حق تعالیٰ کا امتیضال آپ کی		پر حکومت ہے	۱۳۱۰	مہلک کا زمین پر کرنا
	زندگی میں	۱۳۱۷	ترقی کا پانچواں مرتبہ پابندی عہد ہے	۱۳۱۱	حقانیت کو جہد پر دلیل
۱۳۳۰	برہم کے مقابل پریشانی کی تعلیم		حفاظت نماز ترقی کا آخری مرتبہ ہے		حرکت پر کوئی دلیل نہیں۔
	پیادہ میں		انسان میں سے کس طرح بنتا ہے	۱۳۱۲	مہربان باطن کی اہمیت اور جہد کی
	آنحضرت کا دوسرا شیطان سے	۱۳۱۸	سات سائے کو نظام شمسی		کڑوی
	محفوظ ہونا	۱۳۱۹	زیچون کا حرکت	۱۳۱۳	سلیوں کو اعلیٰ کلمہ اور پیر
	حضرت عیسیٰ اور ہوسر شیطان	۱۳۲۰	دشمن کی مصیبت پر عرض نہ ہونا چاہئے		نذرانہ کی نصیحت
	جس کے خلاف پیکر ارض میں ہوتا ہے	۱۳۲۱	شمار		سورۃ المؤمنین
۱۳۳۱	عالم برزخ	۱۳۲۲	حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کا نشان	۱۳۱۴	ہم حکماء معین بنیں۔ زہر نزل
	روحوں کا اس عالم میں آنا		حضرت عیسیٰ کو پناہ کہاں ملی		قرآنی کی تفسیر و اخلاق پر ہے
	شبہ قدرت میں تادمہ مذہبی کی		حضرت عیسیٰ کا کفریہ	۱۳۱۵	مردوں کی زندگی کا مختصر قرآن کریم









۳ اَسْمِعُوا نَارَ الْيَوْمِ مِنْ رِزْقِكُمْ وَلَا تَتَحَدَّثُوا فِي دُورِهِمْ اَوَّلِيَةً اَفَلَا تَعْلَمُونَ كُرُوتُ

اگر پوری کر دو چاندی کے دوسری طرف سے بھی اور اس کو چھتہ کر دوسری کی بیوی کر دیتا ہوں تم نصیحت قبول کرتے ہو

۴ وَكُنتُمْ قَرِيَةً اَهْلَكْتُمْهَا فَاَجَاءَهَا ابْنُهَا بِأَوْهَمَ قَائِلُونَ ۝ فَمَا كَانَ عِوَجُهُمْ

اور کتنی ہی عمارتیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا سو بہلا غصا اب ان پر رات کو وقت آیا یا جبکہ وہ دھوکہ کھانے لگے تو عجب شکایتیں سنائی گئیں

۶ لِيُجَاوَهُمْ بِأَسْأَلٍ اَنْ قَالُوا اِنَّا كُنَّا ظَالِمِيْنَ ۝ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ اُرْسِلَ

جب پہلا غصا اب ان سے کہہ نہ سکی کہ انہوں نے کیا بیشک یہ ظالم تھے سو پوچھنا ہم سے پوچھیں گے جس کی طرف

۷ إِلَيْهِمْ وَلَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَلَنَقْضُنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمِهِ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ ۝

دوسرے بھیجے گئے اور پوچھنا ہم رسولوں سے بھی پوچھیں گے عجب پھر ہم ان پر علم کے ساتھ بیان کر گئے اور ہم کسی چیز حاضر نہیں ہوتے

۸ وَالْوَلَّتْ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ تَقَلَّتْ مُوَاظِنُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَالِقُونَ ۝

اور وزن آج کے دن حق ہے سو جس کی نیکیاں عبادی ہوئیں تو وہی کا سیاب ہونے والے ہیں

۱۴۸ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

قانون۔ تامل قبیل سے ہو۔ وہ پہلے وقت آرام کرنے لگے ہیں (۱۴۸) کیا تمہارے پاس اصول نہ آئے تھے۔ اور رسولوں سے سوال پوچھا (۱۴۹) اَجِبْتُمُ الْمَلَأَةَ (۱۵۰) تمہاری قبولیت کیسی ہوئی

۱۴۹ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۰ اَجِبْتُمُ الْمَلَأَةَ (۱۵۱) اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۱ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۲ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۳ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۴ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۵ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

۱۵۶ اِنَّا نَاتِيَا بَنِيَّاهُ مَعَهُ مِنْ مِّنْ قَسَدِ الْمَدِينَةِ اِذْ هُوَ كَثُرَتْ كُتُبُهَا وَتَقَدَّرَ

بیت  
تکلیف

وزن

وزن ۱۴۸

وَمَنْ خَلَعَتْ ثَوْبَيْهِ فَفَالِئِكَ الذِّينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ يَمَّا كَانُوا بِآيَاتِنَا

اور جس کی نیکیاں اہل برائیوں پر دیکھیں تو وہی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گمراہی میں ڈالا اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کو دیکھ کر

يُظَلُّونَ ۚ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكَ فِي الْأَرْضِ فَجَعَلْنَا لَكَ فِيهَا مَعَاشٍ ۚ وَلَيْلًا فَلَا تَعْلَمُونَ

۱۰ اتنا آسانی کرتے تھے اور چھٹا ہم نے زمین میں شمار لکھا نہ بنایا اور بتائے گئے اسکے اندر روزی کے سامان کو ہر حکم

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا ۝

۱۱ اور چھٹا ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر تم سے فرشتوں کو کہا کہ آدم کی فرزند پرستی کرو سامانوں سے غفلت نہ کرو

إِلَّا الْإِبْلِيسَ ۖ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّٰجِدِينَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۝

۱۲ مگر ایسے نہ تھی وہ فرشتہ اور اہل بیت سے نہ تھا غلطی! اور اس لئے کہ اس چیز نے تجھے دکھا کہ تو نے سجدہ نہ کیا پس تو کو گمراہی میں ڈال دیا جائیگا

وَلَقَدْ عَلَّمْتُمُ الْمَالَحَةَ ۖ وَرَمَيْنَاكَ فِي الْوَدَنِ ۖ وَنَحْنُ بِذُنُوبِكُمْ ۖ

۱۳ مولانا - مولانا کی طرح ہی پرستی کرو اور میلان کی بھی کمالی صورت میں مولودا حال منور نہ ہیں یعنی نیکیاں اور دینان یا میرا نوازنا

جہاں پہنچا کرتے تھے جس پر راویوں کی خبر کہ انہوں نے کابل پہنچا یا بلخ پہنچا جس میں مولودا اس وقت کے کزیزانیت ہی پر ہیست ہوتے تھے

۱۴ انا تبارک اس لئے جس پر یہ دعوت کی تھی کہ اس پر اس کے مولانا کے سنی حسنات میں نیکیاں ہی رہی ہیں

۱۵ احوال کا ذکر نہیں ہر ایک مل کا حساب آنا ایک ایسا امر جس کی طرف وحی آتی ہے ہی حیات کی ہر شکل کو کہہ کے

تو دل کی افواہوں کو بیان کرتے ہوئے ذن اعمال کا ذکر کیا جو انسان کا کمال ہی ہے جس پر جو اعمال اس کی خلوت کو سمجھا دیا پہنچا کر اس میں لٹکر

اور دیکھنے غفلت انسان کی نقصان بخیزا چونکہ اسے اپنے غمناک بات میں فرمایا کہ وہ اعمال جو ذن میں آتے ہیں بلکہ جو انہوں نے اپنی غفلت کو شامہ میں بکھار

۱۶ انا صاف - عیسیٰ کی طرح جو اس میں ایسی ہی زندگی کے سامان مٹا دیکھتے ہیں کی زندگی کے خصوصیات میں ایسی ہی زندگی جس سے حیات

کا جزو فرشتہ کی راہ میں تھوڑے کا قتل دیکھتے اور انسانی زندگی پر بھی ہوا جانا ہر ذن، تو ان شریف میں معیشت کا غلطی! ۱۷ اس اور

عیشۃ راضیۃ (۱۸) میں روحانی زندگی پر بھی غفلت عیشۃ ہوا کیا کرو

۱۹ اس آیت میں یہ بتایا کہ جب جبرائیل علیہ السلام نے زمین کے اندر قبر کے سامان پر لکھے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے ان کی نیکیاں اور دینان یا میرا نوازنا

۲۰ انا تبارک روحانی کی اس لئے کہ کوئی سامان خدا تعالیٰ پر لکھا نہیں ہے آخری آیت میں ضرورت ہی کو بیان کر کے بتائے گئے کہ اس کے بعد لکھا گیا

۲۱ انا صاف اس کی میں ضرورت نہ تھی کہ آدم کا ذکر کیا ہو جو سرور بقدرہ میں جس کی جگہ پر لکھا گیا، انا صاف اس کے بعد لکھا گیا کہ اس کے بعد لکھا گیا

۲۲ جس کے بعد لکھا گیا کہ آدم کی آیت میں سامان خدا تعالیٰ کو خطاب تھا اس عام خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے تم کو سجدہ کیا

۲۳ پھر تم سجدی صورت بنائی پھر فرشتہ کو آدم کی فرمانبرداری کیلئے کہا جس کو صاف معلوم ہو گا اس نے نہیں ہر ایک ابن آدم کو آدم کے فرشتہ کو آدم

۲۴ کی فرمانبرداری کو اس لئے آدم کو بھی ذکر کیا گیا تحقیق خدا تعالیٰ نے ذکر کیا تھا حقائق و کمالات میں اس کو آدم کو سجدہ کرنے کے بعد کہ تو ان میں

۲۵ سے خدا تعالیٰ پر سکتا ہی غرض تو یہاں تک کہ آدم کے تذکرہ میں ہم کو سمجھا یا ہوا کہ ان آدم کو سجدہ کرنے کے بعد کہ آدم کو سجدہ کیا گیا اس کی

۲۶ جلیقہ ہیں میں شیطان کی نیکیاں اور بدکاریاں میں فرشتہ سوسا خدا تعالیٰ کی نیکیاں اور بدکاریاں میں جبرائیل علیہ السلام نے آدم کو سجدہ کیا

۲۷ انا تبارک جہاں جبرائیل علیہ السلام نے آدم کو سجدہ کیا اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ شیطان کی نیکیاں اور بدکاریاں میں جبرائیل علیہ السلام نے آدم کو سجدہ کیا

۲  
طہرت و حی

معارف

معیشت عیش

آدم و اس کے بعد

شیطان کو سجدہ کیا

۱۳ قَالَ آتَاخُذْ مِنْهُ خَلْقَهُمْ مِنْ تَارٍ وَخَلَقْتَهُمْ مِنْ طِينٍ ۝ قَالَ فَأَهْبِطْ مِنْهَا

اس سنگدیں اس کو بہتوں نے بچے آگ کی پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ۷۷۱ کہا پھر اس (سات) کو نکل جا

فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصُّغَرَانِ ۝

کیونکہ تیرے لیے وہاں نہیں کہ تو اس میں جھکے سو نکل جا جب تک تو ذلیل ہو نہ عالموں میں سے ہر ۷۷۲

ہستیاں ہیں اسلئے ان کو حکم دے میں جن یا شیا طین جو ادنیٰ ہستیاں ہیں وہ بھی شامل ہیں

جن کی پستی اور  
مساوی کی پستی

۷۷۱ ہمارے ہمارے ہمارے میں فرمایا تھا کہ اس نے اٹھا اور نکلیں کیا۔ یہاں اس کی تشریح کی ہو وہ اپنے آپ کو آدم سے افضل قرار دیتا جو اور اس کی وجہ یہ بتانا کہ آدم کی پیدائش شی سے ہو اور میری پیدائش آگ سے ہو۔ دوسری جگہ ماما طور پر جنات کے متعلق ہو دلہان خلقنا کہ من قبل من نارا السموم (۷۷۱) جنوں کو ہم نے پہلے نارا سموم سے پیدا کیا۔ یہ زمین بھی پہلے خود ایک شعلہ ناریعی اس لئے پہلی مخلوق کا اسی رنگ کا ہونا عین قرین قیاس ہو اور آگ سے ہونے کی وجہ سے ہی وہ ظہر میں ہستیاں بھی ہیں یعنی ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے لیکن اس سے علاوہ آگ یا مٹی سے پیدا ہونا یہ معنی بھی رکھتا ہے کہ وہی صفت ان میں غالب ہو جیسے انسان کے متعلق فرمایا خلقنا الانسان من طین (۷۵) انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا ہے یعنی اس میں جلد بازی ہے۔ یا فرمایا خلقناکون صفت (الرحمن) ۷۴ اب طین یا مٹی کی صفت نرمی ہو چنانچہ عرب کہتے ہیں ممانتہ بھی فنی طین ختم ہوا جس کے معنی کہتے ہیں لپٹن ختم ہوا یعنی طین سے مروزی ہو دل، اور قرآن مجید میں دوسری جگہ دوسری ترکیب اختیار کی ہے یا مسجد لمن خلقت طینا (یعنی امین شیلہ) ۷۷۱ اسے خلقنا فی حال طیفہ دل، اور آگ کی صفت تیزی ہو اور حدیث میں ہے اتقوا الغضب فانہ بطلۃ ثم قد فی قلب ابن آدم غضب یکو وہ ایک آنکھ راہی جو ابن آدم کے قلب میں جلا جاتا ہے پس شیطان کہتا ہے کہ میں ناری صفت ہو کر کس طرح طین صفت انسان کے سامنے جھک سکتا ہوں ۷۷۲

صفا

صاف

پیش کے بعد  
سے مراد

۷۷۲ الصاخرین۔ یعنی ضد کھدائی اور چرنا یا لڑا ہونا بجا تھا ہو بھی جوتا ہو اور بجا نہ جسم بھی اور بجا تھا قدر و منزلت بھی اور صاخر وہ جو ذلیل رہتے پر راضی ہو جاتے (غ) ۷۷۳

منہا میں خبر کس طرف جاتی ہے زمین کسی سے نکل جا۔ مفسرین میں سے کسی نے سبک کیا ہے کسی نے ذمہ دیکھ کر یہ دونوں باتیں دس نہ رکھتی ہیں نہ قیاس صحیح یہ چاہتا ہے۔ سماء کا تو اوپر زمین اور نہ یہ جہود طاقانی تھا۔ لا ملکہ الا ذکر اور ہو مگر دور اور شیطان لا ملکہ میں سے نہ تھا جس پر کان من الجن (الکھف) ۵۰۔ انھیں چمکے قریب تو ذکر اس کا پتی فضیلت کو پیش کرنا کہ اور اسی سے جہود کا حکم اس نے کہا تھا آناخبر منہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس حالت سے نکل جا اور اگلے الفاظ خود اس معنی کے مرید ہیں کیونکہ فرمایا کہ یہ نہیں سکتا کہ خبر ہونا اور نکلیں کہ جنتیہ ہو سکیں۔ بلکہ شکر ذیل ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی ہو من تواضع لله وضعه الله ومن تکبره وضعه الله یعنی جو غرض اللہ کے لئے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا سرخ کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ اسے ذیل کرتا ہے۔ اصل سبق انسان کے لئے ہے کہ تکبر کا نتیجہ ذلت ہے جتنا انسان دوسروں سے اپنی بڑائی جاتا ہے اسی قدر ان کی نظروں میں ذلیل ہوتا ہے

قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يَبْعَثُونَ ۚ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۚ قَالَ فِيمَا أَخَذْتُمُ

کہا کہ تم کو اس وقت تک ملتے پیچھے نہیں دے گا کہ تم کو زندہ کر دے اور تم کو اس کے لئے توبہ کر

لَا تَقْدِرُونَ لَهُمْ حِرَاطًا مِنَ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ثُمَّ لَا تَنَالُهُمْ مِنَ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ ۚ

جہالت کا حکم ہے کہ وہ تیری مدد میں راہ پر لگے ہو گئے ہیں اور ان کے سامنے سے انہیں روک دے گا

مِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَنِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۚ

اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے اور ان کے اوپر اور ان کے نیچے اور ان کے سامنے سے

النصف

ہم بیٹھتے

شیطان کی

کے

شیطان کی

فی

غی

اخر

۱۵۵۔ اے ہم بیٹھتے سے کیا مراد ہے اگر قیامت کا دن مراد لیا جائے جو مردوں کے ہی آٹھنے کا وقت ہو تو یہی کوئی چیز نہیں کیونکہ جب تک یہ عالم ہو جو دوسری اس وقت تک انسان کے ساتھ خواہشات خلقی اور ان خواہشات کے ساتھ شیطان کا رہنا ضروری ہو مگر بحث کا لفظ وسیع معنی میں آتا ہے وہ البتہ بحث بھٹا للقرم یعنی وجہ من الرجوع دل و قلوب الی اللہ اذالہ ما کان یحبہ من التصرف دل یعنی جو چیز کسی امر میں تصرف سے روکتی ہو اس کا وہ کر دینا بھی بدشعری نہیں ہے بدشعری سے مراد ہر انسان کی بدعت روحانی کا وقت بھی ہو سکتا ہے یعنی وہ وقت جب شیطان اپنے حکم کے تحت کمال پر جاوے جیسا کہ شیطان دکھایا گیا ہے کہ کوئی دوسری کمال نہیں شیطان جو رحمت الہی سے دور ہوا ہو اس کو کمال ہے کیا حد؟ صرف ایک حالت کا اظہار ہے وہ جو نہ کہ مسلم کی حد سے ثابت ہو کہ ہر انسان کے لئے ایک الگ عالمی نشیمن ہے اور ایک شیطان جو تاویہا تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا پس یوم بیعتوں میں لگا لیا طرف ذریت آدم کی طرف اشارہ ہو تو دوسری طرف ذریت ابلیس کی طرف بھی اشارہ ہو کیونکہ ہر انسان کو یہی ترکیب کرنے والا وہی شیطان ہے جو اس کے ساتھ لگا ہوا ہے پس شیطان نے جو عمل نامی ہو وہ اپنی فیت کے لئے نامی ہو جس طرح آدم کے ذریعہ ابن آدم شامل ہو شیطان کے ذکر میں ذریت شیطان شامل ہو اس آیت میں اور اس الگ آیات میں سب کو شامل کر لینا حالانکہ ذکر آدم کا شروع تھا صاف بتا دیتی کہ اصل میں ذکر آدم میں ہی آدم کا ذکر ہے ۱۵۶۔ اِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ترکیب صاف بتاتی ہے کہ یہ تو پہلے سے ہی فیصلہ شدہ امر ہے یہ نہیں کہ شیطان کی بدعت منظور ہوئی ہو جب انسان کی اس نیچی زندگی کیلئے خواہشات خلقی کا اس میں رکھا جانا ضروری ہو۔ قرآن خواہشات خلقی کے کوک شیطان کا جو وہی ضروری ہے۔ علاوہ انہیں بغیر مخالفت اور مقابلہ کے اور دشمن پر غالب آنے کے کوئی کامیابی کامیابی نہیں کہ سکتی شیطان یا دشمن پر غالب آئے ہیں ہی انسان کی اصل کامیابی ہو اگر مقابلہ کوئی ضرورت نہ ہو انسان کے کلمات کا اظہار بھی ہو سکتا ہے

۱۵۷۔ اخذتُمُ عَنِّي سَبْعِينَ سَلَامًا ۚ فَلَمْ يَغْفِرْ لِي فَاَصْبَحْتُ مِنْ ذُلِّ الْمُنَافِقِينَ ۚ

خاسم سے پیا ہوا۔ اسی نے مجھ کو سب سے زیادہ غفوری (۱۱۶) میں غفری کے معنی تجھ کے ہیں۔ وہ غفری کے معنی غائب یعنی ناکام بھی کہتے تھے ہیں اور غفیل حیشہ بھی یعنی اس کی زندگی خراب ہو گئی ۱۵۸۔ کان اللہ یرونہا فی ہر

دھڑ ۱۵۹۔ میں غفوری کے معنی دو طرح کے تھے ہیں یہاں تک کہ میں غفوری ترسائی دیتی کہ میں غفوری کے معنی غائب ہوں

یعنی ترسائی دیتی کہ تم پر حکم لگاتے دفع ۱۶۰۔ میں غفوری کے معنی غائب ہیں اور میں غفوری کے معنی غائب ہیں

١٨ قَالَ اخْرِجُوهُمْ اَمَّا اَنْتَ فَاَنْتَ مِنَ الْخَالِدِينَ ۚ

کما اس (حالت) سے نکل جائیں وہ بکا رہا ہوا      جو کوئی اس میں سے غیریہودی کر لیا قیاس میں تم سب جہنم کو بھر دو گنا ۱۵

وَيَأْتِيكُمْ أَهْلُكُمْ وَأَنْتُمْ كَالْجَنَّةِ فَقُلْ أَمِنْ حَيْثُ هُنَّ أَوْ لَا تَقْرِبَاهُنَّ ۖ

اور اسے گوم کر اور جیہاں بھی بلخ میں رہو پھر جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے ٹہپے

٢. الشَّجَرَةَ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَوْسَوْسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا

نہ جادو و رد تم لالوں میں سے ہوا شکر۔ پھر شیطان نے اُن دونوں کو دوسرے ڈالنا کہ وہ جان کے لیے اسی

وَرَىٰ عَنْهُمَا مِنْ سَؤْلِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا

جیسا کیا تھا ان کے لئے ظاہر کر دے علاوہ اس نے کہا تمہارے لئے تم کو اس دھت سے نہیں روکا مگر

یعنی مجھے ہاک کیا۔ اہم یہ نظر ہے کہ اخلاء کے جو معنی جیسی کی تحریک کرنا یا دوسرے کو چرماء ہنگامنا ہیں وہ یہاں قطعاً مراد نہیں کیونکہ سادہ و قان کریم پس جس سبب سے یہ ذکر نہیں کرنا شدت خانی نے اسے تا فرامی کا حکم دیا تھا کہ وہ فراموشی کا بلی لاھند اہم کسی چیز کیلئے قورے مراد اس کیلئے انتظار ناگھاتا میں ہمنما (دخ)۔

۱۵۹۹ شیطان کے چاروں طرف آئے کے معنی ہر طرح کی دوسرے اندازی کی گاہیں جیسا کہ آگے وہم کی جہیں فوسوس لہا  
الشیطان سے ظاہر ہو اوجہ کی کھال سوس الحنا سے ظاہر ہو یہ مراد نہیں کہ وہ چاروں طرف آئے اس پر غلط پلے لگا  
شیطان کو انسان پر کوئی غلبہ نہیں دیا گیا۔ ان تمام دی لیس لاث علیہم سلطان (الحجۃ ۱۴۰۰ء) اور آگ آگ چاروں کی  
نتیجہ یوں کی گئی ہو کہ ان میں سے مراد ان کی دنیا کو یعنی دینی لکھ و دنگا اور مغضہ سے مراد آخرت کو یعنی دوسرے  
اندازی کو دنگا حال کی جہاں مزہ کچھ نہیں اور من ایانہم سے مراد وہی کہ ان کو نیکیوں سے روک دنگا اور شہا لہم سے مراد  
کہ یہی کے لئے آگ آگ (۱۵۹۹)۔

۱۰۶۔ مذ ذلک معنی خروم ہیں معنی حیب (کھایا دف) کیونکہ ذم حیب کو کہتے ہیں •

مدحوراً۔ فقہ کے معنی غلط دینا اور دود کرنا ہیں ویفذون من کل جانب محوراً (والصلوات ۹۸) \*

ہدی اور اس کا مظہر شیطان واقعی مردود اور حقیر کو پدی کہ اگر کرے والے سے الگ کر دیا جائے تو خود وہ بھی بہکے  
 چھا دیجے گی کوئی جھوٹ بولنے والا دوسرے کے جھوٹ کا اچھا نمونہ کہتا۔ کوئی کتنا کرے والا دوسرے کے نہا کا اچھا نمونہ  
 سمجھتا۔ دنیا میں کوئی ہی کہنے والے نہیں مگر جی ہی ہمیشہ مردود و ذلیل رہے گی یہیں شیطان اور جس چیز کی طرف وہ بھاگتا  
 ہے خلوت انسانی اور دونوں کو دیکھ دیتی ہو مگر میری انسان اس کا ارتکاب کرتا ہے۔

طالبان دوسویں۔ دُعاویں اصل میں اس کی آواز کو کہتے ہیں جو ہر اسے پیدا ہوئی ہے اور فکری کے پہلے لکھتے ہیں دوسواں کہا جا تا ہے، اس لئے موسیٰ ناقص خیالات ہیں جو دل میں آتش (غ) ہے

سوانح: سوانح کے معنی شرمگاہیں اور خلۂ قیامت، یعنی بری صفت بھی اور اس کی اصل مراد یعنی رانی پر بیٹھنے اس آیت کے الفاظ میں سوانح کے معنی کو بھی اس فعلی لفظ شاربغ یعنی ہر ایک عمل یا امر پر



أَنْ تَكُونُوا مَلَائِكَةً أَوْ تَكُونُوا مِنْ الْخَالِدِينَ وَقَالَهُ الْمَلَأُ لِلْمَلَأِ الْتَّصَدُّقِ ۝

صرف اس لئے کہ تم فرشتے نہیں بنو یا جینے چاہتے ہو اور اس نفس کو کہ اگر کبھی عیاض تہلے بغیر اس میں

نگلے والا ہر دل، اوسا بن ایشے اس کے ایک معنی سے ہیں کل ایم شفیقا منہ ہر ایک ام جس سے جاتے قول ہو  
فاضل دن، اور جو لکھائیں سداۃ کے معنی لکھے ہیں ملا سودا ہما من العصیۃ یعنی ان فراموشی جو ان کے دکھ کا موجب ہو

شیطان کا آدم لوہ  
عزت و ان کی سواک  
دکھانے سے مراد

[illegible]

شیطان لا بدی

۱۰۶۱ شیطان چونکہ مجبور تھا اس لئے واقعات کے عین خلاف ان کے دل میں دوسرہ ڈالا یعنی یہ کہ جی سے تم کو اس لئے دوایا گیا کہ تم فرشتے سے جو جاؤ باہر سے بچو۔ جو یاد ہی کو اس قدم سے بچا۔ اس قدر اچھا دکھایا کہ انسان یہ خیال کرے لگا کہ یہ میری موت سے بچنے کا ذریعہ ہو۔ پہلا میلان انسان کا جی کی طرف یہیں سے پیدا ہوتا ہے کہ اس لئے کتاب میں وہ کوئی نکتہ دیکھنا ہے یا اسے اپنی زندگی کے سامانوں کا موجب سمجھتا ہے شیطان چونکہ دھوکہ بڑی ہوتے جی سے جو حالت پیدا ہوتی ہے عین اس کے الٹ ہوتے کا دوسرہ ڈالتا ہے کہ یہ نکتہ کی صفات سے یہی صفات کی طرح ملے جاتی ہو اور زندگی سے مراد کی طرف اس لئے اس کا الٹ کہہ کر اس سے تم ملک بن جاؤ گے اور فرغانی ہو جاؤ گے۔

۱۰۶۲ قاسم باب مفاہم یہ ظاہر ہے کہ کیلئے اختیار کیا ہو کہ اس سے تعین دلائے کہ اس قسم کی مختلف نمود لگایا







وَاللَّهُ أَعَزُّ بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْقَوْلُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

اور اللہ نے ہم کو مساکم تک کو اور اللہ کی ہدایت کا حکم نہیں دیا کیا تم اس پر حیرت سے کہہ رہے ہو کہ ہم میں سے جو

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ ۲۹

کہہ رہے ہیں کہ اللہ نے ہم کو مساکم تک کو اور اللہ کی ہدایت کا حکم نہیں دیا کیا تم اس پر حیرت سے کہہ رہے ہو کہ ہم میں سے جو

لَهُ الَّذِينَ هُمْ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۳۰

ہوئے اس کو پہلے جس طرح تم کو پیدا کیا تم کو اللہ کی ہدایت کا حکم نہیں دیا کیا تم اس پر حیرت سے کہہ رہے ہو کہ ہم میں سے جو

إِنَّهُمْ لَخُذُّ وَالشَّيْطَانِ أَفْلِيَاءُ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّكُمْ مُّهْتَدُونَ

کیونکہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیعوں کو دوست بنایا اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ مسیحی ہیں یا یہودی ہیں

شیطان کا  
استقلال و خود  
جہ

ان کے کاروبار میں نہیں دیتے جیسا کہ اکثر فقہ نے ہوئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہو اگر شیطان کے لفظ کا استعمال

اسم جنس کے طور پر ہو اسے۔ کیونکہ شیطان کا ذکر کرتے کرتے یہاں اس کی جامعوں کا ذکر بھی کر دیا۔

۱۰۶۹ عجب لوگ اپنے مشرک ذرا رسوم و رواج کو جو ان کے باپ دادا سے چلے آئے تھے خدا کے حکم کی طرف منسوب

کرتے تھے۔ اصول کیا عہد بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ جو مشرک تھے وہ وسعت ہو۔ وہ ناپاکی اور اچھائی کی باتوں کا حکم نہیں دے

لکھا ہے جس بات کو فطرت انسانی پر مبنی میں داخل کرتی ہو وہ خدا کا حکم نہیں ہو سکتا۔

۱۰۷۰ قطع کے معنی عدل کا حصہ ہیں پس اس میں ہر قسم کی طامعات داخل ہیں کیونکہ جو دوسرے کا حق لیتا ہو یا اس کا

حق دیتا نہیں وہ عدل نہیں کرتا۔ فراط و تفریط قطع یعنی عدل کے خلاف ہیں۔

مسجد۔ مسجد کا وقت یا مسجد کا مکان۔ مراد اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہو کہ

جب جو فحش سے روکا تو اسے ہی بتایا کہ اللہ تعالیٰ حکم کن باتوں کا دیتا ہے جو حق انسانی کی ادائیگی و قسط

میں آگئی۔ اصول عدل کو طوطا لکھو۔ اور دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دلائی۔

کما ہل انکھ تھو دون میں توجہ دلائی کہ تمہاری تیاری ایک اور زندگی کے لئے ہونی چاہئے جس خدا نے پہلے

بنایا وہی تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا کیلئے پھر بنائے گا۔

۱۰۷۱ فہرست فی الواقع علیہم الضلالة یہاں انہی لوگوں کے وصف میں ہے جن کے تعلق دوسری جگہ ذکر ہے کہ اللہ

تعالیٰ ان کا اضلال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسلئے گمراہ ٹھہراتا ہے کہ گمراہی کا تھوڑی ان پر صادق آتا ہے۔

یا گمراہی ان پر ثابت ہوتی ہے اور گمراہی کن لوگوں پر ثابت ہوتی ہے جو شیطانوں کو دوست بنائے ان کے پیچھے

چل پڑتے ہیں اور پھر طرفہ دیکھ کر اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے ہیں جس سے وہی کو ٹپکی بھول گیا اس کا جی سے نجات

پانا حال تک پہنچ جائے گا۔

گمراہی کا تھوڑی

۳۱ **يُنْفِقُ اَلْمَرْءُ مِنْ مَالِهِ مَا يَصِيبُ وَكَوْا اَوْسَارُ لَوْ اُولَا اَسْرُ فَوَلِّا اَلْمَكْرِبُ**

مرد بی آدم ہر ایک سہوہ سے بچے اپنی زینت کو اختیار کیا کر اور کھاؤ اور پیو اور لڑو اور نہ کہو کہ وہ زیادتی کرے اور

۳۲ **اَلْمُؤْمِنَاتُ اَوْ قُلُوبُهُنَّ مَحْجُوزَاتٌ لِلّٰهِ اَلَّذِيْ اَخْرَجَهُنَّ مِنْ اَرْزُقِهِنَّ وَطَبِيعَتُهُنَّ مِنَ الرِّزْقِ**

عہ محبہ میں رکھو کہ ان کو اس نے اس کی عزت کو جس نے اپنی شکل کو نکالی ہے اور اس کے لیے شری چیزوں کو اس کا کچھ

۳۳ **قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كُنْ اِلَيْكَ تَكْمِيْلُ**

کو وہ دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کے لیے ہی ایمان لائے تھے کہ وہ ان سے رہے ہیں اور ان سے ان کے

۳۴ **اَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ اَنَّهُمْ اَخْرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَمِنْ اٰثَرِهَا**

کیونکہ ان کو یاد نہ آتا ہے کہ ان کو اس کے لیے نکالا گیا ہے ان کی باتوں کو اس کا کیا ہے ان کے لیے ان کے لیے

۳۵ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۳۶ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۳۷ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۳۸ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۳۹ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۴۰ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۴۱ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۴۲ **اِنَّكُمْ اَسْمَدُ اَوْ تَزَاهِرُوْا فِي رِيْثَتِهِ**

نہ کہ تم اس سہوہ یا زہروری کے وقت میں زینت لینے سے مراد اکثر مضر بنے پھر ان کو اس کے لیے اس کے لیے

۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲

۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲

۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲

۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲

وَالْأَنفِ وَالْبَغْيِ يُغَيِّرُ السِّيَقَ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطٰنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا

اور لوگو! اور باقی بناؤ، کہ جسک تم تم کے ساتھ ہو کر فیک کر دے جس کے پاس کوئی دلیل نہیں ملے گی اور یہ کہ اگر تم

عَلَىٰ الشُّرُومِ لَا تَقْلَمُونَ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَرْجِعُونَ سَاعَةً ۚ

پر جمع ہو کر جو تم نہیں جانتے خلقت اور ہر ایک قوم کے لئے ایک عید ہو پھر جب ان کی عید ہو آہستہ ہو تو ایک لمحہ بھی نہیں گئے

وَلَا يَسْتَفِيدُونَ ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا رُسُلَكُمْ يَتَّبِعُوا مَا يَدْعُوْنَ إِلَىٰ غَيْرِهَا وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ

اور نہ چلے جا سکتے ہیں ۞ اے نبی! کہ تم میں سے رسول ایسی ہی بات کہ تم پہنچتے ہو

فَتَنْتَفِيْۤا وَأَصْلَحْۢ فَلَخَرْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا لَهُمْ مَّخْرَجٌ ۚ

تو جو کوئی تفریق کرے اور اصلاح کرے ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ بچ سکتے ہیں ۞

میں انہیں ایک ہوا کر اس سے اور نظر نہیں آتی اور ایک گروہ وہ بھی جو جو صاف کپڑا رکھنا صاف جسم رکھنا یا اچھا کھانا کھانا حرام سمجھنا اور قیامت کے دن نفا خاص طور پر پرہیزوں کا ہی حصہ ہر ایک کی فاسد دن غصہ سے متنع نہ کئے جا سکتے۔ یا خاصہ سے یہ راوی کہ اس دنیا میں نفا کے ساتھ پختہ اور سن کی باتیں بھی ملتی ہیں۔ نفا سے قیامت ان سے پاک ہوئی یقین اس آیت کا اصل معنوں سے یہ ہو کہ وہی ایسی اچھی چیزوں کو حرام نہیں کرتی بلکہ اچھی چیزوں کی طرف ہدایت کرتی ہو ۞

۱۰۶۸ اس میں بتایا کہ وہی ایسی صرف ان چیزوں سے روکتی ہو جو یا خود بری ہیں یا ان کا انکسار ہوا۔ اول فحش یعنی جھانپنے کی باتوں کا ذکر کیا، وہ علامت کی جایش یا چھپرہ مثلاً دانا اور اس کے مبادی سب فحش میں داخل ہیں علی الاطلاق ہوں یا چھپرہ غواہ کوئی دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ پھر اثم کا معنی ہے انسان کی ہنر یا دینی ہو کہ وہ بڑا کام ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اور پھر جی کا معنی دوسرے لوگوں پر نریا دینی۔ اثم کا انزالا دوسرے پر نہیں۔ یعنی صرف دوسروں پر نریا دینی ہو ۞

۱۰۶۹ لایستخفون کے معنی پیچھے رہنے کا ارادہ نہ کریں گے اور لایستقدحون آگے جانے کا ارادہ نہ کریں گے (یعنی وقت مقرر سے پہلے ہی وہ عذاب نہیں آسکتا اور جب آئے تو مل بھی نہیں سکتا ۞

۱۰۷۰ یہاں اور اس سے پیشتر چند باتیں عام طور پر ساری نسل انسانی کو مخاطب کر کے کہی ہیں یعنی آدم قد انزلنا علیک لیساً یعنی آدم لا یفتنکم الشیطان یعنی آدم خذوا فیکم۔ اور یہاں یعنی آدم آیا یا دیکھو رسول جس کا مطلب یہ ہو کہ لباس سارے نبی آدم کیلئے ہو شیطان کے فتنے سے سب نبی آدم کو متنبہ کیا ہو۔ سب نبی آدم کو خدا کی عبادت کو ملے وقت نہایت اختیار کر کے لکھا۔ اور بالآخر سب نبی آدم کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کوئی اپنا رسول بھیجے تو اس کو قبول کرنا چاہئے کیونکہ رسولوں کو قبول کرنے سے انسان کی اصلاح ہوئی ہو اور ان کا رد کرنا موجب خسران ہو۔ بعض غم نہایت کے منکر اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ اس کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی رسول آئے ہوں گے اور اس آیت سے رسولوں کا حضرت معلم کے بعد آئے گا جو ادلی ہلدا اندھ نے اور بعد میں ان کی قتل کیے میں علی علیہ

ناخوش ہو

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝۳۷

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور اسی سے تمکبر ہیں وہ لوگ نارے ہیں اسی میں رہیں گے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَٰئِكَ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ وَيُنَازِلُهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَقًّا ۝۳۸

پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ افزا کرے یا اس کی آیتوں کو جھٹلے ان لوگوں کو ان کا

نوعیت میں سے الٹ کر بھیجے گا اور ان کو سزا دی جائے گی اور ان کو سزا دی جائے گی اور ان کو سزا دی جائے گی

صہ کتاب سے شریعت یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس آئیں گے کہ ان کو دفع ہیں

قادیانی کے مریدوں نے بخلا دی حالانکہ اس آیت کو نہ حضرت خدا ظالم صحتاً قادیانی نے خود وہ دن ان کی زندگی میں ان کے مریدوں نے کبھی پیش کیا۔ ایک شرط یہ ہے کہ یہ خبر مکان کمال نادانی ہو۔ مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ اگر بنی آدم کے پاس خدا کا رسول آئے تو اس کو قبول کیجئے میں ان کی بہتری ہو۔ سو وہ رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کی ذات باہر کات کے متعلق یہ اعلان ہو کہ اگر اس کو قبول کر لیں تو تمہاری بہتری کا موجب ہو اگر نہ کرو گے تو تمہارے نقصان کا موجب ہو۔ اور اگر نہ جانے کہ کدس کا لفظ صحیح کیوں استعمال کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے کھٹاب کل بنی آدم کو اور ادنیٰ آدم کی طرف رسول بھیجے گا علم ذکر ہو۔ تو بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی آدم کے پاس رسول آئے رہے اور سب کے آخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا کہ دنیا کی کل قوموں کو ایک سلسلہ موت میں منسلک کریں اور اس بات کی شہادت کہ آپ کے بعد رسول نہ آئیگے دوسری جگہ سے مٹی جو جہاں فرمایا اَلدِّیْنُ اِلَیَّ لَکُمْ لَکُمْ دین کے دن میں سے تمہارے لئے تمہارا دین کا ل کر دیا۔ رسول تو دین سکھانے کے لئے آئے تھے جب اللہ تعالیٰ نے دین کو کل کے پہنچا دیا تو پھر رسولوں کے آنے کی ضرورت بھی باقی نہ رہی۔ جب کمال شریعت اور شریعت کے آئے کیلئے مانع ہو گیا تو کمالی نبوت بھی ادنیٰ کے آئے کے لئے مانع ہو گیا۔ جو ضرورت تھی وہ پوری ہو گئی آقا رسالت شمس نصف النہار کی طرح چمک رہا ہو اس لئے اب کسی رسول کی ضرورت نہ رہی اور وہ لوگ جو رسول کے آئے کا جواز دے رہے ہیں مگر شریعت کا آنا نہیں ملنے ان کے لئے خود یہاں لفظ خود میں مقتضی علیہ الیقین یعنی رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام بھی لائیگے۔ وہی پیغام شریعت ہو اور اگر کہا جائے کہ ایسی پہلے رسول کی آیات ہیں تو پھر تکذیب قرآن آیات کی ہو۔ دیکھو انکا ڈنڈا ایسے رسول کی تکذیب کوئی شے نہ ہوتی۔

۱۰۰۰ اس آیت سے صاف شہادت ملتی ہے کہ رسولوں کے آئے سے مراد ایسے رسولوں کا آنا ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی پیغام بھی ہوتا ہو چنانچہ جن طرح پہلے فرمایا تھا اَمَّا یَا بَنِیَکُمْ مَعْنٰی ھٰذِی (البقرہ ۱۲۹) اور اس کے متعلق دو گروہوں کا ذکر کیا ایک فن تبع ھٰذِی اس ہدایت کی پیروی کوئے والے۔ اور دوسرے ولذین کفرا وکذبا بآیَاتِنَا یعنی اس ہدایت اس پیغام کا انکار کرنے والے اسی طرح یہاں دو گروہ ہیں ایک اصحاب کو جو کہ دوسرے آیات یعنی پیغام الہی کی تکذیب کرنے والے پس دونوں آیتوں کا مطلب ایک ہے اور دونوں گروہوں کی جزا کا ذکر یکساں الفاظ میں ہے۔ دونوں میں نیز تکذیب پیغام کی ہے اور رسولوں کے پیغاموں کے بعد اوقات عالم بھی گواہ ہیں جو ہم کو کہ پہلے یا بعد کے ایک عالم کا کہ پہلے ہی تھے۔ سیرت و رسالے میں ہم کو کئی شہادتیں دینیں ہیں جو یہاں



قَالُوا إِنَّمَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَهُمْ لَشَاقُونَ

کہیں گے کہ کہیں ہی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے کہیں گے وہ ہم سے جلتے ہیں اور اپنی جانوں پر  
انفوسہم انہم کا لو الیہم ۳۸ قُلْ ادْخُلُوا فِیْ اَیْمِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ

عمری دہی کے کہ وہ کافر تھے ۳۸ کہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے جنوں اور انسانی  
قَمِیْنٍ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَعْنَتْ اُخْتُهَا حَقَّ لَوْلَا

سے گزر چکیں اہل کے اندر وہاں ہر ماڑی کہیں کوئی جامعہ نہ ہوگی یعنی حق اللہ پہنچا کر کیا میرا کیا  
اَدَاکُمْ لَافِیْہَا جَمِیْعًا قَالَتْ اٰخِرُہُمْ لَا وَلَہُمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ اَصْبَلُوْنَا فَالِیْہُمْ

سب اس کھانا کی صورت کو کہیں گے ان کے کھانے پہنچا کر کہیں گے کہ ہمارے سب جنوں میں کوئی سوا کہ  
عَدَّ اَبَاؤُہُمْ عَقَابًا مِنَ النَّارِ قَالَتْ لَکُلِّ ضِعْفٌ وَلٰکِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَتْ ۳۹

دو چھ ضاب آگ کا کہ ہر ایک کے دو چھ ہر ایک تم نہیں جانتے ۳۹ اور ان کے  
اَوَّلُہُمْ لَا اٰخِرُہُمْ فَمَا كَانَ لَکُمْ عَلَیْہَا مِنْ فَضْلِ فَنَدُّوْا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَلْمِیْزُوْنَ

پہلے ان کے پہلے کو کہیں گے تم کہ ہم کو کوئی توفیق نہیں سوا اس کے جو حق اللہ سے تشریف پہنچا

۴۰ اَلْغٰیِبِیْمِ مِنَ الْکِتٰبِ کتاب یعنی مکتوب بھی ہو سکتا ہے یعنی جو حصہ ان کے لئے لکھا گیا ہو۔ مگر کتاب  
سے مراد بھی قرآن بھی ہو سکتا ہے یعنی وہ قرآن کو روک کے اس حصے سے ہر وہ جو نئے جو روکنا تو ان کے لئے  
نہیں داخل انہم اپنے نفسوں پر شہادت دینے سے مراد یہ ہو کہ الزام قبول کر لیں گے اور اپنے  
گناہوں کا اقرار کریں گے یا یہ کہ ان کی حالت خود بتا دے گی کہ وہ کافر تھے اور جو لافیں انسان کی ترقی کے لئے  
انسان کے اندر دویت کی قسمیں ان کو انہوں نے دیا ۴۰

۴۱ اَخْتًا۔ اخ اخت کا لفظ ہر قسم کی مشارکت قبول دیا جا تا ہے۔ خواہ دولت کے لحاظ سے ہو یا رضا  
کے لحاظ سے یا دین یا صنعت یا معاملہ یا دوستی کے لحاظ سے کفر میں شریک بھی سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں  
اور اسلام میں شریک بھی سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ یہاں اخت یا لحاظ سیاق کے دلیا دین دلیا یہ  
کہ تعلق قبیلہ پر نہایت کریں گے اور تعلق مذہب پر ۴۱

اخ۔ اخت

۴۲ اَلْاٰخِرِیْمِ۔ اولہم سے پہلے اور پہلے لحاظ مرتبہ مراد ہیں یعنی تابع اور تبع۔ یا ضحفا اور کبرا ۴۲  
لکل حیثیت یعنی اگر توحید زیادہ مذہب کے متعلق ہیں اسلئے کہ انہوں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ تو تابع بھی زیادہ کے متعلق  
اسلئے کہ انہوں نے انہیں بند کر کے تقلید کی۔ دوسری توجیہ دو چند مذہب کی ہے کہ کتاب و احکام مراد ہیں ہر ایک  
اس کا وہ چند ہے جو نفع دے گا۔ دوسرا جو نقص دے گا۔ اس کا یہ توجیہ بھی ملے ۴۲

اولی۔ آخری  
دو چند مذہب کو

۴۰ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا نُفْقَهُمْ اَنْوََابُ السَّمَاوَاتِ وَلَا يَخْرُجُوْنَ

چھ  
وہی کہنے والے

ہر ایک ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے سرکشی اختیار کرتے ہیں ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی

۴۱ اُجْتَنَحَتْ حَتّٰی يَلْبِسَ الْجَبَلُ فِي سَمِّ الْخَيْاطَةِ ۚ وَكَذٰلِكَ يَجْزٰى الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَهُمْ

دھن کے ہونے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے تانکے میں بکھر جائے اور اسی طرح ہم مجرموں کو سزا دیتے ہیں جیسا کہ ان کے لئے

۴۲ مِّنْ جَهَنَّمَ وَهَادُومِيْنَ فَوْقَهُمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ يَجْزٰى الظَّالِمِيْنَ ۝

جہنم کا بھڑکا ہوا اور ان کے اوپر لاکھڑا اور ان کے اوپر لاکھڑا ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں جیسا کہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا وَّحَدًا

۴۳

اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں ہم کسی شخص پر کچھ لازم نہیں کرتے کہ کسی اور پر کرتے ہیں

آسمان کے دروازے  
دھن کے ہونے

۴۴ وَلَا يَظُنُّهُمْ اَنْوََابُ السَّمَاوَاتِ ۚ يَرَوْنَ سَوَادًا ۚ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْفَتُهُمْ وَلَٰكِنَّ خِسْفًا مِّنْ رَبِّهِمْ يُغْشٰى ۚ

عمل کو اور نہ ہی رخ و دشاہی و العمل الصالح برقعہ (خفا) ۱۰، ایسا ہی مومنوں کو بھی اللہ تعالیٰ رخ دیتا ہے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ کا اسم الزاخر ہر اس سے خواہ یہاں کفار کے اعمال مراد لے جائیں۔ یا ان کی ارواح مراد طلب ایک ہی ہے

ان کو رخ عطا نہیں ہوتا۔ اسی لحاظ سے فرمایا کہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھلے جائے۔

جل جمال جن کہتے ہیں اور جل اونٹ کو سنے کہ وہ اونٹ کو اپنے لئے خوبصورتی کا موجب سمجھتے تھے

اس کی صحیح چالۃ قرآن شریف میں آتی ہو کہ نہ جمالۃ صفراء (المثلث ۳۳)، اور جمال بھی آتی ہو۔

سمہ تنگ سوراخ کو کہتے ہیں جیسے سوئی کا ناک یا ناک یا کان میں جو چھید کیا جاتا ہو اور سم نہر کہتے ہیں اپنے

کہ وہ اپنے لطیف تاثیر سے بدن کے اندر داخل ہو جاتی ہو اور سموم تیز گرم ہو کہتے ہیں جو زہر کا سا اثر رکھتی ہے۔

فی سموم وجمیم (الفاتحہ ۴۲)، والجان خلقنا لا من قبل من نادى الضحوم (الحجر ۲۷، ۲۸) +

یلم الجبل فی سم الخیاطۃ جل یا اونٹ کو عرب بڑائی میں بطور مثال بیان کرتے ہیں اور سوئی کے ناک کے کوئی

مسک میں۔ یہاں یہ بتایا کہ ان کے اعمال نے ان کیلئے جنت میں داخل ہونا ایسا ہی شکل گرد یا ہو جیسا اونٹ کا ناک

کے ناک میں سے گزرتا شکل ہو۔ ان اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کو وہاں پہنچا دے یا نہ پہنچا دے کے بعد قیامت اور محاکمہ

اصل فرض بقابلہ دیکھنے والوں کے وہی کو قبول کرنے والوں کا ذکر اس مقابلہ کے نظر کیلئے پیش دوا کرتا ہے

پچھلے رکھ کے مضمون کو جاری رکھا ہو۔

عاشیۃ لخواش۔ عاشیۃ کی صحیح ہی دھانکے والی چیز اور ایسی عیبیت کو بھی کہا جاتا ہو جو دھانک لے تاہم

عاشیۃ (روصف ۷۷، ۷۸) اور قیامت کو بھی اصل اٹھنا اٹھنا عاشیۃ (الفاتحہ ۷۷) +

جہنم کے اوڑھنا اور بچھنا ہر سے مراد یہ ہے کہ چاروں طرف سے عذاب ان پر پھیل جائے گا۔

جمال۔ جل

جمالۃ

سم

سموم

عاشیۃ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ ظُلْمٍ ۚ

یہی جنت والے ہیں وہ اسی میں رہیں گے عیشا اور کچھ لوگوں کے سینوں میں بھی بھرتے ہوئے تھے

بَجَرِيٍّ مِنْ تَحْتِهِمْ لَا تَهُرُّوْقَا وَلَا تَحْمِلُ الْإِنِّي هَذَا نَسْأَلُكَ أَوْ كُنَّا لَهْمَا

اُن کے نیچے نریں بسی ہوئی اور وہ کہیں گے سب ترین انکو دیکھو جس نے بکرا کے بھانپنے کی بات کی تو ہم ہاں ہی ہاں کہتے

لَوْلَا اَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ لَقَدْ جَاءَتْ لَاسْلَ رَبِّكَ بِالْحَقِّ وَلَوْ دَوَّ اَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ ۚ

اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا یہی ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آتے اور اُن کو ہماری ہوئی کہ جس جنت کو تم کہو

أَوْ رِثْتُمُوهَا بِمَا لَنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ النَّارَ اَنْ

الثالثة

اس کے بدل میں دیکھا گیا جو تم کرتے تھے عیشا اور جنت والے آج دلوں کو پکاریں گے کہ ایک

قَدْ جَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبًّا حَقًّا قُلْ فَعِدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا

ہم نے جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا کیا پڑا تو کیا تم نے بھی جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا کیا پڑا تو کیا تم نے

نَعْمَ فَاَذِنَ مُؤَذِّنٌ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ

ہاں سب ایک ایک کارنے والا ان کے درمیان پکاریں گے کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو

۱۰۸۶ خَلَّ - کے معنی عداوت ہیں رخ، یا کینہ رخ حسد +

وَقَدْ

نہانے دنیا کے ساتھ یہی لگا ہوا ہو کہ سینوں میں کسی قدر غل و غش رہتا ہو ایک دوسرے کے ساتھ

کینہ یا حسد ہوتا ہے۔ جنت کی نعمت کے ساتھ یہ باتیں نہ ہوگی۔ درجات میں اگر ایک دوسرے سے بلند

بھی ہونگے تو بھی دلوں میں کوئی حسد نہ ہوگا۔ وہ نہاد ہر قسم کی رومی آمیزش سے پاک ہوں گی۔ اور یا یہ

مرا دے کہ مومنوں میں بھی بعض وقت غلط فہمیوں سے ایک دوسرے سے رخ ہو جاتا ہے۔ قیامت

میں وہ نہ ہوگا +

۱۰۸۷ اَوْ تَقْوَعَا - ودائے اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ کوئی مال کسی غیر سے بلا کسی حد کے یا بلا ایسی چیز کے

ودائے

جو عہد کے قائم مقام ہو پیچھے پھر اس کا استعمال ایسے مال پر ہوتا ہے جو میرٹ سے پہنچا ہے اور ایسے حصول

مال پر بھی ہوتا ہے جو بلا مشقت ملے اور ایسا ہی جب کسی کو کوئی نعت عطا کی جائے جو اس کے لئے خوشگوار ہو

یہاں جنت کے مومن کے لئے دینے جاتے ہیں یہ اشارہ ہو کہ بعض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہو۔ اعمال کا بدلہ بھی

ساتھ فرمایا گئی ہے جو کہ اعمال صالحہ جو انسان کرتا ہو تو وہ اپنا فرض ادا کرے۔ ان پر نفاذ کا حکم کرنا بعض

اللہ تعالیٰ کا فضل ہو +

٢٥ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ وَقَعْتَ لَانِمْ

۱۰۰ ج۱ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے بھی منکر تھے ۱۰۰



۵۰ وَكَذَٰى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ أَنِ افْعَلُوا عِندَنَا لِلْكَوْثَرِ مَا زِلْتُمْ كَلِمَةً

اور اہل دوزخ جہنم والوں کو کہیں گے کہ تم بے فکر رہو اور اس سے جو کلمہ تم کو ملے گا

۵۱ قَالُوا لَٰنَ اللّٰهِ حَرَمٌ مَّا عَلَيَ الْكَافِرِينَ ۚ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا دِيْنَهُمْ لَهْمًا وَّاعْبَادًا وَّ

کہیں گے اللہ کے لئے ان کو کافروں پر حرام کیا جھگڑا جنہوں نے اپنے دین کی بہت سی باتیں شروع کر دیں اور عبادت

غَرَّتْهُمْ الْحَيٰوةُ ۚ فَالْيَوْمَ نَنفُسُهُمْ كَمَا نَسُوا الْاٰلَاقَةَ يَوْمَ اُرْمُوا فِي الْاَوْثَانِ ۚ

ان کو دنیا کی زندگی نے دھندلا دیا سو آج ہم ان کو جہنم کے جہنمیوں کے برابر دیکھیں گے جنہوں نے دنیا کی لالچ سے کھل کر اس کے

۵۲ بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۚ وَلَقَدْ جِئْتُم بِكُتٰبٍ فَصَلُّنَا عَلٰى رُءُوسِهِمْ هٰذٰى وَرَحْمَةٌ

کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تو کلام اللہ پیش کیا ہم نے ان کو کتاب دی جس سے ہم نے تم کے ساتھ کھول کر بیان کیا ہے اور اس سے

۵۳ لَقَوْمٌ يُّؤْمِنُوْنَ ۚ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهُ يَوْمَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں کیا وہ اس کے بدلتے ہوئے الفاظ کو نہ سمجھتے ہیں جن دنوں کا بتایا گیا تھا کہ یہ لوگ جہنم کے رہنے والے

نَسُوْا مِمِّنْ قَبْلُ ۚ قَدْ جَآءَتْ رُسُلٌ بِبَيِّنٰتٍ بِالْحَقِّ ۚ فَعَلٰى لَنَّا مِنْ شَفْعٰءٍ

اسے پہلے بھلا رکھا تھا کہیں گے جیسا کہ ہم نے سب کے رسول حق کے ساتھ آئے ہیں کیا ہمارے کوئی سزا دینا ہے

فَيَشْفَعُوْا لَنَا اَوْ نُرَدِّدْ فَنَعْمَلْ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ

جو ہمارے لئے سفارش کریں یا ہم کو واپس لے جائیں تو اس پر عمل کریں اس کے خلاف جو ہم میں کہتے تھے انہوں نے اپنے آپ کو گمراہ کر لیا

وَصَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

اور وہ جو اختراع کرتے تھے ان سے چار بار دعا کی

۱۹۹۱ جو لوگ اس دنیا میں کھائے پئے گئے ہیں خیال میں شہک رہو دنیا بھی یہی خیال میں رہی اور انکو جو چیز

دی گئی ہے کہ وہ رزق اب مانگنے سے نہیں مل سکتا۔ ان کے دینی ہی اس قابل نہیں کہ وہ روحانی ثمرات حاصل کریں جن کا

موقع انہوں نے خود گنوا دیا۔ وجہ اعلیٰ آیت میں بتائی ہے

۱۹۹۲ یعنی دنیا میں ان کو موقع دیا گیا تھا جو انہوں نے ضائع کر دیا۔ دین کو ایک کھیل سمجھا اور حیرانی خواہشات پر

بھی گئے رہے۔ اس لئے ان کے روحانی قوی مرگئے اور وہ اوراق کے اہل ہی نہیں رہے گویا اہل جہنم نہیں گئے بلکہ

بتائے ہیں کہ وہ دنیا کی خواہش قوی کے حصول سے مل سکتے تو کمر لگاتے خود دنیا میں ہی قوی کو بھلا کر دنیا میں ہی قوی کو بھلا کر

۱۹۹۳ تاویل کے معنی کہتے دیکھو ۱۹۹۳ یہاں مراد اس کا بیان کہ وہ دنیا میں ہی دنیا سے جدا ہو کر دنیا سے گئے مطلب

۱۹۹۱ جو لوگ اس دنیا میں کھائے پئے گئے ہیں خیال میں شہک رہو دنیا بھی یہی خیال میں رہی اور انکو جو چیز

۴۰ سال کی عمر میں  
۱۰ سال کی عمر میں

۵۴ **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ الَّذِي خَلَقَ الْاَنْفُسَ وَالْاَعْيُنَ فِيْ رُبْعَةِ اَيَّامٍ**

جس نے تمام انسانوں کو چار دنوں میں پیدا کر دیا

۱۔ یہ ہے کہ صبح کو وقت قریبی ہے کہ دین کے تے سے چھٹے چھٹے کہے جب ہی کا انعام بننا اور جو گنہگار ہو وہ  
فل کس طرح سکتا ہے ۰

۲۔ پھر پھر کہ وہ جو جس کی عمر دن کے ہیں جو آفتاب کے طلوع اور غروب سے تعلق رکھتا ہو وہ آسمانوں اور زمین  
کی پیدائش کے بعد ظہور میں آیا پس آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے ذکر میں کبھی بھی مراد چھو نہیں گئے بلکہ ان مدت  
نہیں جو سکتا بلکہ اس کے عام معنی مراد ہیں جو تمام جہندوں سے آزاد ہو

۴۰

آسمانوں میں جن کو  
چھ دن میں پیدا کر  
نے ملا

اس طرح میں یہ بتایا ہو کہ وہ حق جو وحی لائی ہو - خرد کا سیلاب ہو گا - گمراہ کی ترقی جیسا کہ قدرت کے  
تمام نظامہ میں ہے تدریجی ہو گی - اور اس لئے ابتدائیوں کی کہ آسمانوں کو اور زمین کو بھی اللہ تعالیٰ نے  
وقتوں میں پیدا کیا یعنی ان کی پیدائش کی جو آخری حالت ہو چھ دنوں میں چھ حالاتوں سے گزار کر ان کو  
اس حالت تک پہنچایا - ان صفوں کی صحت پر یہ امر شاہد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحقاف کے پہلے رکع میں  
انسان کی پیدائش کے بھی چھ ہی مراتب بیان کئے ہیں - نطفہ - حلقہ مضغہ - مضغہ - ہڈیوں کا پیدا ہونا - پھر  
سارے اعضا کا ٹھیک ہو کر ہڈیوں پر گوشت کا چڑھ جانا - پھر اس میں زندگی کا پیدا ہونا - اور اس کے مقابل  
پرہیز یعنی سورۃ الاحقاف میں چھ ہی مراتب خلق و وحالی کے بیان فرماتے ہیں - زمین کی پیدائش کو اگر کیا جائے  
تو سائنس سے موجودہ حالت تک پہنچنے میں چھ مرتبے ثابت ہوتے ہیں - ایک وہ حالت جب یہ انگلی کی صورت  
میں تھی - دوسری وہ حالت جب وہ انگلی ٹھنڈا ہونا شروع ہوا اور ہڈیوں کا ڈھیر انگلی ہوئے تیسری وہ حالت  
جب اس کی سطح کا اوپر کا حصہ کافی ٹوٹا ہو گیا اور ہڈیوں کا ڈھیر بن گئے - چوتھی وہ حالت جب نباتات نہیں بنیں  
وہ حالت جب حیوانات پیدا ہوتے ہی چھٹی وہ حالت جب خلاصہ مخلوقات انسان بنا - اسی طرح زمین آسمان  
کی جرجری کی پیدائش میں چھ مرتبے نظر آتے ہیں صحیح مسلم کی ایک حدیث میں بھی چھ مرتبے بتائے گئے ہیں یعنی  
اول میں ہی کا پیدا ہونا پھر اس میں ہڈیوں کا بننا - پھر دستوں کا پیدا ہونا پھر گردن کا پیدا ہونا - پھر پور  
کا پیدا ہونا - پھر جانداروں کا پیدا ہونا - پھر انسان کا پیدا ہونا - اور یوم الاحد یوم الاثنين و غیرہ کا جو ذکر  
بعض مقامات میں ہے تو اس سے مراد وہی ہی اقوال پر و غیرہ کے ایام نہیں بلکہ پانچ سو سالوں مراد ہیں -  
اور یوم الجمعۃ سے مراد جمع ہونے کا دن ہے یعنی جس میں آدم کی پیدائش کی وجہ سے ساری مخلوقات جمع ہو گئی  
ابن جریر میں ایسی ہی ایک روایت کے بعد یہ نقل آئے ہیں کہ ان چھ دنوں میں سے ہر دن ایک ہزار  
سال کے برابر ہے - پس معلوم ہوا یہ دن مرا کبھی نہیں گئے بلکہ اس سے مراد چھ اور دنائے ہیں - خواہ  
وہ ایک ہزار سال کے ہوں خواہ پچاس ہزار کے خواہ دس لاکھ کے ۰

## نُكُوتُوا عَلَى الْعَرْشِ قَدْ

پھر وہ عرش پر غالب ہو گئے

۱۰۹۵ استغفری کے لئے دیکھو کہ اس کا استعمال ایک چہرہ اس کی اپنی ذات میں حالت اعتدال پر ہونے پر ہوتا ہے  
ان ۱۱ استغیت انت والمؤمنون ۱۲۸۰ لستعدوا علی ظہورہ (النفوس ۱۳) فاستغی علی سوتہ والظہور ۱۴۹ اس معنی  
میں استغی کے معنی ممکن اور مضبوط ہونا ہو سکتے ہیں یا تو رکڑنا اور یہ بھی لکھا ہو کہ استغی کا اصل معنی ہر تو اس کے معنی  
استغیا یا غالب ہونا ہوتے ہیں اور استغی علی العرش کے معنی یوں بھی ہو سکتے ہیں استغی الہ ما فی السجعات وعافی الخ  
انہ (استقامۃ النکل علی شراہ) یتسوی فی اللہ تعالیٰ ایاتہ یعنی جو کچھ آسائیں اور زمین میں ہو وہ اس کے لئے حالت اعتدال  
میں ہو گیا یا اس کے ارادہ کے مطابق حالت استقامت میں ہو گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اعتدال پر بنایا ہے

العرش۔ ماف ب کہتے ہیں مگر عرش اس میں مستقیم چیز کو کہتے ہیں اور بادشاہ کے بیٹھے کی جگہ یعنی تخت کو  
عرش اس کے ملوک کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ اس سے مراد عینی خلیفہ اور سلطان اور ملک بھی لیا جاتا  
ہو چنانچہ کہا جاتا ہو تخت مرشدہ عجیب کہ حضرت عمر کی روایت میں ہو، اور اس سے لیا جاتی ہو کہ اس کا خلیفہ اور  
قدرت جاتی ہو۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ اللہ کا عرش ایک ایسی چیز ہو جس کو فی الحقیقت کوئی بشر نہیں جانتا۔ اور جو  
عوام الناس کا وہم ہو وہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس صورت میں عرش اللہ تعالیٰ کا خاصہ والا ہوتا حالانکہ شکی  
فات اس سے پاک ہو۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ بعض کے نزدیک ذو العرش وغیرہ میں عرش سے مراد اس کی ملکیت اور خلیفہ  
ہو اس کے شہسوار کی جگہ جس سے وہ پاک ہو

استغی علی العرش سے کیا مراد ہو۔ سوال الفاظ کے استعمال سے دیکھ کر نہیں کھانا چاہیے۔ یہی لفظ اللہ  
تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتے ہیں جہان ان کے لئے ہوتے ہیں گمان کی حقیقت میں زمین و آسمان کا فرق ہو خدا کے  
بھی ہاتھ ہیں۔ وہ سنتا ہو دیکھتا ہو گڑس کو انسانوں کے اُتھوں پر ان کے سنتے پر ان کے دیکھنے پر تیس کرنا صحیح  
ظہری ہو۔ سی طرح اگر ایک عرش بادشاہ کا ہو اور ایک عرش خدا کا ہو تو ان دونوں سے ایک ہی معنی تخت مراد لینا  
صحیح ظہری ہو۔ بادشاہ کی بادشاہت تخت سے وابستہ ہو مگر خدا کی بادشاہت ان باتوں سے پاک ہو۔ بادشاہ کے  
تخت پر بیٹھنے سے مراد صرف اس قدر ہوتی ہو کہ اس کی قدرت اور حکومت کا نفاذ ہو گیا یہی مراد تخت پر بیٹھنے کا خاکہ  
فعل بقا کے استغی علی العرش سے ہو سکتی ہو دیکھو کہ جہاں لکھا گیا ہو کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انطاخوب ہوں تو جو  
ان میں آو یا مذہب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہوتا بلکہ صرف فعل کی آخری فرض منسوب ہوتی ہو اور چونکہ  
ان میں لکھے استغی علی العرش سے مراد تخت پر بیٹھنے کے ذریعہ سے اس کی حکومت کا نفاذ ہونا ہو اس لئے اللہ تعالیٰ  
کا استغی علی العرش حرف نفاذ حکومت و قدرت ہو

قرآن کریم کو دیکھیں تو وہ اسے مطلب کو واضح کر دیا ہو سورہ یونس میں فرمایا ثم استغی علی العرش یدلہ  
جہاں استغی علی العرش کی تفسیر مذہبی بین برلاس سے فرمادی یعنی تہریر اور سرکار ہو۔ پھر خاص اس سورہ پر پھر زمین  
و آسمان کی پیمائش کا ذکر ہو پھر استغی علی العرش کا اور آیت کا خاتمہ ان الفاظ پر ہوا یعنی والصلو علیہا کما  
بھی اسی کا مہر اور ہمیں اسی کا جس سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ استغی علی العرش میں امر الہی کے نفاذ کا ذکر ہو  
مغفور زبان ہی اسی کو چاہی ہو۔ کیونکہ پیدا کرنا ایک کام ہو اور پیدا کرنا ہی میں نفاذ امر و مرام حقیقت و دود



يُنْفِى الْكَيْلَ اللَّهُ لَا يَطْلُبُهُ حَفِيظُهُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

مکہ مکرمہ کا یہاں پر ۱۲۵۹ھ میں کچھ عرصہ تک رہا اور ۱۲۶۰ھ میں چلا گیا اور اس کے بعد اس کے حکم سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اُدْعُوا رَبَّكُمْ

پر کہ کسی بھی طرح پر نہ گریں جس کے لئے یہ اور بھی ہے اور جو ان کے لئے ہے وہ خدا کا ہے اور ان کے لئے ہے کہ وہ

تَدْعُوهُ وَخِفَتُهُ إِنَّهُ لَا يَلْبِثُ الْمُتَعِدِّينَ ۝

پہنچ چکے کہ چاہو کہ اگر وہ عدسہ پہننے والوں سے جھٹ نہیں کرتا

سے کال ہوئی تو یہ بھی کوئی اور ایسی کامیابی میں تھا کہ پائے یہی معنی تھا کہ اس کے لئے ہے (۱۰)

کسی سے ملنے کا

کسی سے اور عرض و دوز کے متعلق طرح میں ایک خلا فی ہوا دل الذکر کے بخاری سے رخ کرو یا جو کیونکہ انہوں نے کہا

کے معنی یہ تھے کہ میں دیکھ رہا ہوں اس سے بھی عرض کے معنی قدرت یا نفاذ امر کی تائید ہوتی ہے کیونکہ اگر کسی سے ملزم

ہو تو وہ کام کا خیال تو خود باطل ثابت ہوا شہر رومی کے لحاظ سے جس قدر دعائیات بیان کی جاتی ہیں انکو یہی نے بیان

کے کہ سب کو ضعیف قرار دیا ہو دیکھو روح العالی اور اس پر ایک یہ بھی شاید کہ قرآن کریم میں یہ بار بار ذکر ہو چکے

آسمان اور زمین میں ہو اللہ تعالیٰ کا ہوا کہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہو آسمان اور زمین میں ہو مگر یہ نہیں کہ جو

کسی اور عرض میں ہو وہ بھی اس کا ہی یا وہ اسے جانتا ہی ہو مگر اگر کسی اور عرض دوا ہے فلک جیسے تو ایسا ذکر ضرور ہونا چاہیے

۱۱ احیاء حیات کے معنی ہیں جس میں جلدی کرنا اور حیات کے معنی ہیں جلدی کرنے والا (۱۱)

مفسر ان کے معنی ہیں غالب ہو کر کسی خاص عرض کی طرف چلا ناپس منفقہ وہ جو اس طرح کام میں لگتا

وہ اور منفقہ وہ جو اس طرح کام میں لگا یا جائے اور منفقہ وہ جو جس پر وہ سر غالب آجائے پھر وہ اپنے ارادہ سے منفقہ ہو جائے

لیفعلہم عنکم بعضا بعدی (الزخرف ۱۸) مگر یہ خبر سے بھی ہو سکتا ہے اور منفقہ یہ ہے جسے منفی منفقہ کرنے سے (۱۲)

تبارک بزرگ کسی چیز میں کسی خیر کا قلم ہو جائے اور تبارک میں یہ تینیم کر کہ اللہ تعالیٰ ہی ان خیرات کے ساتھ

مخصوص ہو جن کا ذکر تبارک کے ساتھ ہے

رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آتے ہیں یہ اشارہ ہو کہ اس ظلمت کے بعد جو نیاں نیاں ہیں وہ اب وہ ظلمت پر

ہو گا جس میں ثابت سے سوچ جا رہا تھا تو اس کا ذکر ہو

۱۳ اسلام پہنچا تب کارنا نہ ہو اس لئے دعائی طرف مترجم کیا ہے اب بھی مسلمان دعائی طرف مترجم ہیں تو خدا

سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ میں بتایا کہ جو لوگ خدا کے حضور عاجزی سے دعا نہیں کہ وہ دنیا میں ظلم نہ پائی کرے

لگ جاتے ہیں گمراہی کرے وہاں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اس لئے ہم ہر دن دعائی طرف مترجم ہو جائے تاکہ

کامیاب ہو کر ظلم نہ پائی سے جو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے تضرع کی دعا وہ جو جس میں انسان خدا کے حضور

گرجھڑتا اور دوسرے دعا کرتا جو خفیہ یا چھکرو مارنا بھی اچھا ہو مگر دعا میں تضرع سے ایک خاص کیفیت ہوتی

مستحب ہے

تضرع

کے قلب پر پیدا ہوتی ہے

۷۶ وَلَا تَقْسِدُوا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ زُحُلِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اِنَّ رَحْمَةً

اور زمین کے اللہ اس کی اصلاح کے بعد ضاد ذکر اور خوف کرتے ہوئے اور یہ کہ اللہ اس کی اصلاح کے بعد

اللّٰهُ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیْضَ بِقَسْرِ اَیْنَ یَدَا رَحْمَتِهِ

کی رحمت اس کے دلوں سے ترسہ بکھیرتا اور یہی ہے جو ہوائی کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری دیتے ہوئے بھیجے

حَتّٰی اِذَا اَقْلَتْ سَحَابًا اِنْقَالَا سَفْعُهُ لِبَلَدٍ مَّیْمَنٍ فَانزَلْنٰہُ اِلَیْہِ الْمَکَّةَ فَاَخْرَجْنَا

یہاں تک کہ جب وہ بھاری دھول کو اٹھا لاتی ہے ہم اس کو ایک سہ زمین کی طرف چلتے ہوئے ہم اس کو سہ پانی لکھتے ہیں اس کے

۷۸ بِہٖ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ کَذٰلِکَ یُخْرِجُ الْمُوتٰی لَعَمْرُکُمْ تَذٰکُرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ

سہ ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو نکال کر دیکھیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو گے اور یہی

الْقَلْبَ یَخْرِجُ نَبَاتَہٗ بِاِذْنِ رَبِّہٖ ۝ وَالَّذِیْ حَبَّتْ لَا یَخْرِجُ اِلَّا نِکْدًا ۝

زمین کا سہو اس کے دھ کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو خراب ہے وہاں کچھ بھی نہ نکلتا

کَذٰلِکَ نُفَصِّرُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْکُرُوْنَ ۝

اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو شکر کرتے ہیں اور یہ بتائی بیان کرتے ہیں غلط

۱۹۸۰ یہاں غلطی خدا کے ساتھ نیکی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ مخلوق خدا کے ساتھ نیکی ہی رحمت الہی کی خواہش ہے اور

مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ وہ کیا باتیں کرنا چاہئے۔

۱۹۹۰ اقلت۔ اس کا مادہ قلّۃ ہو۔ اور اقلّت کے معنی ہیں میں نے اسے غرق شدہ دیکھا یا دھکا یا اور یہ بعض وقت

دوسری چیز کی قوت کی نسبت سے ہوتا ہے جو اس اقلّت کے معنی ہیں ہواؤں نے اسے اٹھا یا اور اپنی قوت کے لحاظ سے نکل

پایا یا اس وقت کے استعمال میں لطیف اشارہ ہے کہ ہواؤں میں کس قدر طاقت ہو جو لاکھوں اور کروڑوں میں پانی کا بوجھ

اٹھانے میں ہیں۔

قدرت کا ایک عام تقاریر بیان کر کے کہ شہدای ہوا میں کس طرح بادش کی خوشخبری دیتی ہیں اپنی روحانی بادش کی طرف

توجہ دلائی کہ اس کے آگے بھی شہدای ہوائی ہیں۔ یہ شہدای ہوائی اسلام کی پہلی پہلی قربیت کی خوشخبری ہیں

پھر اس کے بعد وہ وقت بھی آیا کہ یہ روحانی بادش ایک مردہ زمین پر چڑ کر اسے زندہ کرے۔ کذلک یخرج الموتی من قبر

باص صاف کہ دیکھا اور اشارہ اپنی مردوں کی طرف ہے جن کے متعلق دوسری جگہ فرمایا اور من کانت یتیمًا فاعینہا بالانعام

ثُمَّ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ لَکَ ہر اس چیز کو کہ جس کو اپنے خطاب کی طرف توجہ سے نکلتی ہو (۱۹۸۰)

اس میں بتایا کہ جس طرح بظاہر میں دیکھتے ہو کہ سب زمینیں یکساں نہیں۔ بادش تو ایک ہی سب بہرہ دہی کی طرف سے

استعداد قبولیت بھی دیتی ہے۔ ان میں دوسرے بھی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں زمین خاص ہوتی ہے جو سب سے بیشک اس میں

قلّۃ۔ اقل

روحانی بادش

پہلی

نیک

قربیت الہی

استعداد

لَقَدْ أَنسَلْنَاكَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَقْرَمُ عَبْدُ وَاللّٰهِ مَا لَكَ مِنْ أَلَمٍ ۝  
 یہ کہہ کر اُن کی قوم کی طرف گیا۔ سو اس نے کہا میں یہی قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ ہے کہ  
 خَيْرٌ لِّيَ اِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالَ الْمَلَأَمِنْ قَوْمَهُ  
 سہرہ تیس میں فرمودہ ایک بڑے وحی کا خطاب آئے سے تمہا میں عذاب اس کی قوم کے رسول کے کیا

### اِنَّكَ لَرٰكِبٌ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

ہم تمہارا چکر کھل گویں میں دیکھتے ہیں

نہج بھی در نہایت قلیل اور مردہ سی کرتی تھی اس طرح طبع انسان کی استعداد میں اختلاف ہو اپنی اپنی  
 استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی اس روحانی بارش سے فائدہ اٹھا چکے سب یہ کیاں توقع غلط ہو۔  
 ملاحظہ فرمائیے: نبی کا نام ہو اور رنج کے معنی نہ کرنا ہیں وغیرہ

وہی آئیں کہ مصلحت کے جسے نتائج سے توفیق اور دشمنان اسلام کو آگاہ کر کہ اب کچھ مصلحتیں اپنی تاریخ سے پیش  
 کی ہیں لکس طرح جن لوگوں سے پہلے پیروں کے ساتھ عداوت کو کم ان کو تباہ کرنا چاہا ان کا انجام خراب ہوا پیروں کا  
 ذکر جو قرآن کریم میں آیا تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قصوں کے رنگ میں نہیں اور اس لئے ساری تفصیلات  
 کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ صرف ان امور کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے مذہب سے اور اسے اسلام کو متنبہ کرنا مقصود ہو مثلاً تعلیم  
 میں سے جو تاہم اصول سے لیا ہو سب انبیاء کی تعلیم میں مشترک ہے مثلاً نبی کی عبادت کو قبولی اختیار کرنا و حق خدا کے  
 ساتھ نہی کرنا۔ لوگوں کے اسلحہ کی عداوت کو قبول کرنا اور شرک کو نبی کو بھڑکانا اس کے تباہ کرنے  
 کی کوشش کی اس کی مخالفت پر کھڑے ہو گئے اس کو بیان کر دیا ہو۔ اور پھر تو بتا دیا ہو کہ عداوت پاک ہو گئے اور تعلیم حق  
 پہل گئی۔ جو تاہم مذکر کی صورت میں نیا دہ پایا جاتا ہو۔ جہاں نبی کی پہلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کا کسی کو دم بھی نہ  
 ہو سکتا تھا اور جہاں عداوت کے نسبت و ناپور ہوئے کسی کو شہر بھی نہ ہو سکتا تھا چنانچہ ان انبیاء کا ذکر در حقیقت  
 ایک چنگیزی کے طور پر ہو کر اس طرح ہوں گے اس طرح محمد رسول اللہ صلعم کے دشمن بھی تباہ ہو جائیں گے۔  
 یہاں جن انبیاء کا ذکر کیا ہو وہ تاریخ کی ترتیب سے ہیں اور چند نہایت مشہور انبیاء کا ذکر کر دیا ہے۔ آدم کا ذکر تو  
 پہلے ضرورت تھی میں ہی آچکا۔ اب سب سے پہلے فرع کا ذکر کیا ہے۔ جو باؤں سمجھا جاتا ہے کہ وہ ایک اور مرد جس قدر نبی بڑے  
 ان میں سے تاہم تاریخ پر جن انبیاء کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے اس میں حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے نبی تھے اس لئے ان کے ذکر  
 سے ابتدا کی حضرت نوح کا ذکر کر دیا وہ اس موقع کے ذریعہ کے مقامات پر آتا ہو۔

آل عمران ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴

۶۱ قَالَ يَقَوْمُ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَفَبُغِثُمُ

اس نے کہا اے میرے قوم میری کھلم کھری نہیں بلکہ میں جہانوں کے رب کا رسول ہوں غلط فہمی نہ کر

رُسُلَتِ رَبِّي وَأَتَعْمَلُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ أَوْعَجِبْتُمْ

اپنے رب کے پیغمبر ہونا چاہتے ہو اور تمہاری غیر خدایوں کا جہاں میں جس سے کہ جانتا ہوں تم نہیں جانتے غلط فہمی نہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو؟

أَن جَاءَكُم مِّنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا ۝

کیا تم پر تمہارے رب کا پہنچنے سے تمہاری میں سے ایک شخص کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ تم کو ڈر دے اور تاکہ تم تقویٰ کرو اور

لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَاجْتَنِبْهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلِ

تاکہ تم پر رحم کا جائے بدناموں نے اس کو بھلا یا سہم نہ کیا اور ان کو جس کے ساتھ تھے کشتی میں بھاگ گئے

وَأَعْرَضْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝ وَ

اور ان لوگوں کو طوق کر دیے جنہوں نے ہماری آیتوں کو بھلا یا بلاشبہ وہ انہی قوم تھے غلط فہمی نہ کر

إِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ

عادلکے طوط ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم اس کی عبادت کرو تمہارا سوا کوئی

إِلَٰهٌ غَيْرُهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝

اس کے کوئی سمجھ نہیں پس کیا تم تقویٰ اختیار نہ کرو گے؟

صحت منیدہ

نعم

نعم

طحاوی

قلم

غلط فہمی نہ کر یہاں پر صحت منیدہ نہیں ہو سکتی صحت انبیاء پر قرآن کریم کی یہ ضمانت بھی کافی ہو

نعم ایسے فعل یا قول کا قصد ہے جس میں دوسرے کی صلاحیت یا بھلائی ہو اور اسی سے ناجوہر اور حق

کے اصل معنی ہیں خاص کیا اسی سے تہذیبہ و تمدن کا معنی خاص تو ہے

طحاوی ۱۱ طحان کے متعلق مسلسل ذکر آگے آچکا لیکن کلام پاک کے یہ الفاظ اور عرقا اللہ کے کن بوا یا بیانا صاف بتاتے

ہیں کہ صرف یہی لوگ عرق ہوسے جن کی طرف حضرت یحییٰ پیغام لائے اور جنہوں نے آپ کو کھڑا کیا اور آپ کی مخالفت کی

اور حضرت یحییٰ کا پیغام صرف اپنی قوم کی طرف تھا جیسا کہ آیت ۵۹ سے ظاہر ہو ذیل عالم کی طرف اس سے سوا

عالم پر محیط ہونے والے طحان کا خیال غلط فہمی نہ کر

غلط فہمی نہ کر قلم کے بعد جانا ترتیب زمانی عادی کا ذکر کیا ہو یہ ایک بڑی زبردست قوم تھی جو مکہ جنوب میں الاطاف

میں آباد تھی اور جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے ان کا وجود اس قدر ہو گیا تھا کہ یہاں سے محل کر انہوں نے بہت سے

لوگوں پر پناہ طلب کر لیا تھا۔ خود عادی کے نام پر اس قوم کا نام ہوا اور اہم کا یہ تھا جو کا پناہ تھا۔ وہ اس قوم کو





قَدْ جَاءَكُمْ مِيثَاقٌ مِنْ رَبِّكُمْ هَذَا نَذَرُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَنُوحَاكُمْ عَلَى الْأَرْضِ

یہاں تم پر اس سے پہلے کہ تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے اس کی آیت ہے کہ تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے

اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا سُبُلَكُمْ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ الْيَوْمِ ۝ وَادْكُرُوا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ خُلُفَاءَ

پس اس کے بعد کہ تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے

مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَأُولَئِكَ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُمْ سُبُلًا فَيُضِلُّونَ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

حاکم بنایا اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے

الْحَبَالُ يُؤْتَاهُ فَادْكُرُوا الْآلَاءَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

کر کہیں بنائے ہو سو اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے

حکم بنایا اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے

وَاللّٰهُ نَذَرُ اللَّهِ ۝ یہ اضافت محض تعظیم کے لئے ہے جیسے بیت اللہ میں اور ادنیٰ طاقت کی اضافت یہ کہ

اشکی طرف سے وہ ادنیٰ بطور نشان قرار دی گئی کہ جو کوئی اس کو مارے گا وہ خود تباہ کر دیا جائیگا جلعی بیت اللہ

کو ایک نشان قرار دیا گیا کہ جو کوئی اس کو بڑا کرنا چاہے وہ خود بڑا کر دیا جائے گا۔ باقی باتیں کہ یہ ادنیٰ پھر سے

پیدا ہوتی تھی اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے اور تم اس کی طرف سے کوئی نذر نہ ملے

نکذیب کے بعد دیا گیا۔ اور وہ عذاب کے آنے کے لئے محض ایک نشان کے طور پر تھا جیسا کہ جاؤ نکذیبہ منجہم

سے ظاہر ہے یعنی حق کی دلائل و آئینیں سب کو نیکان و لاش کی پروا نہیں کی اس لئے اب عذاب آتا ہے۔ یہ ذکر

زیادہ تفصیل سے سورہ ہود میں اور سورہ شورا میں موجود ہے۔ اور سورہ الزمر میں بھی بحث کے بعد

وہ خود نشان مانگتے ہیں فات بآیۃ ان کنتم من الضالّین (الضحیٰ ۲۰) اور اس ادنیٰ کے سامنے

میں بھی درحقیقت ایک تہید معلوم ہوتی ہے کہ اس کے بعد وہ خود حضرت صالح کو ارنا چاہتے تھے چنانچہ حضرت

صلح کے خلاف ان کی اس ساریں کا ذکر سورہ النحل ۸۸ و ۹۴ میں موجود ہے کہ آپ کے اور آپ کے سب

ساتھیوں کو قتل کر کے کامنصور وہ کر کے تھے لقبینہ و اھلہ ہیں اس ادنیٰ کا ماردینا آخری نشان تھا کہ

اب وہ حضرت صالح کو قتل کر دینگے۔ اور حضرت صالح کا یہ فرمانا کہ اسے چھوڑو اور اس کی زمین میں چسے یا یہ کہ اس

بھی پانی پینے دو یہ بتاتے کہ تھا کہ اگر تمہیں عداوت ہو تو مجھ سے ایک بے زبان جانور کو دے کر پھوٹو

اللہ جل جلالہ۔ پہل کی جہ سے۔ سہولت یا آسانی۔ اور سہل صاف اور ہموار زمین کو کہتے ہیں جو حوض کی

ضد ہے یعنی اونچی نیچی زمین وغیرہ۔

الاء۔ اداہ الی ہے۔ اس کے معنی جہتیں ہیں۔ وادھائی الی یروا،

تھوون۔ سخت کڑی یا پھر اور سخت اجسام کے تراشے پر ہوا جاتا ہے۔

ناتۃ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

سہل

الی

جہت

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضِعُوا لِقَا إِيَّاهُمْ

ان لوگوں کے سرواڑوں نے جنہوں نے اس کی قوم میں پھیل کر ان کو جھکود تھے۔ ان کو جرات ہے ایمان لائے گا

فَقَالُوا لَا تَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ إِنَّهَا غَوِيَّةٌ فَلَا تُنَزَّلُ

کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے سبکی طرف سے بھی گیا ہے انہوں نے کہا جو کچھ وہ دیکر بھیجا گیا ہے ہم اس کا ایمان لائے خدا ان میں

٤٧ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا اِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَفَرُونَ ۝ فَقَمَرُوا وَالْتَأَمَّتْ

جو حکمرانوں نے کیا بہل سا جبر تم ایمان لائے انکار کرنے والے ہیں پس انہیں نوشنی کو ارشاد

وَعَتَا. أَمْرَهُمْ وَقَالَ أَيْضًا إِنَّمَا بَعْدُ نَأْنُ كُنْتُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

اور اجنب کے حکم سے سرکشی کی اور کہا اے صلح دہ (مذہب اے آجس سے تو ہم کو شام آگیا اگر تو رسولوں میں سے ہے <sup>۱۱۱</sup>

فَاَخَذَ لَهُمُ الرِّجْلَ فَاصْبَرُوا فِي دَارِهِمْ جُنَيْنًا ۝ قَتَلُوا عَنْهُمْ وَاُ

تنبہ ان کو زلزلہ نے آپکڑا ۔ سرورہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے پرشہ رہ گئے۔ مسئلہ پس اس نے ان سے منہ پھیرا۔

قَالَ يَقُومُ لَقَدْ ابْتِغَيْتُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَعَمْتُ لَكُمْ وَلَكِنْ لَا تَحِبُّونَ الْغَيْرَ ۝

لہذا اسے میری قوم یقین دلائیں کہ تم کو اسے سب کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری خبر خواہی کی لیکن تم لوگ میرا ہاں کو دوست نہیں بن سکتے۔

وَلَوْ كُنَّا إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ

فرد لوط کو دیکھا، جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے قوموں میں سے کسی نے نہیں کی

۱۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی جبر کا حاصل ہوا وہ حق تعالیٰ کے معنی ہیں، جسے اہل یاسر کو کاٹ دیا، اور کچھ لوگ حق تعالیٰ کا کاٹ دینا اور اونٹ کا حق تعالیٰ

اس کا فوج کرنا یا مار دینا ہی (خ) •

**مسئلہ ۱:** الروح قد یجب اضطراب شدید کہتے ہیں یہ دم ترجف الارض والجمال کل من ۱۰۰ ترجف لراحتہ (الزعمۃ) اور اوج

۲۷۲ مسمیٰ اضطراب شدید میں ذیل دینا قول سے ہر مائل سے والو الجھت فی المذینۃ (الاحزاب: ۲۷) اور جغۃ نازلہ ہے

بجائے جہنم پہنچے کسی لہا جان و وجہ وہ سر پر بیچے گا اور اس ملک جہنم پر کیا میں سے مرید ہو جو اس سے دین کے لئے

میرا فلاں میں دیکھو کہ رہ جاتے ہیں یہاں الرضا کا قصد استہلال کے کے صاف بتا دیا کہ شوقی قوم کا عذاب بھر بخال تھا حقیقۃ صاف

دفعہ نام سب نذر پہ عداوت آتے ہیں کیونکہ سخت نذر کے ساتھ خطرناک آواز بھی ہوتی ہے۔

مطلب: جو کلام اس نے حق کی حالت میں کہہ دیا ہے وہی سچا ہے اور اس وقت بھی غافلین حق کی یہی حالت میں جیسے ان بھی ہوا اس کے

ترتیب دینا کے لحاظ سے نوے کے بعد پانچ سو کا ذکر چاہئے تھا مگر اس ذکر کا باطل چھوڑ کر نوے کا ذکر شروع کر دیا ہے

[illegible]









۹۰ عَلَىٰ لَوْ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ وَقَالَ

ہم نے شکی ہو کر کہا کہ اگر ہم اپنے رب سے تعلق کر لیں تو وہ ہم کو اپنے قومیوں کے ساتھ لے کر آئے گا اور تو اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

۹۱ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ نَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا ابْتِغَاهُم شُعْبًا الْكُذِّبُوا الْخُسُوفُونَ فَلَمْ يَأْتِهِمْ

ان فرشتوں کے سرداروں نے جنہوں نے اس کی قوم میں لوگوں کو لے کر آئے تھے کہ یہ قوم نے ان کے خلاف کیا تھا۔ ان کے خلاف کیا تھا۔

۹۲ الرَّحْمَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَلَاهِمُ جُتُونٍ ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعْبًا كَانُوا يَنْصُرُوا بِهَا

نے اپنا اور اس کے گھوڑوں کے ساتھ۔ وہ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا تو یہ کہہ کر کہ وہ ان میں سے بھی تھا۔

۹۳ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعْبًا كَانُوا هُمُ الْخُسُوفُونَ ۖ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَاقَوْمُ لَقَدْ

وہ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہ ان کے خلاف کیا تھا۔ ان کے خلاف کیا تھا۔

أَبْلَغْتُكُمْ رَسُولِي بِبُحْبُوحٍ لَكُمْ فَكَيْفَ أَسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ

میں نے تم کو اپنے رسول کے ساتھ اپنا اور تمہاری قوم کی قوموں کا فرق کر کے دکھایا، انہوں نے کہا کہ

والجواب ہوتا ہو کہ وہ بھی بشر ہیں لیکن اصل بات جس کی طرف دلائل اور وہ یہ ہو کہ وہ لوگ حضرت شعیب کو اور اپنے

ساتھوں کو بالکل کفر کی طرف لے جاتا ہے۔ ان دونوں سب کیسے انہیں ہرے بعض حالات اجماع اور انہیں میں ہی کا ساتھ نہیں

دے سکتے اس لئے فرمایا اگر اللہ کو منظور کہ کوئی ان دونوں میں سے پھر جائے تو حیا وہ چاہے وہ نہ ہم اپنے اختیار سے کوئی

پہنیں سکتے۔ اس اگر وہ اجاب کے ذکر میں ہی مسلمانوں پر جو کر کیا جاتا تھا اس کی طرف اشارہ ہو اور یہ بھی دوسرے کے ذہن میں

مسلمان پر کر کوئی شخص کسی طرف نہیں لوٹ سکتا۔ اور ملازم کے متعلق تا جی شراعت موجود ہے کہ اس کے ان لوگوں کے جو پہلے تھا

کے طریقہ احسان کی دشمنی کو منکر رکھتے ہوئے اسلام میں داخل ہوئے مسلمانوں میں سے کوئی لوگ مرتد نہیں ہوئے۔

۹۴ الْخُفَّاءُ فَمِنْ سَمَرٍ عَفُوهٍ ۖ فَمِنْ سَمَرٍ عَفُوهٍ ۖ فَمِنْ سَمَرٍ عَفُوهٍ ۖ فَمِنْ سَمَرٍ عَفُوهٍ ۖ فَمِنْ سَمَرٍ عَفُوهٍ ۖ

حاکم کے جیسے خف الدباب وغیرہ ولما فتحنا متاعهم دو سٹک ۶۵) یا فانی طریقہ بصیرت سے معلوم ہو سکے۔ جیسے ہم دھم کا

کہ مال و دولت دیکھنا علیہم ادواب کل شیء ذالافاقم ہم، لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض وغیرہ) یا علیہم

حلا فرما گیا کہ انہیں لاکھ تھام بیٹا (الفتح)۔ ان میں لوگوں نے مراد لیا ہو کہ مراد اس سے ان معلوم ہوا یا بات کا دیا جاتا

جو وہ اب وہ مقام خود ایک چھوٹے سے اور ہر طرف درپے کا ذبیہ ہو گئے۔ اور وہ شخصوں کے دہان رخ یا فتح حقیت کے معنی

جس باہمی اختلاف یا جھگڑے کا فیصلہ کر دینا اور یہی معنی یہاں مراد ہیں (۶۶)۔

۹۵ لَمَّا أَتَيْنَا بِهِسْ خُزْنًا مَكْنُونًا ۖ فَكَرِهَ بَرِيٌّ بَرِيٌّ ۖ فَكَرِهَ بَرِيٌّ بَرِيٌّ ۖ فَكَرِهَ بَرِيٌّ بَرِيٌّ ۖ فَكَرِهَ بَرِيٌّ بَرِيٌّ ۖ

کی جب انہوں نے دیکھا اور وہ مال تو چھڑا کی تھا پھر بعد کا نکلا لیا۔ اب انہوں نے کہنے سے کیا خاندان۔ ان جب خود ہی کو نہ دقت

پر تو پھر تو خزانہ کی حفاظت کے باوجود خود ہی میں ہی سے کہہ گئے، اور ان کی خاطر اس کے لئے وہ میں مدد کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

سج

وہ لفظ میں

مسلمانوں کے ساتھ

نقہ

نہیہ ہر فردی

۱۲

سورۃ الاحزاب

۸۷ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قُرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالنَّسَاءِ وَالْقُرَىٰ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

اور ہم نے کسی قوم میں بھی نہیں بھیجا مگر اس کے لئے ہمارے ہاتھ میں تھا تاکہ وہ عاجز و ناتوان ہو جائے

۸۸ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَآكِنَ السَّيْئَةِ الْخَيْرَةَ حَقًّا عَقُوبًا ۚ وَالْوَاقِدُ مَسَّ أَبْوَاعَ الْقُرَىٰ

پھر ہم نے محنت کی جگہ جہالتی بدل دی یہاں تک کہ وہ خوش ہو گئے اور کچھ گھمبے چپ دلوں کو بھی دکھا دی

۸۹ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَكَوْنُ أَهْلِ الْقُرَىٰ أَمْنًا

خفیہ پتہ پر جب ہم نے ان کو ہاتھ پکڑ لیا اور وہ محسوس نہ کرتے تھے مگر اللہ اگر چاہے تو انہیں لایا کرتا

۹۰ وَاتَّقُوا اللَّهَ عَالِمِي سَمَائِهِمْ بِكَذِبَتِهِمْ ۚ وَاللَّهُ لَذُو فَضْلٍ مُّبِينٍ

تقویٰ اختیار کرو کہ تم ان پر ایمان اور یقین سے پر نہیں کھول دیتے لیکن انہوں نے جھوٹا سچ کہا ہے ان کو

۹۱ وَمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ أَوَلَمْ يَأْخُذْ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيِّنًا وَهُمْ

میں سے کچھ نہ کسبت کرتے تھے تو کیا بستیوں والے شکر نہ کرتے کہ ہمارا عذاب ان پر ہمارے وقت سے چھپ رہا

۹۲ نَآيَمُونَ ۚ أَوَلَمْ يَأْخُذْ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا هُجًى وَهُمْ يُلْعَبُونَ

سو رہے ہیں اور کیا بستیوں والے شکر نہ کرتے کہ ہمارا عذاب ان پر چاشت کے وقت سے چھپ چکا ہے لیکن

۹۳ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ

سو کیا وہ اللہ کی تدبیر سے شکر نہ کرتے تو اللہ کی تدبیر سے کوئی شکر نہیں کرتا مگر وہی لوگ جو گمراہ ہیں

خبر

تقصیر

عذاب میں مبتلا

ہو کر رہے ہیں

حفا

۱۲۴ ایضا عن اصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اور جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا

۱۲۵ ایضا عن اصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اور جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا

۱۲۶ ایضا عن اصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اور جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا

۱۲۷ ایضا عن اصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اور جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا

۱۲۸ ایضا عن اصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اور جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا

۱۲۹ ایضا عن اصل یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اور جو کچھ اللہ نے اراد کیا ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا





۳۹ قَالَ الْمَلَأَمِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا السَّحَرُ عَلِيمٌ ۖ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ

فزعون کی قوم کے سرداروں نے کہا : یقیناً ، سارے عالم والہ ہیں ۔ ” چاہتا ہوں کہ تم لوگ

مِنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

مکے نکال دے سو تم کیا مظلوم دیتے ہو؟

البتہ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہو کہ جو یہ کاظہر فرماتا اعدادائے حق کے مقابل میں چوتھا ہوا اور انہی کو عاجز کرنا مقصد ہوتا ہے لیکن حضرت موسیٰ کو پہلے یہ عجزات اس وقت دکھائے جاتے ہیں جب وہ اکیلے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہیں۔ اور جب ان پر وہ حالت طاری ہو جس حالت میں اللہ تعالیٰ کا کلام انہیں بظاہر علیہم السلام سے ہوتا ہو یہ حالت جیسا کہ احادیث صحیحہ میں پر شہادہ میں خاص حالت ہوتی ہے جس میں ایک امر کو دیکھتا ہو اور ایک آواز کو سنتا ہو مگر پاس شیئہ نہ ملے اسے نہیں دیکھتے اور نہ سنتے ہیں چنانچہ احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعض وقت حضرت نبی کریم صلعم صحابہ میں شیئہ ہوتے تھے جب آپ کی حالت وحی وارد ہوتی اور آپ کی حالت بدل جاتی اور فرشتہ آپ کے سامنے آتا اور آپ سے کلام کرنا مقرر فرشتہ کو پاس بھیجے ہوئے صحابہ نہ دیکھتے نہ سنی وہ فرشتہ کی آواز سنتے اور ان کا کلام دیکھ کر فرشتہ بھی پس اس حالت میں جب ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہر ایک وقت ۱۰ عجزات کا ظہور کرتے تھے مگر ان عجزات میں ان عجزات کے سامنے بھی ان عجزات کا ظہور ہوا ہو لیکن بعض اوقات کشتی نکلنے کے دیکھنے میں وہ دوسرے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے تصرف تام سے شریک کر دیتا ہے۔ اور یہی اجمالاً نبی۔ اور حضرت موسیٰ کے سامنے ہیں یہ خاصیت یہ حق کہ جب زمین پر ڈالیں تو اڑد و اڑد بن جائے۔ یہ نبی۔ اور ان دونوں وقتوں کے دوسرے جن کے بالمقابل بھی اس کے اڑد یا بننے کا ذکر ہے وہ ایک معنی میں سنا تھا جیسا کہ وہ حضرت موسیٰ کے اصحابوں میں کہ اس پر شریک لگتا تھا ہوں اور بکریوں کیلئے اس سے پتہ چھا تا ہوں اور اور کلام بھی لے لیتا ہوں کہاں سے وہ سنا تھا آقا اس کے متعلق کوئی صحیح اور معتبر روایت پیش نہیں کی جا سکتی ۔

ہاں حصار کا ڈنڈا بٹنے اور یہ بیٹھا کہ ایک سنی بھی تھے سنی اول میں یہ اشارہ تھا کہ حضرت موسیٰ کے چہرہ میں  
 کی حاجت دیکھ کر حصار کا فقط حاجت پر ہی لا جا تا ہے دیکھو ! اسے ذوقِ مخالف پر غالب آئیگی اور یہ بیٹھا اس  
 حضرت موسیٰ کی دہلیز میں طرف تھا جو لوں کو کھانا بیچنے کی چنانچہ زمینوں کا فرق پر ناظر اس طرح کا حضرت موسیٰ  
 ہر ماہ کا نام دو تین چوں کی اس محنت پر شاہد ہو +

[illegible]

**۱۳۲** کامیابی نام ہے جو ادا تھا و مشورہ کر کے ہیں اور ہاں تاملوں اس مشورہ کے معنی میں یہ۔ فاذا قامیون

۱۴  
۱۳  
۱۲  
۱۱  
۱۰  
۹  
۸  
۷  
۶  
۵  
۴  
۳  
۲  
۱

حضرت مولانا کے مکتوبات  
کا پہلا گزشتہ حصہ  
میں تھا

ბუნების

منیہ کو سکا کر

اصول تجارت



وَالْوَرَجَةُ زَاغَةٌ وَأَمْسِرُ فِي الدَّلِيلِ خَيْرٌ يَا تَوَكَّلْ بِكُلِّ عَمَلٍ مِمَّا عَمِلْتَ

[illegible]

فَيُخَوِّنُ قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَكُفِّرْ لَآ نَكُونُ غَافِلِينَ قَالَ لَعْنَهُمُ وَالْكَافِرِينَ الْقَوَّارِ ۝

فہم کہ اس آیت کے لئے ہم کو اور موضوعات کا اگر یہی جواب ہے اس کے لئے اس آیت میں اس آیت میں اس آیت میں

قَالُوا اٰمَنُوْا بِمَا نَزَّلَ مِنْ رَبِّنَا لَوْلَا اَنْتُمْ لَكُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝۱۹

انہوں نے کہا اسے مومن و قور و مال کا ہم (پچھلے) ڈالے جانے والے ہیں اس نے کہا تم قائل و صاحب

الْقَوْمَ وَأَعْيُنَ النَّاسِ وَأَسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِالسِّجْرِ عَظِيمٍ ۝

انہوں نے ڈالا لوگوں کی آنکھوں کو دھوا دیا اللہ ان کو خدا کا ایک بڑا فریب بنا کھڑا کیا۔ ۱۱۳۵

۱۱۸ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثَلَاثُ نَمِرٍ ۚ وَنُفِثَ الْغَمَمُ ۚ

اور ہم نے ان کی طرف سے یہ کہ تو اپنا سونڈ ڈال پس وہ فرما اے غل گیا چون صحبت بناتے تھے ۱۱ سوچ کر ہر گنا

۱۱۹ وَطَلَّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَخَلَّبُوا عَيْنَكَ وَأَقْلَبُوا مِغْزِينَ ۝ وَالْوَالَتَاتُ

اور جودہ کرتے تھے باطل ہو گیا پس جہی مطلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر لوٹ گئے اور ساحر کو کھینچتے

يُحْيِيهِمْ ۖ قَالُوا أَمَّا رَبُّ الْحَيِّينَ ۚ رَبُّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ قَالَ فَمَنْ عِندَهُ

ہوئے گرے      کہا ہم جہانوں کے سب پر ایمان لائے      ۴۰      سنے اور انہوں کے سب پر ۱۱۳      فرعون نے کہا

لَمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ أَدُنَ لَكُمْ إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَكْرَتُهُ فِي الْمَدِينَةِ

تہاں یہ ایمان لائے تھیں اس کے کہیں تم کو امانت دے یہ بیچو تم نے غرضی طور پر ظہر میں کی ہے۔

بادشوں اور نائک اور دونوں اور پتھروں اور مہاندروں کے سامنے سر جھکا دیتے ہوں انکو اس قسم کی شہیدہ بازی سے مروت کرنا بہت آسان ہوتا ہے جو اس فزون سے بڑے بڑے دانا آدمیوں کو گھٹا کر کے ان سے کوئی اس قسم کی شہیدہ بازی لگاتی اور اس خاص طرز کو ممکن ہے انہوں نے اس لئے اختیار کیا کہ فزون کے سامنے حضرت موسیٰ کے عصا کے اندر اپنے کا حجر مشہور ہو چکا تھا انہوں نے سمجھا کہ کوئی مہال کی ہریم بھی اسی قسم کی مہال کی سے کام نہ لیں گے مگر اس کا بدلہ حضرت موسیٰ نے نہ کر لیا جس کا ذکر اعلیٰ آیت میں ہے۔

علاؤ اللطف لطف کے معنی ہیں ایک چیز کو دینا مائی سے لے لینا خواہ منہ سے ہو یا لقمہ سے (غ) +

یا فکون ذلک جن سے باطل کی طرف پھرتے کو کہتے ہیں اسلئے ہرگز جو اس حالت سے پھر رہی ہوئی ہو جس پر کلام اللہ  
 رہنا چاہیے اُنک کا جانا ہو ہی سکتا ہے اُنک مطلق کذب کہی کہتے ہیں ان الذین جاؤا بالافکار والنورۃ (۱۱) (۱۲) +

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرثیہ کے صحابیوں نے یہ مفت ذہنی کج بے ڈالا جائے تو زور دین جائے اور حضرت

موسم نے اسے غمزدہ کرنے کی جرات بھی نہیں لی جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہیں ہوتی۔ عصا کے ڈالنے کا میجرلیا

[illegible]

بنی تمیمیں، صرف اس قدر ذکر ہو کہ ان کے سحرے وہ دوڑتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ ۱۰۔ حضرت موسیٰؑ نے جب عصا ڈالا تو

وہ ساحروں کے جھوٹ کو کھا گیا اور حق ظاہر ہو گیا۔ اور یہ خیال کہ اذہد بنکری علی گڑھ میں خیال ہی ہے۔ یہی صاحب

محمّد کے گزشتہ پچیس آئی تو دہاں آؤد و ہمیں بنا اور جو کہ ہوا اس کا نتیجہ یہ بنایا کہ اس حضرت موسیٰ پر اپنا

یہ بات میرا اور ایمان و حقیقت معجزات پر نہیں لایا ماحول ملک اللہ تعالیٰ کے احکام پر ہیں کیا بعد میں کہ ایک بت پرست قوم

کے دل اشد تعالیٰ کی توحید کی دلائل سے کھانے گئے ہوں +

۱۳۱ جادو گروں کے ایمان لانے کا ذکر بائبل میں نہیں جہاں اس مقابلہ کا ذکر مگر یہودیوں کی روایات میں یہ ذکر

**تقف**

الف

ساحد کی سریشیاں  
دور سے لے کر

سازمان اسناد و کتابخانه ملی  
جمهوری اسلامی ایران



۳۹ قَالُوا اَوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَنْتَابِنَا وَهُمْ لَمْ يَحْشُرُوْنَا قَالَتْ اُنْسَىٰ رُبَّمَا اَنْ

انہوں نے کہہ دیں مکہ دیکھ لیا اس سے پہلے کہ تو ہمارے پاس آنا اس کے بعد کہ تو ہمارے پاس آئے مگر تو یہ بھول کر تابتے

بِهَٰذَاكَ عَذَابٌ وَّكَوْنُهُ يَخْلُفُكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُ كَيْفَ يَخْلُكُونَ

دشمن کو ہر ایک کو اسے اہل حق کو زمین میں حاکم بنائے پھر دیکھے کہ کس طرح عمل کرتے ہر ۱۱۳۹

کی غلامی میں تھے۔ اس دوسری قوم میں یہ حکمران تھے حاکم قوم ان کو مذہب دلا کر کھلی جاتی تھی اور یہی مذہب ان کے متعلق اختیار کرتی تھی کہ جس سے ان کی قومی زندگی بچے جلتے۔ سب ذلت کے کام ان سے لے جاتے تھے ان کے بیڑ کو قتل کیا جانا اور جو مذکورہ مذہب کا عقیدہ تھا یہ قوم بہت تہمت لگاتا ہوا جلتے۔ تیغ بھی تعیشہ مسلمانوں کا لفظ تھا جو صرف اس قدر فرق ہے جو حالات نہ اس کے پورا ہونا ورم تھا۔ کچھ عوام اسلامی دنیا میں اور ہر شخص اس غلط فہمی میں ایک دوسری قوم کی غلامی میں ہیں وہ دوسری قوم ان پر حکمران ہوا حکومت کی تمام امور سے مدد و ضرورتیں ان کو دے دیا کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی حکومت قوم کے اعلیٰ درجے کے جوہر تھے جیسے جابر و یوں دہانے کے مال کے لالچ کیلئے وہ زمین ایمان سمجھتے تھے جسے کس شخصیت اور مذہبی کام پر فروغ دیتا تھا جانا جو دین اسلام کی حجت اور حیرت کہہ جاتی تھی جاتی ہو دین کی شان و شوکت تو مکے دھشت پر بھی جو کچھ باقی رہی تھی اس کا اس جنگ کے فیصلہ کر دیا۔ ہاں وہ ان کے بیڑ کو قتل کرنے کی حق تو رہا لیکن کھلی کا قتل ہو گیا کہ مذہب ان کی اہل شجاعت کی اہل صفات کا مروجہ ایمان تھا کہ وہ قوم کے ذریعہ قتل ہو کر تماشہ دنیا پر پیشانی مال دولت دنیا دنیا کی فطرتی کے ظاہری سامان پر پیش رفتی یہ وہ ذرا صفات ہیں جو سچو انسان ہم کے تمام مقام پر رہی ہیں۔ مگر اس لیے کہ ان کو کھلی کا علاج کیا ہو۔ اگر یہ کچھ ہو کہ کھلی ہماری قوم کو باطل دہی حالات پیش آئے ہیں جو بنی اسرائیل کو فزوں کے تحت پیش لے تھے۔ تو افسر قتلانے جو حضرت موسیٰ کی زبان سے مروجہ بتایا کہ وہ ہماری ہی مشکلات کا علاج ہو اور وہ علاج کیا ہو اسے یقیناً با اللہ و اھلہ و اھلہ کی مدد چاہنا اور ہر اختیار کرنا۔ کچھ گل کے لہرہ دینی فطرتیں یہ ایک فطرتی بات جو وہ اس طرف تو نہیں کرتے ان کو اپنی قوت باذن پروردگار کہ ہم اس حاکم قوم کو عدم تعاون سے مارینگے اور اگر عدم تعاون سے یہ قوم دھری تو پھر ہم کو نہ بچائینگے۔ خدا کے کام کی ترویج کے خلاف ان باؤں کی طرف جانا محمد اور قوم کو ہلاکتیں لانا ہو۔ فزوں کی اس قدر دنیا و دنیوں کے باوجود بنی اسرائیل کے بیڑ کو قتل کر دینے کا باوجود مذہبی جہاد سے مدد کے باوجود بنی اسرائیل کو جو ایک حکومت قوم تھی جو کہ نہیں دیا جاتا کہ فزوں کے خلاف جنگ کرو۔ بلکہ حکم دیا جاتا کہ ان کی مدد چاہو اور ہر کچھ بھی مروجہ کچھ ہماری مشکلات کا تھا ہم بنی اسرائیل کی طرح دوسری قوم کی غلامی میں ہیں اس ذلت کچھ سے ہم حاکم قوم سے جنگ کے نہیں غل سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے خدا کے آگے گڑھ دہا بنی کر دے۔ مروجہ اشتعال کی قوت کو کھلی غل سکتے ہیں۔ قرآن کریم کا ایک مذہبی اسباب کی تائید میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت ہر حاکم قوم کی فطرتی جنگ کی اجابت دیکھانے اور حقیقت یہ جنگ نہ ہو گی خود کشی ہو گی قوم کے غل رہنا فزوں کو اور علامت اسلام کو بچانے کے کھلی پیش آئے اپنی مشکلات کا حل قرآن کریم سے سوجھ بوجھ اسباقات باشندہ صبر سے ہی قوم کے اندر وہ جو پر ہلا ہو گئے ہیں سے یہ قوم مذہب ہفتہ سال بنی اسرائیل کے ان کو کھلی سوال جو اس وقت اسلام کے دشمن ہیں نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر بھی تدبیر کرے گا کہ ان کی ہلاکت کے کوئی سبب نہیں کہ وہ اس پر بھی قادر ہو کہ ان کو دشمنان اسلام کے حلقے سے نکال کر طغیانگر شان ہلا ہم نامہ سے صوفیہ ان جلیل بینک میں اللہ تعالیٰ عاقبتہم مودعہ و الذمہ لہ۔ عاقبتہم مودعہ و الذمہ لہ کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اسلام کی ترویج کو مدد کرنے کے سامنے کھڑے ہو کر نہیں ہٹیں گے۔ جہاد میں ہمیں قرآن کریم سے ہمیں سزا دے بتا دی جو جسک سلطان بنا ہوا کہ شریعت میں نہایت مددگار کی حالت سے باہر نہیں غل سکتے ہ



۱۲۸ ﴿وَقَالُوا أَتُحِبُّونَ مَا يَدْعُوُكُم بِهِ مِنَ الْإِسْلَامِ قُلْ لَوْ كُنْتُ أُحِبُّهُ لَتَرَكْتُمُ الْكُفْرَ وَاتَّبَعْتُمُ الْيَقِينَ ۚ قُلْ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۚ﴾

اور انہوں نے کہا جو کوئی شان بھی تو پاس کے پاس کے ساتھ ہم کو دعوہ کر رہی ہو کہیں انہیں کچھ سمجھتا ہے

عَلَيْهِمُ الطُّوْقَانُ وَالْجُرَادُ وَالْقُلُوبُ وَاللِّمَامُ وَالْأَيْتُ مَفْصَلَاتُ فَاسْتَكْبَرُوا

ان پہلوان اور ڈنڈے پاں اور جوئیں اور عینیں گئیں اور عین کھل گئی تھیں نشانیاں ہمیں گمانوں کے گلیاں

۱۲۹ ﴿وَكَاؤُوا قَوْمًا بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَكْتُمُ السِّرَّ وَاللَّهُ يَخْلُفُ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

اور وہ جوڑم قوم تھے ۱۲۹ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا کہتے اسے سوتلی پاس لے اپنے بچے دھاک کر جیسا کہ

عَمَدٌ عِنْدَكَ لِيَنْ كَشَفْتَ عَنْهُمْ الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي

نجد سے حکم کیا کہ اگر وہ ہم سے عذاب دور کر دے ہم ضرور توجہ پائیں گے آئینے اور ضرور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو

۱۳۰ ﴿إِسْرَآئِيلَ ۚ قُلْنَا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الرِّجْزَ إِلَى آخِرٍ ۚ هُمْ بِالْعُوقِ إِذَا هُمْ يَنْكُتُونَ ۚ﴾

بیچ دینگے لیکن جب ہم ان سے ایک وقت کے لئے جس کو وہ پہنچے دالے تھے عذاب دور کر دیتے تو فوراً پھرتی کرتے

۱۳۱ ﴿فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۚ﴾

پہم نے ان پر عذاب دیا کہ ان کو نہایا میں فرق کر دیا اس لئے کہ وہ ہادی باتوں کو بھٹکتے تھے اور ان سے لاپرواہ تھے

۱۳۲ ﴿لَمَّا جَاءَهُمْ مَوْسَىٰ بِآيَاتِنَا فَكَفَرُوا ۚ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۚ﴾

مطلب یہ تھا کہ یہ بتا رہے تھے کہ اس لئے ان کو دیکھ کر ہم ایمان نہیں لاتے

۱۳۳ ﴿لَمَّا جَاءَهُمُ الطُّوْقَانُ وَالْجُرَادُ وَالْقُلُوبُ وَاللِّمَامُ وَالْأَيْتُ مَفْصَلَاتُ فَاسْتَكْبَرُوا ۚ وَكَانُوا جَاهِلِينَ ۚ﴾

۱۳۴ ﴿وَاللَّهُ يَخْلُفُ ۚ وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

۱۳۵ ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

۱۳۶ ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

۱۳۷ ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

۱۳۸ ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

۱۳۹ ﴿وَاللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرَ ۚ﴾

طوفان

جراد

قلوب

لیمام

آیت

مفصلات

کافران

کافران

کافران

کافران

کافران

کافران

کافران

وَلَوْ كُنَّا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يَسْتَظْهِرُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَادِبَهَا لَاقَىٰ

اور ہم نے اس قوم کو جس کو کہ وہ خیال کیا تھا اس زمین کے مشرقی حصوں اور اس کے مغربی حصوں کا صف

بُرْكَانُ فِيهَا وَكُنْتَ كَلِمَةً رَبِّكَ الْخُسْفَىٰ عَلَىٰ بَيْتِ إِسْرَٰءِيلَ مُرْعَا صَبْرًا

جس پر ہم نے بت دی تھی اسی سے سب کی بے بات بنی اسرائیل کے حق میں پوری ہوئی اس نے کہا میں نے تم کو

وَدَمَرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ كَانُوا فَيْرَشُونَ ۝ وَجَاوَزْنَا

اور ہم نے وہ سب تباہ کر دیا جو فرعون اور اس کی قوم بناتے تھے اور جو وہ طاقتیں بناتے تھے ۱۱۷ اور ہم نے بنی اسرائیل

بَيْنَ يَدَيْ نَارِ سَكِينٍ الْبَرْقَ أَنْوَاعِ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ صُنَادِمِ لَهْمَةٍ قَالُوا

کو دیکھنا سے گزرا دیا تب وہ ایک قوم پاتے جو اپنے جوں کی پشت پر کھڑے تھے انہوں نے کہا

يُوسُفُ جَعَلَ لَنَا الْهَٰكِنَا لَهْمٌ الْهَٰكِنَا قَالَ إِنْ كُنْتُمْ قَوْمٌ تُبْهَلُونَ ۝

اسے موسیٰ نے جس بھی دیکھا بنا دے جیسے ان کے دیکھا تھا اس نے کہا بلاشبہ تم جاہل قوم ہو ۱۱۸

۱۱۷ اَلْاَرْضِ سے مراد ارض مقدس یعنی شام کی زمین جو اس کے مشرق و مغرب کا ایک کر دیا یعنی ساری ارض مقدس کا ورثہ کر دیا گیا ہے بہت بعد کا واقعہ ہے

۱۱۸ قُبْتُ كَلِمَةً رَبِّكَ الْخُسْفَىٰ تمام باتیں کہ پہنچ جاتے سے مراد اس کا پورا ہونا اور رکعت الحسنی یا بھی بات وہ وہ ہو جان کو دیا گیا تھا کہ تیس ارض مقدس کا ورثہ بنایا جائیگا یا اس وعدہ کی طرف اشارہ ہو گا اور پھر یا عیسیٰ علیہ السلام ملک خدا و کرم (۱۲۹) +

یہم شون کے معنی اور عید ہونے بیٹوں کے ہیں یعنی جو طاقتیں وہ بناتے تھے وہاں یا غات مراد ہو سکتے ہیں یہاں بنی اسرائیل کی گالیوں کی ان کے صبر کا تجربہ بتایا اور جن سے مروی ہو کہ اگر لوگ جب ان کو اپنے بادشاہ کی طرف سے کسی قسم کی تحفیت پہنچے صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو بہت دیر نہ لگے گی کہ اللہ تعالیٰ اس صیبت کو دور کر دے گا لیکن وہ گھبرا کر تلوار کی طرف جاتے ہیں سراسی کے سپرد کر دیتے جاتے ہیں اور انہی سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کو جب کہ ان کے صبر سے ہی لا اور یہ امت جب تلوار کی طرف دوڑے گی تو کبھی خیر یا چھانڈو گا اور ان روایات کو قتل کر کے صنف روح اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو ۱۲۹ سال تک دیکھا کہ وہ جب تلوار کی طرف دوڑتے ہیں تو ان کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا ان کی مراد یہی ہوتی ہے کہ کوئی فائدہ نہ ہوا

۱۱۹ اَصْنَامُ خُتَمِ کی جگہ ۱۲۰ اور وہ جیم ہو چاندی تانبے کی لڑی و دھڑ سے بنایا جاتے ان کی عبادت کرتے تھے اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اس سے حاصل ہو تو وہ انہی نے صنف سے مراد ہر اس چیز کو لیا جو جس کی من دون اللہ پرستش کی جاتے بلکہ ہر چیز جو اللہ تعالیٰ سے دوسری طرف لے جاتے دلی ہو دیتا

۱۲۰ مصری لوگ ہر چیز کی پرستش کرتے تھے اس ختم کی ریت پرست قوم میں وہ کہ بنی اسرائیل کی عبادت میں

الرب

الارض

تمام

عروش

ہر گھر کی عیسیٰ

صنم

جس پر بنی اسرائیل











۱۵۰ قَالُوا لَیْن لَّمْ یُخْذَرْ بَنَّاوِیْطُفِّرْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ۝ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ

کھٹے گھر واپس دے رہے تھے ہم پر دم نہ کیا اور میں نہ خوشا تو تین تہا تم نقصان کا خیرا ہوں کہ پر جانے لگا ۱۵۰؎ اوجھ موٹی ہنسی تم

إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ بِسْمَا أَخْلَفْتَنِي مِنْ بَعْدِي ۚ أَتَجِدُكُمْ أَمْرَ

کیوں دھڑکا یا غضبناک افسوس کہ ہوا کہا کیا ہی چہا وہ کام ہے جو تم نے میرے پیچھے کیا ۱۵۱؎ کیا تم نے اپنے رب کے

رَبِّكُمْ ۖ وَالْقَىٰ الْأَنْوَامَ ۚ وَآخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجْحَدُ بِالْبَيْتِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ

کو جہاد ۱۵۱؎ اچھٹیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر پر کمر کس کر پہلے گت کھینچا اس نے کہا ان کے بیٹے جو تم نے کھے

اسْتَغْفِرُونِي وَكَادَ وَالْيَقْنُوتِيُّ ۚ قَالُوا تَسْتُمْتَنِي الْأَعْدَاءُ وَلَا تَجْعَلُنِي مِمَّنْ يَقُولُ

کر دے بھگ ۱۵۲؎ اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے سوتھنوں کو کہ پرورش چنے کا موقع دے ۱۵۲؎ اچھے قالم لوگوں کے

الظَّالِمِينَ ۚ قَالَ رَبَِّاغْفِرْ لِي وَلَا تَجْعَلْ لِي دَعْمًا ۚ وَأَنْتَ أَكْرَمُ الرَّاحِمِينَ

سافقہ دلا ۱۵۳؎ اور سنے، کہا میرے سب پر ہی اور میرے بھائی کی حمایت فرما ۱۵۳؎ اور قریب تھا کہ میں اس کے قریب سے نہ ہوتا

منقطع مانتے ہیں وہ اس کی معذرت کے خلاف اسی دلیل سے اپنے آپ کو ملزم ٹھہراتے ہیں +

۱۵۱؎ سقط فی الید الیہم۔ سقط ایک چیز کا بلند مکان سے بہت مکان میں گرنا ہو اور سقط فی الید الیہم بطوری اور سقط سقط فی الید

کے نام پر ہے کے معنی میں استعمال ہوتا ہو +

۱۵۲؎ اسفا۔ اسف وہ غم ہو جس کے ساتھ غضب بھی لا ہوا ہو اور صرف یعنی غم یعنی غضب بھی آتا ہو (حضرت مولیٰ کو نہ پتہ

ہی قوم کی اس نیش کا علم ہو گیا تھا قال فاننا قد قتنا فوقك من بعدك واضلهم السامی دلفہ ۸۵۰) اس نے

آپ قوم کے اس مشکارہ فعل مضارع تھا مایے اور میں غضب کا آنا نہ موم نہیں بلکہ حسن ہو +

۱۵۳؎ ارجلتم امہ دیکھو کے معنی کئی طرح پرکھتے تھے ہیں عجلتم عا امہ کہو یہ دیکھو یعنی تمہارے رنگ جو وعدہ تم سے کیا تھا

اچھے بارہم جلدی کی کشادہ عجلتم میں اس دیکھو اور لیکھو عجل میں الام کے معنی تھے کہ ہر ترکہ غیر قائم یعنی اسے نامکمل چھوڑا۔

لیکن سورۃ طہ میں اس کی تفسیر غور موجود ہو جاں آیت ۸۶ میں ایسا ہی ذکر کے فرمایا افضال علیک العہد ام اردتہ

ان عجل علیک غضب من دیکھو یعنی کیا جس بات کا جو نہیں لینا معلوم ہوا۔ یا تم نے کہا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب

نہل ہو جس ام دیکھو یہ مراد رب کی نظر یا اس کا غضب ہی ہو۔ اور ام یعنی منہ قرآن کریم میں آیا ہو۔ مراد ہو کہ نہ تو قوم

پر بھیجے دے آ کر لے کر کریم، سکو میری زندگی میں اور میرے سامنے اس قدر جلدی لانا چاہا +

۱۵۴؎ کشمت کشمت سے ہوا دیکھا تھے اس خوشی کو کہا جاتا ہو جو دشمن کے جنگ سے نصیبت چھوے ہو اور قریب تھیں

چھینکنے والے کو جو مراد ہی جاتے تھے کہ ہے گویا اس صبح اس سے شامت کا انا لیا جاتا ہو رہے +

ثبت شامت  
ثبت شامت  
ثبت شامت

ثبت شامت  
ثبت شامت  
ثبت شامت

ثبت شامت  
ثبت شامت  
ثبت شامت



اَهْلَكْتُمْ مَن قَبْلَ وَاَيَايَ اَتَهْلِكُ كَمَا قَتَلْتُمْ اَسْمَاءَ عَمِيْنًا اِنَّ هِيَ اِلَّا فَتْنَةٌ لَّكُمْ

ان کو اٹھنے پہلے ہی ہک کر ڈال چکا۔ کیا توہم کو کس کے لئے ہک کرنا ہے جو ہمیں سے توڑنے لگیا یہ صرف تمہاری

تُضِلُّ بِهِم مِّنْ تَشَاءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِنَّتَ وَلِيْنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ

تو اس کے ساتھ جس کو چاہتا ہے ہک کر دے اور جس کو چاہتا ہو ہدایت دیتا ہو تو ہی ہمارا ولی ہو سو یہی خلافت تو اچھ

خَيْرُ الْعَاْفِرِيْنَ ۝ وَالتَّبْلٰغُ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّ اَهْلًا

سب سے بہتر خلافت کو نہ پاتا ہے ۱۱ اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی تو ہدف رکھ دے اور آخرت میں بھی یہی دیکر بہتر ہی طرف

اِلَيْكَ قَالَ عَذٰبِيْ اُمِيْنٌ بِمَا مِّنْ اَسْأَلُوْهُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

بجھ کر کہے ہیں (اللہ کے یہاں عذاب اس سے ہیں جس کو چاہوں تحیف میں ڈالوں اور میری رحمت پورے پورے حاوی ہے۔

فَسَاَلْتَهُمُ الْاٰلِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيَتَّقُوْنَ الزُّكُوْةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِيْهِ يُوْمِنُوْنَ ۝

سو میں اس کو ان لوگوں کیلئے کہہ دوں گا جو تعزیر اختیار کرتے ہیں اور ان کو وہ سمجھیں اور جو کلمہ ہدیٰ یا بات پہنچاتے ہیں ۱۲

آدمیوں کو دیکر حضرت مسیحؑ نے عرض کیے ہیں۔ پس یہ ستر آدمی وہی تھے جو اس وقت حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے جب

آپ کو شریعت دینے کے لئے اشد تعالیٰ نے طور پہ بلا یا تھا۔ اور انہوں نے بھی کہا تھا ان ذمہ لکھی تھی کہ اللہ جسے دانتا

۱۵۵۰ اس کے مطابق ابن جریر میں ایک روایت بھی موجود ہے اور ذکر میل کے بعد چھ طوروں پر لے دیا کہ ذکر اس لئے کیا۔

کاس میں ٹیگوئی کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو جو قربت میں حضرت موسیٰ کو بتائی گئی جیسا کہ آیت ۱۵۵۰ میں صاف

اس کی تصریح فرمادی ۱۱۱۱ الوضیۃ کے لئے دیکھ ۱۱۱۱ سورہ بقرہ کی آیت ۱۵۵ میں اس کو الصاعقة کہا جو جس کو یہاں الوضیۃ کہا ہو۔

مذہب جلد ایک ہی واقعہ کا ذکر ہو فاخذتہم الوضیۃ تھی الصاعقة (ج) اب اگر الصاعقة کئی معنوں میں آئے ہو گا اگر

صرف نازلہ کے معنی میں آئے ہو اور جبکہ صاعقة کے معنی صوت شدید یعنی سخت آواز تیسرا ہے اس سے مراد وہ آواز ہو

جو جسے نازلہ سے پہلے آتی ہو ۱۱۱۱ بیان بعض نسخوں نے صرف غشی کا واقعہ جو نامزد لیا ہو قبل غشی علیہم جم افاقا اور یعنی انکو صرف غشی آتی تھی

پورا غافل ہو گیا اور اصغرہم فسلط علیہم (ج) یعنی ان پر صاعقہ بھیجا اور ان کے غمخوں کو سلب کر لیا اور میں حق پرست

میں سے دیکھا یا جا چکا اور جو یہ توڑنے لگا اس سے مراد وہی کہنا ہو کہ ایک اشد تعالیٰ کو کلمہ کہہ کر دیکھو کہ یہاں یا ان

نہ لگتا دھتھی وسعت کل غشی اس قدر وسیع رحمت الہی کا علم محمد رسول اللہ علیہم وسلم کی اشد تعالیٰ نے دیا جو دنیا کی تمام

اشیاء پر حاوی ہیں پس یہاں سلم کا ذکر فرما کر اور ارمادی دھتھی آجائے ہیں۔ مدد رحمان ہو اور اس کی رحمت بوجہ کام

کرتی ہو سکتے تھے کہ ان کو بھی اس سے فائدہ پہنچتا ہو۔ مگر مومنوں کے لئے خصوصیت سے اس کا ثبوت کیا ہو ۱۱

صاعقة سے مراد

حضرت موسیٰ کے ساتھ  
کو پہنچنے والی آواز

رحمت تھی

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَدْعُهُمْ إِلَى مِلَّةِ اللَّهِ فَاتَّبَعُوهُ ۖ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ قُلْ إِنِّي خَشِيتُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ

وہ جو رسولِ نبی کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے دُوس کو بتا رہا ہے اور انہیں اس میں کھانا ہے

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَدْعُهُمْ إِلَى مِلَّةِ اللَّهِ فَاتَّبَعُوهُ ۖ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ قُلْ إِنِّي خَشِيتُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ

ہاں میں وہ ان کو پیل باتوں کو کہہ رہا ہے ان سے روکتا ہے ان کے لئے سختی چیزیں بیان کر رہا ہے

عَلَيْهِمُ الْخَبْرُ وَيُضَعُّ عَنْهُمْ أَصْرُهُمْ ۖ وَلَا غُلُُّ الْإِنِّ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ تَزُنُّ

تا کہ یہ ہیں وہ ان کے لئے آواز ہے اور وہ وہی ہیں ان کے لئے سوجھ بوجھ اس پر پڑا ہے

بِهِمْ وَعَزَّ وَجْهٌ ۚ وَابْعَثُوا النَّبِيَّ لِنَزْلِ مَعَهُ آيَاتِكَ هُمُ الْمُفْلِسُونَ

اور اس کی تنظیم کریں اور اس کو مدد دیں اور اس کی پیروی کریں جس کے ساتھ آواز لایا ہے جس کا کیا ہے ہرگز

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۱۶۵

۱۵۸ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَ

کہہ دے لوگو! میں سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں وہ جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

الْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَيُّ يَمُوتُ فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيُّ الَّذِي

۱۵۹ یُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ

۱۶۰ یَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ وَقَطَعْنَاهُمْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أَسْدَادًا

۱۶۱ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْتَسْقِنَهُ قَوْمَهُ إِنَّ اقْرَبَ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ

۱۶۲ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۳ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۴ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۵ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۶ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۷ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۸ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۶۹ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۰ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۱ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۲ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۳ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۴ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۵ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۶ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

۱۷۷ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا ۝ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَبْصَرُ سَبْحًا وَعَشِيرًا

فَخ

سید رسول

سید رسول



فَأَبْجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ فِئْتَهُمْ شَرُّهُمُ وَمَوْظِلَّتْ عَلَيْهِمُ

اس سے باہر چنے پھوٹ گئے ہر ایک قہر ہے اپنا نکاح جان لیا اور ہم نے ان پر پھلکا

الْغَنَامَ وَأَرْزَلْنَا عَلَيْهِمُ النَّارَ وَالسَّلَوَىٰ كُلًّا مِنْ طَبَقَاتٍ مَا رَزَقْنَاهُ وَا

سا گیا اور ہم نے ان پر سن اور سلوی اتارا سہری چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور

مَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ اسْكُنُوا هَذِهِ

انہوں نے جاننا کہ ہمیں بچاؤ بلکہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور جب ان کو کہا گیا اس میں ہیں

الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَحْنُ نَكْتُمُ

یہ پڑھو اور جاں سے چاہو اس سے کھاؤ اور کھادہ لگنا صاف کہے جانیا اور وہ دہے میں فرماؤ یہی کہتے ہیں

حَتَّىٰ تَقُولُوا سُبْحَانَ الْخُسُوفِ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي

ہو تا ہی نہ فرماؤں یہ کہیں اس میں کوئی نہ ہو کہ وہ کہیں گے وہ لوگوں نے جو ان میں سے ظالم تھے اس بات کے سوائے جو

قِيلَ لَهُمْ فَلَا سَلَاةَ عَلَيْهِمْ مِنْ حَزَازٍ ۝ إِنَّ السَّمَاءَ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ وَسَلَّمَ مِنْ

ان کو کوئی توفیق دوسری بات بلکہ وہی سوچتے ہیں ان کے پاس سے وہ بھی اس لئے کہ وہ ظلم کرتے تھے ۱۱۹۵ ادا سے اس کا

الْقَرْيَةَ وَاللَّيْلِ كَانَتْ حَالِصَةً الْخَيْرِ إِذْ يُعَدُّونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِجَّتَانِ ۝

کا حال ہے جو وہاں پر واقع تھی جب وہ سبت کے باہر سے چاند نکلتے تھے جب ان کے سبت کے دن ان کی چھلیاں

يَوْمَ سَيُتِمُّ شَرُّهُنَّ وَيَوْمَ لَا يَسْتَوُونَ ۝ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ بَلَّوْهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

۱۱۹۶ ان کے ہاتھ کے سامنے آجاتی ہیں ان کا سبت وہ تھا کہ سامنے تھیں آجیں یہ ان کا سبت ہے اس لئے کہ وہ فاسق تھے

۱۱۹۵  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۱۹۶  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۱۹۷  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۱۹۸  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۱۹۹  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۲۰۰  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۲۰۱  
یہ وہی بات ہے جس سے  
ان کے سبت کے دن ان کی  
چھلیاں نکلتی ہیں

۱۱۹۵ ان واقعات کو تحریر ہی دفعہ بیان کیا ہی پہلی دفعہ سورہ بقرہ میں حضرت موسیٰ کے ذکر میں۔ دوسری دفعہ سورہ

نساء میں حضرت عیسیٰ کے ذکر میں تیسری دفعہ یہاں آخرت صلیم کے ذکر میں اور ہر مقام پر لانے میں ایک خاص غرض ہے

۱۱۹۶ الفہامیہ اس کی سی کہ بعض نے ایلہ کہا ہے جو دین اور طہر کے وہ بیان مجبور قلم پر واقع ہو اور بعض نے وہ دین

چیتان حوت کی طرح پڑھیں

شرح ما۔ شائع کی گئی ہے جس کے معنی میں انکار نہیں ہے اس لئے شہاد کے معنی میں ظاہر علی وجہ الامار

یعنی ہانی کے اور پھر آئیہ ایمان بہت کے دن چھلیاں کا پانی کے اوپر آجانا اور دوسرے دنوں میں خدا تعالیٰ ہر دوں کیلئے

موجب ابتلا ہوا اس لئے کہ سبت کے دن انکو نکال کر عافیت تھی مگر چھلیوں کے اس دن اوپر آنے کی وجہ یہ تھی

۱۶۳ **وَاذْكَا لَأُمَّةٍ مِنْهُمْ لِمَ تَصْطَلُونَ قَوْمًا لَمْ يَكُفِّهِمْ أَجْرًا وَعَمَّيْنِمْ عَلَ الْبَاشِرِ نِيْلَا**

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا تم کیوں اس قوم کو خدا کے لیے جہاد کرتے ہو جو ان کو سخت مذہب دینے والا ہو

۱۶۵ **قَالُوا وَمَعْنَى قَوْلِ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ ۚ فَلَمَّا أَسُوا مَا ذُكِّرُوا لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ فَجَاءَهُمُ الْبَاسُ**

انہوں نے کہا ان کا کیا مطلب ہے کہ تم کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور شاید کہ وہ ہمیں سوجب انہوں نے وہ چھوڑ دیا جس کی ان کو نصیحت کی گئی تھی

**يَهْنُونَ عَنْ السَّيْرِ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعِزَابِ رَبِّهِمْ يَمَا كَانُوا يُفْسِقُونَ**

ہم نے ان کو لڑنے کی بجائے چلنے سے روک دیا اور جو ظالم تھے انہوں نے اپنے رب کی عتاب سے انکار کیا جس سے ان کو وہ نافرمانی کرتے تھے

۱۶۶ **فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۚ وَلَا تَأْذَنَ**

سوجب انہوں نے اس سے سرکش کر لیں سے روک گئے تھے ہم نے ان کو کہا کہ تم کو قریب جہاد سے روکنا اور جب تم سے روکے

**رَبِّكَ لَا يَسْمَعُ عَنِ السَّيْرِ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يُسْأَلُ عَنْهُمْ سَوَاءٌ**

خوہے دی کہ ان پر قیامت کے دن تک ایسے لوگوں کا شمار ہوگا جو ان کو کہا

**الْعَذَابِ لَئِنْ رَّبَّكَ لَسَرِيرٌ بِالْحَقِّ وَإِنَّهٗ لَنُفُورٌ تَجِيمٌ**

مذہب دینے پر شک ہے اس پر ہی کی سزا دینے میں جلدی کرتے ہو اور تم کو یہ بتانا چاہیے کہ تم کو اللہ کی عتاب سے روکنا

کس دن اس کا شمار ہوگا کہ یہ عذاب اور عتاب کی یہ عادت ہو کہ وہ وقت کو پہچانتا ہو

اس واقع میں بھی یہودی سرکشی کی مثالیں دی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دینے کیلئے ان مثالوں کو اس وقت پیش کیا

کیا وجہ ابھی یہودی کے آپ کا صلہ نہیں جانتا کہ جب یہ قوم آپ کے ساتھ سرکشی سے پیش آئے تو آپ کو پہنچا دیا ہوا حدیث میں ہے کہ

اس قوم کی عادت یہی سرکشی رہی ہو۔ ان لوگوں سے اس قدر غلطی گئی ہو جنہوں نے یہ خیال کیا ہو کہ پہلے پہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

یہود کو اچھا سمجھتے تھے اور جب مدینہ میں اس قوم نے آپ کی مخالفت کی تب ان کو بتا کر شروع کیا کہ حالانکہ یہ سورت ہاتھ

کی ہو اور اس وقت بھی قرآن کی یہ کہ یہ وہی اسی نقشہ کر رہی کرتا ہے کہ جو حدیث میں سورہ بقرہ میں مدینہ میں پیش کیا ہو

میں ان کے قودہ ہا ہند دینے کی تشریح میں یہ گزرتی ہو۔ یہاں یہ بات مزید قابل توجہ ہو کہ ایک طرف تو ان کے

ہند بنائے کا ذکر کیا اور ساتھ ہی دوسری آیت میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک ان پر ایسے لوگوں کو کام

بنا کر دے گا جو ان کو سخت دیکھ دیتے ہیں حالانکہ حاکم ان لوگوں پر بنائے جاتے ہیں اور عذاب بھی ان لوگوں کو دیا جاتا

اور جس سے معلوم ہوا کہ ان کی حد میں ہندوں کی کسی دینی نہیں بلکہ ان لوگوں کی ہی نہیں ہے

۱۶۷ **تَأْذَنَ تَأْذَنَ ۚ لَئِنْ رَّبَّكَ لَسَرِيرٌ بِالْحَقِّ وَإِنَّهٗ لَنُفُورٌ تَجِيمٌ**

یہودوں کے ہاتھ سے حکومت اسلام کے آئے سے پہلے ہی کی گئی تھی اور جہاں جہاں یہ قوم حکومت کرنے لگی تھی وہاں ان کی حالت یہی تھی

موت وراثت کی حالت میں رہی ہاں اسلام کے آئے سے پہلے یہ قوم صرف چند ایک قریب قریب ملک میں ہی آباد تھی

یہودیوں کا نقشہ  
یہودیوں کا نقشہ  
یہودیوں کا نقشہ

یہودیوں کا نقشہ

تأذَنَ

یہودیوں کا نقشہ

وَقَطَعْنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَمْثَلُ مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ زَوْجٌ لَّهُمْ

۱۳۸ اور ہم نے ان کو زمین میں گروہ گروہ کر کے کٹ کر پھینک دیا۔ لیکن ان میں سے صالح ہیں اور کچھ اس سے شبہ ہے۔ اور ہم ان کو اس

بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَمْ تَلَهُمْ مَرْجُوعًا ۝ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرَوَّاءُ

اور تحفیف سے نوازے رہے تاکہ وہ رجوع کریں۔ پھر ان کے پیچھے ایسے ناخلف ہو گئے جو کٹا کر

الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ

ہوئے تو اس کی ذمہ داری سامان سے لیتے ہیں۔ اچھے ہیں ہم کو بخش دیا جائے گا اور اگر ان کے پاس

عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ وَالْمَرْجُوعُ خَدَّ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الْكِتَابِ ۚ لَئِنْ لَاقَوْا

کا اور سامان آجائے اسے بھی لے لیتے ہیں۔ کیا ان سے کتاب کے قہر عہدہ لیا گیا تھا کہ اللہ پر اسے حق کے کچھ ذمہ

عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۚ وَاللَّذَّارُ الْأَخْرَجَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ

اور جو کچھ میں ہے۔ اسے پڑھتے ہیں۔ اور سخت کام کران کوئی کے لئے مشورہ جو طوی اختیار کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ وَالَّذِينَ يُمْسِكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّا لَا نَغْفِرُ لَكُمْ الْمُصِيبَةَ

۱۴۰ سو کیا تم متحفظ نہیں ہو گئے؟ اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے تھامیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، ہم کبھی ان کو جرحوں کا عرض نہ کریں گے۔

کے بعد دنیا کے تمام ملکوں میں پہل گئی اور جہاں کہیں یہی حکام وقت کی طرف سے بڑی بڑی خطرناک تکلیفیں اٹھاتی رہی۔

اور اس مصیبت کے متعلق جس کے پیچھے اس وقت پہنچ گئے۔ قرآن کی ہر آیت کی کو آئندہ بھی وہ پہنچے۔ ہاں انہ لفظ

رحیم میں خوشخبری بھی دی کہ کچھ جمع اللہ تعالیٰ کی طرف کریں تو ان کی جہوں کو بخش بھی دیا جائیگا۔ اس منزل سے انکو کمال دیگا

۱۴۱ اَلَا خَلَفَ کے حامی معنی بھی ہیں لیکن بالخصوص یہ لفظ ہے علم بہت حاصل ہوتا ہے بقابلہ خلف کے جو بھی جبر پر جانا

اور یہی خلف کے معنی ہیں المتأخرون و المتأخرون یعنی ایسا پیچھے آئے والا جو مرتبہ میں گر گیا ہو (۱۴۱)۔

عرضِ شراع دیا کہتے ہیں ایسے مال کو جس کے لئے ثبات (۱۴۲)۔

یقولون۔ قری۔ یہاں یعنی اقتصاد یعنی وہن کچھ ڈکڑہ یا کچھ نیچے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہم کچھ جایش کے

منہ سے کتنا مراد نہیں۔

مِثْلُ الْكِتَابِ سے مراد وہ مِثْلُ یعنی جو کتاب یہی قرابت میں شکر ہو کر گیا اضافت یعنی فی ہو۔

مطلب یہ کہ پہلے لوگوں میں تو راجح بھی تھے مگر وہ پیچھے آئے وہاں کہ خلف یہی تھے۔ مال دنیا کے حصول کے لئے دنیا

اور خلق کی ان کو کچھ دہری۔ اور احقا دیہ رکھا کرتا۔ واثق تھا یعنی جس سے وہ لیکن حالت یہ تھی کہ اپنے گناہوں

پر صراحتاً حال کا غفلت کی امید تو اس حال میں رکھتی تھیں جب انسان گناہ پر صراحت کرے۔ یہ اصول گناہوں کی

مغفرت کا بتایا۔ یہی اسرائیل کے قصہ میں مسلمانوں کا نقشہ ہے۔

خلف

عرض

قری

مِثْلُ الْكِتَابِ

گناہ کی مغفرت کا

اصول

۱۷۱ وَلَا تَتَّبِعُوا الْبَيْتَ لَوْ قَهَرُكُمْ كَانَ ظَلَمًا وَعَدُوًّا أَكْبَرَ وَأَقْرَبُكُمْ خُذُوا لِمَا آتَيْتُمْكُمْ

موجب ہوتے ہیں کہ اگر یہاں گزرو گزرو سے ہو یا گزرو ساری کر کے یا دل تھا وہ اس میں خیال کیا کہ ان گزریہ کو جو کچھ ہے مگر یہی

۱۷۲ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ

مضی سے کرنا اور اس کے میں ہے اور کہو تاکہ تم سے جاؤ ۱۷۳ اور جب تیرے سے بیجا قوم سے دینی، ان کی چیز

ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ ۚ أَلَسَتْ بِكُمْ مَثَاقِلُ الْوَالِدِ

سے ان کی اولاد وغالی اور ان کو اپنے آپ پر گواہ ضروری کیا میں تمہارا سب نہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔

شَهِدْنَا أَنَّا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ۚ

ہم گواہ ہیں ایسا دھوکہ قیامت کے دن کہو ہم تو اس سے بے خبر تھے ۱۷۵

۲۲  
۱۱  
بیان غفلت

مع  
مذلت غفلت

نہی

کلمہ

بیان غفلت

بیان غفلت کبوتر

۱۷۱ وَلَا تَتَّبِعُوا الْبَيْتَ لَوْ قَهَرُكُمْ كَانَ ظَلَمًا وَعَدُوًّا أَكْبَرَ وَأَقْرَبُكُمْ خُذُوا لِمَا آتَيْتُمْكُمْ  
۱۷۲ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۳ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۴ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۵ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۶ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۷ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۸ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۷۹ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۰ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ

۱۸۱ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۲ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۳ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۴ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۵ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۶ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۷ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۸ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۸۹ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ  
۱۹۰ يَهْوُوا وَإِذَا كُرُوا لِمَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ وَإِذَا اخَذَ مِنْكَ مِنْ بَيْعٍ أَحْمَرٍ



۱۷۵ وَأَمَّا عَلَيْكُمْ مُنَبَّأُ النَّبِيِّ أَيْتِنَا فَأَسْلَمَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ

اور ان پر جس شخص کی خبر ہو جسے ہم نے نبی آیت دیا وہ اس سے بچ گیا تب شیطان نے اس کو پایا سو وہ

۱۷۶ مِنَ النَّوْمِ ۝ وَلَوْ غَفُونا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَئِنَّكَ أَخْلَدْتَ إِلَى الْأَرْضِ وَ

گواہوں میں سے ہو گیا ۱۷۶ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے ذبیحے سے اس کا رخ کر دیتے لیکن وہ زمین کے ساتھ لگ گیا اور

اتَّبَعَهُ هَوَاةٌ فَتَلَّاهُ كَتَلَّ الْكَلْبُ إِن تَحِلَّ عَلَيْهِ

پہنچی گئی وہ ہوش کی پوری کی پوری کی مثال کی مثال کی طرح ہو اگر تو اس پر حاکم

۱۷۷ فَاسْلُمَ سَلَّمَ جَرَدَن کا چڑھا تار سے لگا جاتا ہو اور اسلے جس کسی چیز کا کھینچ لینا یا نکال لینا مراد یا جاتا ہے۔

سَلَّمَ مِنْهُ النَّهَارُ دُشَن ۱۷۷ اور اسلے جس کو فَاذْ سَلَّمَ الا شَهْرُ الْحَرَمِ (التوبة ۵۰) (۷) ۰

اتَّبَعَهُ ۰ تَبِعَ کے معنی پیروی کی اور اتَّبَعَهُ کے معنی میں لُفْقہ یعنی اسے پایا یا پکڑ لیا۔ فَا تَبِعُوهُمْ مَشْرِيقِينَ وَالشَّلَا ۰

۱۷۸ وَابْتِغَاةً فِي هَذَا الدُّنْيَا لَعْنَةُ (القصص ۲۲) (۷) ۰

اس سے مراد کوئی خاص شخص نہیں جو بعض نے جہم کا اور بعض نے کسی راہب اور بعض نے امیر کا نام لیا ہے۔

اس کا عام ہونا خود انکی آیت سے واضح ہو جاں یہ لفظ صاف ہیں ذالک مثل الذين كلن دوا بآيتنا ۱۷۹ ان لوگوں

کی مثال ہو جو ہر جگہ حکوم کو جھٹلاتے ہیں پس جس شخص کو احکام الہی پہنچیں اور وہ ان کی پر دہا کے یا ان کو

قبول کیے ہو کہ وہ اس کا وہ ضروری بھی کچھ جاتا ہو اور نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ شیطان جو اس کے پیچھے لگا ہوا ہو اسے اپکارنا

ہر چہ ہر صر سے شیطان چلاتا ہو اسی طرف چلتا جاتا ہو ۰

۱۷۹ اخْلُدْ اِخْلُدْ اِخْلُدْ سے ہو اور اس کے معنی کسی چیز کا باقی رکھنا یا اس پر باقی رہنے کا حکم لگانا ہو یہاں

اِخْلُدْ اِلَى الْأَرْضِ کے معنی ہوتے اس کی طرف مائل ہو گیا یہ خیال کرتا ہوا کہ وہ اس میں باقی رہ جائے گا (۷) ۰

ان الفاظ کے لفظ دفع کے معنی جس کی بحث ۱۸۰ میں گزر چکی ہو پوری وضاحت سے کھول دیے ہیں یہاں

دفع کے بالمقابل اِخْلُدْ اِلَى الْأَرْضِ یا زمین سے پورے ہو جائے کے لفظ بھی مراد ہیں مگر تاہم نہ دفع سے مراد

آسان ہو جانا ہو۔ نہ اخْلُدْ اِلَى الْأَرْضِ سے مراد کچھ زمین کے ساتھ لگ رہنا ہو۔ بلکہ وہ زمین جگہ مراد وہ حافی طور پر دفع

اور وہ حافی طور پر زمین کے ساتھ لگنا ہو۔ یہاں مصرین نے دفعنا کے معنی اِلَى مَعَالِي الْأَشْجَارِ کے ہیں یعنی بلند مقام

کی طرف دفع اور یہاں دفع اِلَى السَّحَابِ کا نام کوئی نہیں لیتا حالانکہ یہاں تو نہ کوئی نہیں کہ دفع کہاں چوہا لیکن

جاں دفع کے ساتھ اِلَى اللہ صاف پڑا ہوا ہو ان ذہن مستی اللہ کو سیکھ کر بیٹھا ہوا مان کہ آسان ہر دفع مراد یا جاتا

ہو یعنی حضرت عیسیٰ کے متعلق۔ یہ ایک غلطی جیسا کہ ہم نے خیال سے بعض مصرین کو لگ گئی اور وہ سرور نے اس

کی ہر دہی کی وہ دفع قرآن کریم میں کہیں بھی جاں انساؤں کے دفع کا ذکر ہر دفع جہانی کے معنی میں نہیں آتا

سَلَّمَ  
اسلخ  
تبم۔ اتبم

اخلا  
دفع

يَلْهَبْ أَوْ تَرَكَهٗ يَلْهَبْتَ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بَآيٰتِنَا

ترجمہ: ان کا حال یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے تو بھیج دیا تو ان کو جھٹلاتے ہیں یا ان کو گولی کی مثال پر چھوڑ دیتے ہیں

فَاقْصِصْ الْقَصَصَ لَهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَاءَ مَثَلًا ۝ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا

ترجمہ: سو حال بیان کرو کہ وہ فکر کریں ۱۱ سب سے برا مثال ۱۲ ان لوگوں کی مثال یہی ہے جو ہادی آجوں کو جھٹلاتے

بَآيٰتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۝ وَمَنْ

ترجمہ: اور اپنے آپ پر ہی وہ ظلم کرتے ہیں ۱۳ جس کو اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پا لے گا اور

مَنْ يَضِلَّ فَلَا يُنْقِصُ لَهُمْ خَسْرَتُهُمْ ۝ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا الْجُمْهُورَ ذُرِّيَّةً مِّنَ الْإِنسَانِ

۱۴ اور جو گمراہ ہو جائے تو ان کا نقصان اٹھانے والا نہیں اور یقیناً ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو دو جن بنائے ہیں کیا ہم

لَهُمْ ظُلُمٌ لَّا يَبْقَوْنَ ۖ وَهُمْ لَا يَعْبُرُونَ ۖ وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۖ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْقَهُونَ ۖ وَإِنَّمَا

ان کے دل ہیں جس سے وہ سمجھ کا کام نہیں لیتے اور انکی آنکھیں ہیں جس سے وہ دیکھ کا کام نہیں لیتے انسان کے کان ہیں

لَا يَسْمَعُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْقَهُونَ ۖ وَإِنَّمَا أُولَٰئِكَ كَالْإِنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

جس سے وہ سنتے کام نہیں لیتے وہ چار پائی کی طرح ہیں بلکہ وہ زیادہ گمراہ ہیں یہی ہے خبریں ۱۵

۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

لُحْث

کے کشتل

الغیر منکر ہے

لُحْث

بہت بڑا ہے

بہت بڑا ہے

۱۸۰ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَلَا تُدْعَوْنَ بِهِمَا وَلَوْلَا الَّذَيْنِ يَلْحَدُونَ فِي الْأَسْمَاءِ

اور اس کے سب سے اچھے نام ہیں اس کے ساتھ اس کو بلاؤ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو ان کے ناموں میں اطلاق صرف کرتے ہیں

۱۸۱ نَسْجُونَ مَا كَانُوا يَكْمَلُونَ ۝ وَفِي مَن خَلَقْنَا امَةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ

انہیں اس کا بدلہ دیا جائیگا جو وہ کرتے ہیں ۱۸۱ اور جن کو ہم نے پیدا کیا ان میں سے ایک گروہ جو حق کی راہ میں

وَبِهِ يَعْبُدُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

۱۸۲

اور اس کے ساتھ صلہ کرتے ہیں ۱۸۲ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

کے لئے ہی پیدا ہونے لگے تھے؟ اس لئے کہ دل اور کان اور آنکھ سے کام نہیں لیتے یعنی اس لئے کہ کام ایسے کرتے ہیں جن کا نتیجہ جہنم ہی۔ اصل سوال یہ ہے کہ آیا وہ لوگ جسے عمل اس نے کیے ہیں کہ خدا نے ان کو پہلے ہی جہنم کے لئے پیدا کیا ہو یا وہ جہنم کے لئے اس واسطے پیدا ہوئے کہ وہ جسے کام کرتے ہیں۔ سو قرآن شریف کا ایک ایک لفظ اس کی شاہد ہے کہ کوئی شخص اس لئے جسے عمل نہیں کرتا کہ خدا نے اس کو کوئی الگ قسم کے قوتی کے ساتھ پیدا کیا ہو یا ان بھی ہی بات فرمائی کہ ان کو بھی وہی دل دیئے ہیں جو وہ مسروں کو مگر وہ مسرے ان سے سمجھ کا کام لیتے ہیں وہ نہیں لے رہے ہیں نہیں فرمایا کہ ہم نے ان کو دل دیئے مگر تقاضات سے خالی یہ تو اللہ تعالیٰ پر حاضرم تھا اس لئے فرمایا کہ دل بھی ہیں اور تقاضات کی قوت بھی ان میں ہے مگر وہ خود اس قوت تقاضات سے کام نہیں لیتے ایسا ہی ان کو وہ مسروں کی طرح انکے دل کا دل دیئے مگر وہ خود ان سے دیکھتے اور سننے کا کام نہیں لیتے یہ نہیں کہ ان میں دیکھنے یا سننے کی قوت نہیں! شرف انسانی یہ تھا کہ انسان شکر اور دیکھ کر اسے سمجھ کر ان سے کچھ پر پہنچا جن پر حیوان نہیں پہنچ سکتا اس شرف کو انہوں نے گنوا دیا اس لئے چار پاؤں کی طرح ہو گئے۔ آخر پران کو خاں اس لئے کہا کہ قصور ان کا اپنا ہے کہ وہ اس مقصد ذہنی سے یا شرف انسانی سے بے خبر ہیں وہ چاہتے تو خیر و اہم ہو سکتے تھے ۵

۱۸۱ اَللّٰهُ الْاَسْمَاءُ - وہ الفاظ کو معانی مختلفہ پر دلالت کریں۔ یا صفات بھی معنی لئے جا سکتے ہیں پہلے معنی کے الفاظ

سے ہی مراد ان کا مفہوم سمجھنا ہوتا ہے ۵

یہ لوگ وہ ان کے معنی میں حق سے باطل کی طرف مائل ہوا لہذا انی الاسماء سے مراد اس کی طرف ایسی صفات

منسوب کرنا ہو سکتی ہیں یا اس کی شان کے شایان نہیں ۵

یہاں اسمائے آسمانی کا ذکر اس لئے کیا کہ انہی اسمائے جہی انسان کمال کو حاصل کرتا ہو کہ جو کہ اس اللہ تعالیٰ کے اسم

کو یاد کرتا ہو اسی کمال کو اپنے ذہن میں جاتا ہے اور ہر ایک غلط عقیدہ کسی اسم آسمانی میں الٹا دے پیدا ہوتا ہو اور غلط

عقیدہ سے خواب میں پیدا ہوتا ہو ۵

۱۸۲ اِنَّ يٰعْدُوْنَ كِىْفَ يُغْوٰى دِیْنِیْ كَرِیْمٌ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مروی ہے ہذا امتی یعنی میری امت آیت ۱۵۹

سے متبادر کر کے جہاں من قوم موسیٰ اِنَّ یٰعْدُوْنَ قَسْرَ دِیْنِ اِیْمِیْہِ کی تائید ہوتی ہے گواہان قوم موسیٰ کا

ذکر ہے تو یہاں امت محمدیہ کا ۵



سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَأَمْلَىٰ لَهُمَآلَ ۚ يُكِيدُ مَتَّيْنٌ ۝

۱۸۳ ہم ان کو درجہ بہ درجہ ہلکے کر دیں گے کہ وہ جاننے والے ہیں۔ ۱۸۳ اور ہم نے ان کے لیے مال بڑھایا۔ ۱۸۳ اور ہم نے ان کے لیے دو پیمانے پختہ کیے۔

أَوْ لَمْ يَتَفَكَّرُوا أَنَّمَا بَصَارُكَ مِنْ حَبَّةِ إِنْ هُوَ إِلَّا نَارٌ يَرْجُمُونَ ۝

۱۸۴ اور کیا انہوں نے نہیں کیا کہ ان کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ صرف کھلے ہوئے ڈھانچے ہیں۔ ۱۸۴ اور کیا

يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ فِي الْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ۝

انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں کوئی چیز نہیں کیا اور کوئی شے نہیں پیدا کی ہے۔

۱۸۵ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَأَمْلَىٰ لَهُمَآلَ ۚ يُكِيدُ مَتَّيْنٌ ۝  
 ہر اللہ جو اہل عین دوجہ والی ہے ۲۲۸ ہم درجہ بہ درجہ اہل عین والے ہیں ۱۸۵ اور ہم نے ان کے لیے مال بڑھایا۔ ۱۸۵ اور ہم نے ان کے لیے دو پیمانے پختہ کیے۔  
 ہر جس سے مراد ہر ان کا پیٹ لینا جس طرح کتاب پیٹ لی جاتی ہو گویا ان کی حالت خلعت کا ذکر ہو اور راستہ دلچ کے  
 معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کو تریک سے یعنی آہستہ آہستہ پکڑیں گے یا وہ ٹھوٹھا ٹھوٹھا کر کے اپنی ہلاکت کے قریب لے جاتے ہیں  
 اس دیکھ میں اس حضرت صلح کے مخالفین کے انجام کا ذکر ہو کہ جب ثروت اور اس کی ضرورت پھسل بٹھ رہی  
 تو اب اس قوم کا ذکر ضروری تھا جو حق کو ناپو کرنا چاہتی ہو تو اس کے متعلق فرمایا کہ ہم آہستہ آہستہ ان کی ہلاکت کی طرف  
 لے جاتے ہیں اور ان کا دیکھنا اس لحاظ سے ہو کہ جب ایسی حالت ہوتی ہو تو حق کے مخالف اس مخالف کے نشہ میں اس قدر  
 سرشار ہوتے ہیں کہ وہ آتی ہوئی ہلاکت کو محسوس ہی نہیں کرتے۔ یہ نئی سورت پر عینہ اسی طرح دینہ میں جا کر اعلان حق  
 کی مخالفت کا انجام ہوا۔ ایسے رنگ میں کہ محسوس ہی نہیں کرتے کہ حق کے مخالفت اپنی تباہی کا سامان اپنے ہاتھوں سے  
 کرتے ہیں مگر ایسے تدریک کے ساتھ پکڑے جاتے ہیں کہ وہ ہلاکت آتی ہوئی بھی ان کو نظر نہیں آتی۔

۱۸۶ أَمْ لَمْ يَتَفَكَّرُوا أَنَّمَا بَصَارُكَ مِنْ حَبَّةِ إِنْ هُوَ إِلَّا نَارٌ يَرْجُمُونَ ۝  
 ۱۸۶ امتین۔ متفق بلند اور سخت زمین کو کھتے ہیں گویا وہ بیٹے کی دونوں طرفوں سے شاہ پر اسٹے متفق کے معنی ہیں بیٹے  
 ہوا اسی سے متین ہے (ع)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک چھوٹے دل کے انسان کی طرح نہیں کر دے کسی نے مخالفت کی تو فوراً پکڑ لیا۔ بلکہ وہ  
 ملت دیتا ہوا اس کے انسان کی طرح اس کو یہ فکر نہیں کہ شاہ پر عینہ کا پیٹ نہ آ سکے بلکہ خدا تعالیٰ کی تدریس مجربہ  
 ہوتی ہو کہ انسان اپنے اوپر قیاس کر کے جب ایک جرم پر ایک دفعہ نہیں پکڑا جاتا تو کبھی لیتا ہو کہ پکڑے والا ہی کوئی نہیں  
 ۱۸۷ الْحَبَّةُ حَبَّةٌ كَسَنِي لَهَا كُنْثَا ۚ وَارْجُةٌ جَزْءٌ كِي جَاعَتِ كَبِي كَعْتِ ۚ هِيَ مِنْ لِبَاقَةِ الْإِنْسَانِ ۚ وَهِيَ كَبِي ۚ وَهِيَ كَبِي ۚ  
 ۱۸۷ حَبَّةٌ كَسَنِي لَهَا كُنْثَا ۚ وَارْجُةٌ جَزْءٌ كِي جَاعَتِ كَبِي كَعْتِ ۚ هِيَ مِنْ لِبَاقَةِ الْإِنْسَانِ ۚ وَهِيَ كَبِي ۚ وَهِيَ كَبِي ۚ  
 رسول تو ہی کے ہر کام سے ڈرنا تھا۔ اور یہ کوئی جنم کی بات نہیں قرآن کریم میں مذکور ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ  
 کسی بلند مقام پر پہنچنا چاہتا ہو اور یہ کام عبودیت کا نہیں ہوتا۔ یہ کسی قدر قب کا مقام ہو کہ اپنی ان کو کوئی جنم لکھا  
 جو انسان کو بلند سے بلند مقام پر پہنچانا چاہتے ہیں اور ہر کسی کے انجام سے ڈرتے ہیں۔ ۱۸۷ تاکہ وہی کا انجام بچے  
 پر کل دنیا کا کرب شاہ ہو۔

درجہ  
درج  
استدراج

ہر کس کی تدریس

متین  
متین

چتہ

ہر کس کی تدریس



قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ صُلُوحَ الْأُمَمِ ۚ مَا شَاءَ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ لَنْتُ أَهْلَ الْغَيْبِ ۝۱۸۰

کہ میں پہلی جگہ کے لئے حق کا اختیار نہیں رکھتا، اور نہ نقصان کا بھی بل، جو ارادہ چاہے اور اگر میں غیب میں ہوتا۔

لَا تَسْتَكْبِرُتُمْ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسِينِيَ السُّوءُ ۖ إِنَّا أَنَا إِلَٰهِي رَبُّوهُ ۚ وَيُشِيرُ الْقَوْمُ

تو تم سے سی بھڑائی کے وقت اس کے کہ تم کو خیر دے گا۔ میں صرف شام کے ۱۵ گھنٹوں اور ان کو گھنٹوں کے لئے

يُؤْمِنُونَ ۚ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ۝۱۸۱

اور جو ایمان لاتے ہیں ۱۸۱۔ اسی سے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا چلنا پانا

لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَلَقَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَرَّتْ بِهِ ۚ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ

تاکہ وہ اس سے رات میں مل سکے پھر جب وہ اس پر پردہ ڈالتا تو وہ ایک ہلکا سا بچہ آٹھ ماہ تک بچا رہتا تھا پھر پھر بچہ

دَعَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنُكَفِّرَنَّ مِنَ السُّيُوفِ ۝۱۸۲

۱۸۲۔ دونوں شام کے سو گویا کہ رہے ہیں اگر تم میں سے صلح ہو جائے تو ہم ضرور تم کو شکر کرنے والوں میں سے ہونگے۔

۱۸۱۔ اے ان لوگوں کو ان کے چار بچوں کے بعد قبول کرنے والوں کو طعنے لگائے تاکہ پھر بھی وہی فرمایا کہ رسول عالم

انفیب نہیں ہیں، خدا تعالیٰ نے ظاہر کیا کہ اس قدر شام دیا ہے کہ بچہ بچہ سے بڑھ کر طاقت کا دعویٰ نہ کرے، کھانا ہو کر اس

قدر سادگی آچکے، اصول دین میں بھی سب کچھ شام دیا گیا ہے، یہ بتا دیا کہ حق کی خاطر قبول کر دے، اس لئے کہ بہت کئی چیزیں

طلبی۔ اسلام کے اصول کی کاپیوں کا اس زمانہ کی سادگی ہو اور شرف سے ہی یہ رنگ نظر آتا ہو صاحبِ نبیل کی طرح جو

بڑے دوسرے نہیں کہ میں یہ ہوں اور میں وہ ہوں۔ مگر کام اتنا بڑا کیا کہ حضرت عیسیٰ کا کام اس کے سامنے کچھ بھی بیشک نہ

۱۸۲۔ اے ان دونوں خاتونوں کے اہل جنسی و شرفی دنیا بھر کے ڈانٹاں اور ڈانٹاں ہم سے ملنے والی ہیں (۱۸۲) خلیفہ ہجرت

الیم ما خشیتم زلفہ۔ ۱۸۲۔ اے ان دونوں خاتونوں کے اہل جنسی و شرفی دنیا بھر کے ڈانٹاں اور ڈانٹاں ہم سے ملنے والی ہیں (۱۸۲) خلیفہ ہجرت

۱۸۱۔ اے ان دونوں خاتونوں کے اہل جنسی و شرفی دنیا بھر کے ڈانٹاں اور ڈانٹاں ہم سے ملنے والی ہیں (۱۸۱) خلیفہ ہجرت

۱۸۲۔ اے ان دونوں خاتونوں کے اہل جنسی و شرفی دنیا بھر کے ڈانٹاں اور ڈانٹاں ہم سے ملنے والی ہیں (۱۸۲) خلیفہ ہجرت

مع  
فلا تلمزہ

مع  
فلا تلمزہ

صلی علیہ وسلم

خشی

صلح

اس کی طرف سے

۱۹۰ فَلَمَّا أَنَّمَا صَاحِبُهَا لَهْ شُرَكَاءُ فِيمَا أَنَّهُمْاءُ فَعَلَى اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

پھر جب وہ ان کو صحیح سالم دیکھ دیتا ہے وہ اس کی بھینس میں مرنے کو یا شرک خوریت میں ٹوٹا شریک بننے پر وہ شرک خور بن جاتا ہے

۱۹۱ اَلَيْسَ لَهُمْ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يَخْلُقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَبِطِعُونَ لَهُمْ نَصْرًا ۝

کیا وہ اس کو شرک بناتے ہیں کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور

۱۹۲ لَا أَنفُسُهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَسْتَبِطِعُوا لَهُمْ نَصْرًا سِوَاكَ عَلَيْهِمْ

وہ اپنے آپ کی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کرتے تمہارے لئے کیا ہے

۱۹۳ أَدْعُوهُمْ لَهُمْ ۝ إِنَّا إِلَٰهٌ دِينٌ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

کہ تم ان کو بلاؤ یا تم کچھ نہیں ہو ۱۹۴ وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو

عِبَادًا مِمَّا لَكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

تمہاری طرح بندگی کی حالت میں ہیں سو ان کو پکارو تو چاہئے کہ وہ تمہارا جواب دیں اگر تم سچے ہو ۱۹۵

یہ فقہ بڑھا کر آدم و حوا کی اولاد نہ جیتی تھی تب انہوں نے ایک بچہ کا نام عبدالحامٹ رکھا اور حامٹ شیطان کا نام ہے سبکے بیٹے وہ بتائیں ہیں ۱۹۶ یعنی مفسرین نے لکھ رو کیا ہے ۱۹۷ یہ بھی ظاہر ہے کہ ان آیات میں بت پرستی کے شرک کا ذکر ہے جیسا کہ آیت ۱۹۵ میں واضح کر دیا ہے اور کم از کم بت پرستی کی ابتدا حضرت آدم کی طرف آج تک کسی نے نہ سب نہیں کی

۱۹۸ اس آیت میں خطاب مشرکوں کو ہے جیسا انکی آیت سے واضح ہوتا ہے اور ان کو جن کی بے بسی کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ ہدی سے مراد حصول کی ممانعت کی راہ ہے اور اتباع یا پیروی کرنے سے مطلب حصول مراد میں اور ادائیغ سوا وہاں تک کہ اس کو واضح کرنا ہے کیونکہ اگر دعوت الی الخی مراد ہے اور خطاب مسلمانوں کو ہے تو یہ نہیں کہا جاتا کہ کوئی لے ان کا یا نہ بلا تا کیسا ہے دعوت الی الخی سے بہر حال بلائے والے کو فائدہ پہنچتا ہے

۱۹۹ بتوں کو عبادا مِمَّا لَكُمْ سے محاذ ہے کہ کہ وہ انسان کی طرح بندگی یعنی عاجزی کی حالت میں ہیں سفر میں۔ محکم ہیں۔ یا اس لئے کہ بت انسانوں کی صورت پر بنائے جاتے تھے۔ یا انسانوں کی یادگار کے طور پر تو مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ وہ تمہاری طرح جاویں اور یہ جو فرمایا کہ تم دعا کرو تو پھر ملاحظہ کر دین دیا قبول کریں، تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا ضرور دعا قبول کرتا ہے بلکہ اس کا جواب بھی دیتا ہے۔ اور وہ اور شرک میں بھی فرق ہے کہ ہر اس قسم کی پکارت سے جو دعا قبول کا جواب دیتی ہے اور شرک جن کو چھڑتا ہے وہ جواب نہیں دیتے

مدی۔ اتباع

بتوں کا مجہوز

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنَافِثِهِ يَنْفِثُ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ۝

کیا ان کے آپٹن ہیں جن کے ساتھ جاپان لگے ہیں یا ان کے ساتھ وہ پورے ہیں یا ان کے آپٹن ہیں جن کے ساتھ

بِمَادَامَ لَهُمْ أَذَانٌ يَسْمَعُونَ بِمَا قِيلَ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُضُّعًا وَقُلُوبًا مُحْكِمَةً ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا سُمِعُوا مِنْهُمْ لَهْفٌ وَهُمْ مُقِرُّونَ فَلَا

سکتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سن سکتے ہیں      کو اپنے شریکوں کو تیار و پھر میرے خلاف تدبیریں کر اور صفحہ

تَنْظُرُونَ ۚ إِنَّ وَجْهَ اللَّهِ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابُ فِيهِ هُوَ تَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ ١٩٦

ملت بھی نہ دو ملکا بیٹک میرا دل، شمع جس نے کتاب آری اور وہی صلح لوگوں کی کار سازی کرتا

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ نَصَرَكَمْ وَلَا إِلَهُمُ يَنْصُرُونَ ۝۱۹

اور جن کو تمہیں کے سوا پڑاتے ہر وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنے آپ کی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

فَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ١٠٨

اور اگر تم ان کو ہایت کی طرف چھو تو وہ نہ نہیں گے اور تو ان کو دیکھو گا کہ وہ قیدی طرف دیکھ رہے ہیں مگر وہ دیکھ نہیں سکتے

بے نظیر قومی

۱۹۱۔ اپنی مشرکوں کی اور اپنے فرضی خداؤں کی مخالفت حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہی مسیحہ اعراف کے نزول کا زمانہ ہے۔

جب مخالفت زور پر ہو اور سامنے اول تو خدا میں کچھ نہیں جو ہیں وہ بھی متفق۔ پھر وطن سے بے وطن ہو کر کسی قدر قہری ہو کر

جس کی زندگی معرضِ خطریں ہو چکے چاندوں طرف دشمن ہی دشمن ہوں ایسے نقطہ منہ سے ہمیں نکال سکتا ہے ریشتہ شکرِ انفاذ ہی

خدا سے قادر کے ثمن سے نکلے ہوئے ہیں جس کے سامنے انسانوں کی مخالفت کوئی وقت نہیں رکھتی جسکے مقابلہ پر سازشیں بننا

اگر کوئٹہ کے قیام کے لیے کسی کی حالت میں اس قدر پریشانی ہو تو وہ دوسری دنیا کو مخالفت کیلئے بلارہا ہے۔

نابت لڑو! ہو کہ دہلی کے غلام، دھر دھوئی اللہ مسلم کے ہاتھ ہوئے ہیں ذرا آپ طلب کا نقشہ ہیں بلکہ یہ کوئی خارجی سے ہر جا سہاں  
 ویر کی یکسویں گھنٹہ دہلی کی قوت کا باعث ہو رہی ہے۔ اگر آج بھی مسلمانوں کو اس ظلم و رمان پر توجہ نہ دے حالات میں آج

انہی مایوس نہ ہوئے۔ سبکے بڑی مایوسی جو ق مسلمانوں کے دلوں میں ہو وہ اسلام کے خلیفہ کے تعلق پر ہے۔ اس امر کے تعلق کو مسلمانوں کو

بادشاہت نہیں میلی، ایسے اشاعت اسلام کے عظیم الشان مقصد کی طرف ان کا قدم نہیں اٹھاتا جب تک کہ جیسے جیسے ہوں تو قدم رکھتا رہے

۱۱۱ اور کی آیات میں قریہ بتایا تھا کہ وہ آنحضرت صلعم کے خلاف سامانِ زور لگا کر بھی آجاکم نہیں تجاڑ سکتے ہیں بلکہ تا کا وہ ضرر ہو گا جس کے مقابلہ میں وہ بے شمار فائدہ دے گا۔

سرحدوں پر حکومت کے قیام کے لیے ایک نیا دور کا آغاز ہو گیا۔ اسی دور کا ایک خوب تر اور اچھا نمونہ ہے۔

آؤ کارا بوسفیان اذو دیلرل کہ پادشاه کس بلج جو کچہ یکسی کی حالت میں رسول اللہ صلیعہ کائنہ سے کنوا یا گیا تھا وہ

بجوف پر راہ اور ادھر تک باوجود اپنی ساری طاقت کے تو کارِ مغلوب ہوتے ۔

مستند اس بات پر اس سے پہلے کہ میں خطاب بدل دیا ہوں یہی مسلمانوں کو خطاب ہو کہ نہ کہ ان کا اور نہ کہ اُن کے لیے یہ خطاب۔

۱۹۹. بَعْنِ الْبُغْيُو لَمْ يُرَ الْعُرْفُ وَأَحْرَضَ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ وَإِنَّا

خبر اختیار کر ۔ اور نیک کام کا حکم کر ۔ اور جاہلوں سے منہ پھیرے ۔ ۱۱۹۹ اور اگر شیطان

يَزَعْنَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزَعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

کی طرف سے تجھے بری بات پہنچے تو اللہ کے ساتھ پناہ چاہو ۔ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ ۱۱۹۹

دیہ بھی نہیں نکلے ۔ یہاں نکلنے سے مراد قبول کرنا ہو ۔ اور اسی طرح پر نظر تو قیری طرف کرتے ہیں مگر دیکھتے نہیں ،

۱۱۹۹ یہاں بھوکے معنی اخفا و صہل و قیامہ من اخلاق الناس حضرت عائشہ و مجاہد سے مروی ہیں یعنی جو کچھ

لوگوں کے اخلاق سے آسانی سے میرے لئے اور سہل ہو اس کو قبول کرو ۔ اس پر ابھی ہو جاؤ ۔ اور ان پر شفقت نہ دلو

لیکن یہاں صاف ذکر مخالفین کا ہے ۔ اور بھوکے مراد صاف یہی ہے کہ جو مخالفت کرتے ہیں وہ کہہ دیتے ہیں ان کے

معاملہ میں تم بھوکے جاؤ ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اس حکم پر عمل کیا کہ فرخ مکہ کے وقت بھی جو دنیا دار

فرخ کے لئے اتقام کا وقت ہوتا نکال دے گا بھوکا یا پس حکم دیا کہ ان کی مخالفت پر بھوکا نہ کرو ۔ چنانچہ سلف

یہ معنی بھی مروی ہیں بلکہ نبی کی ایک روایت میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معنی مروی ہیں ان لغتوں میں

ظلمت یعنی جو تم پر ظلم کرتا ہے تم اس پر بھوکا نہ کرو ۔ ان نیک باتوں کے لئے کہتے جاؤ اور جاہل جو معاملہ تمہارے

ساتھ کرتے ہیں اس سے اعراض کرتے ہو ۔

۱۱۹۹ یَزَعْنَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزَعٌ کے اصل معنی سو فی پائی دُک کا چڑھ میں داخل کرنا ہیں اس لئے اس کے معنی دخول نے

الاصلاح ضاۃ دہی ہیں یعنی کسی امیر میں اس کو بگاڑنے کے لئے مداخلت کرنا چنانچہ قرآن کریم میں دوسری جگہ

یہی معنی آئے ہیں نَزَعُ الشَّيْطَانِ يَغِيثُ وَبَيْنَ اخَوِي (یوسف ۱۱) دغا، شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں

میں فساد ڈال دیا ۔ اور رسان العرب میں ہے کہ نَزَعٌ وہ کلام ہے جس سے لوگوں کے درمیان فساد ڈال دیا جائے اور

نَزَعُ الدُّجُلِ کے معنی ہیں دُکھا و بغیو اس کا بڑے فقروں میں ذکر کیا اور حدیث میں نَزَاعٌ کا لفظ آتا ہے جو نَزَعٌ

بعضی صحن و فساد سے ۔ اور ایک اور حدیث میں ہے فَنَزَعَهُ الْإِنْسَانُ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ بِغَزِيفَةٍ جس کے معنی کئے

ہیں رہا ۔ بکلمۃ مینۃ یعنی اس کی نسبت بڑا کلمہ کہا ۔ اور نَزَعٌ کے معنی دوسرے بطور مجاز ہیں اصل معنی نہیں

اور نہ ہی دوسرے یہاں معنی مراد ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے کہ حدیث میں صاف آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ میرا قرن جن مسلمان ہو گیا اور وہ سوائے بھلائی کے اور بچے کچھ نہیں کہتا انا حق علیہ فاسلم

خلافاً لمافی (الاجتہاد و مسلم) ۔ پس یہاں نَزَعُ شَيْطَانٍ اپنے حقیقی معنی میں دوسری شیطان تیرا کام بگاڑنا چاہو

یا تیری نسبت بری باتیں کہتا ہے اور شیطان سے مراد انسان شیطان ہی ہیں جو دن رات آپ کے کام کو بگاڑ

کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے اور آپ کے متعلق بڑے کلمات کہہ دو گوں کہ آپ کی باتیں سننے سے روکتے تھے ۔

قرآن کا علاج بتایا کہ خدا کی پناہ میں آ جاؤ ۔ ان شیاطین کے انسان جو سب پر اہمیت دیتے ہیں شاہد ہو ۔

عفو

شعور کو معافی

نزع

من شیطان

لَئِنْ آتَيْنَا قُوَّةً اِذَا مَسَّهُمْ طَعْنٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا اِذَا هُمْ يَقْبُرُوْنَ ۝۲۱

وہ رنگ جو وہی سے پہنچے ہیں جب ان کو شیطان سے کوئی خیال پہنچے ہے دھماکی کی طرح کہیں کہیں سے یہاں سے یہاں پہنچیں

وَلَا تَحْزَنُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُوْنُوْنَ فِيْ سَبَبٍ ۝۲۲

اور ان کے بھائی بھائی بھائی سے ہرگز نہیں ۱۹۵ اور جب تو ان کے پاس کوئی شایع نہیں

طائف

۱۹۵ طائف کے معنی طواف کرنے والا یا گھر سے والا ہیں طائف یعنی طائفین والقبولہ ۱۱۳۵ اور خیال یا اثر پر اس کا اطلاق ہوتا ہے چونکہ یہاں اور احادیث پر بھی طواف علیہا طائف والقبولہ ۱۱۹ اور مجاہد اور ابن عباس سے مروی ہے کہ یہاں غضب مراد ہے (۱) کیونکہ یہاں لہر شیطانی ہے اور بعض نے کہا طائف جہنم ہے مگر چونکہ غضب بھی اپنے اندر جہنم کا رنگ دکھاتا ہے اس لیے اس پر یہ لکھا گیا ہے

غضب کا

پہلی آیت میں ان باتوں کا ذکر کیا تھا جو شریر رنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشہور کیے گئے اور ان کو حکم دیا کہ تم کے سامنے جہنم سے کام لو اور اس کی بنا دہ چاہو اب اسی بات کو عام کیا ہے اور سب مسلمانوں کو بتایا ہے کہ اگر اگر وہ دیکھنے والے حکمت کے خلاف کرے تو یہ نہیں چاہئے کہ انکی طائف انتقام کی طرف مائل ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں و غضب فرود ہو جائیگا اسیباں طائف من الشیطان سے مراد غضب ہی جو جیسا کہ چاہے روایت ہے۔ سیاق و سباق سے بھی اسی معنی کو چاہتا ہے کہ جو غضب کی طائف سے غافل ہو کر دوسری دوسری وقت غضب آتی جائیگا اور غضب انسان کو اذہا کر دیتا ہے اس لیے اس کا علاج یہ بتایا کہ چڑھا کر یا کر دہ غضب فرود ہو جائیگا اور جدت پیدا ہو جائیگی۔ دعوت الی اللہ علیہ السلام کو نیکو اور یا مسلمانین اسلام کو اس پاک اصول کو کبھی اتنے سے دیکھنا چاہئے وہ کبھی غضب میں غائب ہو جاتا تھا ایسے ہیں جن سے غصہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں غضب میں اگر وہ دوسروں کو بے نیکی کے ساتھ تنفر اور بے نیکی بھائے اس کے اثری انتقام کی جائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بھی بتا دیجے جس سے الزام کو لاش سے دور کر دیا جائے اسی کی طرف غلط مہم میں اشارہ ہو گیا ہے تاکہ ملاکی یہ حالت ہو کہ فرسوں سے تکیا زنی سے پیش آئے تاکہ اگر ایک مسلمان کے ساتھ کسی طرح خلاف طبیعت من پس تو غضب آگے ہو جائے

مذاہد

۱۹۶ اذہا ہم غیر شایطین کی طرف جاتی ہو یعنی شایطین کے بھائی۔ یہاں وہم۔ مذا کے معنی نہ لکھا گیا۔ ہمت دی۔ مگر وہی میں لکھا کہ سے مراد گمراہی میں بھٹانا ہے۔ راف نے لکھا ہے کہ مذا ہے مراد ہوا ہے لا جاتا ہے۔ اور اذہا ہے مراد ہے۔ جیسے واما دنہم بظاہرہ (الطہرۃ ۲۲) یہاں دیکھو دیکھو بخسۃ الرحمن (الفتح ۱۲۳)۔

نصا اور نص

یُفْصَحُونَ فَمَنْ هُوَ تَارِكٌ ۝ اور اقصیٰ جہنم کے معنی ہیں تکت فتم القیادۃ علیہ یعنی باوجود ایک اور بھلاقت رکھنے اس سے رک گیا (۱)۔

شیطان کی بھائی

یہاں سے معلوم ہوا کہ ایک تو شیطان ہیں اور دوسرے ان کے بھائی جو گمراہی میں ان کو بھلائے ہیں۔ اسلئے شایطین سے مراد وہ شیطان نہیں ہر کتنے جو بدی کی تحریک کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو ان کے تبلیغ گمراہی میں کیا چاہئے بلکہ شایطین سے مراد وہی کفار کے رواسا ہیں جن کا ذکر واذ اخلا الی شیطانہم میں ہے جب وہ گمراہی میں لگے ہیں تو پھر وہ گمراہی میں اور ترقی کرتے ہیں اس لیے کہ ان کو معاون مل جائے ہیں۔ اگر ان کے معاون دھول تو ان کی شرارتیں خود ہی ختم ہو جائیں۔

قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتُمَا قُلُوبَنَا لَمَّا شِئْنَا بَنَيْنَاكَ اِذَا زُرْنَا هَذَا بَصَلَةً يَرْتَعِ

کھتے ہیں تو وہ اسے کیسے نہیں بنانا کہ میں صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے بچے کی پیروی کرتی کیا جانے کی بات یہ کہ جس نے اس کی بات

رَبِّكُمْ وَهَذَى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا

اور انہیں اس کی بات اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ۱۱۹۵ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو

لَهُ ۚ وَانصِتُوا لَكُمْ تُرْخَمُونَ ۝ وَاذْكُرْكَ اِنْ تَنْصِتْ فَتَرْجَا وَخِيفَةُ

سُخُو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۱۱۹۶ اور اپنے سب کو اپنے میں یاد کرتا رہے عاجزی سے اور ڈرے ہرے

۱۱۹۵ اجتبتہا ججی کے معنی جمع کرنا ہیں یہی الیہ الخ ت کل شیء (القصص ۵۰) اسنے بڑے حوصلے کو جس میں ہاں پر

ہوتا جو جاپہلے کہا جاتا ہے جس کی فتح جواب ہو دجھان کا جواب (النبا ۱۱۳) اور اللہ کا اجتباء جس طرح کرنا ہو

اور یہاں اجتباء سے مراد یہ ہو کہ جو دجھ کے کیوں نہیں لے آتا گو یا یہ ترمیم کی ہو کہ تم تو اختراع کے طور پر ایسی باتیں بنایا

کرتے ہو؟ اس کا رد ہوا کیا ہو کہ میں تو صرف وحی کی پیروی کرتا ہوں مجھے خود کہاں اختیار ہو کہ نشان بنایا کروں

۱۱۹۶ ظاہر ہو کہ یہاں خطاب کفار سے ہو جن کا قرآن تھا فتنوا لہم القرآن والعدا فہی علیکم لعلکم تلعنتم (نجم ۳۷)

اس قرآن کو مست شہود اور اس میں شور ڈال دو تاکہ تم غالب آ جاؤ مگر اس سے یہ اسنے ال مال کیا گیا ہو کہ سورۃ فاتحہ میں

کی حالت میں مقتدی کو نہ پڑھنی چاہئے۔ جو کہ صحیح احادیث موجود ہیں کہ بغیر فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی اس لئے یہ ہندو

دست نہیں۔ اول تو مقتدی کے فاتحہ پڑھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ امام کی قرات فاتحہ کو سنتا نہیں۔ کیونکہ ہر ایک

آیت پر جب امام وقف کرتا ہو تو اس وقف میں مقتدی اس فقرہ کو دوہرا سکتا ہو۔ اور سورۃ فاتحہ کی آیات ایسی ہیں

واقع ہوتی ہیں کہ اس وقف میں ان کو دوہرنا ذرا بھی مشکل نہیں اسنے فاسقعوا الہ میں اگر مسلمان کو خطاب بھی کیا جائے

تو بھی سورۃ فاتحہ کے پڑھنے سے اس حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی دوسرے کل رکعتیں فرض نازی سترہ ہیں جن میں سے

صرف چھ رکعتوں میں قرات بالجر ہوتی ہو اور باقی گیارہ میں بغیر ہوتی ہو تو جو یا قرینا صرف ایک تہائی رکعات میں فاتحہ

بلند آواز سے پڑھی جاتی ہو۔ دو تہائی میں منہ میں پڑھی جاتی ہو اب ان دو تہائی رکعات میں تو سنتا ہی نہیں۔

اس پر فاسقعوا کا حکم وارد ہوتا ہو۔ اور یہ کہنا کہ مقتدی کو حکم ہو کہ امام کچھ پڑھ رہا ہو نہایت بددی بات ہو۔ یہاں

علم سے آواز پیدا نہیں ہوا جاتی پس کل رکعتوں میں ایک حکم اگر لگا یا جائے تو ترجیح اسی کہ وہ جس کا شوق زیادہ رکعات

سے ہو۔ اور زیادہ رکعات میں کوئی شے فاتحہ کے پڑھنے میں مانع نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ باقی قرات مقتدی کیوں نہ

پڑھے تو جواب یہ ہو کہ نبی کریم صلعم کا حکم ایسا نہیں۔ فاتحہ کے پڑھے کیلئے ہو مگر باقی قرات کیلئے نہیں۔ خود وہ لوگ

جو فاتحہ خاصہ میں کی حالت میں بھی نہیں پڑھے تنبیہات پڑھتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایسا حکم نبی کریم صلعم حیا

حکیم انسان دوسے کہتا کہیر تک فاتحہ کو تو ہر مقتدی جانتا ہے مگر باقی قرات میں امام کا تتبع کرنا تو مقتدی

میں سے ایک کیلئے بھی مشکل ہوتا۔ دینی آیات میں تو یہ ممکن ہی نہ ہوتا۔ اسنے فاتحہ اور باقی قرات کا حکم یکے بعد

فاتحہ ایک خاص دعا ہو جو ہر ایک رکعت میں لازماً پڑھی جاتی ہو۔ باقی کسی حصہ قرآن کو یہ امتیاز حاصل نہیں۔

جہاں

جانبہ۔ اجتباء

فاتحہ



وَدَفَعْنَا عَنْهُمْ زَيْلَ الْكَلْبِ الَّذِي فِيهِ إِسْخَارٌ لِّمَا يُغْلَبُونَ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ

اور ایسی آواز میں جو بہت بلند ہو۔ صیغہ شام کے وقت میں۔ اور غافلوں میں سے نہ ہو۔

۷۰۶ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ

التَّكْوِينِ  
الْخَلْقِ

بیشک وہ جو پروردگار کے پاس ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔ وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔

پھر یہاں خطاب عام ہو گیا کہ جو بہت حکمت سے خلق ہوئی ہے۔

فی نفسک۔ دل میں ذکر کرنے سے کیا مراد ہو؟ آواز کا ذکر کرتے آئے تھے تو یہاں معلوم ہوا کہ یہاں مراد ایسا ذکر ہے۔

جس میں انسان کا دل ذکر میں مصروف ہو یعنی آسمانی عظمت اور ہیبت اور جلال کا اثر دل پر ہو۔

خيفة۔ اصل خوفناک ہو۔ تضرع بندہ کا عاجزی اختیار کرنا اور خوف عظمت الہی کا ہو۔

دون الجہر۔ عاجزی اور خوف کا یہ تقاضا ہو کہ انسان بہت شرمزدگارے دون الجہر سے مراد یہ نہیں کہ آواز نہ ہو

ذہر بلکہ یہ نشا سے گزرا وہ شور نہ ڈالے گویا آواز میں بھی اقتصاد ہو۔

غدا۔ قلموس میں اسے غنّ و غنّ کی جگہ لکھا ہے اور یہ یہ مصدر ہو صیغ کا وقت۔ اور معزوات میں یہ کہتا ہے کہ

میں خدا کے مقابل پر اصال آیا ہے جیسے یہاں غنّ والا کے قابل چشتی جیسے بالغاۃ والاضحیٰ ۱۴۴-۱۴۵

أَصَال۔ اصل یا اصیل کی جگہ ہے صر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت ہے۔ مراد مطلق شام

ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم ہو اور وہ دو رنگ میں ہو ایک دل میں اور ایک آواز کے ساتھ جو وہی دون

الجہر والقلوب ہو پس اصل مطلب یہ ہے کہ جب نماز میں یا ویسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور سبک برہم کرنا کہ اللہ تعالیٰ کا ناز

میں ہی ہو تو ایسا نہ ہو کہ منہ سے کلمات نکلے ہوں مگر دل اوکھیں ہو۔ اس لئے فرمایا کہ زبان سے ذکر جو قول میں بھی

کیفیت ہو اور دل عظمت الہی اور ہیبت اور جلال سے بھر ہو اور تاکہ ذکر کا اصل مقصد پورا ہو اور بالغہ والاصل

میں نماز کے اوقات بھی آجائے پس یعنی ایک طرف فکر کا وقت دوسری طرف فکر سے بیکر شامک کا وقت ہے

عند الخلد دیگ میں سب مقربین بارگاہ الہی داخل ہیں۔

ترتیب قرآن کریم میں یہاں سورۃ تلاوت پہلی دفعہ آتا ہے سورۃ تلاوت قرآن کریم کی تلاوت میں خاص خاص مقام

پر نبی کریم صلعم کا حکم ہو خواہ وہاں سورۃ کا حکم ہو۔ یا دو کسی رنگ میں سورۃ کا ذکر ہے سورۃ تلاوت میں اس حضرت صلعم

مختلف دعائیں مروی ہیں مثلاً ایک یہ اللہم لا یخلف عہد سوادہ دیگ امن فزادی اللہم ابدقہی خلقی ینفعنی جو

علا برضی اور ایک حدیث میں آپ کی یہ دعا آتی ہے سبحان الذی خلقہ وخلق سمیعہ وعلیہ السلام وقتہ نقیذ اللہ احسن الخالقین سورۃ تلاوت ایک شہادت ہے کہ مسلمان کو یا قرآن پڑھان لئے والے کو تمہیں حکم الہی میں کس قدر

محبی کرنی چاہئے۔

دل میں ذکر

خیفۃ

دون الجہر

غدا

اصل اصیل

سورۃ تلاوت

وفا سورۃ تلاوت

سورة النور

نام۔ اس سبب سے کہ نام لفظ اللہ اور اس میں دقت نہ کرے اور نہ آیات میں۔ الاغفال کے معنی میں مال غنیمت یا مال جو کاغذہ جنگ میں دشمن سے لیا گیا ہو اس سورت میں اس ذکر جنگ جہاد اور سب سے پہلی بار کاغذہ جنگ جو مسلمانوں کو دیکھا نہیں ہوئی اور اس میں دشمن سے مال غنیمت لیا گیا یا اور دیکھا ہی نہیں ہوئے ایسے مال کو حائز قرا دیا ہے دوسری طرف ایک تجارتی مال کاغذہ یعنی قریش کا جاننا تھا اور مسلمانوں سے بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اس کا غنیمت کے طور پر لیا جائے اس کے قرون شریف نے عرض اللہ دنیا میں دینا کا مال تو دیکر نہ جاننا قرا دیا تو اگر کیا بتانا ہے مقصود تھا کہ جنگ میں جو مال دشمن سے ملے وہ حائز ہو لیکن مال کا حاصل کرنا اصل فرض نہیں بلکہ جنگ کی اصل فرض کچھ اور ہے اس لحاظ سے سورت کا نام الاغفال قرا دیا ہے

خلاصہ مضمون : اس سورت کا اصل مضمون جنگ ہے اور اس کے متعلقہ واقعات ہیں ، اس لئے پہلی ہی آیت میں انفال یا مالِ غنیمت کا ذکر کیا ہے مگر محاسبات کو ظاہر کرنے کیلئے کہ اصل فرض جنگ یا جنگوں کے ذریعہ سے حصول مال میں قرآن اس طرف توجہ دلاتا ہے تو کہ اس میں اصلاح کرو اور خدا صبر و سہم کی اطاعت کرو اور خدا کا ذکر و نافرین قائم کرو و کہ وہ تو کچھ مومن بتے ہو ، اور پھر اصل مضمون جنگ ہے کہ یہ صرف عود کیا اور کیا ہوگا ، بد میں ، اللہ تعالیٰ احقاق حق کرنا چاہتا تھا اور یہ کہ مومن اسلام کو غنیمت دیکھ کر دانا کرنا چاہتے ہیں ، انکا امتیض حال کہ وہ دوسرے روع میں جنگ بد میں فتح کا اعلان اسباب کا جن سے فتح ہوئی دیکھو اور وہ مومن اللہ تعالیٰ کی نصرت تھی ، جسے میں پھر بتا دیکھو کہ نوح کی حقیقی ماویں کیا ہیں اور مسلمانوں کو تیسرے فراموشی میں فراموش کیا کہ جنگ بد کے بعد بھی کفار کی میں صفحہ جنگیے مگر کفار کا مطالبہ جو کئے ، اور مسلمان خاد کعبہ کے متنی پر پیش کیلئے فرمادیجئے جائینگے ، ان میں سے بتا دیا کہ بتا دیا یہ صحت سے ہوا اور مسلمانوں میں اتنی طاقت تھی کہ اتنی بڑی جرأت سے مقابلہ کیلئے غلجے ، پھر میں مسلمانوں کو جنگ میں ثابت قدم رہنے کی نصیحت کی تاکہ نصرت الہی کے جاذب نہیں ، اس میں کفار میں دھمکیوں کا ذکر کیا ، مگر میں بتا دیکھو کہ مومن کے مقابلہ کیلئے ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہو و میں میں نسل ہی کہ کفار کی زیادتی و تعدا سے نیکو نہیں ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مٹنی ، اور اس کی نصرت بھی غالب کرکھا کیلئے اور اس میں آفرین بتا دیا کہ تیسری یا مالِ غنیمت یا فائدہ جنگ کی صورت میں لئے جائینگے ہیں دوسری میں مسلمانوں کے باہمی تعلقات قوی بنانے اور مالِ کربن کے مسالیمین اور کفار مسلمانوں پر یاد دہانی کریں تو دوسرے مسلمانوں کا فرض ہو گئی مدد کی سولہ سے سورت کے کلامی کا فرق سے مسلمانوں کا جو تعلق اس سے ہے سورت اعراف میں صورتِ جنت پر بحث کی گئی ہے ، بتا دیا کہ اگر شہادت میں جنوں نے نہ صرف حق کو دیکھا بلکہ حق کا کچھ کلام کیا ، انکا انجام کیا ہوا اور اس سورت کے آفرین بتا دیا کہ انھوں نے علم کے امداد کو بھی تم نہ دیکھا کیونچہ میں میں دیکھی گشت میں سبکھے جنگ بد کا مقام ہے میں میں کفار کیلئے ، جبکہ جنت ہمیں بتی تھا اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کی صداقت کی ، ایک تیسری دلیل میں یہ کہ مسلمانوں کے باوجود حق کے غالب ، نیکی پریشکریاں دھت چلتے تھے قرآن شریف میں کہ میں ہر ملک میں جسے اسلئے سورت اعراف کے مضمون کا تقاضا تھا ، کہ کہ ہندو جنگ بد کا ذکر کرتے اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کے مخالفین کی مذہبی گرفت میں پھل منزل تھی ۔

جنگ بے لکڑیاں اور حضرت مسلم کے مخالفین کی مدد پر جاکر تیس برس پہلے نزل کی۔  
 تیسرا نزل: اس سورت کی تیغ اُڑول جنگ جبر کا ہی زمانہ ہو یعنی دوسرا نسل جبرت بعض آیات جن میں کفار کی اسباب جبر  
 کا ذکر ہے جس کے فائدہ کی تعلیم ہوئی ہے۔ اور وہ آیات جن میں آنحضرت مسلم کے خلاف کفار کے لئے منصوبہ کا ذکر ہو یعنی جبرت  
 سے پہلے کے واقعات کا وہ حقیقت کی ہمیں ہیں بلکہ مسلمانوں کو گزشتہ واقعات کا سواہر دیکر بتایا ہو کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس  
 وقت بھی اسلام کی تائید میں تھا جب آنحضرت مسلم کیلئے دشمنوں کے اندر داخل ہوئے اور وہ دشمن ان کے قتل کو نہ فیصلہ  
 کر سکتے اور یہی ان کو کشی دی ہو کہ وہ اسلام کی روشنی میں تائید فرما رہے ہوں گا۔

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ سے استعاذم والے  
بار بار دم کرتے والے کے نام سے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَقْتَالِ قُلِ الْاَقْتَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا

تجھے ملائیت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ ہلاکت کیسے لگے۔ سو اللہ کا تقویٰ کرو اور سچا ہو

ذَاتِ بَيْنٍ لَّكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ لِلّٰهِ

مخل کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی فائز رہی کرو اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کے پاس

لَا ذِكْرَ لِلّٰهِ هَمَلَتْ قُلُوبُهُمْ وَاذْاٰتِلَيْتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَاَصْلَحَتْ

اللہ کا ذکر کیا جانے تو ان کے دل خوف محسوس کرتے ہیں اور جب ان پر ایسی آیتیں بھیجی جاتی ہیں تو ان کی ایمان بڑھتی ہے اور ان کی اصلاح ہوتی ہے

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَفِيْضُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُوْنَ ۝

سب پر بھروسہ رکھتے ہیں جو اللہ کا حکم کرتے ہیں اور اس سے جو چاہے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔

۱۲۰ الانفال: نفل کی جمع جو مال میں زیادتی ہو یعنی جس قدر واجب ہو جو اس سے زیادہ ہو وہ نفل ہے۔ اسی میں مال

عبادت ہو اس لئے مال غنیمت کو نفل کہا جاتا ہے اگر کسی میں اختلاف ہو اور کسی قسم کی غنیمت پر یہ قطع ہو لایا گیا یہ بعض کے لئے

میر غنیمت کہا جاتا ہے یعنی نفل اور غنیمت ایک ہی شے ہے۔ وہ نام دو مشیقوں سے رکھے گئے ہیں اس لحاظ سے کہ وہ مال غنیمت کو لیتا

اسے غنیمت کہا جاتا ہے اور اس لحاظ سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نفل ہے اس لئے نفل کہا جاتا ہے اور بعض نے غنیمت اور

نفل میں فرق دیکھ کر اس کے لحاظ سے فرق کیا ہے یعنی غنیمت عام ہو مکت سے حاصل ہو یا بلاعت سے پہلے حاصل ہو یا بعد اور

نفل وہ جو مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے حاصل ہو یا وہ جو بغیر جنگ سے حاصل ہو مگر ایسے مال کے لئے کہا جاتا ہے جو غنیمت کے

مردم ہی کو جنگ کی تیاری ہو چکی ہو اور دشمن نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں نفل کے لئے یہ ضروری نہیں۔

۱۲۱ واللہ والرسول سے مراد بیت المال یعنی مسلمانوں کی عام اور مشترکہ ضروریات۔

اس سورت میں بالخصوص جنگ کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے اس کا تعلق سرت، اقبل سے ہوں جو وہاں انبیائے سابق کے خزانوں کی یاد

کا ذکر کیا گیا ہے انھوں نے صلح کے بعد ادا کی ہلاکت اور ان پر جو غنایا آئے اس کا ذکر ہونے لگا اس سے ہوتی ہے کہ جنگ میں بعض

قسم کا مال دشمن سے حاصل ہوتا ہو اس کو کس فرض پر صرف کیا جائے۔ اس کے متعلق یہ حکم دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی عام ضروریات

پر خرچ ہو لیکن یہ سمجھنا ہے کہ جنگ کے بعد ضروریات میں سے نہیں بلکہ بعض ایک اتفاقی چیزیں آدھ اور جو جنگ کے ذکر کے بعد ذکر

فرما اس طرف توجہ دانی کہ کتنی بااخلاق انسان ہزار ہا برس میں ملے کر۔

۱۲۲ اللہ جل استعشاء عرف کا نام ہے یعنی خوف محسوس کرنا۔ انا منکم وعلین (ظہر ۱۲۲) وعلوہم جعلہ دلوہم ۱۲۳

زادہما انا اناس سے معلوم ہو کہ ان کو یہ پیشانی ہو کہ جتنا ہی گنہگار ہے اعمال سے اس میں نقص واقع ہوتا ہے اور اچھے اعمال سے

ایمان بڑھتا ہے۔ بخاری میں حدیث مروی ہے کہ ان کی سادگی اور پشائیں ہیں جن میں سے اللہ والا اللہ ہے جس کا اللہ اور سب سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فل۔ انفال  
یعنی صاف نفل  
یعنی نفل

فل۔ انفال

بسم

ایمان کا بڑھنا  
یعنی ایمان





۹ رَیْحَیْنِ الْحَقِّ وَیُحِلُّ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُجْرِمُونَ اُذْ تَسْتَخِفُّونَ رِیْکُمْ فَاَسْتَحْجَبَ

مکرمین کا حق اور باطل کو چھوڑنا ظاہر کر دے جو مجرم تائب نہ کریں جب تم اپنے ریکے دھانکتے تھے سو اس نے تم کو چھپا

۱۰ لَقَدْ اَنزَلْنٰی مُیْمَنًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرَدِّفٰتٍ ۚ وَجَاعَلَهُ اللّٰهُ لَا بُشْرٰی

وہاں میں ایک ہزار آنگے چنے والے فرشتوں کے ساتھ تبارہی مدد کو آئے اور اس نے اس کو صرف ایک غمخیزی قرار دیا

اور کہہ دیا کہ اذکر  
اور کہنا فی اسرارہ

اس آیت میں جنگ بدر کی وجوہات کو ادرہ بھی گھول دیا جو یہاں صاف بتا دیا ہے کہ دو گروہ تھے ایک مسلح اور ایک غیر مسلح یعنی  
تھامس قافلہ دار تھے دینی مسلمانوں میں سے وہ لوگ جنگ خوف کا ڈکا دہے چلا چاہتے تھے کہ فریخ مسلح گروہ یعنی قافلہ کیساتھ مقابلہ ہو  
اور اللہ تعالیٰ اس کے خوف کا ہٹا چاہتا تھا یعنی مسلح لشکر کے مقابلہ ہو۔ تو اس صورت میں تمہارے مخالفانہ والا اللہ تعالیٰ قافلہ یعنی ٹھکانا  
اسکے حکم سے قافلہ دار صاف سلام ہو اور کہ یہ قافلہ مسلح لشکر کے مقابلہ کیلئے تھا یعنی اور جس کے مقابلہ کیلئے اور قافلہ قافلہ پر حملہ کر کے کیلئے  
نہ تھا جو محض اپنے گروہوں کی فرائض یعنی پیچھے واپس ہوجانا سے مدعا کو ثابت کرتی ہے۔ اور چون روایات میں قافلہ پر حملہ کرنے  
سے منع کی ہے بتا دیا ہے وہ اس پر پھول پڑتی ہیں۔ ساقیوں و ریل ان انفلا میں ہو ویریل اللہ ان یعنی الحق بکھلتے ہے  
ظاہر ہو کہ کلمات سے مراد کوئی اللہ تعالیٰ کا کلام ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے کلام کو ایک جنگ کیا مطلق ہو سوائے اسکے کہ اس جنگ کے  
مشتق کوئی چیز تیار نہیں چنانچہ وہاں کہیں میں جنگ بدر کے مشتق اور مسلمانوں اور کافروں میں مقابلہ ہو کہ مسلمانوں کے قافلہ  
آئے کہ مشتق ہو کہ چیز تیار ہیں اور کلمات میں انہی پیشہ گوئیوں کی طرف اشارہ ہو یوں یہ جنگ محض جنگ نہ تھی بلکہ ایک  
دلیل اور نہایت واضح دلیل اسلام کی صداقت کی تھی لیکن قافلہ پر حملہ کرنے کی کوئی پیشگوئی تھی نہ کوئی سی پیشگوئی ہوئی تھی  
آخری دلیل انفاق و تقلم جاہل انفاق میں ہو یعنی اللہ تعالیٰ کا انشا تمہارے حین سے طاعت میں ہے تھا کہ کافروں کی  
جڑ کاٹ دے یعنی ان کی طاقت کو کچل دے لیکن ظاہر ہے کہ کفار کی طاقت ایک قافلہ کو کٹنے سے کچل جاسکتی تھی  
بلکہ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنا پرانہ رنکار لگا کر ہلاک ہوں +

خبر غیث استغاثہ

۱۱ وَاسْتَغَاثَهُ غُلٰبُ فَرٰثِ الْغُلٰبِ  
غیث وہ فرس پر جلا جا رہا تھا یہاں طلب مدد ہی مراد ہے جیسا کہ سیاق سے ظاہر ہے۔ اور دوسری جگہ یہاں استغاثہ مراد ہے  
مِن شَیْطٰنٍ وَالْمَغْضٰی ۱۱۵) اِن یَسْتَفِیْثُوْا یَقٰیضُ اِجْمَاعًا لِّمَلِیْکٍ ۱۱۶) +

دفعہ ۱۱۵

مردم دین۔ دفعہ ۱۱۵ تا ۱۱۶ یعنی چھپنے کے واسطے یا چھپنے سے کہتے ہیں اور اذکر کہتے ہیں اسے گھر سے کہ چھپے  
صبر یعنی سہجے، اور کہہ دیا اور اذکر کہتے ہیں اور منہ دیت متقدم کر دینی چھپکے وہ اور سرور یعنی دین  
اور اذکر کہتے ہیں کہ ایک انگ یعنی میں جنوں نے یہاں دین کے معنی چھپے آئے والے کہتے ہیں انہوں نے زبوت اور اذکر کہتے  
ایک معنی کہتے ہیں۔ رنکار کہ آگے چلنے والے فرشتوں سے کیا مراد ہے اور اس کے چھپے کون ہو سکتا ہو کہ رنکار کہہ کر آگے چلے  
ذکر ہو مسلمانوں کو ثابت قدم کرے اور کفار کے دل میں رعب ڈالے تھے اور وہی دہاک لال اللہ لکۃ ۱۱۶) فی معکم فہم الذل  
امنا ساقی فی طلب الذل میں کفار والہب ۱۱۷) یعنی وہ مسلمانوں کیلئے متقدم تھے یعنی وہ آگے تھے اور ان کے پیچھے لشکر  
اسلامی تھا۔ اور اپنے ہاتھ میں تھے ہیں قیل اللہ للفتن بین الھتکیر یفوت فی طلب الوفاء والوفۃ +

دفعہ ۱۱۶

یہ بھی اسی وقت کا ذکر ہو جیسا کہ اذکر استعمال سے ظاہر ہو جب نبی کریم صلعم مدینہ سے نکلے ہیں۔ مسلمان اپنی کڑواہی  
دیکھ کر اور دشمن کی طاقت دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں۔ اگر قافلہ پر حملہ ہو تو طلب مدد کا کوئی موقع نہ تھا۔

دفعہ ۱۱۷

# وَلَا تَطْمِئِنُّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دلوں کوطمینان نہ ہو اور وہ تمہارے لیے صرف سے ہی ہو بیشک اللہ غالب بھگت والا ہے ۱۳۹

اعظم ہر کج ب ایک گروہ ڈرا ہو کہ جس موت کے شندیس دیا جاتا ہو وہی وقت طلب مرد کا جو پس یہ دینیں دلیل اس با پر ہو کہ مسلمان کھڑے لشکر کا کھڑے مقابلہ کیلئے تھے نہ قافلہ پر حملہ کر کے کیلئے ۔

ایک ہزار فرشتوں کی خصوصیت کیوں کی؟ ایک ہزار عدد کامل بھی ہو گروہ سری بات یہ بھی ہو کہ دشمن کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی اسی لئے اس لئے اسی قدم لانگ کی نصرت کا وعدہ دیا دیکھو ۱۳۹

۱۳۹ ملائکہ کے ذریعہ نصرت کا وعدہ دیا اسکے متعلق یہاں دو باتیں بیان فرمائیں۔ ایک یہ کہ تمہارے لئے یہ خوشخبری ہو کہ یہ ظاہر ہو کہ تم سب آدمی ایک ہزار کا مقابلہ کر سکتے تھے ملائکہ کے نصرت کا وعدہ دیکھو کہ یہ خوشخبری مسلمانوں کو دی اور بتایا کہ تمہاری تائید میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہو کہ مسلمانوں کے لئے یہ خبر تھی کہ کفار کے ساتھ انکی جنگ ہو گی تو وہ مغرور و متعصب نہ ہو انکا پروردگار جبرائیل علیہ السلام مروان اللہ بنو القریۃ ۳۵۰) یہاں یہ بھی بتایا کہ وہ مدد کر رہے ہو گی۔ اسلئے ملائکہ کا ذکر فرمایا کہ انکے میں سب آدمی ایک ہزار سے اسباب دے سکتے تھے سب آدمی کے کوئی اسباب ان کے خلاف تھے اسلئے ان کے خلاف فیذا ہو جائیں تو ملائکہ کی نصرت کے وعدہ میں یہ بتایا کہ وہ اسباب کوئی انسانی تھا اور نہ تیرہیں بلکہ بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسباب پیدا ہو گئے اور ملائکہ چونکہ وہ اسلئے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کام لیتا ہو اسلئے ان کے ساتھ کام کر گیا ۔

دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو کہ وہ اسباب کا پیدا کرنا بھی ملائکہ کا حق اور یہ عام خبر ہو کہ وہی شخص جب اسکے قلب میں اطمینان ہو تو بہت جلد ہشہ کام کر سکتا ہو۔ حالانکہ اگر اس کا قلب اطمینان سے خالی ہو تو اسکے جوابی قوتی اور ظاہری سامان اس کو کچھ بھی نفع نہیں دیتے ۔

تیسری غرض ساقی فی قلب الذین کفر وہا الموجب (۱۲) میں بیان فرمائی تھیں ملائکہ کے ذریعہ سے دشمنوں کی کیا روٹ لگایا جائیگا اور یہ بھی ہے کہ وہیں تھے ثابت قدم ہو سکیں گے اور باقی کھینچنا ثابت قدم ہونے تو بھی مسلمانوں کو فتح دل کی تھی اس لئے فرمایا کہ اگر وہ بھر جائیگے اسی کی طرف ملائکہ کیلئے فقط یہاں دھنیں اختیار کرنے میں ایشاہ ہو یعنی وہ مسلمان لشکر کے لئے آگے کھڑے دل میں رعب ڈالنے کا بیٹھ گئے تاکہ کفار کے لشکر کے مسلمانوں کے سامنے قدم جم سکیں ۔

ان جن افراد میں کوئی خطر نہ تھے ہوتے یہ صاف سمجھ آتا ہو کہ ملائکہ کا نزول ایک حقیقت تھی اور اسی نزول سے ہی ملائکہ کے قلوب کو قوت ملی اور کفار کا لشکر رعب ہو گیا۔ یہ سوال کہ آیا ملائکہ نے انسانوں کی صورت میں ہرگز کسی اور طرح پر بھی کفار سے لڑائی بھی کی یا نہیں اس بارہ میں شکیف مائیں ہیں۔ ایک روایت میں ایک انصاری کا ذکر ہو کہ وہ ایک کا فر کا قتل کر دیا تھا کہتے ہیں اس نے ایک کوشے کے آگوشی اور وہ کا ڈر گیا اس نے یہ ذکر رسول اللہ صلعم سے کیا تو اپنے ذرا کر گیا کی ادا سے تھا۔ اور اس کیس میں ہو کہ وہ جل بن مسعود سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات تھی کہ ہم آواز سننے سے انہیں شکل نہ دیکھتے تھے کہ انہیں نہ کہیے ملائکہ تھے۔ ان دونوں سے تو ظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ فرشتوں کو کسی نے دیکھا نہیں اور وہ جنگ کر سکتے اور بعض لوگوں نے کہا کہ انہیں نے سینکڑوں کوشے چنے ہوئے مسلمانوں کی صورت میں لڑائی کی مگر قرآن کریم کی صحت ان دونوں کے خلاف ہو اس آیت کے الفاظ قطعی ہیں چنانچہ نام ماضی فقیر کیس میں لکھتے ہیں والای علیہا بل علی صہا ان اللہ لعلہ لکفر لقتال قلوبہ تعالیٰ وما جلدہ اللہ الا بظہا علیہ یعنی یہ کوشے کھاتے ہوئے لڑ سکتے تھے کہ وہ کھانے کا دن ملائکہ جب کہ کہتے تھے نازل نہیں ہوئے اور اسکی تائید میں ایک روایت حضرت ابن عباس سے نقل کی ہو جس میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا

ایک ہزار ملائکہ

ایک ہزار فرشتے

ملائکہ جبرائیل علیہ السلام







۱۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَارْجِلَكُمْ إِلَى الْمَسَاحِلِ وَلَا تَكُلُوا مِنْهُمُ الْآذَانَ

اے مومنو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے کی حالت میں طہارت سے پیشہ ہو پھر

۱۱ وَمَنْ تَوَلَّى فَوَیْءَهُمْ فَلَا تُؤْمِنُوا بِهِمْ وَلَا يَدْرَأُ عَنْهُمْ شَيْءٌ إِنَّ الْأَشْقَى الَّذِي اتَّخَذَ الْأَعْيُنَ عَدُوًّا قَدَرًا لِّقَوْلِ اللَّهِ قَوْلًا بَاطِلًا

اور جو کوئی اس منہ سے اپنی پیٹھ پھیرے گا سو اسے اس کے کبکب کھینچے ایک طرف پھر جائے یا کسی جماعت کے ساتھ جائے

۱۲ يَغْضِبُهُمُ اللَّهُ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَالشَّيْءُ الْمَوَدَّى فَلَمَّا تَفَقَّطُوا مِنْهَا رَكْعَةً فَلَمَّا تَفَقَّطُوا مِنْهَا رَكْعَةً فَلَمَّا تَفَقَّطُوا مِنْهَا رَكْعَةً فَلَمَّا تَفَقَّطُوا مِنْهَا رَكْعَةً

تو وہ اسے غضب لامل ہو گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بری ملک ہے ۱۳ پس تم ان کو ترک نہیں کیا بلکہ

اللَّهُ فَتَنَّهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ

ان کو ترک کیا اور جب تو نے پھینکا تو نے انہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا اور تاکہ وہ مومنوں کو اپنی طرف

مِنْهُ بَلَاءٌ حَسْبُكَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

سے اچھا انجام دے بیشک اللہ سنے والا جاننے والا ہے ۱۴

۱۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

۱۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

۱۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

۱۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَتَقَبَّلْ مِنْهُمْ اِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

ذَلِكُمْ وَأَنَّ لِلَّهِ مِزْنَ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝ اِنْ تَسْتَفْتُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْقُرْآنُ

یہ دیکھ لی اور جان لو کہ اللہ کا کد کی جگہ کو کد کرنے والا ہے اور اس کے کد کے خلاف کوئی قوت نہیں ہے اور اس کے

وَلَنْ تَنْتَهَوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ فَلَنْ تَعُودُوا نَعْدًا وَلَنْ تُنْفِقَ عَنْكُمْ فِيمَنْ تَكُونُ

اور اگر تم کہ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نہ کہو گے بھی اور نہ کہو گے اور تمہارا جتنا تمہارے کو بھی کام

شَيْئًا وَلَا تَكْثُرْ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يٰ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

تو ایسے نہ ہو کہ بڑھتی ہو۔ اور (جان لو) کہ اللہ مومنوں کے ساتھ ہے ۱۳۱۱ اسے کو جو ایمان دے اور

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝

۱۳۱۲ اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور اس سے مت پھرو اور نہ اس کے سامنے ہٹو ۱۳۱۲

۱۳۱۱ ذلک میں اشارہ سب سے پہلے کے نسخ کی طرف ہوتا ہے اور اللہ مومن کید الکافرین میں ہوتا ہے یا کہ ابھی جنگ جاری تھی لیکن اللہ تعالیٰ اس کو کڑھ کر بھیجی آہستہ آہستہ یہ خود رک جائیگے ۱۳۱۲

۱۳۱۲ کفار کا جواب کہ جسے چاہے تو اسے کربہ کو کڑھ کر دے گا کی الہام اللہ اعلیٰ الجبروت و اقدس فی القیوم و اکرم المرسلین اسے اللہ

دہوں لشکروں میں سے اعلیٰ لشکر اور دونوں جاعتوں میں سے زیادہ ہدایت والی جاعت کو اور دونوں گروہوں میں سے زیادہ

مستور گدہ کہ وہ بعض معاہدہ میں ہو یا کہ جو ملنے میدان جنگ میں یہ دھاتی تھی کہ ہم دونوں فرقوں میں سے فساد اور قطع

رحمی کا رنگ ہو اس کو پاک کر دے یا دھاتی دعاؤں کی طرف اشارہ کیے ڈرا یا ہو کہ تمہاری اپنی دعا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے

فیصلہ دے یا اب اس فیصلہ کو قبول کر لو ۱۳۱۳

۱۳۱۳ کفار کو طبیعت کی ہو کہ جنگ سے جنگ جاؤ تو اسی میں تمہارا فائدہ ہو اور پھر جنگ کر گئے تو اس کا نتیجہ بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ

ہمکنہ گئے اور یہ بھی ہوگی کہ کچھ الفاظ میں کہی کہ کتنے بڑے بڑے لشکر لیکر آؤ گا سیاب ۱۳۱۴ ان حالات میں جب سلاطین کی جیت

۱۳۱۴ اچھے کر کے آؤں کفار کو صاف کہہ کہ تمہارے بڑے بڑے جتھے اسلام کو نیست و نابود کر سکیں گے بلکہ جہنم کا خیمہ

یہ ہو گا کہ تم کو مرنے لگی اور مسلمانوں کو بتا کر کہ اللہ کے ساتھ ہو یعنی وہ کامیاب اور غالب ہو گئے اس طرح میں خود مسلمانوں کو

تنبیہ کرتا ہوں اور انکو بتاتا ہوں کہ یہ سب لکھ لیا کہ اس حکومت اور بادشاہت کا بل جاتا اور دشمنوں کا نالام ہو جا رہی فلاح

اور بلکہ تمہاری جتنی فلاح اور اللہ کے حکام کی پابندی میں ہو جا رہی موجودہ حالت کیلئے ہدایت ہو ۱۳۱۵

۱۳۱۵ لا تکلوا حنہ۔ یہاں خیر مسلمانوں پر لڑا حنہ دلاست کرتا ہے یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت سے لوگ اپنی فکر۔

در حقیقت ظاہر میں تو صرف رسول کی ہی اطاعت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیشا میں ہی مدد پہنچاؤ اور اپنے اگر خیر صرف رسول کی طرف ہو تو یہی چھ پیچ پیچ یا جو کہ دوسرے رنگ میں رسول کی اطاعت بھی آخر اللہ کی اطاعت ہی ہو اسلئے اللہ کی طرف

منسوب کی جائے تو یہی چھ نہیں ۱۳۱۶

یٰ

اللہ کے کتب میں اور اس کے

جنگ میں

اللہ کے ساتھ ہے

اللہ کے ساتھ ہے

مسلمانوں کی فلاح





۲۸ لَا تَحْزَنْهُ اللَّهُ وَالرَّسُولَ وَتَحْزَنُوا أَمْنَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلِمُوا

اشادہ رسول کی خیانت نہ کرو (۱۵۰۰) اپنی باتوں میں خیانت نہ کرو تاخیر کی کہ جانتے ہو ۱۳۳۹ھ جان دو

أَنْتُمْ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرُ عَظِيمٌ

کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے اور کہ اللہ کے اس بڑے اجر سے ۱۳۳۹ھ

واللہ اعلم ۱۳۳۹ھ اور اسی سے مادی ہی جو مصدق ہی ہو سکتا ہے جیسے جنتہ لما فیہ (الحجۃ ۱۱) اور ہم مکان ہی جیسے مادام جہنم (بنی اسرائیل ۹۵) ۱۵۰۰

ایک خطبری

ساتھ ہی اس فتنہ عظیم میں ایک فتنہ بری بھی دی ہو کہ اگر تم اس وقت کمزور رہے تو ہم اس وقت کو بھی یاد کرو جب تم مقرر ہو چکے تھے اور کہ وہ بھی یعنی اسلام کی ابتدائی حالت میں اس وقت تمہاری حیثیت اسی قدر تھی کہ لوگ اگر بدبختی تم کو پہنچا کر کہہ دیتے کہ تمہارے پس کی بات نہ تھی پس اگر اس وقت بھی تم کو اللہ تعالیٰ نے مصائب کا پناہ دی اور مادی نصرتوں سے تم کو مضبوط کر دیا تو اب ساری باتیں بھلے پورے ہو کر تم کیوں بایں ہوتے ہو؟

اشادہ رسول کی خیانت  
نے ہوا اور کہ تمہاری  
کا راز

۱۳۳۹ھ اللہ و رسول کی خیانت ہے جو کہ ان کی فرمائندہ داری کا اقرار کر کے مسلمان کہلا کر پھر ان کی فرمائندہ داری میں خیانت نقص جملہ کا نام ہو دیکھو ۱۳۳۹ھ یا یہ کہ وہ کام کس جس سے دین اسلام کو رد و قوم مسلمان کو نقصان پہنچا ہو کیونکہ دین ایک امانت تھی جان کے سپرد کی گئی تھی مسلمانوں میں یہ خیانت ہی اصل ان کی بڑی تباہی کا موجب ہو رہی ہے قوی اور دینی اغراض کو اپنی ذاتی اغراض پر قربان کر دیتے ہیں چند چیزوں کے لئے کہ قوم کو اور دین کو نقصان پہنچانے کے کام کر لیتے ہیں ایک دینی خواہش کے سامنے اپنے اعلیٰ فرائض کو برباد کر دیتے ہیں ایمان فرائض اور قوم فرائض ان کا عام شیوہ ہو گیا ہے۔ بڑی بڑی سختیں اسی سے تباہ ہوئیں کہ ایک شخص نے چند پیسے اپنی جیب میں ڈالنے کے لالچ سے اغراض قوی کو دوسری قوموں کے ہاتھ بیچ دیا چند وستان میں سلطنت کھو کر اب بھی عام شیوہ ہو کر ایک خان بہادری یا چند گز زمین کے لئے قومی مفاد اور دینی مصلحت کو خیر باد کہہ دیے ہیں گو یا اس حصہ آیت میں اغراض قومی اور اغراض دینی کو مقدم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ قومی ترقی کا راز ہے۔ تمہارا اتنا دل کی خیانت ہے جو کہ قومی اللہ تعالیٰ سے انسان کو دیتے ہیں ان کو اپنے عمل اور بدعت پر کام میں نہ لائے اور خدا و ملائقیوں کو بیکار کرے۔ یہ انسانی یعنی افراد قومی کی ترقی کا راز ہے جب تک مسلمان اخلاقی و اصلاح سے کام نہ لیں تو ان کی سرسراہٹ اور حکومت حاصل کرنے کی خواہشات کا حشر بھی ناکامی کے رنگ میں ہو گا۔ اصل بیماری جہنگ اور دہ دہ و باد شاہت ہے کیا لہیگا؟

اغراض قومی اور  
کی اہمیت کو دیکھنے  
کا راز

۱۳۳۹ھ مال اور اولاد مسلمانوں کے لئے فتنہ ہو گئے ہیں اسلئے کہ انہوں نے اسی کو فرض زندگی سمجھ لیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا اسی قدر فرض ہو کر اپنے لئے کچھ مال کمائیں یا بیچ کر لیں۔ اور اپنی اولاد کا کچھ فکر کریں۔ اور اغراض قومی اور اغراض دینی کی اہمیت کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر بھی اسی مال اور اولاد پر ہی اگر کسی عیسوی قوم میں غلبہ رہ گئے اور اولاد دوسروں کی حکم ہو گئی۔ وہ مال جس کو فرض زندگی سمجھا تھا وہ بھی جاننا راز ۱۵۰۰ھ اولاد بھی ذلیل ہوئی جس کو دستور حکمرانوں نے غرض علی کر تک کر دیا تھا



۳۲ وَلَئِذَا قَالُوا لِلَّهِ هُمُ الْكَافِرُونَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا

اصحاب انہیں سے کہہ گئے اٹھ اٹھ کر میری طرف سے حق ہو تو ہم پر آسمان سے پتھر

۳۳ حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ نُفِثْنَا بِعَذَابٍ كَثِيرٍ ۝ وَمَا كَانَ لِلَّهِ لِيُعَذِّبَهُمْ

ہم سے یا ہم پر ہذا تک عذاب بھیجے ۱۲۲۹ جو اللہ شہید تھا کہ ان کو عذاب دیتا

۳۴ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا كُنْ

حالہ کہ تو ان میں تھا اور اللہ شان کو عذاب دینے والا نہ تھا حالہ کہ وہ استغفار کرتے ہیں ۱۲۳۰ اور اللہ تعالیٰ

أَلَا يَعْلَمُ بِمَنَ اللَّهُ وَمَن يَعْبُدُ مِن دُونِ الْمَسِيحِ حَرَامٌ وَمَا كَانُوا أَفْلَهِةً

کہ شان کو عذاب دے اور وہ سب حرام سے روکتے ہیں اور وہ اس کے ولی دینے کے قابل نہیں

إِنْ أُولَئِكَ إِلَّا الْمُنَافِقُونَ وَلَكِنَّ الشُّرُكَةَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اس کے ولی سوائے منافقین کے اور کوئی نہیں دیکھتے لیکن ان میں سے بہت نہیں جانتے ۱۲۳۱ کا

۱۲۲۹ الحج جب ان سے پہلوں کا ذکر کیا جاتا ہے وہ کہنا یاں تو دہریے ہیں اور ان کی مخالفت حق کا انجام بنانا جانا

تو پھر یہ کہتے کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم حق پر ہیں تو ہم پر ایسا ہی عذاب کیوں نہیں آتا۔ بعد میں بھی ان کا اس قسم کی دعا کرنا ثابت ہو دیکھو ۱۲۳۰

۱۲۳۰ وہ بتایا ہو کہ عذاب تو ہم پر آنا ہی تھا۔ مگر اس وقت کس طرح آتا جب محمد رسول اللہ صلعم بھی تمہارے وسیع ہیں

تھے۔ سنت اللہ خدا کے متعلق یہی ہو کہ جب نبی قوم سے الگ ہو جاتا تو تب عذاب آتا ہو نہیں اہل مکہ پر عذاب ضرور آتا تھا

کہ ہجرت نبی کریم صلعم کے بعد ان کو دوسری وجہ یہ دی ہو کہ ابھی وہ استغفار کرتے تھے تو ان کو بظاہر خدا کی حالت میں عذاب تک

باجب لیتے تھے مگر پھر وہ جانتے تھے اور ان کو وہ میں جا کر استغفار بھی کرتے تھے لیکن جب آخر خدا بل پر عرض کھڑے ہوئے

اور تلوار اُٹھانے سے لی کہ مسلمانوں کو باطل نیست و نابود کر دیں تو وہ حالت استغفار پھر باقی رہی۔ اور یہاں ہم

یستغفروا میں اشارہ مسلمانوں کے استغفار کی طرف ہے کہ جب ان میں ایک قوم استغفار کرنے والی تھی تو

عذاب ان پر کس طرح آتا ۱۲۳۱ یعنی عذاب کا اتنا قوس لئے ضروری کہ وہ حق کی مخالفت کو ترک نہیں کرتے اور سب حرام سے مسلمانوں کو

مسلمانوں کے عذاب کی

پھر یہ کہ









وَمَا أَكْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّفَاقُ الْيَمِينِ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے جس پر ہم نے اپنے بندہ پر حق و باطل میں فرق کرنے کے واسطے عید الیمین میں شہید کر دیا، اسے ہم نے چاہا کہ

۱۲ اِذَا نَزَمُ بِالْعُدْوَةِ الدَّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالْكَوْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ۖ وَلَوْ

جب تم نزدیک نہ ہو مگر دوسرے کے پاس سے دور ہو، اور اگر تم دونوں

تَوَاعَدْتُمْ لِاجْتِمَاعٍ فِي الْبَيْعِ ۚ وَلَٰكِنْ لَّيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَمَّا الْكُفْرُ الَّذِي

آپس میں تم وعدہ کرتے ہو کہ ایک دوسرے کے پاس سے ملو گے، مگر کہتے ہیں کہ اللہ ہے، اور اسی کا کفر ہے

مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَبَيِّنَةٍ ۚ وَبَيِّنَةٍ ۚ وَبَيِّنَةٍ ۚ وَلَٰكِنْ لَّيَقُولُنَّ اللَّهُ لَسَنُيْمُ عَلَيْهِ ۚ

وہ کھلے دلائل سے ہٹ کر ہو، اور جو زندہ ہو، وہ کھلے دلائل سے زندہ ہو۔ اے اشرقیہ! تم نے کہا اے اللہ جاننے والا ہے

۱۳ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے اللہ! یہ عید الیمین ہے، جس دن تو اپنے بندوں کو جو تم نے اپنے دوسری باتیں جو حق و باطل میں فرق کا موجب

۱۴ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۵ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۶ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۷ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۸ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۹ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۰ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۱ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۲ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۳ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۴ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۵ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۶ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۷ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۲۸ اَللَّهُمَّ الْفُرْقَانِ ۖ يَوْمَ يَفْعَلُ مَا كُنْتُمْ بِالْعُدْوَتَيْنِ لَا تَدْرِي ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۳۳ اِذْ يُرِيكُمُ اللَّهُ فِي مَنَاصِكِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُمْ قُرْآنًا كَرِيمًا

جب اللہ نے تم کو اپنے مناصک میں دکھایا تو تم نے ان کو بھول کر دیا اور تم کو یاد دلاؤ کہ ہم نے تم کو قرآن کریم نازل کیا تھا

۳۴ فِي الْأَفْرَافِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَمِعَ مَا تَدْعُونَ ۚ إِنَّا تِلْكَ آيَاتُ الْعَذَابِ ۖ وَأَذًا

بلکہ ان کے گوشوں میں ہے اور لہذا اللہ نے تم کی دعا سنی ہے۔ اے لوگو! یہ آیت عذاب کی ہے اور آزار دہ

يُرِيكُمُ هُمْ إِلَى الْبَيْتَيْنِ فِي أَهْيُسُكُمْ قَلِيلًا ۚ وَيَقْضِي لَكُمْ فِي

انہیں تم کو آپس میں دیکھنے کے واسطے اور تم کو اپنے گھروں میں لے جانے کے واسطے اور تم کو اپنے گھروں میں لے جانے کے واسطے

۳۵ أَعْيُنُهُمْ لِقَافَى اللَّهِ أَمَّا كَانَ مَفْعُولًا ۚ وَاللَّهُ يَخْرِجُ الْأُمُورَ يَافَعًا

اور ان کی آنکھیں اللہ کے سامنے ہیں اور اللہ نے ان کو اپنے گھروں میں لے جانے کے واسطے اور اللہ نے ان کو اپنے گھروں میں لے جانے کے واسطے

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِينَهُمْ فَاتَّبِعُوا ۚ وَأَذْكُرُوا لِلَّهِ كَثِيرًا

اور ان کے پیچھے چلو اور ان کے سامنے کھڑے رہو اور ان کے سامنے کھڑے رہو اور ان کے سامنے کھڑے رہو

## تَعْلَمُ تَفْلِحُونَ

تم جانتے ہو تم کامیاب ہو

کودیکھیں مگر باہر کی فتح اسلئے فرقان دینی کہ کفار کو شکست اور مسلمانوں کو فتح ہوئی بلکہ اس نے کہیں ان پیشگوئی کی گئی

یاسب کہہ دینی میں آیا جو مت پہلے سے شائع نہ تھیں جیسا کہ کفار کو بھی تھا اور مسلمانوں کو بھی

۳۶ اِذْ يُرِيكُمُ اللَّهُ فِي مَنَاصِكِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُمْ قُرْآنًا كَرِيمًا

جب اللہ نے تم کو اپنے مناصک میں دکھایا تو تم نے ان کو بھول کر دیا اور تم کو یاد دلاؤ کہ ہم نے تم کو قرآن کریم نازل کیا تھا

۳۷ فِي الْأَفْرَافِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَمِعَ مَا تَدْعُونَ ۚ إِنَّا تِلْكَ آيَاتُ الْعَذَابِ ۖ وَأَذًا

بلکہ ان کے گوشوں میں ہے اور لہذا اللہ نے تم کی دعا سنی ہے۔ اے لوگو! یہ آیت عذاب کی ہے اور آزار دہ

يُرِيكُمُ هُمْ إِلَى الْبَيْتَيْنِ فِي أَهْيُسُكُمْ قَلِيلًا ۚ وَيَقْضِي لَكُمْ فِي

انہیں تم کو آپس میں دیکھنے کے واسطے اور تم کو اپنے گھروں میں لے جانے کے واسطے اور تم کو اپنے گھروں میں لے جانے کے واسطے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب کی حدیں

۴۹ اَذِيقُوا الْمُسُفِقِينَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرُوضٌ غَرْهًا كَأَوْ دِينَتُمْ دُونَ مَنْ يَتَوَكَّلُ

جب طلاق اور دہ جہی کے دلائل بتا دی تھی کہ ان کے ان لوگوں کے دین نے دہ کا دین اور دین کے دین

۵۰ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ ۝ وَكَوْثَرَىٰ اِذْ يَتَوَكَّلُ الَّذِينَ كَفَرُوا مَلَائِكَةُ

ہو سکتا ہے، ایک اللہ کی حکمت والا ہے، اور اگر وہ کچھ جب فریضہ ان کی جو کافر ہیں، سو نہیں کر رہے

۵۱ يَصْرِفُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَذْبَارُهُمْ وُزُوًّا عِذَابِ أَخْبَرِي ۝ ذَٰلِكَ بِمَا

ان کے منہوں اور پیشوں کو اوستہ ہو گئے اور کہیں گے چلا کا مذاق کچھ ۵ اس کی سزا ہے

۵۲ قَدَمَتِ آيَاتُكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝ كَذَابُ الْإِلَاقُونَ ۝

تہا اللہ ان کے آگے کچھ ہے اور کہ اللہ بندوں پر کبھی ظلم کرنے والا نہیں ۵ فرعون کے لوگوں کا حال ہے

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ

اور جو ان سے پہلے ہوئے انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا سو اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے

۵۳ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

چاہے اللہ قادر ہو، کی سزا دینے میں سخت ہو ۵ اس نے کہ اللہ کسی نعمت کو نہیں بدلتا

أَنْفُسَهُمْ عَلَىٰ قَوْمٍ حَقٌّ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝

جو اس نے کسی قوم پر کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالتوں کو نہ بدلیں

۵۴ اِس رَکْع میں اصل ذکر کفار کی ہے جو مدعی کا ادبار بارہ لکھی کا جو اور ذرعن کے ساتھ مثال دینے کی وجہی غالب

کتاب کی حدیں

یہی ہو کہ وہ بھی اس طرح حضرت موسیٰ کے ساتھ ۵ کہ تھا فلما استغفنا عنهم الرضیٰ اجل ہم بالغنہ الما ہم ۵

۵۵ اِس رَکْع میں ۱۱۳۰ ایسی ہے جو یوں ہی کہ جو علم کے آخری زمانہ میں بھی بہت سی دفع میں آئیں جیسا کہ سورہ براء کے

۵۶ میں ذکر ہو گا ۵ بنیاد میں بھی حالت کسی ہی میں اور حضرت صلعم نے کفار قریش کی دستبرد سے مسلمانوں کو بچانے کے

۵۷ لئے کئی ایک اقدام کیا تھے جو حالت کفر پر تھیں حد سے کر کے تھے مگر جب یہ لوگ دوسرا مسلمانوں میں گزری دیکھتے تو

۵۸ فوراً حد شکنی کرتے تھے کہ ان کا اصول مذہب یوسپ کے اصول کی طرح یہ تھا کہ زور و دم کے ساتھ ایضاً حد کی کوئی

ضرورت نہیں ۵ مسلمانوں کی گزری کہ کوئی حد نہ تھا اور ان کا معاملہ چاندوں طرف دشمنوں کو دیکھ کر غافل ہو کر دیکھتے تھے کہ اس

ان وہوں پر پھر دوسرے کے اپنے آپ کو پاک کر رہے ہیں جو محمد رسول اللہ صلعم نے ان کو دے رکھے ہیں اس کا جواب دیا

کہ اللہ پر پھر دوسرے کو نہ دے گا اور کہ انہیں کھانا ہی دے گا غالب پر گئے کیونکہ اللہ غالب ہے ۵





فَأَمَّا الْيَوْمَ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ الْأَعْيُنَ ۖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

تو ای لاجمہ بہاری کو غزا کیلئے پرستے گی تو ہم ایک شکر ہے کہ مشفقانہ اندازِ رحمت میں کہہ دے کہ جس نے یہ خیال شکر پر گاہ

ۛ

سَبِّحُوا لَهُم مَّا يُخْفُونَ ۖ وَعَدُّهُمْ أَلَسْتُمْ بِذَاتِ الْبُيُوتِ ۚ

لے کر گئے۔

تُؤْمِنُونَ بِالْعَدْلِ وَاللَّهُ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَالْأَخْيَرُونَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَقْلُوبُوا كُتُبَ اللَّهِ

تم اس کے ساتھ اللہ کے دشمن اور باغی دشمن کو خوف زدہ کر دو گے اور ان کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُغْنِيهِمْ عَنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَوْمَ الْيَقِيْنِ وَانْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اس کو کہنا ہے اصبح کوئی جز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تم کو کوئی حاسر دی جائیگا، اس قدر غلط نہیں کہ اس کو

مراویہ یہ کہ جو لوگ بابا بزمِ محمدیاں کرتے تھے اس میں اٹھارہ تھے جس میں انکو اگر اسی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں پائے جائیں تو زندگ نہ ادا دینی جائے تاکہ وہ سب لوگ اس سرِ تکیہ کی مدد سے مانتا رہیں۔

**مخوف**

**۳۴** افاق خوف کردہ امر کی توقع پر جتنی یا معلوم مقامات کے حاصل ہو چکے ہیں وہاں اور کچھ عجب باری توفیق ہر وطن میں ملتا ہے۔

یہ ہرگز محال ہے کہ ان کے دوسرے تہذیبی و اخلاقی خفا کے یہاں درپہنی پیدا کرے۔ ان حالات کی وجہ سے یہ کہ جو تہذیبیں ہرگز اور خفا کی

على سواء

حاصلِ سوا و ہا برہی کو مقرر کئے ہوئے ہیں یا نہ ان کو شکست کی حالت میں پاکر چھوڑ دیا جائے یا عدم کی صورت میں توڑ دیا جائے کہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ عدم باقی تو فریقین کو مساوی حالت میں رکھ کر ایسی صورت میں معاہدے سے دست برداری

کری جائے۔ دوسرے فرق کو نقصان پہنچانا اور نظر نہ ہر +  
اسلام کا تشہیر لایا کہ اگر ایک فرقہ کو ساری عمر عزت اور اعزاز نہ ہو، بلکہ وہ ذلیل اور گھبر اور افت

یہ اسلمی کی اسیم کا لالہ ہو کر ایک جان ورم سے ساتھ جی جیات کی اجابت میں دی بلکہ وہ ایک اسلمی کو ملی گیا  
کا علم ہو جائے تو ان کو برائی ہو خود دیکر سادہ سے دست برداری کر لی جائے۔

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے  
میں آئے

۱۲۶) ایجنہ کا مقصد وکالتیں کیا ہیں، انکی آیت میں مسلمانوں کو خطاب کر کے اور ان کو دیکھ کر خدا کی طرف تیار ہونا کہ حکم دیا جاتا ہے

تیار دیا گیا ہے بھی مسلمانوں کو عاجزہ کر کے کسی امر یا نہی کے موجب مسلمان چاہندے طریقہ کار میں ہیں۔ اور ظاہر دنیا پر کفر کا طبقہ ہے اور ان کی تیار

کس قدر ایسے دلوں میں امید کی روشنی پیدا کتنی ہو، ایسے جو کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھڑ کر اپنے دلوں کو ایسی کھالیا گیا  
 گونہ آواز کی۔ دوسرے ایک تہذیب وہوہ حالت سے بھر کر اس کی حالات کے ماحول دوسرے کے جس ان کو ناگہان سے آواز

اور ان کی کیم سے وہ جیسے سب بڑے وہ حالت سے بھڑکے اور اس حالت سے باوجود کہ وہ کہتے ہیں ان کی کیم سے  
وہ کہتے ہیں وہ ان کی کیم سے وہ جیسے سب بڑے وہ حالت سے بھڑکے اور اس حالت سے باوجود کہ وہ کہتے ہیں ان کی کیم سے

ہم کو روٹی کی بڑی چٹائی پانچ سو صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد صاحب فاضل دینی اور کئی سے کوئی چالیس سال پیشہ بہ اسلام کا پیرو  
کہ وقت تو نزدیک رسید واپس نہ مریاں بھنا رہیں نہ علم افتاد یا سوسالیوں کیلئے نہیں نہ اسلام کیلئے مظهر بیت پر

جہاں وہ جب لوگوں سے خیال کیا کہ اسلام مطلوب ہوا وہی کے غلبہ کا وقت تھا۔





ج

مسلموں کی زندگی  
تعداد کو ذکر نہیں

۷۵ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا حَظُوا الْقِتَالَ إِن يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرًا

اے نبی! مومنوں کو جنگ کی ترقیب دو (۱۲۵) اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں

يُغْلِبُوا أَمَّا تَيْنَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا الْقَائِمِينَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا

تو دس پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں تو چار کافر میں سے ایک پر غالب آئیں گے (۱۲۶)

۷۶ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۚ أَلَمْ تَخَفْ اللَّهَ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ

اے لوگو! تم میں سے جو کچھ کہہ نہیں جانتے (۱۲۷) سوچو وہ قسم ہے اللہ نے تمہارا ہرجہ دکھا کر دیا اور وہ جانتا ہے کہ تم میں کدوئی ہے سو اگر

يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا أَمَّا تَيْنَ وَإِنْ يَكُنْ قَلِيلٌ يَغْلِبُوا الْقَائِمِينَ بِالْإِثْمِ

تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں دس پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں خدا کے حکم کو دہرا دہرا کرے گا

۱۲۵ حَوْضٌ حَوْضٌ اس کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھلائی نہ ہو۔ جہاں تک کے قریب پہنچ چکا ہو جتنی تک نہ حوضاً۔

(ص ۱۲۵) اور توفیق کے سنی ہر کسی چیز کو بہت اچھا کر کے دکھانا اس پر ترقیب دینے کے لئے کیا تھوڑی حدی

کا انداز ہو جیسے ترقیب میں مرض کا انداز (دع) ۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ پڑھانے کے بعد کہ تم میں سے جو کچھ جنگ کی ترقیب دو (۱۲۵) استعمال نہ

ہو وہ اس فرض سے کہنا معلوم ہو کہ جنگ میں حَوْضٌ یعنی ہلاکت نہیں جیسا کہ ظاہر نظر سے معلوم ہوتا تھا یعنی جنگ

میں ہلاکت نفوذ آتی تھی اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان جنگ کو پس نہ کر سکتے تھے دوسرے امر قابل غور

کہ قتال سے مراد کیا ساری دنیا کے ساتھ جنگ ہو؟ نہیں بلکہ اپنی دشمنوں کے مقابل چرچن کا ذکر اور ہونا ہو۔ اور

اسی مقابل چرچن کی اجازت ہو چکی ہو اور وہ قتال کیا ہے قاتلوا فی سبیل اللہ اللہ اللہ یقاتلو تکھرو تمہارے ساتھ

جنگ کہہ تو میں صرف ان کے ساتھ جنگ کرو وہ بھی اللہ کی راہ میں نہ اتنا کام کے لئے نہ چلے لیکن کے لئے۔ اے

دین اسلام کی حفاظت کے لئے ۶

۱۲۶ مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابل بہت ہی تھوڑی تھی پس ان کی اتنی کیلئے فرمایا کہ تم صابر بنو یعنی مصائب

مشکلات کا مقابلہ کرو تم میں سے ایک آدمی دس پر غالب آئے گا۔ اس کی وجہ بتائی کہ تمہارے دشمن ایک ایسی قوم ہیں

کہ وہ سمجھ کے کام نہیں لیتے۔ تو یہ اسلام مسلمانوں کے اندر وہ ہمدردی پیدا کرنا نہیں چاہتا جو خدا خدا کا کام کرے

بلکہ ایسی ہمدردی پیدا کرتا ہے جو عقاب کا نتیجہ ہو یعنی انسان سچ سمجھ کر کسی کی زندگی کی یہ عرض ہے پھر اس

اصول عرض پر اپنی زندگی کو لگا دے جس سے اپنی زندگی کی عرض کو نہیں سمجھا وہ اگر ایک وقت جس کے تحت

اسی آپ کو خود میں ڈال دے کہ چھوڑ دو چھوڑا اس کی خیال اس کی بہت کو کر دے کہ دیتا ہے یہی رنگ صلی ہو

جو یہ بلکہ شاید یہ یقینوں اس کی طرف شاہد کرنے کو فرمایا دس عیسائی مشرکی ایک مسلمان مسلح کا مقابلہ نہیں

کی جیتے جیتے کہ آپ کے مقابلہ کی بنیاد علم و عقابت پر نہیں ۶

مسلمانوں کا دھرم  
غلبہ آنا اور اس کی  
وجہ عقابت کرنا



## تو کہ کتاب میں اللہ سبحیٰ

مرا کہ طرف سے پہلے حکم پہنچا ہوا

اور حضرت عمر کو فرمایا کہ میری مثال فلاں کی مثال ہو جنہوں نے کہا فلاں دہلی الاوض من الکفارین دیا۔ اور حضرت عمر کی مثال نے کہا زبنا الحسن علیٰ اموالہم۔ اور اصل اپنے حضرت ابو بکر کی مثال ہے کہ کیا اسی آیت کا نازل ہوئی لیکن حضرت ابن عباس کا مسند مزید روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو بکر کو بھی کریم صلعم رو سمجھتے تھے۔ حضرت عمر نے وجہ دریافت کی تو اس آیت کا نزول وجہ بتائی گئی یعنی یہ کہ وہ نبیائے خلاف نشانے کو مٹا دینا تھا۔ ایت کے اس حصہ کے خطا ہونے پر جو نگہ قرآن کریم پر اس وقت کے ہوا سنے یکسویں قبل نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کی وجوہات بتائی ہیں کہ امیر مومنین جو کہ خود یہ پھر مومنین حکم قرآن کے مطابق تھا۔ اہل اسلام کے کریم کی پہلی آیت میں جو کریم یا اللہ علیٰ قلب لمن فی ایدیاں دیکھو من الامم ان فیہم لکرم عظیم لکن انکم تغفرون۔ اخلاص منکر کے عینی یہ قیدیوں کو جو تباہی میں ہیں کہہ دو کہ اگر ایشہ تباہی سے دور ہیں کوئی بھلائی کا ستارہ تو تم کو اس کو بہت دیکھا جو تم سے زیادہ گنہگار ہے جو تباہی میں ہے بہتر مشغالی نہ کہ جو دیکھا کہ قتل کرنا ضروری تھا تو گھر پہنچی کسی طرح نہ کیا جاسکتی تھی یہاں تو قیدی کی رقم سے بھی بہتر کا وعدہ دیا جاتا ہے۔ پھر دیکھی معلوم ہوا کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک قیدی چھوڑے گئے نہیں تھے پس اگر رسول اللہ صلعم کو نشانے لگایا معلوم ہوتا کہ انہیں قتل کرنا ضروری ہے تو اس وقت تک کہ قیدیوں میں کچھ نہ ہو۔ دوسرے قیدی تو میں اس حکم کے مطابق لے گئے تھے کہ دشمن پر غالب آکر قیدی پر نہ لگتے ہر بغیر غالب آئے گئے نہیں اور جنگ میں دشمن پر غلبہ مل چکا تھا اور باقاعدہ فیج سے جنگ ہو چکی تھی۔

معلوم ہو رہی ہے راحت سے یکدم قرآن شریف میں موجود ہے کہ جب دشمن پر غالب آکر قیدی پر لڑو یا لکھو یہ لیکر پھر لڑو یا بلو یا احسان۔ قیدیوں کو قتل نہ کرنا کہ حکم قرآن شریف پر لکھا ہے۔ چنانچہ اس میں فرمایا فاذا اقمتم الذین کفروا فاضربوہم بالرقاب حتی اذا انقضت نفوسہم فشدوا الوثاق فاما من بعد فاما من اذ اوجبا ذلک من ذلک سے جاری جنگ ہو تو ان کی گردنیں بھریا نہ تاکہ جب ان پر غالب آجائے تو ان کو قید کر لے پھر اس کے بعد یا احسان کے بعد پھر لڑو یا ذبیہ لیکر۔ چنانچہ یہی کریم صلعم نے بعض جنگوں میں ہزموں کی تھوڑی دیر میں قیدی پر کوشہ لیکن یہی ان کو قتل نہیں کیا اور کاشا لکھ کر اس کے اپنے منتخب کردہ مالٹ کا فیصلہ تھا اور ان کی شریعت کے مطابق تھا بلکہ جنگ میں دشمن کو قیدی لینا باقی چھوڑنا میں جو یا بلو یا احسان ہی آتا دیکھا جس سے معلوم ہوا کہ اس کی حلد آمد مطابق قرآن کریم تھا۔ یہی حکم قرآن میں تو یکدم جو کہ قیدیوں کو قتل کرنا اور دشمن کی صلعم کامل اسکے خلاف ہو۔ مگر بعض ایک خیال ہے کہ قرآن میں کوئی ایسا حکم جو دیکھا کہ ایسا حکم ہو کہ دوسری جگہ قرآن شریف میں کوئی ایسا حکم ہو بلکہ اسکے خلاف آتا ہے کہ حکم ہو۔

چنانچہ یہ کہ فیصلہ کی قیبل ہونے میں بہت دیر لگتی تھی جب تک کہ صفہ صفہ کے اس وقت تک قیدی قیدی تھے جب تک کہ صلعم کو اپنی نظموں کی اطلاع لگتی تھی تو اس کی اصلاح کیوں نہ؟ پھر بعض قیدیوں سے ذبیہ بچانے کے لیے یہاں لیا گیا کہ کتابت سکھا دیں۔ یہ ایک دن کا کام تھا بلکہ کئی بیٹے اس پر لگے ہونگے۔

ششم آیت ۶۹ میں ذبیہ کہ مٹا غنیمت میں داخل کے پھر اس کو بھی طرہ عمل شہرہ لکھو عرض ہے بات اصل خلاف یہ کہ بعض قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ اس آیت میں جو ذکر ہو وہ وصاف ہو کہ سامانوں کا ایک گروہ چاہتا تھا کہ ظاہر پھر لیا جاتا ہے کہ وہ ان غیر ذات الشلوکہ تک نہ لکھو، جو مرقع مسرت میں گزرتا ہے اور اس خیال کی غلطی یہاں آکر ظاہر شلوکہ سے پھر کی ہو کہ ظاہر ہو کہ ان کی شان کے بناؤں دھکا۔ بلکہ ضروری تھا کہ میدان میں جنگ کر کے قیدی لیا جاتا ہے۔ ایشہ

میں کہ قیدیوں کا  
حق طرہ عمل تھا

۱۱ لَسْتُمْ فِي أَعْدَابِ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۝ تَكُونُوا مَعَ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَاللَّهُ

۱۲ لَعَنَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ وَجَعَلَ قُلُوبَهُمْ غَافِلِينَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِهِ ۝

۱۳ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَن فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الْأَمْوَالِ إِن

۱۴ تَعْلَمُ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا أَلَيْسَ خَيْرًا لِّمَا أَخَذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ وَاللَّهُ

۱۵ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ فَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۱۶ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۱۷ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۱۸ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۱۹ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۲۰ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۲۱ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۲۲ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۲۳ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۲۴ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۲۵ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۲۶ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۲۷ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۲۸ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۲۹ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۳۰ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

۳۱ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ

۳۲ لِحُكْمِهِ ۝ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّا أَنشَأُوا مَا نُنَادِيكُم بِهِ ۝ وَاللَّهُ

سیدنا محمد

۱۱

۱۲







## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام۔ اس سورہ کا نام النبیؐ یا النبوةؐ ہوا اور یہی کئی ایک نام اس کے احادیث میں آئے ہیں جیسے المفسر شافعیؒ شفا دینے والی اور بغضات سے شفا دینے والی اور الملقا۔ البعث۔ البعثۃ وغیرہ ناموں میں اس کے معنوں کی طرف اشارہ ہو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہوں کے ناموں میں ان کے معنوں کی طرف اشارہ ہوا اس سورت میں ۱۶ رکع اور ۱۱۶ آیات ہیں اور اس کا نام النبوةؐ اس کی پہلی ہی آیت میں مذکور ہے براءۃ من اللہ ورسولہ جہاں ان کفار سے علیحدگی اور بیزاری کا اعلان ہو جو اپنے معادات پر قائم نہ رہتے تھے اور ایسا ہی اس سورت میں منافقین کو بھی باطل الگ کر دیا جو اب تک ملے جلے گنتے تھے پس اس کے نام میں یہ اشارہ ہو کہ شرک و انفاق سے مسلمان الگ ہوئے ہیں اور کال بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور اس کا دوسرا نام النبوةؐ لغتاً تاجید علیہ السلام سے لیا گیا ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کئے اسلئے کہ انہوں نے سخت جنگی کے وقت میں بنی کریم صلعم کی آواز پر دیک لیا یہاں تک کہ کثیرین آدمی اپنے سب کا رونا بونہا کر کھنٹ کرے کہ کوسم میں پکی ہوئی خصلوں کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو گئے اور ایک گنہگار اور صوفی والا سزا سننا کیا گیا اور مسلمانوں میں سے صرف جن آدمی بچے رہے۔

خطا معنوں

خطا معنوں۔ جیسا کہ اس سورت کے نام البراءۃ سے ظاہر ہو۔ پہلے رکع میں ان کفار سے علیحدگی کا اعلان ہو جنہوں نے بار بار رسولؐ کی کھٹ کھٹ کی کہ مسلمانوں کو سخت عقیف پہنچا رکھی تھی چونکہ اسلام نے ملک و حب میں جنگوں کا خاتمہ کر کے اپنے اصول کو کھپا تھا اسلئے اب وقت آگیا تھا کہ کفار کی شرارتوں کا سد باب ہمیشہ کیلئے کیا جاتا ساتھ ہی یہی بتا دیا کہ صرف کفر و شرک اس علیحدگی کی بنیاد نہیں ہے چنانچہ علم و ایمان کے کفار سے علیحدگی نہیں کی ان کے ساتھ تہمیدی اپنے جھوٹے گروہ اور یہی بتا دیا کہ جو وہ دشمنوں کے معادات کے اختتام کے ارکان تو ہیں اسے کوئی شخص اگر تیری پناہ مانگے تو اسے پناہ دیدو اور اسے اصول اسلام سمجھاؤ اگر وہ مسلمان نہ ہو تو چہرے صبح سلامت اپنی قوم میں پہنچا دو دوسرے رکع میں وجہات قطع تعلق دی ہیں اور کچھ ذکر ان لوگوں کا کیا ہے جنکے ساتھ بھی جنگ ہو چکی تھی اسلئے کہ انہوں نے اسلام لانے کے بعد اپنی قوموں کو توڑ دیا اور اسلام کو نیست و نابود کرنے کا ارادہ کیا یہ سورہ رکع میں بتا دیا کہ اسلام مسلمانوں سے چوری مانی اور جانی قوانین چاہتا ہے صرف یہ غرض کہ انہیں کہہ دے اس قدر حمان توڑی کہ وہی یا مسیحہ دیں کی مرمت کو ہی یا مسیحہ میں بنائیں بلکہ اپنے خزانوں اپنے اموال اپنی جائیدادوں اپنی تجارتوں کو جنگ اسلام کے سامنے قربان کرنے کیلئے تیار نہ ہیں اسلئے کہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں بتا دیا کہ ان کی کثرت بے فائدہ کرنا بلکہ وہ چیز جو تمہیں کامیاب کر دی ہو وہ نصرت الہی ہو اور دیا کہ مشرکوں کو عینہ خاند کعبہ کے پاس ڈالتے دو اور اس بات کا خوف نہ کرو کہ اس سے تمہاری تجارتوں کو نقصان پہنچے اور اب کتاب بھی اگر تمہارے ساتھ جنگ کریں تو ان کا بھی مقابلہ کر دے اللہ تعالیٰ انہیں بھی مغلوب کرے گا۔ پانچویں رکع میں کتاب کی اسلام کے خلاف کوششوں کا ذکر کر کے اسلام کے آخری قلبہ کی جینگنی کی پہلے رکع میں غزوہ تبوک کا ذکر کیا جس کی ضرورت عیسائیوں کی ٹپل سے پیش آئی اور منافقوں کے پیچھے رہ جانے کا ذکر کیا اور تو میں بتا دیا کہ منافقین صفا کے خلاف کی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں اور اسلئے بھی کہ وہ اسلام کو تباہ ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں اس میں منافقوں کی آواز سامنے آئی کہ انہیں غرض میں انفاق کا انجام دکھائی دیا اور سو میں میں منافقوں سے جدا ہو کر دیکھا میں میں ان سے کال قطع تعلق کا حکم دیا اور میں میں عو اب کا ذکر کیا جن میں بھی منافق تھے تیرہوں میں منافقوں کے مختلف گروہوں



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
فی سبیل اللہ

# بَرَاءَةُ الْمَدَنِيِّينَ إِلَى الْبَنِيْنَ عَاهِدُهُمْ قَبْلَ الْكُفْرِ بِرَسُولِہِ

یہ جیسے کہ امام غزالی نے اس کے رسول کی طرف سے اس کے رسول کے ساتھ کیا تھا

تعلق

زاد زول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا ذکر کے بتا دیا کہ یہ کہہ کر تو وہ دفعہ غلاب لیا یہ دوسرا عذاب ان کی خفیت میں ادا کیا کہ وہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
وہی اور یہی ہے جس طرح اس کا ذکر کیا وہ دوسری میں بتا دیا کہ رسولوں کا عذاب کے ساتھ کیا جیسا کہ وہ انہیں کس طرح پرکارتا تھا  
اور کس طرح پرکارتا ہے وہیں ہندوہیں میں بتا دیا کہ رسولوں کے حقیقی عبادات جن سے وہ مقام قرب حاصل کر سکتے ہیں میں بتا دیا  
وہیں ہیں رسولوں میں بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس میں دنیا کو گناہ اور پاکت سے غلے کیلئے لئے ہیں اور یہی بہت کام تھا  
اس سورۃ کا لاف تعالیٰ سے میں بھیجا سورت سے ایسا شدہ یقین ہی کران کو ایک ہی سورت کے دو حصے قرار دیکر وہ بیان میں بہت  
ارضان ارحیم میں نہیں بھی گئی۔ اور اس تعلق شدہ کی طرف اشارہ کرنے کیلئے بسم اللہ کا نزول اس سورت کی ابتدا میں ضرورت  
صلعم نہیں ہوا۔ سورۃ الانفال میں باخبر مص جنگ بدر کا ذکر تھا اور انھیں نے کہا کہ یہ جنگ تمہارے لئے ایک نشان  
اگر تم جنگ سے شک جاؤ تو تمہارے لئے بہتری اگر جنگ کو جاری رکھو تو تمہارا انجام ذلت اور غلبہ ہو۔ سورۃ براءت  
میں اس ذلت اور غلبہ بیت کا نقشہ کشا ہوا۔ کہ کس طرح وہ کھلا کا نہ دیا تھا اور اسے اسلام کے سامنے بچا دیکھا تھا۔ پھر سورۃ  
انفال میں ذکر تھا کہ مخالف بار بار حملہ کرتے تھے اس جنگ میں اس جنگ کی آخری طلع اب سورۃ براءت میں بتا یا عرض ہو گیا تھا  
تو وہ سورۃ کی مضمون کا مسلسل معلوم ہوتا ہے تا جو حال کا لاف انفال اور اس کے نزول میں سات سال کے قریب ہوئی  
جس میں طلع کے واقعات پیش آئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلع اسی میں کس طرح پیمان واقعات اور اس میں ایک ہدف تھا  
ہزارہ قح اللہ و معلولہ اور سورت کی ابتدائی آیات کا اعلان ہجرت کے ذریعہ سال میں بقیہ میں ہوا پس یہ  
اسی سال کی نازل شدہ ہیں۔ بقیہ سورۃ میں سے کثیر حصہ کا تعلق جنگ تبوک سے ہوا اور یہ جنگ تیس سال ہجرت  
میں پیش آئی پس یہ سب کمال کی تیس سال ہجرت کی ہواں اگر ایک دو آیات جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے  
ہو میں نازل ہوئی ہوں تو ہر سکتا ہو گیا۔ اصل سورت کا نزول یقیناً تیس سال ہجرت کا ہی ہو۔

مطلب کا بڑا وقت۔ ہزارہ ہزارہ اور ہجرت کی معنی میں اس سے علیحدگی جس سے انسان کو کراہت ہو۔ اسی لئے جاری سے  
اچھا ہونے پر بھی یہ غلبہ ہوا جانا ہوا۔ ہجرت کیا جاتے، اس سے علیحدگی پر بھی اور ایسے شخص کو جہاں اور قوم کو جہاں جانا ہو  
ان اللہ بری من اللہ یومین و رسولہ (التوبۃ) انتہ پرین ماحمل وانا بری ما فعلون (یوسف) اذہر اللہین  
اتبعوا (البقرہ) انا بید وعلیہ اللہ المتعزۃ۔ (ہم) ۴۰

سورۃ انفال جنگوں کی ابتدا کی خبر دیتی ہو تو سورۃ ان کے خاتمہ کی یاد دہانی پہل کا بعد انہوں نے ذکر کی ہجرت ہو  
ان کے انجام کا پس جبکہ پہلے میں ان لوگوں سے قطع تعلق کا ذکر جنہوں نے بار بار حملہ کیا اور اب یہ کیا تھا۔ اسلام کو  
ایک بڑی تعلیم جو عرب کی مشرک قریب سے پہنچی تھی یہی ایک دن یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ ہمہ گیر تھے اور مسلمان  
ان کی طرف سے ملحق ہو جاتے لیکن اگلے ہی دن دنا خافین کا دیا تھا تو حملہ کیا کہتے۔ اب جبکہ تم کے بعد ملک پر  
میں جنگوں کا خاتمہ ہونا تھا۔ یہ ضروری ہوا ان حملہ شکنوں کی تمناؤں کا خاتمہ کیا جائے۔ اس ملک میں ایک عالم کی طرح کی دنیا  
رکھی جائے۔ چنانچہ وہ سال جاری میں صبح کے وقت ہر اس سورت کی پہلی چند آیات کا تمام اطراف کے صحابہ سے شہ قابل میں ملے  
کیا گیا۔ اس سال صبح کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے۔ بلکہ حضرت ابو بکرؓ کو حایہوں ہا پر مشورہ کیا گیا  
آپ کی روایتی کہ حضرت عثمانؓ کو رواد کیا کہ سورۃ توبہ کی پہلی آیات کا اعلان کر دیں جبکہ بعض لوگوں کے اور کا اعلان کیا گیا۔

۲ لِيُصَوِّفَ لَكُمْ أَصْنَافَ الْأَنْفِ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ اللَّهَ

کس چار بیحد ملک میں پڑھیں اور جان لو کہ تم اللہ کو جاننے والے نہیں اور کہ اللہ

۳ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِلَى النَّاسِ بِكُمْ فَالْحُجَّةُ الْأَكْبَرُ

کا دعویٰ کرنا کہ اللہ ہے (۱) اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج الیکبر کے دن اعلان کر

اللَّهُ بِرَبِّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِنْ تُبَسِّمُوا فَهِيَ كَلِمَةٌ وَلَنْ تُؤْمِنُوا

اللہ اور اس کا رسول اللہ مشرکوں سے بیزار ہے پس اگر تم توبہ کرو تو وہ تمہارے بھائی اور اگر چہرہ

فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَيِّنَ الْبَيِّنَاتِ الْغَيْرِ الْبَيِّنَاتِ

تو جان لو کہ تم اللہ کو جاننے والے نہیں اور جنہوں نے انکار کیا ان کو بدنامی کی خبر دے وہ (۲)

یہ کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک خاکہ کے قریب نہ جائے۔ دوم یہ کہ کوئی شخص تنگ ہو کر ان کو بھیجے سو یہ کہ ایک جہد ہو گیا جائے گا  
یہ ظاہر ہو کہ ان آیات میں تمام مشرکین عالم کا ذکر نہیں بلکہ تمام مشرکین عرب کا بھی ذکر نہیں جیسا کہ جو حق آیت سے ظاہر ہو  
اعلان صرف ان لوگوں کے متعلق تھا جو بار بار جہد کے خلاف دہریہ کرتے تھے۔ نیز ان جنہوں نے جہد کو کے خلاف دہریہ نہیں کی تھے  
ساتھ جہد نہ کرے گا اور یہ صحیح حکم ہو گا۔ اور حضرت علیؑ نے جن باتوں کا اعلان کیا ان میں سے ایک جہد کا ایسا تھا جس میں  
آیات سے مشرکین دنیا سے عام جنگ کا حکم نکلنا ایسی تاہل روز صحیح نص قرآنی کے خلاف ہو گا

مصدقہ دہریہ

مکمل لکھا کہ اس سال حج بسبب ہستی کے یعنی اس تاخیر کے حج کے مہینوں میں کر لی جاتی تھی (۱) جہد میں ہوا۔ ہر حال میں  
پھر بیچے اس وقت سے دیکھتے تھے جب یہ اعلان حج کے دن ہوا۔ یہ خیال کرنا کہ جسے جو کہ مسلمانوں کو مل گیا تھا اس لئے ان  
سادات کے ختم ہر جائے کا اعلان کیا گیا صحیح نہیں ہے کہ کا واقعہ رمضان عشرہ کا ہوا۔ یہ چودہ ماہ بعد کا واقعہ ہو گا جو حج کے  
جس کا تعلق صرف قریش سے تھا دوسری اقوام عرب کی طرف سے مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی رہتی تھیں بلکہ یہاں جو لفظ استعمال کیا  
ہو کہ ان کو کہہ کر مشرکوں کو عاجز کرنے والے نہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک لوگ اسلام کے خلاف منصوبہ میں تھے  
ہستے تھے اس لئے جیسا کہ اس سے پیشتر سورۃ انفال میں امت پہلے حکم ہو چکا تھا وَاَلْتَقَانِ مِنْ قَوْمٍ ثَاثَةٍ فَاَبْنَاهُ يَلِمْ يَهُودَ  
سواء (۲) انھوں نے جب بار بار کی حد شکنی کی وجہ سے ملک میں فتنہ و فساد کا خاتمہ نہ ہوا تھا تو حضرت صلعم نے حکم  
آپس کے اہمیت نہایت متفانی سے جاریہ کی ملت دیگران جہد کے خلاف کا اعلان کر دیا اور وہ بات کہ اصل وجہ اس اعلان  
کی وہ فتنہ و فساد ہی تھا جو حد شکنی سے پیدا ہوتا تھا ان لوگوں کا کہ اس سے بھی ظاہر ہو کہ حق آیت میں ان کا فتنہ  
کو سمجھ کر دیا ہو جنہوں نے جہد کے حد شکنی نہیں کی

یہم الحج الاکبر

مکمل لکھا کہ یہم الحج الاکبر اس میں اختلاف ہو گا یا اس سے مراد قربانیوں کا دن یعنی دوسری ذی الحجہ جو عرفہ کا دن  
یعنی میدان قربانیاں ہیں (۱) جو کہ تاریخ سے ہی ثابت ہے کہ اعلان یہم الحج یعنی دوسری ذی الحجہ کو ہوا اس لئے قول  
اولی کو سمجھئے اور دوسری کو سمجھئے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی اسی کی رو سے ہے۔ کہ آپ نے یہم الحج کو یہم الحج  
الاکبر لکھا ہے



## فَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُفْرِكِينَ

۱۰ اگر ان مشرکوں میں سے کوئی

۶

وہ مشرکین جو قرآن کریم کو انگریزوں کی تو باطل علی نقض سے دیکھنے کے عادی ہیں اس آیت سے یہ قیاس نہیں ہوتا ہے کہ اسلام میں ہرگز کو قتل کر دینے کا حکم ہو۔ کیونکہ یہاں قاتلوا المشرکین آگیا ہو۔ تصحبہ کی حرکت کبھی انسان کی نظر کو متا نہیں رہتے دینی۔ یہاں شروع سے ایک خاص ذکر چلا گیا جو یعنی ان مشرکوں کا ذکر جنہوں نے بار بار عہد کے خلاف وہ زبان پر بیعتوں عہد ہم کی کل صاف (لا افعالی) - ۵۶) پہلے ہی ان کے متعلق آچکا ہو۔ یہاں ان مشرکوں کا کوئی ذکر ہے جن سے کوئی حدیسی نہیں ہوا۔ ان کا جنوں سے عہد کے خلاف وہ مذہبی نہیں کی۔ بلکہ پہلی ہی آیت میں ہزاروں کو قتل ان لوگوں تک عہد وہ دیکھ جن سے عہد اول الذین ما عہدتم۔ ان تمام مشرکوں اور کفار کو اس صورت کے معنی سے بے شوق کر دیا جنہوں نے مسلمانوں سے کوئی عہد کیا تھا۔ اور عہد کر کے پورا کرنے والوں کو اٹھ بیٹھے کر دیا تو باقی صرف وہ چند مشرک رہ گئے جنہوں نے عہد کر کے بار بار اس کی خلاف ورزی کی اور مبرا جو یہاں پڑنے کی گئی ہے وہ محض ان کی بارگاہی حدیسی کی وجہ سے تھی۔ اس سزا میں بھی صرف قتل کا نہیں بلکہ قتل مگر تکرار کر لینا۔ روک دینا جو وہ اس سزا کی فرض صاف معلوم ہوتی ہے کہ وہ شرارت کرنے سے رک جائیں ان کو قتل کرنا مقصد پہلی نہیں بلکہ ضرورت کو روکنا مقصد پہلی ہے۔ اسلئے اگر کسی طریق سے رک جائیں وہ وہ طریق کا فی ہر وقت کرتا رکھتے جاسکتے ہیں اور وہ دونوں صورتیں ممکن تو پھر ایسے شرہوں کو قتل کرنا حفاظت و امن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو اور یہ سزائیں بھی ظاہر کے الگ الگ ہیں یعنی جو بہت شرہ ہیں ان کو قتل کر دے جو کسی طرح سے باز نہیں آتے جو اس سے کم ہیں انہیں جو قتل کر دے غیر قتل کے رکھ رکھتے ہیں کہ وہ سب طریقوں سے روک دے اور ہم کچھ نہیں جانتے ان کے لئے ٹھکانے میں بند ہو کر رہا ہو کر یا سب کچھ اس صورت میں ہو کہ وہ بلا واسطہ میں آئیں جیسا ابن جو بیٹے عاصی و ہم کی تفسیر میں لکھا ہے اور یہ لگے انہیں ٹھکانا سپریم ہے۔ ظاہر ہو جاں فرمایا کہ ان کا رستہ کھلا چھوڑ دیا آیت سے بھی ظاہر ہو جاں مشرکوں کی پناہ ہو کر کہ اور اگر یہ کہا جائے کہ یہاں چمکہ ان لوگوں کے چھوڑ دینے کا حکم جو جو یہ کریں اور ناز قایم کریں اور ذکر دے دیں اسلئے گویا باقی سب کو قتل کیلئے کا حکم ہو تو یہ استلال باطل غلط ہے۔ اسلئے کہ جو ہم تو وہی ہیں جنہوں نے عہد شکنی کی۔ ان لوگوں کے بعض حالات میں چھوڑ دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو رک اس حکم کے ماتحت تھے ہی نہیں دہی اس مشن کی وجہ سے غیر اذہ آگئے ہیں یعنی مشرک دینے کا حکم صرف ان لوگوں کو چھوڑ دینا ہو۔ پھر ان لوگوں میں سے ان کے کئے کر دیا جو نادر طبعیں اور ذکر دے دیں۔ تو اس سے یہ لازم نہ آیا کہ جو ہم تو کبھی تھے ہی نہیں انہوں نے عہد کیا تھا عہد شکنی کی تھی۔ تو اب وہ محض اسلئے کرنا نہیں پڑے جو ہم بیکس مشرک ہونے کے محض ناسانہ پنہ کے کی وجہ سے۔ ذکر دے دینے کی وجہ سے اسلام دھلے کی وجہ سے قرآن کریم نے کسی شخص کو حق سزا نہیں دیا داس کی سزا عاقبت میں ہے) ان جگہ کی لئے حق سزا متعین کر دیا اس سزا کی جگہ کے حق جو چکے تھے اس صورت میں معافی کا اعلان کر دیا جیت مسلمان ہو جائیں اور یہ صرف ایک صورت ہو کہ یہ نکالے اس میں داخل ہونے سے ان کی سزائوں کا کال طور پر سبب ہو گیا تھا۔ دوسری صورتیں وہ بھی ہیں کہ ان کو گرفتار کر لیا جائے یا ان کو روک دیا جائے مگر یہ عہد شکنی میں ہر قسم کی عفو و انفا حق و عفو و انفا کے دوسرے عقائد و مصلحتوں میں جس کیلئے قتال کی ضرورت پیش آتی اور اس میں جس قتل بھی ہو جائے ہو اور جو کہ قتل کا کبھی حکم نہیں فرض ہو کر اسلام کا پیش کی حکم ہم پہلی اقلین کا محض انفرادی

۱۰ اگر ان مشرکوں میں سے کوئی

۱۰ اگر ان مشرکوں میں سے کوئی

۱۰ اگر ان مشرکوں میں سے کوئی

الْأَنْبِيَاءُ لَوْ كُنُوا قَوْمًا فَتَكُنُوا آيَاتِنَا ثُمَّ وَهَوُوا لِأَخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ يَدْرِكُونَ ۱۳

کیا تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہو جنہوں نے نبی رسول کو قتل کرنے اور رسول کے قتل کرنے کا حکم دیا اور ان کے پیچھے

أَوَّلَ مَرْفُوعٍ أَنْخَشُونَهُمْ ۚ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ فَلَا تَقُولُوا ۱۴

ایسا کی کیا تم ان سے کہہ دو جو پکار رہے ہیں زیادہ خدا سے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم اس پر اس کے ساتھ جنگ کر

يَعْلَمُ بِكُمْ اللَّهُ بِأَبْصَارِكُمْ وَيَخْتَبِرُهُمْ ۚ وَنَصَرَكُمُ عَلَيْنِهِمْ ۚ وَلَيَسَّيْنَّ صُدُورُ قَوْمِ

الہامی کہ تم اسے اچھڑے سے خطاب کرنا اور انکو دوسرا کرنا اور ان کے مقابلے میں تمہیں مددگار اور مومن لوگوں کے سینوں کو آسان

مُؤْمِنِينَ ۚ وَيَذْهَبْ غَيْظُ قُلُوبِهِمْ ۚ وَتَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ۱۵

بخشنے والا اور اس کے دلوں کے غم کو دور کر دینا اور اسے جس پر چاہے وہ رجوع و توبہ کرنے سے اور اسے

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۚ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَنْ يُعْلِمَ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا ۱۶

جانتا والا اور حکمت والا اور علم والا کیا تم کہتے ہو کہ تم چھوڑ دیے جانے والے اور اسے تم سے ان لوگوں کو بھی علم والا

وَنُكْرُمُ وَلَمْ يَنْجُزْ فَمَنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولُهُ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَلَلَّهِ جِجِيحَاتٌ فَلَوْلَا ۱۷

جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ کے ساتھ اس کے رسول اور اس کے مومنوں کے ساتھ ان کے لیے جہاد کی بات کیا اور ان کے لیے جہاد کی بات

دینے سے انکار کیا بھی نہ گشت ایمان تھا اور مومن فی الدین کرنے والے سیلہ و اسود اور دوسرے لوگ تھے۔ یہی بات کہ ان کے معلق آیت

میں فرمایا اور اچھا اور اچھے رسول سے سیلہ وغیرہ کا یہ انکار ظاہر ہو کر وہ یہ قصد کرنا تھا اور قریش کا حضرت علیؑ کو نجات دہانے والے الفاظ میں

نہیں آسکتا کیونکہ وہ تو یہ کام کر چکے تھے اور چھوڑا تھا اور حق نہیں آسکتا تھا اور ان کا کیشف صحت و قوم مومنین و یہاں غیب غلط

میں سیلہ اور ان کے ساتھیوں پہلی صاف آتے ہیں کہ انہی وجہ سے جو مسلمانوں کو سخت پریشان کیا تھا انکی طاقت سے وہ دور ہو گیا بعض

مومن فی الدین پر حق کا فتویٰ ان الفاظ سے نہیں مل سکتا۔

۱۲۱۱۔ یہاں غیب غلط و قریب۔ قلبہم میں ضمیر مخالفین کی طرف ہے یعنی ان کے دور میں جو جہاد و غضب اسلام کی تباہی

پیدا ہو گا اور اس کو بھی وہ دور کرنا چاہیے وہ لوگ مہج ہو سکتا ہو کھانا کے ذیل پر جاتے سے بھی اور ان کے مسلمان ہونے

سے بھی جسکی طرف توبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دس بارہ اشارہ کیا ہے۔

۱۲۱۲۔ ولہجہ و لہجہ مٹی میں۔ اہل عرب کے کام سے جو مٹی کے لیے لہجہ و لہجہ عرفات۔ ۱۲۱۳۔ تو لیل اللیل فی النہال کلان ۱۲

۱۲۱۴۔ وہ جو وہ انسان کے اہل میں سے وہ جو مگر انسان اسے ایسا دوست بنائے جس پر اعتماد ہو دے گا۔

۱۲۱۵۔ یہ کہ ان لوگ ہیں جن کو میرے کہنا یہ ذکر ظاہر ہو کر اس سے سابقین اولین راہ نہیں جو جہاد بھی کر چکے اور اپنا انکار

اور رسول کیلئے بھی دکھا چکے ہیں۔ بلکہ ان کا ذکر و لا المؤمنین میں ہے اور وہ جہاد میں مخالف طبع و لوگوں میں جو

اور وہ اس میں سے جلد دین اسلام میں داخل ہو چکے تھے تو فرمایا کہ بھی ضرورت ہو کہ تم اسے غلطی سے نہ کہنے کی

دو ج

دو جہ

﴿

اسلامی مسلمانوں سے  
کسی فرقہ یا فرقہ پرستی

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْبُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ وَشُعْبَدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ أُولَٰئِكَ

مشرکوں کا نام نہیں کہ نہ کچھ پرکھ کر ہی داخل ہوتے، اللہ کی مسجدوں کو انہیں ان کے

حَطَّتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِهِمْ خُلْدٌ ۚ إِنَّهُمْ يُكْفَرُونَ ۝ إِنَّمَا يَعْزُبُ عَنِ اللَّهِ مِنْ أَمْنٍ بِاللَّهِ يُؤَلِّفُ

عمل کے کاروبار اور وہ اللہ کے اندر رہیں گے۔ اللہ ان کے خوف ہی سے آوارہ کرے جس پر وہ اللہ کے دین کی بات نہ

الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَأْ إِلَّا اللَّهَ قَدْ فَضَّلْنَاكَ أَنْ

آخر میں سلام نماز کو کر لیا اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ کیا سو اہم ہے کہ یہ

يَكُونُوا مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ لَبَّعَلَّكُمْ سِقَايَةَ الْحَيَاةِ وَمَعَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ہاں یہ اپنے دلوں میں سے ہوں کہ تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا آداب

اسلئے نئی مشکلات متبادہ رستہ میں آئیگی۔ اپنے مسلمان راہوں جو اب دین اسلام میں داخل ہوتے تھے انہوں نے اپنے  
کہ تم کو بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پڑیگا اور اپنے غلوں کا ثبوت دینا ہوگا۔ یہ ان لوگوں کا بھی جواب ہے جو اسلام کو بوجھ مسلمان  
کرنے کا الزام دیتے ہیں جو یہودیوں کو مسلمان ہوتے تھے انہوں نے جہاد کیا کرنا تھا اور اخلاص کیا دکھانا تھا صرف منہ سے  
کہہ کر دیتے پر تو اسلام راہی نہیں ہوتا +

۱۱ عاۃ میں داخل ہونا۔ وہ ان کو اپنے حق پرستی کی خبر دینی آوارہ کرنا اور مسجد کے آداب دینے میں اس میں رہنا یا اس میں آنا ہی داخل کر  
اور اس کا تقادہ رستہ وغیرہ بھی داخل ہو +

مساجد اللہ مشرک یا بتی مسجدوں سے ڈیکھ تعلق نہ رکھتے تھے البتہ مسجد حرام پہاں قیام تھے کہ ہم ان کی زیارت کے  
لئے آئے ہیں تو اسی کو بتی مسجد حرام کو ہی مساجد اللہ کہا اسلئے کہ وہ سب مسجدوں کا قبلہ ہے۔ یا ایک خاص دعویٰ کو عام  
لفظوں میں بیان کر دیا ہے +

اسلامی مسلمانوں سے  
کسی فرقہ یا فرقہ پرستی

دیکھ کر کج کے آخر پر ذکر کیا تھا کہ ایک مسلمان کو صرف اتنی بات پر نہیں چھوڑا جاتا کہ منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہے  
بلکہ جہاد اور غلوں کا ظاہر ہر زمانہ سے ضروری ہو۔ اسلئے اب یہاں بتایا کہ اسلام کس قریبائیاں چاہتا ہو اور کچھ کھانا  
صرف اسی قدر کہ بڑی خدمت سمجھتے تھے کہ خدا کے ہم خدمتگار ہیں۔ حاجیوں کو پانی پلانے میں مرمت وغیرہ کرتے ہیں  
اور ہوں اس گھر کو آباد رکھتے ہیں تو یہ سمجھتے کیلئے کہ یہ کوئی بڑے عمارت کا کام نہیں کہ مسلمان بھی مسجدوں کے متولی ہوتے کو  
ہوتا تو سمجھیں بلکہ خدا کی راہ میں جان و مال کی قربانیاں عمارتیں بنائیں کہ کیا اللہ کے نام سے جو بھڑکے نہیں  
اہل حق ہی کہتے ہیں کہ اللہ کی مسجد کو آباد کریں کیونکہ مسجد اللہ کی عبادت کیلئے بنائی گئی ہو اور یہ بتوں کی عبادت  
کرتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو اللہ کی شہادت ہو کیونکہ اس وقت خدا کے بتوں سے باطل ہو کر جگہ جگہ قائم رہتے اب بت پرستوں  
کا خدا کے بتوں میں جانا یا اس کی کوئی اور خدمت کرنا خدا کے اپنے مقصدات کے خلاف تھا اور اس طرح پر شروع کرنے کی وجہ یہ کہ  
اعلان کر دیا گیا تھا کہ آئندہ مشرک خدا کے بتوں سے لگا کر اس کی وجہ بھی بتا دی اور یہ جو فرمایا کہ ان کے عمل سیکار ہیں تو مراد اس  
وہ عمل ہیں جن پر انکو ہر خدمت خدا کے بتوں سے لگا کر فرمایا کہ یہ عمل کچھ کام نہیں دے سکتا جب مشرک و کفر میں مبتلا ہیں تو خدا کے بتوں



كَمَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمُتْ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوِي عِنْدَ اللَّهِ

میں ایک طرح سے پیدا ہو کر اور نہ مرے گا اور دنیا کی زندگی میں اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ اللہ کے ان دو کام برابر نہیں

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا وَإِلَىٰ

دفعہ ۱۸

اللہ اور اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جنہوں نے ایمان لیا ہے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا

سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُ لَهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَكْثَرُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ

اللہ کے راستے میں جہاد کیا اللہ کے ان لوگوں کو بہت درجہ رکھنے میں اور انہوں نے

الْقَائِمُونَ يَتِيمُونَ لَهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجِبَتْ لَهُمْ ذُنُوبُهُمْ وَمِنْهُمْ

قائم رہنے والے ان لوگوں کے لیے اللہ کی رحمت اور رضائے اور انہوں نے اپنے گناہوں کی معافی پائی اور ان میں سے

غُلَامٌ يَرِفُهَا أَهْلُهَا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ أَجْرٍ عَظِيمٍ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

ان لوگوں کو جو ان کے گناہوں کے لیے اللہ کے راستے میں جہاد کیا ان لوگوں کے لیے اللہ کی رحمت اور رضائے اور ان میں سے

أَبَاءَهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ أَلَيْسَ إِنَّ اسْتَجَبُوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ

اپنے باپوں کو اگرچہ وہ تم سے زیادہ ایمان سے بڑھ کر کفر سے بہت نکلے اور جو کفر سے بڑھ کر کفر سے

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ

تو یہی ظالم ہیں کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی

وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ ذَاتُ اقْتَرَابٍ مِمَّا

اور تمہاری بیویاں اور تمہارے بچے اور مال جو تم سے قریب ہے

کی محبت یا خدا کا کعبہ یا حج کے فائدہ نہیں دے سکتا اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ خدا کا کعبہ کی نسبت کسی مشرک کا

مذہب یا کسی اور مذہب سے زیادہ قریبی نہیں ہے اور جہاد فی سبیل اللہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کفر کو دنیا میں قائم کرنے

کے لیے پوری جہاد کرے گا نام ہو کیسا نہیں اس کا شان نزول حضرت عباس کا جنگ میں قید ہونا تھا اور

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مجھے نہیں چاہیے کہ اس کا نزول میرے کا ہو

۱۱۷۷ اللہ کی رحمت اور اس کی رضا جنت کی وہ عظیم نشان خدا میں جن کا ذکر دوسری ساری صفحہ سے

ملک کیا ہے



ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَيِّدَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا نَزَّهَا ۲۷

مہارشنہ نبی مکین اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل کی اور وہ لشکر ان کے ہمراہ بھیجا

وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مَنْ يَاحِلُ ۲۸

اور ان کو جو کفر سے تائب ہوا اور ان کے لئے ایسی عذاب کی سزا ہے ۱۴۷۱ پھر اللہ اس کے بعد مہر پر ہے

ذَلِكَ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ فَخُورٌ حَكِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْغُفُورُ ۲۹

وہ جس پر چاہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ وہ جو ایمان لائے ہو ہو سکے غفور

بِحَسْبِ ۖ فَلَا يَقْرَأُوا الْحَرَامَ بَعْدَ عَمَلِهِمْ هَذَا ۖ

پس یہ سوائے اس سال کے بعد عہد حرام کے پاس نہ آئیں ۱۴۷۲

بالقابل دشمن صرف چار ہزار تھے۔ ہوازن اور یثرب مشہور تیراخان تھے۔ اور ہوازن کے تنگ راستوں پر قابض تھے۔ یہاں

میں ہی مسلمانوں پر اس قدر زور سے تیروں کی ہوجھاڑ ہوئی کہ جو فتح آئے بڑی جلدی اور جس میں اکثر قتل گئے۔ اس نے بھی پھرتی

اس کا دشمن بھی پڑا اور ان کی آن میں بارہ ہزار کی فتح ہو چکی تھی۔ اسی وقت خداوندی کا نظام تھا۔ مگر نبی کریم صلیم

اپنی فوجی سردار اور حضرت عباس آپ کی کاب پکڑے ہوئے بارہ دشمن کی طرف بڑھے جارہے تھے اور بلند آواز سے یوں

بکار رہے کہ انا انبی لا اذن ابانا بن عبد اللطیف میں ہی ہوں کوئی جھوٹ نہیں میں عبد اللطیف کا بیٹا ہوں۔

ہمت اور شجاعت کا نظام۔ ایسا تھا کہ اے ابراہیم۔ حق ڈری دی دیریں لوگ آج کے حج ہونا شروع ہوئے اور ہاتھ بٹھکتے

ساری فتح کا بیٹا درد و پادہ حرکت کے دشمن کو شکست دی۔ زمین کے تنگ پہننے سے مراد ہی پہاڑ کی کیساتھ ہو جب تک

کہ جگہ دشمنی یہاں اس گزشتہ واقعہ کا ذکر اس ہی کے کیا کہ مسلمان تنہا رہیں کہ ان کیلئے فتح و غلبہ کا موجب نصرت تھی

ذاتی گرفت وہ اپنی گرفت پکڑی کافران دہوں ۱۴۷۳

۱۴۷۴ اجندہ الم تلوھا۔ ملائکہ کی نصرت ہو۔ اور تلوھا انکو تلوئے لنگھا نہیں ثابت کیا جو کہ خاک کا تعلق جو جگہوں میں

وہ ان انکھوں سے نہیں دیکھا گیا اس کی صحابی نے کشتی نکلے دیکھ لیا ہو تو انک بات ہو ۱۴۷۵

۱۴۷۶ اجنس۔ غفارت پیدای گوشتے ہیں وہ بھی جو اس سے معلوم پہنچی جہاں پیدای اور وہ بھی جو بصیرت سے معلوم ہو

یعنی اپنی ناپاکی دنیا اور یہاں مراد وہ حالتی نجاست ہو اور بعد اللہ کیلئے اسم کو استقبال کیا جو گویا عین نجاست ہیں مراد یہ

نہیں کہ انکے جسم پیدے ہیں ان سے مسجد حرام پیدے ہو جاتے گی۔ بلکہ انکے حقایقہ اور ان کا شرک ناپاک جو اس سے مسجد حرام کو نہ

تخلے لے تو حید کا پاک نشان بنایا ہو ۱۴۷۷

مسجد حرام میں مشرک کے آلا کو رک دیا۔ اسلئے کہ کوئی غیر مسلم حد و حرم میں داخل نہیں ہو سکتا اور یہ حکم ہے

مصر میں نہیں بلکہ ہر جہاں کسی وقت بھی غیر مسلم حد و حرم میں داخل ہو۔ اور شرک کے تقاضے ہر غیر مسلم اسلئے داخل

ہو کہ قید کا ذہب مسئلہ اسلام کو کوئی نہیں رہا یہ حکم ہر ایک مسجد کیلئے نہیں بلکہ خاص مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کیلئے ہو۔ اور

اس پر سخت سے معلوم ہوتی ہے کہ اسلام کا مرکز غیر مسلم کے نصرت میں نہ تھے۔ بلکہ یہاں کی علم کسی بہ حالت کو تھا

انصاف کی بات

کران کی خبر

خاصہ

سورہ ہر خبر

داخل ہوا

لَا تَخْلِكُمْ عَسَلَةَ نَسُوفَ يُغْنِيَكُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ طَرَاكَ اللَّهُ

اور اگر تم کو عسلی کا دہرہ تو مشاگر ہے گا کہ وہ اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ یہ کہ اللہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ قَالُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا

علم والا حکیم والا ہے ۱۱۵۱۔ ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو جو ہتھیار ایمان نہیں لگتے اور دیکھو کہ ان کی

يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ

ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہیں کی اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ان کی

أَوْ تَوَالِ الْكِتَابِ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝

کتاب دی گئی یہاں تک کہ وہ اٹھ سے بڑے دیں اور وہ محکوم ہوں ۱۱۵۲

کہ ان حالات کا اگلا نشانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا جو سترہ سال بعد دنیا میں پیدا ہونے والے تھے کہ غیر مسلم یا قریبی مسلمانوں کے ملکوں میں تھڑی تھڑی آمدورفت کرتے کرتے پھر تدریجاً کچھ ریسی حاصل کرتے کرتے آخراں مالک پر تصرف ہر جا پہنچ گئے۔ اسنے عالم الغیب اور حکیم خدا سے وجہاں کا آخری الفاظ ان اللہ علیم حکیم میں اشارہ کیا، اپنے کال علم و حکمت سے حدود و حرم کو چاسلام کارن کر غیر مسلموں کے داخل سے پاک رکھا۔ ان کو حکم مسلمانوں کو دیا جو جس میں بھی بیعت تیار کیا کہ بادشاہ اس مالک کی تہا سے ہی ان میں سے کسی اور سے اس امر کے بجائے یہ قرار دے گئے۔

۱۱۵۳ حیلۃ کے معنی خدوں اور مال کے معنی اختیار ہو گیا وہ عبادت کا نکلنا خافضی و غطفی ۱۱۵۴۔ انھیں کے خوف کا ڈرنا پہلے کیا کہ کہ وہ خود راوی فریدی نزع میں تھا۔ تجارت سے اس کی ساری رونق تھی۔ بالخصوص موسمی میں تجارتی مال و سود و منافع و کس ساقلات تھے۔ اور اہل ملک کو بیٹھے بٹھائے تجارت سے نفع حاصل ہوتا تھا۔ سو فرما دیا کہ یہ خوف مت کرو اللہ تعالیٰ ان کے سامان اپنے فضل سے پیدا کر دے گا۔ وہ فضل کے سامان یہ تھے کہ سارے ملک عرب کو مسلمان کر دیا بلکہ سارے عالم میں اسلام کو پھیل دیا۔

۱۱۵۴ الجزیۃ۔ یہ لفظ جزا سے نکلا جو جسکے معنی بدلہ ہیں۔ اسلئے جزیۃ کسی چیز کا بدلہ ہے و فتنۃ کما بلذک بلا جزیۃ اور جانی تحقیر و جہم و فتنہ یعنی اس کا نام جزیا پہلے رکھا گیا کہ انکی جا دہلی خاقت کا بدلہ ہو جیسے لیا جاتا ہے کہ جزیا ایک ٹیکس ہے جو غیر مسلموں سے اخراجات خاقت ملک کے بدلہ میں لیا جاتا ہے جس خاقت کیلئے مسلمان اپنی جان دیتا ہے دوسرے سے صرف ایک تہیل رقم لی جاتی ہے جبکہ مسلمان کسی دوسری قوم پر حکومت کر چکے تو ہزار اُنکے جان و مال کی خاقت وہ کر چکے ہیں لہذا جزا کا کام حکومت کے سپرد ہی ہوتا ہے اور علیا ہی دشمن سے بھی انکی خاقت کر چکے، انکے حوض ان سے ایک رقم لی جاتی تھی جس خاقت کا معاوضہ دیا جاتی تھی۔ اسکی جزیا لیا جاتا ہے۔ اور یہ امر کہ یہ صرف خاقت کا بدلہ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان میں جب اسلامی فوجیں اس سے جوشام میں واقع تھیں آئیں تو حضرت ابو عبیدہؓ نے وہاں کے یہودیوں اور عیسائیوں کو بلا کر کشی لاکھی کہ جزیا یہ سب انہیں کروی کہ ہم جو کہ تمہاری خاقت نہیں کر سکتے اسلئے یہ رقم ہم نہیں لے سکتے۔ اور ایسا ہی اضلاع میں لکھنیا کہ جہاں سے اسلامی لشکر گزرتے وہاں کی قوم جزیا نہیں لے سکتی۔

مال حیلۃ ۱۱۵۴  
کی جزیۃ کو جزا  
کی جزیۃ

جزیۃ  
جزیۃ

وَقَالَتِ الْيَهُودُ دُعَيْنِ مِنَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ فَقَّرَ وَلَوْ أَنَّ لَكُمْ تَوَارِيثًا مِمَّا جَاءَكُمْ أَتَقْتُلُونَهُمْ

اصیری کہتے ہیں وہ اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔

۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد

## صالح

ابن کمال کے ساتھ  
جلیل کے احکام

نیکوئی و حسن معاشرت  
سجده کے پائے

44

[illegible]

صاف خود نہ تھا، آخر کے معنی اور فاعل لکھے ہیں جو حرج سے مراد ہے پر انہی کو پس مراد حالت حکومت ہے جو یہ آیت مضمون سابق کے لئے بطور تمسک کے ہو قرآن کریم میں اور بالخصوص اس سورت میں جس میں خدا کا حکم کے متعلق ایک آیت آئے ہیں وہ سب مشرکوں کے متعلق ہیں اور یہ خیال ہو سکتا تھا کہ شاید یہ اس کے مسلمانوں کو دوسروں سے جنگ کی ضرورت ہی کی بھی پیش نہ آئے گی اس لئے اہل کتاب کا نام بھی بیان نہ دیا اور نشانہ صرف اس قدر جو کج خلقوں سے جنگ کی اجازت دیا ہو انہی حالات میں اہل کتاب کے بھی جنگ کا تذکرہ ہو اور اہل کتاب کا نقشہ جو کھینچنا ہو تو اس میں یہی بتایا ہو کہ یہ مذہب حق سے جس پان کو قیام کیا گیا تھا بالکل غلط ہے جس کی تحصیل اگلے کریم میں آئے گی ۔

یہ بات بھی قابل غور ہو کہ یہاں قاتلوں کا حکم ہو اور مقتولین دو فریق ہوتے ہیں قاتلوں کا حکم نہیں کی نہیں قتل کرنے کا اختیار اور مدعا ہے کہ کسمپاؤں کے قاتل پر جو عہد بندی اور دھمکی ہے وہ اصل کتاب کی صورت میں باطل نہیں جو طاقی احمد پر ہو۔ قاتلوں کی سبیل اللہ الذین یہ قاتلوں کو ولایت امتدادی نہیں جنگ صرف ان لوگوں کے ساتھ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اور پھر ضرورت جنگ سے بچ نہیں +

کیا یہ کریم صلیم کامل اسکے مطابق تھا یا نہیں۔ درہن اس بات کے شال میں لکھی تھی، ادھاپ کو خبر نہ تھی کہ یہ لوگ خوب بھلا کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اپنے فرائیس ہزار کی بیج کی اور عرب کی شالی صد پچھتھے، ہزارہا ترک و جرس کا غرض ڈراگے آیتھہ سرگرداں اپنے مفاد کیلئے کوئی لشکر تیار نہ کیا یا ادھاپ کو اہل کتاب کے جنگ کرنے کا حکم شرمندہ ہوتا تھا پھر کہ حکم بھی موجود نہ تھی بیج میں تیاری نہ تھی سے کیا بیانی کی امید بھی بہت زیادہ ہو گئی تھی کہ کریم صلیم کیا کیا؟ بغیر جنگ کے واپس آئے کیوں؟ اسلئے کہ لڈین بھلا نہ لکھ کی شرمندہ دہری دہری تھی پس اسلئے قاتلانہ اور جلیبی کریم صلیم دونوں اس بادشاہ ہیں کہ اہل کتاب کے جنگ بھی اسی طرح شرمندہ ہو جس طرح مشرکوں سے ۔

اُن یہاں یہ فرمایا کہ ازل کتاب یعنی دوسرے مذاہب تو میراثہ رہ چکے عرب کی بت پسئی کی طرح نابود ہو چکا ہے۔  
 دیا کہ اگرچہ اُن سے کوئی پُرسے اور وہ جبرِ قبل کو بتِ وجہ تک کہ اور جبرِ بعد کے بچنے میں حاکم کا کام ہے اور اُن کے لئے  
 مفادِ حاضر اختیار کر کے یہ بھی بتا دیا کہ ازل کتاب کے ساتھ جنگوں میں مسلمان کامیاب ہو گئے، اور اُن کتابِ مغلوب ہو گئے۔  
 ۱۲۸۴ھ ازل کتاب کے ساتھ جنگوں کا ذکر کیا تو بتا دیا کہ یہ غریب بھی اسلام کی کامیابی کو نہیں چاہتے اور اس کے خلاف قوش  
 کرتے ہیں مگر اسامہؓ کو خدا تعالیٰ ہر گز مجملِ مصلحت سے بچا دیوید اور اسیرِ یونانی غلیوں کا کچھ نہ کیا ہو۔

عزیز و محترم دوستوں میں ایک بڑے عظیم انسان کی گزارش ہے۔ علامتہ خالدہ نے ایک متعلق بڑے جانفزا تیز بیان کیے ہیں۔ یہاں تک کہ جیسا کہ ہر وہی انسانکو پڑے یا اس کی بعض نے کہا کہ اگر کوئی سنی پھر شریعت مٹا دے تو یہ حق تعالیٰ کی خواہش

النصف

يُضَاهُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتِلْهُمْ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يُؤْذِكُون ۝

۱۱۵ اہل کی بات کی نقل کرتے ہیں جو کچھ کافر کہتے تھے اللہ اہل کو ہلاک کرے کہ اس سے اسے پھیرے جانتے ہیں ۱۱۵

لَقَدْ أَخْبَارَهُمْ وَوَعَاهَا لَهُمْ أَزْوَاجُ اللَّهِ وَالْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ

انہوں نے اپنے ہاتھ عاملوں اور ماہیوں کو اللہ کے سوا رب بتایا ہے اور مسیح ابن مریم کو

وَمَا لَهُمْ وَلَا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا إِلَّا هُوَ يُسَخِّنُهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

۱۱۶ اور ان کو سوا اللہ کے کہ حکم نہ دیا تھا کہ ایک جمہور کی عبادت کریں اس کے سوا اللہ کوئی سمجھتا ہے اس کو ایک جمہور نے جو کچھ شرک کرتے تھے ۱۱۶

پر ہاتھ ملتی تھیں جو اس دنیا میں بیوروں کی قوم اس قسم کے بیانات کی وجہ سے اور عیسائیوں کے مقابل میں اگر کچھ بھی عرض کرے کہ ابن اللہ کہنے لگی جو اللہ کا ظہار ہو کر قرآن کریم میں جس قدر باحاثات بیوروں کے ساتھ ہیں ان میں ان کو بہادری سے یہ الزام نہیں دیا جاتا جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ ابن اللہ کہنے کا عقیدہ اگر فی الواقع ان میں تھا تو ساری قوم کا تو کسی ایک شاخ کا ہو گا نہ پورا ملک کی زبان ابن اللہ کا استعمال اسی معنی میں ہوا ہو جیسے دوسری جگہ ہے وَقَالَتْ إِلَهِهُمُ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُ وَاجِدَا لَهُ (الْمَاءُ ذَا) اور یہ دوسری اور عیسائی کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ جاں انسا اللہ کا لفظ جائز استعمال ہوا ہو۔ اور مطلب صرف یہی ہو کہ اس کے ایسے پیارے ہیں جیسے باپ کو بیٹا پایا ہوتا ہو۔ اسی طرح خلیفہ ابن اللہ کہنے سے مراد یہی ہو کہ وہ ان کی عزت ان کے اصل رتبہ سے جھٹک کر دیتے ہیں +

وَلَقَدْ أَخْبَارَهُمْ ۝ ضَاهِی بغير زکے اور ہمزہ کے ساتھ دونوں طرح آیا ہو اور اس معنی میں مشابہت اختیار کی (۱۱۶) قاتلہم کے معنی جھٹلنے سے کہتے ہیں اللہ انہیں لعنت کرے اور بعض نے اللہ کو قتل کرے۔ راغب کہتے ہیں ودرت چ کہ یہ باپ مٹا کر مٹا کر ہے جو اور مطلب یہ ہو گیا کہ ایسا شخص اللہ کے ساتھ جنت کا قصد کرتا ہو اور اللہ کی لعنت خدا کی لعنت کے ساتھ ملے ان الفاظ میں ایک ایسی بات کی خبر دی ہے جو اس کی اطلاع دینا کہ جوئی کو یعنی یہ کہ عیسائیوں نے خدا کا بیٹا بن کر دیکھا جس پر ان کی نفرت کی جو کچھ بدنامیوں اور درویشوں کے مذاہب کا مطالعہ بتاتا ہو کہ فی الواقع یہ خدا کا بیٹا بننے کا عقیدہ ان میں رائج تھا اور وہ جس سے بدنامی نے اس کو کیا کہی نہ کہ جب اس نے دیکھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کرتے تو اس حضرت مسیح کے جس اضافہ کو جو مجاز اور استعارہ کے طور پر تھے حقیقت پہنچ کر کے اور اصل بننے مذہب فراموش کر دیتی ہے مٹا جاتا ایک مذہب بنادیا جس کی وجہ سے غیر مسیحی اقوام کا یہ ظن عیسائیت کی طرف بہت ہو گیا یہی الزام قرآن شریف نے دیا ہے کہ عیسائیوں کا کج کو خدا کا بیٹا دینا ان کی ایمان دہشیں بلکہ پہلی کا فردوں کی ریس کر کے یہ مذہب بنایا گیا تو وہ کچھ لوگ بھی خدا کی طرف پیشیاں منسوب کر دیتے تھے مگر من قبل کا لفظ لڑھاکہ صاف کہہ دیا کہ قرآن کریم کی مراد عیسائی تھے پسلی کا فرد ہیں +

۱۱۷ اللہ اہل کو اللہ کے رب کی کچھ جو دیکھو کہ جس کی کلامت میں مذکور کیا جائے تو سبھی معبود واجب ہی کہہ دیا جائے اور محمد صلی بن حاتم سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آیت کے نقل پر رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ اجماعاً ہم کی عبادت نہ کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کیا ایسا نہیں کہ اللہ نے اس کے واسطے وہ حکم کہنے تو لوگ بھی سے حرام سمجھ لیتے تو جانشین حرام کیا ہو سے حل نہ لے تو لوگ بھی سے حلال سمجھ لیتے تیس ابن مریم کا نام آگ لیتے سے بالخصوص عیسائی ہیں

ضاحی

قاتلہم

عیسائی کا عقیدہ  
اللہ کے بیٹے بن کر  
کہا کرتے ہیں

اللہ کا بیٹا بن کر  
کہا کرتے ہیں



مِنَ الْأَخْبَارِ وَالزَّهْمَانِ لِمَا كُنَّ كُشُورًا لِّلنَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّنَ عَنْ

طالع اور صاحب گروں کے مال صحبت کے ساتھ کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے

سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْتَنُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَفْقَهُونَهَا فِي سَبِيلِ

دوست ہیں اور جو لوگ سہ اور چوڑی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

لِللَّهِ فَيَقْتَرِفُوا بِهَا الْبُغْيَ يَوْمَ يُخْشَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ بِهَا

کرتے قرآن کو وہ لوگ کہ ان کے شرور و غفلت میں وہ اس کو کہہ کر آگ میں گرم کیا جائیگا پھر اُس کے ساتھ ان کی

يَجَاهَهُمْ وَجُودُهَا وَمَا لَكُم مِّنْهَا لَكُمْ نَفْسُكُمْ فَذُقُوا مَا لَكُمْ تَكْتَنُونَ

پیشانیوں اور ان کے پہلو اور ان کی پیشانی اسی ہاتھی پر وہ ہاتھ نہ لے کر دیکھیں کہ ان کو کھڑے کر دیتے ہیں

۱۲۸۵ اس آیت میں اعلیٰ علماء و مشائخ کے مال و ذہب و باطل کھاتے کا ذکر ہو گیا ہے کہ اس زیادہ میں طلبے پرورد و تصدک عوام کا اضافہ اس طرح دیکھ کر مال کھاتے تھے کہ ہم کو ماضی کر کے قادر ماضی پر جا بیٹھا اور مشائخ دیکھ کر ماضی پرورد و تصدائی کے طلبہ کو محدود و دشمن بلکہ ان کے ذکر میں سلاؤ نہ کر سکا تھا جو چاہتا تھا اسے اس زیادہ میں ان کے علماء و مشائخ کی یہی حالت ہو کہ وہ بھی اپنی مضامین خدا کی رضا ہوتے ہیں یہی لوگ پھر اللہ کی راہ سے روکنے والے بھی ہو جاتے ہیں اسلئے کہ ان کی افراط و تفریط میں آجاتی ہیں مادہ و دین کے دشمن ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے پرورد و تصدائی کے علماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو جاتے تھے اور آج بھی علماء و مشائخ نے اس حق کی مخالفت کی جو ایک مجدد کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا تھا اور جس سے سوائے خدمت دین اسلام کے اور کسی طرف نہیں بلایا ہ

سوئے اور چاندنی کے جمع کرنے سے کیا مراد ہو حضرت ابو ذرؓ نے اس بارہ میں یہاں تک بیان کیا کہ ان کے نزدیک چاندنی کا گھر میں لکنا ہی منع تھا اس بارہ میں ان کا صحابہ سے اختلاف بھی سخت تھا یہاں تک کہ ایک دفعہ کعبہ کے بیچ لڑائی ہوئی کہ وہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے پاس جا کر پناہ لی جس کی وجہ سے آؤں کا حضرت عثمانؓ کو حکم دینا پڑا کہ وہ دہلیۃ میں جا دیں تاکہ فساد نہ ہو مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال درست نہیں اسلئے کہ پھر دیکھا کہ کس چیز پر جو اس وقت کی تھی لکنا مطلب ہی خود ہی کو مصیبت سے مروی ہو کر آچٹا فرمایا کہ مال کو پاک کرنے کیلئے ذکاۃ فرض کی گئی ہے جو اس مال کی دھوئی ہوئی جو یہ انسان اللہ کی راہ میں کچھ صرف نہ کرے۔ یا فرمایا کہ اس میں کچھ حق نہ لے لے گا کہ کچھ کھائے کہ بارہا میں افراط و تفریط دونوں ماورس سے بچنا چاہئے آج اگر ایک طرف مال کو خیرا نواز کے لئے میں جمع ہوں سے دوسری طرف میں صاحب پیش آ رہی ہوں تو ان کے مقابلہ میں ان کا گروہ پیدا ہو گیا جو جنوں نے تفریط کی راہ اختیار کی کہ اسلام کی تعلیم اعلیٰ درجہ کے کھانا اور پیادہ دہی کی بول بھی جمع کر لیا تاکہ حصہ سے جو اس وقت میں لوگوں کو کی جی چاہاں جمع کرے جس پر اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے صرف جمع کر دیں کہ امت نہیں

۱۲۸۶ اعلیٰ علمی و حدیث و احکام و امور سے پیدا ہوتی ہے یہی آگ اور سورج اور وہ بھی جو جنوں کی قوت حادہ سے پیدا ہوتی ہے اور قوت خفیفہ جب روش میں آتے تو اسے قوتیت کہا جاتا ہے حقیقۃً الحیاة (الغفرۃ ۲۷) ۰



إِنَّ عَذَابَ الشُّرَكَاءِ عَذَابُ اللَّهِ إِنَّا نَعْتَصِرُ هَشَمَاتٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ ۲۷

بیشک ہمینوں کی کئی آیت کے نزدیک اس کے حکم میں بارہ سمجھے جہاں دن آسمان اور زمین

الْأَرْضَ مِنْهَا أَلْبَنَ حَرَمٌ ذَلِكَ الَّذِينَ الْقَائِمَةُ مَا أَظْلَمُوا فِيمَنْ أَنْفَسَكُمْ وَقَاتِلُوا

پہرے آگے اُن میں سے چار حصہ ملا دیں ۷ دین مضبوط ہے سو اُن کے بارہ میں لپٹا آپ پر ظلم کرنا اور شکر کا

النَّشْرِينَ كَأَنَّهُمْ يُفَكِّكُونَ كَذِبًا ۝۱۰ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

سب کے سب جنگ کرو جس طرح کہ وہ تم سے رکے سب جگہ کہیں اور یہی ذکر اللہ شہیدوں کے ساتھ ہے ۱۰

تکوی - توی جانور کے دل میں ہے یہ وہ جانور اور اہل مکہ کی ہر

جاءهم جہتہ لیسے کو کہا جاتا ہے وہ جگہ جہاں سے مسجد میں زمین پر تھی ہر

جنوب - جنوب کی برج ہو کر دشت یا پہلو

آخرت کی سزا کا ذکر کرنا اسی الفاظ میں ہوتا ہے جس قسم کی بری ہو انسان مال جمع کر کے اس سے دوسروں پر مہارت قائم کرتا ہے اور دوسروں سے شکر نہ پیش آتا ہے اور عاجز ہوں پر پیشہ پھر لیتا ہے سکتے وہ پیشانی جس سے وہ انکار فرماتا ہے اور وہ پہلو جو وہ جگہ پر لپٹتا ہے (وإذا أنفصنا على الإنسان أعرضاً مشاء متجانساً) اور وہ پیشہ جو وہ حاجت مند پھر لپٹتا ہے اور سزا ہو جاتے ہیں اور یوں سزا کی عیوب ہو جاتی ہو کر اسے پیشانی پر اور کدھ پناہ پیشہ پر سب طرف اس کا اثر ہو۔ دولت کا زرا جمع کر کے جانا اور اس کا خلکی مارا میں بیچ ذکر اس دنیا میں بھی دیکھ لا موجب بن جاتا ہے اور وہ سکھ انسان اس سے چاہتا ہو حاصل نہیں ہوتا

۱۲۸۹ اہل کتاب کا ذکر بیان میں ضمنی طور پر آیا تھا جن ضمنی مشکین سے جنگ کا تھا اور خود جنگ اور منافقین کا ذکر کر کے سے پہلے اسی اہل ضمنی کی طرف ہو گیا ہو۔ جو نہ جنگوں کا ذکر تھا اصطلاح حرم کے سمجھ جہاں میں جنگ کرنا منع کیا گیا ہو اس کا ذکر اس طرح کیا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مشرک لوگ فسق کے ذریعہ سے حرم کے زمینوں کو بدل رہے تھے جس سے امن کا جاتا تھا چنانچہ خود اسی میں سال میں بیچ ذیقعد میں رہا تھا اس لحاظ سے بھی کہ مشرکوں کے لئے یہ ایک اصطلاح تھا۔ یہ اطلاع ضروری تھی کہ آئندہ یہ تغیر و تبدل نہ ہو گئے پس فرمایا کہ سمجھتے تو بارہ ہی ہیں اور چار دن سے ہی بارہ ہیں چنانچہ سب قوموں میں سال کے بارہ سمجھتے ہی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے چار موت کے سمجھتے ہیں جن کے بعد میں سمجھتے آپ پر ظلم کر رہے ہیں ان کے اندر جنگ مت کرو اور اس کو جلی حرم کے تسلیم کر کے کو دین قیام کیا ہے۔ اس لحاظ سے کہ یہ ایک مضبوط اصول ہے جس سے جنگوں کے اندر قوموں کی نفسی وابستہ ہے۔ اور دین یاں جنی صاحب، یہی یہ صاحب مضبوط ہو اس سے شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا

حرم کے زمینوں کو قائم کر کے پھر فرمایا کہ مشرکوں کے ساتھ سب کے سب جنگ جس طرح وہ سب کے سب تم سے جنگ کر رہے ہیں جس میں یہ اصل سمجھا گیا ہو کہ دشمن کے مقابل میں سب مسلمانوں کو ایک رہنا چاہئے جس طرح میں مسلمانوں کے مقابل میں ایک ہو جاتے ہیں

نئی

جہتہ

جنوب

پیشانی و جلو کا نام

سال کے بارہ اور حرم کے چار

مسلمانوں کے دشمن کے مقابل میں سب مسلمانوں کو ایک رہنا چاہئے جس طرح میں مسلمانوں کے مقابل میں ایک ہو جاتے ہیں



۱۰ اَلَا تَنْفَرُ اِيعَنَ بِكُمْ عَلٰى اَنَا الْيَمَامَةُ وَرَسْتَبِلُنْ قَوْمًا عَدُوًّا لَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ هَيْهَاتُو ۱۰

اگر تم نہ نکلے تو وہ تم کو مدد دے گا کہ لا خباب دے گی اور تمہاری جگہ سے وہ لے جائے گا اس میں سے کہ تم کو ضرر دے کہ اگر

۱۱ اَللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۱ اَلَا تَضُرُّوْهُ فَقَدْ نَصَرُوْهُ اللّٰهُ اِذَا اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۱۱

اللہ ہر چیز پر قادر ہے مطلقاً اگر تم سے کہہ دو کہ تو یقیناً اللہ نے اس کی مدد کی جس کو ان لوگوں نے نکلنے کا دعویٰ کیا

۱۲ ثَلٰثِيْ اَشْتَاتِيْنَ اِذَا هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا لَا يَكُوْنُ

دس سال کی کہ وہ دیکھ کر کہ وہ لوگ غار میں تھے اور وہ اس سے کہہ رہے تھے کہ تم نہ ہرگز نکلے گے اور وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ

۱۳ اَللّٰهُ سَيَكِيْنَتُهُ عَلَيْهِ وَاٰتِيْهُ بِخَبْرِهِ لَمْ تَرْوْهُمَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا السُّفْلٰهَ

جنہی تم کیسے اپنا رہی ہو انہوں نے تم کو خبر دی کہ تم نہ نکلے گے اور ان لوگوں کی بات کو کہہ کر کہ تم نہ نکلے گے

۱۴ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۱۴ اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا ۱۴

اور اللہ کی بات ہی اعلیٰ ہے اور اللہ غالب کلمت والا ہے مطلقاً ۱۴ اے وہ جو ہلکے اور جو بھاری ہیں

گرمی کا وقت اور پانی میں مقابلہ کی کسی قوم سے تھا بلکہ ایک نظم سلطنت کی ہا قادیہ فوج سے مقابلہ تھا جو ہر قسم کے مسلمان جنگ سے آراستہ تھے اور وہاں اور ایران کی سلطنتوں سے عرب کے وگہ ہر وقت خائف رہتے تھے کہ یہ نگران کی طاقت کے سامنے وہیں کی طاقت پر چڑھتی تھی مگر یہاں وہاں شکست کے مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز دہلیک کہا ۱۰ اوتیس ہزار آدمی آپ کے بھٹے سے جمع ہو گئے اور کسی نے شکست کی پھانسی پر لٹکے ہوئے نگہداشت تھے اور سب اس کا انتظام ان کیلئے دہرے کا وہ وقت ہوتا ہے جبکہ ہم البتہ منافقوں کی تہذیب کا یہ آخری ہر وقت ہوتا ہے ۱۰ اور وہ صبح کے وقت کہہ رہے تھے یہ جنگ میاں میں سے تھی اہل اس لئے اس کے دوسرے پہلے اہل کتاب کے ساتھ جنگ کا ذکر بھی آپ کا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں یہ سب آخری جنگ تھی شاید یہاں اشارہ تھا کہ آخر کار مسلمانوں کا مقابلہ میاں میں سے ہی رہ جائیگا ۱۰ یہاں جو ان کا نظم الی الاصل تھا کہ اس طلب اس کا یہ نہیں کہ مومن زمین کی طرف ہجرت گئے تھے بلکہ یہ بیعت ہو اور خطاب ان لوگوں سے ہو جو ذرا تہمت و دعویٰ پہن کر تھے تھے جیسا کہ آیت ۱۳ میں اور اتھارہ سے ظاہر ہو کہ یہ مومن مدد کرتے ہوئے تھے ۱۰

۱۵ ۱۵۹۲ یہ مناب منافقین کو ہی ملا جس سے مسلم ہوا کہ یہاں خطاب منافقوں سے ہی ہو ولا تضرّوا شیعنا یعنی جنگ کے لئے تمہارے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے دین کا کچھ نقصان نہ ہو گا ۱۰

۱۶ ۱۶۹۲ اے خداوند خداوند ہے اور خود میری گواہی کو کہتے ہیں اور اسی سے پناہ دلی غار پر اور مقلد اور عداوت بھی خدا کی طرح ہوا وہ خدا ذات (الغیر اللہ) اور اپنی کہت گواہی میں ہے جیسے پہلی جگہ پر بھی ہوا جیسا کہ آیت ۱۶۹۲ میں اور اسی سے خود کسی چیز میں فکر نہ ہو دل ۱۰

خبر غار - مناد

اس آیت میں مسلمانوں کو جو وہاں پر کہ اللہ تعالیٰ کیسے کسی شکست کے وقت میں اسلام کی نصرت کرتا ہے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمکیدی کہ نقشہ کھینچ کر دیکھا ہو کہ انہیں اسلام تو اس وقت بھی اسلام کو کثمت و تہذیب دیکھ کر کہ وہاں

## وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

۱۔ اپنے مال اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

مومنوں کو کیا خوف ہو جب اسلام سے قہر پیل چکا ہو

وہ واقعہ جس کا یہاں ذکر فرمایا کہ یہ سب کچھ دینہ کو بھرت کا واقعہ ہے جس کی طرف اذخر حہ الدین من کفر و  
 میں، شاہد فرمائی کہ فزوں کی وجہ سے آپ کو غصہ چڑھا، آپ کے قتل کا فیصلہ ہو چکا تھا، تاہم ان کا جھٹا آپ کے گھر کا ہی اصول ہے، ہرے  
 کھڑا تھا، اس حالت میں آپ ان کے درمیان سے گئے ہیں۔ ۱۰۔ سیدھے حضرت ابو بکر کے پاس پہنچے ہیں۔ ۱۱۔ وہ دو دن ساغی  
 رات کی تاریکی میں گئے ہیں، جہی کریم صلعم نے سبھی یوں کو ایک ایک کر کے اپنے سے پہلے نصبت کر دیا تھا سوائے حضرت  
 علیؑ اور حضرت ابو بکرؓ۔ ان میں سے حضرت علیؑ کو آپ کے بستر پر لٹا رہے، اہل ان کے پیچھے رہنے کی فرض یہ تھی کہ ان میں سے  
 اور اگر یہی ہو جی کریم صلعم کے فریقین اور حضرت ابو بکرؓ کو آپ کے بھرت میں ساغی بنانے کے لئے چاہا ہوا تھا، حضرت ابو بکرؓ آپ سے  
 بار بار یہ بات کہتے رہتے تھے کہ وہ آپ فرماتے تھے کہ ابھی بھرت کی حیثیت مجھے نہیں ملی، تاہم وہ وقت آیا تو آپ حضرت ابو بکرؓ  
 ساتھ لے گئے جس کی طرف ثانی، امین میں، شاہد ہوا، سب حضرت ابو بکر کی علم و تربت، ہر تیسرا مرتبہ اذھا فی القلار  
 کا بیان کیا ہے، یہ غافل ہے جو کہ سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر ہو، رات کے وقت غامض میں جا کھینٹا کس قدر طاقت سے ہے  
 اور غامضی نہایت سے آیا، وصال مقام میں، جہاں انسان کا گز نہیں، حضرت ابو بکرؓ کو اس غامض میں پہلے داخل ہوئے  
 اور اس کے سامنے سڑکوں و دیو کو بند کیا، وہ آتے پھیرا، غصہ سے صاف کیا، تاہم اس بات کا اطمینان کیا کہ کوئی موزی  
 جہاد غامض میں جہی کریم صلعم کو، غمہ اہل ہوئے، وہاں اس تاریک پر خطر چکر میں یہ وہ دوں ساغی چچے، آخر کار دن چڑھا کھانک  
 پتہ تھا، ہر طرف تلاش شروع ہوئی، سرانے فار کے گھنٹے تک پہنچا، اور حضرت ابو بکرؓ کے اوپر پاؤں کی آہٹ شش کو آپ کو نہانے  
 لئے، بلکہ سہا سے پیاسے رفیق کے لئے جس کی خاطر سب کچھ قربان کر رکھا تھا، غمہ ہوا، کہ اب گزری کوئی گھنٹہ نہیں، وہ آدمی غا  
 کے اندر میں، اور غمہ مندوں کا جھگڑا اس کے منہ پر اس حالت میں وحی الہی کی تسکین کا مہر تھی، سہو ہم دونوں بلکہ اللہ ہر  
 ساتھ ہی، کیا جب شان خداوندی ہے کہ ایک کھڑی فار کے منہ پہا لاقن وحی ہوا، و تلاش کر کے، دوسرے سرانے صاف کر کے  
 دوسرے غام کے منہ تک پہنچے، اور وہاں سے جالا دیکھ کر واپس ہو جاتے ہیں۔ کھڑی کا بھلا، بجا و حن اللہ و تہہ ہر وہ کام سے  
 جہاد ہو جائے، اوقات میں بڑے بڑے مضبوط قلعے نہیں دے سکتے، یہ نصرت الہی کا نظام تھا۔

۱۔ ایسا جہاد و جہاد ترو دھائیں یا قرآن شاہد اس وقت نزول ملا، مگر کی طرف سے جنوں نے آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کو  
 وحی، ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱

۴۳ تُو كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَا تَبْعُوْهُ وَلَكِنْ بَعَدَتْ عَلَيْهِمْ

اگر فائدہ ہند غلط فہم اور سزاوارتہ تو منہ تیرے پیچھے نہ چلے لیکن مطلقہ کا سفر انہیں بہت دور کا

الشُّقَّةُ وَسَيَحْمِلُوْنَ بِاللَّهِ لِوَاِسْتِطْعَانَا مَعَكُمْ يَهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ

معلوم ہوا اور انہی کی قسمیں کھائیں کہ ہم میں ملنا ہی تو ہم ضرور تباہی ساقط تھے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں

۴۴ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ لَهُمْ لَكُمْ يَوْمَ ۙ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَزَلْتَ لَهُمْ حَقَّ يَتَّبِعْنَ

اور اللہ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں ۱۱۹۵ اللہ مجھے عاف کرے کہ میں کیوں ان کو امانت دی یہاں تک کہ مجھے

لَكَ الدِّينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لَا يَسْتَاذِنُكَ الدِّينُ يَوْمَئِذٍ

تجھ کو تیرے لئے ایک جہت ہے اور تو جھوٹوں کو بھی جان لیتا تھا ۱۱۹۶ جو اللہ اور کچھ دن پہلے جان لاتے ہیں وہ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ يَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

محمد سے اجازت نہیں مانگتے کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرے اور اللہ شفیقوں کو

بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَسْتَاذِنُكَ الدِّينُ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۴۵

نوبت چاہا ہے وہی محمد سے اجازت چاہتے ہیں جو اللہ اور کچھ دن پہلے ایمان نہیں لاتے

وَاَنْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهَمْ فِيْ لَمَرٍ يَّرْتَدُّوْنَ ۝

اور ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں سو وہ اپنے شک میں ترمو میں نہیں رہتے ہیں

مرتب مال کا شہد نامہ دینا و دفعہ مطلب یہ ہے کہ جب ضرورت آئے تو میں حال میں بھی ہر عمل پر دو

۱۲۹۵ عرض عرض چوڑائی یا وسعت کو کہتے ہیں اور عرض دوم ہے جسے ثبات دہرا سکتے حدیث میں آتا ہے الدینا عرض

حاضر میں عرض سے مدد تو فری در پسے والا نسخ یا مال دینا یا زقرین دن عرض الدینا واللہ برید الاخرۃ والاخلاق ۱۲۹۶ یا خداوند مرضی هذا الدین الاول والاخر ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹

۱۲۹۹ الشُّقَّةُ وہ جانب چپکے پیچھے میں شقت آٹھانی پڑے اور شق کے معنی شقت ہیں الا بشق فلا نفس ۱۲۹۹

یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو کچھ کہتے تھے میں نے حقین چھاپا ایک طرف لا تیرے صاف بتانا اور دوسری طرف سن کا جھوٹ میں

کھانا اور چور گئے کچھ کا مضمون سب اس پر گواہ ہیں کہ اس کچھ میں منافقوں کا ذکر ہے

۱۲۹۷ احفا اللہ عنک یہ کلمہ بعض وقت صرف محبت اور قطعیت کے لئے بولا جاتا ہے اور ایسا ہی موقع یہاں ہے جو کچھ تیری

کی شکایت کو دیکھ کر منافقوں سے جو پیشہ جنگوں میں لگے وہ جانتے تھے منہ پریش کر کے کہ نبی کو صلہ سے اجازت مانگی تھی

میں اس قدر چاہتی کہ اپنے ان کا بدل کھانا نہ دے کیا اودان کو اجازت دے دی یہ اجازت دینا اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے

شِقَّة  
معافوں کے کچھ  
بچے کی وجہ سے

عرض

شُقَّة - شق

عفا اللہ عنک

۴۷ وَتَوَارَدُ وَالْخَرَجُ لِعَدْوَالِهِ عُدَّةٌ وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ ابْنِاعَتَهُمْ فَتَبَتُّهُمْ فَقِيلَ

اور اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو ان کے توارسان ہمارے لیکن انہوں نے ان کا اٹھنا نا پسند کیا سو ان کو روک دیا اور کہ گیا

۴۸ اَقْبَلُوا اَمَّ الْفَوَاحِشِ ۝ لَوْ خَرَجُوا فِىكُمْ مَازَادُوا كُفْرًا لَا اَوْضَعُوا

بیچہ والوں کے ساتھ بیچہ جاؤ ۱۲۹ اگر وہ نکلیں گے تو تم میں سوائے خدا کے کچھ نہ بڑھائے اور تمہارے اندر تمہارے

يُضِلُّكُمْ بِغُفْرَانِكُمْ الْفِتْنَةُ ۝ وَفِيكُمْ سَمْعُونُ لَهُمُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ

لے کہ تمہارے ہوش نہ چاہتا ہے پھرتے اور تم میں ان کے پاس میں ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جاننے والا

۱۲۹۔ بلکہ بعض ایک پس جیانی وجہ سے۔ اور حقیقت ایک نہایت بلند مقام اخلاق تھا جس کو ظاہر کرنے کے لئے یہ فرمایا۔  
گرا آپ میں صفت مغرور سے قد غائب ہو کر اس پر شاہد ہوتا ہو کہ اللہ بھی صاف کرے یعنی جیسا معاملہ کرو گوں سے کرنا ہو  
ایسا ہی اللہ جیسے کرے اس میں صدمہ نہ کہ وہ ہم بھی نہیں پایا جاتا۔ ہاں یہ فرمایا کہ اب وقت چکا تھا کہ یہ منافق الگ ہوجاتا  
روح المعانی میں علی بن ابیہم کا شعر متزل کی روح میں نقل کیا جو اس میں ہی فقط اسے جس عفا اللہ عنہا ۱۲۹۔ اور حدیث میں کرکشی کو کم  
صلحہ نے فرمایا لعل لعل من روضہ علیہ السلام وکسہ وصبرہ وادبہ تعالیٰ یغفر لہم عن سئل عن البقیات الھات  
والسائلین لھم روضہ علیہ السلام ہا ورا کے کرم اور صبر و تقویٰ جو اور شان کو بچے جب ان سے ذیلی اور ذلی کا تھیں لے  
سوال کیا گیا یہاں دو گان کے کرم اور صبر کا ہو۔ اور ساتھ وہاں حضرت ہو مطلب یہی ہو کہ جس طرح اس نے مغرور سے کام لیا۔  
اللہ اس سے مغفرت کرے۔

۱۲۹۔ اعدوا عداۃ قد وہوں کا اور عداۃ ہو ادم نہ کہ بہتوں کو بھی گھنے کی ضرورت پیش آتی ہو اسلئے کثرت پر ہی اس کا ہونا  
ہو اور ذلت کے استعمال کیلئے دیکھ کر ۱۲۹۔ اعداۃ عداۃ کے معنی ہیں ایک چیز کو ایسا بنایا کہ وہ اس کو شادیں لائے اور حسب  
حاجت کے اعداۃ لکھا قرین (الفتح ۲۴۰) واعدوا لہم جنات والنبوة ۱۱۰۰۰ احمد ناچہم لکھا قرین (الکوفہ ۱۰۲)۔  
جو حسب تیار کرنے کے معنی ہیں اور عداۃ وہ شے کہ وہ جو گھنی جائے مال ہو یا تھیادہ، ۱۱۰۰۰۔

ثبث ثبث کے معنی ہیں روک دیا یا ایک چیز سے ہٹا دیا۔

مطلب یہ ہو کہ ان کا ارادہ کبھی جنگ کے لئے نکلنے کا ہو یا نہیں اصحاب پر تیرہ یہ ہو کہ انہوں نے کوئی تیار ہی  
نہیں کی ہاں اللہ تعالیٰ کو بھی اطلاع نہ تھی نہ ہی تھا کہ وہ لوگوں سے ہرجہ انکی ولی تیار کی بجائے فاشہ کے نقصان ہوتا تھا  
۱۲۹۔ اعدوا اعداۃ کہ وہ لوگوں کو حسب اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہو کہ وہ لوگوں کے کسی پہلے فضل پر بدھن  
کے اللہ تعالیٰ نے ہی یہ نتیجہ حرب کیا ہو انکے نکلنے سے کیا نقصان ہوتا وہ انکی آیت میں بیان کیا ہو۔

۱۲۹۔ اعدوا اعداۃ کہ وہ لوگوں کو حسب اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہو کہ وہ لوگوں کے کسی پہلے فضل پر بدھن  
معنی میں بھی آتا ہو خلل خلل کی طرح ہے دو چیزوں کے درمیان خالی ہو جگہ، اور اعدوا اعداۃ نام مقصد ہو یعنی  
چاہیں یا اعدوا اعداۃ کر سکیں اور معنی میں سزا اور سزا کرنا لانا تم۔

۱۲۹۔ اعدوا اعداۃ کہ وہ لوگوں کو حسب اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہو کہ وہ لوگوں کے کسی پہلے فضل پر بدھن  
معنی میں بھی آتا ہو خلل خلل کی طرح ہے دو چیزوں کے درمیان خالی ہو جگہ، اور اعدوا اعداۃ نام مقصد ہو یعنی  
چاہیں یا اعدوا اعداۃ کر سکیں اور معنی میں سزا اور سزا کرنا لانا تم۔

لَقَدْ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّى جَاءَ لَشَقٌّ وَظَهَرَ ۝۸

یقیناً انہوں نے پہلے ہی مکہ میں فتنہ کیا تھا اور میرے لئے تیرے پر کوئی نتیجہ یہاں تک کہ حق ظاہر اور اللہ کا حکم

اُفْرَلِلَّهِ وَهُمْ كَسِرَ هُؤُونَ ۝ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ اِنَّكَ لَنْ يَبِي وَلَا تَقِيْتُنِي الْاَ ۝۹

غالب تھا اور وہ براہ راست میرے خلاف آگے بڑھ رہے تھے اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے مجھے ہدایت نہ دے گی اور مجھے دیکھ کر شلے بھی

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَاَنْ جَهَنَّمَ كَافَّةً بِمَا الْكَافِرِيْنَ ۝ اِنْ تُصْبِحْ حَسَنَةً ۝۱۰

دک میں کہ یہ چڑھی گئے اور بعض یقیناً کافروں کا معاملہ کرتے ہوئے ہے فتنہ اگر مجھے صبح پائی پہنچے نہیں

تَسُوْنُمْ وَاِنْ تُصْبِحْ مُصِيبَةٌ يَقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرًا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا ۝۱۱

برا بگڑھے اور اگر مجھے صبح پہنچے گئے ہیں پہلے ہمارا کام پہنچا ہی ٹھیک کر لیا تھا اور وہ پھر واپس لوٹ گیا

وَهُمْ فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَنَا ۝ هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ ۝۱۲

کہ وہ غمگین نہ رہیں گے کہ وہ ہم پر کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی کیونکہ ہمیں جس حد تک ضرورت ہے وہ ہمارا مالک اور مالک ہے

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَى لَصُورَةَ بَآلَا اِلَّا اَحَدًا يُّحْسِنُ بَيْنَ ۝۱۳

مومنوں کو جو اللہ پر توکل کرتے ہیں ۱۳ کو تو تم ہمارے حق میں دو بھائیوں میں سے ہی ایک کا انتظار کرتے ہو

۱۲ حکمتا بہتری کا موجب ہی تھا۔ جو ان کا یہ فعل مستحسن نہیں ہے۔

۱۳ قطب اللہ الامور۔ تغليب الامور یعنی امور کے زیرِ نظر کے معنی محاورہ میں تدبیر و تدبیر کا ذکر نہ کرنا۔ یہاں معاملات کے

سب پہلوؤں پر دیکھا گیا ہمارا جو امراد ان کی منصوبہ بنایاں اور سازشیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرتے رہتے تھے۔

۱۴ امر اللہ جو اللہ سے پہلے فرما دیا تھا۔ اللہ کا حکم۔ وہی آخر کار غالب رہا۔

۱۵ روایت ہے کہ بعض منافقوں سے یہ فتنہ بنایا کہ عیسائیوں کی عورتیں خوبصورت ہیں یہاں کے ساتھ جنگ کرنے

جائینگے تو ان کی وجہ سے فتنہ میں پڑینگے لیکن یوں بھی حقیقی ہو سکتے ہیں کہ آپ کے ساتھ غننے سے مال و جہاں ہوا کہ

ہر جائینگے ہمیں اس تکلیف میں ڈر لے جائے۔ جو آپ میں فرمایا تو ان میں تو سبے فضائل سے بڑھکے ہیں میں اس دنیا پر

بھی دیکھوں میں جتنا ہو گئے اور پھر حرم آئینہ زندہ گئی میں ہے۔

۱۶ علی علیہ السلام یعنی تم ہم کو مصیبت پہنچا سکتے ہو تو اللہ میں تم کو دیکھ کر بعض مصائب انسان کی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہیں اس لئے

فرمایا کہ میں مصائب جو اللہ نے ہمارے لئے متعین کی ہیں ان کو ہم غشی سے اٹھانے کو تیار رہیں کیونکہ وہ ہماری بہتری

کا موجب ہیں جو مولانا میں اسی طرف اشارہ ہے۔

وَلَمَّا نَبَا نَبَاكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ اللَّهُ بَعْدَ إِيَابِكُمْ مِنْ عَذَابِكُمْ وَإِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ فَاعْلَمُوا

اور ہم جیسے ہی اطلاع کرتے ہیں کہ اللہ تم پر کوئی عذاب دیا، اپنی طرف سے اسے یا تمہارے اقوال یا اعمال کا

۵۲ اِنَّمَا مَعَكُمْ مَتْرُكُهُمْ ۝ قُلْ اَتَّقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّانَّ يَتَقَبَّلَ مِنْكُمْ

ہم ہی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں ۱۱۱ کہ تم سے خوشی سے خواہ کر یا ناخوشی سے تم سے ہر قبول نہ کیا جائیگا

۵۳ اَلَا تَلُمُوهُمْ قَوْمًا لَّمْ يَكْفُرُوا ۝ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ يَقْبَلُوا نَفَقَةً لِّمَا لَا اَنَّهُمْ

کیونکہ تم انہیں قوم کہہ رہے ہو ۱۱۲ اور کوئی چیز ان کے گناہوں میں نہیں تھی کہ ان کے لئے ہر قسم کا انکار نہ کیا جائیگا

كُفِّرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ ۝ وَلَا

اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کرتے ہیں اور نماز کو نہیں آتے مگر اس حال میں کہ کسب سے ہوں اور

يَنْفَقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَاهُونَ ۝

نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ ناخوش ہوں ۱۱۳

مسلمانوں کی طرف سے

۱۱۴ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝

انہیں جاننے والے بھی ضرورتوں کو دیکھ سکتے تھے کہ کامیاب ہو جائیے ان دونوں باتوں کو مسلمانوں کے حق میں بھلائی دیا

اس لئے کہ اگر کفار کے ہاتھ سے مارے جائیں تو ہر حال مقصد زندگی تو حاصل کر لیا کہ حق کی خاطر اپنی جانیں دیں نتیجہ

تو چھ بھی بچا ہوا اور حضرت اسی کے ساتھ حق پھیل گیا اور کامیاب ہوئے تو یہ بھی بھلائی ہے۔ دنیا کے مال کی خاطر

دنیا کی عزت کی خاطر دنیا کی حکومت کی خاطر وہ جنگ نہ کرتے تھے جو ان کا ماننا حاصل مقصد زندگی کے متعلق

ہوتا لیکن بالقابل منافقوں کے لئے عذاب ہی تھا کیونکہ اگر مسلمان مارے بھی جائیں تو یہ منافقوں کو اس سے فائدہ

نہ تھا بلکہ ضرورت تھا کہ وہ اپنے اعمال بد کی سزا پاتے۔ یہ عذاب من عذاب ہے اور اگر مسلمان کامیاب ہوں تو چھ جو کچھ

منصوب ہے مسلمانوں کی تباہی کے منافقوں نے کئے ضرورت تھا کہ ان کی پاداش میں سزا پاتے اس کی طرف بائیدینا

میں اشارہ ہے ۱۱۵

۱۱۶ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝

۱۱۷ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝

۱۱۸ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝

۱۱۹ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝

۱۲۰ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝

۱۲۱ اُولَٰئِكَ هِيَ الْحَسَنَاتُ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝ وَبِطَائِفٍ مِنْهُمْ سَائِفٌ ۝



فَلَا تُجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكَ الرِّيسَةَ وَيُخْلِفَ بِهَا

سوان کے بل مجھے عیب نہیں دے گا میں اللہ عز و جل کی اطاعت ہی اللہ کا حرف یہ اللہ ہے کہ ان کی وجہ سے ان کو دنیا کی زندگی

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

میں خدا دے اور ان کی جانیں اس حال میں نہیں کہ وہ کافر ہیں عجب! اور خدا کی قسمیں کھاتے ہیں

إِنَّهُمْ لَمِنَكُمْ مَنُومًا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْهَمُونَ ۝ لَوْ يَجِدُونَ

کہ وہ تم میں سے ہیں اللہ نہیں سے نہیں یہی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو قسم سے قسم ۱۳۱ اگر کوئی پناہ

مَبًى أَوْ مَخْرَاجٍ أَوْ مَدَّحَلًا لَوْ لَوْ إِلَى اللَّهِ وَهُمْ يَجْحَدُونَ ۝ وَمِنْهُمْ

کی جگہ یا نہریں یا گھنے کی جگہ یا پناہ تھو ایک طرف پھر دوسری سال میں کہے گا پھر کہہ دے گا میں ۱۳۲ ان میں سے

مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ۝ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا

وہ جس سے جو صدقات کے بارے میں مجھے شکایت ہے سارا ان میں سے ان کو دے دیا جائے تو ان میں سے کوئی ایک نہیں ہوگا ۱۳۳

وَمِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْتَحْشِرُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۝

تو فوراً ان سے بھر جائے ۱۳۴ اور کیا اچھا تھا! اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے تو ان سے کچھ نہ ملتا

مناظرہ ہوا مال داؤد کا خطاب

فرار

لجأ

مدخل

جمع

لہذا

مخطوط

۱۳۱ اللہ تعالیٰ کا مال یا دوا دلا دے کہ نہ یہ ان مناظرین کو عذاب دیا میں تھا کہ ان کو مال جنگوں وغیرہ میں بھیج کر ان پر فتنہ ادا کر دے

یہی روش پڑتی تھی لیکن جو کر دے یہ نہ چاہتے تھے اسلئے یہ بھیج ان کے لئے عذاب کا موجب ہو رہا تھا ۱۳۲ وہ ان کی اولاد کی وجہ سے ہیں

عذاب تھا کہ وہ لوگ دین اسلام کے خادم تھے اور اپنی جانیں خدا کی راہ میں دیتے تھے جس اسلام کو وہ خویشیت و فدا و کفایت

کے منصوبے کرتے تھے اسی کی خاطر ان کی اولاد اپنی جانیں قربان کر رہی تھی عجب اللہ نے ان کی کار کا عید اللہ تعالیٰ میں سے تھا

۱۳۳ یہ فرقہ صرف حق کے معنی تک ہر ناپسندیدہ سے ان سے حالت مفارقت تھی حق بھی فرقہ کے معنی کے ہیں یہاں تک کہ

ہیں فرقہ خوف کو بٹھاتا ہوا جو کدلی کی حالت خوف سے پائندگی کی ہوتی ہے یعنی ان کا قسمیں کھانا کہ یہ مسلمان ہیں جس خوف کی وجہ سے

ہے ہر وہ دزدانوں کو کفر اور ہر مسلمانوں کے مقابلہ کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے انہما مخالفت نہیں کرتے ۱۳۴

۱۳۵ اچھا! آجائے حق کسی چیز کی بنا دینا یا اس سے ٹھیک نہ لگے یا اس سے الجھا ہو

مذخر ۱۳۶ اڈھل کے معنی ہیں بے یقیناً فی داخلہ داخل ہونے میں نہ لگے یا اس سے مدخل ہو (ع)

۱۳۷ بھون بھون کا اصل استعمال گھوڑے پر چڑھنے میں نشاؤ کی وجہ سے سوار پر غائب آجائے معنی اسکے قیام سے بھون

۱۳۸ لہذا ۱۳۹ کہ کسی پیشہ کے کچھ بات کا کہنا اور صاحب کے کچھ کہنا و لاف زنی (افسوس کے الحاحات) ۱۴۰ اس لئے کہ وہ ہر کثرت سے

دوسروں کی عیب شنیدی کے بدلے لیں ہوتے تھے (لہذا) ۱۴۱

۱۴۲ یسٹون مخطوط غلط الخطب شنیدی کو کہتے ہیں جس کا انشاء حضرت ہر وہ لاشہ تعالیٰ کی جگہ فراموش ہو کر تہمت کی جگہ لاشہ



## وَقِيلُوا لَنْ

اور کہتے ہیں

ایمان کو اسلام ہم ایک کہہ سکتے ہیں چاہتا ہوں کہ صہیل علیہ السلام کہنے یا اسلام سے وہ حقیت حاصل کرے کیلئے ان کو محدودیت کی ضرورت ہو تو وہی جہلے دوم وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں گمان کا ایلان بھی کر دے یعنی جو مسلمان کی امداد اور ان کو تعلیم اسلام میں مضبوط کرنا شروع وہ لوگ جیسے شریعت اسلام کو بچانا مقصود ہو۔ پانچویں فی الواقعہ ایک جیسے مبنی گردن کا آئینہ کرنا نہیں اور یہ ہیں مصلح پر جو مسکتا تھا اول یہ کہ حکومت کی طرف سے لوگوں کی امداد کی جائے جو غلامی کی حالت سے نکلتا تھا جس کیونکہ اسلام نے غلام کو یہ حق دیا تھا کہ وہ اپنے مالک سے مکاتبت کرے لیکن اس کی آزادی بشرطہ ہوا سبابت ہر مالک خاص رقم کا مالک کو کہے دے تو اس میں امداد دینا یا اس رقم کا مالک کرنا حکومت کا فرض تھا اور اگر وہ بیت المال سے اس رقم کی امداد کرے۔ وہ ہر ایک حکومت خود دھنوں سے غلام خرید کر ان کو آزاد کرے مسموم یہ کہ اس سے اسیران جنگ کا خدا ہوا کیا جائے وہ اسیران جنگ ظاہر ہو کہ دشمن قوم میں سے اور پھر غیر مسلم ہر جگہ یہ تعلیم اسلامی کی وسعت ہو۔ چھٹے فرض اوروں کا فرضہ اور کہنے کیلئے جن بھرا نہ ہو گیا ہوں ان کا جہاد اور کرنے کیلئے۔ ساتویں فی سبیل اللہ یعنی جہاد کیلئے خواہ وہ جہاد قلمی ہو یا سبکی۔ گناہوں سے اپنے مذہب کو محفوظ کرے کیلئے۔ اصالوں حد کو فرس میں پھیلانے کیلئے۔ خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ کومال کو ذکاوت کا نچوڑ کر وہی ہو کر نہ کرنا اس کی فرض اس مال کو دشمنوں کے مقابلہ میں خرچ کرنا یا آتشیں اسلحہ کے لئے۔ کیونکہ اگر اسے گھٹے یا ہر وہی مجلس کے حکم میں ہو۔ گنہگار ہرے کہ مراد اس سے ایسا ماسافر جو مصلح امداد ہو۔

غیر ان کا نکرنا

قرضہ دار

جہاد قلمی یا سبکی

سافر

غیر مذکورہ سے ملنا کی عظمت

تقسیم دولت کا سکہ

بیت المال کی ضرورت

تقسیم دولت کا سکہ

فرضیہ ذکاوت ایک ایسا فرضیہ تھا جو مسلمانوں کی ساری قومی ضروریات کا شغل ہو سکتا تھا مگر اس کی یہ حالت ہو کر اول تو مسلمان مال ذکاوت اور انہیں کو اسے ادا کرے ہیں تو اس کے ایک جیسے ہو کر ضروریات قومی پر پہنچے ہر ایک کو کوئی انتظام نہیں بلکہ عورت اپنے اپنے طور پر اور اکثر اوقات غیر حق لوگوں میں وہ مال تقسیم ہو کر اس فرض اس فرضیہ کی ضابطہ ہو جاتی ہے۔ فرضیہ ذکاوت ایک ایسا اخلاقی درجہ کا انتظام تقسیم دولت ہو کہ جس کے نہ ہونے کی وجہ سے یورپ کو مصلح کی مصائب کا سامنا و پیش و چون مصائب کا علاج سامنے ذکاوت کے اور کچھ نہیں۔ اور سرسبز شہر اور بولشہر محض دھوکہ دینے والے خیالات ہیں جو عملی رنگ میں کبھی قائم نہیں ہو سکتے تقسیم دولت کے مسئلہ میں یورپ کو جو سب سے بڑی شکل پیش آتی ہو وہ یہ ہے کہ دولت کا بھانہ ہے ہر کچھ نہ انہوں میں زیادہ مقدار میں خرچ ہوتی چلی جائے اور پیشتر حدیں انسانی میں قربت یا مسکت کی حالت رہے یا ایسی حالت کہ قبضہ نہ ہوا گزرنے کے قابل ہیں۔ اس کا علاج اسلام نے مصلح کے رنگوں میں کیا اور انہی علاجوں میں سے ایک علاج ذکاوت ہے کہ انسانی دولت میں ہر سال چالیسواں حصہ نکل کر فرما میں تقسیم ہوتا رہے دوسرے دو علاج ایک تقسیم وراثت ہوا اور دوسرا ممانعت تو مسلمانوں کے عمل قومی کام آج صرف ایک فرضیہ ذکاوت کے قیام پر ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اس کے صحیح کرے گا کوئی انتظام ہو۔ قانون کرینے ذکاوت کو ایک جگہ کرنے کی ضرورت یہاں تک مقدم کی ہو کہ خراجات ذکاوت میں ایک مخصوص حصہ سے لاکھنا ذکاوت کی قیام کر دی ہو جس پر خرچ کرنا ضروری ہو۔ مثلاً یا تو ان کے قیام کو کوئی حالت ذکاوت ایسی فرض نہیں کرنا کہ شخص اپنی ذکاوت آپ اور اس کے مالک اس کا قومی بیت المال میں مصلح ہونا اور ہر دہائی سے تقسیم ہونا ضروری ہے کاش مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ پھر مسلمانوں کی سب سے بڑی دہائی قومی ضرورتیں اس وقت ہیں ایک اشاعت اسلام دوسرے تعلیم ہر قسم کی۔ سو یہ دونوں کام ذکاوت کے مصارف میں داخل ہیں اور آج اگر ذکاوت کا دہریہ ایک جگہ ہو تو مسلمانوں کے یہ دونوں کام مدد ملے ہر نام کام ہو سکتے ہیں۔ اشاعت اسلام پر ذکاوت کا دہریہ باطل صرف نہیں ہوتا تاکہ کلاس کا کوئی کوئی انتظام ہی ملتا



مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنْ لَهُ نَالَهُ صَحْرُهُ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ

جو کوئی اللہ کے مقابلے میں لڑے اور اس کے رسول کے ساتھ دینے کی ناکامی ہو جائے وہ اس کی جزا میں رہے گا ۷۵

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ

منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورہ اتری جس سے ان کی خفیہ باتیں ان کی خبر ہو جائے اور ان کی خبر ہو جائے ۷۶

اسْتَهْزِءُوا مِمَّنْ اللَّهُ مُخْرِجٌ مَخْرَجًا رَوْنٌ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا

ہنس کھنڈو اور ہنس کر باہر نکلے گا ان سے کوئی نیک بات اور اگر تو ان سے سوال کرے تو کہیں گے ہم تو

لَنَا خَوْضٌ وَلَنَعَبٌ قُلِ ابْلِ اللَّهِ وَإِيَّاهُ وَرَسُولَهُ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۝

ہماری باتیں رسول کی باتیں تھے کہو کیا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنس کر رہے تھے ۷۷

لَا تَعْتَدِي رُؤَاؤَ قَوْمٍ لَقِيتُمْ بَعْدَ آيْمَانِكُمْ إِنْ نَعَفَ عَنْ طَائِفَةٍ

بہانے نہ بناؤ تم نے ان سے ملنے کے بعد ان سے کہیں سے کہیں کر لیا ۷۸

وَمِنْكُمْ نَعْلَبٌ طَائِفَةٍ بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝

وہ ایک گروہ کہ اللہ کے رسول کے ساتھ ہنس کر رہے تھے ۷۹

۱۳۱ ایجاد و حمد سے جو جس کے ایک معنی جہت کے ہیں اس پر عبادۃ ایک دوسرے سے عبادت اور عبادت کی جانب میں جو جاتا

اس طرح مشاق کا لفظ جو ایک شق میں پر جانا نازل اسی طرح معادۃ ہو کہ معادۃ بھی ایک کنارہ کہہ سکتے ہیں۔ راجع ہے اس معنی کی وجہ

ماضیہ استعمال صید کی ہو اور ماضیہ کے معنی حد میں شامل ہیں ۸۰

۱۳۲ لینڈ علیہم میں غیریہ میں کی طرف بھی ہو سکتی ہو اور منافق بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ جو کہ کج نازل ہوتا تھا وہ ان کی

نازل ہوتا تھا۔ اس طرح متناہم میں غیریہ دونوں طرف ہو سکتی ہو۔ منافقوں کا یہ حذر بھی جلدی استنزا تھا۔ جیسے کہ قتل استنزا سے ظاہر

۱۳۳ الخوض اصل میں ایسی چیز میں داخل ہونے کو کہتے ہیں جیسے پانی یا کوئلہ اسے کسی دیکھ اس میں داخل ہونے پر یہ کہ جاتا ہو جیسا

کہ لوٹ کرے۔ اکثر استعمال اس کا قرآن شریف میں ذمہ کے ساتھ ہے یہی مراد ہے۔ یہاں بتایا کہ بعض منافق بھی خدا کو دیکھتے ہیں کہ

بعض ان امور میں بھی نہیں کرتے ہیں اور ان کا ذکر ایک مشغلہ کے طور پر کرتے ہیں۔ وہ جو کہیں کہیں مشاق کے معنی قرآن فریض

فرمایا تھا اس کے مصداق وہ ہر روز ہیں ۸۱

۱۳۴ اعتذر دوا۔ خدا اس چیز کا قصہ کرتا ہو جس سے گناہ مٹ جائے اور اعتذر کہ معنی مذہب میں کیا اعتذر کے معنی اس کا معذ

قبل کیا اور اعتذر کے معنی ایسی بات پیش کر کہ جس سے معذ ہو گیا۔ اور اعتذر ایک قول نقل کیا ہو کہ کشتن کا لفظ اعتذر سے اخذ

ہوئے کہ لکھا جاتا ہو اور اعتذر مذہب فلا ناکہ معنی ہیں اس کے گناہ کی نجات کو کہنے سے دو کیا دغا ۸۲

۸۳ ایک چیز کی حق جو یہی ہوتی مشاق کا اکثر صراحت میں شامل ہو گیا تھا جسے بھی تھے جنہوں نے اس حالت میں

حد۔ عبادۃ

خوض

علاوہ اعتذر

ناتشہ ذہب میں

بِالْإِيمَانِ  
وَالْإِيمَانِ  
وَالْإِيمَانِ

۷۷ لَئِنْ قُوتُوا وَالْمُفْسِدُونَ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

مناہق و اور منافقین میں سے ایک سے ایسی چیزیں اور ایسے کام کو منع فرماتے ہیں اور اچھے کاموں

الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ أَسْأَلُ اللَّهَ فَنَوِيهِمْ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ هُمُ

سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا اس لئے ان کو چھوڑ دیا بیٹک منافق

۷۸ الْفَاسِقُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنْفِقِينَ وَالْمُفْسِقَاتِ الْكَافِرَاتِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

نافقوں میں مبتلا اور منافق مردوں اور منافق عورتوں کو جہنم کی آگ کا حصہ بن کر رہیں

۷۹ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعْنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ كَالَّذِينَ مِنْ

وہاں کے وہ ان کو کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے لئے عذاب ہے جو قائم رہے گا ان کی طرح ہرگز

قَبْلَكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَآلَتْ لَهُمُ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ اسْتَمْتَعُوا بِخَلَائِقِهِمْ

تم پہلے سے پہلے کہ وہ تم سے طاقت میں زیادہ اور مال اور اولاد میں زیادہ تھے انہوں نے اپنے حصے سے تم سے زیادہ لطف

فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَائِقِهِمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَائِقِهِمْ

پس تم بھی اپنے حصے سے تم سے زیادہ لطف لے رہے ہو جیسے ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے سے تم سے زیادہ لطف لے رہے تھے

وَحَضَرَتْهُمُ كَالَّذِينَ خَاضُوا

اور تم بھی وہ جہنم کی آگ میں گھر رہے ہو جیسے ان لوگوں کی مثل جن میں وہ گھر رہے تھے

وَكَمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ وَلَقَدْ كَفَرَ يَتْلُو سُوْرَةَ الْاٰنْكَرِ وَكَانَ يُكْفِرُ ۝ وَلَقَدْ كَفَرَ يَتْلُو سُوْرَةَ الْاٰنْكَرِ وَكَانَ يُكْفِرُ ۝ وَلَقَدْ كَفَرَ يَتْلُو سُوْرَةَ الْاٰنْكَرِ وَكَانَ يُكْفِرُ ۝

کتنے کفار تھے ان کے کفر کی مثال دیکھو ان کے کفر کی مثال دیکھو ان کے کفر کی مثال دیکھو ان کے کفر کی مثال دیکھو ان کے کفر کی مثال دیکھو

۱۳۱۱ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ أَسْأَلُ اللَّهَ فَنَوِيهِمْ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ هُمُ

بعض میں سے بعض ایک سے ایسی چیزیں اور ایسے کام کو منع فرماتے ہیں اور اچھے کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا اس لئے ان کو چھوڑ دیا بیٹک منافق

۱۳۱۲ لَئِنْ قُوتُوا وَالْمُفْسِدُونَ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ أَسْأَلُ اللَّهَ فَنَوِيهِمْ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ هُمُ

لے لیجئے کہ جہ اور منافقین میں سے ایک سے ایسی چیزیں اور ایسے کام کو منع فرماتے ہیں اور اچھے کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا اس لئے ان کو چھوڑ دیا بیٹک منافق

لَعْنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلَكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَآلَتْ لَهُمُ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ اسْتَمْتَعُوا بِخَلَائِقِهِمْ

وہاں کے وہ ان کو کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی اور ان کے لئے عذاب ہے جو قائم رہے گا ان کی طرح ہرگز

فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَائِقِهِمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَائِقِهِمْ ۝ وَلَقَدْ كَفَرَ يَتْلُو سُوْرَةَ الْاٰنْكَرِ وَكَانَ يُكْفِرُ ۝ وَلَقَدْ كَفَرَ يَتْلُو سُوْرَةَ الْاٰنْكَرِ وَكَانَ يُكْفِرُ ۝ وَلَقَدْ كَفَرَ يَتْلُو سُوْرَةَ الْاٰنْكَرِ وَكَانَ يُكْفِرُ ۝

پس تم بھی اپنے حصے سے تم سے زیادہ لطف لے رہے ہو جیسے ان لوگوں نے جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے سے تم سے زیادہ لطف لے رہے تھے

أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

ان کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی خسران اٹھانے والے ہیں۔

۱۰ كَمْ يَأْتِيهِمْ نَذِيرٌ مِّنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمَ نُوحٍ وَقَادِ وَشِمُوثُ قَوْمِ إِبْرَاهِيمَ

کیا ان کے پاس ان کی غزنیوں میں سے پہلے قوم کی قوم کا اور عادی اور شموث کی قوم کا اور ابراہیم کی قوم کی قوم کا

وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُم رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ

اور مدین کے رہنے والوں کی اور متافکات کی ان کے رسول ان کے پاس بالبینات آئے سو انہیں

۱۱ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَالْمُؤْمِنُونَ وَ

نہا کہ ان کو ظلم کرے بلکہ وہ اپنے آپ ہی ظلم کرتے تھے ۱۱ ۝ اور مومن مرد اور

وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْعَمْرِوتِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ آپس میں کام کرنے کو کہتے ہیں اور ہرے کاموں کی

الْمَنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

روکے ہیں اور نفاق پر کلمہ ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں

۱۲ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَعَلَى اللَّهِ الْمُؤْمِنِينَ

ان پر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ غالب حکیم والا ہے اللہ نے مومن مردوں اور عورتوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتِ بَعْضُهُنَّ مِنْ تَحْتِهَا الْآخَرُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكُونٌ طَيِّبَةٌ فِي

عورتوں سے باطن کا دھکیلا جو جس کے نیچے نہیں بہتی ہیں انہیں میں سے اور طیبہ کے باطن میں پاکیزہ

۱۳ جَنَّتِ عَدْنٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ الْبَرُّ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

جنت کے گہواروں کا اور اللہ کی رضا سے بڑھ کر نعمت (جو کسی بھی عبادی کام یا نیک عمل سے نہیں

يُؤْتَى إِلَّا بِإِذْنِهِ) مَنَافِعُ الْوَعْدَةِ مَنَافِعُ الْوَعْدَةِ مَنَافِعُ الْوَعْدَةِ مَنَافِعُ الْوَعْدَةِ مَنَافِعُ الْوَعْدَةِ

ہوئے اور غفر بن ابی سے پہلے پہنچا دعوت کی جو کہ اس نے کہا ہے مجھے جو میں نے ان کا ان کا اصلی الوعدت کا اصل ہے اسے

صحت دے گی کہ میں سے خاص کیا اور دل میں معروفات میں جو کہ منافعت وہ ہوائیں ہیں جو اپنے پہنچنے سے ہر جہان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَدْنٌ





يَحْفَظُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَتُوا

اللہ کی قسمیں کھاتے کہ ہم نے انہوں سے نہیں کیا اور پھر انہوں نے کلمہ کفر کیا اور بعد اسلام کے کفر کرنے لگے اور ہتک

بِمَا كَذَبُوا لَهُ وَمَا يَقُولُوا أَنْ آغْنِهِمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا

فصل کیا جس کو نہیں بلکہ ملا ۱۳۲۷ اور یہاں تک کہ گوس لے کر ان سے غلطی ہو اور ان کے قول خدا ان کو کافی کر دیا ۱۳۲۸ اور اگر ان

يَكْ خَيْرَ الْهَمِّ فَإِنْ يَتُوبُوا يَعِدْ بِنِعْمِ اللَّهِ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تو ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر چہ وہ یہی کہتے تھے ان کو دنیا اور آخرت میں عذاب دے گا

وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ قَلْبٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَن عَاهَدَ اللَّهُ لَنْ

اور زمین میں ان کا کوئی دوست نہ ہوگا وہ کوئی مددگار نہ ہوگا ۱۳۲۹ اور ان میں سے کچھ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ

أَتْنَاهُمْ فَنُفِضَهُمْ لِنَصَدِّقَهُ وَلَنْكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝

وہ ہم کو اپنے فضل سے دے دیں تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور نیکو کاروں میں سے ہونگے

ہو سکتا ہے جو رحمت دلی اختیار کر لیتے گا۔ بلکہ مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو اس قدر دلی ان کے مقابلہ میں ہوتے رہے ہو

اگر وہ دلی سے درست ہوئے اے ہوتے تو ہو جاتے اس لئے اب وہ چشم پوشیاں اور معفو اور درگزر جو ان کے قصور ہیں

اور شراوتوں یا پاپ کسے رہے ہیں ان کو ترک کر کے ان کے مناسب حال شدت کا طریق اختیار کر کے کیونکہ دشمن

کے مقابلہ میں نرمی اور درگزر سے بجائے خاندہ کے نقصان ہوتا ہے جب وہ طریق عداوت کو نہیں چھوڑتے تو نرمی کا

طریق اب ان کے مقابلہ میں کام نہیں دے سکتا ۛ

۱۳۳۰ ہوا عالم بنا لیا اور اساتذہ حق سے اسلام کو تباہ کرنے کا قصد کیا مگر اس مقصد کو حاصل نہ کر سکے شیعہ جو حضرت ابو بکر

و دیگر کو سابق کہتے ہیں تو ان کو کہہ کہ اس نصیح سے خلاف فکرت ہے اس لئے کہ قرآن فیصلہ کرتا ہے کہ اساتذہ حق کو ان کے ارادہ

میں کامیابی حاصل ہوگی مگر حضرت ابو بکر و عمر کو وہ کامیابی حاصل نہیں تھی اور ایسی ایسی نصیریں ان کے ذریعہ سے

اسلام کو خطرناک کر بت سے انبیاء بھی وہ کامیابی حاصل نہیں ہوتی ۛ

۱۳۳۱ یا فقہاء الا ان آغْنِهِمُ اللَّهُ ایسا ہی ہے جیسا کہ ان کے خالی عندك ذنب الا انی احصت الیہا میں نے

تیرا کوئی گناہ نہیں کیا سوائے ان کے کہ تیرے ساتھ احسان کیا۔ افسوس تو انکو اپنے فضل سے غنی کر دیا کیونکہ جو

دخا ختمات کے بڑھنے کے ساتھ مسلمانوں کو اس میں یہ منافق بھی شریک تھے مگر تہمیر اٹھ رہا کہ جیسے اس کے

کونفاق کو چھوڑتے اور نہ ان کا شریعہ کیا ۛ

۱۳۳۲ دنیا کا عذاب الیم کہی منزلہ جو ان کو اس دنیا میں دی جائے اس صحت میں صرف مسلمانوں سے ان کی تفریق

کر دینا ہی ان کے لئے عذاب الیم تھا اور جب یہ میزان کو ملی تو ان کا کوئی دوست و مددگار نہ بنا جو اس منزل کو اٹھاتا ۛ

منافقت کا نتیجہ  
ان کا یہی نتیجہ ہے  
جہاں رحمت



وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۙ

اسلام کے لئے دنیا کی تمام چیزیں اس کے پیشِ قدمی ہیں۔ اگر تو ان کے لئے سرِ مرقبہ

سَبْعِينَ مَرَّةً قُلْنَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

جمنش ہاہم تو اٹھ کر نہیں بچے گا یہ اس لئے کہ وہ اٹھ کر اس کے رسول کا کفر کرتے ہیں۔

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ فَوَيْحٌ لِلْخَالِفُونَ بِمَا فَعَلُوا مِنْ خَلْفِ ۝

اے اللہ توفیق فرما کہ ہمارے نہیں کہتے ۱۳۲۱ جو ہم دیکھتے وہ اللہ کے رسول کی مخالفت ہیں۔

رَسُولُ اللَّهِ وَكَمِهُوَ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

خوش ہوئے اور اس باعث کو تاپہ لے کیا کہ اپنے اہل اعدا اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کریں

وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ۝

اور انہوں نے کہا کہ میں معذور ہوں۔ دفعہ کی بات کر رہی ہیں جسے ہم کابل سے پہلے ۱۹۲۱ء

اس میں سے جو پیسے بچے وہ اکثر اکیلا ماہ میں حاضر کر دیتے۔ مذاق پر مبنی کوئے کہہ لیا اگلے ٹھہریں بھووانوں کا بھی خلاف قیاس ہو رہا۔

۳۲۸ اس آیت کا خلاصہ مضمون یہ کہ اگر کسی کی حالت ایسی ہو کہ نہ خدا تعالیٰ کی ناکامی سے تیرے میں بے گناہی ہے بلکہ گناہوں کی بنا پر تیرے لئے استغفار کی

یاد رکھیں کہ اس سے گمانتہ استغناء نہیں ملے گا۔ ورنہ صبح اس آیت کے خلاف نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کو

وَمَا يَخْشَى فِى صُلْحِهِ لِمَنِ السُّلْطٰنُ يَعْلَمُ لَكَ الْكَبٰرَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ آپ کے پیچھے سے ایک آدمی نکلتا ہے جس کا نام ابوبکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرا چاہنے والا ہے، اس لیے اسے نہ مارو اور نہ قتل کرو۔

میں نابل پر چڑھا استعمال ہم اولاد تکلف ہم ابن یغلا شہ ہم جاں سبعین ہذا کو نرس پس یہ بکا استعمالی غلبہ جوت

و شفقت کے حاصل ہوئے آپ رحمۃ اللعالمین کو کئے گئے اس پر آپ نے فرمایا میں نے ساری دنیا کو بخش دیا ہے لیکن میں نے اپنے آپ کو نہیں بخشا ہے۔

۱۳۲۹ الخفون خفونہ کا معنی اس میں سے ہے جو عوام میں خفون میں جو کہ جیسے کہ اس میں سے کہ انہوں نے

غذایانگار و جنیت حاصل کردی حق +

۸۶ فَاِيَضْكُمُوْا قَلِيْلًا وَّلَيْسَ بَكُوْا اَشِدَّاءَ بَعْدَ اَلَّذِيْ سَمَا كَا نُوْا يَكْسِبُوْنَ اِنْ رَّجَعَكَ

سوان کو پہاڑیے کہتے ہیں کہ میں اب بہت دشمنی اس کی ملاؤں گا۔ کہتے تھے کہ میں اب اس سے گھر آؤں گا۔

اَللّٰهُ اِلٰى طَاعَتِهِۦ مِنْهُمْ فَاَسْتَاذَنُوْكَ لَخُرُوْجِ فَقُلْ لَنْ يَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّ

ان میں کسی مرد کی طرف تو نہ کرنا ہے اور وہ تمہارے لئے ہے اس اجازت اٹھائی کہ کو تم میرے ساتھ نہیں دے سکتے اور

لَنْ تَقُوْلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْفُتُوْرِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاَعْمَلُوْا اَمْرًا

نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمنی سے جنگ کر کے کیونکہ تم پہلی مرتبہ بیٹھے پر رضی ہو گئے سو اب کچھ نہیں داریں کہ

اَلْخَالِفِيْنَ وَلَا تَصِلْ عَلٰى حِمِيٍّ مِنْهُمْ مَّآتَ اَبَدًا اَوْ لَا تَقْعُدْ عَلٰى قَبْرِ اَبِيْهِمْ

ساتھ بیٹھے رہو۔ ۱۳ اور تو ان میں سے کسی پر جو مر جائے نہ آؤ جتنا زہ کہیں نہ پڑے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَّمَا تُوْا وَّهُمْ فَيَسْقُوْنَ ۝ وَلَا تُحِبُّكَ اَمْوَالُهُمْ

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ سگے اس معاملہ میں کہ وہ منافقین تھے ۱۴ اور ان کے مال اور ان کی اولاد

## وَأَوْلَادُهُمْ

کچھ خوبصورت ذرائع

خلف۔ مخالف سے مصدر ہو اور اس کے معنی مخالفت ہیں (عج، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں یا مخالفت

کی خاطر) خوش ہوئے اور بعض سے خلف کے معنی بھی کہے جاتے ہیں کہ پہلے معنی قابل ترجیح ہیں ۵

۱۳۳۳ مطلب یہ ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مخالفت سے خوش ہو رہے ہیں حالانکہ ان کو چاہئے کہ اپنی اس حالت

پر است و رشت اور تمیز نہیں یعنی ان کی ایسی حالت کہ بے کام پر خوش ہو رہے ہیں اور ان کے قابل پر خوشی کا قاعدا نہیں

اور دشمن اور کجاء سے خوش اور ظم اور ہیں۔ یوں بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ وہ خوش تو ہو رہے ہیں مگر یہ ان کی خوشی بہت محدود

دون پر اور آخر کار رو نہ پایا فہم ہی ہو گا ۵

۱۳۳۴ اَخَانٌ دُشمن اللہ۔ کیونکہ یہ وہی اس حالت میں ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے ۵

خالفین مخالف کی جمع جو جس کے معنی ہیں بچے ہونے والا نقصان یا نقص کی وجہ سے جیسے مختلف اور مخالفت وغیرہ

کے کچھ سترن کو کہتے ہیں اہل مکنا یہ دعوت کی اس لئے کہ وہ کچھ کرتے والوں سے پہلے رہ جاتی ہے اور اس کی جمع خواہف

جو دفع میں کا استعمال (۸۵) میں جو اڑو ۵

یہاں منافقین سے جو توبہ نہ کریں اور دین اسلام میں بچے دل سے داخل نہیں تعلقات ظاہری کا انقطاع ہو کر

آئینہ ان کو کسی جگہ میں غفلت کی اوجانت نہ دی جائیگی ۵

۱۳۳۵ اَرَادَ انقطاع تعلقات وہ جانی ہو کر آپ کو ان کے خاندان سے بھی مرکب دیا گیا کیونکہ ان کی عداوت اب حد سے بڑھ گئی تھی

منافقین کے انقطاع

تعلقات تعلقات

لَتَنَابِرُنَّ لِلَّهِ أَنْ يَمُنَّ بِهِمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ ۸۶

اللہ ہی وہ دیکر کہے گا کہ ان کی وجہ سے جو کہ دنیا میں غلبہ ہے اس کی جائیں میں جانتیں اس میں کہہ کا نہیں ادا ہے

أَنزَلَتْ سُورَةً أَنْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَّاكَ أَوْ لَوْ الطُّولُ

کہ تو صحت ناک کہ جاتی ہے کہ تم ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ جہاد کرنا کہ تم میں سے فراموشی دے تھے ہے اچھا

وَمِنْهُمْ وَقَالُوا لَوْ أَنَّا كُنَّا نَعْلَمُ الْقَوَّيْنَ ۝ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ

انہی میں کچھ ہیں کہ ہم یہ نہ سے ہمیشہ رہنے والوں کے ساتھ ہوجائیں وہ اس بات پر بھی ہونے کہ جو قتل کے ساتھ ہوجائیں اور

طُعِمَ عَلَى فُلُوكُمْ فَمَنْهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

ان کے دلوں پر ملا دی گئی سورہ سمجھتے نہیں لیکن رسول اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے

مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ

اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور انہی کے لئے دس بھلائی ہیں اور یہی

هُمْ الْمُفْلِحُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝ ۸۷

کا مہاب ہونے والے ہیں انہوں نے ان کے لئے بار تیار کئے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

انہی میں ہیں گے ہر کسی ہماری کامیابی ہے

اخلاقی حالت سے نکل چکی تھی۔ لہذا حق تعالیٰ نے انہوں سے مراد قبر و خاک کے لئے کھڑے ہونا ہے۔ اس آیت کا نزول عہدِ نبویؐ میں ہی تھا۔ جب ان کے واقعہ کے بعد کا ہوا اور یہ تعدادِ حادث سے جو بگڑی اور دیگر صحاح میں ہیں ثابت ہو۔ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن ابی کا جنازہ پڑھنے کو پسند نہ کرتے تھے اس کی وجہ سے اس واقعہ میں سے ایک سو تھہر جن پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کا دعویٰ تھی سے توافق ہو۔ یہاں سے یہی بھی ثابت ہوتا ہے کہ دعویٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے خیالات کا نتیجہ نہ تھی کیونکہ آپ کی شفقت و رحمت تھی۔ استغفر اللہ! اور لا تشفعوا لہم ان یغفر اللہ لہم کہ ان کے ارشاد سے بھی آپ کو دعائے مغفرت کرنے سے نہ روکا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہ بخشنے یہ اس کا اختیار رہا۔ آپ نے اپنی شفقت جلی سے اور رحمت وسیع سے دعائے مغفرت بھی کی اور اپنی قیاس بھی بطور تبرک عطا کر دی اب اس کے خلاف دعویٰ جو ناصاف بتاتا ہے کہ یہ آپ کی راستہ و خیالات سے الگ کوئی امر تھا

قبر و خاک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے





الحج والعمرة  
عشر

۹۴ یَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذْ جَعَلْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلًّا لَا تَعْتَذِرُونَ إِنْ تَوُمنَ لَكُمْ قَدْ

وہ جسے خدا کرے نہیں گئے جب کہ لوٹ کر ان کی طرف جاؤ گے کہہ عزت کرو ہم بتا رہی بات ہرگز نہ انہیں گئے اٹھنے  
بِتَنَاءَاللّٰهِ مِنْ آخِزَانِكُمْ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَيُسَوِّدُ لَكُمْ أَلْسِنَهُ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ الْغَيْبُ

تمہارے حالات کی خبریں دے رہی ہو اور اٹھا دھاس لاہوں کہ جسے عمل کو دیکھو گا پھر تم غائب اور حاضر کے جانے والے کی

۹۵ وَالشَّهَادَةُ فَيَسْأَلُكُمْ فِيهَا الْكُفْرُ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَخْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ

طرف لوٹنے جاؤ گے تو وہ بتائے گا کہ کفر کیا ہے ۱۳۳۳ وہ تمہارے لئے اللہ کی قسم کا بیٹھ جب تم ان کی

إِلَيْهِمْ لَتَعْرِضْنَ عَنْهُمْ وَقَاسُوا عَمَلَكُمْ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهُ الَّذِينَ هُمْ يَكْفُرُونَ ۝

طرف لوٹنے جاؤ گے کہ کفر کی عرض کو سوان سے اور عرض کو شیک وہ ناپاکیوں اور اٹھا دھاس لاہوں ۱۳۳۳ اس کا پور

۹۶ كَابُؤْلًا يَكْسِبُونَ ۝ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ وَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى

جو دہ کرے ۱۳۳۳ وہ تمہارے لئے قسمیں کا بیٹھ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ سو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اللہ نافرمان

۹۷ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ الْأَعْرَابُ لَشَدِيدُ عُقْبًا وَآجِدًا لَا يَعْلَمُونَ

لوگوں سے راضی نہیں ہوتا دیہاتی گزروں و مذاق میں بدستہ ہیں اور اسی کے زیادہ لائق ہیں کہ اس کی

حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ ۝ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

حدود کو نہ جانیں جو اللہ نے اپنے رسول پر اتارا اور اللہ علم والا حکمت والا ہے ۱۳۳۸

۱۳۳۸ اچانک آیات کا نزول ستر تیرک میں ہوا اسلئے پہلے باطل عقیدوں کے ساتھ احادیث کیلئے ان لوگوں نے کئے تھے جیسا  
ذکر جہاد العللہ (۹۶) میں ہے یہاں ان عقیدہ کا ذکر کیا ہے جو جنگ سے دوسری کے بعد پھر یہ لوگ کہیں پہلے دوسرے عقیدہ قبول کر  
گئے اب فرمایا کہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے تمہارے معاملہ پر روشنی ڈالی ہو وہ تمہارا فیصلہ کر دیا ہے اس لئے  
اب عقیدہ ہے سید ہیں +

۱۳۳۹ ان کی قسمیں کھائے کی وضاحت بتائی کہ مسلمان ان سے اعراف کریں یعنی ان کو ان کی کرہ دہوں پر ممت ذکر کریں اللہ تعالیٰ  
نے حکم کیا کہ تم ان سے اعراف نہ کریں کسی قسم کا تعلق نہ کرنا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ وہ ناپاک ہیں یعنی ان کے خیالات  
ناپاک ہیں و سوسہ نمازی ان کا کام ہو +

۱۳۴۰ اللہ تعالیٰ نے جب یہ ایک چیز کا منہ پر بھیجی جس کی طرف ایک امر کا انتہا ہو جس طرح چنار اور عقیقہ دیوار کی طرف ایک کلمہ  
کا انتہا ہو یا تہیہ اور جب اور دیوار کو ہاتھ اس کی فہمی کے کہا جاتا ہو اور حافظہ حافظہ کو کہنے کے حافظہ جس کا اثر پر دیوان  
یقیناً اللہ تعالیٰ نے جب جو کلمہ اور وہاں جو اللہ تعالیٰ نے ہاتھ ملنے جہیز کے معنی میں گویا وہ یہ بھیجئے بنائے گئے ہیں +

ناتقوں سے اعراف

جب یہ جہاد

حافظ

جہاد









اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا و اخرسيما عسى الله ان

مجنوں نے اپنے قصوروں کا اعتراف کیا ایک نیک کام اور دوسرا برا طایفہ قریب ہے کہ اللہ ان پر

۱۰۳ یتوب علیہم لان الله عفور رحيم ۝ خذ من اموالهم صدقة

رحمت سے ستر ہو گا کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ ان کے مالوں سے صدقہ لے لے

منافق ہیں گمراہ ہیں میں سے جو شرعی لوگوں سے اتفاق نہ کر سکتے تھے ہیں ان کا اتفاق اس وقت سے شروع ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منہج تشریف لائے اور اب نوے سال تک انہوں نے اپنی حالت میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کی تھی اور کوئی نیک عمل سے ان کی حالت ظاہری میں گمراہی نہ ہوئی تھی۔ اب وہ لوگ اس قدر ہلاک تھے کہ مسلمانوں کے سامنے تیس سال کا کھانا پینا منوں ہوتا تھا کہ کھاتے تھے لیکن والا انہم جنة (اللہ تعالیٰ کے جنت) کے سامنے فرمایا کہ تم انہیں نہیں جانتے ہم جانتے ہیں ۱۰ اور ہم جانتے ہیں میں یہ اشارہ ہو کہ جو ہم اس میں ان کے نام بتاتے ہیں یہی وہ لوگ تھے جنہیں مسجد سے نکال دیا گیا۔ اور ان کی منزل بتاتی کہ وہ وضع ان کو عذاب دینگے پھر خدا بزرگ عظیم کی طرف لوٹے جائینگے۔ خدا بزرگ عزت کا عذاب ہو سکتے وہ خدا کا عذاب اس دنیا میں ہونا چاہئے اکثر معصرتن نے اس وہ خدا میں عذاب ذکر کو شال کیا ہو حالانکہ عذاب پھر عذاب آخرت میں شال کیا اور وہ منافقوں سے خاص نہیں ۱۰ اور ایک عذاب پر حضرت ابن عباس سے روایت ہو جو کہ حضرت علی علیہ السلام نے جبہ میں ان منافقوں کے نام لیکر ان کو مسجد سے نکال دیا یہ انکی رسوائی ان کے لئے واقعی سخت عذاب کا موجب تھی اس لئے کہ ایک وہ اپنی منافقت کو کھریں تھیں کھا کر چھپاتے تھے اب وہ سب پردہ ناش ہو گیا۔ اور وہ سرے عذاب پھر ان کریم اپنی نفس صریح سے شاد ہو کر لا تجب انہم و اولادہم و اولادہم ان علیہم ہذا فی اللہ دنیا (۸۰) ان منافقوں کے مال اور اولاد کے عذاب میں نہ ڈالیں اللہ چاہتا ہو کہ ان کے ساتھ انہیں عذاب دیا میں عذاب دے اور یہی عذاب کا موجب تھا ان کی اولاد ان کی آنکھوں کے سامنے مسلمان بنی اور اسلام کی تائید اور نصرت میں حاضر ہو گئے تھے اور انکو مال بھی ظاہر داری کیلئے اسلام کی تائید میں بیچ کرے پڑے تھے جیسا کہ آیت ۸۰ سے ظاہر ہو جاوے فرمایا کہ وہ اس بیچ کو چھپی بھگتے ہو دل سے تو اسلام کے دشمن تھے اور اسلام کی تباہی چاہتے تھے اور ان کے مال اور اولاد اسلام کی تائید میں بیچ ہو رہے تھے اس سے بڑھ کر عذاب کیا ہو سکتا تھا پس یہی وہ عذاب دینے تھے ۵

عوف ۱۰ عقوف  
اقرہ گناہ ۱۰

عقوف ۱۰ عقوف کے معنی پھانسی یا جان لینا۔ اور عقوف کے معنی قتل کیا اور اصل اس کا گناہ کی معرفت کا تھا ہے جو حق کو ضد ہو رہی اور عقوف یعنی عقوبت بھی تھی اور عقوف کے معنی گناہ نہیں گناہ کے دوسروں پر ظاہر کرتا ہے جسے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے آکر سے گناہ کو ظاہر کیا تھا تو اس نے منہ پھیر لیا اور وہ خدا کی طرف کیا تو اس کو پند کیا اور حضرت عمر کا قول نقل ہوا انہوذا ناللعنہم یعنی جو لوگ ان باوندوں میں سے ہوں وہ لعنہ واجب ہو خدا پر کرتے ہیں ہم انکو شہر سے نکال دینگے تو پادے تاپس کیا دلی اس لعنہ و عذاب ہے کہ انسان کا اپنا نفس بھیس کرے کہ اس سے ایک برافض ضرر ہو پھر اس کے انزال کی کوشش کرے یہی اقرار ہو ۵

منافقوں کی توبہ

منافقوں نے یہاں ہوا یا اب اور بعض دوسرے لوگوں کا ذکر کیا ہو۔ مگر یہ سب پھر شال ہو۔ قرآن کریم نے منافقوں کو ذکر کیا ہے پھر پھر سے ذکر کیا ہو۔ چونکہ یہاں منافقوں کی صفت کا ذکر تھا اور وہاں منافقوں کا ذکر تھا۔ جو اتفاق پڑا ہے اور انکی خبیثیت کا ذکر تھا تو اب ایک اور گناہ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور انکی اصلاح کی کوشش



۱۰۶ وَأَعْرَوْنَ مَرْحَتَ لَا كَرَّ لِلَّهِ مَا يَعْنِي بَنَامُ وَإِنَّمَا تَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَسِيرٌ

اور کچھ ارادہ کے حکم کیلئے پیچھے رکھے گئے ہیں خواہ انہیں عتاب کا واسطہ ہو یا نہ ہو۔ توبہ پر ارادہ نہ جاننے والا

۱۰۷ حَكِيمٌ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا أَسْبَاحًا وَنَسُوا مَا فِي الْأَنْفُسِ الْيَاقِينِ الْمُؤْمِنِينَ

حکمت والا اور جو اس پر ایمان لائے اس پر عرض ہے کہ وہ کہہ چکے ہیں کیا اور برسرِ منوں میں چھوٹ ڈالی جائے

۱۰۸ وَلَا صَادِلِينَ حَادِبَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَادْنَا إِلَّا

اور اس شخص کیلئے نکات پر جو پیچھے سے ارادہ رکھے رسول کے ساتھ لڑنا اور ارادہ چھیننا کہ چار ارادہ کرنا

الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَتَعَدُّ لَهُمْ لَكِن بُونٌ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا

بھلائی کے کچھ دھما اور اللہ کو ابھی دیتا ہو کہ وہ بھولے ہیں ۱۱۲ اس میں کسی کھڑا نہ ہو

خدا کی راہ میں اور اس کے دین کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو بے دریغ خرچ کریں اور اپنی جائیں دیں +

۱۱۳ مَاجُونَ ۝ أَتُحِبُّونَ مَا يَنْفَعُ الْبَنِيَّ اسے پیچھے ڈال دیا اور ہرگز ترک بھی کیا جائے نہ ہو، +

ایسا

منافقین کے لئے

یونہی ہے ۱۹ جن کو اس عبادت پر مقرر ہوا وہی طرف گئے ہیں کہ اس سے مراد وہی تین شخص ہیں جن کا ذکر آیت ۱۱۸ میں آگیا۔ اس میں منافقین کا ذکر ہے، ان میں کا ذکر آگے چل کر ہونے کی ذیل میں بھی کیا ہوا ہے اور اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ ان تینوں نے غزوہ تبوک میں شمولیت پر اسے امام کو مقدم کیا اور ان میں منافقوں کے ساتھ خود تشبیہ پیدا کر لی، اس کا مطلب ہے ان کا ذکر یہاں کیا ہوا ہے اور ان کی توبہ کا ذکر ہر منوں کی ذیل میں کیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ فی الواقع منافقین میں شامل نہ تھے +

۱۱۴ اس آیت میں منافقوں کے اس گروہ کا ذکر ہے جنہوں نے مسجد نبویؐ کے نام سے مشہور ہو کر یہ بارہ آدمی

تھے جنہوں نے ابو عامر راہب کی سازش سے ایک مسجد قبائک کے پاس بنائی۔ ابو عامر خزیج میں سے ایک شخص تھا جو ان

جاہلیت میں عیسائی ہو گیا۔ اور جو عامر اس کی حیات کے خزیج اس کی عزت کرتے تھے جب بدر میں رسول اللہ صلعم کو فتح

ہوئی تو ابو عامر بھاگ کر یثرب سے حاطہ اور ان کو رسول اللہ صلعم کی جنگ کیلئے آگیا اور امداد میں خود بھی آیا اور دشمنوں کو مدد

چاہا مگر نامراد ہوا تو جب رسول اللہ صلعم کے ام کو غالب ہوئے تو دیکھا تو ملک شام میں چلا گیا تاکہ ہر قس سے رسول اللہ صلعم

کے خلاف مدد کے اور وہ ان سے کچھ وعدہ پا کر اس نے اپنی قوم کے بعض آدمیوں کو خط لکھا کہ وہاں ایک علیحدہ مسجد بنائیں

جہاں منصفہ بنائی کا کام آسانی سے ہو سکے، اسی بنا پر یہ مسجد بنی شریعت ہوئی رسول اللہ صلعم ترک کیلئے تیار تھے جب یہ لوگ

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے کہ آپ میں میں نماز پڑھیں آپ نے فرمایا سفر سے واپسی پر دیکھا جائیگا۔ وہ اپنی پرمیت سے تھکے

سے فاصلہ پر رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وحی کے ذریعہ سے اصل حقیقت سے آپ کو اطلاع دی اور آپ نے اس مسجد کو گرا دیا۔

اس کے بنانے کی اصل غرض خدا اور انسانی یعنی مسلمانوں کو ایسا پہنچانا نہ تھا ہر سے دوسری غرض کفر کا پھیلا ہوا تھا جو

تیسری تفریق بین المؤمنین جس سے مراد ہے کہ الگ مسجد بنانے کی غرض مسلمانوں میں تفریق ڈالنا تھا تاکہ بعض لوگوں کو دھوکہ دیا جائے

ساتھ میں اور اوصاف اللہ حادِبِ اللہ دراصل سے مراد ابو عامر کیلئے نکات تھے کہ یہ منافقین ہی کی کہ ابو عامر اس مسجد کے ذریعہ

رسول اللہ صلعم کے حالات سے آگاہی و خبر حاصل کرتا رہے جس سے آپ کے خلاف سازش میں اسے مدد ملے +

مسجد بنار

ابو عامر

مسجد نبویؐ کی تخریب

لَسَّٰهُدًا اُتِيسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِیْهِ

بیتنا وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو اس بات کے زیادہ بات ہے کہ توس میں مگر ہوا۔ اس میں

یَجَالُ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّطْعَمُوْا ۗ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطْعَمِیْنَ ۝ اَفَمَنْ

میں لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ پاک ہو جائیں اور اللہ پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہو ۱۳۴۹ کیا وہ ہیں

اَسَّسَ بُیَیْنَاہُ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرًا مِّنْ اَسَّسَ بُیَیْنَاہُ

اپنی حالت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور رضا پر رکھی اچھا ہو یا وہ جس نے اپنی حالت کی بنیاد ایک

عَلٰی شَفَاجِرٍ وَّهَارٍ اَفَا نَهَا رَبُّہٗ فِیْ نَاوَحْتُمْ لِلّٰہِ اَلْعِیْشَی الْقَوْمَ الظَّالِمِیْنَ ۝

کھوکھلے گتے پر بنے کنارہ کے اور پر بھی سداہ اسکو جنم کی آگ میں لگا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ۱۳۵۰

اساس۔ اس

۱۳۴۹ اساس۔ اُتِیس اور اساس بنیاد کو کہتے ہیں جس پر عمارت بنائی جلتے اور جہاں سے کسی چیز کی ابتدا ہو

میں لکھے ہیں اور انسان کا اُتِیس اس کا قلب ہے دلی تقویٰ پر بنیاد ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کے بنائے میں تقویٰ

مقرر تھا۔

مسجد بنیاد

اس مسجد سے مراد مسجد تھوڑی۔ گو بعض روایات میں مسجد بڑی کا ذکر بھی ہے مگر قول اول کو ترجیح ہے۔ اور یہ جو فرمایا

کہ اس میں لوگ ہیں جو پاک ہونا چاہتے ہیں۔ تو مراد ظاہری طہارت نہیں مگر چند روایات اس کی تائید میں ہیں کیونکہ

قرآن شریف نے اس تکبیر کا ذکر پہلی شراذین کے مقابل پر کیا ہے۔ ظاہری طور پر پاکیزہ کپڑوں سے تو مسجد صواب ہیں

بھی جاسکتے تھے۔ مراد قلوب کی پاکیزگی ہے یعنی ہر قسم کی شرارت سے پاک ہونا جیسے تقویٰ پر بنیاد رکھنے سے مراد نہیں

کہ تقویٰ کوئی حیاتی شے تھی جس پر بنیاد رکھی گئی۔

بنیان

۱۳۵۰ بنیان۔ بنی سے جس کے معنی ہیں حالت بنائی اور مبنیان دیو اور کو بھی کہتے ہیں کاہنم بنیان مراد صحنہ اللہ

اور ہر چیز کو مبنائی جانے چنانچہ دوسری جگہ آیہ فَاخِی اللہ بنیانہم من القواعد الضلّ ۲۶۰) جہاں مراد ان کی تباہی

کی عمارت ہے۔ چنانچہ بناء کا لفظ جسم انسانی پر بھی ہوا لگیا ہے من ہدم بنا عادیہ اور بنیۃ فطرت کو

کہا گیا ہے (ل)۔

شفا۔ شفاء

شفا۔ شفا کنیز وغیرہ کے کنارہ کو کہتے ہیں اور پاکت سے قرب میں مثال کے طور پر ہلا جانا جو جیسے یہاں شفاء

بیاری سے بھی ہوتی ہے جو گناہ اسحق کے کنارہ کو پالینا ہو (د)۔

جہاد

جہاد جہاد کسی چیز کا بہت سا سامنے کا سامنے لینا ہو اور جہاد دوی اور نہر کی جانب کا لفظ صبر پر جہاد ہے

اور اسکا اور بہت حد تک بڑھا ہوا ہوتا ہے جو بہت حد تک بڑھا گیا ہو حدیث میں طاعون کا لفظ لکھا ہے کہ اگر

جادو

ہا کرنا تھا تو ہا کرنا لینا دیو اور گئی ہا کرنا اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جو بلند جگہ سے نیچے گر جائے۔

ہار۔ ہار

یہاں مراد قلعہ عمارتوں کا بنانا نہیں بلکہ مومن اور منافق کی حالت کو تشبیہ دی ہے۔ ایمان کی بنیاد مضبوط تھی

ہو اور منافق کی بنیاد نہایت کمزور ہے۔

۱۰ لَا يَزَالُ نَبِيَانَهُمُ الَّذِي بَوَّاءِبُهُ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ

انکی حالت جو نبیوں نے بتائی ہے ہمیشہ اُن کے دلوں کی جینے کا موجب رہے گی یہاں تک کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں

۱۱ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

اور اللہ جانتے والا ہے حکمت والا ہے علم والا ہے۔ مومنوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں (دیکھ)

يَأْتِ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُقَرَّبُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا

ہو جس میں ان کے لئے جنت ہو وہ اللہ کی راہ میں جگمگاتے ہیں سترے ہوئے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں یہ وعدہ

عَلَيْهِمْ حَقٌّ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ

اس پر لازم ہو تو حقیقت اور انجیل اور قرآن میں ثابت ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون سا وعدہ کو کون پورا کرتا ہے؟

فَأَسْتَبْشِرُوا بِنِعْمَةِ اللَّهِ الَّتِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

سو اپنے سوچے ہوئے نعمت سے کیا ہو خوش ہو جاؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے

۱۲ رِبْعَةٌ - رِبْعٌ سے اسم اور رِبْعٌ رِبْعِيۃ فی قلوبہم کی تفسیر میں ہو گا اُن کی دل میں داخل ہو گا وہ یقین الہی کی کھوٹ اور کھٹ

ربیعۃ

یقین پر دلالت کرتا ہو (۲۶) ۝

تَقَطَّعَ قُلُوبَهُمْ قَطْعًا کہ جس کی چیز کا ٹکڑا کر دینا جسم سے ہو یا مٹنا جیسے ویسے قلوب مامور اللہ ہم ان کو یوں قَطَّعَ (۲۶) اور دلوں کے ٹکڑے سے مراد یہ ہو کہ ہم جانشین یا یہ کہ ایسی تو بیکری جس سے ان کے دل غلامت کے اسے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں

میں خود ان کی اس حالت کو دیکھ کر کہا ہو یعنی شک اور قلعی اور اضطراب جس کو صاف معلوم ہو گا کہ وہ ان کو

۱۳ ۝ لَاجِبٌ شَاخِرُونَ کا ذکر ہو چکا تو اب بتایا کہ وہ لوگ جو فی الواقع مومن ہیں ان کا کیا طریق ہو جان اور مال و دینی

چیزیں انسان کو بہت پیاری ہیں سو سب کچھ یہ فرمایا کہ یہ وہ فوجیں اللہ کے ہاتھ فروخت کر چکے ہیں اور اس کا معاوضہ

جنت قبول کر چکے ہیں۔ گویا اللہ پر ایمان کی حقیقت یہ بتائی کہ انسان اپنی محبوب ترین چیزوں کو پناہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی

کھلی ہو گویا اللہ تعالیٰ کا سامنا کرنے کے ساتھ ہمدردی جیجک دے اپنے ہمدردی قائم رکھئے اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے جنت

کے شوق ہو گئے اور وہ جنت میں اس دنیا کی لالچابی کا وعدہ بھی شامل ہو جیسا کہ متعدد مقامات سے ظاہر ہو سکتا ہے اگر ملاحظہ

اپنے ہمدردی قائم کر دیں تو معاوضہ کے بھی وہ حق ہو گئے ہیں ہر ایک شخص کو جو مسلم کہتا ہو یا ایمان کا دعویٰ کرتا ہو یہ بتایا گیا

کہ وہ اپنی جان و دنیائے مال و دنیاوی چیز چھوڑ کر ایمان پر اس کا کوئی حق نہیں اور اب وہ بطور ایک امین کے جو کہ اللہ کی راہ میں ہو گا

اس وعدہ کے بعد ان کے لوگوں کا ذکر کیا اور پھر ان کے دلوں میں منافقوں کی سب سے بڑی علامت یہ بتائی کہ وہ اپنی جگہ

نہیں بچتے اس لئے مقابلہ کے طور پر ایمان مومنوں کے جنگ کرنے کا ذکر کیا منافقین غازی میں شامل ہو جاتے تھے مذکورہ بھی دیکھتے تھے

اور حال کا مظاہرہ ہر طرح و غیرہ کے معاملات میں بھی شریعت قرآنی پر عمل کرتے تھے مگر جنگوں کے پیش آئے جان میں اور دلوں

میں مابین امتیاز نہ ہو گیا کہ وہ جنگوں میں نہ لگتے تھے۔ اس لئے یہاں مومنوں کے ساتھ وعدہ کا ذکر کر کے عمل کے رنگ میں اس کو

۱۳

۱۳

مومنوں کا لہجہ و لہجہ

قطع قلوب

مسلمانوں کا وعدہ

معاشرے میں ہمدردی



## التَّائِبُونَ الْعِبَدُونَ الْحَامِدُونَ السَّاجِدُونَ الرَّائِعُونَ السَّاجِدُونَ ۱۱۳

توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے سجدہ کرنے والے سجدہ کرنے والے

الْمُتَوَكِّلُونَ ۱۱۴

بھلائی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حمد کی مخالفت کرنے والے اور مومن کو خوش کرنے

پیش کیا جو منافقین اور مومنوں میں ما۔ اہل تباہی تھا یعنی جنگ کرنا علاوہ ان میں یہ بھی ظاہر ہو کر جان اور مال کو دینے کا ہر راستہ جنگ میں ہی ہوتا جو پہلے وعدہ کے ذمہ کے ساتھ اس چیز کا ذکر کیا جو ایسا ہے وعدہ کیلئے ایک ملک کے طور پر کام دے سکتی تھی۔ لیکن یہاں تائید سے یہ مراد لیتا کہ خواہ مخواہ لوگوں کو ملے پھرتے ہیں پہلے وعدہ کی طاقت جو جنگ کی ضرورت جو پیش آتی ہو خود کھو کر قرآن شریف بیان فرما چکا ہو وقتاً فوقتاً فی سبیل اللہ الذین یقاتلون تکبر البغیۃ۔ ۱۱۴) انہی جنگوں میں نہ شامل ہونے پر مشافہہ کو لازم دیا انہی میں شمولیت اختیار کرنے کو مومن کے وعدہ کا ایسا قرار دیا ہے

یہی سبب انبیاء  
میں ہے۔

تیسری بات جو یہاں بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ یہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ کا مومنوں کے ساتھ ہے تو تبت اور تبت اور قرآن میں باہم باہم ہو گا سبب انبیاء میں وعدہ ملنے سے تھا چہرے کہ جس وعدہ کا اور ذکر ہو وہی ہو کہ جنت کے عوض اپنی جانوں اور مال کی بیخ و بن اور مال و غیرہ وعدہ ہے کہ مومن جان اور مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیں اور اللہ تعالیٰ انہیں جنت دے گا۔ عیسائی قرآن کریم کے بیانات کو توڑ کر محض اعتراض بنانے کے عادی ہیں کہتے ہیں یہ قرآن کریم ہے جو تباہی کا ہر راستہ کھول دیتا ہے وعدہ تبت اور تبت میں نہیں۔ غالباً یہ لفظ قلم سے نکلتے وقت پادری صاحبان کا خیال یہاں تائید کی طرف تھا کہ اسلام میں قتال کی اجازت نہیں ہے۔ چاہے یہ توڑنا ہو حالانکہ جس صحبت کی حالت میں پیغمبر کریمؐ نے جنگ کی اجازت دی تھی کوئی عقل مند ایک لمحہ کیلئے بھی ان حالات میں جنگ کرنے پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ اور عروسی شریعت میں تو ایسی کوئی شرط جنگ کیلئے تھا جس میں اور خود عیسائی تو ہیں جب اپنے آپ کو اتور پاتی ہیں تو دے دے اپنے ہاتھوں پر جنگ کیلئے آمادہ ہو جاتی ہیں مگر یہ حال یہاں تائید میں کسی وعدہ کا ذکر نہیں۔ ایسا ہے وعدہ کا ذکر یہ کہ اور وعدہ کا ذکر اللہ تعالیٰ میں مومنوں میں ہو اور یہ وعدہ کہ وہ تبت اور تبت میں۔ جو یہ سبب ایک وعدہ حضرت مسیح کے پاس آیا۔ اور یہ تھا کہ اسے نیک انسانوں کو نیک کام کروں کہ پیش کی زندگی پاؤں و حضرت مسیحؑ نے جواب دیا اگر تو کمال ہو چاہے تو جا کے سب کچھ جو تیرا جو کمال دھتکا ہو تو دے گا آسان پر خدا نے اسے کتاب آگے کر دیا ہے کہ ہر آدمی (متی ۱۹: ۲۱) و حضرت مسیحؑ کی یہی تعلیم تھی تو اپنے ماسے دل اور

حضرت مسیحؑ کی تعلیم  
و جان دینے کی

اپنے ماسے ہی اور اپنے ماسے زہر سے خدا دماغ سے خدا کو درست رکھتے یا اس کی اور شابت دینا بات دیکھتے نہیں تھے یہی وہ

ساحۃ الساکون۔ ساحۃ فراخ مکان کو کہتے ہیں اور ساحۃ الدار گھر کے صحن کو کہتے ہیں عافاً ذلزل بسا حاتم ودا الضفۃ ۱۱۵

اور ساحۃ فی الارض کے معنی ہیں زمین میں گزرا یا سیاحت کی منہبہ اقی الارض اربعۃ اشہر التوبۃ ۱۱۶) اور ساحۃ فی غنی

کہتے ہیں جو داہم پھر بجاری ہو۔ و سیاح اور سیاح سیاحت کہنے والے کو کہتے ہیں (غ) و سیاحون جو رہا ہے یا بڑا و سیاحات

والغیر۔ ۱۱۷) کے معنی روزہ رکھنے والے صحابہ اور تابعین سے مراد ہیں۔ بلکہ ایک حدیث میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ سیاحون کے معنی صاف فتن ہیں اور صاف و فتنی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسلم سے سیاحت کی اجازت مانگی تو آپؐ فرمایا کہ میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے، مگر وہ نافذ رکھنے والے معنی یہی بتول کے تھے جو ہیں اور یغوث

میں بھی ہو الساعون ای الساعون اور الساعون ای الساعون ثبات پر کے بدلے لکھا ہو کہ بعض نے کہا ہے کہ مدہ و مدہ پر

ساحۃ

سیاح

سیاح۔ سیاح

۱۱۳ مَا كَانَ النَّبِيُّ الَّذِي آمَنُوا أَنْ يُسْتَغْفَرَ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا

نبی کیلئے شاپس نہیں ہو رہے، ان کیلئے جان لائے کہ وہ مشرکوں کیلئے استغفار کریں گے وہ تو قریبی ہوں، ان کے بعد کہ نہ پر

۱۱۴ تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ آبِ زُهَيْرٍ لِّأَبْنَيْهِ

کھل گیا کہ وہ دو خط والے ہیں ۱۳۵۵، ابوہریرہ کا اپنے بڑے کیلئے استغفار کرنا

ایک حقیقی نبی کیلئے پیچھا کرنا، اور وہ مراد مکی نبی جو ابج کا دوسری سے محظوظ نہ تھا، اور صالح، اسی معذہ کار کئے والا ہو +

موجودی صفات

پہلی آیت میں ہر مومن کے معذہ کار ذکر کیا، اور اس میں انکی صفات بیان کیں، سب سے پہلے تابعی سب سے پہلے کے گناہوں سے توبہ کرنے والے پھر پڑھنے والے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگائے گئے۔ پھر حارث بن عسکری کی کہ اللہ تعالیٰ کی توبہ کرنے والے اور جس کی حرکت جانتے، اسکی صفات کو نشان اپنے اندر لیتا ہے، اس کا مذکور اخلاق اسی کے رنگ میں رنگین ہوئے گئے ہیں پھر صالح بن عسکری کی کہ وہ اپنے معذہ کار کے پوری صفات کو اپنے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کی حالت اختیار کر لیا ہے پھر مرد کو کئی کی راہ پر لٹکے والے اور بڑائی سے روکنے والے اور سب سے زبرد و اللہ کی حفاظت کیلئے کھڑے ہو جانے والے یہ وہ مومن ہیں جنکے لئے غفری ہو گا +

وہاں کیلئے صاف  
استغفار  
ابو طالب

۱۳۵۵ اس آیت کی رو سے ان مشرکوں کیلئے استغفار منع کیا گیا اور جنکے تعلق یہ کھلے طور پر معلوم ہو جائے کہ وہ اصحاب عجم ہیں صحیح بخاری، دو دیگر صحاح میں اس کا شان نزول ابو طالب کی وفات کو بیان کیا گیا ہے جو جنت سے پیشتر کا واقعہ ہے، اور اس صحت کا نزول سے پہلے ہی اس کا جواب ہے، یہ کیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے استغفار کرنے کی توبہ کیلئے منع فرماتے تھے کہ ان کی وجہ سے اس سب سے توبہ کے وقت آپ کو روکا نہیں گیا، اور بعض احادیث میں اس کا شان نزول آپ کا چھٹی والدہ کے لئے استغفار کرنا بتایا گیا ہے، ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کی والدہ جو آپ کی بخت سے چوبیس سال پیشتر وفات پا چکی تھیں انکے متعلق ایسا خیال ہوا ہے کہ جب جو فرعون نے جب حضرت موسیٰ سے دریافت کیا غالباً قال القرون الاولیٰ (۱۳۵۶) تمہارے آتے سے پیشتر جو نہیں گزر چکیں ان کا کیا حال ہو گا، اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے دیا علیہ ما عذی بنی زلفہ (۱۳۵۷) بخت نبی سے پیشتر جو لوگ ہوئے ہیں یا جن کو تبلیغ نہیں پہنچی ان پر عافہ بھی صرف اس روشنی کے مطابق ہوتا ہے جو اصل اور غفلت کے وسیع ان کو دینی غشی ہوئی کے اکل کا لفظ ان پر نہیں آتا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا صحیح فطری نہ چھوڑتا، نہ خود و تقدیر و خلق (۱۳۵۸) اللہ تعالیٰ کی اس تفسیر کے ظاہر ہو جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ مراد اس سے آپ کا انتقال ایسے آباد و مہمات میں ہوئے رہنا ہے جو سارے مومن میں داخل تھے +

صاف استغفار

استغفار کی صاف توبہ کے ساتھ شرط کیا ہے کہ ان کا وہ حق چھوڑنا صراحت سے معلوم ہے چاہے ہر مومن نے صرف دو ہی صحتیں دیے تھیں ان کی غزوات میں ایک یہ کہ ایک شخص حالت کفر پہنچا ہے دوسرا یہ کہ وہی سے معلوم ہو جائے کہ ایک شخص ناقابل اصلاح ہے، اور قرآن کریم نے خود جو تصحیح فرمائی ہے وہ انکی آیت میں مکرر ہے جہاں حضرت ابوہریرہ کا استغفار ہے اس وقت کوئی بیان کیا گیا ہے جب یہ واضح ہو گیا کہ وہ شخص خدا کا دشمن تھا نہیں اس بات تو قریبی ہے کہ استغفار سے روکنے کی فرض صرف یہی کہ جو شخص کھلے طور پر اور صراحت کا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہو دشمن ہے، اس کیلئے طلب حفاظت اسی یا طلب معافی ہے یعنی جو خدا کے دشمنوں سے ایسا متعلق مومن کو شایاں نہیں اور کسی شخص کی یہی دشمنی پہلے یقین تو قریبی اسی سے ہی پیدا ہوتا ہے جو کبھی نہ واقعات بھی بتا دیتے ہیں مگر اس میں عام شرک یا کفر شامل نہیں اس جو لوگ حالت شرک یا کفر پر رہیں انکی توبہ جہاد کے نہ پہلے سے حاصل ہی اس سے کیا جاسکتا ہے۔ اور اس توبہ پر کرنا جہاد صرف مسلمان کا حق مسلمان پر جو مسلمان ہی ہوں گا

غیر مسلم کا جہاد



لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُفْجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا فِي سَاعَةِ

اٹھنے میں یہ امدادیں حاصل کیں اور انصار پر رحمت سے توجہ فرمائی جنہوں نے تشریف لے کر میں اس کا ساتھ

النَّصْرَةِ وَمِنْ بَعْدِهَا كَادِرِينَ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ يَحْمَدُ

اس کے بعد کہ توبہ کیا انہوں نے ایک گروہ کے دل پر جو اپنے پرست سے مستور تھا

رَدُّوفُ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ

مردان رحم کرنے والا ہے ۱۳۵۷ امداد میں پرچہ بھیجے رکھے گئے تھے یہاں تک کہ زمین باوجود دفن کے ان پر تنگ

بِمَا نَجَبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ

ہو گئی اور وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے اور یقین کر لیا کہ اللہ کی سزا سے سوائے اس کے کوئی پناہ

إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

توبہ رحمت سے بہن پہنچا کر تاکہ وہ بھی توبہ کریں ایک امداد رحمت سے پہنچنے والا رحم کرنے والا ہے ۱۳۵۸

۱۳۵۷ اتاب۔ لفظ تَاب کے معنی پر یہ آیت مکمل شہادت ہو کہ اس سے مراد صرف عہدہ پر جمع ہی نہیں بلکہ ہر ایک کی طرف سے ہوا، اور

کی طرف سے ہر ایک کا شرف میں بیان کیا گیا ہو ایک بھی حالت سے اس سے زیادہ اچھی حالت کی طرف رجوع کرنا بھی تَاب میں داخل

ہو گیا ہے اور زمین کا ٹھکانہ کوئی نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ نے سَاعَةِ الْعَصَا میں ان کی توبہ ہی کی گئی ہے اور ہر فریق کا تَاب

علی البقیہ، اور مراد صرف اس قدر کہ بڑے بڑے فضل کے، اور یہاں کے مطابق جو رحمت میں تَاب کے معنی دیئے ہیں کہ اس معنی میں

الی اللہ ورجعوا تَاب میں ہے یعنی اللہ کی طرف عود کیا اور تَاب آیا اور تَاب کیا (د) +

سَاعَةِ الْعَصَا عَصَا، یعنی کڑی، اور یہاں سَاعَةِ الْعَصَا سے مراد خود وہ توبہ کیا گیا ہے جس میں ہوا کہ تَاب کا لفظ شاعر

مقابلہ کرنا چاہا تھا کہ بعض وقت ایک گھوڑے کو دھاویں سے بٹا کر اس پر پانی پیکر کر لیا اور دو دین میں آدمی ایک آدمی

پر سوار ہوتے، یہ ان کے کمال صداقت اور اخلاص کا ثبوت تھا اسلئے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا +

اس آیت میں یہ بتایا ہو کہ اس سخت عیسیت اور عقاب کے وقت مسلمانوں نے خوش دلی سے آنحضرت کی آواز پر لبیک کہا

صرف ایک گروہ کے متعلق ذکر کیا، کئے دلوں میں کچھ گزری کا خیال آیا تھا مگر اس پر بھی کار کا لفظ ہو گیا اور یوں کوئی راز نہ لگے

دلوں میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا اثر تھا کہ ہر ایک کو اس مقام اتباع تک پہنچا دیا کہ جسے سب بھی ایک دین میں تَاب

۱۳۵۸ خلقوا خلقوا خلقوا کہ معنی میں ہے اسے اپنے پیچھے چھوڑا کہ مخلوقوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنگ میں آجید گئے اور یہی لو

مخلوق اسے پرستی پر مبنی چھوڑ گئے، مگر تو مارا اس سے کسی بھی طرح ان کا کھڑے ہو کر رکھا گیا معنی وہ جس کے متعلق فرمایا تھا اخوت ہو

وہم اللہ ہو، خود کہتے جو ان میں سے ایک تھے یہی معنی خلقوا کے لئے ہیں +

ضَاقَتْ ضِيقٌ دَمَتْ لِيَضْرِبُوا دَرَسَ اس کا استعمال تھوڑے عرصے اور غم وغیرہ پر ہوتا ہے وضائق بہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۵۹

بِضِيقٍ وَصَلَاةٍ (الشعراء ۱۱۳۷) وَلَا تَأْتِ فِي ضِيقٍ مَا يَكُونُ دَاخِلًا ۱۱۳۸ میں اور یہاں مراد وقت ہو (د) +

تاب

سَاعَةِ الْعَصَا

سَاعَةِ الْعَصَا

خَلْفَ

ضَاقَتْ

۞

مذہب کے لیے عبارت

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

۱۱۹

اے مومنو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ ۱۳۵۹

دھب

کعبین ملک دولت  
چلن

جب تک مکان کی وسعت کو کہتے ہیں اور اس کا استعمال ضیق کی طرح بطور استغفار بھی ہو جاتا ہو جیسے یہاں اور بھی تھا جو  
تین تین شخص جن کا یہاں خصوصیت سے علاحدہ ذکر کیا گیا ہے کعب بن لکھم عمارہ بن الزبیع اور ہلال بن امیہ تھے جن کا ذکر بھی  
احادیث میں ہے اور ایک طویل حدیث میں خود کعب نے ذکر کیا ہے خودہ بن جبرک میں تیاری کو ایک سے دوسرے دن پر ملتوی کرتے کرتے  
یہ لوگ پیچھے رہ گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر گئے۔ تب انہوں نے امداد ترک کر دیا۔ واپس پرچب بہت سے منافقین  
نے پھر سے خدمت میں تھے تو کعب اور ان کے دونوں ساتھیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کند یا کر ہمارا خدا کوئی نہ تھا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ کے باوجود میں نازل نہ ہو مسلمان ان سے قطع حقی کر لیں۔ پچاس دن تک ان تینوں کی پرستش  
میری کو کوئی شخص نہ سے کام نہ کیا۔ شکر اللہ کہ کعب کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بھی بیٹھتا تھا نہ کسی شخص کے  
کلام کرتا۔ انہی یا میں میں جب ایک دن میں بازار میں پریشان چھڑا تھا ملک خسان کے ایک قاصد نے میرا ہاتھ دریافت کیا اور مجھے  
بادشاہ کا ایک وفد دیا جس میں کھٹا تھا کہ ہم نے ستا ہی تمہارے ساتھ سختی ہوئی تو اذیت کا برتاؤ کیا جانا تو تم ہمارے پاس پیچھے  
آؤ تو تم جیسے ہمدردی کر گئے۔ کعب کہتے ہیں میں نے سمجھا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہو اور اس وفد کو دیکر تو رونا ہی کیا اس کا  
جلا دیا۔ پچاس دن کے بعد اس آیت کے نزول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد اور میرے ساتھیوں کو یاد فرمایا اور بشارت دی کہ  
واقف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کھائی سے کس قدر محبت تھی کہ اس کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی بھی  
پرہیز نہیں کی۔ ایک طرف اگر یہ صحابہ کا گروہ چلن شہر میں اور مال و جان کے قربان کر لیں مگر اپنی کوئی نفس نہیں بھگتا۔ تو  
دوسری طرف اخلاق فاضلہ میں بھی تاریخ عالم دور کوئی ایسا گروہ پیش کرے جسے عاجز نہ ہو۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہو کہ ان تینوں  
میں سے کعب علاحدہ بنو کعب کے صرف بد میں فخر حاضر تھے اور دوسرے دونوں اصحاب بدر میں بھی شامل تھے۔ چاہیں خود بنو کعب  
میں نہ جانے کی وجہ سے ان پر ایسی سختی ہوئی۔ وہ مسلمان ہو کر ہیں جو کج خدمت اسلام کو ایک بے معنی چیز ٹھہرا کر صرف اپنے  
نفوس کے فکر کو کافی سمجھے ہوئے ہیں یا زیادہ سے زیادہ کسی سے تار پڑھ لی اور سمجھ لیا کہ ہم جنت کے وارث ہو گئے۔

صحابہ کی جان شہداء  
اور طاقت کا مال

مختار اور دوسرے جو ان تین شخصوں کے ذکر میں مقصود ہیں ایک یہ حقیقت بھی ظاہر ہوئی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جان شہداء  
اور طاقت کس حد تک پہنچ چکی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ مقام بلند عطا فرمایا جو کسی قوم کی قوم کو نہ دینا میں  
طاقت اللہ عنہم و عطا دے ایک طرف اس جنگ کی شکست کو رکھو خطرناک گری جو اب ملک فضیلین کی پریشانیوں سے۔ سنہا سفر  
سواروں کا چوراہا انتظام نہیں۔ نہ سامان رسد کا عظیم الشان ششہا کی افواج سے مقابلہ میں جب لوگ اپنی تین تیس کر کے اور کھڑے  
کے کھڑے ہیں یا گریز نہیں کوئی بیچ کا قاعدہ نہیں مگر تیس ہزار ہوساتھ ہوتے ہیں اور صرف تین چھیڑے جیسے ہیں کیا ایسی طاقت  
اور ایسی جان شہداء کی کوئی مثال دنیا میں مل سکتی ہو دشمنان کو کھنگھار کر دیکھو کہ وہ دل سے ہی دشمن اسلام تھے تو کیا بد بڑ  
میں سے صرف ایک کروڑی دکھانا ہی اور وہ کوہری بھی خود عظیم الشان بیچ کا پہلو ساتھ لے کر ہوتے ہوئے کسی میں ان کی صداقت کا  
کل ظاہر ہوتا ہے۔

میت مہدی علیہ السلام

۱۳۵۹ھ آیت قرآن کریم کی ترتیب ابلغ اور حکم پر گواہ ہے پہلی آیت میں ان میں جنھوں کا ذکر تھا جو ہمیشہ فرائض میں شامل رہتے  
ہوئے خود بنو کعب سے رہ گئے تو ان پر اس قدر عتاب اللہ تعالیٰ کا ہوا کہ پچاس دن تک کسی مسلمان کو ان سے برلنے کی اجازت نہ تھی  
حالانکہ وہ نماز پڑھتے اور سب مسلمانوں والے کام کر کے اور مسلمانوں کی حاجت میں سے تھے۔ تو سمجھنا یا کہ خود ریاضت دینی میں

۱۳۰ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْصَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَمْلِكُونَ مِنْ عِدِّهِمْ أَذْ بَارَكُوا أَنْ يُنْزِلَ اللَّهُ أَتَمَّ نَصْرَهُ لَهُمْ بِمَا عَمِلُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

میں کے سچے ممالوں اور مدینہ کے ارد گرد کے کچھ مقامات پر انہیں مناسب نہ تھا کہ اللہ کے رسول کے پیچھے

رہ جائیں اور نہ وہ کسی اپنی جان بچاتے ہوئے کسی جان کی پروا نہ کر سکتے تھے انہیں اللہ کی راہ میں کوئی بڑا

تھکناؤ نہ تھا اور نہ وہ کسی سبیل اللہ کے لئے کسی موطئہ کی غیظت کو کفار کو

کھینچنے میں ناکام رہتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے اور نہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کے لئے کسی غصے کا شکار ہوتے تھے

ملا تین ہزار سال پہلے

دغب

ظلم

مغصہ

مغصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم



لِيُنْظِرُوا آكَافَةَ أَنْفُسِهِمْ يُرْجَوْا فَمَا يَسْتَفِئُونَ مِنْهُمْ لِيُغْفَرُوا لِمَا فِي أَيْدِيهِمْ وَ

کے سب جملہ پھیرے تو یہ کہیں گے کہ ان کی ہر ایک جاعت میں سے ایک گروہ غلط کارکردہ ہیں ہم کو حاصل کریں اور

لِيُنْظِرُوا أَرْوَاقَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

اپنی قوم کو ڈھانسیں جب وہ ان کی طرف واپس جائیں تاکہ وہ بھی نہیں ۱۳۶۲

۱۳۶۲ لِيُنْظِرُوا أَرْوَاقَهُمْ علم ہمارے علم غائب کی طرف پہنچنا ہے علم عام ہے اور یہ خاص ہے لایکا دون یقفون حدیثا

(الغناء ۷۸) اور احکام شریعت کے علم پر بالخصوص پورا جانا ہے اور تعلقہ کے معنی ہیں اس علم کو طلب کیا جس میں حقیقت پائی

یہ عجیب بات ہے کہ اس سورت کے نزول کے ساتھ جس میں جگہوں کا مضمون اس قدر برابر ہے فی حقیقت جگہوں کا خاتمہ

ہوا اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مختلف اقوام عرب کے وفدائے شرفیہ ہونے وہ تو میں جواب تک اسلام

کی تیاری ہوئی ہوئی تھیں انہوں نے بھی جب دیکھا کہ اسلام کی قوت کو وہ تو نہیں سمجھتے تھے ولے سے اسلام کی صداقت

پر غور کرنے لگے ان کے سامنے یہ تقاریر تھا کہ اس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے سارا عرب آپ کا مخالفت ہی

نہیں غبار کا دشمن تھا جان لیوے کے روپے تھا منصوبے کئے کوشش کی رہا، نیاں کیں مگر اسلام کا کچھ نہ بچا سکے اور

اب خود وہ ترک کے بعد جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمان قیصر و مہم کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے مقابلہ کو چھوڑ دیا اور دل

ان کے پہلے سے اندازے کھٹے ہوئے تھے میں قوم پر قوم آئے تھے اور اس کے اصول معلوم کر کے دین اسلام میں داخل

ہوئے تھے ان مختلف اقوام کی تعلیم کا ایک انتظام تو یہ ہو سکتا تھا کہ جو مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر

تعلیم حاصل کر چکے تھے وہ باہر نکل جائیں مگر اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ سب ہی باہر نکل جاتے اس لئے فرمایا کہ بہتر یہ ہو کہ ہر

ایک قوم میں سے کچھ آدمی مدینہ میں آکر تعلیم حاصل کریں اور پھر یہی لوگ جا کر اپنی قوم کو تعلیم دیں جو ان میں سے مسلمان ہو گئے

تھے ان کو اسلام کی تعلیم دیں مسلمان نہیں ہوئے تھے یہی سلام کی طرف بھاٹیں دینے دو اقوام ہم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی

قوموں کا بڑا حصہ کفر تھا تو ان میں خوف لوگ مسلمان ہو گئے تھے علاوہ انہیں دین اور علم کے تمام اقوام میں پھیلائے جانے

بہترین ذریعہ تھا اگر اہل مدینہ ہی اس کام کے لئے مخصوص رہتے تو دوسری قومیں سمجھتیں کہ علم لاشی کا خاص ورثہ مگردین

اور علمی شاعت میں اسلام کی تعلیم چہریت کے یہ خلاف تھا اس لئے علم دیا کہ سب تو پیش تسلیم حاصل کریں اور اس کا

طریقہ یہ ہے کہ ہر قوم میں سے کچھ آدمی اگر علم دیکھ جائیں اور پھر اپنی قوم کو جاسکھائیں یوں جگہوں کا خاتمہ اور صلہ اور امن

کی بنیاد رکھا جانا اسلام کی فتوحات حقیقی کی ابتدا تھی اور جنگوں کے خاتمہ پر اس آیت کو کا کہ اسلام کی اصل فرض

ہی بنیادی آج بھی اسلام کو ضرورت ایسے لوگوں کی ہے جو دین میں تعلقہ حاصل کر کے دنیا کی مختلف قوموں کی

طرف نکل جائیں اور جب ان قوموں سے کچھ لوگ اسلام لے آئیں تو پھر وہی لوگ دین اسلام کو سیکھ کر اپنی اپنی

قوم کی رہنمائی کر سکتے ہیں ان یہ سچ ہے کہ جب تک مسلمانوں کی طرف سے پہلا قدم نہ اٹھے گا اسلام بھی

دنیا میں نہیں پھیل سکتا

یقفہ

تعلقہ

جگہوں کا خاتمہ

صداقت مسلمہ کا

یکٹان

سب اقوام میں علم

پھیلائے گا

نیز توجہ طلب کی جائے



جنگ  
صہبہ کا واقعہ

الربیع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْجِدُوا فِيكُمْ

۱۳۳ اسے لوگوں پر ایمان لائے ہوئے ان کا خون سے جنگ کرو جو تمہارے قریب ہیں اور چاہئے کہ وہ تم میں شدت

خُلَظَةٌ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ

۱۳۴ پائیں اور جان لو کہ اللہ متقین کے ساتھ ہے ۱۳۴ اور جب کوئی سورت اُترتی ہو تو ان میں سے

مَنْ يَقُولُ أَيْكُمْ زَادَتْهُ هِزَابًا ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ يَنُوءُونَ فَرَادَتْهُمْ أِنْ كَانُوا

بعض کہتے ہیں کہ اس نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا ہے۔ سو چاہیے کہ ان کا ایمان بڑھا دیا

وَهُمْ يَسْتَنْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَرَادَتْهُمْ أِنْ كَانُوا

۱۳۵ اور وہ خوش ہو رہے ہیں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے ان کی پلیدی پر پلیدی کر

لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۖ وَالَّذِينَ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ

۱۳۶ زیادہ کیا اور دور رہنے اس حال میں کہ وہ کافر تھے ۱۳۶ اور کیا دیکھتے نہیں کہ وہ

فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذْكُرُونَ

۱۳۷ میں ایک دفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں ۱۳۷

جنگ  
۱۳۸

۱۳۸ قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

۱۳۹ اس کے ساتھ معادلات تھے ان کے متعلق خود حکم دے چکا ہے کہ ان عہدوں کو پرکار دینی تقویٰ ہے۔ پھر وہی چیز جس سے حالانکہ

کافر تھے آخرت صبر کرنے ان سے جنگ نہیں کی اور ایک یہود پر کیا انحصار ہے بہتیرے قبیلے اور قومیں تھیں جن کے خوف

آپ نے جنگ نہیں کی پس یہ کبھی قتال کے اس لیے حکم کے تحت ہے جو حقیقت تمام احکام قتال پر حاوی ہے لیکن ان

لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ پھر اللہ یلوتلو کھنے کی ضرورت کیا تھی تو کسی اور وجہ سے

کوسلمانوں کو دکھ اور تنہائیں تھیں لوگوں سے سخت تھیں جو قریب تھے دور وادوں نے دیکھا کہ ایمان تھا۔ اسی طرف اللہ یلوتلو

میں اشارہ کیا ہے اور غلطی پر دیکھو ۱۳۹ اور اویسہ کہ جس قریب کی خاتون نے قوم کی حیثیت کو ذلیل جاؤ +

۱۴۰ لَوْ جَاءَ الْوَحْيُ بِالْمَدِينَةِ لَفُتِنَ فِيهَا الْمُشْرِكُونَ ۚ وَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَفِتَنَ ۖ فَرَادَتْهُمْ أِنْ كَانُوا

۱۴۱ اگر وہ لوگوں کو دکھ اور تنہائیں تھیں لوگوں سے سخت تھیں جو قریب تھے دور وادوں نے دیکھا کہ ایمان تھا۔ اسی طرف اللہ یلوتلو

میں اشارہ کیا ہے اور غلطی پر دیکھو ۱۴۰ اور اویسہ کہ جس قریب کی خاتون نے قوم کی حیثیت کو ذلیل جاؤ +

شاہین کو خبر ہے  
خدا تعالیٰ کی طرف  
موجہ کر رہا

۱۳۷ ﴿وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاهُمْ مِنْ آيَةٍ ثُمَّ أَصْبَرُوا

اور جب کسی کوئی سورت آتی ہے وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں، کیا تمہیں کوئی دیکھتا ہے؟ پھر صبر کرتے ہیں

۱۳۸ ﴿صَرَخَ اللَّهُ قُلُوبُهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۚ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ

اللہ جس نے ان کے دل میں یہ کہہ دیا کہ وہ لوگ ہیں جو سمجھ نہیں لیتے ﴿۱۳۸﴾ ایسا تھا کہ اسے پاس نہیں ہیں سے ایک

۱۳۹ ﴿أَنْفُسِكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَمْلَأَكُمْ مِنْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ يَدْعُونَ تَحِيَّةً ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا

صلوات آید جو تمہیں دیکھتا ہے وہ اس پر شاق کرتا ہے وہ تمہارے لئے یہ بھی کہتا ہے کہ تمہیں پریشان کرنا چاہتا ہے کہ تمہیں

کس سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو، انسان گناہ سے تو ہم کہے گمان منافقوں کی حالت ایسی تھی کہ اس سے بھی فائدہ نہ ملتا تھا۔ اور قرأت اور دعا کے ذریعہ سے بھی آدائش تھی اس لئے کہ یہ لوگ اس انتظار میں رہتے تھے کہ ان جنگوں میں مسلمان اسے جانیں گے مگر ہر جنگ کا نتیجہ مسلمانوں کی کامیابی اور دشمن کی ناکارآمدی ہوتی تھی۔ اور یہ فتنوں میں جڑیں کاڑھیں وہ جنگوں کی صحبت میں یہ تھا کہ کچھ سوال میں منافقوں کے بھی بچے ہوتے تھے۔ اور کچھ لوگ بھی ان میں سے شریک جنگ ہو کر اسے جانتے تھے۔

۱۳۶ سورۃ کے نزول سے مراد یہاں ایسی سورت کا نزول معلوم ہوتا ہے جس میں منافقوں کا ذکر ہو۔ اور ان کا ایک دوسرے کی طرف دیکھنا جو اس فرض سے ہے کہ اب یہاں سے چلنا چاہیے اور یہاں سے ہٹ کر نکلیں اور یہاں سے اشارہ کرنا مراد ہے۔ ﴿۱۳۶﴾ ان کے دلوں کو پھر دیا کہ اگر وہ سمجھ سکیں کہ ان میں سے کون سے کام نہیں لیتے۔

۱۳۷ عزز علیہ۔ عزز کے معنی میں غلبہ یعنی غالب ہونا۔ عزز علیہ لکن اسے معنی میں غلبہ وہ چیز اس پر شاق کرتی ہے، انہم یعنی منافقین عزت کے معنی کے لئے دیکھو ﴿۱۳۷﴾ شدت فساد بکت گناہ غلطی سب پر ہوا جاتا ہے۔

پہلی سورت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس میں کچھ جنگوں کا ذکر ہے کچھ منافقوں کا ذکر ہے۔ اس لئے آخر پر بتایا کہ یہ کوئی نئی بات ہے کہ ان کی فرض نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ رسول کی حالت تو یہ ہے کہ جو کچھ تم پر بھیجیں اور نصیحتیں آتی ہیں وہ اس سے بھی شاق کرتی ہیں۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تم ان مصائب باہر نکل جاؤ۔ وہ تم پر جو میں سے یعنی تمہاری برتری کو بتاتا ہے یہاں تک نفع عام میں یعنی جو کچھ دنیا میں گناہ اور غلطیاں ہیں اور جو کچھ ان کی وجہ سے دنیا اپنے آپ کو شقت اور ہلاکت میں ڈال رہی ہے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل کچھ ملتا ہے۔ جنگ میں انسانوں کا خون بہتا ہے جس کو اسے کھانا نہیں ہوتی اگر لوگ کفار و فلاح اختیار کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں تو اس سے اسے راحت نہیں ہوتی بلکہ ان چیزوں کو وہ رکھنے کی تڑپ اس کے دل میں ہے۔ اس آخری پیغام میں رسول کے قلب کی پہلی حالت کا ذکر کیا جو دنیا میں

گناہ اور ہلاکت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور خدا سے مدد چاہی اور بالآخر منین دؤف دجہم میں بتایا کہ اگر تم مؤمن بن جاؤ تو مجھ کو وہ دوسری حالت دے دے جس میں ہمت دے دے جس میں صرف جب لوگ شرارت میں حصہ لیتے تو ضرورت وقتی کے لئے اسے حق کتابی سے بچانے کے لئے اسے نکال دے تھا پی ڈی دؤف اور رافۃ کے لئے دیکھ

شملہ اور رافۃ کو وحی پر مقدم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ رافۃ میں دفع حضرت ہے اور وحی میں جلب نفع ﴿۱۳۹﴾ ان لوگوں کو جن سے جنگ تھی یا جن کا دلوں میں سورت میں ہے یعنی کفار و منافقین یہ بتایا ہے کہ اس سے وہ لاپرواہ

عز علیہ

عزت

قلب رسول کی حالت

دن اور رات کے لئے  
کو بچانے کی کتاب

رافۃ دجہ



## سُورَةُ التَّوْبَةِ مَكِّيَّةٌ اَرْبَعٌ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ آيَاتٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اس سورت کا نام توبہ ہے اور اس میں گیارہ رکوع اور ۱۱۰ آیات ہیں۔ اس کا نام توبہ اس بات کی طرف توجہ دینے کے لیے ہو کر جو اس طرح حضرت یونس کی قوم آخریان کا رکھتے تھے کہ انہی ہی سالہا حضرت مسلم کی قوم سے جو گناہ یعنی یہ قوم تباہ دلی جانے لگی بلکہ خزاہہ راست پڑ جائے گی ۛ

اس سورت میں زیادہ تر توبہ اللہ تعالیٰ کے ہر ایک طرف وہ فی ہر ایک وہ جس طرح صاحب میں انسان پر عفو کرنا اور کفار کا اللہ تعالیٰ کے لیے اتنا رحم ہے خاندانہ کی نصیحت کی جو پہلے دینی میں دینی تھی لا ذکر کیا اور بتایا کہ عرف اس دنیا کی زندگی پر خوش نہ رہنا چاہئے اور اس کو فرض و غایت دیکھ لینا چاہئے بلکہ اصل زندگی انسان کی دوسری دوسری کی طرف دینی تھی ہدایت کرتی ہو دوسرے دینی میں دینی تھی کی نگذیب اور اس پہنچنے کے لا ذکر جو تیسرے دینی میں بتایا کہ تپہ چمے نے چمے دنگ اور پچھین آئی ہیں اور تھین کے وقت غفلت انسان اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے پس تپہ میں مصائب کے خاندانہ دنگ کی طرف توجہ کرنا اور جب آرام کے تھکا کر کھل نہ خاندانہ چمے تپہ میں باری اور توحید پر دنگ دے ہیں پانچویں تپہ نگذیب پر خطاب لا ذکر کیا جو پہلے میں بتایا کہ قرآن شریف و تھیں مہینہ مقامات کی طرف لے جائے تپہ کی نگذیب کرنے کی کائنات مقامات عابد کی طرف رخ کیوں نہیں کہتے ساقی میں سوسن کے مقامت عابد لا ذکر کیا۔ آخر میں حضرت خدہ اور یسوی کی مثالیں پیش ہیں دوسری ذوق کی تپہ لا ذکر کیا اور بتایا کہ سقہ رحمت انسان جب آخر رکھتے لا نشان اس پر لا توبہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا کر پھینکا بعد وقت تمام قبل از وقت اس مثال سے خاندانہ خاندانہ ساقی ہی بتایا کہ سقہ رحمت نشان کے طور پر کہنے کے لئے منہ سے باہر نکال پھینکا اور یہ خبر قرآن کے خطاب اللہ پہلے پر رکھتے رکھتے کسی کو اس بات کی خبر نہ تھی اور تپہ دنگ سے ثابت کر دیا کہ تپہ اور تپہ خاندانہ دوسری میں بتایا کہ اگر تپہ اب بھی نگذیب نہ جا تو خدایا بل سکتا ہو اور بتایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل لا ذکر کیا کہ سرت کو ختم کیا ۛ

اس سورت کا تعلق پہلی سورت سے ہے جو کہ اس کا خاتمہ اس بات پر کیا تھا کہ یہ رسول جو تمہارے پاس آیا تو میں کوئی غلطی نہ تو اسے سچ جوتا ہو اس نے اس سورت میں بتایا کہ وہی تپہ کی نگذیب اور ساقی بہت اس دنیا پر صرف کر دینے پر خطاب کا انکار ہے ہاں اللہ تعالیٰ کی رحم میں ہے انتہا پر اگر انسان ذرا بھی اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ بھی اس پر رحمت سے متوجہ ہو جس پہلی سورت میں زیادہ تر کفار کی منہ لا ذکر کیا تو اس سورت میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا رحم غالب ہو دیکھ کر کوئی خاندانہ خاندانہ دنگ اور پچھین قرآن شریف میں یہ سات سورتیں یعنی یہاں سے لیکر انھیں تک قرینا ایک ہی مضمون کی ہیں اور ان میں اثبات نبوت ہو کر آیا ہے سرورہ الاوقات میں جو اثبات نبوت پر ہوا ہے ان کی نگذیب لا ذکر کیا تو اس کے بعد الاوقات اور لایہ تپہ اس حضرت مسلم کے مضمون کی منہ لا ذکر کیا کہ چھریں ہیں مضمون اثبات نبوت کی طرف توجہ کی اور بعد مضمون کو چھریں رکھا گیا لایہ تپہ پر ساقی ہی یعنی یونس سے لیکر انھیں تک ایک ہی زمانہ کی ہیں اور یہاں حضرت مسلم کی زندگی کا کچھ نہ دیکھو جب کفار کی مخالفت سے زیادہ جو تپہ تپہ ان میں پچھریں کے دنگ میں حضرت مسلم دنگوں کو تپہ کی دیکھو کہ خدایا خدایا کے کا اور باطل ہلاک ہو جائے گا ۛ

الاسم والکتاب  
تحریر

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو بخیر و رحمت سے ہے

باب ۱۰

مکرم کرنے والے کے نام سے

الرَّحْمَةُ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ۝ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَى رَجُلٍ

میں اللہ کی کتاب میں ۱۳۶۹ حکمت والی کتاب کی تائید میں کیا یہ لوگوں کو تعجب کی بات جو کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کو

وَمِنْهُمْ أَنْ أَنْذَرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدْ مَصَدَّقَ وَعْدَ رَبِّهِمْ

وہی کہ ان لوگوں کو ڈرانا اور انہیں خوشخبری دینا جو ایمان لائے کہ ان کو اپنے وعدے کی بات دی گئی تھی

يَبْقَاهُمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا السَّحَرُ مُبِينٌ ۝ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي

پوچھا کہ ان کو بچائے گا۔ کافر نے کہا کہ یہ جادوگر ہے۔ اے لوگو! تمہارا رب اللہ ہے جس نے

۱۰

۲

الر

الحکیم

قرآن مجید

قدام

صدق

۱۳۶۹ الروم مقامات کے لئے دیکھو کہ یہ جو حرفت اس سورت کے علاوہ چار اور سورتوں کی ابتدا میں آتا ہے یعنی ہود  
سنت ۱۰ ابراہیم، آل عمران، اور ان چاروں کے مابین سورہ الروم سے جو الما سے شروع ہوتی ہے۔ اور ان سورتوں کا معنی  
بھی ملتے جلتا ہے۔ ہود، زمر، زمل بھی قرینا ایک ہی ہے۔ یہ حرف انا اللہ کہنے کے قایم مقام میں جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے  
ہوئے، انا اللہ کہنے کے دیکھنے کی صفت ہے کہ خدا۔ یہ ہوتا ہے کہ وہ بتا دے، حال کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق جزا دیتا ہے  
۱۳۶۹ الحکیم۔ یہاں کتاب کی صفت جو حکمت اور حکم کے معنی کیلئے دیکھو۔ ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ قرآن کو حکیم کہنے  
کا اس میں حکمت ہے۔ اور بعض نے حکیم سے مراد حکم لیا ہے۔ اور وہوں باتیں دیتے ہیں کہ وہ حکم بھی ہے اور حکم بھی ہے اور حکم بھی  
خاندہ دینے والا ہے اور حکم حکمت سے دینے پر ایک حکمت حکم پر مگر حکم حکمت نہیں کیونکہ حکم صرف فیصلہ کرنے کا نام  
ہو کہ یہ چیزیں جو یوں نہیں ۱۰ اور حکمت یہ ہو کہ علم اور عقل سے حق کو اپنی سمجھ بات کو پہلے (۱۰)

یہاں قرآن حکیم کو کتاب الحکیم فرمایا ہے۔ سری جگر بھی والقرآن الحکیم (دین ۳۰) اور ایک جگہ کتاب حکمت  
بالقرآن (القرآن) اور کتاب حکمت کا ذکر کیا ہے جیسے یہ لہم الکتاب والحکمة (الجمعة ۲۰) والذکوات ما  
یقظ فیہ یوم تک من آیت اللہ والحکمة والذکوات ۳۴۴۔ قرآن میں ہیں یہ ساری کتاب حکمت سے ہی  
بھری ہوئی ہے۔ کسی کو کوئی بات حکمت سے خالی نہیں یعنی اس میں جو کچھ ہے وہ حق ہے اور علم اور عقل کے مطابق ہے اور ہرگز اس کی  
بعض ایک حکمت کی باتوں کو نہ مرسول نے الگ کر کے قبول دیا تو وہ بھی حکمت ہے اور قرآن کو حکیم کہنے میں ایک لطیف  
اشارہ ہے کہ وہ جب کی بنا اصل میں حکمت پر ہے اور یہ ایک ساقبوس جو جس کے قوانین اور قواعد عقل و علم کے مطابق ہیں جنہ  
ہے جو ہر بات کا نام نہیں جیسا کہ لوگوں نے خیال کر رکھا تھا

۱۳۶۹ قد مصدق۔ قدام باتوں کو کہتے ہیں اور اس سے مراد تقدم و تاخر لیا جاتا ہے جو ہر متباد زمانہ بھی ہوتا ہے  
اور ہر متباد شرف و ذل، یعنی قدام سے مراد یہاں مجاہد سبقت ہے اور وہ سبقت بجا کا شرف و فضیلت ہے اور صدق  
کا استعمال قول پر عام ہو گیا کہ جب کی طرح افعال و احوال پر ہو جائے اور ہر ایک نفسیات والے فعل کو  
نظاہر پر یا باطنی صدق کہا جاتا ہے۔ یعنی مقلد صدق عند طبعک مقلد الذال (۵۰) رب اوظنی داخل

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُبَارِكُ

آسمانوں اور زمین کو چھ وقتوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر قابض ہو

الْأَكْمَرُ مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُنْهُ بَعْدَ إِذْ نَزَّ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا

کی تہیز کیا جو کوئی شے نہیں گھس کے اذن کے بعد یہ اللہ تمہارا رب ہو سوس کی عبادت کرو ترکیہ

تَذَكَّرُونَ ۝ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ

محبت امتحان میں لیتے ہیں ۱۳۷۵ اسی کی طرف تم سب کو لوٹے گا پھر وہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۝

پھر اسے لوٹاتا ہے تاکہ انہیں جزا دیں ۱۳۷۶ اور اسی کی کہہ میں انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور

الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ هُمْ مُرْسِلُونَ ۝ عَذَابٌ أَلِيمٌ مَا كُنَّا لَا يَفْقَهُونَ

جو کافر ہیں ان کے لئے عذاب ہے جو انہیں پہنچے گا اور وہ انکے عذاب سے بے خبر ہیں اور وہ انکے عذاب سے بے خبر ہیں

صداقی و آخر جن مخرج صدق فی (۱۳۷۵) و اجل فی لسان صدق فی الاخرین و الشہادۃ ۱۳۷۵ م و اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلہ قطع ہونے تک لوگ ہمیں اس کی شاکرین وہ شاکچ ہر جہت و ہر دلی اور عقل و صدق سے مراد نصیحت میں قدم کئے جھٹکا جو دغا اور دغا یعنی ان کی صفت میں جو قدیم کا وقت تکلیف میں عام طور پر استعمال ہوتا ہے اور انہیں کہتے ہیں کہ وہ ان کو مانع میں اس کا کچھ اثر نہیں پاتا

۱۳۷۵ بات کے بیان کو کہ ہی کا انجام ہم پر اور یہی کہنے والے ترقی کوئیے بلکہ ہر قوم میں ہیں وہ حضرت صلح کو سادہ کہتے ہیں سے صلح میں تاحکما اور سادہ کا استعمال قرآن مجید میں اس رنگ میں ہوا ہے مخالفین انبیاء کو ان کے عزت کی وجہ سے سادہ نہیں کہتے ان کے بیان کی وجہ سے سادہ کہتے ہیں بات تو صاف حق دلیں ہر اثر کی ہی گھس کے کچھ کہتے تھے سادہ ہی ان کی باتوں کا اقتدار نہ کہ وہ

۱۳۷۶ مسند ایام اور شرح اور تفسیر پر یہ کچھ کہتے ہیں ۱۳۷۶ اسی کی بات میں وہی اسی کا ذکر تھا کہ ہی اور یہی کی جزا کو جزا ہی قرار دیتی ہو اس کیلئے ایک دوسری زندگی کا وعدہ دیتی ہو جس کی پکھار کو قیوم ہوتا ہے وہی کی طرف توجہ دلاتی ہو کہ جس کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ دوسری خلق پر تھا وہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا اذینیناً یا خلق الاول بل ہم فی

لبس من خلق جلد بدن ۱۳۷۷ انسان کی عقل اور اس کا علم تو اس پر وہ مخلوق کا بھی اطمینان کر سکتے تو دھوکے کے انکار کے کیا معنی ماہر و عقل کا ذکر اس لئے فرمایا کہ یہ عقل بھی تدریج ہوتی ہے دوسری خلق بھی تدریج ہوتی ہے اور شیخ کا ذکر اس لئے کیا کہ پیدا کرتا ہے وہ ایک ہوتی ہی اس کے ساتھ شال میں کیونکہ شفع و ع کے مقابل پر ہو جس اور کوئی سخت عبادت میں نہیں ہیں بعد اذین میں دوسری مخلوق کی طرف بھی اشارہ ہو جو گنہگار دلی کیلئے ہوتی اور اس طرف بھی اشارہ ہو کہ سادہ ہی کو پیدا کرتا ہے بلکہ جلیقوں کے ایک کی مخلوق کو یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے خالق ہونے کی طرف توجہ دلاتی ہے اور انہیں یہاں بھی آیت کے اشارہ کو واضح کر دیا ہے اور علی اللہ اس وعدہ کیلئے بطور حصر کہہ کر دیا ہے کہ جلیقوں کے

لسان صدق

قدم صدق

انہی سادہ کہتے ہیں

دوسری پیدائش

۱۳۷۷

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا ۝

جس نے سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو روشن بنا دیا اور اس کی منزلیں متواریں تاکہ تم لوگ

عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ

کی گنتی اور حساب جان لو کہ شے حق کے ساتھ ہی پیدا کیا جو دعوت لوگوں کے لئے مگر

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِن فِي تَخْلُقِ الْبَلَدِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي

بائیں مینے کو جو ہم کہتے ہیں ۱۳۵۳ سات اور دن کے اہل چل میں اور دس میں) جو شے آسمانوں اور زمین

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَتَّقُونَ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّا لَنَرِيكَ لَا يَتَّقُونَ لِقَوْمٍ

جس میں پیدا کیا ۱۳۵۴ ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو تیری سے کام لیتے ہیں وہ لوگ جو ہمارے حکامات کی باتیں نہیں سمجھتے

وَرَوْا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأْظَرُوا بِالْآيَاتِ ۝ إِنَّا لَنَرِيكَ لَا يَتَّقُونَ لِقَوْمٍ

اور دنیا کی زندگی پر راضی ہیں اور اسی چل میں رہتے ہیں اور وہ جو ہمارے آیتوں سے غافل ہیں

یوں پایا جاتا ہے اور جتنا وہ اللہ کی تاکید کیے ہو۔ اور اللہ ہر جگہ سے مراد موت کے بعد پیدائش کے ذریعہ لوٹ کر جانا ہے اور

وعدہ حق پر وہ نہ مرت کو رب جانتے ہیں اور اسے پہلی پیدائش کا ذکر کیا۔ اور اس دوبارہ پیدائش کی فرض ہے بتائی کہ نیک اور

چل کر کہنے والے اس کے مطابق چل جائیں گے

۱۳۵۵ ضَمَاءٌ ضَمَاءٌ وہ جو درشتی کرے گا اسے اجسام سے پہلے جاتی ہو آگ کی روشنی پر بھی یہی نظارہ دکھاتا ہو (۱۳۵۶) اور

بعض نے ضَمَاءٌ اور قُود کو مترادف کہا ہے اور بعض کے نزدیک ضَمَاءٌ وہ جو جو بالذات جو جیسے سورج اور آگ اور سورہ وہ جو

جو بعض ہوا اور سورہ سے حاصل کیا گیا ہو (۱۳۵۷) جیسے جاندار کی روشنی قرآن کریم سے یہاں ہی فرق رکھا ہے اور دوسری جگہ

مستحق ہو قُلَامًا ضَمَاءً مَا حَلَدَ (البقرة ۱۷۱) اور یسکا دینیہ یا یطین ولولہ (تیسسہ نادۃ ۳۵) کے معنی بعض نے ہیں

کہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح رہاں ہو گیا و مَنَظَرًا یُنَظَّرُ لِقَوْمٍ لَا یَعْلَمُونَ (البقرة ۱۷۱) اور یسکا دینیہ یا یطین ولولہ (تیسسہ نادۃ ۳۵) کے معنی بعض نے ہیں

پر دلالت کرتا ہو آپ قرآن نہ پڑھتے اور حدیث میں جو آیتوں کو نہ سمجھتے یا نہ اہل اللہ کے جس کے معنی ہیں (۱۳۵۸) اور

کی آگ سے آگ روشن ذکر فرما دے اس سے صرف یہ ہو کر اپنے معاملات میں مشکوک کو شیر دے اور اسی میں دودھ (۱۳۵۹) اور کہنے کے

منازل۔ کنول یا مغلطہ جاتے تھو کہ کما جاتا ہو اور تہہ اور درجہ کو بھی کما جاتا ہو بلکہ مناظر کے معنی ہر گئے

اس کا اندازہ کیا گئی منزلیں یعنی اسے منزلوں والا پایا اور منزلوں سے مراد اس کا بٹنا گھٹنا ہو

اس ظاہری نظام میں جو ہر انسان کی زندگی کا انحصار ہے بیان کرنا اس فرض سے ہو کر عالم جاتی سے عالم روحانی کے

تھم کی طرف توجہ دلائی جائے جیسا انکی آیت سے ظاہر ہو اور بتایا جائے کہ وہ ضابطہ انسان کی حیوانی زندگی کے لئے یہ

سامان پیدا کئے ہیں انہی نے روحانی زندگی کے سامان بھی پیدا کئے ہیں

ظہور

ضوء واحد

ہو فرق

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

أُولَئِكَ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَهُمْ أَعْيُنٌ نَاصِرَةٌ ۚ أُولَئِكَ الَّذِينَ مَنَعُوا اللَّهَ فَأَقْبَلَهُهُ فَصَلَّتْ

ان کا شکنا آگ ہے اس کے عوض جو وہ کھاتے تھے <sup>۱۳۴۵</sup> "جو ایاں لائے" اور اچھے عمل کرتے ہیں

يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِآيَاتِهِمْ تُخْرِجُهُم مِّن قُلُوبِهِمُ الْإِنشَارُ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ دَعْوَاهُمْ

ان کا سب ان کے ایمان کی وجہ سے انہیں اہل تعصیب و پہنچا بیگ خستوں طے باطن میں ان کے بیچ ہر کسی ہونے کی ۱۳۶۱ء وہ ان میں

فِيهَا يُصَنَّفُ لَكُمْ الدِّينُ وَتُخَيِّدُكُمْ فِيهَا سُلَاسِمًا وَأَخْرَجُوهُمْ أَنْ يَخُذُ اللَّهُ رِبَّ

بھاری گئے، اے اللہ تو پاک ہو اور ان میں ان کی آپس کی دعا سلامتی ہوگی اور ان کی آخری پکار رہی کہ سب تعریف اللہ کے

« الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ يُعْلِلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَجَابَ لَهُمْ الْخَيْرُ لَفُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجْلُهُمْ ۗ

الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ يُعْلِلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشُّرَكَاءَ لَسَبَّحُوا لَهُم بِالْخَيْرِ لِقَاضِي الْيَوْمِ أَجَلُهُمْ  
 ﴿۱۳۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریک مقرر فرماتا تو ان کے لئے خیر فیصلہ دینے والے کے لئے سب سے زیادہ برا کام ہوتا۔

فَنَدَّ الدِّينَ لَا يُرْحُونَ إِيَّاهُ فَطَمَعْنَا فِي ظُفْيَاهُمْ يُعْمَهُونَ ○

سو ہم انہیں جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں حیران پھرتے پھوڑ دیتے ہیں ۱۳۶۵

پچھنے اور آسائش جمائی کو ہی مقصد نہ کی بھریا جائے ایسے لوگ حقیقاً راستہ کو بھی نہیں پہنچتے جب اس دنیا میں بھی نہیں پہنچتے تو ان کے  
میں کہاں جائیں گے؟

۱۳۶۶ ہدایت کے معنی کے لئے دیکھو شہاباً عالم معنی وہ ایمان کی ان کیلئے اس منزل معبود تک پہنچنے کا سبب ہو جائے گی مگر پتہ

ایمان کے انسان منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا یہی ایمان انسان کے لئے ذریعہ بن جاتا ہے اس دنیا میں بھی جیسا کہ فرمایا ہے جہم سے انفلتات

الى التور والبطرقة: ٢٥٤، اور آخت يس بمى يوم ترقى للتومنين والمؤمنات يسنى نودهم بين ايديهم (الحديث ١١٤)، غمرسك

یہ مطلب نہیں کہ عمل صلح کوئی چیز نہیں بلکہ عمل صلح کی توفیق ایمان سے ملتی ہے۔ ایمان، ایک روشنی ہے جو صرف روشنی فائدہ نہیں دیتی

جب تک کہ انسان اس میں پلے نہیں

۴۷۷ مومن کے منہ سے تو اس زندگی میں بھی کلمات نکلے ہیں سبحانک اللہم۔ الحول لله رب العالمین پانچ وقت کی تہذیب

یہی باد رکھتا ہے مسلمان مسلمان سے ملتا ہے تو اسے سلامتی کی دعا دیتا ہے اور غلامی اس کی سلامتی کا خدا کا جو تاجر المسلمین

مسلم المسلمون من لسانہ وید کا مسلم وہ جو جس کی زبان اور آواز سے مسلمان بچے رہیں پس مومن کا بہشت ہستی دنیا کی دنیا

سے شروع ہوتا ہے اور جناتِ تعلیم کا نقشہ یہاں کیا لطیف چٹھا ہے! اللہ تعالیٰ کی سیج اور رحم و درایک دوسرے پر سناستی +

فصل اول میں نویں چیز پہلے مدت میں نہ لکھا جاتا ہے اور اس سے مراد سوتہ ہی لی جاتی ہے کیونکہ اس سے دوسرا

بھائی حشر پوری پر جانی تو دغا اور بیانی چلے گئے وہم کا دل کو جس سے مراد وہم کی بات ہوگی۔

جب صدر مملکت نے ان کے دربار کا ماحول دیکھا تو وہ عجب ان کی پیر کی اس سحر میں نہ

علاقه من السكاد اذ انكنا كتاب المرد الانانيه

پہلے سے معلوم ہے کہ ان کے پاس ایک ہی نسخہ تھا۔



وَلَا تَسْأَلِ الْإِنْسَانَ الْقُرْبَىٰ نَا الْجَنَّةِ أَوْ قَاعِ الدَّارِ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ

اور جب انسان کو نہ پہچتا ہے تو وہ نہیں پتا کہ اسے کونسا جہنم یا جنت کا رہنے والا ہے۔ چر جب ہم اس کا درجہ

خُفِّرَ وَفَرَّكَانَ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ خَيْرٍ مِّسَّةً كَذَلِكَ زَيْنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا

کرتے ہیں تو اس طرح نہ درجہ، جو اگر با کہیں کسی دیکھنے والا نہ تھا چر جو با بھی نہ تھا اس طرح خطا کاروں کو جہلا معلوم ہوتا جو

يُكْمَلُونَ ۚ وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكَ لَمْ تَظَاهِرُوا وَلَا تَتَمَّ رُسُلُكُمْ

کرتے ہیں ۱۳۹ اور یہ بتا رہے ہیں کہ تم سے پہلے کئی نسلوں کو ہلاک کر دیا جب وہ ظلم کرتے تھے اور ان کے رسول تک پہنچ

بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْجَائِزِينَ ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا خَلْفَهُ

دو قیام کیا تھے وہ نہ ہو کر وہ ایمان لاتے اسی طرح ہم جہم لوگوں کو سزا دیتے ہیں چر ہم نے ان کے بعد بھی

فِي الْأَنْصَابِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۚ وَإِذَا سَأَلَ عَنْ آيَاتِنَا

میں ماکم بنا یا تاکہ ہم دیکھیں تم کس طرح عمل کرتے ہو اور جب ان پر ہماری کھلی آیات پڑھی

يَقِينَتْ قَالِ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا إِنَّا بَعْرُ ابْنِ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ

مانتے ہیں تو ہماری بات کو ہی نہیں سمجھتے کہتے ہیں اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسے بدل دو

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِىَ نَفْسِي إِنْ أَتَيْتُهُ إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ

کہ میری کیا طاقت، جو کہ میں اپنے نفس سے بدل دوں میں تو کسی چیز کی پروا ہی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری طرف سے

إِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۚ

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک عظیمی وقت کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۱۴۰

دیکھو اور مختلف کچھ دیکھیں جو انسان اپنی پروا سے اس کیلئے جلدی کرتا جو اس طرح بھائی کے لئے جلدی کرتا ہے کھانا نہ منانے کے لئے جلدی کرتے کرتے کھانا مسلمانوں کی حالت پر کوئی ذرا باقی رہا ہے ہی عزیزوں کیلئے مذہب مانگتے ہیں یہ کوئی اپنے پر رخصتا ہوتا ہے تو اس کیلئے موت، طاقت جو کسی کو اپنے بھائی سے نہ تھا کف ہوتا ہے تو اس کیلئے بدعاؤں پر ہوتا ہے تو اس کیلئے بدعتی چاہتا ہے کہ اس کی رحمت نہ چاہیں اپنے لئے نہ کہ اور ضعیف نہ چاہیں ۱۴۱

۱۳۹۹ اس آیت میں بتایا کہ تو مانگتے ہیں لیکن دیکھو چر جو بدعتی چاہتا ہے اس آیت میں بتایا کہ وہ ہم سے نصیب نہیں ہو سکتا اپنی اصلاح کرنے کے لئے نہ کہ غرضان جلدی کر کہ خطا کاری کی طرف چلا جائے ۱۴۰

۱۴۰۰ انا کا تائید یعنی وہ سہ ماہی کی جو ہر صلی جہاں سزا کو مزید ہی شریعت پر اور جس کو مذہب کہتے ہوئے انسان کو اپنے ہر صلی کے

مسیبیت کیسے لگتی ہے

کئی یہاں پر لکھا ہے کہ

١٧ قُلْ نُؤْمِنُ بِاللَّهِ مَا تَكُونُوا عَلَيْهِمْ وَلَا أَدْرِيكُمْ بِهِ ؕ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا

کو اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تہ پر نہ پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس کا علم دیتا میں تو تم میں اس سے پہلے ایک عمر

۱۴. مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

راہوں تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟<sup>۱۲۸</sup> تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو جس نے اللہ پر جھوٹ افرا کیا

نتیجہ پہلے فوراً جانے، دنیا پرست لوگوں کیلئے غلامی و ذلت جیاتی سے اوپر اٹھنا نہیں چاہئے تا قائل قبل چیز جو اس نے کئے ہیں کہ وہ قوتوں جو ایک دوسری زندگی پر اس قدر زور دیتا ہوا ہے ہم قبل نہیں کر سکتے۔ وہ چاہتے تھے کہ جس معنی ان کے کاہن ان کا جسم منشا بنیں عالم خدائی کی جان کر لیتے ہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں اور ان کے گناہ اپنے شہوات و غم و دنیا و غیرہ امور میں کوئی دخل نہیں دیتے۔ وہ ان کی بت پرستی کو بڑا کہیں جواب کیا لطیف دیا جو میں لاخود صرف دیکھ کر ہی پروا کرتا ہوں۔ اگر میری بنائی ہوئی بات ہوئی تو میں خود اس پر کین و مل کرتا۔ یہاں سے یہی معلوم ہوا کہ حضرت معلم تمام حکام قرآنی کی نقیصہ کو لکھتے، اور سامنے دیکھ کر دیکھ کر اپنی جگہ پر ہی دیکھتے تھے، اسلئے تفصیلات شریعت کے دینے میں بھی اپنے اتباع، جماعتی ہی بنیاد

[illegible]

والمرسلت: (۴۴) وما یدریک الذی اصابک ۶۳، اسی ماوہ سے مداراۃ ہے جس کے معنی حسن خلق اور نرمی ہیں ۶

مطلب یہ ہے کہ وہ جو اس کے ذریعے تمہیں گمراہی سے بحال کر دیں اور دنیا میں شرف دینا چاہتا ہو اسے

انکار اور جرح فرما کر اس نے تھما ہے اور اگر کسی غریب کی ہر حرکتوں عقل سے کام نہیں لیتے تو یہ ان کی اس بات کا جواب

آیت: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ

[illegible]

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پرکھتے رہا جس سے اس نے چاروں طرف سے اس کی تائید کی اور اس کی تائید کی

ملک عرب کے الایین کے نام سے پکارا جس شخص نے اسی مدت انسان پر ہجرت میں چلایا اب ہر سلسلہ کو کہلے

ہم اتنا بڑا حقرا کرے دشت و روز جھوٹ باتیں اس کی طرف حسرت کرے اور ایک دن نہیں دو دن ہمیں بلکہ ہمارے

مک جھوٹ پر جھوٹ بنانا چلا جائے۔ یہ دلیل ان عہدوں کیلئے جو آپ کی چالیس سالہ احکامات سے واقف

کھا جائیو الیٰ یٰحق صبح بخاری میں کہ جب ابوسلیمان سے برقی نے آنحضرت صلعم کے حالات دریافت کئے اور اس وقت

رسول اللہ ﷺ کے سخت ترین دشمن تھے اور ان پر یہ سوال جواب کیا کہ تم کہتے ہو کہ وہ مالک دنیا ہے اور ان کا قول ہے کہ

۱۳۰۶ هجری قمری - شمس الثانی ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۰۶

[illegible]

۳۔ چر میں، کسان ایک کس ایسا راستہ دیکھ جی، اوں پر چوت دیہے چر اس پر چوت پئے ایسا ہی جا کے

نے فخر قریش کے سامنے یہ شہادت دی جس کا وہ انکار نہیں کرے کہ صرف صدقہ و نسبہ و اماں و باپ ہی نہیں

علی نبی اور امانت کو پہچانتے ہیں، بعض سید فطرت لوگ آتے اور آپ کی وجہ مبارک کو دیکھ کر بکھراتے تھے، ایسا

کذاب کا منہ نہیں اس معنوں کو انکی آیت میں صاف لکھا ہوا ہے فرمایا فمن اظہر ممن افتری علی

اللہ رحمت بنانا سکے، ٹرا غلم ہر جوانان رحمت نہیں بناتا وہ اللہ رحمت بننے کا مرکب کیونکر ہو سکتا؟

کر کے اچھان کا ذکر نہیں ہے

 $\frac{1}{n} \sum_{i=1}^n \log p_i$

اَوَلَدَبَّ بِاٰتِيَةِ اِنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغُيُوْنُ ۝ وَيَعْمَدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

یاس کی آیات کو جتنے بھرم کا سیلاب نہیں جوتے ۱۳۸۲ اور اللہ کو چھوڑ کر کسی عبادت کرتے ہیں جو نہیں

يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُوْنَ هُوَ لَا شِفَاعَةَ اَعِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَنْتُمْ مِّنْ

نقصاں پہنچا ہوا نہ نہ نہیں ہے دیتا جو اور کہتے ہیں یا اللہ کے حضور ہمارے شفیق ہیں کو کیا حرا، اللہ کو پس

اللّٰهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

بتاتے جو نہ آسمانوں میں اس کے علم میں ہو اور نہ زمین میں وہ پاک ہوا اور اس سے بند ہو جو وہ شریک کرتے ہیں ۱۳۸۳

یہ لکھی کہ کفر ہوا  
کتاب اللہ میں  
پاکتے اور اس کا  
پر

۱۳۸۲ کی زبان ہی آٹھ صحت صاحب میں ہیں۔ بات کوئی ماننا نہیں۔ چند ماننے والے یا بعض خاصہ ہیں یا ستر  
بتر ہو چکے ہیں گنہگار صداقت اور مستبہادی پادشاہ شرفانی کی صفات کا ذکر کرتا ہوا ایمان پر کس وقت فرما ہے کہ ان دونوں  
گردہوں میں سے یعنی ایک طرف آپ اور ایک طرف آپ کو جہنم لکھنے والے ایک گردہ نہایت ہی ظالم ہو اور ہم سے اور ہم کو  
کبھی صلح نہیں کر سکتی۔ اگر میں نے اللہ پر جھوٹ بنا دیا تو مجھ سے بد کہ ظالم کوئی نہیں اگر خدا کی بات کو جھوٹ قرار دیتے ہو  
تو مجھ سے بد کہ ظالم کوئی نہیں۔ بھر میں جیسی کے وقت کے منطابق ہی نفی کا پر اندر صرف ہو جائے کہ بعد اس قدر کہ ہم  
ہوئے اور کوئی توبہ کی طاقت تو اور صداقت کی رو کو روک سکی بلکہ اس کی ہر ایک طاقت۔ اس کے سامنے خود ہی ہندو کا  
نے انہی عربوں کو ایک اور ناقص بھی دکھا دیا کہ جب آپ کی کامیابیوں کو دیکھ کر ملے اور اسوئے نبوت کے دعوے کئے تو ان کے دل  
کا انجام بد بھی اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا +

تو ان کی شفا  
عقیدہ اور بت پرستی

۱۳۸۳ او جبکہ بت پرستوں کو، پناہ شیعہ سمجھتے تھے یعنی کہتے تھے ہم خدا تک نہیں پہنچ سکتے یہ ہیں اللہ تعالیٰ ایک پہنچانے کا  
واسطہ ہیں جینوں میں طرح طرح کثرت سے سلمان پہلوں کو پناہ شیعہ سمجھتے ہیں، دخیال کرتے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے  
حضور حاضر میں سکیں یا اس سے کوئی دعا کر سکیں ان کے پران کے شیعہ ہیں ہندوؤں کا عامی عقیدہ تو نہایت سلی ہو۔ گمان کا  
فلسفہ و عقیدہ جیسی کے قریب قریب ہو وہ چوں میں اللہ کا حلول مان کر ان پر اپنی توجہ نہ لگاتے ہیں اور کہتے ہیں اصل وضائی  
عبادت نہیں خدا کی عبادت ہو مگر چونکہ ایک غیر جسم فیہرئی چیز پر ہم اپنی توجہ نہیں لگا سکتے اس لئے ان کو توجہ کیلئے سامنے  
رکھتے ہیں یہ جینوں اس کی مثال ہم جو عجب بت پرست کہتے تھے تا فہم ہم الا لیقہا یونانی اللہ لفظی واللہ ۱۳۸۴ اللہ  
کو ان کی کسی باتوں کو پیش کرنے پر فرمایا کہ تو سمجھتے ہو کہ تم کو بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے  
یہ تعلیم آج تک کسی جہی کی معرفت نہیں دی کہ کسی اور کو شیعہ بنا کر اس کی عبادت کیا کریں۔ بلکہ وہی اسی ہی رہا بتاتی ہے  
کہ ہر انسان خود ان رہیں پر چل کر اللہ تعالیٰ سے بتاتی ہیں قرب کسی کا مقام حاصل کر سکتا ہے اور لا یضہر ہم ولا یفہم  
میں بتا دیا کہ جب دنیا میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا تو اللہ تعالیٰ کے حضور کیا نفع دینگے۔ جیسا تیرے نے ہی حضرت مسیح کو  
جینوں یا یہی شیعہ مانا ہوا ہے +

۱۹ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ

اور سب لوگ ایک ہی قوم ہیں سورہ خلاف کرتے ہیں اور اگر ایک بات تیرے رب کی طرف پہلے نہ ہوتی

۲۰ لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّنْ

قرآن باتوں کے متعلق ان میں فیصلہ کر دیا جائے کہ میں وہ پہلے اتنا فرق کرتے ہیں کہ ۱۳۸۹ اور کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے آیت

۲۱ رَبِّهِ فَنَزَلَ اللَّهُ الْعِيقُ لِلَّهِ فَاَنْتَظِرُوا وَاِلٰى مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝ هَٰذَا

کیوں نہ آ رہا تھا کہ عقیقہ صرف اللہ کیلئے ہوتا تھا کہ وہ یہ بھی ترسارے ساتھ انتظار کرتے اور میں سے ہوں ۱۳۸۹ اور

اَفَنُفَا النَّاسُ لِحِمَّتِهِمْ مِّنْ اٰیَاتِنَا قُلْ لِلّٰهِ

لوگوں کو عقیدہ ہے کہ ہر جانور اپنی ہی رحت کا ترہ جھکاتے ہیں تو وہ ہمارے آیتوں کے بارہ میں تردیدیں کرتے تھے کہ انہ

۲۲ اَسْرِعْ مَكَرًا اِنَّا نُسَلِّتُا يَكْتُمُونَ مَا نَكْمُرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي

ترجیمہ میں زیادہ تیز ہوتا ہے کہ جو چاہتے ہیں جو تم میں کرتے ہو ۱۳۸۹ وہی ہے جو تمہیں نکلتی اور تیری میں

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرَّتْ بِكُمْ فِي الْبَحْرِ طَبَقَةً وَفَرَحُوا بِهَا

چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں جڑے ہو اور وہ انہیں ابھی ہوا کی مد سے لیکر لے جاتا ہے اور وہ اس کو خوش

۱۳۸۹ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً ۚ فَاخْتَلَفُوا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ

جو حق کی مخالفت کی ہے بھی حق کی مخالفت کرتے ہیں اختلاف کے اس معنی کے لئے دیکھو ملاحظہ فرمائیے سبقت حق دلیل سے مراد

یہ ہے کہ ان کی نمرال ایک وقت مقرر ہو چکا ہو وہ جلدی چاہتے ہیں مگر وہ اپنے وقت پر آئے گی یہی معنوں اس طرح کا ہو اور

۱۳۸۹ اَفَنُفَا النَّاسُ لِحِمَّتِهِمْ مِّنْ اٰیَاتِنَا قُلْ لِلّٰهِ

میں بھی اور متعلق کی رحت اس کے ضمیمہ آگے ہی سبقت دیتی غرضی +

۱۳۸۹ اَفَنُفَا النَّاسُ لِحِمَّتِهِمْ مِّنْ اٰیَاتِنَا قُلْ لِلّٰهِ

۱۳۸۹ رحت سے مراد وسعت آسائش صحت وغیرہ ہیں رحت کے جھکے کو اپنی طرف منسوب کیا ہو اور وہ کہے متعلق کیا

۱۳۸۹ اَفَنُفَا النَّاسُ لِحِمَّتِهِمْ مِّنْ اٰیَاتِنَا قُلْ لِلّٰهِ

۱۳۸۹ اَفَنُفَا النَّاسُ لِحِمَّتِهِمْ مِّنْ اٰیَاتِنَا قُلْ لِلّٰهِ

۱۳۸۹ اَفَنُفَا النَّاسُ لِحِمَّتِهِمْ مِّنْ اٰیَاتِنَا قُلْ لِلّٰهِ

جَاءَ تَعْلَمُ نَحْرُ عَاصِفٌ وَجَاءَ مَمَّ الْمَوْمِنُونَ كُلٌّ مَكَانٍ وَطَنُوا أَنَّهُمْ لِحِطِّ يَهُمُّ

بہنیں تہ ہوا آیتھی سو ۱۰ اور ہر فرشتہ ان پہرےں پڑھاتی ہیں اور انہیں یقین ہوتا ہے کہ وہ رکعت میں گھر گئے

دَعَا اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ لَهُ الدِّينَ لِيُنْجِيَنَّا مِنْ هَلِكُمْ لَنَكُونَنَّ مِنَ

اللہ کو اسی کیلئے فراخیزدہی خاص کرتے ہوئے پکارے ہیں مگر تو ہیں اس سے نجات بخٹے یقیناً ہم

الشُّكْرِينَ ۝ فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ إِذَا هُمْ بِبُغُوتٍ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

شکرگزاروں میں گئے ۱۳ میرے جہنم میں جنت دیتا ہوں تو وہ ناحق زمین میں زیادتی کرتے ہیں ۱۰-۱۱ کو! تہا رہی

إِنَّمَا بَعِثْنَاكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ مَتَلَمَّ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا شَهِدْنَا مَرْحَمَكُمْ فَنَبِّئَكُمْ بِمَا

زیادتی تہا رہی اپنی ہی جانوں پر جو۔ (یہ) اس دنیا کی زندگی کا سامان ہے، جو تمہیں ہادی طرفہ بخلائے گا جو تمہیں نہیں بخلائے

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أُنْزِلَتْهُ مِنَ السَّمَاءِ

جو کچھ تم کرتے تھے۔ دنیا کی زندگی کی مثال حرف ہانی کی طرح ہے جچہ ہم باروں سے آتا رہتا ہے

فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ

پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی جس میں سے ٹک اور چار پائے کھاتے ہیں و پھل لہل بل باقی ہے

۱۳۸ عاصف۔ نباتات کے تن پر جو ہے ہیں اور خشک ہو کر چار چار جاتے ہیں انہیں عصف کہتے ہیں اور طلب

ذوالعصف (الزحمت) ۱۱۲ میں عصف سے مراد وہ پھلکاسے جو کھاتے ہیں نہیں آتا کعصف ماکول (الغیل) ۵۰ دل) اور

دیج عاصف یا عاصفہ وہ تہ ہوا ہے جو چیزوں کو توڑ کر مارا کرتی ہو دغ، ۶

احیط عظم سحاح کے معنی ہیں حفاظت کی دل) اسی سے احتیاط طوع اور اسی سے حافط ہے جس کے معنی دیوار ہیں کیونکہ وہ ایک

چیز کو گھیر کر بندہ لیتی رہ۔ اور احاطہ کرنے کے لیے ۱۳۸۱ الا نہ کل شیء حیط (المعجم) یعنی سب جہات سے چرچہ

کی حفاظت کرتا ہو اور منعم کے معنی ہیں بھی آتا ہو الا نہ حیط بکھڑو سلف ۱۶۶ اور احاطت سے خلیفہ دار الحقیقہ ۸۱۰) بیخ

استعارہ جو کہیے نہ کہ انسان جب گناہ کرتا ہو اور بارگزار ہو تو یہ اسے اس سے بڑے گناہ کی طرف بھیجے جاتا ہو اور اس طرح

گناہ سے سخت ناکم ہو جاتا ہو اور احیط ہم میں اور و اخروی لم یفقد دوا علیہا قد احاط اللہ بما دار القوم ۲۱) میں اور

عذاب یوم حیط (محلہ ۴۸) میں احاط بالقدرة مراد ہے معنی اپنی قدرت سے اس کا احاطہ کر لیا ہو دغ) اور جب ایک

شخص کو پاکت قریب آگئی ہو تو کہا جاتا ہو احیط ہلین صیغہ احیط جملہ (الکھف) ۴۲۰) اسی اصابتہ ما اھلکہ یعنی اسے

ہلاکت سے آبیاد دل) اور یہی مراد یہاں سے معنی مراد ہے ہلاکت میں گھر گئے ۶

جو کچھ اور بیلین فرمایا تھا اسی کی ایک مثال وہی ہو کہ شیخ مصیبت کے وقت انسان خدا کو چارہ تو جو گویا بتایا ہے کہ خود تاشائی

میں یہ بات نہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا سہارا تلاش کرے مگر مصیبت سے غل کر آسائش کی زندگی پھر دل پر غفلت کا پردہ ڈال دیتی

عصف

عاصف

حاطہ۔ حانط

احاطۃ

حَقِّكَ إِذْ أَخَذْتَ الْأَرْضَ زُخْرُفَهَا وَأُزْنَتَ وَظَنَ أَهْلُهَا أَنْتُمْ

یہاں تک کہ جب زمین اپنا لشکار رکھتی ہو اور جو بھرت بن جاتی ہو اور اسکے مالک یقین کر لیتے ہیں کہ وہ اس پر

قَدْ دُونُ عَلَيْهِمْ أَتَمَّهَا أَمْ نَالِ الْيَلَاءَ أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ

پوری طاقت رکھتے ہیں ہمارا حکمات یا دن کے وقت اس پر آتا ہو تو ہم اسے کٹی ہوئی کھیتی (کھیل) کہتے ہیں گویا

لَمْ تَغْنِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

کل وہ بھی جی نہیں اسی طرح ہم باتوں کو ان لوگوں کے لئے کھل کر بیان کرتے ہیں جو انہیں کام لیتے ہیں۔

اور ابتدا و اختتام سے کی ہو کہ تم مگر زمین میں غائب کی طرف اتفاقات کھل کر دکھایا ہو غرض ان کے ہر ایک طرف توجہ دلانا ہے جو آسائش کے وقت انسان کو ہر جاتا ہو اور یا چکر مثال میں وہ کہ تو بیض کا جو اور مثال کی غرض سب کو سمجھانا ہو اس لئے مخاطب سے غائب کی طرف اتفاقات کیا +

۱۳۸۸ اختلاف حطط رو یا نہ وہ چیزوں کے اجزا سمجھ کرنا ہو خواہ وہ دونوں سیال ہوں یا دونوں جامہ یا ایک سیال اور ایک جامہ وہ غلط شریک ہے یا دوست کہتے ہیں وقت کنوڑا من الخطاء (۱۳۸۷) اور اسی سے اختلاف ہو (دغ)، مگر ہر جا اس نے یہاں مختلف سببوں کا اٹکا مراد لیا ہے کہ یا وہ ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں (۱۳۸۸) اور ایک ہی چیز کا ہونا یا جابجائی مراد ہو سکتا ہے کہ یا اس کے اجزا ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں (۱۳۸۹) اس صورت میں با سبب کے لئے ہو کی ہیں بارش کے سبب سببوں میں بہت تشوہا ہوا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ زمین کی نبات اس بانی کے ساتھ مل گئی۔ کیونکہ رو ہندی اسی سے پیدا ہوتی ہو کہ پانی کے اجزا سببوں کے اجزا سے مل جاتے ہیں +

زُخْرُفٌ - زُخْرُفٌ - زینت کو اور کسی چیز کے حسن کے کمال کو کہتے ہیں ۱۱۔ یہاں مراد زمین کی زینت ہے جو نبات سے اسے ملتی ہو یا اس زینت کا نام و کمال کو پہنچ جانا اور زُخْرُفٌ سوسلا کو بھی کہتے ہیں اور زُخْرُفٌ القعل (الانعام ۱۱۳۳) ایسی باتیں جو طوبیہائی لگتی ہیں (دل) +

حَصِيدٌ - حَصِيدٌ کھیتی کے کاٹنے پر ہوا جاتا ہو اور یہی معنی حصاد کے ہیں و اتوا حقه یوم حصاد کا والا انعام ۱۳۸۸ اور یہاں حصيد سے مراد کوئی ہوتی کھیتی ہو جو گویا تباہ کر دی گئی ہو اسی معنی میں ہو معنی قائم و حصيد (ھود ۱۰۰) اور جب الحصيد (نہ ۹) میں مراد وہ دانا ہو جو کاٹا جاتا ہو (دغ) +

تَغْنِ - غنی کے معنی تو عدم حاجت ہیں اور غنی فی مکان کننا سے مراد جو اس مکان میں رت تک رہا ہو یا اپنے گھر سے مستغنی ہو (دل) کان لیسوا ایضا والا غرات (۹۲) ۱۲ اور یہاں لغت سے مراد ہو گویا اس کی نبات تھی جی نہیں + اس مثال میں بھی وہی بات سمجھائی ہے جو پہلی مثال میں تھی۔ زمین کی زینت کے سامان اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی کرتا ہے۔ مگر جب لوگ اس آسائش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طاقت و قدرت سے غافل ہو کر اپنے آپ کو بڑا سمجھ لیتے ہیں۔ انہم قادمین علیہا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا دوسرا مظاہر بھی دکھا دیتا ہو تو ان کو انسان سمجھ کر اس کی طاقت سب طاقتوں سے اوپر نہیں بلکہ یہ کوئی اور عظیم الشان طاقت جو جس کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہو +

حَطَط

غلط یا اختلاط

زُخْرُفٌ

حَصِيدٌ

حَصِيدٌ

غنی

آرام میں انسان خدا کو بھول جاتا ہو

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ ۝ الَّذِيْنَ

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہو اور جسے چاہتا ہو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہو ۱۳۸۹

اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۚ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهُمْ قَافِرٌ ۚ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ

کرتے ہیں ان کیلئے نیک بدلہ اور بڑھ کر ان کے گھروں کو زیبا و غبار دھانکے گا اور نہ ذلت یہی جنت والے

الْجَنَّةِ ۚ مُمْفِيْهَا خُلُدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاَتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ مَّا كَانَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ

ہیں وہ اسی میں رہیں گے ۱۳۹۰ اور جو بدیاں کما لے ہیں، بدی کا بدلہ اسی کا ملے گا

وَنَزَعْنَاهُمْ ذٰلِكَ ۚ اَمَّا الْاَلْحَدُ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ عَاصِيَ ۚ كَاَنَّا اَعْتَقَيْنَا وَجُوْهُمْ

اور ان پر ذلت چھا جائے گی کوئی نہیں اللہ سے بچنے والے ۱۳۹۱ گو یا کہ ان کے منہوں پر پاندھ دیں رات کے گھڑوں

قُطْعًا ۚ مِنَ الْاَيْلِ مُظْلِمًا ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ۚ مُمْفِيْهَا خُلُدُوْنَ

۱۳۹۲ کاٹنے والے ٹکڑے ہیں اسی میں رہیں گے۔

۱۳۸۹ دار السلام۔ سلم اور سلامتی کے معنی ذات ظاہری و باطنی سے پاک ہو گا اور دار السلام سے مراد دار السلام

ہو۔ دس لے والے کا قول بھی سلاماً سلاماً ہے، لہم دار السلام یعنی وہم (الافتاح ۱۳۸)، اور قسلاں اللہ تعالیٰ کا بھی اسم ہے

السلامۃ من اللہم (الحاشیہ ۱۳۹) کیونکہ وہ ہر قسم کے عیب اور نقائص سے پاک ہو گا، ۱۳۹۰

دنیا کی محنتوں کے مقابل جن میں دکھ اور غصہ نہیں ملے پرتی ہیں اللہ تعالیٰ ایسے گھر کی طرف بلاتا ہو جو دکھوں اور تکالیف

سے پاک ہو۔ انسان اگر کہہ کہ چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی سکھ کی طرف بلاتا ہو۔ مگر انسان عاجزی سکھ کو نہ نظر نہ کرے وہ اپنے

لے لے دکھ کا سامان کرتا ہو ۱۳۹۱

۱۳۹۰ الحسنی الحسن (دیکھو نٹ) اور حسنیت میں فرق ہے جو کہ حسن کا استعمال عام ہے اور حسنیت کا خوف و احتیاط ہے،

حسن اور حسنیت دونوں مصدر ہیں اور حسنیت کے معنی زیادہ تر جنت یا النخلۃ الحسنیٰ کہتے ہیں۔ مگر ان العرب میں ہر کس

سے اصل مراد النخلۃ الحسنیٰ ہے اور جلد اور بدن چربی میں بھی اس کے مطابق اقوال موجود ہیں ۱۳۹۱

زیادۃ۔ قراصل میں ایک چیز پر کچھ بڑھانے کا نام ہو گھر یاں چمکے نخلۃ جنت میں اس کا ذکر ہو اس لئے مراد نخلۃ الحسنیٰ

کی گئی ہو یعنی اللہ تعالیٰ کا دیکھنا جو بہشت کی محنتوں میں سبک بڑی محنت ہو۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رویت کو زیادۃ کہتے

کہا گیا ہو کہ یہ ایسی چیز ہے جس کا تصور بھی دنیا میں ممکن نہیں۔ بن چربی کہہ اور اقوال بھی منقول ہیں مثلاً جلد ۱۱ جو اس میں

اجز یاہ اللہ تعالیٰ مغفرت اور مغفون۔ یا اس دنیا میں تئیں ۱۳۹۲

یوحیٰ (جو حق کو بھی مرنے غالب اگر اس کو ڈھانک لیں یا حقیقہ صمدودا (الدفعہ ۱۴) دفعہ ۱۴

فتو۔ فتوۃ اس غبار کہتے ہیں جس پر سیاہی غالب ہو جیسے وہیں دل، تیز دیکھو ۱۳۹۳

اصحاب یعنی اپنے نفس میں نیکی کرنے یا دوسروں سے نیکی کو لے گا انجام یہ ہے کہ جو نیک ملتا ہو کچھ اور بھی ملتا ہو ۱۳۹۴

سُورَةُ هٰٓدٍ

حسنى حسن

زیادۃ

دفعی

فتو





۱۰۰

۱۰۰

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَتَنْتَبِهُونَ ۚ

کہو کہ تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے، یا کس کے اختیار میں کان اور آنکھیں ہیں اور کون زندہ کرے

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَمَنْ يُدْرِى الْمَرْءُ أَفْسِيقُوا لَوْ أَنَّ اللَّهَ فَعَلَ

مردے سے بخشنے والا اور مردہ کو زندہ کرنے والا ہے اور کون کا روبرو داخل کی تدبیر کرتا ہے تو کہنے لگے اللہ جس کو

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ قَدْ لَكُمْ إِلَهُكُمْ رَبُّكُمْ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالَةُ ۚ فَأَنَّى

پرکارتا ہے تمہاری پستی نہیں کرتے ۱۳۹۲ تو یہ اللہ تمہارا رب ہے حق اور کیا ہے اس حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کیا ہے پھر تم

تَصْرِفُونَ ۚ كَذَلِكَ حَقَّتْ لِكُلِّ شَيْءٍ رِبَّتُهُ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُوقِنُونَ ۚ

کس طرح بھرتا ہے، اسی طرح تیرے رب کی بات ان پر صادق آتی ہے جنہوں نے نافرمانی کی کہ وہ ایمان نہیں لائے ۱۳۹۳

ظہر انسان صرف اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتی ہے اور مہر وہاں داخل کس وقت انسان بھول جاتا جو ان پھر میں چھٹی جہت میں ہے  
مقابلہ میں تیری آیات میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ وہ اس کے لئے نتائج اعمال کے نگہ میں نہ رہنے پر توجہ دے  
وقت انکشاف کا مل ہو گا کہ فیروزہ مہر کسی کام میں آ سکتے ہیں کہ وہ مہر وہی مہر ہے جس کے لئے کی عبادت کی جاتی ہے

۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹ ۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱ ۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴ ۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷ ۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰ ۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳ ۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶ ۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹ ۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲ ۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵ ۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸ ۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱ ۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴ ۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷ ۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰ ۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳ ۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶ ۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹ ۲۱۰۰ ۲۱۰۱ ۲۱۰۲ ۲۱۰۳ ۲۱۰۴ ۲۱۰۵ ۲۱۰۶ ۲۱۰۷ ۲۱۰۸ ۲۱۰۹ ۲۱۱۰ ۲۱۱۱ ۲۱۱۲ ۲۱۱۳ ۲۱۱۴ ۲۱۱۵ ۲۱۱۶ ۲۱۱۷ ۲۱۱۸ ۲۱۱۹ ۲۱۲۰ ۲۱۲۱ ۲۱۲۲ ۲۱۲۳ ۲۱۲۴ ۲۱۲۵ ۲۱۲۶ ۲۱۲۷ ۲۱۲۸ ۲۱۲۹ ۲۱۳۰ ۲۱۳۱ ۲۱۳۲ ۲۱۳۳ ۲۱۳۴ ۲۱۳۵ ۲۱۳۶ ۲۱۳۷ ۲۱۳۸ ۲۱۳۹ ۲۱۴۰ ۲۱۴۱ ۲۱۴۲ ۲۱۴۳ ۲۱۴۴ ۲۱۴۵ ۲۱۴۶ ۲۱۴۷ ۲۱۴۸ ۲۱۴۹ ۲۱۵۰ ۲۱۵۱ ۲۱۵۲ ۲۱۵۳ ۲۱۵۴ ۲۱۵۵ ۲۱۵۶ ۲۱۵۷ ۲۱۵۸ ۲۱۵۹ ۲۱۶۰ ۲۱۶۱ ۲۱۶۲ ۲۱۶۳ ۲۱۶۴ ۲۱۶۵ ۲۱۶۶ ۲۱۶۷ ۲۱۶۸ ۲۱۶۹ ۲۱۷۰ ۲۱۷۱ ۲۱۷۲ ۲۱۷۳ ۲۱۷۴ ۲۱۷۵ ۲۱۷۶ ۲۱۷۷ ۲۱۷۸ ۲۱۷۹ ۲۱۸۰ ۲۱۸۱ ۲۱۸۲ ۲۱۸۳ ۲۱۸۴ ۲۱۸۵ ۲۱۸۶ ۲۱۸۷ ۲۱۸۸ ۲۱۸۹ ۲۱۹۰ ۲۱۹۱ ۲۱۹۲ ۲۱۹۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۵ ۲۱۹۶ ۲۱۹۷ ۲۱۹۸ ۲۱۹۹ ۲۲۰۰ ۲۲۰۱ ۲۲۰۲ ۲۲۰۳ ۲۲۰۴ ۲۲۰۵ ۲۲۰۶ ۲۲۰۷ ۲۲۰۸ ۲۲۰۹ ۲۲۱۰ ۲۲۱۱ ۲۲۱۲ ۲۲۱۳ ۲۲۱۴ ۲۲۱۵ ۲۲۱۶ ۲۲۱۷ ۲۲۱۸ ۲۲۱۹ ۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲ ۲۲۲۳ ۲۲۲۴ ۲۲۲۵ ۲۲۲۶ ۲۲۲۷ ۲۲۲۸ ۲۲۲۹ ۲۲۳۰ ۲۲۳۱ ۲۲۳۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۴ ۲۲۳۵ ۲۲۳۶ ۲۲۳۷ ۲۲۳۸ ۲۲۳۹ ۲۲۴۰ ۲۲۴۱ ۲۲۴۲ ۲۲۴۳ ۲۲۴۴ ۲۲۴۵ ۲۲۴۶ ۲۲۴۷ ۲۲۴۸ ۲۲۴۹ ۲۲۵۰ ۲۲۵۱ ۲۲۵۲ ۲۲۵۳ ۲۲۵۴ ۲۲۵۵ ۲۲۵۶ ۲۲۵۷ ۲۲۵۸ ۲۲۵۹ ۲۲۶۰ ۲۲۶۱ ۲۲۶۲ ۲۲۶۳ ۲۲۶۴ ۲۲۶۵ ۲۲۶۶ ۲۲۶۷ ۲۲۶۸ ۲۲۶۹ ۲۲۷۰ ۲۲۷۱ ۲۲۷۲ ۲۲۷۳ ۲۲۷۴ ۲۲۷۵ ۲۲۷۶ ۲۲۷۷ ۲۲۷۸ ۲۲۷۹ ۲۲۸۰ ۲۲۸۱ ۲۲۸۲ ۲۲۸۳ ۲۲۸۴ ۲۲۸۵ ۲۲۸۶ ۲۲۸۷ ۲۲۸۸ ۲۲۸۹ ۲۲۹۰ ۲۲۹۱ ۲۲۹۲ ۲۲۹۳ ۲۲۹۴ ۲۲۹۵ ۲۲۹۶ ۲۲۹۷ ۲۲۹۸ ۲۲۹۹ ۲۳۰۰ ۲۳۰۱ ۲۳۰۲ ۲۳۰۳ ۲۳۰۴ ۲۳۰۵ ۲۳۰۶ ۲۳۰۷ ۲۳۰۸ ۲۳۰۹ ۲۳۱۰ ۲۳۱۱ ۲۳۱۲ ۲۳۱۳ ۲۳۱۴ ۲۳۱۵ ۲۳۱۶ ۲۳۱۷ ۲۳۱۸ ۲۳۱۹ ۲۳۲۰ ۲۳۲۱ ۲۳۲۲ ۲۳۲۳ ۲۳۲۴ ۲۳۲۵ ۲۳۲۶ ۲۳۲۷ ۲۳۲۸ ۲۳۲۹ ۲۳۳۰ ۲۳۳۱ ۲۳۳۲ ۲۳۳۳ ۲۳۳۴ ۲۳۳۵ ۲۳۳۶ ۲۳۳۷ ۲۳۳۸ ۲۳۳۹ ۲۳۴۰ ۲۳۴۱ ۲۳۴۲ ۲۳۴۳ ۲۳۴۴ ۲۳۴۵ ۲۳۴۶ ۲۳۴۷ ۲۳۴۸ ۲۳۴۹ ۲۳۵۰ ۲۳۵۱ ۲۳۵۲ ۲۳۵۳ ۲۳۵۴ ۲۳۵۵ ۲۳۵۶ ۲۳۵۷ ۲۳۵۸ ۲۳۵۹ ۲۳۶۰ ۲۳۶۱ ۲۳۶۲ ۲۳۶۳ ۲۳۶۴ ۲۳۶۵ ۲۳۶۶ ۲۳۶۷ ۲۳۶۸ ۲۳۶۹ ۲۳۷۰ ۲۳۷۱ ۲۳۷۲ ۲۳۷۳ ۲۳۷۴ ۲۳۷۵ ۲۳۷۶ ۲۳۷۷ ۲۳۷۸ ۲۳۷۹ ۲۳۸۰ ۲۳۸۱ ۲۳۸۲ ۲۳۸۳ ۲۳۸۴ ۲۳۸۵ ۲۳۸۶ ۲۳۸۷ ۲۳۸۸ ۲۳۸۹ ۲۳۹۰ ۲۳۹۱ ۲۳۹۲ ۲۳۹۳ ۲۳۹۴ ۲۳۹۵ ۲۳۹۶ ۲۳۹۷ ۲۳۹۸ ۲۳۹۹ ۲۴۰۰ ۲۴۰۱ ۲۴۰۲ ۲۴۰۳ ۲۴۰۴ ۲۴۰۵ ۲۴۰۶ ۲۴۰۷ ۲۴۰۸ ۲۴۰۹ ۲۴۱۰ ۲۴۱۱ ۲۴۱۲ ۲۴۱۳ ۲۴۱۴ ۲۴۱۵ ۲۴۱۶ ۲۴۱۷ ۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ۲۴۲۰ ۲۴۲۱ ۲۴۲۲ ۲۴۲۳ ۲۴۲۴ ۲۴۲۵ ۲۴۲۶ ۲۴۲۷ ۲۴۲۸ ۲۴۲۹ ۲۴۳۰ ۲۴۳۱ ۲۴۳۲ ۲۴۳۳ ۲۴۳۴ ۲۴۳۵ ۲۴۳۶ ۲۴۳۷ ۲۴۳۸ ۲۴۳۹ ۲۴۴۰ ۲۴۴۱ ۲۴۴۲ ۲۴۴۳ ۲۴۴۴ ۲۴۴۵ ۲۴۴۶ ۲۴۴۷ ۲۴۴۸ ۲۴۴۹ ۲۴۵۰ ۲۴۵۱ ۲۴۵۲ ۲۴۵۳ ۲۴۵۴ ۲۴۵۵ ۲۴۵۶ ۲۴۵۷ ۲۴۵۸ ۲۴۵۹ ۲۴۶۰ ۲۴۶۱ ۲۴۶۲ ۲۴۶۳ ۲۴۶۴ ۲۴۶۵ ۲۴۶۶ ۲۴۶۷ ۲۴۶۸ ۲۴۶۹ ۲۴۷۰ ۲۴۷۱ ۲۴۷۲ ۲۴۷۳ ۲۴۷۴ ۲۴۷۵ ۲۴۷۶ ۲۴۷۷ ۲۴۷۸ ۲۴۷۹ ۲۴۸۰ ۲۴۸۱ ۲۴۸۲ ۲۴۸۳ ۲۴۸۴ ۲۴۸۵ ۲۴۸۶ ۲۴۸۷ ۲۴۸۸ ۲۴۸۹ ۲۴۹۰ ۲۴۹۱ ۲۴۹۲ ۲۴۹۳ ۲۴۹۴ ۲۴۹۵ ۲۴۹۶ ۲۴۹۷ ۲۴۹۸ ۲۴۹۹ ۲۵۰۰ ۲۵۰۱ ۲۵۰۲ ۲۵۰۳ ۲۵۰۴ ۲۵۰۵ ۲۵۰۶ ۲۵۰۷ ۲۵۰۸ ۲۵۰۹ ۲۵۱۰ ۲۵۱۱ ۲۵۱۲ ۲۵۱۳ ۲۵۱۴ ۲۵۱۵ ۲۵۱۶ ۲۵۱۷ ۲۵۱۸ ۲۵۱۹ ۲۵۲۰ ۲۵۲۱ ۲۵۲۲ ۲۵۲۳ ۲۵۲۴ ۲۵۲۵ ۲۵۲۶ ۲۵۲۷ ۲۵۲۸ ۲۵۲۹ ۲۵۳۰ ۲۵۳۱ ۲۵۳۲ ۲۵۳۳ ۲۵۳۴ ۲۵۳۵ ۲۵۳۶ ۲۵۳۷ ۲۵۳۸ ۲۵۳۹ ۲۵۴۰ ۲۵۴۱ ۲۵۴۲ ۲۵۴۳ ۲۵۴۴ ۲۵۴۵ ۲۵۴۶ ۲۵۴۷ ۲۵۴۸ ۲۵۴۹ ۲۵۵۰ ۲۵۵۱ ۲۵۵۲ ۲۵۵۳ ۲۵۵۴ ۲۵۵۵ ۲۵۵۶ ۲۵۵۷ ۲۵۵۸ ۲۵۵۹ ۲۵۶۰ ۲۵۶۱ ۲۵۶۲ ۲۵۶۳ ۲۵۶۴ ۲۵۶۵ ۲۵۶۶ ۲۵۶۷ ۲۵۶۸ ۲۵۶۹ ۲۵۷۰ ۲۵۷۱ ۲۵۷۲ ۲۵۷۳ ۲۵۷۴ ۲۵۷۵ ۲۵۷۶ ۲۵۷۷ ۲۵۷۸ ۲۵۷۹ ۲۵۸۰ ۲۵۸۱ ۲۵۸۲ ۲۵۸۳ ۲۵۸۴ ۲۵۸۵ ۲۵۸۶ ۲۵۸۷ ۲۵۸۸ ۲۵۸۹ ۲۵۹۰ ۲۵۹۱ ۲۵۹۲ ۲۵۹۳ ۲۵۹۴ ۲۵۹۵ ۲۵۹۶ ۲۵۹۷ ۲۵۹۸ ۲۵۹۹ ۲۶۰۰ ۲۶۰۱ ۲۶۰۲ ۲۶۰۳ ۲۶۰۴ ۲۶۰۵ ۲۶۰۶ ۲۶۰۷ ۲۶۰۸ ۲۶۰۹ ۲۶۱۰ ۲۶۱۱ ۲۶۱۲ ۲۶۱۳ ۲۶۱۴ ۲۶۱۵ ۲۶۱۶ ۲۶۱۷ ۲۶۱۸ ۲۶۱۹ ۲۶۲۰ ۲۶۲۱ ۲۶۲۲ ۲۶۲۳ ۲۶۲۴ ۲۶۲۵ ۲۶۲۶ ۲۶۲۷ ۲۶۲۸ ۲۶۲۹ ۲۶۳۰ ۲۶۳۱ ۲۶۳۲ ۲۶۳۳ ۲۶۳۴ ۲۶۳۵ ۲۶۳۶ ۲۶۳۷ ۲۶۳۸ ۲۶۳۹ ۲۶۴۰ ۲۶۴۱ ۲۶۴۲ ۲۶۴۳ ۲۶۴۴ ۲۶۴۵ ۲۶۴۶ ۲۶۴۷ ۲۶۴۸ ۲۶۴۹ ۲۶۵۰ ۲۶۵۱ ۲۶۵۲ ۲۶۵



وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَنَى مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ قَصْدُ يَوْمِ الْآزِمِ ۝

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کو چھڑ کر جھٹ بنا یا جائے بلکہ اس کی تصدیق ہو جو اس

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْعِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَمْ يَقُولُونَ

پہلے ہی اور کتاب کی تفصیل ہو اس میں کہ یہ تمام باتوں کے رب کی طرف سے ہو ۱۳۹ کی کہتے ہیں کہ

افْتَرَاهُ، قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ

نہ وہ جھٹ بنا لیا ہو۔ کہ ایک سویت اس کی شے آؤ اور اللہ کو چھڑ کر جے بلا سکو ہاں

لَكُمْ صُدُوقٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَلْوِينُهُ ۝

تم سچے ہو بلکہ سے جھٹلاتے ہیں جس کے علم کا وہ عاجز نہیں کر سکتے اور اسی میں کا انجام ان کے لئے ہے

كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝

اسی طرح ان لوگوں نے جھٹلاتے ہیں ان سے پہلے تھے خود کج لوگوں کا (ختم کیا ہوا ۱۴۰)

وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ۝

اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور تمہارا رب ان کے مفسدین کو

چکا جائے اس کے مقابل میں حق ایک ثابت شدہ حقیقت جو معلوم ہوا قرآن شریف غنی! حق کے انہار سے روکتا ہو اصرار ہوتا

کی طرف بلاتا ہو جو ثابت شدہ حقائق ہیں +

۱۳۹۵ ہاں وہ باتیں باخصوص بتائیں جن سے ثابت ہوتا ہو کہ قرآن انہار نہیں، ایک پہلی کتاب کا مصدق ہوا یعنی وہ اس کے

وہ خطبے کو قرآن  
القرآن نہیں ہو سکتا

کو ہر کار خیر کو جو اس کے آگے سے ہزار بار اس پر چلے جوں ان پیشگوئیوں کو ہر رسول اللہ سے نہیں بنایا وہ دور دورہ تفصیل کتاب

یعنی وہ باتیں جو پہلی کتابوں میں تھیں ان کی تفصیل یہ قرآن شریف فرماتا ہو جیسے مسئلہ معاد یا مسئلہ صفات حق کر

پہلی کتاب میں اس بات میں بہت ہی اچانک تفسیر ہیں ایسا ہی میں کتابوں میں وہ کتاب کا نام و نشان نہیں مابقی آیت میں اس کو

کو وہ مفسر کو کیا کہ اگر تم چھڑ بھی دے آخر کچھ ہو تو اس جیسی ایک ہی سمت کے آؤ اس کے لئے دیکھو ۱۴۱ اور قرآن کا ذکر کیا

اس لحاظ سے کیا کہ اس میں وہ نقل و تجدد آئی ہیں +

۱۳۹۹ اے عیضا! جملہ کسی چیز کا احاطہ نہ دے علم کامل طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی کوئی ہو دیکھو ۱۴۰ لیکن انسان بھی اس طرح

احاطہ بالعلم

جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے حاصل کرتے رہتے ہیں ملا جھٹوں جتنی من ملے لا با شاعدا البقاء ۱۴۱ یہاں ان کے

احاطہ بالعلم ذکر کرتے سے مراد ان کا تہہ نہ کرنا ہو کیونکہ انسان کو جو علم ملتا ہے وہ ہے مناسک ہو

تاویل کے معنی کیلئے دیکھو ۱۴۱ اس حقیقت یا انجام بدیوں سے ہو سکتے ہیں یہاں انجام مراد ہے +

شل و شے کی حدی کے بعد اس کتاب کے علم کی طرف توجہ دلائی ہے جھٹ ذکر دیکھو اس کے علم کی خوب نہیں اس

وہ خطبے کو قرآن  
القرآن نہیں ہو سکتا

ع  
مکہ ص ۲۸۵

۴۱ طَلَّ كَذَّبُوا فَقُلْ لِي عَمَلٍ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرُّونَ عَمَّا أَكَلُوا وَأَنْتُمْ بَرُّونَ

اور اگر تجھ جیسا کہ میرے لئے یہ دلائل ہو اور تمہارے لئے یہ دلائل نہ ہوں، تو تم سے کہتا ہوں کہ تم بڑے نیک لوگوں میں سے ہو اور میں ان کی برتری پر

۴۲ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَفِيهِمْ مَنْ يَشْتَعُونَ لِيُخْرِجَكَ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الْعُمْمَ وَتُكَلِّمُ الْوَلَا

جو تم کو کہتے ہو جیسا کہ ان لوگوں سے جسٹریا میں ہے جو میری طرف کان نہ تھکے ہیں تو کیا تو یہ لوگوں کو سنا سکتا ہو گویا وہ عقل

۴۳ يَعْطِلُونَ ۝ وَفِيهِمْ مَنْ يَتَّبِعُكَ لِيُخْرِجَكَ أَفَأَنْتَ تُهْدِي الْقَوْمَ وَتُكَلِّمُ الْوَلَا يَهْدِيهِمْ

سے کام نہیں لے سکتا ان میں سے جسٹریا میں ہے جو میری طرف نظر ڈالتے ہیں کیا تو ان لوگوں کو ہدایت دے سکتا ہو گویا وہ سمجھنے سے کام نہیں

۴۴ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

۱۔ خدا تو لوگوں کو کچھ بھی نہیں کرتا بلکہ لوگ آپ اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں مثلاً

۴۵ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّهُمْ بِلِقَائِهِمْ أَكْثَرُ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ

اور جس دن ان کو اکٹھا کیا جائے گا تو ان میں سے ایک کو دیکھ کر دوسرے کو

بِئْسَ لَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

بہاؤ گئے ۱۔ لوگ تجھ سے ایسے دوسرے لوگوں کی بات کو جھٹکا یا اور وہ ہدایت پا گئے اور انہیں ہدایت

مصابین عالیہ پر بھی خوش نہیں کیا مگر کہہ کر خود وہ ایمانیوں کے دلوں کو بھیجے ہیں تو کس قدر بات ہو کہ فیہر ایک چیز کا علم

محل کر کے اس کی مذہب شروع کر دی ہے مگر حقیقت سنی کا دل کا معاملہ باطل میں آچکا ہو اسلئے تاویل سے مراد تاویل فعلی یا لغوی

۱۔ اسی واقعہ کی طرف آیت کے آخری الفاظ میں توجہ دانی کیف کا ماحقہ القتلین پر مطلب یہ ہوا کہ تو نے

طرح پر طرح کر کے تو اس کی مذہب نہ کی تھی اور مذہب کی جو کتاب اس کا انعام دہی ہو گا تو ان کو پہلے سے بتا دیا گیا ہے

۱۔ یہاں پہلے کلمہ کے آخر پر توجہ کے دوسرے قول کریم کا ذکر کیا ہے جسے فرمایا تھا کہ مذہب میں انہوں نے ہدایت کی جو اس کا انعام اگر

دیجے اس میں اس اسی غلبہ کا ذکر ہو گا کہ مذہب پر آتا ہو اور پہلے بطور توجہ بیان فرمایا کہ ہر ایک کی ذمہ داری اپنے اپنے اعمال کی ہو

اس لئے جو حق کی مخالفت کرتا ہو اور اس کا امتداد سال چار ہزار ہو وہ لازماً سزا پا گا کہ

۱۔ اسلئے جب اعمال کی ذمہ داری کا ذکر کیا تو بتایا کہ جس لوگ بظاہر کانٹے چھتے ہیں لیکن آواز دنگ کے کان میں نہ پڑتی ہو تو عقل

کام نہیں لیتے اس لئے سن کر فائدہ نہیں اٹھاتے اور انھوں سے دیکھتے تو معلوم ہوتا ہے ہیں مگر نہ کہ بصیرت سے کام نہیں لیتے اسلئے

۱۔ ان کا دیکھنا خود دیکھنا برابر ہے اور وہ اپنی جانوں کو بچا کر لے ہیں اللہ تعالیٰ منزلہ ظلم نہیں دیتا

۱۔ یہاں مذہب میں جو دیکھ گیا ہے جس سے بھی کہ معلوم ہو گی انسان کو حق بھی تو سنا دے گا اور اس میں گڑبگ

معبودت آتی ہو خود سب ایک نظر ہی معلوم ہوتی ہے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں بھی اسلئے مطلب یہ کہ اگر کچھ غلط ہو

کوئی وصف نہیں گزرا

ہرگز کا مہلت

آدم ص ۲۸۵

وَأَمَّا نُرُوتُكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ تَوَفِّيْنَاكَ فَإِنَّا مَرْجُومٌ ثُمَّ اللَّهُ

اور اگر ہم ان میں سے بعض (صحاب) جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تجھے دکھا دیں یا تجھے زندہ کر دیں یا تجھے مرنے کا حکم دے دیں

ثُمَّ يُدْعَى عَلَى مَا يَفْعَلُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَهُمْ رَسُولُهُمْ قَبَضُوا يَدَهُمْ

اس پر گواہ ہو جو وہ کرتے ہیں ۱۳۱ اور ہر ایک قوم کے لیے ایک رسول ہے اور جب ان کا رسول آجائے تو ان کے دیاں ہاتھ

بِالْقُسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنَّا مُهْمِلِينَ

فیصلہ کر دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا ۱۳۲ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پہنچا) ہوگا اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَا أَمْرٌ لَّكَ لِنَفْسِي مَتَرًا وَلَا نَفْعًا لِّمَا شَاءَ اللَّهُ ۝ لِكُلِّ أُمَّةٍ

کہہ دیں تمہاری جان کیلئے کسی نقصان اور نہ نفع کا، اختیار رکھتا ہوں سوئے اس کے جو اشاء چاہو ہر ایک قوم کے لئے ایک

أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَهُمْ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْذِنُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

وقت ہر ایک کا وقت مقرر کیا جائے اور وہ ایک گھنٹے یا بھی نہیں روہ کھٹے اور نہ داسے پہلے لا سکتے ہیں ۱۳۳

۱۳۱۔ مطلب یہ کہ ہر قوم کے ساتھ وہوں کا آپ کی زندگی میں چلنا ہوتا ہے اور حق تو یہ ہوتا ہے کہ ہر قوم کے لئے اللہ علیہ السلام کی نوبت کا دامن جب قیامت تک مستند ہو اور قرآن کریم میں سب ہی ملتے ہیں اور ان میں سے ایک کو جو تو ان کی نوازش میں سب کا

۱۳۲۔ ہر قوم کے لئے ایک طرف سے حکم ہے اور وہ عظیم الشان صداقت ہے جو اس قسم سے پہلے کسی نے نہیں سیکھائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر کل کر دنیا کی طرف ہوئی، اس لئے سب عالم ایک ہی امت کے حکم میں ہو گیا۔ رسول کا ایک کلمہ کے پاس آنا ان کو تبلیغ ہونا ہے جس قوم پر آپ کی تبلیغ کی تبلیغ ہو گئی، اسی کے متعلق اس آیت کا مضمون صادق آگیا اور انہیں سے مراد رسول اور اس کے مخالف ہیں کہ ان کے دیاں فیصلہ ہو جاتا ہے جو سنی مخالفین پر ہرگز اور ہوتی ہے اسی کے متعلق آگئی

۱۳۳۔ جب یہ سوال ہوا کہ وہ ہر قوم کے لئے ایک طرف سے حکم ہے اور قرآن کریم میں حق خدا تعالیٰ کا لفظ ہے خدا تعالیٰ کے لفظ کے متعلق ہی جو

خود کی زندگی کے لئے

۱۳۱۔ مطلب یہ کہ ہر قوم کے ساتھ وہوں کا آپ کی زندگی میں چلنا ہوتا ہے اور حق تو یہ ہوتا ہے کہ ہر قوم کے لئے اللہ علیہ السلام کی نوبت کا دامن جب قیامت تک مستند ہو اور قرآن کریم میں سب ہی ملتے ہیں اور ان میں سے ایک کو جو تو ان کی نوازش میں سب کا

۱۳۲۔ ہر قوم کے لئے ایک طرف سے حکم ہے اور وہ عظیم الشان صداقت ہے جو اس قسم سے پہلے کسی نے نہیں سیکھائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر کل کر دنیا کی طرف ہوئی، اس لئے سب عالم ایک ہی امت کے حکم میں ہو گیا۔ رسول کا ایک کلمہ کے پاس آنا ان کو تبلیغ ہونا ہے جس قوم پر آپ کی تبلیغ کی تبلیغ ہو گئی، اسی کے متعلق اس آیت کا مضمون صادق آگیا اور انہیں سے مراد رسول اور اس کے مخالف ہیں کہ ان کے دیاں فیصلہ ہو جاتا ہے جو سنی مخالفین پر ہرگز اور ہوتی ہے اسی کے متعلق آگئی

۱۳۳۔ جب یہ سوال ہوا کہ وہ ہر قوم کے لئے ایک طرف سے حکم ہے اور قرآن کریم میں حق خدا تعالیٰ کا لفظ ہے خدا تعالیٰ کے لفظ کے متعلق ہی جو

اور یہ جو فرمایا کہ ہر قوم کے لئے ایک یہ خدا تعالیٰ کا لفظ ہے خدا تعالیٰ کے لفظ کے متعلق ہی جو



اَلَا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِي مَيَّتُ وَاَلَمُوْهُ ۝

دیکھا اشدہ وہ سپاہیوں میں ان میں سے اکثر نہیں جانتے وہ زندہ کرتا ہے اور مائتہ اور الیٰہی موت

تُرْجَعُوْنَ ۝ اَيٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِيْ

رُکْنِے جانے اے لوگو تمہارے پس تمہارے سب کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں اور اس کے لئے جو سب میں سے

الصِّدْقُ ۝ وَهٰذَا رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ يُفَضِّلُ اللّٰهُ دِيْنََ رَحْمَتِهِ فَمَا لَكُمْ

شفاف اور سب کے لئے ہدایت اور رحمت دہائی ہے بلکہ گواہی کے فضل اور اس کی رحمت پر ان اسی ہوتا

فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرٰىكُمْ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنۡ ذَنۡبٍ ۝

کوشش ہوں وہ اس (دولت) سے بہتر جو وہ جمع کرتے ہیں شلکا اکیس دیکھو جو شلکا کے لئے ذوق سے آتا ہے

يَجْعَلُوْهُ مِّنۡهُ حَرَامًا وَحَلَٰلًا ۚ قُلْ اَللّٰهُ اٰذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلٰی اللّٰهِ تَتَفَتَرُوْنَ ۝

پھر تم سے حرام اور حلال شلکا پر کہہ دیا اشدہ نے تم سے اس کی اجازت دی ہو یا شلکا پر ان کے ہوا

اسی کا بیان ذکر ہو وہ وہ خاص بھی خاص ہو جائے گا لہذا طور پر قیامت میں طور پر ہو گا

صدقاہ قلب

۱۲۹۹ صدقہ و صدقہ رسدہ رکھتے ہیں اور اپنے بعض حکام کو قتل کیا ہو کہ جس قلب کا ذکر ہو شلکا و بعض اور بعض

ان فطرت لہذا کہی لہذا کہی لہ قلب ذلک ۱۲۹۹ اور جہاں صدقہ کا ذکر ہو اس کی طرف اور تمام قرنی شلکا شہوت ہو غضب و خیر

کی طرف ہو وہ پس شفا علی الصدقہ سے مراد ہوئی کہ سب قوی کی اصلاح ہو

قرآن سے کیا ہے

تکذیب کے انجام ہو سے ڈر کر اور پہلی آیا ہیں یہ بتا کر وہ حق طاقت اور قدرت اشدہ تعالیٰ کے خاص ہو اور جو برکت

ہیں وہ غریب یا دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا اور مائتہ اب اس طرف توجہ دلائی ہو کہ تم تکذیب میں نہیں جلدی کرتے ہو

قرآن تو تمہارے سب کی طرف ایک دھن ہو اور غلط دیکھنا ہو اس طرح کہ بری کے بغیر ہم سے ڈرایا جائے وہ دوسری بات قرآن

کو انسان کو کہہ کر دینے دینے گئے ہیں ان کیلئے یہ دعا ہے قرآن کی اصلاح کرنا جو تیسری بات ہدایت ہو کہ ان کو صحیح ماہی کا ہو اور جو رحمت

کہ اس سے اچھے نتائج پیدا ہوتے ہیں اپنی اخلاق فاضلہ کے بلند ترین مسائل پر پہنچنا ہو جو دینا کیلئے موجب رحمت ہیں

شلکا ہمارے ہی بات کو واضح کر کے بیان کیا ہو کہ اللہ کی طرف سے فیض اور رحمت جو تم کو بلند مقامات پر پہنچاتا ہو اور اس سال

دولت سے جس کے جمع کرنے کی غلوں میں تم کی تکذیب کرتے ہو بہت بہتر ہو گیا سمجھا ہو کہ اخلاق فاضلہ دولت سے بھی

چیز ہو قرآن کریم تم میں وہ اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے تم دولت کے جمع کرنے کیلئے ہر کسی کو کشش کرتے ہو لیکن ان اخلاق کے لئے کیلئے

کیوں متوجہ نہیں ہوتے دولت سے انسان غرت اور احتیاج حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہو اگر دولت سے یہ چیز بھی نہیں

اور جو غرت اور احتیاج کیلئے غلوں فاضلہ سے متوجہ ہو وہ دولت سے عاجز ہو رہی ہیں اس لئے کہ

۱۳۰۰ ذوق حطائے جاری رکھتے ہیں دینی ہو یا آخری اور مال اصدقاہ اور علم سب رزق میں وہ ملتی ہیں

بلکہ بعض ظاہر میں کہ مشرک بعض اسم کی چیزوں حرام تو دے دیتے تھے لہذا حکام و حروف ہوا (الافتاح ۱۳۹۹)

ذوق

۶۰ وَمَا لَئِنْ لَّمْ يَنْفَعُوا نَفْسًا مِّنْ آلِ الْكَذِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ اللَّهَ لَنَدْفِنِيَنَّ

اگر وہ اپنے جوش و خروش سے ان کا قہر نہ کرے کہ ان کو نشت کیا خیال ہو

یعنی ہم ان کو دفن کر دیں گے

۶۱ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ الْكَثْرَةَ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا

خدا کا حکم ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے اور تو جس حال میں بھی ہو اور جو کچھ اس کے

مذہب میں قرآن ولا تعملون من عملہ الا نکات علیکم شہودا الذی فیضون

سننے والے سے کچھ اور جو کچھ بھی تم ملو گے ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم میں

فیہ و ما یغرب عن ربک من وثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء

مردہ ہر شے اور تیرے رب کے ذہن کے برابر بھی کوئی چیز زمین میں کچھ بھی ہوتی ہو یا آسمان میں

ولا اصغر من ذلک ولا الکر الا فی کتب مبینۃ

اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ ایک کھلی کتاب میں ہے

۶۲

اور سابق کے لحاظ سے مراد معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس سے بھی مذکور کیا اور جو اس کے لئے بھی پھر تم میں

سے جو اس سے تعلق رکھتا ہے اپنے آپ کی ہر عمل و کلمہ سے گواہی دہاں کرے گا اور جو اس کے لئے بھی پھر تم میں

ہو گا اور اسی آیت میں اس کی ہر چیز کو گواہی دہاں کرے گا اور جو اس کے لئے بھی پھر تم میں

جہاں یہ مذکور ہے اس کے لئے بھی گواہی دہاں کرے گا اور جو اس کے لئے بھی پھر تم میں

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷



الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا

نہی کو اللہ کے دایرہ پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمیں ہر گے ۱۳۱۳ جہاں سے

وَكَاؤُا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا يَمَسُّهُمُ

اور تقویٰ اختیار کرتے تھے ان کیلئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری اور اللہ

تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَلَا يَحْزَنُكَ قَوْلُهُمْ

کی باتیں بدل میں سکتیں یہ ہر قسم کی باتیں سے ۱۳۱۴ اور ان کی گفتگو تھے غمیں دیکھ

دفعہ ۱۰

قرآن کی طرف ہر اور خطاب و احادیث کے بعد خطاب کو جمع کر کے بتا دیا کہ اصل خطاب جس کے ہی ہو اور ما تفلن من محل میں سب کو  
مراویں جو کسی کام میں لگے ہوں قرآن کو خوشخبری دی ہو کہ تمہارا کوئی نیک عمل ضائع نہیں ہو تا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہو اور عطا  
کے اصل معنی جو نیک کثرت یا نیک سے کسی بات یا کام میں لگنا ہی ہے سنے پہنچے ہیں درست ہیں اور بعض نے اذنیضون فیہم مراد  
نہ نہیں کر لیا ہو کہ قرآن کے بابہ میں ہجرت کو شائع کرتے ہو گئے پہلے معنی ہی قابل ترجیح ہیں (ج) اور انکی آیت میں صفاتی سے اولیاد  
اشد کا ذکر کرتے ہیں دیکھ دیا کہ یہاں مراد وہی لوگ ہیں جو بنی مسلم کے تبلیغ میں اہل صلہ میں لگے رہتے ہیں +

اولیاد اللہ

۱۳۱۵ اولیاد اللہ جلی کا معنی کہنے دیکھ ۱۳۱۶ اولیاد اللہ کہنے یہ نشان ہو کہ وہ اللہ کے دین کی نصرت کرتے ہیں ان  
اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو گا +

قرآن کے مقام پر  
پہنچا ہوا

نیک پیگ کے دالوں کے مقابلہ پر یہاں انصاف اللہ کا ذکر کیا جن کو یہاں اولیاد اللہ کے نام سے پکارا ہو اور انکی آیت میں  
بتا دیا کہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں اس کے بعد جو نصرت دین کرتے ہیں مہر و اولیاد اللہ  
ہیں ان کا اس مقام بلند پر پہنچ جانا یعنی بیان کیا ہو جو نعمات کمال کا طہرہ ہو کہ ان پر خوف ہو نہ وہ غمیں ہر گے اولیاد  
بلند مقام پر ہیں پر انشان اس دنیا میں پہنچ سکتا ہو اور حقیقی راحت انسان کو اسی وقت میسر آتی ہو اور یہی وہ مقام ہے جس پر  
پہنچ کر انسان میں جنت کو لیتا ہو +

بشری

۱۳۱۷ البشری البشری بشارۃ اور بشری اس خبر کو کہا جاتا ہو جو خوش کرنے والی ہو۔ ولما جاءت رسلنا ابراهيم بالبشری  
والعقوبۃ (۱۷) بشری ہذا غلام دو صفت (۱۸) اور بشری دوسرے جو یہی خبر دیتا ہو قلیا ان جاء البشری دو صفت (۱۹)  
اور یہاں کو بھی بشری کہا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ انقلع الوحی وضررت  
الالبشۃ اور وہ دوسرے صاف نہیں جو بہن دیکھتا ہو یا جو اس کے لئے دکھائی جاتی ہیں (۲۰) +

بشری

بشری

بشری

اولیاد اللہ کو اگر ایک طرف یہ خوشخبری دی تھی کہ ان کے لئے خوف و جزا باقی رہے گا تو اب دوسری طرف یہ بھی بتا  
کہ صرف یہی نہیں بلکہ ان کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بشارتیں ہوں گی اور یہی وہ بلند ترین مقام ہے جس کو تو ان کریم نے  
قرآن عظیم کے نام سے رسوم کیا ہے۔ حدیث صحیح میں اس کی تصریح سرجہ سے جہاں فرمایا یوسف منزلۃ الا البشۃ اس کی  
اشد تعانی اور اس کے بندوں کے درمیان جو مسافرت کا کام نہ لیا ہو کہ تھے اس میں سے اب صرف بشارت باقی نہ گئی ہیں جو  
موسس کو معنی میں گئی نبیۃ اسفندہ کو کسی ایک چیزوں کے مجموعہ کا نام تھا بشارت کے علاوہ کتاب کا خاتمہ جبرائیل  
محمم الکتاب (البقرہ ۲۵۵) سے ظاہر ہو کہ کسی نبیۃ کا ذکر نہ کرنا وغیرہ اس مسافت میں ایک حصہ یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی

اولیاد اللہ کو

دیکھ جاتی ہیں

بشری

بشری

## إِنَّ الْبَرَّ تِلْكَ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

خدا سب اللہ کے لئے ہو وہ سنے والا جانے والا ہے ۱۳۱۵

انسانیت اور ضرورت کی خوشخبری اس کے بندوں کو پہنچانی جائے سورہ حمد باقی رہ گیا یعنی کل میں سے ایک جزو اور بظاہر اس  
مسل پیام کے جو اللہ تعالیٰ کی راہوں کا بتانا اس کے دوا اور ذہنی کا پہنچانا وغیرہ میں سے نبوت کا صرف چالیسواں اور  
چھبالیسواں یا ساٹھواں حصہ قرار دیا ہو اور بشرات کی تشریح حدیث میں دیئے صالحوں سے کی ہو اور اس میں الہام بھی داخل ہو  
اور اس کی وجہ یہ ہو کہ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو جو بدیعہ روایا کثیف یا الہام انسان تک پہنچایا جانا جو عموماً  
مجاہد میں داخل کیا ہو اور بدیعہ کے مجاہد کثرت کے جوہر یا کو حال ہو اسی کو اس قرآن یا جو کس یہ آیت بھی جس کی تفسیر یہ تفسیر  
کئی ہو ختم نبوت پر دلیل ہو کہ لو کہ اس کی رو سے صرف بشرات باقی رہ گئی ہیں اور متعدد دعوے جس میں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس آیت کے متعلق در یافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد دیئے صالحوں کو دیکھو ابن جریر و ابن کثیرہ

بشرت چالیسواں  
جزو ہے

مقتطع ہے کثرت  
مقامات چالیسواں

یہاں آیت کے آخر پر تہ نہ ذکر ذلت ہو لفظ العظیم میں بڑی بھاری کاریبالی ہو اس طرف اشارہ کیا ہو کہ یہ ہند سے بڑھتا  
ہو جس پر انسان پہنچے کتا جو اس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ اب نبوت نہیں ہو کچھ بھی نہیں یا اللہ تعالیٰ  
کی نعمتوں کا دروازہ بند ہو گیا حدیث میں ہو کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الرسلالة والنبوة قد انقطعوا ولادرسول  
بعدی ولا نبی قال یسحق ذلک علی الناس فقال ولكن البشائر یعنی رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی اور میرے بعد  
کوئی رسول نہیں اور نہ کوئی نبی ہو تو یہ بات لوگوں پر شاق کی گئی تو آپ نے فرمایا لیکن بشرات باقی ہیں جس میں ہیں ظاہر کیا شخص  
تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کلامہ طلبہ چل گئی تھی وہ باقی ہو کیونکہ وہ معرفت الہی کا ذریعہ ہو اور اسی طرف اشارہ ہو دجا  
یصلون من غیر ان یکونوا انبیاء میں ان نبوت کی اصل غرض ہو کہ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں کا ظاہر کرنا تھا  
اور تمہیں دین کے بعد اس کی ضرورت دہری اس لئے اب نبوت نہیں مگر مقامات عالیہ تک پہنچنے کی سب راہیں موجود ہیں  
بلکہ پہلے سے بھی بڑھ کر چنانچہ احمد اور ابن ابی داؤد اور یحییٰ نے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ عباداً  
لیسوا بانبیاء ولا شہداء فیضلہم اللہ تعالیٰ والشہداء علی الباقی ہم وقرہم من اللہ (د) یعنی اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے  
ہیں جو نبی اور شہید نہیں لیکن نبی اور شہید ان کے مرتبہ ادا ان کے اللہ تعالیٰ کے قرب پر شک کرینگے اور ابو ہریرہ سے  
اسی کی مثل روایت ہے ان من عباد اللہ عباداً یفضلہم الانبیاء والشہداء اور جب لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو  
آپ نے ان کے متعلق کچھ باتیں بیان کر کے یہی آیت پڑھی ان ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یخزفون یعنی  
۱۶۶ (ع) اویسی ہی روایت ابو داؤد میں ہے (د) اور ان روایات کا حاصل یہی ہے کہ قرب الہی کے سرا  
اسی طرح لوگوں کو شے رہیں گے اور مقتطع نبوت سے مقامات عالیہ سے محروم نہیں کئے جائینگے

۱۳۱۵ مرثین کے ان درج عالیہ کو کفار کیا کہہ سکتے تھے جن کی نظرس دنیا تک محدود تھیں اور جن میں مال و دولت  
دینی اور حکومت ظاہری پر ناز تھا اس لئے تسلی کے طور پر فرمایا کہ ان باتوں سے تمہیں مت ہرجوت و دولت بھی اللہ  
تعالیٰ کے لئے نہیں ہو مومن اگر اس وقت دینی طور پر سیکسی کی حالت میں ہیں تو یہ بھی کوئی غم کی بات نہیں اصل غم  
سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو وہ ان کو بھی دے دیجے معیم علیم میں ان کے اعمال حسنہ کے تسلیج کی طرف اشارہ کیا

۶۶ اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ قَمَرًا فِي الْاَرْضِ وَمَا يَنْبَغُ لِلّٰهِ يَدْعُوْنَ

سداشہ کہتے ہیں کہ جو کوئی آسمانوں میں ہوا وہ کسی چیز کی پروی کہتے ہیں جو اللہ کے سامنے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاءُ اِنْ يَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ

» دوسرے شرکیوں کو کہتے ہیں وہ صرف حق کے پیچھے چلتے ہیں اور ظاہر جھوٹ پر لگتے ہیں ۱۱۱

۶۷ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْاَيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارُ مُبْصِرٌ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

وہی ہے جس نے تمہارے لیے ایل بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشنی دینے والا بنایا یقیناً اس میں ان کے

لَا يَتَّبِعُ الْقَوْمُ بِشَيْءٍ مَّعُوْنٍ ۝ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ هُوَ الْغَنِيُّ ۚ لَہٗ

کے لئے نفعان ہیں جو سکتے ہیں شکلا کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنایا وہ اس سے پاک ہے وہ بے نیاز ہے اسی کا ہے

مَلٰٓئِکَ السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلٰطٰنٍ بِهٰذَا اَتَقُوْا

جو کہ آسمانوں میں ہوا اور جو کہ زمین میں ہے تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں کیا تم اللہ

عَلٰی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۚ قُلْ لِّمَنِ الْاَلٰٓئِن یَفْعَلُوْنَ عَلٰی اللّٰهِ الْکِبٰٓءُ لَا یُفْعَلُوْنَ

جھوٹ کہتے ہیں جو تم نہیں جانتے ۱۱۱ کہ وہ جو اللہ پر جھوٹ بناتے ہیں کامیاب نہیں ہو گئے

۶۸ مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اَلْبٰٓئِیٰتُ مِمَّا رَجَعُوْا اِلَیْہِمْ ثُمَّ نَدُوْا الْعِلٰہَ بِالْشِّدَیْدِ مَا کَانَ اَوْ یُکْفَرُوْنَ

دنیا کا سامان جو پھر ہماری طرف واپس لوٹ آتا ہے اور پھر ہم انہیں سخت عذاب کا مزدہ پہنچانے لگتے ہیں کہ وہ کفر کرتے تھے۔

الثالثة

۱۱۱ اس آیت کے معنیوں کو اور واضح کیا ہے کہ حکومت اور بادشاہت سب اللہ کی ہی اور کسی کو خدا کا شریک سمجھ کر کھانا

اس خیال سے کہ اس سے کچھ نفع پہنچے گا سو وہ اس لئے کہ یہ صرف جھوٹ اور جہم کی پیروی کی حقیقت میں وہ کوئی شے نہیں

جس کی وہ پروی کرتے ہیں یا یقیناً اللہ تعالیٰ ہی اسی شے یقیناً یہ کسی چیز کی پروی کہتے ہیں گویا وہ کچھ نہیں خواہ کسی کی کچھ

۱۱۱ امارت کا آرام نشان کو کام کو کمال بنا کر اور ان کی روشنی میں وہ کام کرتا ہے کہ وہ ان امارت اللہ تعالیٰ نے ہی بنائے ہیں

پس نفع نقصان کا انگ دیکھ کر جو سامانوں کا پیدا کرنے والا ہو جائے اشارہ ہو کہ اس شخص رات کو جانی سکون کا مر جیے یا کچھ

روحانی سکون کا مر جیے بھی یہ کہ اگر رات کی عبادت سے ضرورت سے شکین قلب حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہی دن میں بھی جانی

خود پر روشنی رہا ہو ایسا ہی روحانی طور پر بھی ۱۱۱

۱۱۱ اگر اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ سے بڑے شریک کو بھی فکر کیا اور دنیا میں نہیں جانتے حالانکہ اور بھی بتایا کہ اس شریک کی بھی کوئی دلیل

ان کے ہاتھ میں نہیں اور ایت میں یہ ان کی ظاہری حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی طرف سے کمال انہیں بتائے ہیں

۱۱۱ یہ ماضی اور چند روزہ یا چند ہفتہ کی بات ہے کہ سامانوں سے وہ محروم ہیں اس لئے انہیں دیکھ کر وہ کہہ رہے ہیں

شرک جنہود

تفسیر  
روح المعانی

۱۱. وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ الَّذِي فِيهِ آيَاتٌ وَمُفَصَّلَاتٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

اور ہم نے تم پر کتاب اتاری جس میں آیتیں اور تفصیلات ہیں جو ان کے لئے یاد دہانی کے لئے ہیں۔

۱۲. وَتِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الَّتِي كُنَّا نَقُولُ لَكَ قُرْآنٌ نَّبِيٌّ

اور یہ کتاب کی آیات ہیں جو ہم نے کہا تھا کہ تم پر ایک نبی کا قرآن ہے۔

۱۳. وَمَا كَانَ لَكُمْ فِيهِ لُغْزٌ أَوْ سِغَارٌ

اور اس میں نہ لُغْز تھا نہ سِغَار۔

۱۴. وَلَئِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ

اور اگر تم اس میں شک میں ہو تو

۱۵. فَاذْكُرُوا أَنَّمَا أُورِثُوا وَكُنُوا عَلَيْهِمْ يَاسِينَ

تو یاد رکھو کہ ان کو جو چیزیں دی گئی ہیں وہ ان کے لئے ہیں۔

۱۶. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔

۱۷. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔

۱۸. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔

۱۹. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔

۲۰. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔

۲۱. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔

۲۲. وَإِنَّمَا كُنَّا مَعَهُ سُلْطَانًا

اور ہم ان کے ساتھ صرف ایک سلطان تھے۔



١٩. وَقَالَ فِرْعَوْنُ اسْتَجِبْ لِي كُلِّي سِحْرِ عَالِيَمٍ ۖ فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءُ قَالُوا لَهَا مَوْنِي الْقَوَا

۱۔ اھم فرعون نے کہا ہر ایک علم والے ساحر کو میرے پاس لے آؤ سو جب ساحر اپنے موسیٰ نے انہیں کہا ڈالو

وَأَنْتُمْ مُقْرُونَ ۚ فَلَمَّا آتَوْا قَالِ مَوْسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السَّحَرَاتِ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَبَّطُ لُؤْلُؤًا

جو تم ڈالنے والے ہو      قوجب ڈال چکے ہو سنیے کہا جو تم سے ہو یہ دھوکا ہے      اٹھا سکو ایسی باطل کرو کھائیگا کیونکہ

٨٢ اللَّهُ لَا يَصْلِحُ عَمَلُ الْفَاسِقِينَ ۝ وَبُحِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝

اللہ خدا کو اپنے ذوالجل کے کام کو بچنے نہیں دیتا اور بادشاہی حکامات سے حق کو حق کر رکھنا تھا گو جرم ہا منائیں ۱۳۲۷

۸۳ فَمَا مِنْ لَوْسٍ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمٍ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمُ أَتَقَاتُمْ

تاج محمد بن کوئی ایسا نہ دے یا اگر اس کی قوم کے کچھ لوگ (اسی پر افریقہ اقصا کے سواروں کی خوشگفتاریوں کے دیکھ

۸۴ وَإِنْ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ

اور زینب یقیناً ملک میں سرکش تھا اور وہ یقیناً خلا کا روی میں سے تھا ۱۳۱۲ء اور سونے کے کہا

يَقَوْمَ إِن كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

اس میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو

موسیقی کا نظریہ فیضانِ کمال

۱۲۲۲ | آخری الفاظ بتاتے ہیں کہ احقاق حق نہ بغیر ان کلمات کے ہوا جو منہ تھلانے والی کو سکھانے تھے اور یہی بات

### حضرت موسیٰ کے آخری غلبہ کا موجب ہوئی۔

۱۴۴۳ ذیہ۔ دیکھو علامہ اور اس میں باپ بیٹے اولاد و عورتیں سب شامل ہیں ان احاطہ لذت و تنعم فی اہلک الشجرۃ میں ذریعہ

۱۳۱۱ھ اور حدیث میں یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنگ میں ایک عورت کو قتل ہوا ہوا دیکھا تو اپنے فرمایا کہ اس کے ساتھ

جنگ کرنا نہ چاہتے تھا۔ اور پھر اپنے خالک کے پاس آدمی بھیجا اور حکم دیا کہ قتل ذریعہ دلاصیہا جہاں ذریعہ کی طرح میں بہت

لکھتے ہیں: **یجب نسل الانسان من ذکرا وانثی (ن) یعنی ذریعہ سے** مائٹل انسان ہر مرد اور عورتیں دونوں اس میں شامل ہیں

فدية من قومه میں مراد بعض نے قوم بنی اسرائیل اور بعض نے قوم فرعون کی ہے مگر صحیح قول اول کی ہے اور اسباق جاری

یہی چاہتا ہو۔ کیونکہ اُن نے ذکرِ سوئی کی قوم کا ہی چلتا ہو اور مذہبِ حق سے مراد یہاں ابنِ عباس کے نزدیک قیس ہے یعنی محمدؐ

لوگ اور بعض نے ادلا دیا اور لی ہوئی ان کے باپ صحت گزار جانے سے مرچکے تھے اور ملائیم میں ضمیر ذوق کی طرف بھاگ

معنی جاتی ہوا قوم کی طرف یا تو ذوق کی قوم کے سرداروں کو بنی اسرائیل کے سردار کہا ہی اس لئے کہ بنی اسرائیل حکومت

اور دیا لاہم سے مراد واقعی بنی اسرائیل کے بڑے لوگ ہیں کیونکہ فرعون انہی لوگوں کے ذریعے بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا

جیسا کہ دوسری جگہ قلموں کا ذکر صاف الفاظ میں ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ خود غرض لوگ اپنے ذاتی راسخ اور

مالی فائدہ کے لئے اپنی ہی قوم کی جڑیں کاٹنے کیلئے مستعد رہتے ہیں جیسے آج کل بھی ہندو مسلمانوں کی یہ حالت اور

مجلس شورای اسلامی

فَعَلَهُ وَوَعَدْنَا أَن لَّنَّمْ مَسْلُومِينَ ۝ فَقَالَ الْوَاحِدُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

۸۵  
۸۶  
فِتْنَةً ۝ وَالْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ وَأَفْضَلًا إِلَىٰ مَوْصِيٍّ ۝

۸۷  
۸۸  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۸۹  
۹۰  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۹۱  
۹۲  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۹۳  
۹۴  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۹۵  
۹۶  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۹۷  
۹۸  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۹۹  
۱۰۰  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۱۰۱  
۱۰۲  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۱۰۳  
۱۰۴  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

۱۰۵  
۱۰۶  
لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

فِتْنَةً

لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

لِيُخَيَّرَ مَحْمَدٌ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

رَبِّهِ لِيُخَلِّصُوا عَنْ مِثْلِكَ رَجَاءُ طَيْسٍ عَلَى الْمَوَلُودِ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا

۱۔ ہمارے رب تجھ پر کون سے تیرے دے سے بہتے ہیں آج اس سبب انکے مالکوں پر دیکھو کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

يَوْمَ نُوَاحٍ بِرَأْيِ الْعَذَابِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا قَدْ جِئْتُكُمْ فَاسْتَفْتِيهِمْ أَفَلَا

۲۔ اے نوح! تو نے اپنے عقاب کے بارے میں کیا سوچا؟ میں نے ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

تَدْعُهُمْ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَجَاءَ زَلْزَلَتُنِي اسْمَاعِيلُ الْكُفْرَ فَاسْتَفْتِيهِمْ أَفَلَا

۳۔ ان کے سب سے پہلے میری دعا ہے کہ ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

وَجِئْتُكُمْ بِبَيِّنَاتٍ وَأَعْلَى الْأَذْدُ الْفَرْقِ قَالَ أَمْتِ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَنِ اسْتَفْتِيهِمْ

۴۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

بَنُو إِسْرَائِيلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلَ وَكُنْتَ مِنَ الْفَاسِقِينَ

۵۔ اے بنو اسرائیل! ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِي وَأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِي وَأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِي

۶۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

کون ہے جو ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

اشْدُدْ شِدَّتَكَ عَلَى الْمَوَلُودِ وَاشْدُدْ شِدَّتَكَ عَلَى الْمَوَلُودِ وَاشْدُدْ شِدَّتَكَ عَلَى الْمَوَلُودِ

۷۔ میں نے ان کو بتایا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

حضرت موسیٰ کی دعا اس وقت کی کہ جب فرعون کے سامنے ہر قسم کے نشان امدد لائے دینے چاہتے ہیں اور بابا

نشان دیکھ کر وہ ایمان لائے کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

ہذا الوجه لعلکم یؤمنون لعلکم یؤمنون لعلکم یؤمنون لعلکم یؤمنون لعلکم یؤمنون

۸۔ اسی کی طرف آیت کے آخری الفاظ میں اشارہ ہو فرعون کو جس چیز سے حق سے روکا وہ ایمان لائے کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان پر حکم کر سوتے ہیں

تدعی کی دعا میں اس نے حق سے روکا تھا وہ بھی ہائی درجے کا اشد دلی تلوہم کے معنی عوام مسخرے ہیں کہ میں نے ان کو

دلوں پر حکم کر کے ایمان کے دلوں کو سخت کر کے گمشدہ کا صلہ ملے ہو تو اس کے معنی حکمران کے نفرت میں آئے ہیں اور لوگوں

حکمران کے معنی عوام دلوں کی محبوب چیزوں کو انگ کر دینا ہے گویا وہ چیزیں جن کی محبت ہے انہیں حق سے چھوڑ دے ان میں

لی جائیں اور اگر دلوں کو سخت کرنے کے معنی ہیں۔ نئے جائیں تو یہ دعا چھوڑ کر ان کی نذر کے لئے چھوڑ دے ایسے امانت کے

ایسی دعا بھی تھا کہ اس میں میں گوس میں سختی کا پہلو غالب ہو

۹۔ فرعون کی توبہ ہمارے وقت ایمان لائے کہ اگر بائبل میں نہیں مگر قرآن کریم میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کو ایک

دوسرے امر کے ساتھ وابستہ کیا ہے یعنی اس کی ہاش کے باہر چھوڑنے کے لئے چھوڑ دے ایسی آیت اس کا ذکر کیا ہے یا نہیں

فرعون کا جہنم

۱۰۔ وقت



فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ آيَةً ۖ وَإِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۙ

سچے ہمتی کو ہل کو پرخل دیکھ تاکہ تو ان کے لئے جبر سے بچے جس نشان پر وہ یقیناً ہمت سے لوگ ہمارے

إِنَّا نَتْلُوهُنَّ لَكَ قُرْآنًا وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مَوَاصِدَ قُرْآنِهِمْ مِنْ الطَّبِئَةِ ۙ

تھاؤں سے پڑھیں ۱۳۲۹ اور ہر جگہ جہاں بنی اسرائیل کو اعلیٰ مقام میں گردی ادا ان کو سختی چیزوں سے مذق دلو

فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا

تو انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ اس علم آیا تب اس وقت تک ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دیں جن میں

كَأُولَٰئِكَ يَخْتَلِفُونَ ۚ وَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسَلِّ إِلَيْنَا ۙ

وہ اختلاف کرتے تھے ۱۳۳۰ سے پہلے وہاں اگر تجھے اس کے متعلق شک ہو جس سے تیرے طرف انکار تو ان سے پہلے

مگر آج واقعات اس کو صیح ثابت کر کے اس دوسرے امر کی صداقت پر بھی ہر گز دبی ادا دیں بتا دیا کہ قرآن کریم بالکل

نہیں لیتا اور عجیب بات یہ ہو کہ گزشتہ آیت میں یہ ذکر نہیں مگر ملاحظہ فرمائیے ۱۳۲۹ کی تفسیر کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا گیا ہو

کہ فرعون نے قرآن کی قیامت

۱۳۲۸ اخلاص بعد ذلک نبوت کے ساتھ جن کے منہ کو اس نے بڑھا یا تاکہ معلوم ہو کہ یہ لاش با روح حق (۱۰) قرآن کو کم

کی صداقت کے عظیم نشان تھا تو اس میں سے یہ ایک نشان ہو کہ اس بات کا پتہ دیا جس کا اس زمانہ میں کسی کو علم تک بھی نہ

تھا لیکن آج واقعات اسے صیح ثابت کرتے ہیں بلکہ اس کی صحت کا دلیل بڑھتی ہے کہ اس کے کسی کو علم تک بھی نہ

تھا پہل میں زاد کسی کتاب میں فرعون کی لاش کو باہر پھینکنے کا ذکر ہے مگر قرآن کریم نے یہ ذکر ایسے کھلے الفاظ میں کیا ہو کہ

ان الفاظ کے یہی معنی تمام مفسرین کہتے آئے ہیں کہ فرعون کی لاش کو اللہ تعالیٰ نے سمندر کے باہر نکال پھینکا تھا حضرت موسیٰ

کے مقابل میں جو فرعون تھا وہاں تمام تاریخ نویس ثانی ثابت ہو ادا نکلا پڑا بری ٹینیسیا میں مضمون تھا کے بچے لکھا ہو کہ

عیسائی ثانی کی لاش آج تک ان وٹوں میں محفوظ ہو مصالح و غیرہ کے ذریعے بھی جاتی ہیں آج ان الفاظ تکلف لمن

خلقت آیت کی شوکت کے سامنے دنیا کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہو کہ یہ کلام صرف خدا کے عالم غیب کا ہو سکتا تھا سچے سے

تیرہ سو سال پیشتر ایک عجمی کی زبان سے ایک بات کا اظہار کیا جاوے جس سے دنیا بھر حق اور کج واقعات سے

صحیح ثابت کر دے تو بہت سے لوگوں کے آیات اللہ سے بے خبر ہوئے ہیں یہی اسی طرف اشارہ معلوم ہو تا ہو کہ ایک زمانہ

تک بے خبر رہنے کے بعد دنیا کو یہ پتہ لگا۔ دنیا کی کوئی ذہنی کتاب اس قسم کا تین ثبوت خدا کے عالم غیب کی طرف سے

برائے کام نہیں کر سکتی +

۱۳۲۹ اہل تصدق۔ مہجراں جو اسے مکان کے سختی میں ہوا اور صدق کے مقام سے مراد اچھا مقام ہے دیکھو ۱۳۳۰ اور

غیب کا قول ہو کہ ہرگز نہ ہو کہ صدق کہا جاوے اور مہجراں صدق کے سختی میں ہو جنہاں صالح (۱۰) یعنی ایسا مقام ہے جو

کی صحبت نکلتا ہو +

۱۳۲۹

کتاب میں ایک جگہ پر

فرعون کی لاش کو

بہوا صدق

جو اس میں ہے

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كَثْرَتُ دُعَاكَ وَلَا تَوْلَانِ كَثَرَةُ مُرْتَبِنِ ۚ

موجود ہے پہلے کتاب پڑھئے ہیں جیسا تیرے پاس تیرے سب کی طرف نقل آیا ہو پس تو جھڑک کر نہ ادا ہو میں سے اور دیکھا

اور تمام باوجود کمال کی یہ کہ اس میں پہنچنے والوں کو چھٹے کے فائدہ حاصل نہیں اور وہ بھی سے ابھی بگاڑ دینا کلام تمام ہوا اور یہ کلام  
ارض مقدس کی طرف جو جاں صرف وہ دوسری قوم کی فحاشی سے آزاد تھے بلکہ ان کو عہد سے عہد چڑھتی ہی وہاں میں تھی  
اور طبیعت کے متفق ہیں بادشاہت میں شامل ہو اور علم بھی جو نہ رعبہ انبیاء، ان کو دیکھ گئے اور دوسری جگہ اس کی تہنیت  
فرمانی ہوا اذکی و اضعافہ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء، و جعل لکم ملوکا و ائمه و المرعوت احد امان العالین و الا انما  
(۷۰) کیونکہ مذکور کا لفظ وسیع ہے یہ تو ان پر بادشاہی کا انعام تھا دوسرے حدیث میں ان کی موجودہ حالت کا ذکر کیا  
جب باوجود علم کے انہوں نے اختلاف کیا اور اختلاف سے مراد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے معاملہ میں اختلاف یا ان کی مخالفت ہو کر  
۱۳۳۳ھ شمس کی شش کے نزدیک وہاں کو ایک دوسرے کے نفیض ہیں کیساں اور سادی ہوتا شش ہو اور یہ یا اس  
ہوتا تو کہ اس شش کے نزدیک وہ دونوں میں کیساں نشانات ہائے ملتے ہیں یا دونوں میں کیساں نشان نہیں ہائے ملتے  
اور شک کسی کسی شے کے متعلق ہوتا ہو کہ وہ جو ہے یا نہیں اور کبھی اس کی شش کے متعلق ہوتا ہو کہ کبھی اس میں سے  
ہو اور کبھی اس کی جن صفات میں ہوتا ہو کہ وہ جو ہے یا نہیں اور کبھی اس کی شش کے متعلق ہوتا ہو کہ کبھی اس میں سے  
کی حالت کی گمراہی عام ہو اور یہ خاص اور ایک شک، حالت کی گمراہی حالت شک نہیں (۱۴۰)۔

میں خطاب کی وجہ سے ایک ایسا بین امر ہو کر جس پر جنماں بحث کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم میں یہاں دو اوقات خطاب کا ہونا ذکر ہو گیا ہے اور دوسرا بھی یہی خطاب واحد ہی معلوم نہیں۔ بلکہ بعض جگہ کے نام سے بھی خطاب ہو سکتا ہے اور عالم پر ہو سکتا ہے یا خدا تعالیٰ (الطالع ۱۰)۔ یہاں ایسے ہی خطاب کا ذکر ہو جس کو قرآن کے بارہ میں شک ہو اور شک کے معنی اس پر بیان ہو چکے کہ وہ فیض باقی میں سادات اہل اعتدال مثلاً شک اس شخص کو ہو گا جو فیصلہ نہیں کر سکتا کہ قرآن خدا کی طرف سے ہو یا انفرادی ہو۔ اب ظاہر ہو کر بھی معلوم کہ ایسا خیال ہونا عقلی طور پر ناممکن ہو یا شک کہ جسے بڑے عالمین نے اس بات کا احترام کیا ہو کہ رسول اللہ صلعم اپنے آپ کو کھانا یا پھینکے تھے اور کسی نے نہ اسے متعلق جب کی یا سوتے ہو یا کھاتے یہ اعتراضات اکثر یہ صائیں کہ توہر چہ قرآن کے بارہ میں آپ کو شک ہونا باطل ہے معنی یہ ہو اگر خود ہاں بدینہ دنگ آپ انفرادی کر رہے تھے تو بھی آپ کو ظم تھا کہ میں انفرادی ہوں اور انفرادی نہیں کر رہے تھے تو یہ ظم تھا کہ میں انفرادی نہیں کر رہا تھا کہ متعلق کسی دوسرے کو شک ہو سکتا ہو خود رسول اللہ صلعم کو دونوں صورتوں میں شک نہیں ہو سکتا یعنی خواہ دشمن بھی ہوں یا جسے آپ کو شک بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ شک جہالت کا نام ہے اور آپ کو ظم ہو کر یہ کیا ہو شک کا خدا تعالیٰ جو ان کے متعلق ہو سکتا ہے جو ایک دہیائی اور بدینہ جب کی حالت میں ہیں۔ نہیں جانتے کہ اسے سچا کہیں دیکھ کرے جو نا کہیں کہیں ایک بات کہنے میں بھی دوسری چیز شخص کے اندس قدر قدرت یقین جبری ہوتی ہو کہ سینکڑوں دلوں کے اندسائیں یہاں ایک کدورت کے اندس میں جانا قبل کرے نہ قرآن کو دیکھ کر یہ کیا اس کے متعلق کہ اسے شک ہو کر اس کو شک ہو اور اس سے انکار تبت نے یہ باطل واضح کر دیا کہ نہ ان فرمایا کہ تو جھٹلے والوں میں سے ہو۔ یہاں بھی خطاب واحد ہو اگر شک کہے دے خود ہاں بدینہ صلعم میں تو جھٹلے والے بھی ہمیں ہو گئے جو ایک ایسی جبری باطل بات ہو کہ اس کے لئے کوئی دلیل ہو نہیں اور اس سے بھی نہ زیادہ صفا نے سے آیت ۴۴ میں فرمایا لایا انا انکم فی شک من دین دین کے لوگو اگر تمہیں میرے دین کے متعلق کچھ شک ہو جس سے معلوم ہو کہ وہی لوگ جن کو یہاں بیضہ عاصہ خطاب کیا ہو وہاں بیضہ صغیر خطاب کے بات کو کھانا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن  
کرم کی تعلیم کیسے دی  
کہ کلام اللہ ہے۔





۱۱  
 ﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَعْيُنَ﴾

ثُمَّ يَخْتِمْ لَكُمْ دُورَ الْبَازِغِينَ أَمْثَلُ ذَلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نَحْمَدُ الْمُؤْمِنِينَ ۱۰

پھر تم پر دُور بازوؤں کی مانند جو اُن کے لئے بدترین چیز ہے اور تم پر سزا کی بات دینے کے لئے کہہ رہا ہے

النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنِّْي فَلَا تَعْبُدُوا لِلدِّينِ تَعْبُدُونِ مَنْ

لو کہ اگر تم میرے میں شک ہے تو میں ان کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم اللہ کو چھوڑ کر

دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَلَمَّا تَأْتِ الْوُجُوهُ

عبادت کرتے ہو لیکن میں اس کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہو اور جب علم دیا گیا ہو کہ میں لوگوں

الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنْ رَأَوْهُمُ وَجْهَ اللَّهِ لِيُنْزِلَ خِيفًا ۚ وَلَا تَكُونُ مِنَ الْمُسْهِلِينَ ۱۰

میں سے ہیں اور کہ تو اپنی قوم کو راست روی کرنا اور دین کیلئے مضبوطی دے اور مشرکوں میں سے نہ ہو ۱۰

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ

اور نہ مانگو جو اس کے سوا نہ نفع دے نہ ضرر دے اور نہ نقصان دے تاکہ

اللہ کے حکم سے تھا

۱۰ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَعْيُنَ﴾ جب پچھلی آیت میں عذاب کے انتظار کے لئے کہا تو اب بتایا کہ جب عذاب آتا تو رسول اللہ ان کے ساتھ مومن

نجات دلا دے یا یہی دشمنوں کے علم سے راضی حال کہتے ہیں تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو کشتی

دی جاوے اور بارہ فرمایا اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دینگے یعنی اعدائے دین کے ظلم سے چھڑا کر صرف رسول کے ساتھ ہیں

بلکہ جب کبھی مومنوں پر مصائب آئیں تو قرآنی طرح ہم ان کو بھی نجات دے دیں گے۔ بلکہ درمیان میں عذاب عظیم لا کر دے

اور بھی رو کر دیا ہو ۱۰۔ قدر تاکید کے باوجود کج طرح مسلمان ملکوں کے ملک اور قوموں کی قومیں مصائب میں گرفتار

ہیں مگر کیوں اس لئے کہ مومن نہیں بنے۔ اگر مسلمان سچے دل سے مومن بن جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مصائب کو

خود دور فرما دے ۛ

۱۱ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَعْيُنَ﴾ کی تفسیر کے مضمون کو قرآن شریف نے بار بار دہرایا جو اس صراحت کے ہوتے ہوئے کسی کو

آپ کے دین میں کیا شک ہو سکتا تھا یا اس پر وضاحت کی دینی جن کی تم عبادت کرتے ہو اس کی میں عبادت نہیں کرتا

بلکہ میں اس کی عبادت کرتا ہوں جو تمہیں وفات دیتا ہو اس خاص صفت کے اختیار کرنے میں ایک تو یہ اشارہ ہے

کہ ان مشافروں کو قرآن خدا یا خدا کی طرح سمجھا ہوا ہے وہ بھی آخر مرتے ہیں اور دوسرا یہ کہ تمہارا کوئی معبود نہیں

مرت سے نہیں بچا سکتا ۛ

۱۲ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَعْيُنَ﴾ اس آیت میں خطاب پھر بدل گیا ہے اور یہی آیت میں تھا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں

اصل اور یہاں ہے کہ تو اپنی قوم کو دین کے لئے مضبوط رکھ اور مشرکوں میں سے جو جس سے صاف ظالم ہے

کو دوسرا مخاطب مرا ہے اگلی آیت اور بھی اس کی وضاحت کرتی ہو ۱۰۔ آیت تک یہی عام خطاب ہو اسی لئے

آیت ۱۰ میں پھر دوبارہ فرمایا قل ۛ

۱۰۷ وَأَنكَرُوا مِمَّنَ الظَّالِمِينَ ۝ وَأَن يَسْسَكَ اللَّهُ بُصِيرًا فَلَا تُفْلِحُ لَهُ إِلَّا هُوَ

تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہرگز اور اگر اللہ بصر کوئی تحفہ پہنچائے تو اس کے سوا اس کے دور کرنے والی کوئی نہیں

وَأَن يَرْدَكَ غَيْرَ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۝

اور اگر وہ کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو روک کر دے گا کوئی نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہو اسے پہنچاتا ہو

۱۰۸ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ

اور وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے کہہ اسے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف حق آچکا

فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا

سو جو کوئی ہدایت اختیار کرتا ہو وہ اپنی جان کی بھلائی کیجئے ہدایت اختیار کرتا ہو اور جو کوئی گمراہ ہو جائے وہ اپنی گمراہی کا وبال ہی پر پڑے

۱۰۹ أَنَا عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ وَإِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝

میں ہم پر قادر نہ نہیں ہوں اور اس کی ہر چیز کو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میری آنکھ کو اس کی ہر چیز کا فیصلہ ہے اور وہ بہت ہی نصیر و نصیحت ہے

۱۱۰ ۱۱۱ اِس رُحْمِیْ مِیْنِ مَرْمَیْمُوْنَ اُوں کافروں کو انگ کر کے آخر پر فرمایا کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کی وحی کی پیروی کے جاؤ

مشکلات سے اللہ تعالیٰ خود باہر نکالے گا اور دونوں گروہوں میں فیصلہ کر کے دکھائے گا کہ حق پر کون ہے۔ ایسی ہی میری

آیات کا جن میں حق کی آخری کامیابی کو معذروشن کی طرح ظاہر کیا گیا ہو اور خدا کا جب کفار کی مخالفت فتح کر کے

ساتھ ٹوٹ گئی تو گروہوں کے گروہ اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے +



۞ اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ یَّوْلٰیْسَیْرٍ ۚ وَاِنْ اَسْتَغْفِرُوْا لَکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاِنَّکُمْ مِّنْ دُوْنِ یَّوْلٰیْسَیْرٍ ۚ

کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ ہو یہ بتائیں، اس کی طرف سے جہاد کے ذرائع اور اسے مغربی دنیا میں ادھر کہ اپنے بچے بخشش مانگے پھر

تَوَلَّوْا الْيَوْمَ بِمِيتَعَتِكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ

اکلی طرف نوشتہ ذمہ تیس ایک وقت متحرک اچھے سامان کے خزانہ پہنچا بیٹھا

۴ فَضْلُهُ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ إِلَى اللَّهِ

فضل کے ساتھ اور اگر تم ہر جاؤ تو مجھے تم پر ایک بے دن کے عذاب کے آنے کا ڈر ہے' (تکۃ ۱۲) اسی کی طرف ہی

مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۱۰۱ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتُمْ يَتُوبُونَ صِدْقٌ وَهُوَ لَيْسَ خَفِيًّا

تم بیک وقت کہنا دو اور وہ ہر چیز کا وار ہے      سنو یہ اپنے سینوں کو دوہرا کر رہے ہیں      انکس سے بچے

مِنْهُ الْآخِينَ يَسْتَخْشُونُ شَيْأَهُمْ لَا يَعْلَمُ مَا يُبْرُونَ وَمَا يَعْنُونَ

میں سنجیدہ اپنے کپے لیٹ لیتے ہیں وہ جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں

عَشْرَ  
الْجُزْءِ الثَّانِي

۷ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَمِمَّنْ دَاخِلَةٌ فِي الْأَرْضِ الْكَلْبُ الْعَلَى السَّوْدِ ۝

کیونکہ وہ سینوں کی بات کو جاننے والا ہے ﷺ اور زمین میں کوئی جاندار نہیں مگر اللہ کے ذمہ ہی اس کا رزق ہے۔

۱۴۴۱ھ پہلے حصہ میں بیان فرمایا کہ اگر تم گنہگاروں سے استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ کی فرامہداری کی طرف رجوع کرو تو تم

سے تمہاری دنیا بگڑ نہیں جاتی بلکہ اس زندگی میں بھی اچھا سامان ملتا ہے۔ اور دوسرے حصہ میں ذی فضل سے مراد

عمل صالح میں زیادتی والے اور مغضلہ میں خیر یا تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عظیم سے اسے دیتا

ہے اور یا ضمیر سی ذی فضل کی طرف ہے اور مراد کے فضل یعنی صلح کی جواز ہے +

**۱۰۔** یمنوت، جی السی ہیں اس کے ایک جسم کو دوسرے پر ٹوٹا یا پتہ کیا۔ دوسروں بھی اسکے منی آئے

ہیں۔ اور یہ دونوں صدائے رحم کے سوا کچھ نہیں۔ اور جب ظاہر کے ہیں اور سنیوں میں بس چھپا کے ہیں دنیا اور جاہ کے لئے۔

ہوتا ہے۔ اور جہاں مرض کرتا ہے وہ اس پر مشتمل ہوتا ہے +

لیستفوا! منہ میں غیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہر ایسی اس عبادت کو جرح سے رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سے چھپا چھپو

یستمن ثیابہم کے معنی ہیں کہڑوں کو پھینٹنے ہیں اور مراد اس سے یہ توفیق ہو کہ اپنے کانوں پر لمپٹ لیتے ہر

گویا سنے سے اعراض کوئے ہیں اور کیا یہ دورِ جہنم سے گناہ یہ جس طرح گناہی ذلیل اور گناہی توبہ و دوشے سے گناہی

[illegible]

*(Musical notation)*



وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

اور وہ اس کے مشرے کی جگہ اور اس کے سونپا جگہ کی ہر ایک جگہ کو سب ایک کتب میں ۱۱۴۲ اور وہی ہے جس نے پہلے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَنتُمْ

اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر چھ دنوں میں آزمائے کوئی تم میں

أَحْسَنَ عَمَلًا وَلَئِنْ أَنتُمْ مَتَعُوْنُونَ مِنْ بَعْلِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

بہتر عمل کرنے والے اور اگر تم کو مرثیت کے پہاٹے جاؤ گے تو جو کافر ہیں کچھ

إِنْ هَذَا إِلَّا عَجْرٌ مُبِينٌ ۝ وَلَئِنْ أَخْرَنَّا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أَمَةٍ مَعْدٍ وَذَقُوا

یہ تو مزاح جاؤ گے ۱۱۴۳ اور اگر ہم ان سے عذاب کو ایک مقررہ مدت تک پہنچے تو ال دیں

۱۱۴۳ ادا ہے کہ مرنے کے لئے دیکھو ۱۱۴۲ اور مستقیم اور مستقیم کے لئے ۹۹۹

مشقہ ۱۱۴۲  
پہاٹے کے لئے

تمام کارندوں کا رزق، شمس کے دوسرے سے مراد یہی جو کہ اللہ تعالیٰ نے نذق کے سب سامان پیدا کر رکھے ہیں، پہلے  
نہیں کہ انسان کا عرش یا نذق کی فکر نہیں کرتی چاہے بلکہ آیت ۳ کے معنی کی طرح اس کا عرش پر یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر  
سے انسان سے دینے کے سامان جن میں جاتے ہوئے نذق تو حال میں پہنچ سکتا ہو سکتی کے اختیار کرنے سے نذق نہیں رک جاتا یہ  
وہذا فرج جب کفار طبع کی طرح ان فتنیں سامانوں کو پہنچاتے تھے اور اس سے قبل شب ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان خوراک میں  
بھی ان ملک پہنچا بندہ کر یا تھا پس جب پہلی آیت میں کفار کی عداوت کا ذکر کیا تو یہاں سامانوں کو تسلیم دی کہ وہ نذق کے سامان  
کو حتم سے نہیں جہین سکتے اس کے پیشی لینا کہ شمس پہرہ میں نذق پہنچ جاتے گا درست نہیں ہر ایک جاور اپنے نذق کی کما  
میں نکلتا ہو۔ چلا اور چہ یعنی جاور کا ذکر ہو اور جاور اور جاور میں جیسے نباتات وغیرہ امتیاز یہ ہو کہ جاور کو اپنا  
نذق اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے سامانوں سے تلاش کرنا پڑتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قابل بنایا ہو کہ وہ چلیں اور  
پھر اس امتیازات وغیرہ اپنا نذق اسی حالت میں پہنچتی ہیں جس حالت میں وہ ہوتی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ اس کا مستقر اور مستودع  
جائے۔ جو اس میں دوڑوں و زمینوں کی طرف اشارہ ہو جس کی تفسیر اگلی آیت میں فرمائی +

۱۱۴۳ چہ ہر میں آسمان اور زمین کی پیدائش کے لئے دیکھو ۱۱۴۲ بن جبریل صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہو کہ یہ وہ  
ہزار سال کا تھا۔ کمال حقیقت وہی جو جو دناں بیان پہلے ہو کہ وہ چاہے اس سے چھ حالتیں ہیں اور یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو کہ ہر حال  
میں کتنا وقت لگا +

۱۱۴۳  
اللہ کے مراد

کان عرشہ علی الماء وعرش کے لئے دیکھو ۱۱۴۲ مشر بن نے یہ مراد لی جو کہ خلق سے پہلے اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔  
اور مسلم ہے کہ کان اللہ تعالیٰ وادہ بین معہ شئی وکان عرشہ علی الماء جس کی تفسیر میں ابن الکمال لکھتے ہیں کہ اس کے عرش  
سے مراد اس کی قدیریت ہو اور آدہ میں اشارہ صفت حیات کی طرف ہو، جہاں تک عرش کا سوال ہو جو عرش میں وہ حق  
طبیعیہ کے کما چاہے کہ جس طرح کہ اس سے مراد علم ہے۔ عرش سے مراد قدرت ہے پس عرش کے یا خدا قدرت کے کہانی پر



أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ فَلَمَّا كَثُرَ نَزْلُهُ نَزَلَ عَلَىٰ يُسَىٰ بْنِ يَدْمَا ۚ وَصَارَ إِلَيْهِ ۱۲

یہی وہی کے معافیت اور بڑا اجر ہے تو کیا دوس کا کچھ حصہ جو تیری طرف ہی کیا جاتا ہو چھوڑ دینا اور تیرا سنبھال

صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُتُبٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ

تنگ ہوتا ہو کہ وہ کہتے ہیں اس پر نازل کیوں نہیں، کیا گیا یا اس کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا تو صرف ڈرانا ہے وہاں جو

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ قُلْ فَأَنزِلُوا عَشْرَ سُورٍ مِثْلَهُ ۚ ۱۳

اور اللہ ہر چیز کا کارساز ہے کیا کہتے ہیں کہ میں نے جھوٹ بنا دیا ہے؟ کہہ دو جس جیسی دس سورتیں بنائی

مُفْتَرَاتٍ ۚ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

ہوئی کے آؤ اور اللہ کے سوا جے پا سکتے ہو یا

الحکم ہے ہجۃ ۱۲۳۸

دنیا طلب انسان کی تھوڑی کا ذکر کیا ہو پہلی آیت میں یہ کہ خدا اسکے بعد کہ آنا ہو تو چھ جادوں طرف سے نازل ہوتا ہے چنانچہ وہ پہلی  
غوث کی بھی ناسخ کرنا ہو اور اس میں یہ کہ وہ کہے بعد کہہ ملتا ہو تو غوثی میں چھ نالیں سنا، اور اس پہاڑ تڑا ہو اور دوسروں چھ  
کنا ہو اور یہ بھی ہو کہ وہ دنیا کے دھوکوں اور تھوڑوں کے آگے نہ پڑے تو خدا کے فضل اور رحمت سے نالید ہو نہ چاہتے اور ان کے چھ جادے پڑا  
چاہتے ہو یا دین کے مال اور کام کو ماضی چیزیں سمجھتے۔ یہ زندگی کی فرض نہیں انکی آیت میں بتایا کہ خلق انسانی میں اہل چیز صبر  
اور زندگی کی خواہ اعمال حاصل ہے پس پہلی پہلی اور دنیا طلب کے مقابلہ میں اعمال حاصل کرنے والوں کا ذکر کیا +

۱۲۳۸ اہلک تارک فعل یہاں ترقی کے لئے نہیں بلکہ تہید کے لئے ہو جیسی یہ امر یہ دیکھو کہ تہید کے لئے بغاوت دیکھو کہ تہید نہیں کر  
اور یہ استغنا مکاری جو اور بعض سے توجہ مراد دیکھو یعنی شاید یہی دیکھو کہ اس کو یہ ترقی دوسرے لوگوں کی طرف سے جو طلب میں ہی تھے  
چاہتے ہیں یا ایسی آندو کہتے ہیں کہ انھیں علم تبلیغ کا کچھ حصہ چھڑیں (ر) +

خانی بہ صد لک ویکھو ۱۲۳۸ مراد وہاں محرم ہو تا ہو کہ کہ جس سے بھی سہنہ میں تھی پھر ماری ہو +

کتنی مال کو کہتے چلے جانا، اس کی مخالفت کرنا کتنی ہے والدین یکننا من الذہب والفضة (التوبة ۳۴)  
اور اس کے معنی مالِ عظیم یا خزانہ ہیں (ر)

دنیا داروں کے خیالات دینی زندگی کیسے ہی مراد ہوتے ہیں اس لئے کہتے ہیں نبی یا مسخ عنوق آتے تو یہ بھی مذاق  
لائے جائے لاکھ اس آگے کی فرض ہے کہ مال دنیا کو اپنا محبوب دنیا نہیں مال دنیا کی محبت کہ وہ کہنے آتا ہو مسلمان بھی کج  
ایسا ہی صلح چاہتے ہیں جو ان کو بہت سادیا کا مال دیکھے۔ دوسرا مطالبہ یہ ہو کہ فرشتہ ساتھ ہو جو یا دہ حانیت کو بھی مادی  
نگ میں دیکھنا چاہتے ہیں فرشتہ تو نبی کریم صلعم پر نازل ہوتے تھے۔ نگان کے دیکھنے کے لئے دوسری انھیں چاہتے ہیں ایسے  
ایسے حاضرین سنا کر ہی کہ صلعم کے دل پر کیا کیا حکم نہ کر، تاہم کا تو فرمایا کہ ان باقوں پر غم مت کہہ کوئی ان باتوں کی وجہ سے  
غم نہ دے وہی کو تو ترک کر لیا نہیں +

۱۲۳۸ ایساں اس سورتوں کے مقابلہ میں لانے کی تھی جو اس سے معلوم ہوا کہ یہ سورت سرور میں سے پہلے کی نازل ہو  
کہ یہ سورت میں ایک سورت کے لئے لاکھ ہوں اس کے بھی پہلے تھیں تو ان کی کش لائے لاکھ ہوں وہ بھی سورت میں ہو +

جہاں وہ کہ اور کہ

محل

ضیق صدر

کتنی

دنیا داروں کے مذاق

قرآن اکثر انسانی

۱۳ **فَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْكُفْرَ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ**

پھر اگر وہ تمہاری بات قبول کریں تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے اور کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہو سکتا

۱۵ **أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّهِمْ لَهَا لُحْمًا أَلْمًا**

تم فرماؤ مسلمان ہو ۱۳۳۹ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت ہی چاہتا ہو ہم نہیں ان کے لیے ایسی دھنکی

۱۶ **فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يَخْضُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْأَحْزَابِ الْإِلَاحُ**

میں پر سہ وہ جو وہیں اس لیے لگے ساتھ کوئی کہ نہیں کی جاتی یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آفت میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں

۱۷ **وَجِطَ مَصْنُوعَاتُهَا وَيَبْطُلُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ أَفَسَوْفَ كَانَ عَلَىٰ بَيْنَتَيْنِ**

اور جو کچھ انہیں اس زندگی میں کیا تھا اس کا مٹنا بھڑکنا ہو گا وہ کرتے تھے بے جا اور بیکار اور ان کے لیے کسی دلیل نہ ملے گی

**رَبِّهِمْ وَيَتْلَوْهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمَنْ قَبْلَهُ كُتِبَ بُرْهَانًا مَّا وَرَعَهُ**

اور اس کو دیکھ کر ایک گواہ اس میں ملے گا جو اس سے پہلے اس کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی

**أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۝ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ**

یہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی فرقہ میں سے اس کا انکار کرے تو اس کا ٹھکانہ آگ ہے

**فَلَا تَأْكُلُ فِي مَرِيئَةٍ قَوْلُهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ**

سو تو اس کے بارے میں کسی شک میں نہ رہ۔ وہ حق ہے سب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ نہیں مانتے ۱۳۴۰

۱۳۴۱ **يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَرْثَاتِهِ طَرِيقًا ۚ فَمَنْ شَرَفَ اللَّهُ فَمَا لَهُ مَضَاجِيرُ**

شریف کی مثل نہ لائیں تو جو لوگ یہ مشرکی طاعت سے ملاتے رہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جاتا رہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جاتے رہیں

دیکھ کال اور راسی علم کی باتیں ہیں جو ہر شے کے علم میں نہیں آسکتیں تو اس سے پہلے انہیں نصاحت عقلی کا نہیں بلکہ یہ کہی سوز

جن میں دیکھا علم ہو ۱۳۴۲

۱۳۴۳ **يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَرْثَاتِهِ طَرِيقًا ۚ فَمَنْ شَرَفَ اللَّهُ فَمَا لَهُ مَضَاجِيرُ**

دنیا کی کوئی بات نہ لائیں تو جو لوگ یہ مشرکی طاعت سے ملاتے رہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جاتا رہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جاتے رہیں

دیکھ کال اور راسی علم کی باتیں ہیں جو ہر شے کے علم میں نہیں آسکتیں تو اس سے پہلے انہیں نصاحت عقلی کا نہیں بلکہ یہ کہی سوز

جن میں دیکھا علم ہو ۱۳۴۴

۱۳۴۵ **يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَرْثَاتِهِ طَرِيقًا ۚ فَمَنْ شَرَفَ اللَّهُ فَمَا لَهُ مَضَاجِيرُ**

دنیا کی کوئی بات نہ لائیں تو جو لوگ یہ مشرکی طاعت سے ملاتے رہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جاتا رہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جاتے رہیں

دیکھ کال اور راسی علم کی باتیں ہیں جو ہر شے کے علم میں نہیں آسکتیں تو اس سے پہلے انہیں نصاحت عقلی کا نہیں بلکہ یہ کہی سوز

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَ ۱۸

اور اس شخص کا ظالم کہ جو جو اپنے رب پر جھوٹ بکسے یہی وہ ہیں جن کے سامنے اپنے رب کے سامنے لائے جائیں گے

يَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

گواہ کہیں گے یہی ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بکھڑا کر دیا ہے سنو شک کی سنت ظالموں پر ہے ۱۹

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ يُعَذِّبُهُمْ وَأَسْفَلَ سَفَاتِهِمْ يُدْخِلُ لَهُمُ الْأَخْزَافَ ۖ هُمْ كَافِرُونَ ۱۹

جو ان کی راہ سے روکتے ہیں اور ان کے لئے کبھی عاجز ہیں اور وہ آخرت سے بھی منکر ہیں

احزاب - جزیف کہتے ہو وہ وہ اس جاعت کو کہتے ہیں جس میں شمت اور غر، حزب الشیطان (الحادۃ - ۱۹)، حزب اللہ (الحادۃ - ۲۰)، ای الحزب من احضلنا لبقا اعداؤ (الکھف - ۱۲۰) لمارا المؤمنون (الاحزاب - ۲۰) ۱۹

دنیا اور اس کی دینیت کے طالب کے مقابل پر ہیں ایک دوسرے فریق کا ذکر کیا جو جن کا مقصد نہ تو جنت بلکہ دنیا ہی کا فتنہ ہے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے

اور قرآن کی دینیت سے مراد وہ ہے جو دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے دینیت میں دنیا پر ترجیح دے



فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا تَأْتِيكَ الْبَشَرُ أَثْمَلْنَا وَمَا تَأْتِيكَ أَتْبَعَكَ ۚ

تو اس کی قوم کے سرداروں نے جنہوں نے کڑا کیا کہ اگر ہم تجھے اپنے ہی جیسا بشر دیکھتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کتیری ہیری

الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِكُلِّ الْإِسْلاَمِ كَمَا نُزِّلَتْ عَلَيْهِمُ مِنْ فَضْلِ بَلْ نَقْظُكُمْ كُنْزِينَ

سچان لوگوں کے کسی 2 کی جو جو ہم تک نہ لے گیا وہ بھی اس سرسری نظر سے ادھر ہم تک نہ پہنچا وہ پر کافی کیفیت نہیں تھا کہ ہم تک نہ لے گیا

۱۳۵۶ھ : انڈیل کی فتح ہو اور ڈنڈل اور ڈنڈل کی تہذیب خرابیوں کو کٹتے ہیں اور ہرگز نہیں سجدہ و بیعت پر  
مجبور نہ آئے، دلی و منگھر میں برائی انڈیل الص (صحن) سے واقعتاً الاذنون (السلام) ۱۱۱۱ھ

**تذیل۔ آڈیو**

بادی الریے۔ بَدَا کے معنی ظاہر ہوا اور بَدَا کے معنی شروع کیا۔ اور بادیا دونوں سے ہو سکتا ہی کیونکہ ہمزہ یا ہے

پادی الراے

پہل جاتا ہو۔ صورت اول میں بادی الراس کے معنی ہونگے سرسری نظر سے۔ صورت ثانی میں پہل نظریں حاصل ایک ہر مطلب یہ ہو کہ تیرا اتباع جن لوگوں نے کیا ہو انہوں نے غور و فکر کے کام نہیں لیا +

سب سے پہلا اعتراض انبیاء پر یہی ہوتا ہے کہ یہ ہماری طرح بشر ہیں۔ کھانے پینے اور عواجن بشری کے محتاج ہیں حالانکہ ان بشری

عبدالرشید بیگ

بشر کیلئے رہنما اور ہادی کا کام دے سکتا ہو۔ جو شخص عروج بشری کا حتمی نہیں وہ بشر کے لئے نود کا کام کیونکر کر سکتا

ہے۔ اگر اعلیٰ تعلیم انسانوں کی رہنمائی کے لئے کافی ہوئی اور کسی نوجوان کی ضرورت نہ ہوئی تو بلاشبہ جو سکول نظام یہ تعلیم فراہم کرے گا۔

یہ ایک اور روایت ہے جو روایت دیگر کے اسناد کو پچھا کر دی جاتی ہے۔ یہ روایت میں بھی سیم کی صورت میں اسی طرح کی روایت ہے۔

۳۷ کئی کے پیر و شریع میں غریب لوگ ہوتے ہیں لہذا وہ نوشتہ دولت اور حکومت میں سست ہوں وہ اللہ تعالیٰ کا طرف کیاں

رجوع کرتے ہیں۔ انہی کو یہاں ملاؤں کی کھائی گویا دولت و مرتبہ و نجی کو وہ لوگ شرف اور بزرگی کا معیار قرار دیتے ہیں۔

مزدوری کے کمانے اور کھانے والے ان کو ذیل فقراتے ہیں۔ جہاں ہر ماہ صوبی یا مزدور۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

مردودی اور کثرت ہی شرف انسانیت ہو۔ بعض روایتوں میں جو کہ یہ لوگ جو حضرت نوح کے ساتھ تھے حمام اور مچھلی تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ پیشہ بڑھتی تھے۔ آپ کے حواری اہی گیر اور دوسروں نے یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ چھوٹوں کو بڑوں کی

عظیم کے بلند مقامات پر پہنچا ہے اور عسکریوں، شہریوں کو جوئی کی طاقت لے رہے ہیں۔ عظیم کے بلند مقامات پر پہنچا ہے اور عسکریوں، شہریوں کو جوئی کی طاقت لے رہے ہیں۔ عظیم کے بلند مقامات پر پہنچا ہے اور عسکریوں، شہریوں کو جوئی کی طاقت لے رہے ہیں۔

اگرچہ اس شخص کے بارے میں کوئی حوالہ نہیں ملتا ہے، لیکن اس شخص کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ایک شخص تھا جس نے اپنے آپ کو ایک شخص کے طور پر پیش کیا تھا۔

اپنے اقدار سے کم تاوان کیا کہ یہ معلوم ہو کہ ہر قسم کی محنت و مزدوری قابلِ عزت مشے ہے جن لوگوں نے اس پاک اصول سے روٹ کر

کی ہے ان کے لئے جو لشوہرہ کی صورت میں منظر اچھلا کر دی گئی تھی جو تیسرا اعتراض یہ ہے کہ حرکت یعنی غنی اور اس کے متبعین کو ہر گز

فضیلت نہیں، اس سے بھی مراد و نبوی طور پر فضیلت اور مرتبہ ہی حالانکہ اہل فضیلت وہ ہی جو اخلاق اور روحانیت سے پیدا

ہوتی ہے جس کے سامنے دنیا کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ وہ تہذیب کے مری جو کج ایشیا کے باشندوں کو رازوں کی فتح سمجھتے ہیں

اپنی کرویں ایک ایشیائی (بمطابق پیشہ) خبار کے سامنے بھگاتے ہیں یہاں تک کہ اسے خدا بناتے ہیں جس سے معلوم ہوا

لے اس حکومت کو ہمیں اطلاع اور روک تھام کی ضرورت ہے +





وَلَا أَقُولُ لَكَ مَلَكَ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ

اور میں کہتا ہوں کہ میں نے تم کو ملکہ نہیں بتا دی تھی کہ تم لوگ کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو

خَيْرُ مَا اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ إِنَّ الَّذِينَ الظَّالِمِينَ قَالُوا يَنْبَغُ قَدْ

نہیں دیکھ مشغوبہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں وہی صورت میں پیش کیا کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بقیہ

جَادِلْتَنَا فَالْتَرْتَ جَدَلْنَا فَاتَّبَعْنَا مَا بَاعِدُنَا إِنْ كُنْتُمْ مِنَ الصَّادِقِينَ

ہم سے جھگڑا کیا اور ہم سے بہت زیادہ جھگڑا کر چکا تو جس کا رد وعدہ دیتا ہو وہ ہے اگر تو ہمیں میں سے ہو

قَالَ لِنَا يَا نَبِيَّكُمْ رَبِّهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ وَلَا تَقْعَبُوا نَبِيَّكُمْ إِنْ أَنْتُمْ

اس سے کہہ اس (عذاب) کو اللہ تعالیٰ نے آج تک جب وہ چاہے گا اور تم (میں) عاجز نہیں کہتے اے میں یہ بات سننے میں نہیں آتی کہ تم لوگوں

أَنْ أَنْتُمْ لَكُمْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

کہ تمہاری فرخندگی میں اگر اللہ کا ارادہ ہو چکا ہو کہ وہ تمہیں ہلاک کرے وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوگ لوٹے جاؤ گے

کہ وہ انبیاء اور پیغمبروں کا مال قرین نزد انسانوں کے لئے ہوتے ہیں جو کہ مال ان کے اعتقاد میں ہر وہی مخلوق خدا کی خدمت

میں صوف کہتے ہیں احوال کے لئے ان کو قطعاً کوئی فکر نہیں ہوتی یہ نزدیکی اپنے کمال میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

میں ہی نظر آتا ہے اور درحقیقت تمام انبیاء کے تذکرہ میں اصل غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بلند کی طرف توجہ دینا ہے

جس سے مخاطب ہستی حاصل کر سکتے تھے انہی انبیاء کا نزدیکی ہوتا ہو کہ وہ مال نہیں چاہتے اور دنیا داروں اور صاحبانِ مال

و دولت سے انہیں کچھ نہیں ہوتا ہو تاکہ ان کے تعلقات انہی لوگوں سے ہوتے ہیں جو اخلاق اور روحانیت کو مد نظر رکھتے ہیں

اس لئے فرمایا کہ جو لوگ اپنے دیکھنے والے میں یعنی مال دنیا کی جگہ اللہ تعالیٰ کے تقاضا کو اپنی زندگیوں کا مقصد اور غماز بناتے ہیں

وہی اس بات کے اہل ہیں کہ نبی کے پاس رہیں دنیا داروں کی خاطر ان لوگوں کو نبی کی اس طرح جواب دے سکتا ہو

۱۲۵۹۔ تنہا وہی اس کا اس مذہبی ہے اور ذہنی حکم میں اس پر عیب لگایا۔ اور اللہ واد اس سے بہا اقبال ہو

جس کی تاواں سے مل گئی ہو۔ اور تو وہی اچھٹکے معنی میں تمہاری آنکھیں ان پر عیب لگا یا انہیں حقیر قرار دیتی ہیں۔ یادو

نہیں حقیر معلوم ہوتے ہیں +

یہ باتیں سننے کی جاتی ہیں کہ کسی قسم کے مذہبی فحش کو مد نظر کر کے کرنا شخص اس تعلیم کو قبول کرے کہ وہی کے قبضے میں مال و دولت

نہیں ہے کہ اپنے تئیں کو بلا مال کر دے وہ عیب دانی کا دعویٰ کرتا ہو کہ اپنے سابقہ کو عیب دانی سے تخلیق ہو جائے وہ وہی کو

ہوئے کا دعویٰ کرتا ہو کہ آپ ہی حجاج بشری سے پاک ہو۔ ان تئیں دین کے لوگ حقیر و ذلیل کہتے ہیں اس لئے کہ ان کے پاس بہت مال نہیں

یادو جسے مرتبہ نہیں دینے متعلق وہی کا امیدوار ہوتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو دیکھ کر کہیں کہیں ملایا ہو کہ اگرچہ تیار ہو

۱۲۶۰۔ لیکن یہ کہ اس لئے دیکھو وہی انسان کی قیہ فرامی دوسرے کے کام نہیں آسکتی جب وہ خود غلط ہو یہ قدم مانتا ہو اچھا وود

فصل ہستے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اگرچہ نہ لایا بلکہ اس کا حکم لگا دے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا حکم کسی وقت لگا تا ہو جب وہ یہ دیکھتا ہو

بیت انبیاء و اولاد  
وہی واد کے لئے  
بلا ہوتا +

حضرت نبي محمد ﷺ  
کی 4 کت

۴۶ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ اِنْ افْتَرَيْتُهُ فَاْجِرِمْ وَاَنَا رِئِیْسُ الْمُتَكِبِرِیْنَ وَادْعِ اِلَیَّ نَجْدًا

کوتیری قوم کے کوئی بیان نہیں ملتا۔ مگر یہ جو بیان لاپلا سوا اس کے سب سے کم مذکورہ کرتے ہیں ۱۳۶۲ء ہجری قمری

٣٨ بَاعَيْنَا وَحِينَاوَلَاخُاطِيفٍفِيالَّذِينَظَلَمُواأَنَّهُمْمُتْرَقُونَ ۝ وَيَصْنَعُالْفُلَّكَفَ

میں احمد ہادی علی کے مطابق کشتی بنا اور ان کے بارہ میں کچھ نہ کہنا جو ظالم ہیں کیونکہ وہ فرق کیسے جائیگے ۱۲۶۳ھ احمد کشتی بنانے لگا۔

ایک شخص اپنی اصلاح کسی صورت میں نہیں کرتا۔

تھے ہیں اور اُن کے معنی ہیں حانِ حرّامہ یعنی اس کے کاٹنے کا وقت آگیا اور حرمِ گناہ کو کہتے ہیں (ل) اور مادہ کے معنی

و غولڈا کئے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرم وہ گناہ ہے جو قطع کر دیتا ہے یعنی ایسا سخت گناہ جو اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کر دیتا ہے

دوسری وجہ کہ قرآن شریف میں اجوام اور مجرم سخت کتاہوں پر ہوا لکھا ہے۔ اس جگہ اجرا ہی سے مراد اللہ تعالیٰ پر اقرار کیا گیا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے ساتھ انصاف کرتا ہے، جو وہ حق و کفایت قرار دے گا۔

اس آیت میں خطاب کو بدل دیا اور ذکر آنحضرت معلّم کے مخالفین کا ہے۔

۱۲۶۶ تبلیس ماس کا اصل بٹس یا باتس جس کے معنی شدت و کمزورہ ہیں اور اس کے معنی ہیں لائق ترمیم البتہ و حق تعالیٰ شہس کے انہماک اور عزم کا ثمر

حضرت فتح کوہم کی سخت دلی دیکھ کر سخت غم ہوتا تھا اور بھی انبیاء کو ہوتا ہے، آنحضرت معلّم کے متعلق ہو، اعلیٰ بانغم

اور کو تمام مبین (الشعاع) ان حالات میں اطلاع دی جو کہ یہ قوم اب ہلاکت کے قابل ہی ہو حضرت فح کی دعا رب لا تقدر

۱۶۶۱ ماہ چننا۔ عین آگے ہے لیکن جو شخص کسی کی حفاظت کرے اسے بھی عین کھدایا جاتا ہے اور فلاں بے یقینی کے معنی ہیں

س کی خاقت اور نگہداشت کرتا ہوں اور عین اللہ علیہ السلام کے معنی ہیں تم مشکی خاقت اور اس کی حایت میں رہو۔ اس کی

۱۰۔ دوسری جگہ مجاہد باغیلا (الحق ۱۱۴) یثیسی پہاڑی حالت میں چپی جلی اور حضرت موسیٰ کے متعلق کرد و

غالبی غلبہ اور غلبہ بات کا ایک دوسرے کی طرف نہ مانتا ہو، اور اللہ تعالیٰ سے غلبہ یہ ہو کہ اس کا حکم

سن لینے کے بعد کہ ایک قوم ہلاک کی جانے کی پھر س کی سفارش کی جانے +

آسی کے مطابق بنی اوم اپنی حفاظت کا ذکر اس لئے فرمایا کہ دشمن بہت قریبی پہنچ چکی دی کہ وہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

وَكَلَّمَآرَعَلَيْهٖ مَا لَمْ يَنْفَعُوْهُمۡ يَخْشَوْنَآ اِنَّهُمْ لَشَاعِرُوْنَۙ اَفَاَنْتُمْ لَا تَعْقِلُوْنَۙ

”جیسا کہ اس کی قوم کے سردار سرگندہ سے پہلے کہ انہیں ہم پہنچے تو ہم بھی تم پہنچتے ہیں

كَمَا تَتَخَوْنَۙ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَۙ مَنْ يَّاتِيْهِ عَذَابٌ يُخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِۙ

جیسے کہ تم پہنچتے ہو ۱۳۶ سو تم جان لو گے کہس پر وہ عذاب آتا ہو جس سے رسوا کرے اور کس پر قلمبند ہوگا

عَذَابٌ مُّقِيْمٌۙۙ اِذَا جَلَّآفَرْنَا وَاَفَارَآلْشُّوْرَۙ قُلْنَا اٰجِلٌ فِیْہَا لَمْ يَكُنْ

عذاب اُترتا ہے یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور زمین پر پانی نہ رہا تو ہم نے کہا اس میں ہر ضرورت کی شے تھی

ذَوٰجِبَیْنِ اثْنَيْنِۙ وَاَهْلَآلَآلَاۤمِنۡۙ سَوَّیْنَا لِقَوْلِہُمۡنَاۤ اَمِّنٌ وَّاَمِّنۡ مَّعَہٗۙ اِلَّا قَلِيْلٌۙ

وہاں دو دوسرا کر لے اور اپنے اہل کو سوائے اس کے کہ اس کے تعلق سے ہم نے حکم دیا اور ان کی جان بچا دی اور ان کے ساتھ تو رہے ہی جان بچاتے

مومنوں کی کتاب پر  
جہی سے مراد

۱۳۶ الشہر منکسر حضرت نوح یا موسیٰ کا واقعی ہستی کرنا مراد نہیں اس لئے کہ امتیاز مومن کی شان نہیں۔ یعنی ان کے  
نسل کے مقابل ہرگز کو بھی جیسا جہاد سیبۃ سیبۃ مثلاً میں اور کثافت نے اس کے معنی، اہل جمال لئے ہیں کیونکہ امتیاز کامل سبب  
جہالت ہو تو محض سے مراد اس کا سبب لیا ہو گا یا مطلب یہ ہو کہ تم اپنی جہالت کی وجہ سے ہم پہنچتے ہو مگر ہم نہیں جان بچتے  
ہیں۔ کیونکہ اصل حقیقت کی انہیں خبر نہیں +

۱۳۷ فادے کے معنی میں جان بچانی جوش میں آیا۔ پانی پانی کے آبال پر پانی کے غضب میں آئے ہر۔ مشک کے پھیل جانے پر  
خارج ہوا جاتا ہو۔ اور پانی جب پھوٹ کر چھڑے سے نکلے تو اس پر بھی خارج ہوا جاتا ہو فاد الماء من العین اور فادۃ جگہ پر جان  
پانی پھوٹ کر نکلے منہ الماء اور پانی کے حوض کو بھی فادۃ کہا جاتا ہو دت، +

تنہوہ کو بعض نے فاد سے معنی کہا ہو اور بعض نے اس کا معنی خارج یا خارج ہوا یا اور تنہوہ کے ایک معنی تو مشہور ہیں  
میں ہمارے دین میں بھی یہ استعمال ہوتا ہو یعنی جہاں رونے پانی پانی جاتی ہو اس کے دوسرے معنی ہوتاج العروس میں دیتے ہیں وہہ  
الارض یعنی سطح زمین میں اور یہ معنی حضرت علیؑ میں بھی ہے اس سے مروی ہیں اور ہم لکھا ہو کہ تنہوہ یا تنہوہ یعنی ہر ایک پانی پھوٹ  
نکلے کی جگہ کو تنہوہ کہا جاتا ہے محفل یا عادی یعنی فادی کے پانی کے اکٹھا ہونے کی جگہ کو بھی تنہوہ کہتے ہیں اور تنہوہ سے ہو کہ  
بلند اور شرف زمین کو تنہوہ کہا جاتا ہے۔ اور حضرت علیؑ سے ایک یہ معنی بھی مروی ہیں کہ فاد التنہوہ مراد یہاں صحیح کا پھوٹ  
نکلنا ہو۔ اور مروی کا قول نقل کیا ہو کہ یہ ایک پانی کا مشہور پھوٹ ہو دت، +

یہاں اس سیلاب کے آنے کا ذکر ہے جو طوفان فرج کے نام سے مشہور ہو عام طور پر یہ خیال ہو کہ اس کی ابتدا میں ہوتی تھی  
کہ ایک تھوڑے پانی پھوٹ نکلا تھا لیکن قرآن شریف کے خود دوسری جگہ میں فرمایا ففجنا ابواب السماء جاو منہا من الغمر ۱۱۔  
یعنی اچھے بہت پانی برسایا اور دھوپیاں جب طوفان کو شہر سے کا وقت آتا ہو تو حکم ہوتا ہو یا مآء اقلی ۴۴، ۴۵،  
بادل تم جا جس سے معلوم ہوا کہ بادلوں سے پانی برستا شروع ہوا تھا۔ اور یہ جو زمین کے اسی آیت میں پانی جذب کیے کا حکم  
سے تو ظاہر ہے کہ پانی زمین میں ہی جذب ہو کر اوپر سے خشک ہوتا ہو تنہوہ کے لفظ سے یہ غلط استدلال کیا گیا ہو کہ پہلے تنہوہ سے

مکمل ہونے

فاد التنہوہ سے مراد



۱۲۲ اِنَّ لِّكَ لَنُفُوۡسًا تَحِيۡرُ وَهِيَ تَجۡرِيۡ بِوَسۡطِیۡ مَوۡجِ الْبَحۡرِ لَا تَوۡدٰی نُوۡحًا بِاٰتِهٖ

یہ تیرے لیے نفوس کا کچھ ایسا کھیل ہے جس سے تیرے دل کو حیرت ہوگی اور نہ تو وہ اپنے پیچھے کو ہٹا

۱۲۳ وَكَانَ فِیۡ مَعۡرِلٍ یُّبۡقِیۡ اَرۡكَبَ مَعَنَا وَلَا یَكُنۡ مَعَنَا الْكُفۡرِیۡنَ قَالَ سَاوِیۡ اِلَیَّ

اور وہ ایک جگہ ایسا ہے جہاں سے ہمارے ساتھ سوار ہو جائے اور کافروں کے ساتھ نہ ہوگا اس نے کہا میں کسی پہاڑ پر

جسکے پھیلنے سے آسمان کا عام ایام میں آفریں اللہ الا امن تجھ کو

پناہ دینا جو مجھ سے بچا ہے۔ کیا تجھے اس کے کوئی بچا ہے اور میں نے گمراہی چکی، جس پر وہ رحم کرے اور

۱۲۴ حَالِ بَیۡنَهُمَا الْمَوۡجُ فَكَانَ مِنَ الْغُرَیۡنِ وَقِيلَ یَاۡدُوۡنُ اٰتِیۡنِیۡ مَا لَیۡكُمَا

ایک دوسرے کے درمیان موج تھی اور وہ ان میں سے ہونے لگا جو دو بچے اور کہا گیا اسے زمین، پانی کی جانب کھینچا اور اسے بادل

اَفَلِیۡ یَغۡیۡضُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَفُیۡضِیۡ الْاَمۡرِ وَاَسۡتَوۡتَ عَلَی الْجُودِیِّ وَقِیۡلَ بَعۡدَ الْقَوۡمِ الظَّالِمِیۡنَ

الروح

ختم ہوا اور پانی خشک ہو گیا اور عالم کا فیصلہ ہو گیا اور کشتی، جہاں پر مشرقتی اور کہا گیا عالم قوم کے لئے دوری ہو گیا

کی قوم کا ذکر وہ دیکھ کر عالم کا اور ارض کا لفظ عام ہو کر کسی حصہ ارض پر یا کسی ملک پر بھی ہوا جاتا ہے حضرت نوح کی قوم کو ان کا

پتا دینا بھی ایک خاص تھوڑے زمین پر ہی تھا۔ ایک ایک آدمی کل روئے زمین پر پھیر سکتا تھا۔ ہمارے ہی کریم صلوات اللہ علیہ کے

کل عالم کی طرف مبعوث کیا تو آپ کی تبلیغ بھی بذیلہ آپ کے تبعین کے آہستہ آہستہ دنیا میں پہنچی مقدس جگہ اگر یہ ممکن ہوتا کہ

کل روئے زمین پر ایک شخص، ایک دفعہ پھر نکلتے اور اس کی تمذیب پر فوراً ساری دنیا ہلاک ہو جاتے تو یہ حضرت صلوات اللہ علیہ کے

لئے ہونا چاہئے تھا حضرت نوح کے لئے جو صرف ایک قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے یہ ہیں ان مقامات میں سے ایک اور جاتی ہیں

کریم: باتیں کی غلطی کی اصلاح کی ہو۔

جبری۔ مجری

۱۲۵ اِیۡجِبۡہُ۔ یہاں کی جہول کی اور اسے پڑھا جاتا ہے یعنی مجھے سے اور اس کا اصل جبری جس کے معنی ہیں تیری سے گڑب

۱۲۶ جیسے پانی۔ جنات جبری من نعمنا الانا ربنا عین جالبہ (الغاشیہ ۱۳) اور کشتی کے چلنے پر بھی ہوا جاتا ہے جو ان کشتی کا

چلنا اور مشرنا اللہ کے نام سے ہو یعنی اس کی احانت یا اس کی قدرت یا اس کے امر اور اذن سے +

ہزل۔

۱۲۷ اِغۡضِلْ۔ اِغۡضِلْ۔ غۡضِلْ کے معنی علیحدہ ہونا اور کان فی معزل سے مراد یہ ہو کہ حضرت نوح سے علیحدہ تھا یعنی مومنوں میں سے

ہلم

دھکا۔ حضرت نوح کے چاچا کو ابھی ایمان نہ آئے۔ یا مراد یہ ہو کہ کشتی سے دور تھا۔

۱۲۸ اِیۡجِبۡہُ۔ تسلیم کنی میں جبر سے گھونٹ گھونٹ کر کے یا قہراً تھوڑا کر کے گل لیا دل، اور یہاں اس لفظ کو اس نے

قدم

خاص

استعمال کیا کہ زمین بھی پانی کو آہستہ آہستہ جذب کرتی چلی جاتی ہو۔

اقطع۔ قطع کے معنی ہیں جیسے سے کھیر پھینکا اور قطع کے معنی کسی چیز سے رک گیا اور قطع اللہ کی معنی ہیں بادل سے کسی ملک کا

غیض۔ غاضبی کے معنی ہیں غصہ ایک چیز کو ہونٹنا یا دوسرے سے اسے کر دینا۔ یا تقیض الامام عام والرحمۃ علیہم

اسے خراب کر دیتے ہیں یا ان کی حالت ایسی کر دیتے ہیں جیسے زمین پانی کو گل جاتی ہو۔

۴۵ وَنَادَىٰ نوحُ ربهَ فَقَالَ رَبِّ انِّ ابْنُ مِنْ اهْلِي وَانِّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہہ کر یہ کہ میرے بہن بھائیوں میں سے جو میرا وعدہ کیا ہے اور تو

۴۶ اَحْكُمُ الْكَافِرِينَ قَالَ يَنْوحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا

سب فیصلہ کرنے والوں کو بتا کر کہ اسے حق وہ تیرے اہل سے نہیں ہے کیونکہ وہ بد عمل ہے۔ ۴۷

۴۷ تَسْأَلُنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اِنِّ اَعْطُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ

ایسا سوال نہ کرو جس کا مجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو ادا حقوں میں سے نہ ہو۔ ۴۸

رَبِّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ بِكَ عِلْمٌ وَّ اَلَا تَتَوَفَّوْا اَنْ

اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سے ایسا سوال نہ کرو جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری خلعت دیکھے اور مجھ پر ہاتھ

۴۸ مِّنَ الْخَيْرِ لَنْ قُبِلَ يَنْوحُ اِهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَرَكِّبْ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اُمِّهِم مِّنْ مَّعَكَ

تصانیف میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اسے نوح ہادی رستہ کی اور بہنوں کے ساتھ اتر چلا وہم تھا کہ اہل جہنم کو بھی جوڑے گا۔

جودی۔ قیل ہوا ہم جنگل میں الوصلیٰ والجزیرۃ و ہوا حاصل منسوب الی الجود ج، یعنی کہا گیا کہ یہ ایک پناہ کا نام ہے جو مل اور جزیرہ کے درمیان ہوا اور وہ اس میں جو میری بخشش کی طرف منسوب ہو +

جب وہ بستان ہاک ہو چکیں تو مینہ پھر گیا اور زمین نے دانی کو جذب کر لیا اور کشتی جودی پر ٹھہر گئی۔ ابن جریر میں بعض روایات میں یہ حضرت الجبال وقاض جس کے معنی یہ سمجھ گئے ہیں کہ دوسرے پہاڑوں نے ٹک کر لیا اور جودی نے توسع اختیار کیا مگر شمع کے اصل معنی بلند ہونا ہیں اور وضع کے معنی پست ہونا۔ اور مراد صاف ہے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سورہ پناہ بلند تھے جو حق نہیں ہوئے اور جودی پست تھا یعنی کوئی چھوٹا سیلا تھا جس پر کشتی آئی +

۱۱۶۹۹ اھل خیر صالح۔ میں خیر سوال کی طرف نہیں بلکہ اسے نیچے کی طرف سے، اور مراد جو فعل معنی وہ خیر صالح یا خیر کام کرنے والا ہو جیسا ولكن البرصۃ۱۱ میں مراد راستبازی نہیں بلکہ راستباز ہو۔ دیکھو ۱۱۶۹۸ +

ان آات میں ظاہر انفاق کے کاغذ سے بعض نے یہ خیال کیا کہ یہ حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا۔ بلکہ حضرت نوح کی بیوی کا کسی بچہ خاندان سے بیٹا تھا۔ یہ فی الواقع صحیح ہے۔ مراد یہیں بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ حضرت نوح کے اہل کو جو بچائے گا وہ وہ تھا کہ حضرت نوح نے ظاہر انفاق کو منظور رکھتے ہوئے عرض کیا کہ اہل میں تودہ و اہل تھا یعنی بجا طلب اس لئے وہ لکیر مطابق وعدہ دیکھا گیا۔ مشرقانی نے فرمایا کہ صاحبین کے اہل صرف بجا حساب نہیں ہوتے بلکہ بجا عمل بھی ہے۔ مگر وہ بدل ہے جسے کام کرتا ہو اس لئے وہ تمہارے اہل میں داخل نہیں +

اور جو فرمایا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا مجھے علم نہیں تو مطلب یہ ہے کہ وہاں ایسے امور کے لئے کہنی چاہتے جن کے استحقاق علم ہو کہ ان کا حصول درست اور حکمت آئی کے مطابق ہو۔ ایک صحت یہ دعا کہے کہ میں مردن جاذب تو یہ جو بحث ہو کفار کے ایجاب بارہ میں ایمان کی مغفرت کیلئے دعا اس وقت تک کی جا سکتی ہے جب تک کہ ان کے ایمان کے لئے اس موقع باقی ہو جب وہ شخص حالت

کیسی دعا دینی چاہے

نوح نے اپنے اہل کو

عمل خیر صالح

جودی

پیشکش  
میں  
میں

حضرت ہود علیہ السلام

وَأَمَّا سَمُوتُ وَهَارُونَ فَمَثَلُوا قَوْمَهُمَا بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَمِثْلَهُ نَكَبُوا بِهَذَا الْقَوْمِ فَتَرَى فِيهِمْ كِذِبًا

۴۱ اور اسی نے انہیں بھی جوہر میں کپڑا لٹکایا۔ یہی حرکت ہمارا ہے جو کہ ان کی طرف سے ہے۔ ہر طرف سے

إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَقْلُمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ

۴۲ کہتے ہیں تو انہیں اس سے پہلے نہ جانتا تھا (تو اور نہ تیری قوم) کیونکہ انہما تمہیں

لِلْمُتَّقِينَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَفِيٌّ ۝ قَالَ يَتَقَوْمُ عَبْدُ اللَّهِ هَاجِلٌ مِنْهُ الْيَوْمَ

۴۳ کے لئے ہے (تو انہما اور مادی طرف) ان کے بھائی (تو اور نہ تیری قوم) کے لئے ہے کہ اسے میری قوم کی جادو کو تباہ کرنے کے لئے اس کی آواز

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مَفْرُوتُونَ يَتَقَوْمُ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ أَجَرَى إِلَّا عَلَى الَّذِي

۴۴ صرف جہت بنایا ہے جو اسے میری قوم میں ہے اس پر کوئی اجر نہیں ملے گا۔ میرا اجر صرف اس پر ہے جس نے مجھے

فَطَرَنِي أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَتَقَوْمُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَى اللَّهِ بِرِسْلِ السَّمَاءِ

۴۵ پہنچا کہ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے اور اسے میری قوم اپنے آپ کی بخشش مانگے جو اس کی طرف کوٹ آؤ وہ تم پر نہ ہو

عَلَيْكُمْ وَذُرَّاؤَافِ ذِكْرُ قَوْمٍ إِلَى قَوْمٍ قَوْمٍ وَلَا تَتَوَلَّوْا مَجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَا هُودُ

۴۶ ہمتا ہمارا دل بھیجے جو اور ہماری طاقت کو کہہ کر اس دنیا سے ہٹا کر دے اور ہم کو ہرگز نہ چھوڑے اور انہیں سے کہنا کہ ہود

مَا جِئْنَاكَ بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لِلْعَرَبِ مُؤْمِنِينَ

۴۷ تو ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لایا اور ہم تجھے کچھ سے اسے عبودیت کو چھوڑنے کے لئے نہیں اور نہ ہم تجھ پر ایمان دینے کے لئے ہیں

کفر میں فرق ہو گیا تو اس کے متعلق وہ علم ہر دو حق اس لئے اس سے روک دیا

۴۸ اہم حسن معاش میں ایسی باتیں جو تیرے ساتھیوں میں سے بن جائیں گی جس سے معلوم ہو کہ جو لوگ حضرت نبی کے ساتھ

تھے ان میں سے بھی آگے تو میں نہیں اور اہم مستحق میں بظاہر دوسری قوموں کی طرف اشارہ ہے جو اس وقت دنیا میں

موجود تھیں۔ یا اسی کی ساریں سے پیچھے آنے والی باتیں مراد ہیں

۴۹ اچھے رکھ کے آخر پر بھی اتنا ملخص اور مختصر معلم کے ادائیگی طرف کیا تھا یہاں بھی کیا ہو اور بتایا جو کہ نبی اور ان کے

مخالفوں کا قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مخالفوں کے لئے بطور پیغام کی ہے اور یہی انبیاء الغیب ہیں جن کا یہاں ذکر ہے

جیسا کہ آخری الفاظ فاصبر ان العاقبة للمتقين سے ظاہر ہے

۵۰ اہم ہر سانس سے مراد اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اگر ایک قوم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اللہ تعالیٰ اس سے راز

مہرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل اس پر اور بھی زیادہ ہوتے ہیں اور ان کی قوت بھلنے گھٹنے کے بڑھتی ہو

یہاں کیا بتایا ہے

۴۲ اِنْ تَقُولُ اَلَا اَعْتَرِكَ بَعْضُ الْهِنَا لِسُوءٍ قَالَ لِنِي اَشْهَدُ اللّٰهَ وَاَشْهَدُ مُحَمَّدًا رَسُوْلًا

ہر طرف پہنچے کہ ہمارے کسی سہوے نے تجھے مصیبت ڈال دی ہے اس نے کہا میں اللہ کو گواہ شہداء ہوں اور محمدؐ کو رسول کہیں

۴۳ بَرِيٍّ مَّا لَسِرْكُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ وَكَيْدٍ فِنْ حَيْعَانَةٍ لَا تَنْظُرُوْنَ اِنِّي تَوَكَّلْتُ

انگیزی ہیں جو تم سے کہہ کر کہہ کر تم سے سب سے بڑے قدر کرلو میرے بچے صحت و دو میرا ہر دور

عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَّامَرٌ اَبْنَاءُ الْاَوْاٰخِرِ اِنَّا صَدَقْنَا اَنْ رَّبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ

اللہ پر جو میرا رب اور تمہارا رب ہے کوئی جادو یا نہیں مگر وہ اکی پیشانی کے بال کپڑے پہنے ہوئے بڑے میرا رب سیدھے راستہ

۴۴ مُسْتَقِيْمٍ اِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ اَلَا اَرْسَلْتُ اِلَيْكُمْ وَاسْتَفْضَلْتُ رَّبِّيْ قَوْمًا

ہو ۱۳۷۷ اسرار گزرتے ہیں جو تیس سے تیس وہ چٹان، پہنچا دیا ہے جو کدے کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرا رب کہتا ہے کہ تم کو

۴۵ غَوْرَكُمْ وَلَا تَقْرَبُوْهُ شَيْفَلَا اَنْ رَّبِّيْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ اَنْزَارًا

حاکم ہوا اور اہم اسکا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے میرا رب نام چیزوں کا حافظہ ۱۳۷۷ اور جب باران حکم آگیا

بَيْنَهُمْ هُوْدًا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ رَحْمَةً مِّنَّا وَبَيِّنَةً مِّنْ عَدَاۤيْ غُلِيْظٍ

اس نے ہود کو اور انہیں جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے دینی رحمت سے نہایت دی اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نہایت دی

۱۳۷۸ عتري عتري کے معنی ننگا ہوا اور عتري ان کے کہنے کو کہتے ہیں اور عتري عتري (۱۱۸) اور عتري عتري (۱۱۸) اور عتري عتري (۱۱۸)

۱۳۷۹ عتري کو کسی پردہ وغیرہ سے ڈھکا ہوا ہوا اور لہذا بالاعلام (العلم) اور عتري (۱۱۸) اور عتري (۱۱۸) اور عتري (۱۱۸) اور عتري (۱۱۸)

اس کی جانب کا قصد کیا یا اس سے کچھ لینے کا قصد کیا اور یہاں مراد مصیبت کا اور کدے کا مطلب اس کا ہے تھا کہ ہمارے

کسی سہوے سے تم کو ہمزن بنا دیا ہے ۱۳۷۹

۱۳۸۰ اخذ بنا صیبتا ناصیبتا پیشانی کے بالوں کو کہتے ہیں اور عوب اخذ ناصیبتا کا استعمال آسمانے وقت اور

عاجزی کے ساتھ کر کے کہتے ہیں اس کا مطلب اس سے ہوتا تھا کہ وہ سر شخص اسے جس طرح چاہتا ہے چلاتا ہے اور یہی ان میں و

تھا کہ ایک قیدی کو جب چھوڑنا ہوتا تو نشان کے طور پر اس کی پیشانی کے بال کاٹ دیتے تھے مطلب یہ ہے کہ سب چیزیں اللہ

تعالیٰ کے ہاں صرف میں ہیں اور رب کے مولا تقسیم ہوئے سے یہ مراد ہے کہ وہ سب عدل و انصاف کا معاملہ کرتا ہے

اچھے سے اچھا بنے سے بنا ۱۳۸۰

۱۳۸۱ قولوا اصل میں قولوا ہو یہاں بعض نے خطاب کا انتقال کتنا قریش کی طرف سمجھا ہے اور یہی دوست بھی معلوم

ہو تا ہے اس نے کہ ہر دے کو دیکر سمجھا تو انہی لوگوں کو اصل مقصود تھا ۱۳۸۱

عری۔ عری

اعتري

ناصیبتا۔ ناصیبتا

بنا صیبتا





۶۲ قَالَ يَقَوْمِ اَرَأَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَانْتُمْ عَنْ رَّحْمَةِ رَبِّكُمْ تَصْطَرِفُونَ

اے ہود! میری قوم بتاؤ اگر میں اپنے رب کے کھلے دلیل پر قائم ہوں اور تم اپنے رب کی رحمت سے جان بچنے کی کوشش کر رہے ہو تو کون اللہ کے خلاف میری مدد کرے گا

۶۳ مِنَ اللّٰهِ اَنْصَبَتْهُ فَمَا تَزِيدُوْنَ غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۝ وَيَقَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةٌ

اگر میں انکی نافرمانی کروں۔ تو تم سوائے گناہوں کے کچھ اور کچھ نہیں بڑھاتے اور میری قوم پر تم کو لے کر اللہ کی روشنی پر ہے، ایک نشان

فَذَرُوهَا تَاْكُلْ فِي اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَتَّسِبُوهَا بِسَوْءِ فِئَاخِذٍ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَوْمٍ قَرِيبٍ

سو اسے چھوڑ دو اللہ کی زمین میں جسے وہ اسے کوئی دھمک نہ پہنچاؤ اور جس پر تم ایک ہی عذاب آپکے گناہ

۶۵ فَصَبْرُهَا فَقَالَ تَتَّعَوْنِي دَارَكُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْنٍ ۝

گواہوں نے اسے مارا اور اس نے کہا اپنے گھر میں تین دن فائدہ اٹھاؤ یہ وعدہ ہے جو کبھی جھوٹ نہ ہوگا

۶۶ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَارًا يَحْمِلُنَهَا وِجَالًا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ رَحِمَهُ رَبُّهُمْ مِنْ خِزْيٍ يَّوْمَئِذٍ

سو جب ہماری ہمارا آگ آگئی تو ہم نے اپنی خدمت سے صلح کر لیا اور انکو جس کے ساتھ ایمان لائے تھے دیکھ، نجات دی اور اس دن کی ہولناکی

۶۷ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَاصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

جیکے تیرا رب طاقتور غالب ہے اور جو ظالم تھے انہیں ہولناک آواز سے اُکڑا سو وہ اپنے گھروں میں رہے

۶۸ جِثْرِيْنَ ۚ كَانَ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَا اِنَّ تَمُوْدَ كَفَرًا لَّمْ يَهْمُ اِلَّا بَعْدُ التَّمُوْدِ ۝

وہ غمگین تھے اور ان میں سے ہی نہ تھے سو تیرے اپنے رب کا انکار کیا سنا! تم لوگ کے لئے دوسری قوم

کی زندگی میں نظر آتا ہے کہ ہر قسم کے باطل سے تنفر رکھیں کہ وہ سے اب ہر وقت خدمت تو ہی میں لے ہوئے ہیں بشت سے

پہلے مثال الیتامیٰ معصیۃ ملا زہل ہیں غریبوں اور یتیموں کے بھلا اور مادی ہیں۔ دن رات مخلوق خدا کی فکر ہو کر اللہ کی حمد و ثناء

ایسی سلم کوئی شخص آخر تک حرف نہیں رکھ سکا۔ حقیقت قرآن کریم نے جو مختلف نقشے انبیاء کے کھینچے ہیں وہ انصاف و

صلح کے متعلق ہی توجہ دلانے کے لئے ہیں۔ مگر جب یہ لوگ ان ساری باتوں کے باوجود تو تم کے اندر سے یہی کی جڑ کا

چاہتے ہیں تو شیاطین کا لہر وہ ان کا دشمن ہو جاتا ہو

۱۲۶۹ صیغہ آواز بلند کرنے کا نام ہے (غ) جس کو یہاں صیغہ کہا اس کی الاعراف ۷۸ میں رجعت یا نزل کا

جس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی عذاب کی مختلف حالتوں کے یہ نام ہیں۔ نزل سے پہلے بھی خطرناک آواز آتی ہے جو یہاں قریباً

قریباً ہی الفاظ میں اذنی اور اس کے مارا جالے اور عذاب آنے کا ذکر ہے جیسے صیغہ اعراف میں۔ دیکھو

الاعراف۔ لکھو ۱۰

ع

حضرت ابراہیمؑ کی

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا اسْمَاءُ قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ ۶۹

اور اسے بھیجے چہرے ابراہیم کے اس خوشخبری لگاتے کہ اس کا بیٹا اور بیٹیاں

أَن جَاءَهُمْ جُنُودٌ ۖ فَلَمَّا رَأَوْهُمُ كَانَتْ تَرْتَجِسُ ۚ فَتَنَبَّأَهُمْ بِمَا فِي صُلُوبِهِمْ ۚ فَكَفَرُوا بِهِمْ ثُمَّ حَتَمُوا فُجُورَهُمْ ۚ ۷۰

پس انہوں نے ان کے پاس آ کر ان کے اعضاء کی طرف اشارہ کیا، اس نے انہیں سبھا

حلیل

ابراہیمؑ کی بشارت  
قوم کے خلاف

۶۹۔ ۷۰۔ اور گرم چہروں کے درمیان رکھ کر کیا کہ کیا ہوا ۱۱۔ وہ اس نے کیا جانتا کہ اس سے رحمت نازل ہوگی، حضرت ابراہیمؑ کا ذکر بیان اس قصہ میں بلکہ قصہ حضرت لوطؑ کا ذکر ہو چکا ہے جو نیکو رسول لوطی قوم پر مذہب کی خبر لے گئے تھے۔ وہی حضرت ابراہیمؑ کے لئے بھی بشارت تھے۔ اس نے قرآن کریم میں یہاں اذکر اللہ تعالیٰ یہاں قوم لوط کے مذہب کا ذکر کیا ہے اسے حضرت ابراہیمؑ کے ان فرزند کی بشارت سے شرح کیا ہے۔ اس آیت کے ذکر میں یہ اشارہ ہو گا کہ تھائی انسان کی تباہی نہیں چاہتا بلکہ ان پر بے پڑے انعام کرتا رہتا ہے ان جب ایک قوم بدی میں حصے تھا مذہب کی سہ قس انسان کی کو بچانے کے لئے اس کی تباہی ضروری ہو جاتی ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ کو قوم لوط کے مذہب پہلے اپنی ایک حکیم انسان رحمت کی فردی اور بتایا کہ اگر ایک قوم تباہ ہوئی تو تباہی ہی اس سے ایک دوسری قوم کو ماری جاتی ہے۔ یہ رسول کوں تھے ۶۹۔ ۷۰۔ کے آئے کی عرض بتائی انا انسان لوطی قوم لوط (۷۰) کوں تھے رعایات میں سے کہ وہ فرشتے تھے

یہ رسول فرشتے کی

اور ان کی تعداد بارہ سے لیکر تین تک بیان کی جاتی ہے اور بعض روایات میں ہر قوم کو دو چوبیس میکائیل اور عزرائیل تھے بتیل میں پیدائش ۱۸ باب میں بھی ہے ذکر ہے اعداؤں میں ان کو آدمیوں کی شکل میں فرشتے ہی قرار دیا ہے اور ان کی تعداد بھی تین ہی تھی جو گناہ و اوقات جن کا ذکر ہے انہیں انسان ٹھہرتے ہیں مثلاً ابراہیمؑ کو ان کی ہوائی کرنا اور ان کا کھانا پکانا پھر حضرت ابراہیمؑ کو ان کے ساتھ چلنا وغیرہ اور وہیں حضرت ابراہیمؑ کو ان کا بچہ کی بشارت دینا اور پھر سدوم میں حضرت لوطؑ کی بستی کی طرف جانا ذکر ہے۔ قرآن کریم میں صراحت سے یہ ذکر نہیں کیا ہے کہ یہ فرشتے تھے البتہ یہ ذکر ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ ان کے سامنے کھانا لائے تو انہوں نے کھانا نہیں مگرا ان کے دوسرے سامنے حالات انسانوں سے ملے ہیں اور کھانا نہ کھائے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر اس وقت انہیں چوک ہی ضروری تھی کہ وہ یہاں سے ہوں اور حضرت معلوم کی حد تک دیکھیں جس سے معلوم ہو کہ یہ فرشتے تھے سدا یہ کہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بیٹے کی بشارت دی تو یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ اس زمانہ میں کوئی ایسے صلح لوگ ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہو اور انہوں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیمؑ سے کیا حال کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس سے پہلے خود بھی ولادت کی خوشخبری دی تھی مگر جب حضرت انجیل کی پیدائش سے وہ پیشگوئی پوری ہو چکی تھی اس لئے ممکن ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کا خیال یہ ہو کہ اب اعداؤں کے ان کے دل کی حب اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مذہب سے ان کو یہ خبر پہنچائی کہ سارہ کے بطن سے بھی ان کے ان ولادت ہوگی۔ اور اصل میں یہ حضرت لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے جو ایک بدکار قوم تھی اور غلاف وضع غفلت انسانی افعال شیعہ اور ارتکاب کفر کی تھی اور ان کو ان کی بے نیکی کا نشانہ اس قوم پر تاہم حجت کے رنگ میں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اس قوم میں تو ایسے افعال کیسے تھے مگر یہاں ہر دست و پاڑی کرے جو صرف ان افعال بد کو نفرت کی تھوڑے دیکھتے ہیں بلکہ ان کی تکریم و مذہم تھی تو اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑک اٹھے۔ اگر یہ فرشتے ہوتے جن کی وساطت سے اللہ تعالیٰ اپنا کلام انسانوں کو پہنچاتا ہے تو پھر اس کی صورت وہی ہوتی چاہے تھی جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہو اور رسول و مولا نبوی باذنہ تعالیٰ

۱۔ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَنْخَفُ أَنْ أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ وَامْرَأَتُهُ

اسکی دل میں خوف کیا ، انہوں نے کہا ڈر ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں بلکہ ۱۴۰۰ ہاں کی کہ

قَائِمَةٌ تَفْصِيكَتُ بَشَرْنَهَا يَا أَخِي وَمِنْ وَرَاءِ أَخِي يَعْقُوبُ

مکزی سخی سرور خوش ہوئی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق سے آگے ایک چھوٹی بھینس دی

یہی ملک رسول کو بھیجتا ہے تو وہی کرتا ہے اور کلام وہی اور اس ملک کا آتا اس ملک میں نہیں جڑتا بلکہ وہ ایک دوسرے کا رہتا ہے اور یہاں ملک کے رسول اللہ صلی علیہ وسلم بھی جیتا ہے لیکر آتا تو کوئی دوسرا شخص اسے نہ دیکھ سکتا دس کے کلام کو سن سکتا۔ حالانکہ سب کے ذہن میں وہی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی ہوتی ہیں حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کو وہی اس ملک میں بھیجتے تھے پہلے وہاں سے ہی کہ چلے گئے ہوتی ، اسیان واقعات میں چکر وہ ملک نہیں اس نے اپنا شہر سے لے کر پورے ملک کے لوگوں کو بلایا تھا۔ جن کو بطور ایک نشان کے قوم لوط کی طرف بھیجا گیا۔ اسی کا نام ہے ان کو رسول کہا گیا جیسا کہ ایک جگہ حضرت صالح کی اڈائی کے متعلق بھی فرمایا کہ ہے اس اڈائی کو بھیجا انا من سلو الالافۃ فقلۃ لہم والفرۃ ۲۶۰

حضرت ابراہیم کا فرمایا تھا ہر ایک چلے آتا تاکہ اسے کہیں کسی کی ہمان تو ذی مطلق انسانی کو ایک ملک پہنچانے کے لئے بھیجے۔ حضرت ابراہیم ہمان سے سوال نہیں کرتے کہ تم کہاں کا آگے یا نہیں بلکہ فوراً ہمت سے ہر فرد اچان کی تقدیر میں ہے لا حاضر کرتے ہیں جو باس میں یہ تعلیم دی کہ ہمان سے دریافت کرنا بھی ہمان تو ذی میں ایک قسم کا تقصیر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم کرتے ہیں حالانکہ وہ ہمان کہاں کہتے ہیں نہیں۔ اور اس واقعہ کا ذکر اس موقع کے لئے کیا ہے کہ ہم کوئی ذی مطلق خاص شق کا ذکر کیا ہے وہ جہد اہم ہمارے ہی کہ چلے گئے ہیں موجود قطعاً اور خاص خاص مطلق کی طرف تو ہم نے یہی فرض کیا ہے کہ سلام کا لفظ اختیار کیونکہ بتایا ہے کہ لوط کا سلام ایک دوسرے کو ہمیشہ ہی رہا ہے یہاں تک کہ وہ قوم جس کو کہتے تھے گڈارنگ اور گڈارنگ کے اور کچھ آتا ہی نہیں ان کی کتاب میں خود حضرت یح کا سلام جو انہوں نے عبادوں کو کیا یہی لکھا ہے "یسیخ نہیں ۱۰ اور کلام سلام" (متی ۲۸: ۹)۔

۱۴۸۱۔ اَلْخُرُوتُ اور اَلْخُرُوتُ ایک معنی میں ہیں اور اتحاد عرفان معنی پہچاننے کی ضد ہے اور یہی ہم ہی معنی میں ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ان کے ہاں ہمان آتا ہے وہ کھانا نہ کھاتا تو سمجھتے تھے کہ یہ کسی جدا دے سے آیا ہے (یہ) ،

۱۴۸۲۔ اَوَجَسَ۔ وجس صوت معنی میں اسی آواز کو کہتے ہیں جو سی دھمکتے اور بھاس اسی آواز کا انداز ہوتا ہے (یہ) ،

حضرت ابراہیم کے ان کے دکھانے کو دستور ملک کے مطابق اس بات پر عمل کیا کہ ان کا ارادہ اچھا نہیں۔ اس نے آپ کے دل میں اس سے خوف محسوس کیا جس کا جواب انہوں نے دیا کہ تمہارے لئے تو خوشخبری ہے۔ ہاں اگر ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو وہ قوم لوط کے لئے ہو۔

۱۴۸۳۔ اَلْخُرُوتُ اَلْخُرُوتُ چہرہ کا ضبط ہے اور دانتوں کا ظاہر ہونا ہے جو دل میں خوش پیدا ہونے سے ہر دماغ استعارہ استعمال کرتا ہے اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے وَلَقَدْ مِّنْهُمْ أَتْلُفُونَ (الزُّمَرُ ۱۱۰) اور اَنَّا هَمْنُهَا يَضْعَفُونَ (الزُّمَرُ ۱۴۰) اور صرف خوش ہونے پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے مفسدۃ ضاحکہ (عیسٰی ۳۸-۳۹) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا (التَّوْبَةُ ۱۸۲) اور مجرد توجیب پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے (یہ) ،

وراء اس کا مادہ وری ہے اور اس کے معنی دو ہیں آگے ہیں۔ پیچھے اور آگے کو یا وہ وہ چیز ہے جو چشم سے

عقربان ہوتی

صلو کا سلام

وجس کا وجس

ضخات

ضاحکہ

وراء



۴۰ وَاتَّبَعْنَاهُمْ مِنْ عَدَابِ غَيْرِ دُودٍ ۝ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سَخِرَ مِنْهُمْ وَصَلَّى

امان پر وہ ظاہر تھے والاچر کس شخص پر نہیں کیا جاسکتا اور جب ہمارے پیچھے ہڑنے لوٹ کے پاس آئے تو انکی وجہ سے غم پر آؤ

۴۱ بِمُحَمَّدٍ عَاقِلًا هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۝ وَمِنْ قَبْلُ

انکے معاملہ میں آٹھ ٹکٹ پانچواں دن بڑا سخت ہے ۱۳۸۶! اس کے پاس اسکی قوم دھڑلی آئی اور وہ بچے سے

كَانُوا يَعْلَمُونَ السَّيِّئَاتِ ۖ قَالَ يَقَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتٍ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا

برے کام کرتے تھے اس نے کہا اسے میری قوم یا میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے سب سے بڑھ کر پاک ہیں سو تم

۴۲ اللَّهُ ۖ وَلَا تَخْزَوْا فِي ضَعِيفِ النَّفْسِ ۖ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ۖ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ

تو ہے کہ وہ میرے ہماروں کے معاملہ میں بھروسہ نہ کر کیا تم میں سے کوئی بھلا آدمی نہیں ہے ۱۳۸۷! انہوں نے کہا تو تم سے

سود

ذراع

ضاق بالامشاق

۱۳۸۸! سخی بہم۔ سود و در چیز جو انسان کو ترس ڈالے (خ) اس لئے سخی بہم کے معنی ہیں، ان کی وجہ سے غم پر آوا  
ضاق بہم، ضاق ذراع آٹھ سے سنی کہنی سے لیکر وریانی آٹھ کے آخر تک ہر ذراعاً سبعون ذراعاً لحاظ ہے اس  
اور ذراع کے معنی طاقت بھی آتے ہیں جس طرح ید کے معنی طاقت ہیں اور ضاق بالامشاق ذراع کے معنی ہیں اس کی  
طاقت اس معاملہ میں کمزور ہوتی (د) +

عصیب عصب

عصیب عصب بچے کو کہتے ہیں اور عصب کا استعمال پتھر کی اور مضبوطی پر پتھر اور عصب کے معنی سخت ہیں  
جب اللہ تعالیٰ نے پیچھے ہوئے حضرت لوط کے پاس آئے ہیں تو ان کو اپنی قوم کی بدکاری کی وجہ سے یا اس  
کو ان کی قوم اس بات کو پسند نہ کرتی تھی کہ ان میں لوگ ان کے پاس آکر ٹھہریں بیسا کہ اولہم نہک عن العلمین (ط) اس  
سے ظاہر ہے۔ ان کی حفاظت کی فکر ہوئی اور ان کو خوف ہوا کہ وہ ان ہماروں کی حفاظت نہ کر سکیں گے اسلئے وہ غم پر  
۱۳۸۹! ہر دعوت۔ چھٹا اور آخر کے معنی ہیں اس کو سختی سے اصرار کر خوب چلا یا (خ) ادا بن جریبے یہود  
کے معنی ہیں یہ طہر نقل کیا ہو غیا ذابھراحت وہم امدادی + نفوذ ہم علی دخل الوقت جس سے اسی معنی کی تائید ہوتی ہو  
کیونکہ قید ہوں کو سختی کے ساتھ اور ڈر اور کھلا یا جا نا جو اور وہیں ہو کہ جب انسان سوسو یا غضب یا بخا سے کا پتا ہوتا ہے  
بھی اٹھنے کا استعمال ہوتا ہے اور یہاں ان کے تیز چلنے کو طلب فاحشہ سے خوب کیا گیا (ج) +

خیع۔ اصعب

ضیف

إضافة

ضیف۔ ضیف کے اصل معنی قبیل یعنی مال پرنا ہیں پس ضیف وہ ہے جو تمہارے پاس ٹھہرا ہوا تمہاری  
عرف اہل ہریتی ہمارا اور چونکہ اس کا اصل مصدر ہو اس لئے واحد جمع میں یکساں استعمال ہوتا ہے اور اسی سے ضیفیہ  
ہے اور إضافة کا استعمال ہو کر ہوتا ہے وہ بھی اسی سے (د) +

حضرت لوط کی قوم کے متعلق چھ عین کا غلط بتانا ہو کہ وہ کسی خوف کے مارے دوڑے آئے اور کین ہو کر نہ ہی  
خوف سے آئے ہوں کہ حضرت لوط مجبور کو اپنے پاس بچ کر رہے ہیں گو انکے الفاظ اس معنی کی تائید نہیں کرتے جہاں  
ان کی پہلی یہ ٹھہریں کہ ذکر جو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی وہ اسی مادہ سے آئے تھے۔ اور اس قوم کی حیاتی اس حد تک  
چمک چکی تھی کہ اہل طعان اہل ہماروں کے ساتھ بھی حیاتی کے ارتکاب کی خواہش سے اندھے ہو گئے۔ اور کسی قسم کا کلام باقی نہ

مَا لَنَا فِي مَا نَعْلَمُ مَا نُؤْيِدُ ۝ قَالَ لَوْنَانِ بَكَرَ قَوْمُكَ اَوَّلًا ۝

پہلے ہماری مشینوں پر کوئی قی نہیں اور تو غیب جانتا ہو ہم پر پوچھتے ہیں ۱۳۸ اس نے کہا کاش جس میں تمہارا حکم پہلے ہو

إِلَىٰ رَجُلَيْنِ سَلِيلَيْنِ ۝ فَاتَّوَايَلَوْا إِلَىٰ رَجُلَيْنِ لَنْ يَصْلُوا إِلَيْكَ ۝

میں یہ خبر دو سہیلوں کی پناہ میں ہوں ۱۳۹ انہوں نے کہا اے لوہہ ہم تجھے ایک پیچھے ہوتے ہیں وہ بہت کم دینے کیلئے

محبوبہ کی بیٹی

خٹولہ بتاتی تھیں اٹھو لکھو اس کے ایک معنی تو یہ کہنے لگے ہیں کہ حضرت لوط نے اپنے ہمارے کو بھانے کے لئے فرمایا کہ یہ میری بیٹی ہیں قرآن سے منع کر دو۔ کیونکہ وہ لوگ پہلے حضرت لوط سے کئی بیٹیاں نکاح میں لے چکے تھے تو ان کے انکار کو کہتے تھے۔ اپنے ہمارے ان کی حفاظت کے لئے آپ نے اس بات کو بھی قبول کیا کہ وہ اپنی لڑکیاں ان کو نکاح میں دے دیں اور بعض کہتے ہیں کہ ان انصاف سے صرف ان کو شرم دلانا مقصود تھا حقیقت میں نکاح میں دینا مقصود نہ تھا۔ اور ہمارا ہمارے تھوڑے دن پر بیچ دینے کا بیگناہ لڑکھانڈہ بنائی میں اشارہ عربوں کی طرف تھا کہ تم نے شہوت کے لئے تمہاری بیوی کو بیچ دیا ہے اور وہ تمہارے لئے پاکیزہ ہیں پس کام در کام انصاف میں ان کو بیچ دیا اور عام عربوں کو بتائی کہ اس کا بیچ کرنا بہت ہی گھٹیا ہے بپ کے حکم میں ہوتا ہے (۱۴۰) چنانچہ وہی ساری قد کو دے کر اس نے کئی کا بپ ہر ناموں کے حق میں ہوتا ہے مکلف کے گھر بھی جہاز بناتی ہے مراد عام عربوں کی جاسکتی ہیں اور یہی معنی قابل بیچ ہیں کہ آپ نے مراد عربوں کے قدرتی اہلیکینو عشق کی طرف توجہ دہائی۔ تاہل میں ایک نہایت فحش قصہ حضرت لوط کی بیٹیوں کے تعلق نکلا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کو شراب پلا کر اس سے زانیہ کیا بیاد کے تعلق دینے ناپاک قصہ بیان کر کے یہی یہ کتاب مقدس کہلاتا ہے پڑھو یہ اس سے فحشے دنیا میں پھیلا کر ہیں کچھ تھوڑا سی جہاں ہوتی تو اس قسم کے فحش قصوں کو ہی اس کتاب سے محال دیتے +

پیشہ کا اثر تعلق

۱۳۸ اس جواب میں کہ تمہاری بیٹیوں پر ہمارا کوئی قی نہیں اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ تم دوسری قوم سے ہو اس لئے ہم تمہاری بیٹیوں سے منع نہیں کر سکتے یا یہ کہ قرآن کے تعلق پہلے اٹھا کر پیچھے ہو +

۱۳۹ لَوْنَانِ ایک چیز کا رنگ اس کی وہ جانب ہے جس سے وہ سکون پہنچتی ہو اس لئے استعارہ اس کے معنی قوت میں اپنی ماں اور اسی سے لَوْن کے معنی ہیں ایک جانب مائل ہوا لا شَرَّ كُنُوزِ الْاَلْبَانِ غُلُومًا دَعُوْا ۱۱۳ اور ہجرت کا مکان وہ باتیں ہیں جن پر اس کی بنا ہو اور جن کے ترک کرنے سے وہ باطل ہو جاتی ہو (۱۴۰) +

دکن  
دکن

پہلے اپنی کمزوری کا اعتراف ہو کاش مجھ میں یہ طاقت ہوتی کہ میں تمہارا مقابلہ کر کے اپنے ہماروں کو تم سے بچا سکا لیکن چونکہ مجھ میں یہ طاقت نہیں اس لئے پھر فرمایا اور آؤ الی دکن شد ید بلکہ میں ایک مضبوط سہارے کی پناہ لیستہ ہوں اور اگر اس مضبوط سہارے سے بعض مفسرین نے مراد کینسہ لیا ہے مگر حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا سہارا ہے چونکہ حدیث کے یہ الفاظ ہیں وَحِجَّتُمْ اِلَیْهِ لَوْطًا فَاَوْفَيْتُكَ اَنْ يَّاؤُو اِلَی دکن مثلاً یل اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط پر رحم کیا کیونکہ وہ ایک مضبوط سہارے کی پناہ لیتا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کی +

دکن شد سے مراد







۸۷ قَالُوا يَشْعَبُ أَسْلَمْتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتَّخِذَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّ فِئْتَانَنَا

انوش کا کہ اسے شعیب کی یہی نادر تجھے کہو تیری ہر کہم سے چھوڑ دے یہی عبادت ہے باپ دادا کو تیرے باپ دادا کی عبادت ہے

۸۸ مَا شَأْنُكَ أَنْتَ لَكُنْتَ الْكَاذِبَ الْوَيْهَادَ قَالَ يَقُومُ أَرَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَى يَدَيْهِمْ

دعا کریں تو بیشک پڑا ہوا بارسی جی ساہ پر چلے گا جو شعیب اس کا کہ اسے یہی قوم بتاؤ گے اس پر جب ایک کلمہ کہیں گے

رَبِّي وَرَدَّ قَفِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَأَمَّا الرِّبْدُ إِنْ أَخَذَ الْفِكْرُ إِلَيَّ مَا أَنْتُمْ عَنْهُ

مجھے اپنی جان کا بھانسا نہ دے گا اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری طاقت کے کام کروں جس میں تیرا کلمہ ہے

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

میرا شوق اصلاح کے لیے نہیں چاہتا جہاں تک میری طاقت ہے اور مجھے توفیق خدا کی مدد سے ہی ہے اسی پر میرا تکیہ ہے

۸۹ وَالْيَهُاءُ إِنِّي ۝ وَيَقُومُ لَا يَحْجُرُ مِنْكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُعِيبَ بَكُمْ مِثْلَ مَا

اور اسی طرف بھی نہ ہوں ۱۳۹۵ اور اسی قوم پر تو خفا میں ہم بننا دے کہ تم پر اپنی جہالت سے

أَصَابَ قَوْمٌ نَوْجٌ أَوْ قَوْمٌ هُودٌ أَوْ قَوْمٌ صَالِحٌ وَمَا قَوْمٌ لَوْ طَرَفُكُمْ بَعِيدٌ

حیث نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر چڑھے اور لوط کی قوم بھی تم سے دور نہیں ۱۳۹۶

۱۳۹۵ بظاہر ان کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم نماز پڑھتے ہو تو پڑھو ہماری باتوں میں دخل کیوں دیتے ہر ہم اپنے پرانے

طریق پر عبادت کرتے ہیں جس طرح چاہے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔ سب مال سو وہ ہماری چیز ہے جس طرح چاہیں کریں کم دیں یا زیادہ دیں۔ اور یہ جو کہ تم علیم رشید ہو تو بعض نے اسے بطور تمکرم مراد لیا ہے یعنی تم اپنے زعم میں علیم و رشید ہو۔ مگر قرین تجا جس سے کہ وہ حضرت شعیب کی طبیعت اور دل کے حال تھے +

۱۳۹۶ ذوق حسن سے مراد یہاں عزت و محنت ہو (دیکھو نیکو یہ وہ ذوق ہو جو انبیاء کو مفسریت سے ملتا ہو کہ

ان کی اس بات کا ہماری باتوں میں دخل نہ دے جواب دیا جو کہیں تمہاری اصلاح چاہتا ہوں اور یہ کہیں خود کا اچھا بگھاتا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ میں خود بھی اس پر محال ہوں +

۱۳۹۷ یہاں کسی صفائی سے بتا دیا کہ جس طرح جو دوا اصلاح اور لوط کی قوم پر عذاب آیا اسی طرح حضرت نوح

کی بھی قوم پر عذاب آیا جس سے معلوم ہوا کہ طوفان نوح کا عذاب صرف قوم نوح کے لئے تھا واکل عالم کے لئے سب سے قرآن شریف میں جہاں جہاں حضرت نوح کا ذکر آتا ہے ان کی قوم کا اسی طرح ذکر ہے جس طرح

دوسرے انبیاء کی قوموں کا +

ذوق حسن

طوفان نوح کا نیا پتہ -

وَسَنَنْفِرُ فَارْجُكُمْ شَرْمًا وَبَوَالِئِهِمْ اِنْ رَبِّي نَجِيْمٌ وَّ دُوْدٌ ۝ قَالُوا الشَّيْبُ مَا نَفَقَهُ ۙ

اور اپنے رب کی نشانی، جو ہر اس کی طرف ہر آفریدہ پر رحم کرنے والا رحمت کرنے والا ہے ۱۳۹۵ اور ان کو اسے شیبہ میں بہت

کثیرا ممانا نقول ۙ وَاِنَّا لَنَزَبْنَاكَ فِئْنًا ضِعِيفًا ۙ وَلَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا اَنْتَ

وہ باتیں سمجھ نہیں آتیں جو تو کہتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں ۱۳۹۶ اور اگر تیری باہری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تجھے ٹکڑا کر دیجاتے

عَلَيْنَا الْعَرِيزُ ۝ قَالَ يَاقَوْمِ اَرَهِيْطُ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَارْتَدَّ سُوْرًا كَثِيْرًا

ہم پر کیا بدترین پسند ۱۳۹۷ میں کہتا ہوں میری قوم کیا میری باہری کے لوگ تم سے زیادہ عزیز ہیں اور تم نے سورتیں

ظَهْرِيْا اِنْ رَبِّيْ مَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۙ وَيَقُوْمُ اَعْمَالُ عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنْ اِنِّيْ عَلِيْمٌ ۙ

پچھو ٹال گا ۱۳۹۸ میرا پس اس کا احاطہ کرتے ہوئے جو تم کرتے ہو ۱۳۹۹ اور اسے میری قوم پر اپنی طاقت کے مطابق حق کر رہی ہیں اور تم کو ہلا

سَوْفَ تَعْمَلُوْنَ مَنْ يَّزِيْمُهُ عَذَابٌ يُخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَّارْتَقِبُوْا

تم جان لو گے کہ وہ جہنم پر وہ عذاب آئے گا جو اسے اور کون جہنم سے اور دیکھتے ہو

اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۙ وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا جِئْنَا نَسْعِيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ يَرْجُوْا وَّمِنَا

میرا میری تم سے ساتھ دیکھ رہا ہوں اور جب ہمارا حکم آگیا ہم نے شیبہ کو اور انہیں جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی جگہ سے نکالتے

وَدُوْدٌ

۱۳۹۶ دودو ۙ دودو کے لئے دیکھو ۱۳۹۷ اس میں رحمت سے بڑھ کر ایک چیز کے ہونے کی قسمی بھی ہو اور دودو دودو

جو بندوں سے رحمت رکھتا ہے یعنی بندوں کے لئے مراعۃ یا ان کی حفاظت بھی اس میں شامل ہو ۱۳۹۸ اور یاد دعو کے

معنی میں یہ داخل ہو کہ اس کی قسمی قوم کو لا رہتا ہے جو اس سے رحمت کرے اور جن سے وہ رحمت کرے وغ ۱۳۹۹

۱۳۹۹ ارہط کسی شخص کا رھط اس کی قوم یا قبیلہ ہے ۱۴۰۰ اور تین بیانات سے دس تک کے عدد کو ظاہر کرتا ہو (ل،

انبیا کی تعلیم ایسی سادہ ہوتی ہو کہ عام نشان اس کو سمجھ سکتے ہیں ان کا یہ کہنا کہ ہم سمجھتے نہیں گویا اس بات کے

قابل مقام ہے کہ ہم پر وہ انہیں کوئے کیونکہ تم ہم میں کوئی طاقتور آدمی نہیں ہو کہ تمہاری بات کی ہم پر اور اگر ضعیف

سے کسی مراد ہو اور یہ حضرت ابن عباس سے ضعیف کے معنی اندھا مروی ہیں تو یہ درست نہیں اس لئے کہ انبیاء اپنے

صوبے پاک ہوئے ہیں اور یہاں لفظ نہیں کہ ہم تم کو اپنے اندر ضعیف پاتے ہیں جس سے مراد یہ ہو کہ ہمارے مقابل میں

تم کمزور ہو اور اگر ضعیف سے اندھا مراد دیا جائے جس پر ملت کی بھی شہادت نہیں تو معنی یہ نہیں ہے کیونکہ اگر اپنے

اندھا نہ تھا پاتا ہے معنی ہو ۱۴۰۱

۱۴۰۱ غنہری ۙ غنہری کے معنی پیہریں اور غنہری سے بھی کہتے ہیں جہ سہادی کے لئے تیار کیا جانے والا ہے بھی

جہ شیبہ کے پچھے ٹال دیا جائے (غ، یہی دوسرے معنی یہاں ہیں ۱۴۰۲

ظہری

دھط

شیبہ کی تائید یافتہ  
کی روایت





خَلِقِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ۚ إِنَّ مَآثِرَهُمْ لَبَاطِلٌ غَيْرُ

میں ہیں۔ یہ ایک آسان اور زمین میں سوائے اس کے ہر تیرا سب چاہے بخشش ہو جو کسی متعلق

۱۰۰ ۞ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَبْعُدُ لَكُمْ ۚ مَا يَبْعُدُونَ إِلَّا مَا كَانُوا

نہیں ہوگی۔ مگر اس کے متعلق کوئی شک نہ ہو کہ جو جانتے ہیں وہ اس طرح جانتے ہیں۔

يَعْبُدُ آبَاءَهُمْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

پہلے ان کے باپ دادا جانتے تھے اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۱ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۲ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۳ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۴ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۵ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۶ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۷ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۸ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۰۹ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

اور جب سے پہلے تو آپ کو آئی ہیں اور ہم ان کو محض بیکہ پورا پورا دے والے ہیں

۱۱۰ ۞ وَلَقَدْ جَاءَتْكَ مِنْ قَبْلِكَ آيَاتُنَا ۚ وَإِنَّا لَنُوقُوهُمْ فِيهِمْ بِمِثْرٍ مَنقُوصٍ ۝

جہن۔ جہنودہ

جنت اور جہنم کے

اس کی جہنمیں

حصہ اور جہنم کے

صلی اللہ علیہ وسلم  
میں گفتگو

## وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ

۱۱۰

اور ہم نے ہی موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔

حکیم کی نافرمانی کا ذکر کیسے جن سے مراد صرف اسلام کا دعویٰ کرنے والے ہیں ان کے عقود میں اللہ کا ذکر کرتا ہر مثال کے طور پر اس آیت کو جو احکام خدا کے بعد آتی ہو اور جس میں صرف مسلمانوں کا ذکر ہو جو ان احکام و رہنمائی کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس میں یہ لفظ ہیں ومن بعض اللہ ورسولہ ویتخذوا دولا بدلا لہ نادرا خالفا فیہا ولہ عذاب مہین (النساء ۸۴) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی تاکید کر دے وہ دوسے تہذیبوں کے سے آگے ہیں وہ اہل کفر کا ہی ہیں وہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کر کے دالا عذاب ہوگا اور جگر پر بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی سزا ایسے ہی الفاظ میں بیان فرمائی ہو چکا ہے کہ اللہ کا لفظ جس ساتھ لیا جائے کہ وہ من بعض اللہ ورسولہ فان لہ تاہم خالدا فیہا ابداً (الحجۃ ۲۳) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہو یا پک اس میں ہی رہے گا۔ ان نافرمانی کرنے والوں میں سے مسلمان کھلا کر نافرمانی کرنے والوں کو باہر رکھنا صحیح الفاظ قرآن کے خلاف ہو پس جہاں تک خود خدا و مابعد کا سوال ہو وہ فاسق ہیں تو حیدر رکھنا درست ہے کہ اس حادی ہیں اگر ایک کے لئے کوئی اشتنا ہو تو دوسرے کے لئے بھی اشتنا ہو۔ اگر کوئی صحیح حدیث نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو تو جس میں اپنے فرمایا ہو تاکہ الا ماشاء ربک میں جو اشتنا ہے وہ صرف اہل توحید کے لئے ہو تو شکیک وہ وقت تھی اگر کسی تابعی یا تابع تابعی کا یہ خیال اسے حجت نہیں بنا سکتا۔ بلکہ قرآن کریم نے دوسری جگہ صرف کفار کا ذکر کیا ہے جو اسلام کو قبل نہیں آتے ہیں فرمایا تال النادر مشولکم خالدا فیہا الا ماشاء اللہ (الانعام ۱۲۰) میں یہی اشتنا صرف کفار کیلئے موجود ہے یعنی عقود سے نکل بھی سکتے ہیں۔ اس احادیث شفاعت سران پر آئے بحث آتی ہو۔

جنہم فی النار  
مجاہد

پس اب صرف ایک ہی توحید باقی رہ جاتی ہے اور اس کی تائید میں نہ صرف صحابہ کے اقوال موجود ہیں بلکہ احادیث شفاعت بھی اسی کی تائید ہیں۔ اقوال صحابہ میں سے حضرت ابن عباس کا قول ہو کہ اہل نادر کو آگ کھا جائے گی اور ابن مسعود کا قول ہو لیکن انہی جنہم زمان تخلفوا برائہا لکین فیہا احد ذلک فقد مایذنبون فیہا انتقاما یعنی دوزخ پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اس کے دروازے کھلے جائیں گے اس میں اب کوئی نہیں ہوگا اور یہ اس کے بعد ہوگا جو اس میں اصحاب تک رہ چکے ہوں گے یہ وہ وقت ہے کہ بن جبریں منتقل ہیں اور وہیں شعی کا قول ہے جنہم امتہم اللہ عز وجل انما داؤمہا خدا و یا یعنی دوزخ و دوزخ گھر میں بیٹے میں بھی جلدی بنتا ہو اور وہاں ہونے میں بھی بیکے جلدی دیان ہوگا۔ اور تفسیر فتح البیان میں بھی آیت لکھی ہے سنادی الکبیر کی عبارت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار کا کفار جنہم میں ہمیشہ کے لئے ہوگا اور اس کے سوائے جس قدر اقوال ہیں ان کی تاویل واجب ہے کہ شیخ محمد بن علی بن ابی طالب کا قول کہ وہ خیرین کو ایک وقت تک عذاب ہوگا پھر ان کی طبیعت ہی اس کے موافق ہو جائے گی اور اس وجہ سے وہ اس سے بھی لذت حاصل کریں گے اور کہ وعدہ کو سچا کرنا قابل شریف امر ہو دوزخ میں منکر کے وعدہ کو لیکر اس سے تجاوز کرنا قابل تعریف امر ہو اور اسے لکھا ہو کہ ایک جماعت اس بات کی قائل ہو کہ دوزخ قمار کا یا جیسا کہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ایک وقت لکھا ہے جس پر پہنچ کر وہ ختم ہو جائے گا اور پھر لکھا ہو کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کے اقوال نقل کئے ہیں کہ دوزخ فنا ہو جائے گا اور ان قبر سے اس کی تائید کی ہو مگر یہ ضرب مشرب و شرک ہو وہ جبہ سے اس کی یہ تاویل کی ہو کہ حصہ دوزخ میں ہی دوزخ سے نکلے جائیں گے لکھا اس کا مکتل کر کے فتح البیان میں ان

جنہم فی النار  
مجاہد





وَأَن تَمْلِكُنَّ شَيْئًا مِنْهُ مُرِيْبٌ وَلَٰكِنَّا لَنُؤَفِّقَنَّهُمْ لِرَبِّكَ أَعْمَالُهُمْ وَأَن تَمْلِكُنَّ ۱۱۱

اصدہ اس کے ہاں میری سخت فکر میں ہے۔ اسی وقت میں تیرا سب کے سب کو ان کے دل پہ چڑھ کر لے کر دے گا جو کچھ کہے گا

خَيْرٌ فَاَسْتَقِمْ كَمَا أَمَرْنَا وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا لَّهٗ بِمَا فَعَلْتُمُونَ يَعْنِي ۱۱۲

جس کو جو اچھے شے سے لپکے ہو اس پر قائم رہو اور جو توبہ کرے اس کے ساتھ رہو اور جو کچھ کیا ہے اس کو مٹا کر دے گا

۱۱۱۔ اذ لا حصر کوئی نہیں کہہ سکتا تاہم اس توجہ کا بھی صاف مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ کے فضل کا استعمال محدود نہ کر لیں تو ہر شے ہو سکتا ہو اور ہر محدود زاد پر بھی اگر غیر محدود زاد بھی اس سے مزاد لیا جائے تو یہی الہامی شاعری کے اشتہار کے دو نہیں ہوں گے اس سے باہر حال دیاوردہ نہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن طریف سے دوسری جگہ لا یطغوا یا اللہ ۱۱۲۔ مگر یہ صاف ثابت کہ دوزخ کا اب بھی ایک محدود زاد ہے عرفان پرست کے اس کے لئے کوئی ایسا نظام استعمال نہیں فرمایا جو محدود زاد پر ہی ہر وہ جاسکتا ہو جیسا کہ احتساب پر جو حقیقت کی برج ہے اور دوسرے پرست کی ادبیت کی عطاء وغیرہ محدود زاد کے لئے بھی واضح کر دیا کہ یہ خدا پرستہ ہمیشہ کے لئے ہیں +

۱۱۲۔ حاضر تشریحی کا دلکھل سرحس میں ہر جگہ اس لئے کہاں صرف اس قدر پختہ کیا ہے جو فرض دی ہے جو دوسرے انبیاء کے فکر میں یعنی ان حضرت صلح کر کے دینا۔ اختلاف فی الکتاب کھلے دیکھ سکتے اور وہ بات جو پہلے پہل دی ہے وہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تشریح میں جو ہر جگہ پر عظیم کے تاخیر کرتا رہتا ہے جیسا کہ آیت ۱۱۹ میں وضاحت کر دی ہے +

۱۱۳۔ اذ لا حصر میں تشریح صفات اللہ کے قایم مقام پر پہلی سب اختلاف کر کے دے دے یا سب کے سب مومن ہوں یا کافر +

لَمَّا كَانَتْ لَدَىٰ رَبِّكَ يَوْمَ الَّذِي تَخْرُجُ الرُّسُلُ ۚ وَمِنَ اللَّيْلِ تَعْرَجُ الرُّسُلُ ۚ فَذَلِكُنَّ ۱۱۴  
 بلکہ مع اللہ تعالیٰ روزانہ صفت ۱۱۴۔ یعنی جب ایسا ہوا کہ وہاں جہانہ کے معنی میں صرف نفی کہنے جیسے بل ما یفد و کذلک (حق)۔ دلائل علی اللہ الذین جاہدوا متکھروا التوبہ ۱۱۴۔ اور اللہ کے معنی میں ذات کل نفس لما علیہا حافظہ (ظلال) ہے جس کے معنی ہیں کوئی نفس نہیں مگر اس پر حافظہ ہر ذات کل لما جمیع لہا یفادھضات (ذیل ۳۲)۔ یعنی ماکل الاجیم کوئی نہیں مگر سب کے سب ہمارے حضور حاضر نہ جائیں گے گو یا یہ ہم اور تم اسے رکھتے ہو لا ان اولادہ یا وہ نہیں کا اجتماع ہو جو روزی فکر اور ایک فقط جو کوشش کی حد سے غل گئے اور اس کے معنی لڑا ہوتے ہیں بطور شہادت یہ آیت قرآنی بھی میری ہی گئی ہے اول کتاب الرسل ۱۱۴۔ اور کسی کسی چیز کے انتہا کے لئے ۱۱۴ جو کچھ ہوتے ہیں تو حق کی جاتی ہے یہاں اگر ان کے لئے ہوتا ہے تو فافہ ہو تو لکے معنی لڑا لیکر تکیہ درست ہر جاتی گمبیاں ان کے لئے ہوتے۔ بعض نے اس وقت میں بھی معنی لڑا ہی لئے ہیں اور بعض نے لٹ ماس کا اصل قرار دیا ہے یعنی کوئی بھی اور جس میں دن کو ہم سے تبدیل کر کے تین ہیروں کے ہجہ ہو جائے تو دوسرے ایک صفت کیا گیا اور باقی دو میں سے ایک دوسریں دگر ہو گیا دل اور بعض نے یہاں توجہ کی ہے کہ لکھا یہاں بغیر تشریح و تفسیر میں رکھا ہے جو کما تشریح کے ساتھ معنی تشریح صرف قرآن میں صفت ہو گئی ہے اور دوسرا جو اول لکے سن میں ہیں کہ جیسے دلائل التواتر الا لکما (ظہر ۱۱۴) جس کا مادہ لکھتے ہیں کہ معنی ہیں الجم الکلیوں اللہ اللہ یعنی کثرت اور شدت سے ہجہ کرنا دل غور میں ہر کئے ہیں کہ سب کو ہجہ کر کے ان کے احمال کا اجرائیں ہر چہ دیا جائے گا ہر چہ بھی ہو سکتے ہیں کہ سب میں مضبوط بات اور حق ہو کر ان کے احمال کا بدلہ ہر چہ دیا جائے گا +

۱۱۵۔ اذ لا حصر میں تشریح صفات اللہ کے قایم مقام پر پہلی سب اختلاف کر کے دے دے یا سب کے سب مومن ہوں یا کافر +

لَمَّا

لَمَّا

استقامت

۱۳ وَلَا تَكُونُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ مَّوَدٍّ لِّلَّهِ مِن بَإُولَئِكَ

اصناف کی طرف دیکھو جو خالی ہیں مرد تئیں آگ چھو جائے گی اور اللہ کے سوائے تمہارے کوئی دلی نہ ہو گئے

ثُمَّ لَا تَعْمَرُونَ كَوَاقِبَ الْعَبْلَةِ طَرَفِي النَّهَارِ وَلَفْأَمِّنَ الْيَلِ

پڑتیس سو بھی نہیں لے گی ۱۵۱ اور ان کے دونوں حصوں میں اسی پہلی رات ناز کو قایم رکھ

4

### صواری کی منتقامت

اس آیت میں دھرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ آپ کسی صورت میں عداوت نہیں کرنا چاہئے اور اگر وہ دھرتوں بلکہ یہی ساقیہ کے ساتھ ساتھ ہی مادیہ تقسیم ہے وہ جہیز خزانہ نہیں بیخیز استقامت دہ کا یہاں ہیں چکا دفعہ دہا گیا ہے میر نہیں آسکتیں ؟ نبی پتی میں تو اسہ قتالی کے احکام کی تہیل کر کے دکھانا ہو بلکہ کتاب کی تعلیم کو مل کے ملک میں لاکو دکھانا ہو لیکن ساقیہ کا بھی اس استقامت کی راہ پر چلنا نہایت ہی دشوار امر کو چنانچہ حدیث میں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شَیْبَانِی حَضْرَتِ سَیِّدِ سُرُودِ جَدِ بَہْجے پڑھا کر دیا ساقیوں کو اس راہ پر تھام کر نہایت ایک قیامت ہی دشوار امر تھا کئے انہا میں کون کے ساتھ لڑنے ان کے ساتھ چلنے سے انکار کیا حضرت موسیٰ کے ساتھی کہتے ہیں فاذا ذهب انت وديك فقاتلا انا وھننا فاقا عدونا (اللائقہ ۶۴) حضرت عیسیٰ نے جب اپنے حامیوں کو کما کوئی کی رات میرے ساتھ لڑ کر ماری کہ وہ اس سے بھی عہدہ ہوا دھرت کے گرد فرسور و دود عالم کے حصہ میں ہی لکھا کہ چکے صحابہ نے صراط مستقیم پر ایسا ازوم اختیار کیا جس کی نظیر و نیکی تاریخ پیش نہیں کر سکتی وہ اپنے ہر مل میں صرف قرآن شریف کو ہی اپنا اداوی بناتے تھے اور اس کی تعلیم سے ایک بال ہر اعراف کو ہی آگ میں گونے کے برابر سمجھتے تھے۔ علامہ ابن جبرہ اشکا قول ہو کہ تلغوا میں جو خطاب ہو اس سے مراد صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو انکے بعد آئے والے تھے (فتح البیان)

صاحب کی ہیبت شکنی

وہی کتاب محکمۃ یہاں جس بات میں حیت کا ذکر ہو وہ اللہ تعالیٰ کی فرمائش وادی یا اس کے ادا کرنے پر ہے۔ استقامت ہے۔ ادا جیسے مراد ہو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ادیوں رجوع کے حصول اللہ صلعم کی حیت تہیہ کی اور اللہ تعالیٰ کے ادا کرنے کی قبول کیا جس طرح خود ہاوی بنی کر یہ محکمۃ اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبول کیا تھا جس پر یہاں نہ صرف رسول اللہ صلعم کی حیت ہو بلکہ وہ حیت بھی اللہ تعالیٰ کے ادا کرنے پر تہیہ یا استقامت میں ہی ہے اللہ تعالیٰ کی فرمائش میں جس سے صحابہ کے مقام بلند پر شہادت ملتی ہے کہ حاکم اللہ میں وہ رسول اللہ صلعم کی حیت میں ہے جتنا وہ نہیں کی حیت (النساء ۶۵) سے مراد ہو جانا ہے میں وہ ان الفاظ پر غور کریں کہ یہاں خود مراد وہاں کی حیت آج کے گزیرہ صحابہ کو حاصل ہے یہ مطلب نہیں کہ وہ سب حاضر التبعین بن گئے تھے۔

میدان علم

مُتِلَاہَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا سَے مراد مشرک اور کُفَر سے مراد ان سے محبت قبیحہ بان کے افعال پر مبنی ہو جانا عیناً کیا گیا ہے کہ کہنا چاہیے کہ یہ بھی اس کے اعضاء جاتی ہیں۔ اور ملاحظہ فرمائی میں عرویت اور وسعت ہے جو جب پہلی آیت میں ملاحظہ پر استقامت کا حکم دیا ہے ہر قسم کے ظلم یا بغضیان سے روکا تو قریاں اور بھی ذوق کی یعنی نہ صرف انسان ہر قسم کے ظلم سے بچے بلکہ عالم کی طرف میلان سے بھی بچے جو ممکن سرور سن کے ترو ل کا نازا د اسلام اور مسلمانوں پر ہر قسم ترین مصائب کا نازا د تھا اور مصائب میں انسان ہر قسم کا سہلا کا کش کہ جس سے اس نے فرایا یا گویا دہکے ان کا عین یہ تمام کفار کی طرف جہک کر ان مصائب سے بچنے کا خیال کرو پھر اللہ تعالیٰ کی ولایت تھا کہ اسے لئے دھڑکی۔ توجہ بھی مسلمانوں کی اس حاجت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ بکھڑے ملاحظہ پر استقامت کے دوسرے لوگوں کے سہارے کا کئی

உள்ளே



الْأَوَّلِ لَمْ يَنْجِنَا مِنْهُمُ أَبَدًا وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا بِهِ وَكَانُوا غَيْرَ مُدْرِكِينَ

ان قوموں سے ان کی جنت پہنچتے پہنچتے ہی اور جنت تک وہ ان کی تلافی نہ کر سکتے تھے جو جن میں کوئی نہیں اور وہ ہر لمحے

۱۱۸ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُغْلِبَنِي بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصِلُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

اور تیرے رب انہیں کوستیوں کو ظلم سے ہلک کر دے اور ان کے رہنے والے عیال کو ہر لمحہ اور اگر چاہتا تو سب

۱۱۹ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا يَكُونُ لَكَ مِنْ دُونِكَ مُخْلِفِينَ ۚ لَئِنْ رَحِمْتَ رَبُّكَ لَذَلَّكَ فَخْلَهُمْ

دو گونہ کر دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے۔ سو اے اللہ جس پر تیرے رب کو کہہ اور اسی کیسے اس کی

وَتَبَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْإِنْسِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝

اور تیرے رب کی بات پوری ہوگی میں جہنم کو جنوں اور انسانوں کے ہر دوں کا مملو

۱۲۰ اَلَا تَسْتَفْتِي الْقَوْمَ عَلَىٰ مَقْعَدِ صَرْفٍ ۚ مَا يَمْلِكُ لَهُمْ أَدْنَىٰ بَرَأً وَلَا يُفْلِحُونَ ۚ اِذْ تَفَرَّقُوا فِيهِ

۱۲۱ اَلَا تَفْتَقِرُ فِيهِ ۚ وَالْأَوَّلُ ۱۲۰ اِذْ تَفَرَّقُوا فِيهِ اَلَا تَفْتَقِرُ فِيهِ اَلَا تَفْتَقِرُ فِيهِ اَلَا تَفْتَقِرُ فِيهِ

گو یا اس بات پر اٹھنا افسوس کیا ہو کہ یہ جہنم میں کیوں دھرسے کہ وہ لوگوں کو شاف سے روکے جس

معلوم ہوا کہ تباہی دین میں شاد و پیدائے کی وجہ سے آتی ہو ظالم لوگ آسائش دین کی وجہ سے چھوڑ کر ظلم میں پناہ تک ترقی

کرتے ہیں کہ آخر جہنم کی مشرقی ذلت آجاتی ہو

۱۲۲ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۳ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۴ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۵ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۶ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۷ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۸ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۲۹ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۳۰ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۳۱ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۳۲ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۳۳ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

۱۳۴ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ ۚ اَلَا تَسْأَلُ اسَّاسَ السَّمِیِّ یَوْمَ یُزْجَرُ السَّمِیُّ اِلَیَّ

انکشاف معقول

خداوند پدید آید

یہاں کی غرض معلوم

وَكُلَّ نَفْسٍ عَلَيْهِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَبِّئْتُ بِهَا فَوَاكِدَكَ وَمَعَدَكَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ ۱۲۰

اور ہر کہ جو ہر نبی کے واسطے تجھ پر بیان کرتے ہیں اس سے ہم ترے دل کو مضبوط کر دیں اور اس میں تیرے پاس حق لیا

وَمَرْحَلَهُ وَذَكَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ أَعْمَلُوا عَلَىٰ مَا تَنْتَهُمُونَ ۱۲۱

اور وہ ایمان نہ لے لے وہ ان کو نصیحت کر ۱۲۱ اور جو ایمان نہیں لے لے انہیں کہہ دو اپنی طاقت کے مطابق جس کو وہ ہر حال

عَمَلُونَ ۱۲۲ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۱۲۳ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَشْيَاءِ ۱۲۴

کرنے میں لگا رہا انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں اور اس کی غیب زمین کی غیب اور اس کی غیب

يَرْجِعُ الْأَمْوَالَ وَالْعِبَادَ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۱۲۵

ہی سب ملے لائے چلتی ہو اس کی عبادت کر اور ہر چہ دوسرے اور تیرے رب اس سے بے خبر نہیں جو کر رہے ہو

وَلَمَّا تَخْلَقُمُ الْفُلَانِ ابْنِ مَعْنَى رَحْمَتِ كَلِّهِ بِمَا كَانُوا فِي حَالِهِمْ كَلِّهِ بِمَا كَانُوا فِي حَالِهِمْ كَلِّهِ بِمَا كَانُوا فِي حَالِهِمْ

عظمت پر سبقت لے گئی پس جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو رحم کے لئے ہی پیدا کیا ہے تو آخر کار سب پر رحم ہی ہو گا اور

یہ اس کے مطابق ہے جو ملے گا میں دکھایا گیا کہ دوزخ پر آفرین آئے گی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوزخ بھی اللہ تعالیٰ

کے رحم کا ایک رنگ اپنے اندر رکھتا ہے جس طرح یہاں مصائب میں ڈکڑا انسان آما م پاتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو یہاں آسائش

جسمانی کے دے رہے ہیں ان کے لئے ایک اور قسم کے دکھوں میں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے

ایک پھر رے کا چرنا پھاڑنا بیا کو خدا کے رنگ میں نظر آتا ہے مگر طیب جانتا ہے کہ ایسی حالت میں ہی رحم ہے

یہی حالت عذاب نام کی ہے اسی لئے یہ فرما کر کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کے لئے انسانوں کو پیدا کیا ہے اس کے بعد فرمایا

کہ دوزخ کو بھی جنوں اور انسانوں سے بھرا جائے گا تو اس کی فرض بھی دہی ہو ۱۲۵

۱۲۵ اے یہاں سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے قصص کی فرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا ہو گی یا ان انبیاء کے حالات

میں اور ان کے خاص فیض کی طاقت میں نبی کریم کے حالات اور آپ کے خاص فیض کی طاقت کو بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے فی

الحق سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم کے حالات کا بیان -

۱۲۶ اے یہاں سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے قصص کی فرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا ہو گی یا ان انبیاء کے حالات

میں اور ان کے خاص فیض کی طاقت میں نبی کریم کے حالات اور آپ کے خاص فیض کی طاقت کو بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے فی

عز و صاحب کرم

نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

علی اور زندگی



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے بے انتہا رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

میں نے اُنہی کے نام سے یہ کھوکھلیاں کتاب کی تھیں جس میں ہے قرآن عربی کا اسے تاکہ تم سمجھ سکو ۱۵۱

ع

یوسف کا رد

عرب۔ عربی

اھراب

جہم۔ اھجم

عرب نام الا لنتہ

۱۵۱ عربیہ حضرت اسماعیل کی اولاد کو عرب کہا جا رہا ہے۔ اور عربی کے معنی مفہوم یعنی فصاحت سے بیان کرنے والا ہیں۔ اور اھراب کے معنی بیان ہیں اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ عنہ تعظیماً یعنی ہر وہ تعظیماً کو کھول کر بیان کرے یعنی مضامندی خارج کے ساتھ میں۔ اور عربی فیض واضح کلام کو کہا جاتا ہے جیسے بیان۔ یا ہلسان عربی مبین (الشعاع ۱۹۵) یا حکماً عربیاً (الرحلہ ۳۷) جہاں معنی کئے گئے ہیں۔ فصاحت سے بیان کرنے والا جو حق اور باطل کو باطل کر دے اور بعض نے اس کے معنی شریف کریم کئے ہیں جیسے دوسری جگہ کتاب کو یہ (الغنی ۲۹۴) فرمایا اور یہ عربی کے معنی ہی عربی کی طرف منسوب (ع) اور عرب بنعم کے خلاف ہوا اور انعم وہ شخص ہے جس کی زبان میں عجبہ یعنی اہتمام ہو خواہ وہ عربی ہو یا غیر عربی اسی معنی میں درج ہے (طہ المصطفیٰ ۳۳) (ع)

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کی زبان جنت میں عربی تھی اور اس صورت میں ہی نام الا لنتہ یعنی سب زبانوں کی ماں قرار پائے گی اور اسی کے موافق بعض کا نہر ہے جو عربی سب سے پہلی لغات ہے اور دوسری سب زبانیں اس کے بعد پیدا ہوئیں (در) اور ایک حدیث میں ہے کہ اہل جنت کی زبان عربی ہوگی پس اگر قرآن عربی سے مراد عرب کی زبان میں نازل ہونا یا جاتے تو لکم تعقلون میں یا شائے ہے کہ یہ زبان عام الا لنتہ ہے اسی میں اللہ تعالیٰ کا آخری کلام نازل ہوا اور یہ عجیب بات ہے کہ کلام کو گزشتہ تیرہ چودہ سو سال کی زبان عربی جو مٹی رنگ میں استعمال ہوتی تھی اس میں کچھ کچھ بھی فرق نہیں آیا اور آج تیرہ سو سال بعد وہی زبان ملی ہے جو اس وقت عرب میں تھی۔ حالانکہ دوسری زبانیں اس سے نصف وقت بھی اس طرح تغیر سے پاک نہیں رہیں جس سے اس بات پر شہادت ملتی ہے کہ یہ زبان ابتداء سے اسی حالت میں رہی ہے عربی کے ام الا لنتہ ہونے پر مفصل بحث کے لئے دیکھو کتاب ام الا لنتہ جو خواجہ کمال الدین صاحب کی تصنیف ہے اور اس کی طرف سے نازل ہیں جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دلائل چودہ زیادہ ترین قیاس یہ ہے کہ یہاں قرآن عربی سے مراد وہ کتاب ہے جو سچے مضامین کو کھل کر اور فصاحت سے بیان کرتی ہو۔ تاکہ لوگ اسے اچھی طرح سمجھیں۔ جو کوئی شخص چاہے قرآن کریم کا مقابلہ دوسری مذہبی کتابوں سے کرے وہ دیکھے کہ جس طرح کھول کر معنی دلائل طور پر اور باہر فصاحت سے قرآن کریم کے مضامین کو بیان کیے ہیں اس سے دوسری کتابوں کو نسبت ہی نہیں ہے

قرآن عربی سے مراد







لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِّلسَّاعِلِينَ ۝ اِذْ قَالَ الْيُوسُفُ وَاخُوهُ

بیک یوسف اور اس کے بھائیوں کے معاملہ میں پوچھنے والوں کے نشان ہیں ۱۵۱۱ جب انہوں نے کہا کہ یوسف اور

اَخُوهُ اَحَبُّ اِلَىٰ اٰمِنًا وَاَوْحَنُ عَصَبَةً اِنَّ اٰبَا نَا لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اس کا بانی تو ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت میں یقیناً رہا باپ میری غلطی پر ہے ۱۵۱۲

حاصل ہونا بلکہ حضرت یوسفؑ کے برہنہ کی زد و دین دنیا میں بلند مراتب پر پہنچا دی گیا کرتے آتا ہو

حضرت یوسفؑ کے تین باؤں کی خبر دی کہ اول اجتباہ جس کے معنی کے لئے دیگر ۵۵۵ مفسرین میں سے بعض نے کہا عزت کے لئے جن کو نہ مراد ہو بعض نے کہا جو کے لئے بعض نے اور تو حیات کی ہیں دن مگر اجتباہ کے اصل معنی کے کاغذ سے مراد بھی صفات کا آپس میں جھگڑنا ہو اور مادہ تعالیٰ کا اجتباہ نہیں اور صدیقوں اور شہداء کیلئے ہوتا ہو وہ سری بات تاویل احادیث کا علم دیتا ہو اور اس سے مراد بعض نے تفسیر دیا کہ یوسفؑ کے عواقب امور کو اور بعض نے احادیث انبیاء اور کتب سابقہ کو مگر یہ بھی احادیث کا نقد دینے ہو اور اس میں مرقیہ اور وحی آجاتے ہیں ماسی علیٰ بیان بھی معنی میں تو میں مراد بھی نہیں ایک بات کی تک پہنچنا اور اعلیٰ درجہ کے علم کا مٹا ہوا علمی علم کی تفسیر دیا بھی مثال کی جو بعض اس کا ایک حصہ اور تفسیر بات اتمام منت ہو اور اس سے مراد دنیا اور آخرت کی نعمت کامل جانا یا نکشا ہو جانا ہو جیسے عزت کے ساتھ باطن یا دوسروں کی غلامی سے آزاد ہو روحانی اور دنیائی دونوں قسم کی نعمتیں مل جانی ہیں اتمام منت ہو حضرت یوسفؑ کے نسب کے بعد خرافے ہی سمجھا ہو اور یمن ہو اور شہ ثانی نے آپ کو زمریہ وحی بھی مطلق دی ہو کہ یوسفؑ ان بلند مراتب پہنچنے والا ہو کہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سچ جو کلمہ اصل مرتبہ ہو ہے اس لئے اس کے بعد سے مراد کامل دینی ہو کہ کائنات کا ہر فضل و نفع ان کے ہر کلمہ سے نکلے اور ان کے ہر کلمہ سے رانکلاں ہو جو وہ کلمہ عزت ہو کہ کمال دینی کا ہر عمل ہو اور ان کی رہنمائی اور قہر کی ہر حکمت کی پہنچا ہوں اور کہ ان کے ہر کلمہ سے کمال کیا ہو کہ وہ بالجمہ ہر نعمت (الفصل ۱۲) اس نے کو ان کے ہر کلمہ سے مراد علم کامل ہوتا ہو

۱۵۱۲ پر پوچھنے والوں سے مراد یہاں بھی کہ یہ صلح کے حالات کو دریافت کرنے والے لوگ ہیں ان کیلئے یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے معاملہ میں نشان ہیں یعنی جو معاملہ یوسفؑ کے ساتھ ہوا وہی آنحضرت صلح کے ساتھ ہو کہ آپ کو قتل کرنے یا ملک غلامی کی تجویز ہوگی اور بالآخر جس طرح یوسفؑ کے بھائی عاجزانہ حالت میں یوسفؑ کے سامنے حاضر ہوئے اسی طرح آپ کے مخالف بھی عاجز اور مغلوب ہو کر آپ کے سامنے آئیں گے

۱۵۱۳ عَصَبَةُ عَصَبٍ طعنوں کو کہتے ہیں اور عَصَب کے معنی باغ ہوتا ہیں اور عَصَبَةُ اور عَصَابَةُ جماعت کو کہا جاتا ہے کہ اس سے چائیں کہ جس کا اور کوئی نہیں عذوات میں یہ جماعۃ مُتَعَصِبَةٌ مُتَعَصِبَةٌ قاضی اسی جماعت پر ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں اور عَصَبَةُ ایک شخص کے جیسے اور باپ کی طرف سے قریبوں کو کہا جاتا ہو اور اسی مادہ سے مشہور لفظ عَصَبِطۃ ہے جس کے اصل معنی بھی ہر جاتے ہیں چکر دی دوسرے فرق کے خط منہج ہو جانا ظاہر یا ظلم ہو کر اور عَصَبِطۃ یہ ہو کہ ایک شخص کو عَصَبۃ کی مدد کیلئے بلانے اور مدد میں ہو کہ یوسفؑ و سنان و قحالی عَصَبِطۃ اور قحالی عَصَبِطۃ جو شخص صحبت کی طرف ہوتا ہو اس صحبت کیلئے جنگ کرتا ہو دینی شخص اپنے قریبوں کی حمایت کیلئے اور یہ نہیں دیکھا کہ قحالی کی طرف سے وہ ہم میں سے نہیں

ضلال کے معنی میں ضلالی ہے اور یہی دن یعنی غلطی

وَاتَّقُوا يَوْسُفَ إِذَا ظَاهَرَهُ الْأَمْرُ يَخْلُكُمْ وَجْهَهُ إِنَّكُمْ تَكُونُونَ بَعْدَهُ قَوْمًا

یوسف کو قتل کرو یا کسی اور کہیں ڈال دو تو تمہارے باپ کی قبر صرف تمہاری طرف ہی ہوتی۔ اور ان کے بعد تم

صالحین قال قایل منهم لا تقتلوا يوسف وألقوه في غيبت الحب يلتقط بعصر

صالح دوسرے بن جافہ ۱۵۱۹ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے کنوڑی کی گڑائی میں ڈال دو کوئی جانور نہ کھال

السيارة ان كنتم فاعلين قالوا يا بئنا مالک لا تمنعنا عن يوسف وإنا له

نے چاہیے اگر تم نہ کہہ کر تاہی ہو (۱۵۲۰) انہوں نے کہا اسے ہمارے باپ کیا وجہ ہے کہ یوسف کے سوا میں پہلا سبب نہیں ہے

لنا صون أرسله معنا عدل یرثه ویلعب وإنا له لآخضون قال إني

ان کے خیر خواہ ہیں۔ بل اسے ہم ساتھ بھیجے کہ وہ کھائے پیئے اور کھیلے اور اس کے بعد ہم ان کے نائب بن جائیں گے ۱۵۲۱ اس نے کہا مجھے

یکزنن ان تذہبوا به وأخاف أن يأكله الذئب وأنتر عنه غفلون

اس بات سے کہ تم اس کو تم سے بھاڑو اور میں ڈرتا ہوں کہ اسے بھینسا کھا جائے اور تم اس کی طرف سے غور نہ کرو ۱۵۲۲

یوسف کے بھائی سے مراد یہاں ان کا حقیقی بھائی یحییٰ کا نام بن جائیں تھا یہ دونوں ایک والدہ سے تھے بعض اس لئے کہ باپ

بن یا میں

کو یا بھینسے سے زیادہ پیار ہے ان کے سینوں میں حسد کی آگ بجلی انہیں یہ شکایت تھی کہ باپ باپ ہم سے محبت نہیں کرتا کیونکہ

کر یوسف سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ یہ کو مشعل نہیں کہتے کہ باپ کی محبت ان سے کس طرح بڑے یہ کو مشعل کہتے ہیں کہ یوسف کی

محبت وہاں سے آگھ جائے یہی حسد ہے جس کا نتیجہ بھی اچھا نہیں ہوتا

طرح

۱۵۱۹ اطوارا ملحق کسی چیز کا بھیجنا کہ اس کا دور کر دیا ہو (د) +

تکو فاعلین مراد یہ وہی کو اس گناہ سے قوی کہ کے پھر تم صالح بن سکتے ہو اور یا مطلب یہ ہے کہ یوسف کے وہاں

سے نقل جائے سے تم اسے اور دنیا میں سزاوار دے جاؤ گے کیونکہ باپ کی وجہ صرف تمہاری طرف ہوتی +

عقبة

۱۵۲۰ جنبت اس کا اصل غیب سے ہو اور حقا بآزمین کی سچی یا گرائی ہو کہتے ہیں (د) +

عقب

جنبت۔ جنبت کے معنی کسی چیز کا جسے کٹ دیا ہو اس وجہ اس کو کنوڑی کہتے ہیں جس کی کنوڑی سے مشیر دنیا کی مشیر (د) +

عقب

جس کی دیوار پانی کی گئی ہو وہ پانی ہے اور بعض کے نزدیک جنبت ایسا کنوڑی جس کی گڑائی بہت زیادہ ہو (د) +

عقب

یلتقط لقطہ۔ اور لقطہ کسی چیز کا زمین سے لے لینا جو زمین پر پڑی ہو یا چیز کا اٹھ لینا اور لقطہ کسی چیز کو اور

لقطہ بھینکے ہوئے کے کہتے ہیں جسے کوئی شخص پائے (د) +

سیارة

سیارة۔ مشیر کے معنی چلنا سیارة لفظ چلنے والی جماعت کو کہتے ہیں (د) +

رثم

پیدا میں ۳۴: ۲۲ میں ہے کہ ایسا کہنے والا زمین تھا +

۱۵۲۱ یرثہ۔ رثم کا استعمال اصل میں حیوانات پر ہوتا ہے یعنی چرنا۔ استعارۃ انسان پر ہوا جاتا ہو (د) یا با فرات کھا کر (د) +

۱۵۲۲ اس کے بعد اسے سے چرنا ہو گیا ان کا دل اندر سے بول رہا تھا کہ وہ محض شہادت کیلئے یوسف کے لئے جا رہے ہیں +

۱۳ قَالُوا لَیْنِ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّا اِذَا الْخُسُوفُ ۝ فَلَمَّا ذَهَبَ وَابِه

انہوں نے کہا اگر سے کھائے کھانے والے ایک جماعت ہیں اس میں ہم ایک گناہیں بہت بڑے گناہ سے سب سے پہلے

وَاَجْمَعُوا اَنْ يَكْفُلُوهُ فِیْ غَيْبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ لَنُنَبِّئَنَّكُمْ بِاَمْرِهِمْ هَذَا

اور اتفاق کر لیا کہ اسے کہیں کی گہرائی میں ڈال دیں اور ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تو انہیں انکے ساتھ لے کر جا

۱۴ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَحَمَدًا وَاَبَاهُمْ عَشَاءً يَتَّبِعُونَ ۝ قَالُوا يَا بَانَا

اور وہ نہیں جانتے کہیں گے، اور تمہارا وقت اس کے پاس روکتے ہوئے آئے کہ اسے جاکر باپ ہم کی

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُكَ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

دوسرے آگے بڑھتے ہوئے چلے گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۱۵ اَنْتَ يٰمُؤْمِنُ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ وَجَعَلُوْهُ عَلٰی قَيْصِهِ يَدْرُسُ ۝

پاری بات کو دیکھتے نہیں اگر ہم سچے بھی ہوں اور اس کی قیس پر جوڑ کر دیکھتے ہیں۔

۱۶ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۱۷ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۱۸ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۱۹ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۲۰ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۲۱ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۲۲ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

۲۳ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

ہم نے تجھے دکھایا ہے اور ہم نہیں جانتے تھے اور تو نے یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا تو بیچارے کا کیا

الثلاثة

۱۶ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

۱۷ اِنَّا نُرِيْكَ الْاَشْيَا وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ ۝ وَتَرٰكَ يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ فَرَاضِيًا رَجِيلًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ

اس کا جملہ تھامے دوں گے تھامے گئے ایک ڈبرے بات کو چھال کر دکھاؤ تبصرے بہتر و برا پسند کی ہی مدد طلب کیا تو فرمایا

ذکر ہے اور جب آپ پہلے بھی ہمارے معلق اچھی داسے نہیں رکھتے تو ہماری بات کو آپ مانگے تو نہیں ؟

تَمْوِيل  
سُئِلَ

سُكَّ

بائبل اور قرآن کے  
پہلوں میں فرق

سہتی  
اصناف میں صبر کا

۲۵۔ سقوت۔ حسیں کے معنی ہیں جس چیز کی خواہش ہو اسے نفس کا اچھا کر دکھانا اور اس کے بُرے پہلو کو بھی اچھے رنگ میں دکھانا۔ انشیدان سول لہم (تھمک ۲۵) اور سؤل آذیت کے قریب قریب یہ فرق ہے کہ اگر اذیت یا آندہ ہو جس کا انسان اپنے نفس میں اندازہ کرتا ہو اور سؤل وہ ہے جس کو وہ طلب کرتا ہو گویا یہ اذیت کے بجائے مرتبہ زیادہ اس اصل سؤل جو لغت و اذیت سؤل کا یا معنی ظلم (۳۶) اور سؤل وہ حاجت نفس جس کا پورا ہونا انسان کا سہارا ہو۔ یہاں پھر بائبل کے ذکر میں اور قرآن شریف میں ایک تین فرق نظر آتا ہے۔ بائبل میں جو کج بے غیر حضرت یعقوب کے پاس پہنچی تھیں ان میں سے اس کو باور دیا اور کہا کہ تیرے بیشک اچھا ڈانگیا تب یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور اس نے اپنے کپڑے پر ڈالا اور بت دینا چاہیے کہ اے عزم کیا ڈیپائش ۳۶: ۳۳-۳۴)۔ بات شانِ جنت سے بے بہرہ جو قرآن کریم کے ہر کلمے کو جاننے کیلئے پاک لفظ فرماتے ہیں مصلحتاً یہاں اسے بڑے عظیم ارشاد سے برہمی نہ صرف صبر کیا بلکہ صبر جمیل فرمایا یعنی غوری کی بات یہی ہو۔ اس میں دوسروں کے لئے بھی سبق ہے کہ وہ سخت سے سخت مصائب کے وقت وہ ایلا اور جبرِ قرع سے نہیں اور صبر کا طریق اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے قصا و قدیمہ بھی پڑھیں۔ حدیث میں ہے کہ جب حضرت عائشہ بہت تھان پڑی تو اس صدمہ عظیم میں انہوں نے یہی فرمایا کہ میں وہی کہتی رہی جو یعقوب کے کافضہ جمیل واللہ المستعان علی ما تصفوا ایک اور بڑا فرق جو قرآن شریف اور بائبل میں ہے کہ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب کچھ نہیں تھا کہ حضرت یوسف اسے نہیں سمجھے بلکہ نہ وہ ہیں اور اللہ تعالیٰ آفرانِ باقوں کو چاروں کے گھر دو بائیں ان کو دکھائی گئیں جس طرح بائبل میں بیان کی جائے کہ حضرت یعقوب نے یوسف کا رو یا سکر سے ٹاٹا قرآن کریم نے اپنے بیٹوں کو صاف کیا کہ یوسف کو کچھ تم سے نہ ہو کہ یوسف کو دینی اور دنیوی عظمت نے کی۔ اسی طرح اس پر پورا ایمان رکھتے ہوئے اپنے بیٹوں کو صاف کیا کہ یوسف کو کچھ تم سے نہ ہو۔ رب غفر لی اور اللہ المستعان میں تاکہ اللہ تعالیٰ ان باقوں کو پورا کرے گا جو اس نے دکھائی ہیں۔

قیص کا ذکر کنیے

حضرت یوسف کی قیص پر جھوٹا سٹ کاغذ بھی یہ لوگ لٹکا رہے تھے۔ بائبل میں یہ کہہ کر یہ بات بطور حقیقت بیان کی گئی ہے کہ حضرت یوسف کو زندہ کر دی گئی تھی لیکن جیسی بھی ہو ان کی غرض تو یہی بات کی تائید تھی کہ بھیر مارا یوسف کو کھا گیا اور اس کی قیص باقی رہ گئی اور اس پر خون کے نشان بھی ہیں۔ حقیقت یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت یوسف کے ذکر میں جین مشرق کا ذکر آتا ہے۔ جس قیص کو یوسف کے بھائیوں نے بطور شہادت پیش کیا اسی سے حضرت یعقوب معلوم کرتے ہیں کہ جھوٹا سٹ کاغذ بھی گویا یوسف کے زندہ ہو جانے کی وہ شہادت تھی وہ سرسہ وقت پر باپ کی قیص سے ہی یوسف کی برکت کی شہادت تھی۔ اور تیسرے وقت پر اپنی قیص کو ہی حضرت یوسف اپنے باپ کے پاس بھیجا اور یوسف کی شان و شوکت کی شہادت بنی۔ بالفاظ دیگر یوسف کی زندگی یوسف کی صحت اور یوسف کی شان و شوکت کی گواہی قیص سے ہی تھی۔ اور دو بار یوسف کی قبیرہ علیہ السلام سے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے کہ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ میں سے بڑی قبیرہ دیکھی اور اس کی شبیر علیہ السلام اس موت میں بھی جس طرح قیص کا ذکر کرتے دفن تھا اسی میں ہی دفن حضرت یوسف علیہ السلام کی ہے۔

## قیص کی تعبیر عالم

۱۹ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَبُشْرى هَذَا

وہ ایک تافہا آقاؤں نے اپنا پانی بھرنا دیا اور اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ کہا خوشخبری ہو یہ دلکا

۲۰ عَلَماً وَأَسْرَوْهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ يَاسِعًا يَعْلَمُونَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ

۳ دھارے والی تجارت قرار دے کر چپا رکھا اور اس میں متاجروں کو کرتے تھے ۱۵۲۳ اور اسے قہری بیعت

۲۱ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ

چند درہموں پر بیچ ڈالا اور وہ انکے بارہ میں بے رغبت تھے ۱۵۲۴ اور جس نے اسے میر میں خریدا

۲۲ مِنْ مِّصْرَ لَا مِرَاتٍ أَكْبَرُ مِنْ ثَوْبَةٍ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَكُونَهُ وَلَكِنْ لَا كُنَّا لَهُ

تھا اس نے اسے رحمت سے کہا اسے رحمت کی جگہ وہ شاید وہ نہیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور اس طرح

۲۳ مَكَانًا يُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۝ وَاللَّهُ

ہم نے یوسف کو مکہ میں مقرر کیا اور ہم اسے باتوں کے معنی سکھائیں اور اللہ

غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

۱۵۲۵ اور ہم غالب ہو جائیں گے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۱۵۲۶

۱۵۲۷ وَجَاءَتْ أَسْوَاقُ الْبَدَايَا أَتَتْ نَدْوَاهُ حَمُودًا حَمْلًا مُكْتَبًا ۝

۱۵۲۸ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۲۹ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۰ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۱ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۲ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۳ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۴ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۵ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۶ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۷ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۸ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۳۹ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝

۱۵۴۰ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝ وَبِضَاعَتِهِمْ يَتَّخِذُونَ الْحَقْلَ صَبْرًا ۝









وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا  
اور عربوں میں سے ایک شہر میں ایک عورت کی صحبت اپنے فکرم نام کوں کے ماہر سے پھیرنا چاہتی تھی جس کی صحبت کے دل میں تھک  
اس آیت کے معنی میں کہ جب تک کہ تم اپنے گناہوں سے باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو اپنے گناہوں سے باز نہ آؤ گے۔

ہم اسے کئی گز دھڑکیں میں باقی ہیں ۱۹۳۳ء جب اس نے ان کی چال کشی انگلہ بدلیجیسا

مَعَكُمْ وَأَنْتُمْ كُلُّ فَرَادٍ مِنْهُمْ سَيَكْفُلُنَا قَالَ فَأَخْرَجَهُنَّ فَأَقْرَبَهُنَّ الْكَبِيرَةَ وَ

فَقُلْ أَتَدْرِكُونَ قُلُوبَ النَّاسِ إِنْ هَذَا إِلَّا مَلْأُكُمْ كَيْدًا ۝

پس بگو ای کسانی که ایمان آورده‌اید، آیا شما می‌توانید دل‌های مردم را درگیر کنید، اگر این (قرآن) جز آنکه شما را فریب دهد نیست؟

وہیں جو یہیں ہر وہ اس کی گویا اسی قدر مٹی کی ہے، ایک مضبوط قرینہ کی طرف توجہ دلائی یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ قرینہ کی شہادت بھی مقدرات کے فضلہ کہنے لانی ہوجاتی ہے کہ

کی شہادت بھی مقدسات کے فیصلہ کیلئے کافی ہو جاتی ہے۔  
 قاضی کو یہ بڑی وضاحت حضرت یوسف کی ہریت یہاں بھی کی ہو رہا ہے چل کر یہی مگر بائبل میں صرف اس قدر ذکر کر  
 کہ جب مریخ کی حرکت کے اسے بلا تاخیر وہ اپنا چہرہ اسی اس کے اُپری چھو کر بجا کا پتہ پیش ۱۱۳ء ہریت کا کوئی ذکر نہیں کیا بلکہ سچم  
 کی بنا پر اسے قید کیا جانا۔ اور پھر ان چھو کر بجا گئے کا واقعہ اس جسم میں تائیدی شہادت بن جاتا ہے اور اس بالازم سے حضرت  
 یوسف کی گفتگو کی صفائی نہیں ہوتی۔ یہ کتاب کیونکہ مخلوق کا خدا رکھا کسکی جس میں ایک ایک انسان پر ہمت کا ذکر کر کے  
 اسے اس ہمت سے ہی نہیں کیا جانا اور اس سے پہلے باب میں اسی کتاب پیدائش میں حضرت یوسف کے ایک بھائی یہوداہ  
 متعلق ایک نہایت گندے اور فحش قصہ کا ذکر کیا ہے اور اگر کسی نااہل بھی ہوتا تو اسے پڑھنے کے قابل قرار دیا جاتا مگر بائبل باوجود  
 ان گنہگاروں کے کتاب مقدس کو ہی اور آفاق کر کو باوجود اس کی اعلیٰ مقام کی تعلیم کے رد کیا جانا ہے۔

مذہب کا مذاقہ۔ مذاق بالملک کے معنی ہیں مکان میں غلام اور اس سے مذہبیہ چی کے معنی شہر میں اور مذہبیہ اس علاقہ کو کہتے ہیں جس کو نرین کے وسط میں بنا یا جائے اور اس نرین کو بھی جس میں ایسا علاقہ بنا یا جائے اور بالخصوص بیاضی غنی کو کہتے ہیں شہر بدلا جائے اور جب ایک طرف کسی چیز کو مذہب کیا جائے تو دیکھنا کیا مانا جاوے اور عام معنی میں مذہبیہ کی طرف مذہب پر تو ہر مذہب الغریب۔ عربی۔ غالب کو کہتے ہیں اور بادشاہ کو کہہ دھر کے بادشاہ ہیں کا یہ خطاب تھا (۱) گمبیاں بادشاہ مراد ہیں اسلئے کہ اس کا ذکر فقہائے کرام میں آگے آیا ہو بلکہ تعلیم پر اسٹان امرا میں سے ایک مراد پڑ جس کے سپرد کل کاروبار و سلطنت کا انصراف معلوم ہوتا ہو اس لئے کہ جب یہ حیثیت حضرت یوسف کو تھی تو پھر سے اسی خطاب الغریب سے پکارا جاتا ہو۔ یا شہل میں ہرگز نہ مرقیہ مذہب کا ایسا جو فرعون کا ایک مراد ہو بلکہ کا دشمن تھا۔

شعشعہ۔ شقائق۔ خلافتِ انقلابِ باطل کے پوسے کا نام جو بد و شقیقہ آج کے سنہی ہیں کس کی محبت اسکے دل کے پوسے کے نیچے داخل ہوگئی یا اسکے دل پر غالب آگئی دلہا

۱۵۴۷ عکرمہن۔ مغلز ایک تہذیب کو کہتے ہیں جس کی بنیاد پر انہوں نے فریض کی صورت کے متعلق کی مکتو اس لئے کہا کہ

## قَالَتْ قَدْ لَبِئْتَ اَلَّذِي تَلُمْنِي فِيْهِ

۳۲

دوسری کی حرکت، کہا کہ وہی جو جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں

کی ضرورت سے اسے صرف سے دیکھنے کا جملہ بنایا، وہ پانچ کی حیثیت اور پھر باؤں کے ذکر کو اس لئے کہا کہ غصہ میں وہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور جو کہتا ہو کہ تم سے مراد یہ ہے کہ میں نے کہا یہی ہے جو کہ ہم ایک تجربہ کرنے ہیں جس سے صرف کو تاہم میں بلایا جا سکتا اور اسی فرض کیلئے نہیں بلایا گیا اور اس صحت میں پہلی آیت کے آثار پھیلا لیں جو میں نے پہلے لکھی تھیں۔ مراد یہ ہے کہ میں نے جو کچھ ٹھیک طریق اس فرض کے حصول کا اختیار نہیں کیا تھا۔ یہ کہ اسے چاہئے تھا کہ پھر صرف کو کسی اور کی معرفت اس بات میں یقین کرنا متکاثر تھا اور اس کا زیادہ دیکھا ہی کے معنی ہیں ٹھیک لگائی ہی عصاف اور کھلیا ہوا (نکۃ ۱۸) علی الاطلاق متکون (۵۶۰) اور متکون و غیرہ کو بھی کہتے ہیں اور تمام دیکھنے کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ کھانے کیلئے ٹھیک لگائی جاتی تھی اور اس آیت کو ٹھیک دیکھنے سے منع کیا گیا اور بعض نے متکا کے معنی جس میں کہتے ہیں (دل) اور قرنی بھی اس کے معنی ہیں (دل) اعلان سکے مطابق ابن جریر میں روایات میں موجود ہیں +

سکین۔ سکین سے ہو چری کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اس چیز کو جسے اس سے دیکھ کر جانے حالت سکون میں کوئی چیز (دل) اکبر۔ اکبر کے معنی یعنی ہیں و اچھے کہیں اسے بڑا دیکھنا، +

حاشا للہ کے معنی بھلا، اور تنزیہ کے طور پر اس کا استعمال ہو رہا ہے یعنی ہر ایک عیب اللہ سے دور ہے +

عروں کو صرف کو ایک دیکھ کر عیب وہ کھانے میں صرف تھیں اور اس فرض کیلئے ان کے اہتوں میں چھڑائی کا حیرت زدہ ہو جانا اور اپنے اہتوں کو کٹ لینا کوئی ایسا قہر آگیا کہ وہ تھیں جس کا انکار کیا جائے۔ ان اہتوں کے کٹنے سے مراد وہاں یہ نہیں کہ اٹھ کٹ کر کھانے پر گئے تھے بلکہ پھر سے ان پر نہ تو ہوا جاتا مراد وہ لوگ یہ ناپزیر گھومنے سے نہیں ہونا اسی معنی کو ترجیح دی کہ یہاں تک کہ عیب سے ایک معنی مروی ہیں کہ اہتوں کو نہیں بلکہ استیذان کو کٹ دیا تھا۔ اور نہ ان کے میں ہی یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حیرت سے اپنے اہتوں کو کٹ دیا جیسا غصے کے وقت انگلیوں کے کٹنے کا مادہ ہو غصہ یا ان الاطالی من الغلط (آل عمران - ۱۱۸) اور ان کا یہ کہنا کہ یہ بشر نہیں بلکہ فرشتہ جو صرف حسن صورت کے لحاظ سے نہیں بلکہ عصمت پر مبنی کے لحاظ سے یہ لفظ زیادہ مذہبوں میں اور قرنی قیاس ہو کہ حضرت یوسفؑ اس حسن و زینت کے لیے کوئی کٹھا کر بھی نہیں دیکھا جس میں نہیں اور یہی زیادہ عجب ہوا۔ ایک دوسری توجیہ ان اضافی کی وہ بھی ہو سکتی ہے جس کی طرف غصہ کی تشریح میں اشارہ کیا گیا ہے یعنی قرنی حرکت ہے ان کو ایک چال کہنے کیلئے بلایا تھا اور وہ تجریز انہوں نے اسے پہلے بتا دیا تھا اس لئے دعوت کا سامان تھا کہ ان کے چھڑاؤں وغیرہ ان کے اٹھ میں دیر میں اور بوسٹے غلط پیمان سے یا بعض نے چھڑوں کو عمر اہتوں پر لگایا اور پھر صرف پر زور والا کہ یہ واقعہ تھا اسے خلاف بطور شہادت ہو جائے گا وہ نہ تو قرنی کی حرکت کی بات مانو اور نہ بھی جب حضرت یوسفؑ انکار ہی کیا کہ وہ بول آئیں کہ یہ بشر نہیں جو کسی بات کی پروری نہیں کرت بلکہ فرشتہ ہے اس صورت میں ابھی آیت میں لفظی قہ سے مراد چھڑی کہ تم مجھے ملامت کرتی تھیں کہیں اسے راضی نہیں کر سکی اب تم مجھے زہد لگا کر کہہ لیا نیزہ شرح کیلئے دیکھو ۱۵۳ +

ان واقعات کا ذکر بھی بائبل میں نہیں مگر جس مقام عصمت کو حضرت یوسفؑ بیان میں ظاہر کرنا مقصود ہو اس کی اہل عرض حال نہیں ہوئی جب تک کہ نہ دیکھا جائے کہ ایک ہی صورت میں بلکہ شہر کے اہل سے اہل خانہ نازوں کی حسین عورت حضرت یوسفؑ دیکھا مقام عصمت سے ایک بل بابر اور نہ ورنہ میں کر سکیں۔ اسی بلند مقام پر ہر ایک کی کوشش کرنی چاہئے جو یہی بات کہ قصہ میں لیا

دعا  
دعا

سکون  
اکبر

حاشا للہ  
عصمت کے بارے میں  
کا مادہ

صحت کی چھڑی



فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَ مَنْ لَهُ الْهَوَى السَّامِعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ لَمْ يَلَمْزْهُ

سارے گھنٹے اس کی منتظر کی اور ان کی چال کی اس سے پھر دیا۔ جبکہ وہ سنے جاوا جائے والا ہے پھر اس کے بعد کہ وہ

مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوْا آيَاتِ يَسُوعَ حَتَّى جِئَ وَدَخَلَ مَعَهُ السَّيِّئِينَ ۚ

نشان دیکھ چکے تھے ان کا خیال یہی رہا کہ اسے ایک وقت تک قید کروں۔ ۱۹۳۱ء میں اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوانوں اور دو

قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْمَىٰ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أُخْلَعُ فُوقَ رَأْسِي

ان میں اپنے کہیں نے اپنے آکو شراب پھر شے پھر دیکھا یا صدمہ سہے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہیں اپنے سر پہ دیشیاں اُٹھاتی

خَنَازِنًا كُلُّ الطَّيْرِ مِنْهُ وَنَهْنَهَا تَأْوِيلُهُ إِنَّا نَزَّلْنَاهُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ٣٤

جس میں ایک زندہ کاسہ ہے جس میں اس کی نعمت کے نذر برحقے نیکو کاروں میں سے دیکھنے میں ۱۵۴۸ء کا

لَا يَرْثُكُمْ طَعَامٌ تَرْزُقُونَهُ إِنَّا إِنَّمَا نَمُوتُ وَأَحْيَاكُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ الْقَوْمَ

وكانت فيه امانه تامة اسر انفسها كما انك قد قويت قلبك فاعلم انك قد اصابته

مَا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَافِلِينَ

جواب دے گا کہ اگر کسی نے اس سے منع کیا تو وہ اس کے لئے برا ہے اور اس کے لئے برا ہے۔

۱۵۳۷ آیت ماں لڑاؤں سے مراد حضرت روضہ کی رست کے نشان ہیں۔ اور وہ رست کے کچھ ٹرنے کی شہادت ہے

حضرت ہسٹک حق میں مٹی مگر چمک سالہ قومی تھا اس لے حضرت یونس کو قید کروا دیا ۔

۱۵۳۵ء دونوں قیدی جب حضرت یوسفؑ کے پاس رہ کر نکلی کہ دیکھتے ہیں تو اپنی خواہش آپ کے پاس بیان

• کہتے ہیں •

۳۹۔ اچکے انہوں نے خود کا تھا کہ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں اس لئے حضرت یوسف نے

اول ان کو نصیحت شروع کی کہ شاید وہ بھی اصلاح کی راہ پر آجائیں۔ بائبل میں یہ حصہ پھر مرقس اور یوحنا اور

خوابوں کی تعبیر کا ذکر ہر ایک ایک قدم پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے کس طرح حضرت یوسف کے ذکر کو مفید نتائج

سے بھر دیا ہر حال انہ بابل میں یہ ایک خشک کھائی ہو ا دیوں تباہ و برباد کہ زندان کے پتھری دیواریں ہیں انسان کو نیچے

ہیں، وہی سلیس جو اس کی زندگی کی اصل غرض پر ۱۰۰ فیصد جو شرح میں کھانے کا ذکر کیا ہے تو مراد یہ نہیں کہ کھانے کی

یہ ایک جگہوں کا بندہ ناویلا سے مراد وہ آپ کی تعبیر کی ہے جو انہوں نے دریافت کی تھی۔ مگر چونکہ آپ ان لوگوں کو

معاشرے کے بدلے میں تمہیں قصہ بھی بتا دوں گا اور نصیحت کر بھی بخش کر دوں گا۔

[illegible]

پروفیسر محمد علی شاہ

۳۸ وَتَقَعْتُ مِثْلَ آبَائِي فِيهِمْ وَاسْتَحْيَيْ وَيَسْقُوبُ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشِيرَ لِرَبِّهِ بِاللَّهِمُومِ

اور میں اپنے بزرگوں پر ایسا ہی کر رہا ہوں اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب کا پیرو ہوں میں مناسب نہیں لکھی چیز کو بھی نہ ساقط کر

شَقِ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ

بناؤں میں ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا فضل جو

۳۹ يَصَاحِبِي الْيَتِيمَ عَارِيَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرًا مِ اللَّهِ الْوَاحِدُ لِقَهَارُ مَا

اے میرے قید خانہ کے دو ساتھیہا کیا انکے آگے خدا نہ آچے ہیں یا اللہ ہی انکے سب سے غالب ہے (۱۵۲) اے

مُتَعَبُونَ مِنْ دُونِهَا إِلَّا أَسْمَاءُ سَمِعَتْهُنَّ وَأَبَاؤُكُمْ مَا أُنْزِلَ اللَّهُ بِهِمْ مِنْ

چھوڑ کر تم صرف ناموں کی یاد کرتے ہو جو تمہارے بزرگوں سے نہ کہنے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل

سُلْطَانٍ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا يَا ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيُّمُ وَلَٰكِنْ

نہیں تمہاری حکم خدا کے سوا اور کسی کا نہیں اس نے حکم دیا کہ تم کسی کی عبادت نہ کرو یہ سیدھا دین ہے

۴۰ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَصَاحِبِي الْيَتِيمَ إِذَا أَحَلَّ كَمَا قِيسُفِي رَبِّهِ عَمْرَاهُ

اکثر لوگ نہیں جانتے (۱۵۳) اے میرے قید خانہ کے دو ساتھیہا تم میں سے ایک تو بچہ آقا کو شرب پانی

وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُضْلَبُ تَتَا كُلِّ الطَّيْرِ مِنْ رَأْسِهِ فَوْخِي لَا مَرَأِي فِيهِ

اور دوسرا صلیب دیا جائے گا تو ہر پرندہ کے منہ کی گھاٹی میں اس کے فوخی ہو چھ جس کے متعلق تم

۴۱ تَسْتَفْتِينَ ۚ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِمَّنِمْ إِذْ كُنْتُ فِي عِنْدِ رَبِّكَ ۚ

مدافعت کرتے ہو اور اسے جس کے متعلق وہ یقین تھا کہ وہ ان دونوں میں سے ایک تھا کہ میرا ذکر کیا ہے تاکہ تم

۱۵۴ میں صرف اس اصول مذہب کا ذکر ہے یعنی توحید باری جو سب خاصیت میں یکساں ہو پس مراد یہ ہو کہ جو

اصول ان کے مذہب کے ہیں وہی میرے مذہب کے اصول ہیں ۵

۱۵۵ اگر کوئی شرک کرے تو وہ مختلف آقاؤں کی غلامی اختیار کرتا ہو اور مختلف آقاؤں کا غلام کہیں غلام نہیں ہو سکتا

۱۵۶ مذہب پر غالب ہو ہیں جو اس کی غلامی اختیار کرتا ہو مگر انکی ہی احتیاج نہیں رہتی ۵

۱۵۷ اسکا مراد یہاں صرف الفاظ ہیں جن کے نیچے حقیقت کوئی نہیں ان الفاظ میں بتایا کہ وہی حکم درست

۱۵۸ ہے جو اللہ سے اور اللہ نے آج تک اپنے کسی نبی کے ذریعے سے حکم نہیں دیا کہ خدا کے سوائے اوروں کی بھی پرستش نہ

ہو بلکہ وہ ہمیشہ ہی حکم دیتا رہا ہو کہ اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو ۵

ج

شاہد علی بن حبیب  
اور اس کی تفسیر

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ لِي

مگر شیطان نے اسے اپنے آقا کے پاس نہ کرنا چاہا وہ اس پر بھی اسی حال قید خانہ میں گزارا ۱۵۴۳ اور بادشاہ نے کہا میں نے

لَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سَوَاءٍ يَأْكُلْنَ سَبْعَ عَجَائٍ وَسَبْعُ سِدْبَلَاتٍ خَضِرٍ وَأَحْمَرٍ

ساتھ سات گائیں یکساں ہیں انہیں سات بڑی دھاتیں دکھائی گئیں اور سات سبز خوشے اور سات

يُسَبِّحُنَّ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنْتُ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا

اور نیک! اے اہل دہلیاد میرے خواب کی تفسیر بناؤ اگر تم خواب کی تفسیر کر سکتے ہو ۱۵۴۴ انہوں نے

أَصْنَعْتُ أَخْلَامَ وَمَاعْنُ بَنَازِيلِ الْأَخْلَامِ بِعِلْمَيْنِ ۝

پیشانی خواب ہیں اور ہر راجیہ، خوابوں کی تفسیر سے واقف نہیں ۱۵۴۵

۱۵۴۳ اذ کہا وہ میں حفاظت ادنیٰ طاہر است ہی اور راہ جو ذکر یوسف عندادہ یہ درواست استقامت غیر شرم

داخل نہیں بلکہ یہ نگاہوں نے آپ کی نیکی کو دیکھ کر فراد عزت کیا تھا اس لئے آپ نے چاہی پادشہ کی شہادت حد وہ بادشاہ کے

دربار میں ہی اور کہے تا اسے معلوم ہو جائے کہ یہ سچ پر حاوی الزام لگا یا گیا ہو ۱۵۴۴

۱۵۴۴ اذ کہا ان - سیدین کی چہرہ اور چہرہ شمال کی خدیجی یعنی قوسی اور قری - اور اذ گفت کے معنی سے مراد کو بلا یمن -

لا یعنی من جوع (الغنا شہدہ) اور گفت بھی کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر مرنا کا ہونا،

عجائت یا عجف اور عجفہ کی جمع ہے - جو ہڑال سے بہت پتلا ہو گیا ہو ۱۵۴۵

عجف یا عجف یا عجف یا عجف سے جو جس کی رطوبت جاتی رہی ہو ۱۵۴۶

تعبرون - تعب کے معنی ہیں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف تباہ و تہجر ہانی پر سے گزرنے سے جب وہ مخصوص ہو

اور تفسیر روایے خاص میں راہد ہانے کے لئے تاویل کا نقد بھی دیا جاتا ہو مگر یہ عام فطرتی و دوسری جگہ بھی دیا جاتا ہو کو یاد دیا کہ

ظاہر سے باطن کی طرف گزرتا ہو عبور و غیرہ کے لئے دیکھو آیت ۳۰

۱۵۴۵ اذ گفت گفت کی جمع ہو - اور اذ گفت ایک چیز کے ایک حصہ کو دوسرے حصے سے لایا دینا ہو اور گفت اللہ جل جلالہ

بات کو طوطا طوطا اس لئے ایسی خوابیں جو جو پیشانی کے ایک دوسرے سے لگتی ہوں ان کو اذ گفت کہا جاتا ہو جن کی

اعتقاد کی وجہ سے تفسیر نہیں ہو سکتی دل ۱۵۴۶

۱۵۴۷ اذ گفت کے معنی ہیں خضب کے پیمان سے نفس اور طبیعت کا نہ ہوں رکھنا اور اس کی جمع بھی اذ گفت آتی ہو

ام تا مہم اذ گفت جہذا (الطہور ۳۶) ہاں مراد اصل ہو کہ وہ اس سے اصل سے اصل ہیں اور اصل اور اصل کی جمع بھی اذ گفت

ہو جس کے معنی خواب ہیں اور اذ گفت بوقت کو بھی کہتے ہیں واذ بانظرا لا فعلال منکم العلم (التہود ۹۰) اور اذ گفت یعنی خواب اور

دعائیں حق ہیں کہ وہ رشتہ زبان عرب میں دونوں خواب پرچے جاتے تھے مگر شافعی علیہ السلام نے یہ دیکھ کر دیکھ کر اذ گفت اور اذ گفت

کہ یہ خواب خاص طور پر اذ گفت کہ رزاق اللہ تعالیٰ من اللہ واللہ من الشیطان مدی اللہ کی طرف سے کہ وہ وہم شیطان کی طرف سے کہ وہ

اس کے اذ گفت ہو دل، یہی فرق قرآن کریم میں لکھا ہے کہ وہ بادشاہ اپنے خواب کو خواہتا ہو اول دیا اسے اذ گفت وہ سچ ہیں ۱۵۴۸

حکم  
حکم  
حکم

۴۵ وَقَالَ لَآئِنِ بَعَاثْنَاهُمَا وَادَّكُرْنَا لَعَلَّآ اَنَا نَبْتَكَمَّ بَنَآوِيْنَاهُ فَاَرْسَلُوْنِ

اواس نے جان دو وہی یقینوں میں سے راہرو تھا کہ اس ایک مدت کے بعد اسے اور بانیوں میں کن تیرتا دینا مجھے چاہئے اور

۴۶ يُوْسُفُ اِيْمَا الصّٰدِقِۦنَ اَفْتِنَا فِى سَبْعِۦ بَقَرٰتٍ سَاكِنٰتٍ يَّا كٰلُھُنَّ سَبْعُ عَجَا۟فٍ

یوسف صبیقہ میں سات موئی گاؤں کی تھیرتا کہ جس سات ذبیگا میں، کھانسی میں

وَسَبْعِۦ سُبُلٰتٍ خَضِرٍ وَّاٰخِرُۢهُنَّ سَبْعُۢ بَقَرٰتٍ اَلْعِلٰی اَنْصُرُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَعْلَمُوْنَ

اور سات ہنز غریں میں اور سات ادرنگ تاکریں وگروں کی طرٹ لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ جانیں

۴۷ قَالَ تَزْعُوْنَ سَبْعَۢ بِسْرِیۡنَ دَاۡبَآءَ فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوْهُنَّ فِى سُبُلِیْہِ

اور بٹکے کہ تم مہجیل سات سال بھتی کر گئے تو تم کچھ کاڑھے اپنے خوشی میں ہی رہو

۴۸ اَلَا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ تَزْعٰیۡنِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعُۢ رِجَالٍ

تو تھوڑے کے جس سے تم کا کاڑھ ۱۲ پھر اس کے بعد سات سخت درساں آئی گئے وہ سب کچھ

یَا اٰھْلُنَّ مَا قَدْ مَنَّ لَھُنَّ اَلَا قَلِیْلًا مِّمَّا تَحْصُوْنَ

کہا جائیگے جو تم نے ان کیلئے کچھ سے جیج کیا، یہ سب تھوڑے کے جو تم جھوڑا کرو ۱۵

۱۲۴۱ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۲ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

دائیں (ابریکیم ۳۳) پس ذآب سے مراد عادت سترہ ہونے

حضرت یوسف تھیر کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا چاہئے، اسلئے جب سات موئی گاؤں اور سات

سبز خوشوں کی تھیران الفاظ سے کی کر سات سال جب معمول بھتی کر گئے یعنی خضلیں اور کھلیں تو ساتھ ہی بتا دیا کہ

کھانے کی ضرورت ہو اسے کھال کر لے کر خوشوں میں چھڑ دے، اسکی فرض یہ تھی کہ تاکہ اسے سے محفوظ رہے اور غلاب و پوٹے۔

۱۲۴۳ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۴ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۵ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۶ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۷ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۸ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۴۹ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے

۱۲۵۰ اذکی۔ اصل میں اذکدہ یعنی ڈکھا سے باب افتعال متاثر ہے جعل یعنی اور مثال اس میں مدغم ہو گئی ہے





۱۰ قَالَ مَا خَابَ مَكْنُ إِذَا رَوَيْتَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ عَاشَ اللَّهُ مَا عَمِلْنَا عَلَيْهِ مِنْ

بادشاہ نے کہا کہ اسارا صاحب تم نے یوسف کا بچے ہمارے سے پھرنا چاہا۔ انہوں نے کہا کہ شرب میوے سے ہر چیز میں

سَوَّوْا قَالَتْ مَرَاتُ الْعَزِيزِ الْخَمْسُ الْحَيُّ اَنَا رَوَيْتُ عَنْ نَفْسِهِ وَلَآئِهٖ لَمِنَ الصِّدِّقِیْنَ

کہتے ہیں ہم میں کی عزیز کی حد تک کتاب حق کل گیا میں نے سنا ہے اس کے بارے سے پھرنا چاہا اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔

۱۱ ذَلَّلُوا لَعَلَّهُمْ اِنِّي لَمَّا اخَذَهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَآئِنِیْنَ

دہشت گردانہ یہ اسلئے ہو کہ وہ جان لے کہ میں نے پتہ دیکھے اس کی خیانت نہیں کی اس کا دشمنانہ کیناں کی چال کو نزل آتھو کہ نہیں پتہ چلا

کارم تھا ان کا تاج کا م حضرت یوسف کے سپرد ہوتا کہ وہ بھی ان کے کام کی پہچان کر لے۔ اس میں مرتبہ اس سے بھی بلند تر ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے بچنے

کا حال اسرار حضرت یوسف کی بتولیت پر کھلتے کھلتے کے مروتوں سے بچا اور وہ آپ جب اپنی بی بی کے ساتھ کسی موقع پر کھڑے تھے اور ان

سے ایک ساتھی کا گڑبڑ توڑا چکا تھے یہ پایا اور فرمایا کہ یہ میری بی بی ہوا اور فرمایا کہ شیطان انسان کے دل میں طعنے طرح کے رسوا کر دیتا

۱۲ اَلَا خَلْبٌ وَكَيْدٌ لَا اَۡلَٰهَ اِلَّا عَظِیْمٌ كَاۡفُۡرٌ ہر جس میں ایک دوسرے سے بہت خطاب ہو رہا ہے،

مختص شخص کے معنی قطع کرنا جس چنانچہ جنت و دوزخ کے ساتھ دیا جائے اور مختص اور مختص کے معنی ہیں

ایک امر باطل کل گیا اور جس چیز سے اسے مخلوب کیا ہوا تھا وہ دھوکہ دہی ہے۔

بادشاہ نے ان عورتوں سے یہ یوں خطاب کیا کہ یوں کیا کہ کیا بات تھی جب تم نے یوسف کو دھوکا دیا اس کی وجہ معلوم

ہوئی ہیں اول حضرت یوسف کی راستبازی کا اثر جو ان پر اپنے مصاحب کے بیان سے ہوا وہ خود اس خوب کی تعبیر میں ہیں

علم کا اظہار اس نے بھی سب لوگوں کی گروہیں یوسف کے سامنے چلا دیں جو دوسرے حضرت یوسف کے قید خانے کے بادشاہ

کو جو کہ کھلا بھیجا اس میں سے بھی لفظ کے ان عورتوں کا کائنات کا نشانہ لگا دیا یا چال تھی جو میرے خلاف انہوں نے کی اور لوگو

کو گوں کی نظر ان سے وہ غصہ بڑا مگر اللہ تعالیٰ تو اسے خوب جانتا تھا اور سب کے یوں کھلا بھیجے بھی بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ

یہ سب یوسف کے خلاف ایک سازش کا نتیجہ جو چنانچہ عورتوں نے اس بات کو محسوس کر کے کہ یوسف کی راستبازی اب

کل بھی ہو اور یہ عیب بھی چھپا نہیں رہ سکتا صاف اتوار کیا کہ یوسف کے ہرگز ان کے مشعل کی قسم کھانا ہوا وہ نہیں کیا تب

خزینہ کی حوت بھی بھول آئی کہ سچائی پر جتنے پردے ڈالے گئے تھے وہ اب دور ہو گئے جس سے معلوم ہوا کہ قطع کے بعد وہ

سب یوسف کی سچائی پر پردہ ڈال دیا تھا۔

۱۳ اَلَا خَلْبٌ ہر یہ کلام خزینہ کی حوت کے کلام کے سلسلہ میں جو اس سے آگے آیت کا ضمن میں لکھا ہے صاف عین حق

اور صبر سے ظاہر ہو کہ یہ کلام حضرت یوسف کا ہوا اور نہ اسے صبر ہی طرف گئے ہیں خزینہ کی حوت ہے دیکھ کر کہ تھی کہ

پیش کیے ہیں کی خیانت نہیں کی خیانت کر کے کہ اس نے سے قید خانہ میں ڈال دیا ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اس حقیقتات میں تو

آزاد کر دیا تھا تو لوگوں نے حضرت یوسف کو کہا ہر گا کہ تم خواہ عزاہ کیوں قید خانہ میں پڑے ہو جس پر ہر ایک

یہ فرمایا کہ بادشاہ کو علم ہو چکا ہے کہ اس کی معنی خزینہ کی خیانت نہیں کی دیا انھیں صبر بادشاہ کی طرف سے

لی جلتے تو بادشاہ کی خیانت سے بھی مراد خزینہ کی خیانت ہی ہو گی کیونکہ اسے بڑے عہدہ رکھتا ہے کی خیانت بادشاہ کی

ہی خیانت تھی۔ اور حمایت سے مراد یہاں منزل مقصود پر پہنچانا ہے دیکھو۔



۵۷ وَلَکِنَّ لَّکَ مَلَكًا لِّیُوَسِّفَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَئِزُّ اَمِنْهَا حِیثُ شِئَا تُصِیْبُ

اور یہ کہ تم نے جو ملک میں طاقتور بنا دیا وہ اس میں جاں چاہتا تھا کیا نہ کتنا ہماری وقت

۵۸ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَلَا جُرْاَ لِاٰخِرَةٍ خَیْرًا لِّلَّذِیْنَ

جسے چاہتے ہیں ہم نے جسے چاہیں اور ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے اور بدشاہت کا اجر ان کے لئے بہتر ہو جائے

۵۹ اٰمِنُوْا وَکٰنُوْا یٰقِیْنُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا خَوْفَهُ یُوسُفَ فَلَا خَلْوًا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ

لائے ہیں امن و یقین اختیار کر لیں اور اس کے بھائی کے پاس گئے تو اس نے ان کو پہچان لیا

۶۰ وَهُمْ لَهٗ مُتَذٰکِرُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجِہٰزِهِمْ قَالَ اِثْنُوْنِیْ بِاَنْجُلِکُمْ

اور وہ اس کے پہچان کے ۱۵۶ اور جب انہیں ان کا سامان دیکھ کر یاد کیا کہ اپنے اس بھائی کو بھی میرے پاس ہو

۶۱ فِیْنَ اَیْنُکُمْ ۝ اَلَا تَرَوْنَ لَیَّیْ اَوْفَ الْکَیْلِ ۝ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ فَاِنْ

جہاں رہا ہو دیکھو کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں اب بھی رہتا ہوں اور سب سے بہتر مکان تو فریضہ ۱۵۷ لیکن اگر تم

۶۲ لَّمَّا تَأْتُوْنِیْ بِہٖ فَلَا کَیْلَ لَّکُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ وَالْوَسْطٰی وَاُوْدُ

اسے میرے پاس دلائے تو میں میرے پاس سے دفعہ کیا اسے تم میرے قریب نہ آؤ گے اور اس کے پاس کے بچے

عَنْہٗ اَبَاہٗ وَآلَافَاعِلُوْنَ ۝

ان کا وہ چچہ بیٹے اور ہماری اور کمرہ کی بچی

۱۵۷ بہت سے دینیات و نعمات کو چھوڑ دیا اور لڑائی کے ساتھ سال بھر رہا ہے اور چھ شروع ہوا اور علی کا شرمینا

کے بھائی بھی میرے آئے ہیں اور حضرت یوسف کے سامنے لائے ہمارے ہیں اگرچہ کہ آپ میں بچے تھے جب ان سے جہاز لے

اور معافیت میں بہت تفریح کیا تھا اس نے وہ آپ کو پہچان سکے

۱۵۸ جہاز جہاز جہاز وہ سامان وغیرہ جو تیار کیا جائے اور تجویز اس کا اٹھانا یا بیہنا ہو

کیلی۔ غلے کے پائے مخصوص ہو دیکھو کہ اس نے غلے کی بھی جس کا ہتھال ہوا ہو

نخل۔ نخل کے سخی حلوں یا ترخانوں اور نخل ہوان۔ نخل ضیافت یا ہوانی کا سامان جو کسی لحاظ سے

انزال ہوان توڑی کرتا ہو اور نخل جو ہوان توڑی کرتا ہو

حضرت یوسف نے بات چیت کے سب حالات ان سے دریافت کیے اس نے بھائی کو ساتھ لے کر اس کے کام کو دیا اور

اپنا چھوڑ دیا اور ان کو لڑائی کا ذکر بطور احسان چھانے کے نہیں بلکہ انہماکات کیلئے ہو تاکہ وہ بارہ آئیں ہوان توڑی ہو

کی خاص صفت تھی جو اس کے حرم حضرت یوسف کی ہوان توڑی کی بہاری کوئی نہ کر سکتا تھا

اللہ  
بہت کا لکھنا  
معاذ اللہ  
سورۃ یوسف

جہاز جہاز  
کیلی  
نخل  
انزال

وَقَالَ يُفَيْتِيهِمْ أَجَلُهُمْ فِي هَٰذَا أَيَّامُ مَضْنُوهُمْ أَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُمْ فِي عَمَلِهِمْ سَمْعًا وَقَرْنًا يَرْفَعُونَهُمَا إِذَا تَنَجَّاهُمْ إِلَى

اور اس نے اپنے نوکریں لکھا کہ اس کا سرایہ انکی پوریوں میں کہ دو کہ جب وہ اپنے گھروں کی طرف واپس جا رہی تھی

أَعْلَمُهُمْ لَعْنَهُمْ يَرْجُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَ إِلَىٰ آلِهِمُ قَالَ يَا بَنِيَ إِدْرِيكَ مَا مَنَعَكُمْ مِّنَ الْكَلَامِ ۚ

پہاں لیجے تاکہ پیر لوٹ کر عیش ۱۵۵۰ء پس جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر آئے تو کہہ کرے کہ اسے باپ سے دو اور غلام مرے سکنا

فَأَرْسِلْ مَعَنَا الْكَلْبَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافُونَ ۝ قَالَ هَلْ أُمِنُكُمْ عَلَيْهِ لَا ۚ

اگلے ہمارے ساتھ ہمارے بھائی تو ایسے گھم گھم خاندان ہیں جو ہم ایک حفاظت کو چاہتے ہیں۔<sup>۱۰۵</sup> اس میں کہیں اگلے حلقہ تیار ہو، عیسائیوں کو

كَمَا آمَنَّاكُمْ عَلَى الْخِيَاوَةِ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَفِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ۝

اس کے کوجس طرح بچے، اس کے بھائی کے نام میں تقاریر، کتابیں، مقالے، سوانحی اور شعری کتب لکھیں اور وہ ہم کو ذرا لگ بھگ ہر روز

وَلَمَّا فَصَّاتُمُوهُمْ وَجَدُوا لِبَصَافَتِهِمْ لَدُنْ رَبِّهِمْ قَالُوا يَا بَنَاتَنَا ۖ

اور جب انہوں نے اپنا سائب کمرہ اس کے سامنے طرف لڑائی ہوا پایا

تَبْنِيْ هٰذِهِ بِضَاعَتَنَا رَدَّتْ اِلَيْنَا وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا

خوش کہہ سکتے ہیں یہ ہمارا سہارا ہیں وہیں کہنگا اور  
 اندر سے اہل کہنے خدا کی اور اپنے ساتھی کی خدمت کی

وَنَزَّادُكَيْلَ بَعِيرٍ ذَلِكَ كَيْلُ يَسِيرٍ ۝

۱۵۱۱

۱۵۸۔ دھال۔ ڈھل کی جی ہو۔ وہ چیز جو سواہی کے لئے اونٹ چرہ دہی جائے اور کبھی اس سے اونٹ بھی مراد لیا جاتا ہے۔

فلک کی قبر سے واپس کہنے کی طرف سے یہ حق کہ وہ لوٹ کر آئیں یہ مراد ہوتی ہے جو کہ تے بڑے اسان کو دیکھ کر وہ پھر فلک کے

۵۹۔ اہل تکفیر جو سینہ باب انتقال ہو یا الف سے بدل گئی جو بوجہ انتقال سے مکین مگر دیا گیا ہے

ملاحظہ ہو کہ تم پر اعتبار کروں تو دنیا ہی اعتبار پر نہ جیسا یوسفؑ کے معاملہ میں کیا تھا۔ حالتِ اللہ تعالیٰ ہی کی یہی راہستہ بندی کا طریقہ ہے۔ ان سے سخت آواز دے لی، لیکن پھر بھی عیروسہ انہیں بلکا شہر ہی اسباب سے بھی کام لے

آب-معدنی

—





پیش از اسرار  
چرا بگفت

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰی يُوسُفَ اَوْىٰ اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ لِيَّ اَنَا اُخْرُكَ فَلَا تَبْتَئِسْ ۙ

اور جب وہ دعوت کے پاس آئے اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھرایا۔ کہا میں تیرا بھائی ہوں سو اس پر غم نہ کر

يٰۤمَا كَا نُوۡلِيۡعَمَلُوۡنَ ۙ فَلَمَّا جَهَرۡ لَهُمْ جِمۡهَارُهُمْ جَعَلَ السَّقَايَةَ فِیۡ ۙ

چہ یہ کہتے ہو ہیں ۱۵۹۶ اور جب ان کو ان کے سامنے سے کرتیا کر دیا گئے، پانی پینے کا کھڑا اس کے بھائی

رَحِلَ لِفِیۡهِ ثُمَّ اٰذَنَ مَوۡذُنٌۭ اٰتٰیۡہَا الْعِیۡدَ اَنۡتُمْ لَسَارِقُوۡنَ ۝

کہ ہر ہی میں رکھ دیا پھر ایک پھارنے والے نے پکارا اسے تا ظہر حالو ۱۵۹۷

حضرت یوسف علیہ السلام  
اور اس کی صحبت کا

مردان کے ذریعے کا معلوم ہو گیا تھا کہ ان پر اس دفعہ کچھ مصیبت آئے والی ہو لیکن چونکہ چنگی کی تین تفسیلات سے اطلاع نہیں دی جاتی تھی، اچانک یہ ایک واقعہ دکھایا جا گیا جو اسلئے آپ کا خیال اس طرف گھبرا گیا کہ پہلی مرتبہ جو ان پر جا سو گیا شک ہوا شاید اسی وجہ سے بلا میں مبتلا ہو جائیں مگر چونکہ یہ خیال محض اجتہاد و تفسیر تھا اس لئے ساتھ ہی کہہ دیا کہ شاید کونسا کچھ مصیبت آئے والی ہو جسے تو میں دیکھ نہیں کر سکتا چنانچہ اگلی آیت میں پھر جب ان کے داخلہ کا ذکر کیا کہ وہ ضابطہ سے شرم سے داخل ہو گئے تو ساتھ ہی پھر بڑھایا کہ جو مصیبت آئے والی تھی وہ اس طرح پروردگار کی کھیر کو وہ مصیبت پہنچا گئے فکر کیا اور وہاں سے آئے والی تھی حضرت یوسف کے معاملہ میں بھی مصیبت کا کچھ قصہ حضرت یوسف کو دکھایا گیا تھا اسلئے انہوں نے فرمایا تھا و لطف اللہ انہوں نے کلام اللہ تب (۱۳۰) چنگی کہیں میں عمرات قیوم واقعات کا نہیں ہوتا

اسباب اور مدخل

تذکرہ گستا

را نظر کا لگنا سو خوبصورت کی وجہ سے جیسے نظر ایک ایک کو لگ سکتی ہو ویسے ہی بتوں کو بھی لگتی ہو مگر وہ انہیں اگر تذکرہ کی احتیاط کی وجہ سے ہوتا تو پہلی مرتبہ کیوں ایسی حدیث نہ کہتے تو اس اور گستا میں تو دوسرا فرق نہیں ہو جاتا واقعات ایسے سوچیں کہ پہلی مرتبہ نہیں ان پر کسی خفیف کا آتا نہیں دکھایا گیا دوسری مرتبہ دکھایا گیا اس لئے جو کچھ ان کی بھین آتا اسلئے مطابق طبیعت کو وہ مگر کچھ بھی صادق راستبازوں کی طرح اس احتیاط پر مجبور نہ نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ مجھ کو سنا ہے پچھلے اس سے بھی معلوم ہوا کہ صلحہ کل کے یہ سنی نہیں سمجھتے کہ اس بات کا کام نہ لیا جائے یہ بھی یہاں بڑھا دینا ضروری ہو کہ تذکرہ لگنے کا ذکر احادیث میں ہوا اور تذکرہ لگنا ہی ہو بلکہ ان جو جن لوگوں نے مسمریزم کے اسلئے کڑیوں کو دیکھا وہ آسانی سے سمجھتے ہیں کہ نظروں کی کیا عجائبات دکھا سکتی ہو، اور کس طرح ہر تذکرہ کے منبع سے معلوم ہوا کہ اسلئے لگا جاسکتا ہو کہ وہ حال کے اٹھ میں مدد کی اور پھر پچھلے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی حدیث میں یہ بھی کہ کس طرح چشم کے قہرات کو دودھ کرتے ہوئے ایک بات کہیں کی اصل انسان میں موجود تھی یا خوف نیت کا یہ بیان کر دیا

۱۵۹۸ ایسی ہی اپنے بھائی کو خصوصیت سے اپنے پاس بٹھرایا اور اسے صلحہ کل میں بتا دیا کہ میں تمہارا بھائی ہوں اسلئے جو کچھ انہوں نے کیا اس پر غم نہ کر یعنی جو معاملہ میرے ساتھ کیا ہے اس پر اب کوئی غم نہ کر

۱۵۹۹ سقایۃ یعنی اور اسلئے کے معنی یہ ہو گیا اور اسلئے سقایۃ یعنی سے فرمایا وہ بیٹے یعنی اسلئے اور یہی کہ اسلئے پینے کی چیز شہر و دے پر تیار کر دے اسے خود نیکر جس طرح چاہے سقایۃ ہم دیکھ شہر یا پھر در (دلیل تھا ۱۶۰۰) واسقیا ما فرما کا (دلیل صلاحت ۱۶۰۰) فقہیکہ معانی بطور (دلیل صلاحت ۱۶۰۰) اور سقایۃ وہ ہر جس میں پینے کی چیز ڈالی جاتے ہیں کھس یا پھر جس میں پانی پلا جائے اسلئے اس کو سقایۃ کہا ہو اور صلحہ اسلئے کا پورا ہوتا ہے اسلئے ہی کہ صلحہ اسلئے

سقایۃ اسلئے

سقایۃ صلحہ





قَالُوا أَفَقَدْ صَوَّاهُ الْبِلَالِي وَلَسَنَ جَلَدِيهِ خَلَّ يَمِينُهُ وَأَنَابَهُ رَعْنُهُ قَالُوا لَا

انہوں نے کہا بادشاہ کا پیارا کر رہ گیا ہوا اور جس شخص سے اسے اس کے لئے ایک اونٹ کا جو جہاد نامہ ہو گا اور جس کا نام بادشاہ کے لئے ہے

تَالَهُ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَرَجْنَا النُّفُوسَ فِي الْأَرْضِ مِمَّا لَكُنَّا سَارِقِينَ قَالُوا أَفَأَجْرُكَ

شکری تم پہ ہوا ہے جسے میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ میں اسے اس کی یاد میں اس کے لئے ہے اور ہم چور نہیں ہیں ۱۵۶۵ انہوں نے کہا ہر کسی کی یاد میں

إِنْ كُنْتُمْ كَذِبِينَ قَالُوا أَجْرَؤُهُ مِنْ مُجْدِي فِي حِلِّهِ فَهُوَ جَزَؤُهُ كَذَلِكَ سَعَى

اگر تم جھوٹے تھے انہوں نے کہا اس کی سزا یہ ہو کہ جس شخص کی پوری میں دو گنے وہ خود کا بدلہ ہو گا ہم پہلے ظالم تھے

الظَّالِمِينَ قَبَدَا بِأَمْعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وَعْدِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَوْحَمَا مِنْ رَعْنِ أَخِيهِ

مزدبچے ہیں ۱۵۶۶ تب اس نے اس کے بھائی کے شیعے سے پہلے ان کے شیعہوں سے شروع کیا تاکہ اس کے بھائی کے شیعے سے پہلے

لَكَ ذَلِكَ كَيْدَ نَالِيُوْ سَفَّ مِمَّا كَانَ لِيَا خُذْ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ

میں پہلے ہم نے یوسف کیلئے ارادہ کیا وہ اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون کے مطابق لے دیتا تھا سوائے اس کے

يَتَشَاءَ اللَّهُ مَنْ رَفَعُ دَرَجَتٍ مِّنْ لِّشَاءِ ۖ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

جو ارادہ چاہے ہم جس کے چاہتے ہیں اسے بلند کرتے ہیں اور ہر ایک عالم عالم سے اس سے پہلے چاہنے والا ہو گا ۱۵۶۷

۱۵۶۸ زعم - زعم کے لئے دیکھو ۱۵۶۹ ضمانت جو قول سے ہوا اور ریاست کو نفاذ کیا گیا تھا اور اعدا میں اور میں کو زعم

لما جاءهوس لے کر ان دونوں کے قول میں جھوٹ کا ٹھن پڑتا ہو دغا، صواع الملك کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ جو زعم ہوئی وہ یوسف کا پیارا دغا بلکہ شامی پیارا دغا۔ اسلئے بھی اس کا تعلق سفر

پر سے نہیں قرین تپاس ہو کہ یہ سب کچھ اس بات ہی حقیقت میں ہوئی + ۱۵۷۰ تالہ - تالہ کے شروع میں ہم نے اسے لے کر دیا، اس کا ترجمہ ان کے نزدیک یہ دغا جلدی ہو مگر سوائے اس کے لفظ

دوسرے پر نہیں آتی دغا ۱۵۷۱ جزاؤہ میں میں اس کی طرف سے جیسا پھیل آیت میں میں چہ دی کی سزا یہ ہو جسے جزاؤہ کا معنی وہ خود اس کے عرض کر

کیا جاتا۔ یہی عجیب بات ہے کہ یہ لفظ یہ دریافت کہ میں نے کہا کہ اس کا جواب یہ علم ہو جاتا ہو کہ یہ پیارا دغا ہے جسے میں نے

تب سزا یہ بتا ہے کہ جس کی پوری میں ہو وہ پہلے جاتے کیونکہ جاتے تھے کہ میں نے اس کی پوری میں ہو + ۱۵۷۲ وعاء - وعاء کی چیز ہو، اور کوئی کے معنی میں کسی بات کا یاد رکھنا و تعبیہ ادق و اعمیۃ (العلقۃ ۱۲) وعاء

کے معنی میں سامان کا وعاء اس سے مراد کہ کیا جتم خاص (المعاقبہ ۱۸) دغا، اور وعاء وہ ہے جس میں کوئی چیز رکھ کر رکھا

رکھا نا۔ کا دجی ارا د کے لئے دیکھو ۱۵۷۳ یسار میں معنی ہیں دین، یعنی شریعت دیکھو مگر اس کے لئے یہاں قانون کے معنی میں استعمال ہو رہا ہے وہ ہے حکم اور عطا معنی مروی ہیں

تھا قدر زعم

تالہ

وعاء

وعاء

وعاء

وعاء

۴۴ قَالُوا لَنْ نَسْرُقَ فَعَدَّ سَرْقَ آخِرَ لَهُمْ قَبْلُ فَأَسْرَفُوا يَوْمَ سَفَى فِي نَفْسِهِمْ

انہوں نے کہا اگر اس نے میری کی ہر توبہ اگلے بھائی نے بھی چوری کی تھی سویرست نے اسے اپنے دل میں

۴۵ لَمْ يَنْبَغِ لَهُمْ قَالُوا لَمْ يَشْرِكْنَا نَاءَ وَاللَّهِ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ

جہاں سے اگلے توبہ ہر توبہ کیا کر رہی تھی اس کے لئے اور اسے توبہ جانتا ہو تو یہاں کرتے ہو شہداء انہوں نے کہا اسے فرزند ہمارا

۴۶ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدًا مِمَّا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

بہت بڑھا آدمی جو ہم میں سے ایسا کمالی ہو

ہم تجھے نیکو کاروں میں سے دیکھتے ہیں

یہاں امین کا حضرت یوسف کے اہل بیت

جن واقعات کا ذکر ان میں سے نہیں پایا جا کہ جو سب کچھ حضرت یوسف کی موجودگی میں ہوا ہے بلکہ بظاہر وہی شخص جو حقیقتات کیجئے آپ جو سب کچھ یہ خوبی کر رہا ہو وہ بن یامین کی ہوسری کو کچھ رکھنا اگر خدا تھا تو شاید اس لئے ہو کہ بن یامین کی حضرت

سے یوسف کے اہل بیت ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ فرمایا جو کہ ہمارا زادہ یوسف کے لئے ایسا ہی ہو اگر ان کا بھائی ان کے پاس رہ جائے

کہ نابینا پیدا ہو اس سے بھی ظاہر ہو کہ آگے آلائی پیدا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے ارادہ ارشیت سے ایسا ہوا اور

کہ نابینا ہو کر پیدا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمایا جو کہ یہ توجہ سے یوسف کیلئے کی نہیں فرمایا کہ یوسف کے توجہ کی اور اس صورت

میں کہ نہ ان کے بندوں میں یہ اشارہ ہو کہ ان کے بھائیوں کی توجہ یہ تھی کہ بن یامین کسی طرح وہاں حضرت یوسف کے پاس نہ جائے اور اللہ تعالیٰ

نے اسی کو یوسف کے حق میں کر دیا کہ بھائی بھائی کے پاس رہ گیا۔ وہ خود نیز اشارے راز کے اسے رکھ دیتے تھے اور اس حقیقت کو وہ بھی

ظاہر کرنا چاہتے تھے شیت آسمی سے یہ ایک سامان پیدا ہو گیا کہ بن یامین حضرت یوسف کے پاس رہ گئے۔ تو وہ ذی علم تھے کہ یہ سامان

اس حدائی طرف سے ہو گیا کہ ان سے بڑھ کر ظہر تھا اگر یوسف خود یہ کام کیا ہوتا تو وہاں خود دفعہ دہشتہ سال کا کوئی توفیق نہ تھا

کیونکہ ہر حال یہ ایک چال بازی تھی اور چال بازی کے موقع ہر دفعہ وجہات منہ علی نہیں خود بخود اس سامان کا پیدا ہو جانا یہ وجہات پر

گواہ ہو جیتی جب اسان اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جانا جو تو اللہ تعالیٰ اس کے فائدہ کے سامان خود بخود پیدا کر دیتا ہو

اس آیت سے یہ بھی متنبہ ہوتا ہو کہ جب ایک شخص دوسرے مذہب کے بادشاہ کے ماتحت ہو تو وہی کے قانون پر عمل بھی کرنا پڑے

حضرت یوسف ایک ایسے بادشاہ کے ماتحت تھے جو ان کے دین پر تھا یا اس کے قانون پر عمل کرتے تھے اس لئے اسے اسے اسے

کے انکسار کے ایک عظیم نشان اصول قائم کر دیا ہے

یہاں کے بادشاہ کا قانون پر عمل

حضرت یوسف کے نام

۱۵۱ حضرت یوسف پر جو چوری کا الزام انہوں نے لگا دیا تو ظہر میں اس کو صبح ثابت کر دیکھنے یا تو انہوں نے بعض بیانات میں اولی

جلی گئے ہیں یا خود کوئی گناہی نہیں کرتے ہیں لیکن یہ الزام دینے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایک سے گناہ کی جان تک لینے سے دریغ

دیکھا اور حضرت یوسف کے سامنے جا کر جھوٹ بولا اس لئے انہوں نے دوسرے موقع پر بھی انہوں نے جھوٹ سے کام لیا تو یہ گناہ

مستبعد ہر بات کو تصدیق دے وہ اپنے آپ کو گناہ گار نہیں کرتے ہیں اور یوسف کے بھائی پر جو چوری کا الزام ثابت کر دیکھنے یا تو یہی شہادت

یہ دیتے ہیں کہ اس کا بھائی بھی جھوٹا ہے کہ ان کی غرض تو یہی تھی کہ کسی طرح بن یامین بھی حضرت یوسف کے گناہوں سے دور ہو جائے تو کیا

ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو ایک لوگ ہیں یوسف اور اس کا بھائی خود دونوں چور ہیں یوسف نے اپنے دل میں کس بات کو چھپایا؟

اس اہمیت کے جواب کو انہوں نے ظاہر کرنا چاہتے تھے وہ دینے میں جواب دیتے کہ تم میرے منہ کچھ بھڑکاؤ الزام لگائے ہو

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ بِالْأَمْنِ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَ آلِ إِدْرِيسَ أَفَأَنْتُمْ لَمُومُونَ ۝

اس نے کہا اللہ کی پناہ کہ ہم کسی اور کو کر پڑیں سو اس کے جیکے ہاں ہم نے اپنا سامان پا یا اس صورت میں ہم ظالم نہیں تھے ۱۵۴

فَلَمَّا اسْتِأْذِنُوهُ خَلَعُوا لِجَنَّتَيْنِ مِنْ ثِيَابِهِنَّ وَلَمْ يَأْخُذْنَ بِالْأَمْنِ قَدْ أَخَذَ

جب اس سے ہاں ہو گئے تو خفیہ مشورہ کر کے کچھ رنگ بھر گئے ایک بلوسے کا کیا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ تم سے ان شک

عَلَيْكُمْ مَوْتًا مِنَ اللَّهِ وَمَنْ قَبْلَ مَا قَرَّرْتُمْنِي يُوسُفُ فَلَمَّا بَرَحَ الْأَرْضَ

وہ بیان دے کر اُڑا دیا تھا اور اس سے پہلے جو اس کے حکام میں تمہارے تصور کیا ہو سو میں تو ہرگز اس ملک کو نہیں چھوڑ

حَتَّى يَلْذَنَ إِلَى ابْنِ أُوَيْسَ كَمَا لَمْ يَلْذَنَ إِلَى ابْنِكَ فَقَرْوُوا ۝

یہاں تک کہ میرا باپ ہے اجازت دے یا اس کو میرے لئے فیصلہ کر دے اور وہ جب پہنچو لڑکھائیاں کرے ۱۵۵ اب باپ کی طرف لوٹ چلو اور کہو

يَا أَبَا نَارَ إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلَّمْنَاهُ وَمَا كُنَّا لِغَيْبٍ حَافِظِينَ ۝

اے کھارو! میرے بیٹے سے چوری کی اطلاع اس بات کی گواہی دیتے ہیں جو میں نے علم ہوئی اور ہم لیب کی مخالفت نہ کر سکتے تھے ۱۵۶

۱۵۷۔ ان عجائز میں بعض اچھے دل کے بھی تھے ان میں سے ہی وہ بھی تھا جس نے پہلے مشورہ کیا تھا لاقتتلوا یوسف اب بھی ان میں سے کوئی حضرت یوسف کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ بن یا میں کی جگہ دوسرے کو قید کر لیا جائے جس کو حضرت یوسف روکتے ہیں +

۱۵۸۔ استأذینا۔ استأذین کے ایک ہی معنی ہیں اس سے پہلے یوسف نے حضرت یوسف کے اٹھانے کا +  
جنبا۔ جگہ کی لئے دیکھو: ۱۲۳۔ یعنی کہ معنی ہیں تمنا ہے یعنی خفیہ مشورہ کرنے والا اور دھڑا دھڑا بیچ دینا پر یہ سوال ہوتا ہے وہ کیا غیبا (۱۵۲-۱۵۳) +

ایجیع۔ ایجیع کے معنی ڈالنے یا ہنسنے میں نوح علیہ السلام (۱۵۱)۔ لا ابرح حتی ابذلکم بھم الجہنم (۱۵۲)۔  
اور یہ تمام الاصل کے معنی ہیں میں نہیں سے اگے ہو گیا (۱۵۱)

یہ مشورہ کرنے کے لئے اگے ہوئے کہ اب حضرت یعقوب سے جا کر کیا کہیں اس مشورہ کی ضرورت بھی نہ رہی نہ ان کے دل صاف ہوئے اب چاہتے تھے کہ کوئی بات بتائیں جس پر حضرت یعقوب کو اطمینان ہو جائے ان میں سے کچھ بڑا بچہ کے حضرت یعقوب کے کیا تھا جائے سے ہی انکار کرتا ہے جب تک کہ باپ کی طرف سے اجازت دے یا اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے یہی کوئی ایسے اسباب ہیں جو ہاں میں ہر گز ہر گز کی ذرا دہی اس پر نہ رہے +

۱۵۹۔ یہ کلام اس جیسے بھائی کو سمجھا گیا جو اگر بعض نے کہا کہ یہ یوسف کا کلام ہی نہ زیادہ قرین قیاس یہ ہو کہ بیان کے مشورہ کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ اس کے بعد اس کے سامنے پر پہنچے کہ یوں ہی کہا جائے کہ بن یا میں سے چوری کی ۱۶۰۔ غیب کے معنی نہ ہونے سے مراد ہو کہ جو کہ ہمارے انگوٹھ کے اچھل ہو یا میں بن یا میں کا چوری کرنا اس کی ہم مخالفت کی نہ کر سکتے تھے ۱۶۱۔  
یہ کہ جب میرا کیا تھا اس وقت اس غیب کی بات کا میں علم نہ تھا کہ یہ چوری کسے کا +

یوسف  
حضرت یوسف کا  
بھائی یوسف

استأذین  
یعنی

۸۲ وَسَمِعَ الْكُفْرَاءَ الَّتِي كَفَرْنَ بِهَا وَالْعِدْرَةَ الَّتِي أَقْبَلْنَ فِيهَا وَإِنَّا لَصَدِيقُونَ قَالَ بَلْ

یوسفؑ سے ملنے سے دعا ہے کہ میں سے ہم سے اور اس کا بدلہ سے ہم سے ہم سے ہیں اور ہم باطل سے ہیں اس نے کہا بلکہ

سَوَلَّتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْ لَمْ تُضِلُّوا بِعَسَلِ اللَّهِ إِنَّ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ

مستندہ میں نے ایک جہی بات کو اچھا کرنا یا سہجہ سے بہتر اور کاش ان سب کو میرے پاس لے آئے بیشک وہ

۸۳ الْعَالِمُ الْخَبِيرُ وَكَوْنُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا سَاقِي عَلَى يَوْسُفَ قُلْ بَصِغْتُ عَيْنَيَّ مِنَ الْمُرْنِ فَوَيْلٌ لِي

مرد اور حالت دلائی ہو ۱۵۰ اومان سے منہ پھیر لیا اور کہا آؤ فوس بنف کیجئے اور ان کی انکھیں نے ٹپٹپا پانی میں دھو کر اور اپنے کو

۱۵۱ شَكَوْا دُرِّيَّانِ وَاقْصَاتِ كُفْرًا بِمَا يَأْتِيُكَ بِهِمْ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ هَذِهِ نِسَاءُ مَنْ فِي بَيْتِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِي بَيْتِكَ نِسَاءٌ

تو نے کہا در بیانِ واقعات کو چھڑ کر اب بتا جاؤ کہ اب اسی کے مطابق انہوں نے حضرت یوسفؑ کے کیا تو انہوں نے جواب میں دی

تو نے کہا کہ جو حضرت یوسفؑ کے اچھا کے وقت کے قبل سولت لکھا افسوسکہ امل فصیح چیل جس سے سلم پر اور حضرت یوسفؑ

نے اس بات کو ان کی طرف شوب کیا تو یہی کرتے ایک منصوبہ بنایا تو جس طرح ہو سکے معاملہ میں بنایا تھا اذنا جو حضرت

یوسفؑ سولت لکھا افسوسکہ لکھا کرتے اب یہی کوئی ہوا کام کیا جو جنہیں اچھا سلم پر اور کوئی جوشا الزام ان پر نہ مل سکتے

تھے بلکہ یہ بات ان کو اشتعال کی طرف کھینچ کر تھی جس طرح یہی سلم پر کیا تھا کہ وہ دونوں واپس لے بھی جائینگے +

۱۵۲ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِي بَيْتِكَ نِسَاءٌ نِسَاءُ مَنْ فِي بَيْتِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِي بَيْتِكَ نِسَاءٌ نِسَاءُ مَنْ فِي بَيْتِكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِي بَيْتِكَ نِسَاءٌ

ابیش کے معنی وہ سفید ہو گئی اور بیضت الحشا کے معنی میں شایرہ کو پانی سے بھر دیا، اسی لحاظ سے ابیش کے معنی ہو گئے

وہ پانی سے بھر گیا اور پانی اور وہ وہ کو پانی پانی اور گھوس کو ابیشمان کہا مابو یوسفؑ وہ سفید ہو گیا +

ابیشت عینا کہ من الحزن کے معنی غم میں نے غم میں ہی کہے ہیں کہ غم کی وجہ سے حضرت یوسفؑ روتے رہتے تھے اور

روئے رہتے تھے کی انکھیں جاتی تھیں یعنی وہ اندھے ہو گئے تو ابیشاض اندھا ہو جانے سے کنایہ کیکن یہ کہ عجیب سی بات

سلم پر ہوئی تو کیا خدا کا بھی بیٹے کے جاتے رہنے سے تبلیغ و اصلاح کے کام کو چھڑ کر جس کی ہشت کی ہیں فرض ہوئے تگ

جائے اور یہاں تک روئے کر رہا تھا میں اور کاشی سال تک آپ یوسفؑ سے جدا رہا اور اس سارے عرصہ میں ایک لڑکیا

نہیں گئی تھی کہ چھکے دل میں غم دھندہ دھندہ رہا وہاں پر آشرہ میں اور اسی حالت میں آپ روئے تھے اندھے ہو گئے طوق کی مشق

تو ایک طرف ہے اب یہ شخص تو خدا تعالیٰ کی بھی عبادت نہیں کر سکتا اگر ایک عامی آدمی اپنے کسی عزیز کی وفات پر ایک ماہ بھی تک

طرح رہے تو وہ طاقت کے قابل ہو گا جائیکہ خدا کا بھی ہستی سال تک اس حال میں رہو یہ سزا سزا ہے بھی کہ خدا کا بھی تعجب

ہو کہ خدا تعالیٰ نے اسے عین میں دلا دیا اور وہ بیٹا زندہ ہو یہ بات کسی طرح قابلِ تسخیر نہیں، دلیل یہ دی جاتی تو کہ حضرت سلم

بھی اپنے بیٹے ابراہیمؑ کی وفات پر روئے تھے اور فرمایا تھا القلب یحزن واللعین تدبج دل میں غم اور آنکھوں میں آنسو ہیں

مگر یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ حضرت سلمؑ ایک دو سال روئے رہے تھے یا ایک دو ماہ ہی روئے رہے تھے بلاشبہ غم و غم کی جاتی

پر آنکھوں میں آنسو بہتا تھا ضائع طاعت ہو اور حضرت یوسفؑ میں اسی حد تک انا جانتے تو یہ تھا ضائع محبت چھدی تھی

اسی سال تک دن رات روئے تھے مابو یوسفؑ کو انسان اندھا ہو جانے کے بعد بارہا دل دینا کی بھی کوئی فوج نہیں اور اس سے

بڑھ کر بے صبری کوئی نہیں اور نہ بت کا کام تو چھڑ گویا یوسفؑ کی پرورش ہوئی خود با اللہ من ثلث ابیشاض میں کے معنی ہشتوں

اندھا ہوا نہیں نہیں لکھے ہیں مابو یوسفؑ کی گھوس سے یہی مراد ہو سکتی ہو کہ آنکھوں میں آنسو بہ کر آنکھیں سفید ہو گئیں جس کی پہلی

یوسفؑ کے پاس  
ان کے پاس  
مستندہ تھا

بیض۔ ابیش

ابیشمان  
حضرت یوسفؑ کی  
مردہ اور خدا کا  
خوف کرانہ ہو

قَالُوا تَاللّٰهِ لَتُنَوِّتَنَّ كُرْكُوسًا حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ۝۸۵

میں نے کہا، اللہ کی قسم! ہنس کا ڈکڑا دیں جیسا ہنس کے قریب ہر جانے والا کہہ دے گا وہیں سے ہر جانے والا

قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝۸۶

کہا میں اپنی پریشانی اور غم کی شکایت اللہ سے ہی کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۱۵۸۶

نہاں میں ڈبڈبا کر کہتے ہیں۔ ۱۵۸۵ وہ امر ہو جائیکہ بنی کی شان کے قافی ہو کہ جب آپ کو یہ خبر پہنچی ہو کہ بنی یامین کیسے گئے تو حضرت یوسف کا صدر تازہ ہو کر آنکھوں میں آنسو بھرتے ہیں مگر بائیں وہ اپنے کچا اور غم کو دبا ہے جس کی صفحہ کظیمہ لاکھا ہو گیا ہے جس کے معنی جس کا جسم و جگر وہ دبا ہے کہ وہ ظاہر نہ ہونے پائے دیکھو شے جب کی آنکھوں سے اسی سال تک آنسو نکلا وہوں اسے کظیمہ کی زبان سے کہا جائیگا؟

یعنی حضرت ابن عباس سے بھی مروی ہیں چنانچہ تفسیر کبیر میں ہر اناہ لما قتل یا اسفعلی یوسف فخلبه البكاء وعند خلقة البكاء ویکثر الما والی العین تفسیر العین کا شفا ایضاً من بیاض ذلک الماء..... فلو حلت الذبیب من فم قلب البكاء فان هذا التقلیل حسناً ولو حلت من فم البیاض لیس حسناً هذا التقلیل مکان ما ذکرنا وادنی وهذا التفسیر مع اللیل رواہ الواحد فی البسیط عن ابن عباس عن عیسیٰ بن جیب اپنے یوسف ہیں وجہ سے اس کو کیا تو بجاء دینا، آپ پر غالب کیا اور دوسرے کے غلبہ کے وقت آنکھیں پانی بہت ہو جاتا ہو کر یا اس پانی کی سفیدی سے وہ سفید ہو جاتی ہو..... پس اگر ہر سفید ہو جائے تو غلبہ کیا۔ چل کر ہی تو یہ وجہ بھی ہر آدمی کو اسے اندھا بن پر ل کر ہی تو یہ وجہ بھی نہیں اس لئے جو ہم نے بیان کیا وہ اولیٰ ہوا اور تفسیر مع دلیل کے واحد ہی سے بسیط میں ابن عباس سے روایت کی ہو۔

۱۵۸۶

یوسفؑ افتقر اولاداً افتقر اولاداً ہو اور ما قدمتم کے معنی وہی ہیں جو ما ذلت کے معنی ہیں اور لا کے مفرد ہونے پر یہ دلیل ہو کہ قسم کا جواب اگر مثبت ہو تو اس پر علامت اثبات ضرور داخل ہوتی ہو اور علامت اثبات لی اور ذن تاکید ہو۔ یوسفؑ کی اس یاد کو بھائیوں نے برائیاں کی تھیں مگر ان کے دل انہیں ملزم کرتے تھے اس لئے وہ پسند نہ کرتے تھے کہ صرف یہی اس کا نام ہی نہیں مطلب یہ ہے کہ اب آپ بڑے ہو کر میرے قریب ہو گئے ہیں تاہم یوسفؑ کے ذکر کو نہیں بھرتے اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت یعقوبؑ ہر وقت یوسفؑ کا ذکر کرتے رہتے تھے بلکہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں یہ بات نہ تھی کہ یوسفؑ کی خدمت پیش آتی ہو۔

۱۵۸۷ اس سے معلوم ہو کہ یوسفؑ کی وجہ سے اس کا بچہ و مصائب کو دور نہ ہوا تھا بلکہ اسے حتی الوسع بچنا چاہیے۔ اور صرف اپنے مرنے کے سامنے ظاہر کرنا چاہئے کہ یہ نہ کہ میری عمر و میری زندگی کو دور بھی کر سکتا ہو۔ حدیث میں ہی میں کنوز الدین اخلاصاً والحقاً وقولنا المصائب صدقہ کا اخلاص مصائب کا چھپانا یا نیکی کے خزانے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ کا روئے رہتا اس آیت کے بھی خلاف ہے۔

تفسیر کے چچا کا حکم

يَتَقَى أَذَى الْفِتَنِ مِنْ تَحْتِهِ وَأَخِيهِ وَلَا تَأْتِيهِمْ فِيهِ لُغَاتُ اللَّهِ لَا

اے میرے بیٹے جاؤ اور صاف اور اس کے بجائی کا پتہ لگاؤ! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

٨٨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُومُوا فِي الْكُفْرِ ۖ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا

مے سوائے کافر لوگوں کے اور کوئی ماہس نہیں پھرتا ۱۵۷۹ ہر چہ اسکے اس آئے کہ

يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الصُّرُوجُنَا بِضَاعَةٍ مُرْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا

اے عزیز ہیں! یہاں ہے گھر والوں کو تکلیف پہنچی ہو! اہم قصداً سامرا یہ لیکتا ہے ہیں

الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ○

اپ دو اور میں خیرات دو اللہ خیرات دینے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے ۱۵۸

۱۵۶۹ مختصم و جیس سے باب فضل و حاسہ سے کسی چیز کا مالینا اور مراد اس سے اس کے احوال کا دریافت کرنا ہی

یہ دست پروردگار ہر ایک کی تمنا و خواہش اور رحمت پر (یعنی) اسی اللہ کے لیے اور منع ہیں +

محسوس

رج

قرآن کا بائبل اور  
اور اس کے بارے میں  
کی انتہائی پہچان  
پھر اس کے مابین

حضرت یوسف کی تاریخ کا یہ حصہ کہ بجائی دو بارہ صفت یسوع کے اس مئے ادبین یامین کی گرفتاری کا قصہ ہے! انہیں میں مذکور

بگو حضرت یوسفؑ اپنے آپ کو اسی وقت ظاہر کر دیتے ہیں جب بنو یمن کو پکارا جائے اور اصحابی حیران ہیں کہ اب کیا کریں قرآن کریم میں

حسد کو بیان کیے کہ اللہ بابل سے اس موقع پر اختلاف کیلئے دکھایا یا ہو کہ باوجود اسباب ملواری کے استہار کو پہنچ جانے کے باوجود ایک حد تک

ساتھ دوسرا صدمہ وارل جانے لے ایسی حسرت یحیٰ حبیب کی سیرانی بلا لائے سانی کی رکت اور ان کا لیبے دوسرے پر اپنی بیان

چند سال پہلے ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا جس کا نام بھی یاد نہیں ہے۔

کشتن و زدن و آتش زدن است که از اینها مرگ حاصل می شود.

اسبابِ اَلْحَسْبِ انتہائی مختصر ہیں اور نہ ہی حضرت معمرؓ کی زندگی میں وہ دلوں کو آجھارتے والا نظارہ نظر آیا۔ چاہے اس زمانہ میں ان الفاظ قرآن کریم

[illegible]

مگر بائیں کے حصے نہیں ملے۔ اب میں یہ ایک کہانی کی گفتگو کر رہی ہوں جو کہ اس کے اندر مذہبی و اخلاقی سبق چھپے ہوئے ہیں جن سے انسان

فائدہ: اس کی زندگی اس دنیا میں جنت کی زندگی بن جاتی ہے۔ اور ایک مسلمان کے دل میں اس ذکر کو شکر یہ اضافہ ہوتا ہے کہ اگر

پچھلے طرف سے منسوبیت حق کا نظارہ دینے اور کفر پر ترقی کی انتہا کی کج گریا ہوا منہ کیوں کو پاؤں کے منہ جاکر ہوا اور کفار اور منافقین دنیا

ملک جگمگا رہی ادیب چیریں ان کے قبضہ قدرتوں سلوک پر لی رہی تو بھی وہ باور میں ہوئے ادا مندی وقت کے آواز کا طعنہ پڑ گیا۔

[illegible]

پنجشنبه ۱۳۰۲/۱۲/۱۳

۱۵۵ منجۃ تزکیۃ راجا کس جی کا دیکھنا تو تاکو وہ آگے چلے جیسے چراگا اہل کو چلا کر پڑی صفا یا (المنجۃ ۳۳۸) منجۃ

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26







حجت بن محمد  
السلج

وَلَمَّا فَصَلَ الْوَيْدُ قَالَ أَبُوهُمَا إِنِّي لَا جِدُ بِكُمْ يُوسُفَ وَلَا أَن تَقْعُدُونِ ۝ ۹۳

اور جب تک نظر دیکھو، چنانکہ اپنے کہا میں ایک کشتی کی خوشبو نہ پا رہا ہوں اور مجھے یہ کہتا ہوں کہ یہ میرا بیٹا ہے

قَالُوا تَاللّٰهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالٍ قَدِيمٍ ۝ فَلَمَّا كَانَ جَاءَ الْبَشِيرَ الْقَاهِلَ عَلَىٰ ۹۴

انہوں نے کہا، تیرا کبھی غلطی نہ ہو گی اور جب وہ خبری دیکھو وہ آپس میں دوسرا سے اس کے ساتھ

وَجْهَهُ فَإِن تَدْعُوهُ لَنُجِيبَنَّ ۖ قَالُوا قُلْ لَّكُمْ أَقْلٌ لَّكُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

پیش کیا تو وہ یقین کرنے والا ہوا کہ کیا یہ تمہیں نہیں کہتا تھا کہ میں اس کی طرف سے وہ کہہ جاتا ہوں جو تم نہیں جانتے

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ اسْتَغْفِرُ ۹۵

انہوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے قصوروں کی معافی مانگو جبکہ ہم قصور و غلطی میں اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں

لَكُمْ رِيحٌ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ ۹۶

بخشش مانگو، بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے اور جب وہ دیکھ سکے اس نے اس کے اپنے والدین کو اپنے پاس

أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مَعِيَ إِن شَاءَ اللَّهُ أُمُومِينَ ۝

جگہ دی اور کہا میں داخل ہوں چاہے تو اس سے کہنے والے ہو گے

مرا وہاں واقعی حکومت میں تھا وہیں کوئے جانے کے معنی یہ ہوں کہ یہ خبر کے جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکومت عطا فرمائی ہے۔ بائبل میں یہ ذکر نہیں کرتیں مگر یہی حقیقی حرف اسی ذمہ داری کہ ان کو کہا تھا میں نے باپ کو خبر سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں حکومت دی ہے اور ان کے بھی ذکر ہے کہ جب یہاں پہنچے تھے حضرت یعقوب کو سنا تھا کہ یہاں پہنچے تھے کہ اس نے انہیں دیکھا شاید اسی کے ذمہ لکھنے یا تصدیق اور خداوند بصیر (۹۶) فرمایا میں نے یقین ہو گیا ہے حضرت نے ایک وجہ یہ کہ یہاں پہنچے تھے کہ حضرت یعقوب کو یہ خبر پہنچی کہ اس سے اس کے دل کو تڑپنے لگی اور تو میں میں جو ضعف آگیا یہ وہ دور ہو جائیگا اور اس بات کی کہ ابھی وہ دور ہو جائے گی تو اس کو یہاں سے ابھی انہوں نے انہیں چاہا ہو نامزد نہیں کیا اور نہ یعقوب کو انہیں بتانا بلکہ تم سے نصارت میں کہہ کر مراد ملی جو اس خبر سے دور ہو جائے گی اور یقین کے معنی اس سے بھی درست ہیں کہ گویا ان کے اشارات سے حضرت یعقوب کو یہ علم تھا کہ یہ سب زندہ ہیں اور ان بات کی شہادت سے وہ بات انہیں کمال کی حاکم پہنچتی ہے علامہ اور اس کے شہر میں سفر میں اس کو غلط فہم اور وہ گویا یہ واقعہ لکھا تھا یہ وقت کیونکہ یعنی الغلبہ والحق وہ یعنی یوسف کے ساتھ طلب اور قدرت بھی آتے ہیں

تفقد و - فقد اسے کی کڑواہی اور تفقد وہ سب کی طرف اس کا شوق کرنا تھا  
یوسف کی طرف سے مراد تو یہ ہے کہ کچھ خوشبو آ رہی ہو کہ یوسف زندہ ہے اور یہ مراد یہ ہے کہ اس کی قوت و شوکت کی خوشبو آ رہی ہے اور حضرت یوسف اپنے آپ کو کھانہ پر کرتے ہیں اور وہ اپنے منہ میں دل رابا بہت حضرت یعقوب کو علم ہو جاتا ہے

۱۰۰ وَفَعَّ الْوَيْلُ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهُ مُجْتَذِعًا وَقَالَ يَا بَيْتُ هَذَا تَابِعْ لِي يَا

اور اس نے اپنے والدین کو قتل ہوا پہنچایا اور وہ اس کی خاطر تکیوں پر گر گئے اور اس کی اس میرے باپ میرے پہلے کے خواب کی

مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَ

تیسرا میرے بچے اسے سچ کر دیا اور اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قنداد سے نکالا اور

جَاءَكُمْ مِنَ الْبُدُوْدِ مِنْ بَعْدِ أَنْ تَزْعُمُ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ أَخَوْتِي مُرَّانَ

تیس بادلوں کے آئے ان کے بعد کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان منادوں کو دیا تھا بیشک

رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

میرے رب جس پر چاہے کچھ کرے وہ علم والا حکمت والا ہے ۱۵۸۵

۱۵۸۵ العرش۔ بادشاہ کے بیٹے کی جگہ کو جو اس کے مرنے کے وقت لکھا جاتا ہے یہاں ایک روایت بھی ہے بادشاہ (الرش۔ ۳۸)

خروج  
خروج

خروج والہ مجھ کا خروج ہے اس طرح کہ اس سے خیر برائی بھی اور خیر بانی یا ہوا و فیرہ کی ہے اور کو کہا جاتا ہے

جاءوا بک من السماء (الحج ۳۱) خروج علیہم السقف (الحج ۲۶) دوری کی جگہ خفا مجھ اور مجھ

دہام (المجادلہ ۱۱۵) ام ہاب کے ہیں کہ خور کا استعمال اور باؤں پر دلالت کرتا ہے ایک گناہ اور دوسرے شیعہ کی آمدنا کے لئے گناہ

بجہ دہام، سنے چھایا کہ علوم پر کھڑی شیعہ کی تار کو کہا و کسی دوسرے کو یہاں بھی یہی لفظ خور والہ مجھ اختیار کر کے یہ تو

دہانی جو کہ میرے میں شیعہ و عقیدہ رکھی کی آواز فتنہ میں پر معلوم ہوا یہ میرے دوست کو د تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کیلئے تھا جس کی تسبیح و تہلیل وہ کر

تھے اور اللہ کے صفی صرف اس قدر ہیں کہ یوسف کی اس عزت و حرقت کی وجہ سے جس میں اب وہ سب شریک ہو گئے تھے سب نے

اللہ تعالیٰ کے صفی پر کچھ کیا

ہاں وہ۔ بیکہ کے صفی ظاہر ہوا اور بدلتا و حضرات میں شریک تھا کہ یوسف کی گناہ میں ہر چیز جو وہاں میں آئے ظاہر ہو جائے

بہن بیکہ و باویر اور باویر میں رہنے والے کو کہا جاتا ہے۔ سواہی العاکف فیہ والبا و باویر (۲۵) اور باویر (۲۵) اور باویر (۲۵) اور باویر (۲۵)

والا حرام (۲۵)

باپ اور اس یا باپ اور اس کو قتل کر چھانا تھا ان کے لئے تھا اس پر سب میرے میں گرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل

ہیں جیہ کہ خور کے استعمال سے ظاہر ہو یہ سب سب خور کی تار کو کہا جاتا ہے کہ میرے دوست کو تھا تو میرے دوست کی تھی اور ظاہر ہو کر میں کی حمد

و تسبیح کی تھی کہ میرے تھا اور یہ کہنا کہ پہلی شریعت میں خیر و شر کے مجھ جائز تھا ایسا ہی ہو جیسا کوئی کہنے کہ پہلی شریعت میں خیر و شر کے

تھا۔ شریک یا غیر اللہ کہ میرے سب شریعت میں ناجائز تھا اور اصول دین ہمیشہ سے ایک ہی ہے ہے ہیں

اور حضرت یوسف کا یہ فرمان کہ میرے رو کی تسبیح و تہلیل تو اس سے میرے لئے دوسری بھی ہے۔ لفظ خدا میں ہی یوسف

کی حکمت و شوکت کی طرف اشارہ ہے جس کی وجہ سے سب میرے شکر کر لیا اور خود حضرت یوسف ان کی بات میں اس کی تسبیح کرتے ہیں کہ

لکھ حکومت اور میرے ہیں میں ہر دوسرا اور چاہا خدا و ستاروں کے میرے کوئے تھی وہ نہ کوئی بڑی بات تھی کہ کسی شخص کو اپنے

بھائیوں میں اس قدر عظمت حاصل ہو چکا کہ اس کی عظمت کا اعتراف کریں انہیں میں سے ایک تو میرے تہنیت منسل لکھا جا چکا ہے۔

یوسف کی تسبیح و تہلیل

رَبِّ قَدْ آتَيْنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ ٣١

میرے رب تو نے مجھے حکومت سے محروم کیا اور مجھے باؤں کے معنی سکھائے اے آسمانوں

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۚ وَالْحَقُّ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُدْرِكَكَ الْحُكْمُ وَالْحَقُّ يُدْرِكُ الْكَافِرِينَ ۚ

۱۸۸۸ء میں کے پیدا کر نیا لے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہر کھوڑا خبر دہی کجالت میں وفات دیکھو اور مجھے نیکی کے ساتھ ملے

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ يُدْرِكُكَ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ أَجْرٌ وَهُمْ يَمْكُرُونَ وَمَا

الْأَنْبِيَاءُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنِيبِ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولَىٰ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ

الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَا أَسْلَمَ مِنْهُمْ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا الْإِسْلَامَ

انفروٹ ٹورنٹس، ایچا ہریان لائیو انشورنس کے ادارے سے اسپرکٹیو اجنریس لگتا وہ صرف تمام قوموں کیلئے نصیحت ہے

حضرت یسوعؑ نے کیسے لطیف چہرے میں نمایاں لاؤنگر کیا ہے؟ نہیں کیا کہ اوسے بجائوں نے شیطان کے درغلانے سے ہم سے بڑا سبوتا کیا بلکہ یہ کیا کہ شیطان نے ہمیں اومان میں فساد ڈالوا جائے یا ان کا خاص قصور، قصور تھا۔

لیا بلکہ یہ کہا کہ شیطان نے مجھ میں فساد ڈلوا دیا تو یہ ان کا خاص قصور نہ تھا۔

۱۵۵۔ اس سبب بندوں کی خواہش کیا پاک ہوتی تو حکومت بھی فی علم ہی ملتا اور علم ہی علم دین۔ مگر دل میں ایک ہی تڑپ ہو، منہ تعالیٰ کی کمال قربانیاں دے رہی ہو جس میں اور میں اور صلوات لے رہا ہو میں ہوں۔ یہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ مسلمانوں کا سب سے بڑا تقاضا ہے کہ حکومت

### رہتیاروں کی ضرورت

کے لیے اس طرح کی باتیں کہیں گے کہ یہ تو ہماری حکومت کی بات ہے اور ان کے لیے یہ باتیں کہیں گے کہ یہ تو ان کی حکومت کی بات ہے۔

دشمنان اپنے اہل بیت کی ان کے سامنے عزت و کرامت کا یہ سب سے بڑا نمونہ پیش کیا۔ اسی طرح حضرت مسلم کی طاقت کرنے والے بھی آخر کار مغلوب ہو گئے۔

اسلامی نوکری و سہا  
اس سے باہر ہر قسم کا  
ممنوع ہے

جاء اود حرف عرب کی بادشاہت نہیں بلکہ اتنی ہی بادشاہت ہے کہ جس سے وہ بیکے کوک بھی فائدہ اٹھائیں جس طرح یوسف

عربی میں جو سطر تہذیبیہ اور مذہبی ہے، ذیل کے لفظ آتے ہیں اِنَّ رَبِّيْ ذُوْى الْاَرْضِ فَارْتَبِعْ اَمْرًا وَمَعَادًا وَلَوْ اَنَّ

ملک اٹلی سینٹ مارٹینی میں جبرست با زمین کو بیرسے سکڑ دیا یعنی اس کا نقشہ بیرسے سانسے میں کیا اور بجے اس کے مشرقی اور مغربی ملک دکھائے گئے اور بیرسے انت کی بادشاہت دانگ پیچے کی جو بجے نقشہ میں دکھایا گیا۔

**۱۵۸۹** حضرت یوسفؑ نے کہہ کر تو فریق مسلمانوں والحققی بالصالحین چترم کر کے انتقال شہوانی حضرت مسلمؑ اور آپ کے خلاف غمخیز کر کے ان کی طوت کیا جو خلیفہ ابی بکرؓ میں اختلاف پیدا کر کے وہ بابک تمہار کے سپہیں صاف اس پر شاہد ہیں اور اعلیٰ آیات

لا مضمون میں صامت یہی ظاہر کیا جاوے پس انبیا و العیوب مراد وہی ہے جو بطور پیشگی فی حضرت پرست کے تذکرہ میں ہم پہنچے  
ظالمین کی سازشیں اور کٹھنیں اصدات سال کا قحط اور بارگاہِ حق کی ناکامی اور مغلوب ہونا حضرت معلم کی خدمت میں

آپ اور حضرت مسلم کا ان کو معاف کرنا اور آپ کو وسیع حکومت ملنا اعلان کا اس میں حصہ دار ہونا۔ اور اگر حضرت یوسف کے تذکرہ کی طرف بھی دُکھ منے، ان شاء اللہ، اس اشارہ سے قوس میں سے اصل کا ذکر کتنی دیر ہو تا ہے اس واقعہ پر غور فرمائیے۔

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

انجمن ترقی تعلیم و ثقافت  
اور اس کا انجام



قُلْ هَٰؤُلَاءِ سَبِيلُ ۖ أَدْعُو إِلَى اللَّهِ مَدْعَىٰ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ ۖ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعْتُ ۙ ۱۰۸

کہو یہ میری راہ ہے جس کی طرف بلا ہوں میں اور جو میری پیروی کرتے ہیں بتین پر قائم ہیں

وَسَبَّحَنَ اللَّهُ وَمَا أَتَانَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا ۙ ۱۰۹

اور اللہ سب سے بڑا ہے اور جس شکر کرنے والوں کی باتیں ہمیں آئی ہیں ۱۰۹ اور ہم نے تجھ سے پہلے ہی

رِجَالًا لَا نُوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۖ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

سہنے والوں میں سے مردوں کو یہ بھی دیکھا تھا جہاں لوگ رہتے تھے دیکھا یہ زمین میں چلے گئے نہیں

فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَكِنَّ الْأَخْصِرَ

کو دیکھتے تھے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے اور آنکھیں گھمراہ

خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ ۙ ۱۱۰

لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یہاں تک کہ جب رسولوں کو روکنا شروع کیا جائے

وَضَوُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا ۖ فَنُفِخُ مِنْ نَشَارٍ

اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہماری مدد کے پاس پہنچے سوچے ہم نے ہوا کا کیا

وَلَا يَرُدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

اور ہمارا ضابطہ جرم لوگوں سے نہیں ہٹا

الْبَاطِلِ ۝

نہیں کرتا ۱۱۰

۱۰۸ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور جس شکر کرنے والوں کی باتیں ہمیں آئی ہیں ۱۰۹ اور ہم نے تجھ سے پہلے ہی رِجَالًا لَا نُوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۖ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ سہنے والوں میں سے مردوں کو یہ بھی دیکھا تھا جہاں لوگ رہتے تھے دیکھا یہ زمین میں چلے گئے نہیں فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَكِنَّ الْأَخْصِرَ کو دیکھتے تھے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے اور آنکھیں گھمراہ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ ۙ ۱۱۰ لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یہاں تک کہ جب رسولوں کو روکنا شروع کیا جائے وَضَوُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا ۖ فَنُفِخُ مِنْ نَشَارٍ اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہماری مدد کے پاس پہنچے سوچے ہم نے ہوا کا کیا وَلَا يَرُدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ اور ہمارا ضابطہ جرم لوگوں سے نہیں ہٹا

دیکھنا کہ وہ کون سا قوم ہے جس کی باتیں ہمیں آئی ہیں ۱۰۹ اور ہم نے تجھ سے پہلے ہی رِجَالًا لَا نُوْحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۖ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ سہنے والوں میں سے مردوں کو یہ بھی دیکھا تھا جہاں لوگ رہتے تھے دیکھا یہ زمین میں چلے گئے نہیں فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَكِنَّ الْأَخْصِرَ کو دیکھتے تھے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے اور آنکھیں گھمراہ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْذَنَ الرُّسُلُ ۙ ۱۱۰ لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یہاں تک کہ جب رسولوں کو روکنا شروع کیا جائے وَضَوُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُنُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا ۖ فَنُفِخُ مِنْ نَشَارٍ اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہماری مدد کے پاس پہنچے سوچے ہم نے ہوا کا کیا وَلَا يَرُدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ اور ہمارا ضابطہ جرم لوگوں سے نہیں ہٹا

نہیں کرتا ۱۱۰

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُتَعَرَّضُ لِلْكَفْرِ

بیشک ان کے ذکر میں دوسروں کے لئے عبرت ہے کوئی ایسی بات نہیں جو نہایت ہی پریشان  
تَصَدِّيقَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ وَتَقْوِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَدًى لِّقَوْمٍ مُّسْلِمِينَ

انکی تصدیق کرنے والوں سے پہلے ہرگز نہ ہرگز نہ کی تفصیل پر اور ہدایت ہو ایمان لوگوں کیلئے رحمت ہو ایمان والوں کے لئے ۱۵۹۴

اس قدر صحت دی جاتی ہو کہ وہ سمجھتے ہیں کہ رسولوں نے جو خطاب کے دوسرے بارے میں سنا ہے وہ سب انہوں نے جہت  
ہی کا تھا چنانچہ مفردات میں ہے لَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَبِيٌّ قَبْلَ هَذَا وَكَانَ يُرْسِلُ مَا أُخْبِرُوا بِهِ اَتَقِمُوا لِحُجَّتِهِمْ سُبُلَ مَسَارِعِهِمْ  
تَنكِهًا لَهُمُ الْعَذَابَ اِنَّ قُلُوبَهُمْ غَافِلَةٌ وَمِنْ اَمَّا هَٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَبِيٌّ قَبْلَ هَٰذَا وَكَانَ يُرْسِلُ مَا أُخْبِرُوا بِهِ اَتَقِمُوا لِحُجَّتِهِمْ سُبُلَ مَسَارِعِهِمْ  
تَنكِهًا لَهُمُ الْعَذَابَ اِنَّ قُلُوبَهُمْ غَافِلَةٌ وَمِنْ اَمَّا هَٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَبِيٌّ قَبْلَ هَٰذَا وَكَانَ يُرْسِلُ مَا أُخْبِرُوا بِهِ اَتَقِمُوا لِحُجَّتِهِمْ سُبُلَ مَسَارِعِهِمْ  
اور یہ ممکن انہوں نے اس لئے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت دی اور انہا مقتضیاً اور رسولوں کے پاس ہونے سے مراد صرف یہ ہو  
کہ جب ان کی تبلیغ کی طرف لوگوں نے توجہ نہ کی تو پھر بھی وہی قرا انہوں نے سمجھا کہ اب یہ قطعاً ایمان نہ لائینگے تو ایسے اوقات میں نصرت  
آتی آتی ہو اور فی بعض خصوصیات ہی کام نہ کیا جاتا ہو جب اسباب کوئی باقی نہ رہیں اور چاروں طرف سے مار پیسی ہی یا جاتی نظر آتی ہو  
۱۵۹۵ اَمَّا مَا كَانَ عَنِ الْقَوْمِ مَا كَانَتْ اَلْقُرْآنَ كَوْنِ الْاَشْرَاقِ بَاتِ جَبَسَ كَبِيرُ كَمَا كَيْفَ تَوَيَّرَ سَلِي وَحِي كِي مَصْدَقِ هُوَ دُورِ اَمَامِ اَمَامِ  
اصل دین کی اس لئے تفصیل کر دی جو پہلی کتاب میں نے محل چھوڑ دینے کے بعد جسے توحید نبوت خدا و جنت خدا تقریر فرمادہ  
کیونکہ جس حد تک کہیں ان مسائل پر روشنی ڈالی ہو وہ کسی کتاب نے نہیں ڈالی بلکہ اس کا عشر عشر ہی نہیں ڈالی امدت ان  
کریم نے صرف ان تمام باتوں کو التفصیل بیان کر دیا جو پہلے بیان نہ کی تھیں بلکہ اس تفصیل میں وہ نئی نئی شے بھی شامل ہیں جیسی  
دوسری کیا اس کی دلائل میں دیتے ہیں اصول باطل کی تردید بھی کی رہی فریق سردان کا مدعا نہ قیامت تک کھلا ہو بھی کریم صلعم سے  
بھی بہت کچھ انہیں بیان کر دیا وہاں زندہ و متاع بھی ضرورتیں پیش آتی رہیں گی تبصری بات ہے قرآنی کہ یہ لوگوں کو مدعا دکھائی  
ہے اور سب ہی کو دکھائی ہے اور جو حق یہ کہ جو سے مان لیتے ہیں ان کے لئے رحمت ہو جاتی ہو ۱۵۹۶

نصرت آتی  
تو تفصیل میں آتی ہے  
معاذ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۴

اس سبت کا نام الحدیو، اس میں چہرے کی حد تین تالیس آیتیں ہیں۔ یہ نام اس لحاظ سے لکھا گیا ہو کہ وہی آئیں کہ قرآن شریف کے بار بار بارش سے تشبیہ دی جاوے اور اس سبت میں بالخصوص یہ ذکر ہو کہ وہی آئیں سے ہی مردہ دل زندہ ہوتے ہیں جس طرح بارش سے مردہ زمین میں جان چڑھ جاتی ہو اور بارش میں کڑک کو ان حلوں سے بھی تشبیہ دی ہو جو دشمن حق کے نیت و ناپاؤ کو کھینچنے لگتے تھے اور اس سے مراد وہ مصائب بھی ہیں جو ظالمین حق پر آتی ہیں اور وہ حقیقت یہ مصائب اس تعداد کا نتیجہ بنتی ہیں جو حق اور باطل کے درمیان ہوتا ہو جس طرح کڑک بھی بادل میں ایک تعداد کا نتیجہ ہو اس لئے وہ دونوں بڑے کھلا ہو تو اس سبت میں جان اسلام کی آخری کامیابی اور غلبہ کا ذکر ہو ناں چھوٹی بھی فی صواب کا نام اس آخری کامیابی کیلئے بطور نشان قرار دیا ہو اور اس کا نسبت سے اس کا نام الرحیل لکھا ہو ۛ

خلاصہ یہ ضرور

سب سے پہلے اس سبت میں یہ بیان فرمایا ہو کہ وہی آئیں سے نشان کیونکر فائدہ اٹھاتا ہو اور نشان دیکر سمجھایا ہو کہ زمین اصلاً سلاسل میں تمام نظم کا تضاد و جیت پر مبنی ایک چیز اٹھانے والی موجود ہو تو دوسری اس کے بالمقابل اثر قبول کرنے والی چیز ہے۔ اسی طرح قلب انسانی کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جو اس کے وجود و اس تعلق کے جواہر ان اور خدا کے وسیان و حق پرستی پیدا ہوتا ہو قلب انسانی سے کمال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ پہلے رکوع میں یہ بیان کر کے دوسرے میں بتایا کہ تعلق بالذات کے نتائج اور در حقیقت کمال حاصل کے نتائج عزت کے عمل سے مشابہت رکھتے ہیں اسی عالم میں ظاہر کوئی نتیجہ کھلے طور پر نظر نہیں آتا مگر اندر ہی اندر وہ نتائج تیار ہوتے رہتے ہیں اور یہ بھی بتایا کہ ان نتائج کو قبول کرنا اسے دل مراتب میں فرق رکھتے ہیں اور ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہو۔ تیسرے رکوع میں ان لوگوں کے جو وہی آئیں کو قبول کرتے ہیں اور ان کے جو اسے روک دیتے ہیں انجام کا مقابلہ کیا جرتے ہیں بتایا کہ قرآن کریم ایک طرف قلب انسانی کے اندر دوسری طرف ظاہر میں بھی ایک انقلاب ظہیر پیدا کر کے دکھائے گا۔ پانچویں رکوع میں بتایا کہ ہر وہ حق اور مخلصین حق میں ایک کھلا فیصلہ کر لیئے اچھے میں ان نشانوں کی طرف توجہ دلائی جو حق کی آخری کامیابی پر اس وقت بھی نظر آ رہے تھے جب بظاہر اسلام چاروں طرف سے مشکلات میں گھرا ہوا تھا اور بتایا کہ دشمنوں کے دلوں کو فتح کرتے چلے جانا اس کی آخری کامیابی کا تین نشان ہو ۛ

تعلق

الوہ کے مجموعہ میں یہ چھٹی سبت ہو۔ اس سے پہلی سبت میں جب حضرت یونس کے ذکر میں سمجھایا کہ آخر کار دھرم رسول اللہ صلعم کے سامنے اچکے دشمن اور آپ کے خلاف منصوبے کرنے والے کس طرح مغلوب ہو گئے تو اس میں اسی حق کی آخری کامیابی اور اس کی وجوہات کو کھول کر بیان فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ اس آخری قلب کے نشان کس طرح اسی بھی ظاہر ہو چکے زندہ زلزلہ دی ہے جو باقی اس مجموعہ کی سورتوں کا ہے۔ اس سبت میں جو دشمنوں کے کہہ سکتے تھے انھیں صلعم کے خلاف منصوبوں کا ذکر ہے وہ بتا کہ یہ کہ یہ سورت ہجرت سے کچھ پہلے کی ہو۔ جب آپ کے خلاف منصوبے ترقی پڑتے تھے اور زمین کے گھسائے کا ذکر جو آیت اس میں ہے بتاتا ہے کہ اسلام کی کامیابی اب دور دور ہوئے گی حتیٰ ادا غالباً مدینہ میں اسلام کے پھیل جانے کی طرف بھی اس میں اشارہ ہو جس سے اس مجموعہ سورہ کے زندہ زلزلہ پر کافی مدد پڑتی ہے کہ یہ گھبراہٹیں باوجودیں سال ہجرت سے تعلق رکھتی ہیں ۛ

نہ ذلزل

# سُورَةُ الرَّعْدِ

اشدہ و تشامعہ ۱۷  
برابر  
درجہ ۱۷۲۷ کے نام سے

۱ التَّمْرِ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي دَفَعَ السَّمُوتَ بِغَيْرِ عَمَلٍ تَرَوْنَهَا تَأْسُتُونَ

میں شد و تشامعہ کی آیتیں ہیں اور وہ جو تیرے بیچ تیری طرف آتا گیا ہے حق ہے لیکن اکثر

۲ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي دَفَعَ السَّمُوتَ بِغَيْرِ عَمَلٍ تَرَوْنَهَا تَأْسُتُونَ

دیکھتے ہو ۱۵۹۵ اشدہ ہر جس نے آسمان کو بغیر بے ستون کے بنا کیا نہیں تم دیکھو ہر دوش پر

عَلَى الْعَرْشِ فَوَسَّخَ السَّمُوتَ فَالْقُرْآنُ كُلُّ مَجْمُوعٍ لِكُلِّ مَسْمُوعٍ يَدْرِكُ الْآيَاتِ الْفَصِيلَ الْآيَاتِ

غالب ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک ایک متفرق وقت تکمیل دے گا وہ کلامہ ہر ایک تیرے ہی ہر ایک میں

۳ لَعَلَّكُمْ يَلْقَآءُ رَبَّكُمْ تَوْفَؤُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي مَلَ الْأَرْضَ

تا کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو ۱۵۹۶ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلا

۱۵۹۷ الم - کہ مئی حضرت ابن عباس سے مروی ہیں انا اظہر اعلم وادی دہ، گو عالم میں جان سورن کے شروع کیا

آپ ہی وہ چھوڑ دیا جو عالم کا قیام مقام پر ۱۰ احاس میں حق کو تباہ کرنے والوں کی نرا کے ساتھ طلی نگیں ان کی آخری کا

اور ناموادی کے کل دیکھتے ہیں ۱۰ اسی نے پان مل و وحدیت دونوں صفات کو جمع کیا ہو +

آیات الکتاب غیر اجماع اس طرح کی ترکیب آئی ہو کہیں فرمایا تھک آیات الکتاب الحکیم جیسے سورہ پوس کے شروع

میں کہیں تھک آیات الکتاب اللہیں جیسے سورہ یوسف کے شروع میں ۱۰ دونوں جگہ وصف نے بتا دیا کہ قرآن شریف مراد ہو

پہاں فظ کو عام رکھا ہو جس سے معلوم ہوا کہ جس کتاب مراد ہو میں یہ وہی آیت کی آیات ہیں اس نے ساتھ ہی فرمایا کہ یہ جو تیری

طرف نازل ہوا جو حق ہے ۱۰ اور ماسی کی حقیقت پر اس سرست میں دلائل طلی بھی دیتے ہیں +

۱۵۹۸ حد - عمل کے مئی ہر کسی چیز کو قصہ کرنا اور اس سے سہارا لینا پس عمل اور مشق خلاف سہم یعنی ارادہ ایکہ کا کرنا

ومن یقتل مومناً متعمداً الذنوب ۹۰ ۱۰ ولکن یأثمون قلوبہم الذنوب ۱۰ ۱۰ ویکون فیہم کی جب کوکتے ہیں اس پر

خیر کا سہارا ہوتا ہو ۱۰ ہر چیز جس پریشان سہارا ملے تو کسی کو ہر ایک کلائی کی یا ستون اس پر بھی بیفتا ہو ۱۰ انا ہر اس کی بیچ

تھک انا حد آتی ہو فی عمل محدودہ والذین ۹۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰

وفد السلطان بقید عدل تو نہا ۱۰ ابن عباس اور کلام سے یہ معلوم ہوا ہے اسلاف عیسوی خود ماسی حق کو چاہتے ہیں کہ آسمان کو

بند رکھا ہوا ہو نیز بے ستون کے جنہیں تر دیکھتے ہو گویا آسمان اور زمین کے درمیان کوئی ایسے ستون ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے

یعنی ان کا ہر ایک کوئی ترقی ہو مگر وہ ان کے خلاف کے قابل نہیں ۱۰ اور جو نگریاں ساری کھٹ ہی جن صفات پر جو کلام

سے نظر نہیں آتے جیسے سورج اور چاند کا خلق یا جیسے زمین و آسمان کا خلق ۱۰ یا جیسے ہر شے اور وہاں کا خلق مانتا ہو

لای کا خلق وغیرہ اس لئے یہی حق درست ہیں اور کج سائنس بھی اس بات پر شاکت دیتا ہو کہ ہر ایک نظام کا اندر وہ صفات

ع  
ہو اسی کے مبین  
کیونکہ نہا اظہر

حقیقت قرآن

حد تک

عد

عقل

آسمان کی فوٹو







وَلَا تَحْمِلُونَا إِلَّا سِعَةً قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الثَّلَاثُ ۝

اور پہلے سے پہلے سے دیکھ کر سہولتوں اور آسان سے پہلے ہر تین شاہیں گزریں  
وَلَا تَحْمِلُونَا إِلَّا سِعَةً قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَلَيْهِمْ ظِلْمٌ وَلَا ظُلْمٌ لَكُمْ عَلَيْهِمْ  
اور سب سے پہلے سہولتوں اور آسان سے پہلے ہر تین شاہیں گزریں

خود سے مراد

وہاں میں کہ سہولتوں اور آسان سے پہلے ہر تین شاہیں گزریں  
وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَلَيْهِمْ ظِلْمٌ وَلَا ظُلْمٌ لَكُمْ عَلَيْهِمْ  
اور وہاں میں کہ سہولتوں اور آسان سے پہلے ہر تین شاہیں گزریں

تعلق باللہ کا کمال جو کہ زندگی بعد الموت میں حاصل ہوتا ہو اس لئے اب مضمون کا انتقال اس طرف کیا ہو اٹھس  
زندگی بعد الموت کو جتنی جدید یا ایک نئی پیدائش قرار دیا ہو یہ زندگی نہیں، اور دوسری جگہ صفائی سے فرمایا و ظننکم  
فی ما لا تعلمون (البقرة: ۶۱) یعنی یہی زندگی تھیں دینگے جس کو تم نہیں جانتے۔ اس خلق جدید کے اٹھارہ کار کا خدا رب  
قرار دیا ہو۔ اولئك الذين كفروا بهم ۱۔ اس لئے کہ اگر ایسے لوگ خدا کو انہوں نے گمراہی کی صفت مہریت کا وہ  
اٹھارہ کرتے ہیں کہہ کر اس کی صفت مہریت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کو اس کے کمال روحانی تک پہنچائے۔ اور وہ  
کمال زندگی بعد الموت میں حاصل ہوتا ہو اور ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ ان کی گردنوں میں طوق ہیں یعنی جو لوگ تقار  
اللہ کے منکر ہوتے ہیں ان کے قوائے روحانی نشوونما پانے سے رک جاتے ہیں جس طرح وہ شخص جس کے ہاتھ اور پاؤں تھ  
دیئے جائیں کاروبار سے رک جائے۔ اسی طرح کہ تقاضا اللہ سے اٹھارہ کے قوائے روحانی کا نشوونما رک جاتا ہو  
اور اس طرح رک جائے کہ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اصحاب الہدایہ گویا قوائے روحانی کے نشوونما سے جنت پیدا ہوتی ہے  
اور ان کے نشوونما کے رک جانے سے آگ پیدا ہوتی ہے اور یہی انسان کا دوزخ ہے ومن کان فی ہذا اعمی  
فہو فی الآخرة اعمی (بنی اسرائیل: ۷۲) ۝

مثلاً ثلاث مثلاً کی جمع ہے۔ اور وہ وہ سزا ہے جو انسان پر پڑے سزا اس کو ایک مثال بنا دے جس سے دوسرے  
جانتے ہوں، ہماری میں ہو کہ یہ مثلاً کی جمع ہے جس کے معنی اٹھارہ مثال ہیں ۝  
دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل میں اس کے لئے جلدی کرتے ہیں کیونکہ اگر حق کو قبل کریں اس پر عمل کریں تو ان کے لئے  
بھلائی ہے اگر اسے رد کریں تو ان کے لئے دیکھ کر وہ ہیں روکے ہیں جلدی کرنا گویا دیکھ کر لئے جلدی کرنا ہو۔ اچھے فائدہ کی  
بات کو بھروسہ کر دیکھ کر قبل کرتے ہیں اور یہ بھی خود نہیں کرتے کچھ لوگوں نے یہی ماہ امتحان دیکھ کر یہی سزا پائی ۝

بہت بعد الموت

اور اس کا حکم

مثلاً

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

اور جو کہہ رہے ہیں کہ تم پر کوئی آیت نہیں آئی ہے۔ ان کا جواب ہے کہ صرف ڈرانا ہے۔

وَيُكَلِّمُ تَوْمَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْفٍ ۚ وَمَا يَغْنِصُ إِلَّا رَحَامٌ وَمَا

اور ہر قوم کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اپنے رب سے بات کریں۔ اور جو کہہ رہے ہیں کہ تم پر کوئی آیت نہیں آئی ہے۔ ان کا جواب ہے کہ صرف ڈرانا ہے۔

تَرَدَادًا وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝

اور ہر قوم کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اپنے رب سے بات کریں۔ اور جو کہہ رہے ہیں کہ تم پر کوئی آیت نہیں آئی ہے۔ ان کا جواب ہے کہ صرف ڈرانا ہے۔

تفہیم القرآن

ملائکہ کا جواب

جو اس کا جواب ہے

جملہ نیک

تفہیم القرآن

ملائکہ نے اس سے مراد یہاں وہی نشانِ ہلاکت جو جس کی طرف پہنچی آیت میں بھی اشارہ ہو۔ یہی قبولِ کثرتِ ناسیۃ یعنی حق کی مخالفت کرنے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی وجہ سے پہلے میں جلدی نہیں کرتا تو کثرت کے یہی وہ نشانِ ہلاکت کہیں نہیں آتا جس سے ڈرا گیا تھا۔ اس کا جواب دیا جو کہی حرفِ مندرجہ یعنی ہری کے بدنامی سے ڈرا دینا اس کا کام جو اس کا کام کو انہیں اس کے اختیار میں نہیں ہے نشان کا انکار نہیں بلکہ بتایا ہے کہ جب ڈرا یا جاتا ہے تو وہ مذاب بھی آگری رہے گا اور یہ جو بڑھایا و لکل قوم حد تو مطلب یہ ہے جو کہ آپ کو ہر قوم کا آدمی بنا کر بھیجا گیا ہے اس لئے وہ باتیں جن سے آپ ڈراتے ہیں وہ بھی ہر قوم کے لئے ہیں جو کوئی تو بھی آپ کی مخالفت کرے گی اسی کے لئے یہ انداز بھی ہے۔ یہ آیت عطا ہے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بھی دلیل ہو اس لئے کہ ان تمام عالم کی ہدایت اور انداز کیلئے آپ کے سپرد کیا گیا مذاب اندازِ جبر ہے اندازِ آپ کی طرف سے ہوا تو مذاب بھی جو آئے گا وہ آپ کے حکام کی وجہ سے آئے گا اور یہ انداز اگر آپ کے پروریں تو بھی آپ کی طرف سے ہی ہوگا کیونکہ اس حق کے بعد جو نبی صلعم فرستے وہ سرور کوئی حق انبیا علیہ السلام میں بعض نے و لکل قوم حد کے معنی ہیں جو کہ ہر قوم میں ایک آدمی ہو گا مگر یہ معنی یہاں موزون نہیں ہے۔

تفہیم القرآن (۱۸) اور آخر تک اور و لکل کے ایک ہی معنی ہیں (۲)۔

تفہیم القرآن کی جزاء مرزا کا ذکر اور اس کے بعد بھی اور وہاں میں ہے ایک آیت جو کہ اس سے مراد صرف اس قدر دینا کہ ملکہ جو علم کو کثرت کے پیش میں لڑا کی لڑائی ہو اور حدت حل آفاقی و فادس یعنی ہے درست نہیں بلکہ جس طرح پہلے لکھ میں آسان اور سہولت کی اور ہر شے میں ایک اثر ڈالنے والے اور ایک اثر قبول کرنے والے کی مثالیں دی ہیں ماسی طرح یہاں حدت کے حل کو بطور ایک مثال کے بیان کیا ہے جو کوئی حل کرنے والا ہنرور لکھ مادہ کے ہو اور جو حل دلا دے گا تو وہ ہنرور حل کے ہو جس طرح حدت کے پیش میں وہ چند نظروں سے منظر ہوتی ہے جو اندھیری اندھیرا ہنرور ہی کی طرح اس حال کے تسلیق و حل سے منظر ہوتے ہیں لیکن ایک صورت وہ اندھیری اندھیرا کثرت کے حل میں ہو گا یا وہی آئی اثر ڈالنے والی چیز ہے انسان اثر قبول کرنے والا ہو۔ اس حال میں اس سے پیدا ہوتے ہیں وہ ہنرور حل کے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ بعض کو رحم نہیں پہنچتا اور بعض کو پھسلتا ہے تو یہی حالتِ احمال میں ہے بعض وقت ایک انسان اچھے عمل کرتا ہو مگر اچھے نتائج کی توقع نہ ہوتی چاہے تمکیم مرتبہ کئی ایسی آفت آجائے کہ وہ نتیجہ نکلیں پھر ہوتے سے وہ جانا کہ جس طرح حل بعض وقت پوری ہر حدت نہ ہونے کی وجہ سے ساتھ ہر جاتے ہیں اور بعض پوری قوت پاکر کمال کو پہنچ جاتے ہیں اور آخر میں حل ہوتی ہیں۔

عِلْمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَأَ الْقَوْلَ وَمَنْ ۱۰

وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا۔ خواہت بلند ہو یا نہ ہو۔ ایک سب برابر ہیں جو قرآن میں بات کو چھپانے اور جو

جہر بہہ و مَنْ هُوَ مُسْتَفْتٍ بِالْبَيْتِ وَ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ لَهُ مَعْقِبَتَيْنِ ۱۱

پہلے کر کے اور جو بات کو چھپ جاسے اور جو دن کو چل رہا ہو اس کیلئے اس کے آگے دو چھپ

لَيْنَ يَدَيْهِ وَمَنْ خَلْفَهُ يَحْفَظُونَ نَعْمِ أَمْرٌ لِلَّهِ لَا يَجْعَلُ مَا يَهْوَىٰ حَتَّىٰ يَبْعُثُوا ۱۲

۱۲ ہاں کو بچھ کر دے اور جسے اللہ کے حکم سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی

وَأَبَا نَفْسِهِمْ وَلَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءَ فَا أَمْرٌ دَلَّهِ وَاللَّهُ مِنْ دُونِهِ مَنْ ۱۳

جانو کی حالت کو بد، پس اس وجہ سے اللہ کسی قوم کیلئے غلبہ کا ارادہ کرتا ہے جو وہ چاہے۔ انہیں پوری امتداد کیلئے اس کی مدد کا نہیں

مقتدا کر کے اپنی تسبیح اعمال کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی ہر چیز کا (اور یہاں ذکر یا مخصوص اعمال کا ہی) اسی پر تکیا کر کے۔  
چنانچہ ان کا سارا مضمون اس معنی کی تائید کرتا ہے یہاں تک کہ آیت ۱۱ میں صاف فرمایا کہ ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کے حضور گزارے گا  
فرشتے محفوظ رکھتے رہتے ہیں گویا وہ ایک تجربہ پدا کرتا رہتا ہے۔

۱۲ اللہ تعالیٰ کے کبریا کیلئے دیکھو ۱۳ اور کلمہ کے معنی رحمت اور شرف بھی ہیں یا شرف میں رحمت اور اللہ تعالیٰ کے کبریا  
اللہ تعالیٰ کے اسماء میں اس معنی میں ہیں یعنی عظمت و کبریا۔ ۱۴ اور کلمہ بآلاء کمال ذات اور کمال وجوب پر دلالت کرتا ہے جو خود  
سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کے وصف میں نہیں آتا (۱۵) اور یہ کلمہ کبریا اور وصف نسبتی اسماء ہیں اور کبریا کا اطلاق یعنی  
رہیں وغیرہ بھی ہو گا، جو جیسے ۱۶ لکیر یکم الذی علیہم السجود ۱۷، اس لئے اللہ اکبر میں ہے، بتا رہا ہے کہ وہ سب  
بشائے۔ جیسے الاصل میں دوسروں پر اس کا مہر اور جو۔

۱۸ المتعال۔ علو ہستی کی ضدی اور علو۔ یعنی اسے مصدق اور غنی یعنی سے علا ہے اور ان میں سے پہلا اچھے اور  
بر سے دوسرا معنی میں ہوتا ہے ہر تہا اور دوسرا صرف اچھے معنی میں ہے اور پہلے کی مثالیں قرآن شریف میں بہت ہیں ان کو  
علا فی الارض (القصص ۳۰) و کا ذوقاً عالی (المؤمنون ۴۶) لا یزید و لا یقل فی الارض (القصص ۲۸)  
و تعلق علم اکبر (یعنی امر میں) ۱۹ اور دوسرے یعنی حق سے نفرت ہے جس کے معنی رفیع اللہ ہیں اور اوپر ہے کہ وہ جس  
بلند ہے کہ وصف کرنے والوں کا وصف یا عارفوں کا علم اس کا احاطہ کر سکے اور تعالیٰ سے بھی ہر اوپر اور باب فاعل  
اس صفت میں مباہلہ کے لئے ہر دفعہ اسی سے متعال ہے۔

۲۰ مستفت۔ جتنی کے معنی چھپ گیا۔ ۲۱ یا غائب یا نا۔ مستفتاء طلب خطا یعنی چھپانے کی کوشش کرنا لیستفتوا منه  
(ہود ۵) دفعہ اسی سے مستفتی ہم فاعل ہے۔

۲۲ سارِب۔ حساب کے معنی غائب کی طرف جا رہا ہے یا غلبہ سبیلہ فی الجہر یا بالکلیف ۲۳ اور یہاں پہلے چھپ کر  
پھر سب سے کہیں ان خفیہ معنیوں اور کھلی شرمندگی کی طرف بھی اشارہ ہے جو کلمہ صبر کے خلاف کی جاتی ہیں۔

۲۴ معقبات۔ عقب سے ہر اور تعقیب کے معنی ایک چیز کو دوسری کے پیچھے لانا معقب لکھنے والو تعلق ۲۵ اپنی جب کا

کبریا کیلئے اللہ اکبر

کبریا

اکبر

علو۔ علو

علا

غنی۔ تعالیٰ

متعال

استفتاء

متوب

تعقیب۔ متقب

# ۱۲ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ

ہوئی ہے جو تمہیں ڈراتا ہے اور تمہیں امید دلاتا ہے (یعنی کی چمک دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کا نشاہت کر دیتا ہے)

معقبات

علم حاصل کرنے کے لیے کئی دوسرے علم کا اثر اور انہیں طلب یہ کہ آخری حکم ہی کا جو اس کا رد کرنے والا کوئی نہیں اور معقبات کے معنی تھکنے ہیں وہ فرشتے جو انسان کی حفاظت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور جو شخص ایک کام کرنے پر دوسری طرف ہو کر دوسرے قریب قریب ہو اس نے اس شخص کو معقبات کہا جاتا ہے جو زمانہ کے بعد ناز پڑتا ہو یا خود کے بعد غور کرنا ہو بلکہ ہوا یا ملک کو معقبات اس لحاظ سے کہا گیا ہے کہ وہ انسان کے اقوال اور افعال کا پیچھا کرتے ہیں یعنی ہر لمحہ نظر کرتے چلے جاتے ہیں اور معقبات میں تاباں انداز کے لئے ہو یا معقبات معقبات کی جمع ہو اور معقبات جمع الجمع ہو

معقبات سے مراد کونسا  
لا تہتجین

معقبات کو کہیں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو مصائب و فتنوں کے پیچھے سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر یہ معنی اور فتنہ معقبات کے لحاظ سے چلنا ہیں اور وہی سیاق و سباق کے لحاظ سے معقبات کے ایک معنی کے لحاظ سے وہ فرشتے ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور یہ فرشتے وہی ہیں جو انسان کی حسرت اور حسرت کو کھینچنے والے ہیں اور یہی ملائکہ الہیہ اور ملائکہ النبیاء کہلاتے ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے تو باطل صاف ہوا انہم یعقبتون اقوال الشخص و افعاله اسی پتہ پر دیکھنا چاہئے بالکتابا پس یہ معنی ملائکہ ہیں جو دوسری جگہ لکھا گیا ہے کہ انہیں کہا ہے اور سیاق و سباق کے لحاظ سے ہی ظاہر ہو گیا ہے اور انسان کی جانوں سے حفاظت کا نہیں بلکہ اس کے اعمال کی حفاظت کا جو جیسا کہ اس سے پہلے آیت ہے اور ان کے افعال اور ان کے باطن سے ظاہر ہو اور وہ تو قرآن کریم کی شہادت ہی بالبراحت مروج ہو کہ انہیں ملائکہ کو حافظہ اور نگہبان کہا گیا ہے اور ملائکہ کے فرمایا یا یحفظون قول اللہ یہ دقیق عقیدہ (فقہ ۱۸۰) کوئی بات ٹھنڈے نہیں غلطی گمراہ کے پاس ایک حفاظت کرنے والا تیار رہتا ہے اور دوسری جگہ ہر واقعہ علیک لہم افطین کرنا ملائکہ ہیں انہم یحفظون لہم افطین (۱۳۰) تو حفاظت کرنے والے ہیں کرنا ملائکہ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو اور یہی مراد یہ معقبات سے من امر اللہ سے ظاہر ہو اور یہ معقبات یہ ہیں میرا اس عمل کی طرف سے جو انسان کرتا ہے اور یا خود کو اپنے اعمال کی حفاظت سے مراد اس نے اعمال کی ہی حفاظت ہو کہ یہ لکھی وہ چیز جو حفاظت کے قابل ہے اور اس کتاب کی تفسیر میں دوسری جگہ فرمایا وحفظنا لکتاب معقبات (فقہ ۱۳۰)۔

اعمال کی ذمہ داری  
اور اس کے لحاظ سے  
پہنچا گیا

اعمال کی ذمہ داری کے احساس میں ہر شرف و شایستگی جو جس قدر انسان ترقی کرتا چلا جاتا ہے وہی قدر اس میں اپنے اعمال کی ذمہ داری کا احساس زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور اس احساس اور ذمہ داری کو تہذیب اور بالخصوص اسلام نے گہرا پن پیدا کیا ہے قانون بتا دیا کسی حال میں جو ایک عمل لکھ دیا جاتا ہو یہی غصہ ذکر کیا جاتا ہے اس لئے کوئی عمل بھی انسان کا نہیں رہتا اس عمل کے نتیجے میں انسان کی نفسی بہتری ہو اس لئے اس کے ساتھ ہی فرمایا اگر کوئی قوم اپنی بہتری چاہتی ہو تو اسے اور اپنی حالت کو تبدیل کریں بدلتا اس کے قومی حالت بہترین ہو سکتی ہے مسلمان اس اصول کو فراموش کر کے اور دوسرے جگہ ہے ہیں اور اپنے فتنوں کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مدیہ جو فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تخفیف پہنچائے گا اور وہ کہہ کہ تھو کہ تمہیں نہیں تو مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تو انسان کے اعمال پر ہے۔ جب ایک قوم کے اعمال کا یہ تقاضا ہو چلا ہو کہ اس صیبت آئے تو میرا وہ سے وہ وہ نہیں جتنا میں چاہتی ہوں یہی صبح کریں تو اللہ تعالیٰ اسے دھک دیتا ہے۔

قومی حالت کو بہتر  
کرنے کے لئے

برق۔ بعد

ثقل

الغالب الثقل۔ ثقل۔ ثقل کی جمع جو باری صاحب جو حکم اس میں ہوتا ہے اس کی صفت جمع لائی گئی ہے

وَيَسِّرْ الرِّجْلَ مُحَمَّدًا وَالْمَلِكَةَ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلِ الصَّلَاحَ فَيُؤَيِّبُ ۱۳

اور اللہ اس کی جگہ کے ساتھ چاہے کہ وہ فرشتہ کے ذریعے اور وہ یلیاں بھیجتا ہو

بِهِمْ مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ بِجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْحَالِ ۱۴ لَدَعُوهُ

چاہتا ہو انہیں گرفتار اور وہ اللہ کے پاس میں جھڑپیں

الْحَقَّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ شَيْئًا إِلَّا كِبَاسٌ

جسے ہی اور وہ جنہیں وہ ان کے سامنے پکارتے ہیں اور انہیں کوئی بھی جواب نہیں دیتے مگر اس شخص کی طرح

كَفَيْدًا إِلَى الْمَلِكِ لَيْسَ لَهُ مَا هُوَ بَالِغُهُ وَمَا دَعَا الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۱۵

اتنا ہی کفایت دیتا ہے اور اگر وہ اس کے ساتھ آئے ہیں اور وہ اس کی دعا مانگ رہا ہے تو وہی ہوتا ہے

۱۵۔ حال کا اصل تکرار ہے جو اور اس کے معنی حقوق کا دعوہ کرنا ہیں اور بعض کے نزدیک یہ حال کا اصل تکرار ہے تو

چونکہ اس کلمہ کا معنی میں صداقت دہی ہو اور قرآن کریم میں دہی کی مثال بارش سے دی ہو اور کسب من السماء وبقوات

وہود وبقوات الباقی ۱۹۔ اسی نسبت سے یہاں بارش اور باران اور باران اور باران کا ذکر کیا گیا ہے کہ آیت ۱۸ میں اس کی بار

دشات کو ہی ہو دہی آتی کہ باران باران سے یہ مشابہت ہو کہ جس طرح بارش سے زمین کی کئی طاقتیں کام کرتے ہیں جیسا کہ

اسی انسانوں کی کئی طاقتیں کام کرتے ہیں جیسا کہ اس اور ایک مردہ قوم میں زندگی پیدا ہو جاتی ہو جس کے ساتھ ہی کچھ شے

بھی ہوتی ہیں اور صدقہ کے جیسے سے مراد یہ ہو کہ کچھ لوگ بچاؤ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس باران رحمت

سے فائدہ اٹھائیں انا جھگڑا کر کے اس سے تیار کر کے دے دے ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ ان کچھ جناب بھی آتا ہو کہ تو

نتیجہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد ہو کہ وہ اور تعلیف کی بھی عرض ہو کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح ہو

۱۶۔ اللہ دعوت الحق یعنی اللہ تعالیٰ سے جو دعویٰ جاتی ہو وہ برحق ہو اور قبول ہوتی ہو اس کا فائدہ پہنچتا ہو اور اس دعوت یا

دعا سے مراد یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا جو مضمون میں بھی دی ہو جو کچھ چاہے آتا ہو یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے انسان

فائدہ اٹھاتا ہو۔ مگر یہاں اسے توصل کی طرف متوجہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جو درجوں وغیرہ سے تعلق پیدا کیا جاتا ہو تو

اس کا نتیجہ کچھ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یہ دی ہو کہ ایک پیاسا آدمی لٹ پیلا کر پانی سے آندھ کر رہا ہو کہ وہ درجوں کے لئے

ملک پہنچ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ قوتیں دی ہیں کہ وہ ان سب چیزوں کو اپنے تصرف میں لے سکتا ہو اور ہم کی

خادم میں ہر غلط کار انسان انہیں اپنا مقدر نام نہا لیتا ہو اور اپنی پیدائش اور ان چیزوں کی پیدائش کی علت غائی کو بھی بل

کرتا ہو دعا کا لفظ عربی سے مراد یہاں دہی و دعا جو وہ اپنے جس وغیرہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں

اور اگر وہ بعض وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسا کہ مشرکوں کے فکر میں آتا ہو کہ وہ عیب کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے

ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو بھی نہیں لیتا ہو دعا اللہ تعالیٰ کے لئے لیتا ہے نہ انسان کے لئے لیتا ہے نہ انسان کے لئے لیتا ہے

الجمہم در وقت ۲۴ و ۳۰

حال  
جو کمال ہو

تعلق و تعلق  
حال و حال  
دعا و دعا

کافی دعا





قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ قُلْ فَأَخَذْنَاهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَوْلَا كُنْ

کہوں آسمانوں اور زمین کا رب ہو کہنا کہ تو کیا تم اچھے سوائے وہی بنائے ہو جو چاہے کچھ ہے کسی

لَا تَقْسِمُ لَهُمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي

نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نقصان کا کو کیا اندھا اور دیکھنے والا یہاں ہیں کیا اندھا اور

الْأُمِّيَّةُ وَالنُّوَّةُ أَمْ جَعَلَ اللَّهُ شُرَكَاءَ خَلْقِهِ خَلْقَهُ فَتَشَابَهُ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلْ

روحانی ہر اہم ہیں کیا انہوں نے اللہ کے لیے شریک بنائے جنہوں کی مخلوق پیدا کی ہے جس سے اسے خود بخود معلوم ہو

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ أُنزِلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنا ہے اور وہ ایک جو سب پر غالب ہو اور وہ بادل سے پانی اتارنا جو نہانے اپنے اپنے نالوں کے

يَقْدِرُهَا فَاخْتَلَفَ الْأَنْبِيَاءُ وَبَعَثْنَا فِي الْأَنْبِيَاءِ أَنْبِيَاءَ فَتَشَابَهُ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلْ

ملاقات پر غلطی نہیں ہے یہ سب اب وہاں سے ہوتے جہاں کو بھیجا اور اس میں جہ آگ میں تپاتے ہیں تو یہ یاد

مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلَهُ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

سلمان بنے کچھ صاف جہاں جہاں صلیغ اٹھتی اور پل کی مثال دیتا ہے سو جہاں توڑنا نہ جاتا ہو

جُفَاءً وَأَمَّا مِمَّا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمُكِّتُ فِي الْأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ

اور وہ ہوائی جو لوگوں کو نفع پہنچاتا جو زمین میں شرارت بنا ہو اس صلیغ اللہ شاہین بیان کرتا ہے ۱۶۷

۱۶۷۔ توحید کے مفہوم کو جاری رکھا جو تاکہ لوگ صرف ایک اللہ سے تعلق پیدا کر کے کی کوشش کریں جس سے انسان کو فائدہ پہنچ سکتا ہو

انسان کو خدا کے حکم کی اطاعت کی اور جو کو اپنے صبر و تاب کو اس سے تعلق پیدا کر کے انسان کو نصیب کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا ہو

جو چیزیں تو خود بخود تکتے ہیں یعنی نقصان کی مالک نہیں مگر وہ جہاں پر جو فی الواقعہ سے تعلق پیدا کرتا ہو وہی جو اس سے فواید سے مراد

کفر و مضلات ہیں اور یہ ہے ایمان۔ آیت کے آخری حصہ میں حق کو دلیل ہدایت قرار دیا گیا ہے اور پھر ایمان پر چڑھ کر ایمان پر ایمان

اعباد و ادب کے الذی خلقہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم

جو مخلوق کو مخلوق کی شرط رکھنے لگائی کہ انسان بھی تو وہی راستہ پر چلے جاتے ہیں جو خلق میں سے ایمان پر چڑھ کر ایمان پر ایمان

کی مخلوق میں سے بھی وہی چلے جاتا ہے کہ ایک چیز کی ایک چیز کی باتوں میں نہیں بنا سکتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا گیا

جو انسان ہے یا انسان کو اپنے چنگ ڈالنے سے جو خدا کی مخلوق میں سے ہو یا کوئی اور نہ بنائے تھے جو خدا کی مخلوق سے الگ تھے نہ ہو

میں انہوں کے اندر میں سے کی خدائی کی ایک دلیل دیتا ہو

۱۶۸۔ ایمان، مذہب کے معنی جہاں ہیں۔ ایمان۔ دنیا سے جس کے معنی ہیں جو خدا و راہ کیا اور ایمان دنیا و ایمان سے مراد جو جہاں

نیز توحید کے مفہوم کو جاری رکھا جو تاکہ لوگ صرف ایک اللہ سے تعلق پیدا کر کے کی کوشش کریں جس سے انسان کو فائدہ پہنچ سکتا ہو

انسان کو خدا کے حکم کی اطاعت کی اور جو کو اپنے صبر و تاب کو اس سے تعلق پیدا کر کے انسان کو نصیب کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا ہو

جو چیزیں تو خود بخود تکتے ہیں یعنی نقصان کی مالک نہیں مگر وہ جہاں پر جو فی الواقعہ سے تعلق پیدا کرتا ہو وہی جو اس سے فواید سے مراد

کفر و مضلات ہیں اور یہ ہے ایمان۔ آیت کے آخری حصہ میں حق کو دلیل ہدایت قرار دیا گیا ہے اور پھر ایمان پر چڑھ کر ایمان پر ایمان

اعباد و ادب کے الذی خلقہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم الذین من قبلہم

وَقَدْ أَلَيْتُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٨ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ اَحْسَنُ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَلَئِنْ لَمْ يَنْجِبِ لَهُمُ اللّٰهُ لَوْ اَنَّ لَهُمْ فَاوِيًّا

۱۰۰ لوگوں کیلئے جہاں نے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں بہتر ہے اور جس کی فرمانبرداری نہیں کرتے ان کے لئے سب کچھ بھی ہرگز زمین میں

جَمِيعًا وَشَلَّاهُ مَعَهُ لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ أُولَئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَا مِنْهُمْ جَعْلٌ

۴۔ امرائے سلاطین اور بھی تو وہ اس طعنے دینا چاہئے ان کہنے ہاں صاحبزادی اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَلَيْسَ الْبِرَّ بِمَا آتَيْنَاكَ إِنَّمَا يُبْرِرُكَ الْيَقِينُ مِنَ رَبِّكَ الَّذِي كُنْ هُوَ أَعْلَىٰ

۱۰۰ روپي جگه ۶۱۲ ايڪڙ زمين واري ڪوچ کي ٽي سب ڪيٽريز ۽ ٽي طرف ٻي راڳيد ۽ ٽي اس جيپياري ڇانوَندڙ ڪوچ

إِنَّمَا يَنْتَظِرُ لَوَلُو الْأَكْبَابِ الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقِضُونَ آيَاتِهِ

مقتل داعی کی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً جراثیم کے حملہ کو روکا کرتے ہیں اور اقرار کو نہیں توڑتے

وَالَّذِينَ يَمُوتُونَ مَا آمَنُوا بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ

اور جو اسے ملاتے ہیں جو اللہ نے حکم دیا ہے کو لایا جانے اور ان کے رب سے ڈرتے ہیں اور اسے حساب

سَوَاءٌ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ

لا خوف رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کا رضا حاصل کرنے سے صبر کرتے ہیں اور نازک و قیام کرتے ہیں

در آستانه ای از گذر از راه (المرآة) که منتهی به شرف و رفعت می رسد.

• حلة - نورافن شدة في الحلة (الزخرف - ١٨) حجرات من حلة حلا (الاعبات - ١٣٨) حلة حلا

خاء۔ اُچھاڑی القندڑ کے منہ میں اڑی ہے (جھاگ کی) باہر نیک دیا اور جُناہ و مچھڑی جو وادی باہر پھینک دی ہے جُناہ

یعنی مدی چیز (ف)، +

اس مثال کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی واضح کر دیا کہ حق اور باطل کی مثال ہو۔ باطل ایک وقت اور لفظ آج ہی گمراہ جہان کی

طبع ہوتا ہو اور حق اس پانی کی طرح ہے جو لوگوں کو نفع دیتے ہو۔ جلد دھائیں یہ بتا دیا کہ جس طرح وادی اپنے قدر کے مطابق بارش کے

پانی کو بیتی ہر اس طرح اسباق اپنی استعداد کے مطابق وحی الہی سے خاندان خاندان ہر تاج بھی باطل جہاک کی طرح ادھر آ یا ہر اس یہ

جھاک جانا رہے گا اور حق رہ جائے گا۔

علاقہ آخری ایت میں پھر سن ۱۸۵۵ء کی طرف رجوع دانی کر کے لکھتے ہیں کہ اس کا نتیجہ بھی بھری ہے اور وہ بھری ہے جو اس درجہ کے حاصل ہو سکی ہے

۱۶۱۔ جس سے وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اس کے لئے قیامت کے دن اس کے لئے ایک اور چیز تیار کی ہے۔

اس مضمون اور اس کا فکا اور ان کے انخار کا مطالعہ کریں ۔ \*

2001. 7. 26. 수요일

وَأَنْتَقُوا مَادَرَفْتُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَؤُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

اور اس میں سے جو ہم نے انہیں دیا ہو چھپکار اور ظاہر بھی کرتے ہیں اور برائی کو بھٹانے سے دور کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابُ الدَّارِ ۖ جَنَّتْ عَنْ يَدِ خُلُوفِهَا وَمَنْ صَلَّمَ مِنْ

یہ ہیں جن کو جہنم دس گھر کا اچھا انجام ہو گا ۱۱۱ جہنم کے باغ جن میں وہ داخل ہو گئے اور وہ بھی، جہاں ان کے

أَبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتُهُمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ

اور ان کی بیویوں اور اولاد وہیں سے اچھے ہوں اور فرشتے ان پر ہر دروازہ سے داخل ہو گئے ۱۱۲

عقاب

عقوبی۔ عاقبۃ

بَلَّغْنَا عَاقِبَى الدَّارِ عَقُوبَةً ۚ اور عاقبۃ اور عقاب تینوں لفظ عقاب یا سراسر عقس ہیں گو اس تینوں کے معنی میں انجاس ہل چکے لاکھ اور عقاب اور عقوبی اور عقابۃ یہ تینوں لفظ قرآن سے خاص ہیں یعنی جہاں اچھا بدلہ یا اچھا انجام بتا کر اور جو وہاں ان لفظوں کا استعمال ہوتا ہو خبر دینا یا خبر عقاب کہتے ہیں ۱۱۲، والاعقابۃ الملقین (العقبات ۱۱۲) اور اس لفظ سے مراد عقاب یا اچھا انجام ہے اور تلک عقوبۃ اللذین اتقوا وحقی (الکافین المارۃ ۳۵) میں کافوں کے لئے حقی کا لفظ صرف مقابلہ کے طور پر اختیار کیا ہو اور شاید اس لئے بھی کہ کافوں کے معنی ان کی اصلاح ہوگی اور اللہ ان سے مراد یہ جار دینا یعنی جو دنیا میں سبکے یہ کام کو کرتے ہیں ان کیلئے جس گھر کا ان میں اچھا رہتا ہو اس کی تسبیح بھی آیت میں ہو اس گھر کے انجام کو جہنم کے لئے اس اشارہ پر کہ وہ دنیا میں ہی جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں ۱۱۳

یہی کہہ کر ہے اور  
کر کے کی حکیم

ان تین آیتوں میں مومنوں کے اوصاف بیان کئے ہوئے ہیں اور یہی فرمایا کہ وہ برائی کو بھٹانے سے دور کر دیتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ وہ برائی کرتا ہو مگر وہ اس سے بھلائی کرتے ہیں کیونکہ بعض وقت برائی کی سزا دینی پڑتی ہے اور برائی کرنے والے کو تحفہ پہنچانی پڑتی ہے جو یہ ناقص تسلیم نہیں کی مشورہ پادشاهی و خلا میں ہے جو ایک دفعہ تسلیم تھی مگر جس پر دنیا پریشہ کے لئے کہیں بھی حال نہیں ہوتی ہر طرح مارنے والا رہا نہیں پھر تا کہ اس کے آگے دوسری مثال کو ہی جانتے اس لئے اس کا تسلیم ہے ۱۱۴ ہدایت فرمائی کہ برائی کو دور کرنا اصل غرض ہونی چاہئے۔ اس سے بھلائی سے دور کر دے۔ اس میں یہ بات بھی اتنی کہ ہم سے کوئی برائی کو تو ہم سے برائی کو اور یہ بھی کہ برائی کا دور کرنا اصل غرض ہے مگر جس جہاں برائی کرنے سے برائی دور نہیں ہوتی تو اچھے طریق سے اسے دور کر دے اور یہ بھی اس میں آجاسے کہ اپنی طاقتوں کو بھلی کر بھلا کر اپنی باتوں کو دور کر دیتے ہیں ۱۱۵

مومنوں کا جہنم  
نہیں کے ساتھ ہوا

بَلَّغْنَا لَاسِ بَابِ اور بیویوں اور اولاد کا ذکر اس لئے کیا کہ ان سے ہی انسان کی راحت کمال کو پہنچتی ہے اور وہ گوہر اس کمال کو پہنچنے ہوں مگر نئی جنات میں وہ بھی ہو گئے یعنی ان کے ساتھ ہوں گے۔ اس میں صخر کی شرط رکھ دی ہے کہ کھلا ان میں ہوا اور اس لئے بھی یہ ذکر کیسے کہ جو لوگ ان اوصاف والے ہوتے ہیں جن کا ذکر اور پھر ان کا نیک ادا کرنے اس باب میں ہی آیا اور وہ یہ بھی ہے کہ ہر دروازہ سے داخل ہوتا ہے کہ جہنم کے اسباب ہیں کی جہنم میں وہ ان کے ہمراہ رہتے ہیں اور دیکھو کہ اس لئے بلا تک بھی ہر باب جہنم سے ان پر داخل ہوتے ہیں ۱۱۶







کلام فیضان

وَلَقَدْ اَسْتَهْزِیْ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمَلِیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا لِقَاءَ لِقْدَمٍ مُّجِیْمٍ ۝۳۲

اور پھر سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ ہنسی کی جاتی رہی ہے میں نے کافر کو کھلم کھلا ہوا پھرائیں پکڑا

كَيْفَ كَانَ عِقَابِ اَفْسُ هُوَ قَائِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ

تو میرا نہیں، ہنزدہ کیا کیا ۱۱۷۱۱ پھر کیا وہ جو ہر شخص کیسے اس بات کی حفاظت کرنے والا ہو وہ کہتا ہو اور ہنزدہ لاشہ کے

شُرَكَاءَ ۚ قُلْ سَمَوْتُمْ اَمْ تَنْبِؤُنَا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ يَنْظُرُوْنَ مِنَ الْقُبُورِ ۚ بَلْ

شریک بنا کر ہیں کہ ان کے وصف بتاؤ کیا تم سے اس بات کی خبر دیتے جو سب سے وہ زمین میں نہیں جانتا یا پھر ہر بات کی

رَبِّیْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا مُكْرَهُمْ وَصَدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ هَادٍ ۝۳۳

جو کافر ہیں انہیں اپنی مجال بھی معلوم ہوتی ہو اور وہ رست سے رگ گئے اور سب لاشہ گڑھی میں پھرنے والے اور ہادی کے لئے

لَهُمْ حَذَقٌ بِأُفْحُوکِ الدُّنْيَا وَلَعَلَّ بَلَاغُهُمْ اَشَقُّ ۚ وَالصَّوْمُنَ اللّٰهُ مِنْ وَّاقٍ ۝۳۴

ان کیسے دنیا کی زندگی میں ضابطہ ہو اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہو ان کے لئے نہیں اللہ کی منزل سے بچا دینا نہیں

سے تمام ہوتی اور دنیا میں ان کو دھم میں یہ اشارہ ہو کہ وہ مصائب خواہ خود ان یا انہیں اسلام پر نازل ہوتی ہیں یا

آس پاس نازل ہو کر ان کی تلبیہ کا موجب ہوتی ہیں اور اسی میں خطاب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی طرف بھی ہو سکتا ہو یعنی تو ان کے گھر

کے قریب نازل ہو جیسے حدیبیہ میں ہوا ۝

۱۱۷۱۱ اہل ان کافروں کے استہزاء کو اس لئے کیا کہ جب انہیں عذاب کا وعدہ دیا جا تا تھا تو ہنسی کرتے تھے کہ بیشخص جو کوئی

طاقت نہیں رکھتا کوئی اس کی بات نہیں سنتا اس کے سامنے ہم ذلیل اور مطلب ہو گئے ۝

۱۱۷۱۱ صحت ہو قائم۔ قائم کے معنی یہاں عافیت ہیں کیونکہ قیام یعنی مزاحمت بھی آتا ہو دفع، مردود یا شاہد یا کیسے والا ہو

جو اس عمل کو کھڑا بھی رکھتا ہو یعنی اس پر جڑا و منازعت ہو کرنا مطلب یہ ہو کہ اشتقاقی ہر ایک شخص کو کہ جو کہ وہ کرتا ہو ان کی بڑا

یا منازعت ہو کوئی اصل ضائع نہیں ہونے دیتا ۝ اور اللہ کی شان پر اور راندوں سے اس کے شریک بنا کر جس بے ایمان یا عقیدہ

ہے کہ فرار کر دیا وہ شریک بھی کچھ لوگوں کے اعمال کی جڑا و منازعت ہے ہیں کیا ان کو بھی خود ہی بہت قربت ہو کہ لوگوں کے اعمال

کو دیکھیں چوں کہ جڑا و منازعت میں ہرگز سے اسے مبتلا قرار دیکر کہ انہیں کائنات کو کھڑو قرار دیا ہو یعنی کیا وہ

اس جہاں ہو سکتا ہے جو انہیں ۱۰ اور قائم علی کل نفس میں یہ بھی اشارہ ہو کہ تم جو تمہیں یہ بارہ رسول کے خلاف کر رہے

ہو ہم انہیں بھی محفوظ کر رہے ہیں اسی کی وضاحت آیت کے آخر میں مذکور میں ہو جو ۝

۱۱۷۱۱ ہم انہیں ان کے معنی میں ان کے لئے ہم یا علم قرار دیا وقت صحت کا معنی دان عزائم ۱۳۰۰ میں مریم علیہ السلام کو

جس سے سبھی کا ذکر ہے جو کہ اور وہ اس سے پہچانا جا سکتا ہے ایک چیز کے وصف پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہو تو یہ صحت

للالشکۃ تنصیبۃ (۱۱۷۱۱) میں ملو یہ نہیں کہ لاشہ کے لئے کوئی علم تحریر کر کے ہیں بلکہ یہ مطلب ہو کہ لاشہ کے لئے

کی پیشیاں قرار دیتے ہیں یعنی ان کی صفت عورت پر نایاب کر کے ہیں حال قلم لہ معینا و معانی ۱۰۰۰ میں بھی یا ہنزدہ کے

کلام استہزاء

قام

شرک کا بھل

تشمیہ ۱۰۰

معنی







۴ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا لَنُنَالِي الْاَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۚ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَمْ يُعَقَّبْ

اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اسٹھ فیصلہ کرتا ہو کوئی ان کے فیصلہ

۵ الْحِكْمَةُ وَهُوَ سَرِيرٌ الْحِسَابِ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ

مکار کیا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہو مکارانہ احسان لوگوں سے بھی اس کے خلاف، مکر میں یہاں جو ان کے مکر کے مستحق ہیں

جَمِيعًا يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۚ وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ لِمَنْ عَقِبَى الدَّارِ ۝

اللہ کو ہر وہ جاننا ہے جو ہر شخص کا کام ہو اور کافران کیلئے کس کس مکر کا اچھا انجام کس کیلئے برے ۱۲۳

۱۲۳ اطراف۔ طرفت کی پیچ و پھڑ سے لے کر کھجور تک اور صفحہ القوم کے معنی یہاں کا رئیس اور اطراف کے معنی روسا ملے یہاں اطراف کے گھٹانے سے مراد مطالعہ کی موت یا اس کے ہل کی موت اور پہلوں کی کمی کی گئی ہو اور اٹھائی بیجاں سے مراد اختلاف بھی ہیں دلی، اور جہاں سے یہاں بھی معنی زمین کی اطراف کے گھٹانے کیلئے ہیں ۱۲۴

جس کا ذکر ہے کہ  
مکرات میں اس کی  
جذبات سے

جب نشان ہلاکت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس کا لانا، شدت پانی کے اختیار میں ہو اور پھر اس سے پہلے آیت میں فرمایا کہ اللہ کی طرف سے علم وفات بھی پاجائیں تو بھی حساب لینے والا تو شدت پانی سے قرب نہیں ہوں تو وہ دلا تھ کہ وہ اگر غور کریں تو ان کی کھجور منسوبیت کے نشان تو بھی سے ظاہر ہیں کہ ہم زمین کے کناروں کو گھٹاتے چلے آتے ہیں یعنی ان کے بڑے بڑے آبیوں کو کھجور چلے آتے ہیں اور وہ روسا مطالعہ عرب میں اسلام کا چرچا شروع ہوئی تھے اور یہ کہ کرنا صرف ان کی موت سے نہ تھا بلکہ ان کے مسلمان ہو جانے سے چنانچہ حضرت ابو بکر اور عثمان اور عذرا جیسے انسان اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور بعض مخالف مروت بھی جاتے تھے مگر عظیم ترین کامیابی اسلام کی جس زمانہ سے خاص تعلق رکھتی ہو مدینہ میں اسلام کا پھیل جانا اور بعض اور جہاں میں اس کی قبولیت کے آثار کا ظاہر ہونا ہے اور یہی ظاہر طور پر مدینہ کی اطراف کا گھٹنا چلا آتا تھا اور یہ اسلام کا اچھا تھا کہ جس قدر اس کی مخالفت بڑھتی تھی جاری تھی اسی قدر دلوں پر اس کا اثر زیادہ ہوتا چلا جاتا تھا اور اسی قدر وہ اسباب پیدا ہوتے چلے جاتے تھے جن سے اس کا چرچا دور دور پھیلتا چلا جاتا تھا اور اگر کس میں اس کی ترقی کرتی مظلوم ہوتی تھی تو وہ ان کے اطراف میں اس کا قدم کھڑے رہا تھا اور دوسری جگہ فرمایا اَنَّا لَنُنَالِي الْاَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۚ اَنَّا لَنُفِخُ دُفْعًا ۙ اَوَّلًا نِیْمًا ۙ ۱۲۴ یعنی زمین میں اسلام کی قبولیت کا پھیلتے جانا کھڑے غلبہ کا نشان نہیں بلکہ اس کی منسوبیت کا نشان تو جس سے صاف معلوم ہوا کہ یہاں بھی کھڑکی آخری منسوبیت کی طرف بھی قوم دہائی ہو چکھی کہ کہیں آخری منسوبیت دوسری سے نکل جاتی چارتر کہتا رہے جسے جسے آدمیوں کے دلوں پر اسے تسلط لانا چلا جاتا ہو جو حقیقت حق کے آخری غلبہ کی اس سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی کہ دشمنوں کے دلوں پر وہ اثر پیدا کروں تاکہ اس کا شعلہ بھی مسلمان دیکھ کر گس بیچ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دیکھ کر دلوں کو کھاتی جا رہی ہو اور اس نشان سے سبق حاصل کر کے اپنا دھماکا لوگوں کو مسلمان بنانے سے نہ لگاتے اور دیکھ کر اسے پاس دے دیتے آخری الفاظ میں قوم دہائی ہو کر مخالفت کی ناکامی کا فیصلہ کر کے اس سے ہوجا چکا ہو اور اللہ جلد حساب لینے والا ہو یعنی ان کی جگہ ایدوں اور شرارتوں کا اسی دنیا میں حساب کیلئے ۱۲۵

نصفہ شرف

۱۲۵ اس آیت میں کسی صفاتی سے بتایا کہ ان کی تباہی اور مصلوبی جو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف کے ہم ہیں ناکام ہو گئے اللہ ملک جمیعاً یعنی ان کی تباہی کا کارگر و ناکام ہونا اللہ کے اختیار میں ہو مگر یہاں تکسب کل نفس

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسَتْ مُرْسَلَةٌ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝۳

اور جنہوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں تو یہ کیا برا نہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ

بیکفی وبینکم ۝۳ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝

کافی گواہ ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے ۱۱۲۲

میں اپنا قانون بتا یا کہ ایک کی ہلاکت اور دوسری قوم کا قیام ان کے اعمال کی وجہ سے ہے کا فرمان لیجئے کہ کیا اب کون ہوتا ہے اس قسم کے انکار کو چڑھتے ہوئے ان حالات کو مد نظر رکھنا چاہئے جن میں یہ کہے گئے وہ وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر سخت ترین مصائب کا تھا ۱۰ اور ہر طرف سے ناکامی ان کو گھیرے ہوئے معلوم ہوتی تھی۔ مگر کے نفاذ میں یہ صاف اشارہ ہے کہ اس وقت آپ کے خلاف دشمنوں کے منصوبے قری پر گئے اور یہ ہجرت سے پہلے کا زمانہ ہے ۱۱۲۲ اللہ کی گواہی علیٰ ہر ملک میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہی چیز گونیاں جو اس قدر صفائی سے ان کو سنائی جاتی تھیں جب آپ نے پناہ گزینی ہوئیں تو سب عرب کی گردنیں اسلام کے سامنے جھک گئیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر تھی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی شہادت انہی چیزوں میں نہ کر دیتی اس لئے ساتھ ان لوگوں کا نام بھی دیا جو باجین کے پاس کتاب یعنی قرآن کریم اور اس کی ان چیزوں کا علم تھا۔ من عندہ علم الکتاب سے بھی مراد ہے اعلیٰ علیہ السلام، اور بعض سے پہلی کتابیں اور ان کی چیزوں کا علم بھی مراد لیا ہے ۱۱۲۲

اللہ نے سب کو سچا  
بلا تراسہ کہ جوں

## سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ عَشْرُ اٰيَاتٍ مِّنْهُنَّ سِتٌّ تَرْكُوْنَا

اس سورت کا نام ابراہیمؑ اور اس میں سات رکع اور ۱۰ آیات ہیں اس سورت میں اعدادے رح نام کے رسولوں کو دکھ دینے لکھوں سے کھانے پینے والوں کی آخری کامیابی کا عام ذکر ہے مگر اس کے پچھ رکع میں حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر ہے جو اپنے کما دہاں کے لئے کی تھی اور جس دعا میں یہ ذکر ہے کہ حضرت اسماعیلؑ کو ایک خاص غرض کے لئے خدا تکبہ کے قریب ایک وادی خیزی نوع میں چھوڑا گیا اور یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ان کا اس طرح چھوڑا جانا کمال نبوت میں ایک حرکت فعل تھا کیونکہ آخر اسی دوران قیادہ شدخ سے اور اسی بے آب و گیاہ میدان سے توحید کا وہ چھوٹا چھوٹا تھا جس نے ساری دنیا کو سیراب کرنا خاص کھانے سے اس سورت کا نام ابراہیمؑ رکھا گیا اور اس دعا نے ابراہیمؑ کا یہ اثر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادا کو پاک نہیں کیا گیا۔

اس سورت میں سب سے پہلے یہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام دنیا کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لانے کے لئے ہے اور پہلے ہی رکع میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ملائت کا اشارہ کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ حضرت موسیٰؑ کا پیغام صرف اپنی قوم تک محدود تھا رسول علی کا پیغام محدود نہیں۔ دوسرے رکع میں خائفین رحل کا ذکر ہے کہ وہ کس طرح رسول کے پیغام کو نہ صرف پس پشت ڈالتے ہیں بلکہ اس کی مخالفت پر سارا نہ رینگے ہیں۔ تیسرے رکع میں بتایا ہے کہ جب ان کی مخالفت صریح ہو جاتی تو یہ شک کہ وہ اس سرزمین سے بھی رسولوں کو نکال دیتے ہیں یا نکال دینے کا عزم کر لیتے ہیں تو خود خدای تعالیٰ فیصلہ ہوتا ہے اور حق کا سیلاب اور باطل ناکام ہوتا ہے جو جتنے رکع میں حق و باطل کا مقابلہ کر کے دکھایا ہوا اور دکھایا ہے کہ حق اس لئے کا سیلاب ہوتا ہے کہ اس کی بڑھتی ہوئی ہے اور اس کے اصول و فروع ایک علم کی طرح ہوتے ہیں اسے کوئی چیز باوجود نہیں کر سکتی۔ پانچویں رکع میں بتایا کہ یہ حق جو وحی الہی کی صورت میں آسمان سے آتا ہے اس سے غافل نہ بننا خود اپنے آپ کو ایک عظیم الشان غمت الہی سے محروم کرنا جو بچنے رکع میں دعا ہے ابراہیمؑ اور بتایا کہ حضرت ابراہیمؑ کے انہیں کہ کہیں چھوڑنا خاص بارادہ الہی کے باقی تھا تا کہ سلسلہ نبوت اپنے کمال کو پہنچے۔ اور ساتویں رکع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خائفین کی آخری غلبیت کا نقشہ کھینچا ہے۔

الو اس کے بعد میں یہ پانچویں سورت جو اور اس میں ایک عمومی ہے کے رنگ میں رسولوں اور ان کے ادا کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے سمجھا یا ہے کہ حق ایسی چیز ہے کہ وہ نابود ہو سکتی ہی نہیں وہ ایک درخت ہے جس کی جڑ زمین میں مضبوط ہوتی ہے اور جس کی شاخیں آسمان میں پھیل کر چاروں طرف سے اپنی خوراک حاصل کرتی ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی اور باطل کی چکر بجز کوئی نہیں ہوتی اس لئے دنیا کی کوئی طاقت اسے قائم نہیں کر سکتی اس لئے رسول جو حق کو ساتھ لاتے ہیں انجام کار غالب ہی ہوتے ہیں۔

اس سورت میں بھی کئی ایک میراثیات موجود ہیں کہ یہ مجموعہ کے آخری زمانہ کا ہے یہاں نہایت صفائی سے لفظ جنکھ من اضمنا میں بتایا کہ کفار اب اپنی آخری تحریر پر عزم کر رہے تھے اور ان کی اس عظیم الشان تدبیر کا ذکر میں ان الفاظ میں ہو وقد مکرمکم ہم وعند اللہ مکرمکم وان کان مکرمکم لغدول منہ الجبال یہ وہی ان کی آخری جال تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کرنے کا فیصلہ وہ کرے والے تھے۔

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین  
وہم ربنا ربکم رب کل شیء

۱ اَلرَّحْمٰنُ كَتَبَ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِيُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو ہم نے تیری طرف سے کہی تاکہ تو لوگوں کو اندھیرے سے نکلے تاکہ وہ روشنی کی طرف

۲ رَوَّيْهِمْ اِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اَللّٰهُ الَّذِي لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غیب کی طرف سے ہے اور اللہ کی طرف سے ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین

۳ اَلْاَرْضِ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

یہ جو اور کافروں پر عذاب کی وجہ سے آخرت سے بڑا کر

۴ عَلٰى الْاَرْضِ وَوَيْدُنْ مِّنْ سَبِيْلٍ اَللّٰهُ وَبَعَثْنَا مَوْجًا مَّا اُولٰٓئِكَ فِى ضَلٰلٍۭ اَبْعَدٍ

جنت رکھے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس کی طرف سے چاہتے ہیں یہی لوگ پہلے درجے کی گمراہی میں ہیں

الحمد لله رب العالمین  
وہم ربنا ربکم رب کل شیء

نکلت اور نور

نزل قرآن کی طرف

استجاب

مسلمانوں کی طرف سے

۱۰۲۰ اَلْاَرْضِ وَوَيْدُنْ مِّنْ سَبِيْلٍ اَللّٰهُ وَبَعَثْنَا مَوْجًا مَّا اُولٰٓئِكَ فِى ضَلٰلٍۭ اَبْعَدٍ  
۱۰۲۱ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۲ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۳ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۴ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۵ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۶ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۷ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۸ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۲۹ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا  
۱۰۳۰ اَلَّذِيْنَ يَسْتَحْبِبُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

۴ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لِيُبَيِّنَ قَوْلَهُ وَيُخَوِّلَ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ قَوْمِهِ

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان میں ہی تاکہ انہیں کوئی شک نہ رہے پھر اللہ جسے چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے

۵ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ

چاہتا ہے اور جس کو چاہتا ہے وہ غالب حکمت والا ہے ۱۲۳ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندر سے

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ

سے روشنی کی طرف نکال دے ۱۲۴ اور انکو اللہ کی نعمتوں کے بارے میں یاد دلا دیتے ہیں تاکہ ہر ایک صبر کرنے والے

صَبَّارٍ يَشْكُرُ ۖ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

کہ جسے اپنے کیلئے نشان ہیں اور جب رسول نے اپنی قوم کو کہا ۱۲۵ اللہ کی نعمت کو یاد کرو دو، تم ہم پر ہوتی ہو

إِذْ أَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيَنْجُوْنَ أَنْتُمْ

جب اس نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے بچوایا ۱۲۶ وہ تمہارے عذاب میں سے تمہیں نکالتے تھے اور تمہارے بچنے کو یاد دلاتے تھے

۶ وَيَسْتَفِيُونَ نَسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ۖ وَإِذْ نَادَىٰ

۱۲۷ اہلنا میں سے جو زندہ رہ گئے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی پیاری آزمائش تھی اور جب تمہارے رب نے

رَبِّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا يُزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

بتا دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا ۱۲۸ اور اگر انکار کر دو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہو گا ۱۲۹

۱۲۹ مَآ تِلْكَ آيَاتُ الْفُرْقَانِ ۖ وَالْحَقُّ أَنَّا جَاءْنَاكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ وَأَنَّا نَزَّلْنَا الذِّكْرَ بِالْعَرَبِ ۖ وَإِنَّ عَذَابَ الْغَايِبِ لَشَدِيدٌ

۱۳۰ اے نبی! یہ تو ان کی امتحان کی آیتیں ہیں ۱۳۱ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں واضح دلائل سے آگاہ کیا ہے اور ہم نے ان کو ان کی زبان میں بھیجا ہے تاکہ

یہ نہیں فرمایا کہ ہر ایک نبی صرف اپنی ہی قوم کی طرف بھٹکتا ہو اور یہ وہ باطل ہے جسے ہم نے تمہیں بھیجا ہے تاکہ تم اپنی قوم کی طرف سے

۱۳۲ اور جس کا حدیث میں ہے کہ اگر کوئی نبی اپنی قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے

۱۳۳ اور جس کا حدیث میں ہے کہ اگر کوئی نبی اپنی قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے

۱۳۴ اور جس کا حدیث میں ہے کہ اگر کوئی نبی اپنی قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے

۱۳۵ اور جس کا حدیث میں ہے کہ اگر کوئی نبی اپنی قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے کسی اور قوم کی طرف سے

۱۲۳  
موسیٰ علیہ السلام

۱۲۴  
موسیٰ علیہ السلام

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنَّ تُكْفِرُوا أَنْتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلَئِن اللَّهَ لَغَفُورٌ ۝

اور موسیٰ نے کہا اگر تم اور جو زمین میں ہیں سب کفر کرو تو میں یقیناً بے نیاز

حَمِيدٌ ۝ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۚ وَ

تہذیب کیا گیا جو پہلے آیا تھا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں آئی جو تم سے پہلے تھے (یعنی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود کی اور

الَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا إِلَيْهَا

ان کی جو ان کے پیچھے ہوئے انہیں ان کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کے رسول کھلی دلائل لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ

فِي أَنفُسِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

ان کے منوں میں اٹھائے اور کہا ہم اس کا انکار کرتے ہیں جو تمہیں دیکھ کر آیا ہو اور یقیناً ہمیں ان کے بارہ سخت شک ہے کہ تم

مُرِيبٌ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَأطِيعُوا أَمْرًا مِّنَ اللَّهِ هُنَّ يَدْعُوْنَكَ لِيَغْفِرَ لَكُم ۝

تمہیں بگاڑ رہے تھے ان کے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے جو تمہارا خدا ہے اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے وہ تمہیں پکار رہا ہے تاکہ تم

مِن ذُنُوبِكُمْ وَبَوِّعْتُم مِّنَ الْإِنسَانِ أَن تَقُولُوا لَا بَشَرٌ مِّثْلُهَا

اور تمہیں ایک معقولہ وقت تک ملت دے۔ انہوں نے کہا تم بھی جاسم ہی جیسے انسان ہو۔

الثلثة

وہ دلائل

اے اللہ! ہماری کائنات کو جو شکر کے معنی کیلئے دیکھو اور شکر نشین بن گئے ہیں یہ ہر کہ حصول نعمت کے لئے جو اسباب اختیار کیا  
نے پیدا کیے ہیں ان سے غافل نہ رہنا ہے قانونِ جہانی اور مددِ مافی دوزن نعمتوں پر کیسی مادی ہو۔ زمین میں اللہ تعالیٰ نے غفلت  
رکھی جو کہ وہ بچ کر نکلے گا وہ اس نعمت کا شکر پہنچ کر زمین میں بچ کر آئے گا جسے قلبِ انسانی میں طاقت رکھی ہو کہ وہ بھی کسی کے اشارے کی  
نعمتی وقت پر ہمیں اس نعمت کا شکر اس دلی کی قربت پر جو اس طرح پر قدر کرنا ہے وہ غافل نہ رہنا ہے جو اس کا انعام عروجی اور عکس  
۱۹۳۹ء حسب یہی کہ لفظِ اغوار یا شکر سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بڑھ سکتا کسی کے شکر کرنے سے یا ایمان لانے سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ  
پہنچا وہ نا شکر یا کفر سے اس کا بچ کر نہ آئے اس لئے کہ وہ غفلت ہی سے کسی کی احتیاج نہیں اور اسی حرم میں ہی اس سے قربت میں آتا  
۱۹۳۹ء وہ دلائلِ ہی میں فرما رہا ہے کہ معنی میں طرح پر چھوٹے ہیں شکر سے اپنے ہاتھ ان کے منوں میں ڈال دے گا یہ فیضانِ شکر  
اسے ہاتھ سے چھین کر وہ سری جگر ہی سے اٹھائے گا انا مل من القیظ والیٰ علقا۔ ۱۱۸ء اپنے ہاتھ اپنے منوں پر رکھے گا وہ غافل  
کی طرف اشارہ ہے یا اپنے ہاتھ شکر کے منوں میں ڈال دے گا وہ غافل نہ رہے گا اور وہ اس کا استعمال یہ ظاہر کرنے کے ہو کہ وہ بار بار  
ایسا کرتے رہے گا ۛ

یہاں بیان کو حضرت موسیٰ کے نزدیک سے لے کر دیا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ یہی تو میں ہوں میں انہیں اللہ کے سرور کی باتیں کرتا  
تو ان کی باتیں ہی نہ تھکتی تھکتی رہی انہیں الفاظ کی بنا پر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے یہی وہ لوگ جو سب اسبابِ حضرت آدم  
کے بچاؤ میں آئے ہیں جو اب بھی رہتے ہیں۔ مگر ہمارے ساتھ انہی نو میں سے بعض حالات میں مشابہت کے بھی کام کرتے رہے ہیں ۛ

۱۱ تَزِيدُ وَنَ أَنْ تَصَدَّقَ نَاعًا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأَتُونَا بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ كَالَتْ

تم مجاہدہ کر رہے ہو اس سے روک دو جس کی چارے بٹے جہاد کے لئے تو ہمارے لئے کوئی علیحدہ بات نہ ہو ۱۱۳۳

لَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ أَنْ تُنْحِنُ الْأَعْنَاقَ لِلْإِسْلاَمِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسْخِرُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ عِزَّهُ

مورخ نہیں کہہ سکتے کہ تمہارے ہی پیغمبر انسان ہیں لیکن اللہ اپنے چند ہی چمن جس پر چاہتا ہو احسان کرے گا۔

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

اور ہمارا کام نہیں کہ تمہارے پاس سزاوارت حکم کے کوئی علیحدہ بات لائیں اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر سونپیں

۱۲ وَمَا لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدانا سُبُلَنَا وَلَنَصِدِّقَنَّ عَلَى مَا آدَبْتُمُونَا

اور کیا یہ کہہ سکتا ہو کہ ہم اللہ ہی پر سونپیں اور اسی نے ہمیں ہدایت کی اور غرض ہم اس پر سونپیں گے جو تمہیں آدب کیا

۱۳ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالرَّسُولُ كَذَّابٌ فَجَعَلَهُ

اور چاہئے کہ جو سونپنے والے اللہ ہی پر سونپیں ۱۳۳ اور جو کافروں نے اسے رسولوں کو کہا ہم تمہیں اپنے حکم پر

مِنْ رِضَاكَ وَلَتَعْدُونَ فِي بِلَدِنَا فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ

خود دیکھ گئے تھیں کہ تمہیں ہمارے آجائے گا سو ان کے لئے ایک طرف وحی کی کہ ہم یقیناً ظالموں کو ہلاک کر دیں گے

۱۴ وَلَنُرْسِلَنَّكُمْ الْآرَضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ عِدِيَ

اور یقیناً ہم ان کے بعد تمہیں زمین میں آباد کر دیں گے اس کے لئے ہر جہیز کے مقام سے اور میرے (خدا کا) وعدہ ہے اور تمہیں

۱۴۳۳ سلطان کے لئے دیکھو ۱۴۳۳ پہلی آیت میں رسولوں کا بیانات میں مکمل دلیل کے ساتھ اہم بیان کیا تھا یہاں دوسرا

کا مطالبہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ حق کے مخالف ہو رہے کا مطالبہ کرتے ہیں یہاں کہ انہیں کہا جاتا تھا

۱۴۳۳ کہ جسے ہم رسولوں کے متعلق بیان کیا تھا وہی اس میں سب سے بڑا حضرت معلوم کا ہی اصل مقصد ہو گا

۱۴۳۳ مقامی - میرا مقام ہاں وہ مقام ہے جس میں قیام بھی ہو سکتا ہے اور سر مکان یا زان بھی بیٹھا ہو سکتا ہے

وقت دن، پس یہاں مقامی کے معنی میرا قیام یہی ہے اور خطا احوال کے ساتھ تو یہ ہو جاتی ہو سکتے ہیں یا میرا دل و اندام ہر جگہ

ہو گا اور اس کے معنی میرا وقت بھی میرے حضور سب انسان کے کھڑا ہونے کی جگہ بھی ہو سکتے ہیں

رسولوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قانون ایک ہی رہا ہے آخری کامیابی سب کو ملتی ہے مگر اس زمانہ میں سے

یہی سب کو گزرتا ہے جو جب پہلی کو فوجیں پورے زور پر ہوتی ہیں اس وقت رسولوں کو وعدہ دیا جاتا ہو کہ حق کو نشانے کی کوشش

کی جاتی ہو کہ وہ ضرور غالب آئے گا اور باطل کو نیست و نابود کر دیا جائیگا آیت ۱۳ میں ارشاد ہے مراد خاص وہ ملک ہے جہاں

ظالمین کا قبضہ ہے مگر آیت ۱۴ میں الارض دیکھیں ہر جگہ کو قائم کر دیا جائیگا خواہ کسی پر ہی قبضہ ہو اس لئے کہ وعدہ ہر جگہ

۳  
ع  
انہما خدائے

مقام

خود رسول احمدی  
آخری کامیابی





۱۹ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْبَعِيدُ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بہلے دور کی گواہی ہے ۱۲۷۷ کیا تو نہیں کرتا کہ اللہ نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ

۲۰ بِالْحَقِّ طٰنَ اِنْ يَّشَآئِدْ مِنْكَ وِيَا تِجْخَلِيْ جَدِيْدٌ ۝ وَمَا ذٰلِكَ

پہنایا اگر وہ چاہے تو تیرے لئے جائے اور نئی مخلوق کے آئے ۱۲۷۸ اور اللہ پر

۲۱ عَلٰی اللّٰهِ بَعِيْزٌ ۝ وَبَرَزَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضَّعُوْفُ الَّذِيْنَ

کچھ بھی مشکل نہیں اور سب اللہ کے سامنے گلے ہو گئے تب کہہ رہے تھے

اَسْتَكْبَرُوْا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا قُلْ اَنْتُمْ مَّخْذُوْنٌ عِنْدَ رَبِّ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا

کیسے ہم تمہارے پیرو گئے تو کیا تم کچھ اللہ کا عذاب ہم سے دور رکھتے ہو؟ وہ بھیجے

لَوْ هٰذَا مِّنَ اللّٰهِ لَهْلَهْلٌ لِّكُمْ سُوْاۤءٌ عَلَيْنَا اَمْ مَّصَابِرًا مَا لَنَا مِّنْ حٰجِیْضٍ

اگر اللہ میں راہ دکھاتا تو ہم نہیں راہ دکھاتے۔ ہمارے لئے ہر چیز کو ہم راہ دیا کریں یا صبر کریں ہمارے کوئی ترسیل کی چیز نہیں

نہیں ہو سکتے وہ مرتا نہیں لاہوت قیام والہ علیہ (۱۲۸۰) ۝

من وودائعہ کے سنی آگے اور پیچھے دونوں ہو سکتے ہیں اسلئے مودائعہ عذاب غلیظ میں عذاب دنیا کی طرف اشارہ ہو سکتا

۱۲۸۱ اَمْ مَّصَابِرًا مَا لَنَا مِّنْ حٰجِیْضٍ ۝ صَاحِفٌ اَمِلْ مِنْ جِوَارِیْ صَفَتْ ہُوَ وکیر طے ابرہہ کی طرف اس کا اسناد و بطور گواہی ۝

کافروں کے اعمال کو راہ سے نشان دی ہو جو ایک تیز رو کے سامنے اُنٹائی ہے اس لئے گمان کی ساری دھڑواہٹات

جیوئی تک حتی اس کے خاتمہ کے ساتھ ہی وہ مل بھی ہوا ہو گئے اور آخرت میں کچھ کام نہ دینگے ۝

۱۲۸۲ اٰیۃ کے دونوں حصوں میں کیا تعلق ہو؟ حق کے ساتھ زمین و آسمان کو پیدا کرنے کے یہی ہیں کہ ہر ایک ایک چیز پر

کرتا ہو اس لئے انسانوں کے افعال میں بلا توجہ نہیں رہ سکتے اور ایک قوم کے اعمال را فاعل ہی اس کے ذلل کا موجب ہو سکتے ہیں

۱۲۸۳ تَبَعًا۔ تاہم کی تفسیر ۝

لَوْ هٰذَا مِّنَ اللّٰهِ لَهْلَهْلٌ لِّكُمْ سُوْاۤءٌ عَلَيْنَا ۝ دکھانے سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہو کہ راہ حق دکھانے کی سیاق ۝ چاہتا ہو کہ اس سے

مراد عذاب سے غصہ کی راہ ہو۔ کیونکہ گمان کا سوال یہ ہو کر کیا تم کچھ عذاب ہم سے دھوکے ہو گئے

جَزَعَنَا جَزَعًا ۝ اصل جزی سے کہہ کر وہاں سے کاٹ دینا ہیں اور جَزَعًا اس جزی کی عدم کو کہتے ہیں جو انسان کو اپنے

سامنے کی چیز سے بچو سے اور اسے اس سے کاٹ دے (خ) اور یہ صبر کے مقابل پر ہے ترس اور مصیبت ہو سکتے ہیں مگر

جَزَعٌ امد و صبر جزی نہیں ہو سکتے ۝

جیجی جیجی کے معنی ہیں ایک چیز سے لگ جھوٹا اور جیجی جھوٹ یعنی بھاننے کی جگہ دلالت جیجی جیجی کے

معنی شدت ہیں ۝

جوزع

جیجی جیجی

قاری محمد رفیع

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ ۖ

مردب اے کا فیصلہ برحمتہ کا قرضیطان کے کوا اٹھنے تھیں سکا وعدہ دیا تھا اور میں نے تھکے ساتھ دیا

فَاخْلَفْتَكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي

قوت ہے وعدہ خلافی کی۔ اور میرا قہر پر کوئی طلبہ نہ تھا

ہم سب ۷۰ تھیں با باؤتہ نے میری بات فوراً مان لی

فَلَا تُلْمُوْنِيْ وَلَوْ مَوَّالَافْسَكُمْ مَا اَنْعَصُحْكُمْ وَمَا اَنْتُمْ بِمُصْرِحِيْ اِلَى كَفَرْتُمْ

سوچے، ملامت نہ کرے اور اپنے آپ کو ملالت نہ کرے۔ میں مہتمماں فریادیں کر سکتا ہوں مگر تمہیں فریادیں کر سکتے ہو ہیں تو پہلے یہی

بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَأَدْخِلَ الَّذِينَ

اسلام کو انہیں جو سنے بھ خریک بنایا بیشک ظالموں کیلئے دردناک دھکہ ہے ۱۹۵۷ء کو گجراتیوں نے

أَمْثَلُوا الصَّالِحِينَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا يَذُوقُونَ

۱۰۔ اوسا نصف اے اچھے مل کے باغوں میں داخل کئے جائیں گے جگہ نیچے ہنس رہی ہیں اپنے دیکھ کر حکم سے انہیں میں رہ گئے۔

منزلة

سایه و صفا  
شماره ۱۰۰

جہاں کی فضا سے  
جسے تراویح ملتے ہیں

۱۶۵۰ مصباح۔ صفحہ ۱۸۰۔ اس زور کی آواز کہتے ہیں جو مصیبت کے وقت دوسرے کو مدد کو بلائے کیلئے بلند کی جاتی ہے اور

سناجھ فرمایا کرتے تھے اور مستطیع وہ جو فرمایا نہ کرے اور عیبائیچہ دونوں پر پورا جاتا ہے اور فلا صبر علیہ (ہم قیصر ہوں)۔

۱) کائنات کا اٹھارہ کھنڈوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو ترجمہ میں اختیار کئے گئے ہیں (۳۱) صورت میں مطلب یہ ہے کہ

کائنات پر ہونے والے پہلے ہی شکر کا یاقین ہے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں خدا کا شریک ہوں یا تم مجھے خدائی طاقتوں میں سے اس

سریٹ، انہوں نے یہاں پہلی بار اس کی طرف اشارہ کیا۔ ان کے کہنے پر وہ صاف لگا، اور اس کے بعد اس نے اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

[illegible]

میرزا کا انکار کیا، اس کی وجہ خود تیار تھی کہ اگر تھے تو ان کا تذکرہ نہ ہوتا تو میرزا کا ذکر نہ ہوتا اور میرزا کا ذکر نہ ہوتا تو میرزا کا ذکر نہ ہوتا

ستہرا و نجات و ابر کا جس کا ذکر پہلا آیت میں ہے انا کہنا لکھتے ہیں کہ احب کو دور دورے پر شہر سے دیکھتا ہے کہ اگر کوئی تہا

بہشتانِ گنہگار چمکے چلا کرتے تھے خود وہ ٹہسے یہ جواب دیتے ہیں کہ تھارے پیچھے چلنے کے ہی تو ہیں کافر ناپا اور یہ باطل ہی ہے۔

الکتر لوگ دنیا میں جو اپنے لئے خدا کی بربادی کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو چاہتے ہیں اپنے پیروں سے منوائے ہیں تو اس کی وجہ

عوام ہمسایہ کی حماقت ہوتی، وجہ لوگ، ایک شخص کو بڑا بنانا شروع کریں تو وہ کیوں بڑا نہ بنے گویا جب عوام نے یہ کیا کہ تم کو

میر کی وجہ سے خاک ہوئے تودہ جو اب میں لکھتے ہیں کہ ہم تمہارے ہی بڑا بنانے سے کافیتے اور کڑیں بڑھنے کے کلام

ہم نے ان کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہا وہی آپ نے کیا ہے۔ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نے جس قدر ساری باتیں سنیں، ان میں سے بہت سی باتیں غلط تھیں۔

بجائے اس کے کہ اسے کسی اور جگہ لکھ دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی اس کی طرف بلا لکھا جائے

ان کے لیے چھوڑ دیں۔ یہاں کوئی شکیبہ نہ رہے کہ ان کے لیے ایک چارہ ہے اور شیطان کے وہ ایک چارہ ہے۔

## ۳۳ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۝ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا وَلَوْ كُنْتَ

انہیں انکی دعا کے وقت سلام ہوئی کیا تو نہیں کرتا کہ شہنے اچھی بات کی مثال اس طرح بیان کی ہو جو ایک پانچو

## طَيْبَةً تُنْجِرُ طَيْبَةً اَصْلُهَا تَابٌ ۚ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝

درخت کی طرح ایک جز مشہور ہو اس کی شاخیں آسمان میں پہنچتی ہیں اور

اور اس کا نظام اس دنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ کئی پر خوشی کا وعدہ چاہے اللہ تعالیٰ دیتا ہو ہمیشہ سچا ثابت ہوتا ہو اور بدی پر خوشی کا وعدہ جو شیطان دیتا ہو ہمیشہ جھوٹا ثابت ہوتا ہو اور لوگ بیعت میں پیش کرتا ہوتے ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ جتنی بیعت شیطان نے جو کرکمان کہی کی طرف مائل کیا تھا وہ آخر کا صوبہ جھوٹا وعدہ دوسری بات یہ ہے کہ شیطان کا شیوں پر تو کیا بدوں پر بھی کوئی تسلط نہیں۔ وہ صرف ایک ترکیب ہوتی ہے جو انسان اپنی پچھتی سے بحث پر قبول کر لیتا ہو۔ اسکا نشانہ کسی انسان پر شیطان کو تسلط نہیں کیا بلکہ لوگ خود اس کا اتباع اختیار کرتے ہیں ۝

۱۶۵۱ اصل کسی چیز کا اصل اس کا سبب یعنی کا حصول دل، یا وہ چیز جو اس کے لئے بطور بنیاد ہے کہ اگر اس کو مٹا دیا تو ساری شے ساتھ مٹ جائے (غ)

فتح کے معنی شائع ہیں اور اس کی فتح فتح ہے اور یہ دو لحاظ سے ہو ایک طرف اپنی ہندی کے لحاظ سے کیر کر فتح فتح کے معنی نکال ہیں اور دوسرے لحاظ سے جیسے فتح فتح کے معنی ہیں ۝

اس آیت میں کلمہ طیبہ اور آیت ۲۶ میں کلمہ فحش کی مثال دی ہو جس سے مراد حق اور باطل ہیں کلمہ طیبہ کے معنی اللہ اللہ اللہ کسی نے قرآن کسی نے دعوت الی الاسلام مراد لی ہو۔ مگر کلمہ حق میں سب کچھ داخل ہو ایسا ہی کلمہ فحش سے مراد کلمہ کذب وغیرہ لیا گیا ہو جو سب کچھ باطل میں داخل ہو یا جو کلمہ حق بات کی مثال اس درخت کی جڑ زمین میں مضبوط تکی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں پہنچتی ہوئی ہوں یعنی ہوں اور دوسرے کلمہ فحش میں یہ مثال صحت سمجھا کے لئے ہو یا مراد اس سے کلمہ کا درخت ہو؟ صحیح حدیث میں سلم کی مثال کجھو کے درخت سے دی ہو کہ گراس کی کوئی چیز حق نہیں ہوتی۔ مگر یہاں سلم کی مثال نہیں بلکہ حق بات کی مثال ہوا اور اس میں سمجھا یہ ہے کہ جس ایک درخت جس کی جڑ زمین میں تکی ہوئی ہو جس کی شاخیں آسمان میں پہنچ جاتی ہیں اسی طرح کلمہ حق ہوتا ہے کہ اس کا اصل مضبوط ہوتا ہو اور اس کی فروغ سب اس اصل سے تعلق رکھتی ہیں گو کلمہ حق اور دوسرے کلمہ فحش میں تکی ہوئی ہیں پس وہ فروغ سب ایک اصل کے ماتحت ہوتی ہیں اور اصل اور فروغ کا تعلق اسی طرح وفاق جنس سے روشن ہوتا ہو جس طرح درخت کی جڑ اور شاخوں کا تعلق ظاہر ہوتا ہو۔ اور اس مثال میں یہ بھی سمجھا یا کہ جس طرح درخت کی جڑ اپنی فضا میں کئی ہو اور اس کی آسان میں پہنچتی ہوئی شاخیں اصل اور فروغ کے درمیان میں فروغ سے بھی جدا ہوتی ہیں اسی طرح حق کے اصل اصول تو وہی اسی سے قائم ہوتے ہیں جو جڑ پانی کے گراس کی فروغ کو ملتا ہے اس فضا کے حالات پیش آمد سے بھی جان کے حالات طرف پھیلے ہوتے ہوئے ہیں فضا فضا ہوتی ہو یا جتنا کہ درمیان سے ان فروغ کا نشوونما پانا ہو ۝

ظاہر و باطن  
ملاقات سے پیدا ہوتی ہیں

پہلے بحث کے ذکر کے بعد خود اس مثال کو بیان کیا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس مثال کا تعلق بہشت سے بھی ہے بہشت کا نقشہ جو ان الفاظ میں کھینچا گیا کہ باغ ہیں جن کے کچھ شریعتی ہیں اور باقی کلمہ حق کو درخت سے مثال دے کہ بہشت کا بہشت کے درخت اور شریعت اسی کلمہ حق کی چیز ہیں جس کو قبول کر کے انسان اس کے مطابق عمل کرتا ہو گویا ہر کلمہ حق بہتر ہے ایک

تُؤْتِي أَكْثَرَهَا كُلِّ حِينٍ يَازِينَ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۝

وہ اپنے ہر لمحے اپنا پہل ہر وقت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَيْرٌ مِنَ شَجَرَةٍ تُجْتَنَبُ أَجْنَبَتْ مِنْ فَوْقِ ۝

تا کہ وہ نصیحت کر لیں اور نام پاک بات کی مثال کلمہ سے دھت کی طرح ہے جو دین کے اوپر سے ہی اٹھتا ہے

الْأَرْضِ مَا لَهُا مِنْ قَرَارٍ ۝ يَتَّبِعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّانِي ۝

پہلیکا جائے اسکو کچھ بھی ترامیں سے لے لیا اور لوگوں کو ایمان لے کر دینے والی بات کے ساتھ مضبوط کرتا ہے

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۝ وَيُعَذِّبُ اللَّهُ الظَّالِمِينَ تَدَوُّ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور اللہ ظالموں کو ہلاک کرتا ہے اور

يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝

اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۹۵۵

یع کے جس سے ایک ایسا درخت بن جاتا ہے جو ہمیشہ اپنا پہل دیتا رہتا ہے (آیت ۲۵) یعنی دنیا کے درختوں کی طرح نہیں کہ سال میں ایک بار وہ درخت ملے دیا بلکہ اس کا پہل ہر وقت موجود رہتا ہے اور انسان کے اعمال ہی آخر کار باطن اور باطن کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان اس عالم میں وہ زیادہ تر نظروں سے مخفی رہتے ہیں عالم آخرت میں کھلے کھلے نظر آجائیں گے اور ان کے اعمال کے مطابق ہی اس کے لئے بہشت تیار ہو جائے گی

مُجْتَمَعِ اجتناب

بطل کے بنیادی

۱۹۵۵ اجتناب کسی چیز کا بچنا اس کا وہ جو وہ جو نظر آ رہا ہو اور اجتناب اس کے بچنے کا نکل پھینکنا ہے جو حق بات کی مثال ایک مضبوط درخت ہے جس سے دوسری بات کی مثال اس درخت سے دی ہو جس کی جڑ زمین کے اندر مضبوط نہیں بلکہ درخت سے مقابلہ وہ سارے کا سارا اٹھ جائے گا۔ دوسری بات کا قاعدہ ہے کہ اسے قیام کچھ نہیں ہوتا۔ ایک دلیل سے پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ان دو شاخوں کو لاکر بنایا کہ قرآن کی حقانیت ایسی دیر دست ہے کہ کوئی دلائل اسے توڑ نہیں سکتیں بلکہ جس جوشی دلائل ترقی کر گئی توں توں اس کی مضبوطی اور اس کی شاخوں کی پختگی ظاہر ہوتی جاسے گی اور باطل کو کسی بھی قرار نہیں ہو گا یہی حالی تمام ان عقاید کا ہے جو اسلام کے خلاف ہیں کہ وہ کسی اصل کے تحت نہیں اس لئے خود اٹھ جاتے ہیں

۱۹۵۵ آخری آیت میں بتایا کہ اصول حد کا یہ اثر موت کی زندگی میں بھی نظر آتا ہو یہاں بھی اور آخرت میں پس جس کا یہی مضبوطی حاصل نہیں اس کا باطن بھی ناقص ہو

یض اللہ الظالمین بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام سے لوگوں کو مضبوط ہی کرتا ہے مگر جو لوگ خود ظلم کا طریق اختیار کرتے ہیں ان کی گواہی کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہوتا ہے

۲۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ

ع  
وہاں آئی ہے جاوے  
دعا کے ساتھ

اس واقعہ کی روشنی میں وہ داخل ہو گئے اور وہ بری طرح کی جگہ پر اور وہ اللہ کے شریک بتائیں

٣١ لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهِ قُلْ تَتَّبِعُوْا اِنْ مَّصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ قُلْ

تاکہ اس کے رستے سے گمراہ کریں کہ وہ دنیا میں، فائدہ اٹھا کر آخر کار تیس دفعہ کی طرف ہی جانا ہے میرے

لِعِبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا قِيمُوا الصَّلَاةَ وَبُخُّوا إِيمَارًا زُفْمُسَرًا

بندو کو حیا مان لے رہا ہے کہ وہ ناز کو قائم کریں اور اس سے جو ہم نے انکو دیا ہے چھپ کر ادا

وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّكَ كَلِمَ تَتْلُو وَهُوَ يُكَذِّبُكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْغَافِلُ ۚ

ظاہر ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ دنیا آجائے جس میں نہ یوں دین ہوگا اور نہ دوسری دنیا ہوگی، ۱۷۵۵ء شروع سے اس نے

خَاتَمُ الْقُرْآنِ وَالْكِتَابِ وَمَا أَنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ

عَلَى الْمَوْتِ وَالْهَرَسِ وَالرَّسِ اسْمَاءُ فَاسْمُهَا رَسْمٌ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِكَ

المرات لينا لمة ونحرمه العت ربحرى الى بحرى لمة ونحرمه

پہلوں سے منقح  
اندیشیوں کو تباری خدمت میں لگا یا تاکہ وہ سہولتیں اسکے علم چشیں اور یہ

٣٣ لَمَّا لَا نَهْرٍ وَنَحْنُ لَمْ الشَّمْسُ الْقُرْدَايِينَ وَنَحْنُ لَمْ الْبَلَّ وَالنَّهَارُ

کو تھرا دی خدمت میں لگاؤ اور سوچ اور جانے کو جو ایک قانون پر عمل رہے ہیں تھائی گنت میں لگایا اور اسے اور کوئی تھرا دی

ملک کا بڑا۔ کساد یا سربازا دی کا بہت ہو جانا، اس لئے اس کے معنی حالت پر گئے ہیں ہادیوں کا کہ کن بعد  
 ویک اوٹش ہو، رفا ۱۰۳، دیکھو، قہار اور الف ۱۱۲۔

نعت سے مراد وہی آتھی یا قرآن پر اور اس کے تعبیر کرنے سے مراد اس کا قبول نہ کرنا اور اس کی جگہ کفر کا پینا پیر

گو یا اس نعمت کو دیکھ کر فریاد اہل مکہ کی طرف اشارہ ہو جا بہ نعمت الہی کی قبولیت کی جگہ رسول اللہ صلعم کو جو اس نعمت

۱۶۵۹ء کا قیام نامہ شدہ کی راہ میں خوجہ کرنا ان مشکلات کا علاج بتایا جو کفاس کی طرف سے اس وقت پیش آرہی تھیں

بیچ اور غفلت کے دم پر نے پوچھو ۳۲۸



۳۶ رَبِّ إِنَّمَنْ أَضَلَّنَا كَفَرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ يَّبْعُنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ

یہ کہ سب انہوں نے بہت گمراہ کیا ہے اور جو میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جو میری

۳۷ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُيُوتًا مِّنْ

مٹائی کر کے تو تو بخشنے والا ہے۔ اے ہمارے سب سے اچھے اور اعلیٰ حضرت کے لئے جس کے پاس

ذُرِّعٌ عِنْدَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ رَبَّنَا لِيُخْرِجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ

میں بھلا ہے جہاں کہیتی نہیں ہمارے گھر کے لئے کہ ہم ان کو نکالیں کہ ان کے دلوں کی طرف

تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَأَنْزِلْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ

ان کو دے اور ان کو پھلوں سے لذت دے تاکہ وہ شکر کریں ۱۶۵۹

ابتداء سے عالم سے قیام کیا گیا اور ایک خدا کی پرستش کا سب سے پہلا عہد بنایا گیا ہے اور

حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا حضرت انبیاء کے خلاف نہیں اس لئے کہ وہ حضرت ابراہیمؑ سے پہلی ہی اس سے پہلی ہی کہ وہ ہر وقت  
اشفاق کی طرف جھکتے اور اس سے مدد طلب کرتے رہتے ہیں اس لئے خلافت الہی ان کے شال حال رہتی ہو حضرت انبیاء کا اگر مطلب  
ہو گا کہ وہ کوئی خاصہ قوت کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں تو انبیاء کی حضرت ہمارے لئے کچھ مفید نہ ہو سکتی تھی ان کی حضرت کا مازنی  
کہ وہ ہر وقت اور ہر حال میں خلافت الہی طلب کرتے رہتے ہیں اور اسے نفس پرہیز و سنہیں کرتے اور ان کی حضرت کے  
ماد کو کبھی ہم بھی گناہوں سے بچ سکتے ہیں ان کی طرح اپنے نفس پرہیز و سنہیں کریں بلکہ ہر حال میں خلافت الہی کے طاقت  
و کفایت کی طرف عین بنی کر صلح کی دعا ہمارے لئے کیسی اچھی نہیں ہو۔

۱۶۵۹ آیت کے پہلے حصہ میں جن کو کوٹوں کے گمراہ کر کے اپنے گمراہ کیا ہے اور یہ اسناد و طور پر جو مطلب یہ کہ کربت پرستی سے  
و گمراہ ہو گئے وہ نہ بت و تہ جان ہیں وہ گمراہ نہیں کرتے پہلے حصہ میں انبیاء کی ولایت قلبی اور روحانی کا نقشہ ہے۔ وہ انبیاء  
کیلئے بھی اور خدا تعالیٰ کی صفت خفا و رحمت کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اس دعا میں اس خفا و رحمت کی حالت کلی کا بھی  
نقشہ کھینچا ہے جو رحمت عالمین کو کہہ سکتا ہے۔ اس لئے اس کے متن میں تباہ ہونے سے پہلے انبیاء سابق کے خالقوں کی پاکت  
کا نقشہ آتش شریف کے آگ میں تباہ ہو کر رہا وہ خدا تعالیٰ کے خفا و رحمت کی صفات کے نیچے آکر جا بے رہا۔ اور یہ نقشہ  
حق کے خالقین کی پاکت کا اس صورت میں کھینچا ہے اس میں خاص خصوصیت تو یہ ہے کہ یہ صلح کی دعا ہے جس میں اپنے حضرت ابراہیمؑ  
کی اس دعا میں یہ تباہی کہ کہ پاک ہو کر کربت خفا و رحمت کے نیچے آ جائیگا۔

۱۶۵۹ تھوڑی سی بات کہ ایک صحنہ میں بیان ہو چکا ہے۔ اور جو یہ مطلق عرفان مذہب و دین اور دینی و دنیوی  
خواہشات پر روا جاتا ہو اگرچہ صحنہ میں ہی اس کا استعمال ہو جیسے خدا تعالیٰ کے مشق و تقرب الی اللہ جہاد ہے جو دینی و دنیوی  
محبت سے اللہ کا قرب حاصل کیا۔ اور اچھے کاموں کی جو شوق و اشتیاق ہی اس کا استعمال رسول اللہ صلعم کے لئے ہو رہے۔  
جیسے حضرت عائشہ کی حدیث میں یہ اسرار و دیکھ فی ہر حال جن جن باتوں کی طرف آپ کا میلان ہو ان میں آپ کا  
آپ کو بہت جلد عطا فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ کہ وہی کے صحنہ میں چیز کی بہت اور اس کے مقابل آجائیں دل، صحنہ میں

حضرت انبیاء کا  
اور ان کے اس میں

انبیاء میں بہت

۱۶۵۹





۴۷

تفسیر القرآن

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ

اور نہ کہہ کر کہ میں نے فراموش کر کے ہیں۔ وہ صرف ان کے اعمال کو اس دن کے لیے بیکار کر رہا ہے۔

تَمَّ مَعْطُوبَتُهُمْ فَتُعْطِيهِمْ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۚ وَإِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

ہم تک پہنچا ہے۔ اسے سزا دے دے۔ اسی کا نام ہے کہ وہ اپنے دل سے غافل ہو کر رہا ہے۔

لِرَبِّهِ كَذِبٌ ۚ يَقُولُ الْكَافِرِينَ هَلْ عِلْمُكُمْ إِلَّا عِلْمُ بَشَرٍ لَّنَا بَلْ عِلْمٌ عِنْدَ رَبِّنَا ۚ وَلَئِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

کہیں کہ یہ سب کچھ تو علم ہی ہے۔ ایک تہہ بہ تہہ کی بات ہے کہ وہی علم ہی ہے۔

كَبِيرٌ ۚ وَتَنْتَظِرُ أَوَّلَهُمْ وَآخِرَهُمْ فِي سَعْيِهِ لَبِئْسَ الْأَوَّلُ ۚ إِنَّمَا يَسْتَفْهِمُونَ الْحَقَّ

کہ حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں آپ کا ذکر اور میری جگہ ہے۔ وہ کوئی اور جگہ ہے کہ ان سے بعد میں ہزاروں کا انکار ہی کیا تھا۔

بِأَنبَاءٍ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَأَخْخَاءَ فِي هِمَّتِهِمْ ۚ وَلَئِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا

فَلَمَّا بَيَّنَّ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَيَّنَ ۚ إِنَّمَا يَسْتَفْهِمُونَ الْحَقَّ بِأَنبَاءٍ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ

۱۱۴۰

۱۱۴۱

۱۱۴۲

۱۱۴۳

۱۱۴۴

۱۱۴۵

۱۱۴۶

۱۱۴۷

۱۱۴۸

۱۱۴۹

۱۱۵۰

۱۱۵۱

۱۱۵۲

۱۱۵۳



وَتَرَى الْجِبِينَ يَمُودُونَ مُقْرَنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۚ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطَرَانٍ

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو دیکھے گا کہ وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے، وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔

وَقَسَمْتُ لَكُمْ أَنَّهُ لَاحِقٌ بِكُلِّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيمٌ

اور ان کے منہوں کو آگ و خاک بھی کر دی۔ ۱۶۱۳ء کا شہرِ مقدس کو وہ جلد سے جو اس نے کیا۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

٥٠ هَذَا بَلَدُ النَّبَاسِ فَيَسْئَلُ رُؤُوسَهُمْ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُهَوَّلٌ وَلَكِنَّ قُلُوبَهُمْ كُتُوبٌ لَا يَتَذَكَّرُونَ

۳۔ لوگوں کیلئے کھول کر پہنچا دینا ہے اور تاکہ وہ اس کے ذریعہ دُشمنے طاغیوں اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہ صرف ایک ہی صبر و شہادت کا نقص نہیں ہے بلکہ

کی جگہ علوم کی نہریں بجھ گئیں تو یہی واقعی زمین و آسمان کے بدل جانے کا ہی مظاہرہ تھا اور اگلی آیت میں ذبحیروں میں جکڑے ہوئے ہونے کا مظاہرہ بھی دکھائیں گے۔

۱۶۶۵ مقررین۔ قربانیاں قتل و دوا زیادہ چیزیں کے اجتماع کا نام ہے اور مقتن میں کثیر الیٰ جاتی ہے۔ مقتن

۱۔ صفاد۔ صَفَد کی جمع اور جس کے معنی پیچیدہ ہیں +

۱۶۶۹ء۔ اہل۔ یوں بال کی جمع ہو کر تہ کسی چیز کا کی ہو سہ اہل تہیکمہ المحرومہ اہل تہیکمہ یاسمک (الف) ۱۶۶۹ء۔ قطرۃ منیٰ جانب ہر جس کی جمع اقطار سے ان منھل وامن اقطار السماوات والارض (الرحمن) ۱۶۷۰ء۔

اور حضرت علیہم من القادریاء (الغرائب) اور قطبہ اور نقشبۃ کے معنی میں اپنی جانب گرا جس پر وہ بارش کا گرا  
 اور قطبہ اور وہ چرچہ جتنا دینی مال سے کرتی ہو اور ان کی افہام علیہ قطبہ (الکھف) ۹۶۰ میں قطبہ چلے رہا تھا

۱۶۶۰ء: تجربہ جو کہ مذہبی کی توحید کو کثافت کر رہا ہے، یہاں ہی ہوا کہ اہل عرب نے توحید اسی کے سامنے سر جھکا دیا اور عظیم الشان عرب میں پیش آج اس کو دنیا بھی مغرب کی کسی رنگ میں دیکھنے لگی۔

قرن - کئی

**قُرْبُهَا قُتْرِي**

**مفتی**

## سہ ماہی

قطر و قطار

道

قَطْرُ

فتیہ تعلیم

سورة الحجر ثمانون آية وسبعون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رحم کرے خواہے کے نام سے

تاریخ

اس سے پہلے انتہاء رحم دانی

الرَّحْمَنُ تِلْكَ آيَةُ الْكُذِّبِ وَفَرَّانِ مُبِينٍ

میں اشد تکبر کرنے والا ہوں یہ کتاب کی آیتیں ہیں اے قرآن کی جو کھول کر بیان کرتا ہوں ﴿۱۶﴾

قرآن کی خلافت دینی

1

اس سورت کا نام الحج ہے اور اس میں چھ کریم اور شانوسے آیات ہیں۔ حج کے معنی پتھر میں سے دلہنچس مادی کا نام ہے جو جس میں حضرت صالح کی قوم یعنی نژاد پتھر سے تھے اس قوم کا مسکن نہ صرف اہل مکہ کے باطل قریب تھا بلکہ اس رستہ پر تھا جو مکہ سے شام کو جانا تھا اور جس پر ان کے قافلے آتے جاتے تھے۔ اور بت دینی میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم اپنی نظیر آپ ہی تھی جو کچھ انہوں نے حضرت صالح کے خلاف منصوبہ اور سازشیں کیں وہ بعینہ ایسے تھے جیسے قریش نے پہلے نبی کریم صلعم کے خلاف کئے۔ اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام الحج ہے اور اس کے ساتھ ہی اس سورت میں دو اور توہین کا ذکر ہے یعنی حضرت شعیب کی قوم اور حضرت لوط کی جن کے مسکن اسی رستہ پر تھے جس پر رثو کا مسکن تھا۔ اور یہ تینوں توہین ایک ہی صواب یعنی نذرانہ تباہ پڑیں ۔

خط حریفین

پہلے روم میں قرآن کریم کی مخالفت ابدی کا دھمکے یعنی نہ صرف یہ حق جو قرآن لایا اور دشمنوں کے سطوں سے محفوظ رکھا بلکہ قرین و غیرہ سے بھی ہمیشہ کیلئے محفوظ رہا گا دوسرے رنگ میں بتایا کہ شیطان اس حق کو نابود نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود اس سے تاجروں اور جاہلین کے، اور کلمات مجرم و غیرہ کی بدولت مٹ جائیگے تیسرے میں بتایا کہ شیطان کے کچھ رنگ کرنا سچا ہے متعدد رنگ کی من کا نام بہتا ہے اور جو ہے میں اس کے مستحق تھی کی کالیابی کا ذکر کیا یا پھر میں لوٹا اور شب کی فوس کی تباہی کا اور بھیجے کے شروع میں تو مہرہ کی برابری کا ذکر کر کے احاطے اسلام کو انکار کیا۔

33

الہا مجموعہ کی پہلی سورت ہر اس کے بعد جو ساقیوں سمیت اس مجموعہ میں آتی ہے وہ الہام سے شروع نہیں ہوتی جب پہلی سورت میں مثال سے سمجھا کر حق کو کوئی طاقت ناپاؤ نہیں کر سکتی تو اب یہاں نہایت صاف حق سے قرآن کریم کی صاف ادبی کا ذکر کیا اور بتایا کہ باطل حق کو ناپاؤ نہیں کرے گا بلکہ خود حق کے سامنے ناپاؤ ہو جائے گا۔ اور حق کا مقابلہ نہ کرنا ایسا ہے جیسے وہ تین مثالیں پیش کریں جو اہل مکہ کی نظر کے سامنے شب و روز آتی تھیں۔ باقی تو عورتا ذکر کرتے کرتے جتے جتے مگر ان قوموں کا انکار اپنی آنکھوں سے بھی دیکھتے تھے ۔

تکانه زمینی

اس سورت میں کئی کئی اشارات موجود ہیں کہ یکے کے آخری زائے کی نازل شدہ سورت ہر ایک مخصوص قبیلہ کے ذکر میں اس قبیلہ کا کہے کے خلاف آخری تمہید اعتبار کرنے کی طرف اشارہ ہو

۱۶۱۔ یہاں قرآن مجید کا نصف الکتاب پر ہو۔ الکتاب سے مراد بھی قرآن شریف ہی ہو مگر چونکہ یہ نصف جس کتاب پر بھی ہو گیا ہو اور اس کے نصف میں یہی ہے، اشارہ ہے کہ جس طرح چلے انبیاء پر کتابیں نازل ہوتی تھیں اسی طرح یہی عیسیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وہی جو اس لئے قرآن کا نصف سادہ لاکر آیا وہ کہ آئندہ یہی کتاب دنیا میں پڑھی جائے گی اور سادہ اسکی

تکلیف پڑی کہ یوں کہ  
اجالہ کو قتل کرو

چند روز بعد

۱۰ رَبِّمَا يُوْذِي الْيَنْبِیْنَ كَفَرًا وَلَوْ كَانَ مِنْهُمْ مُسْلِمٌ ۝ ذَرْهُمْ

جو کافر سے مبتلا رہے گا  
کاش وہ مسلمان ہوتے ۱۹۴۴ء انہیں چھوڑ دو

۱۱ یَا کُلُوا وَیَمْتَنُوا وَبِالْهَدْمِ الْأَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُونَ ۝ وَمَا

کھاؤ اور کھاؤ اور مانتے رہو اور ہدم کے کام آئے گا  
کھائیں اور کھاؤ اور مانتے رہو دنیا ہائیں خالق نے کھے قریب جان ہی لیتے اور ہم نے کسی

۱۲ اَعْلَنَّا مِنْ قَبْلُ وَلَا لَهَا الْکُتُبُ مَعْقُومٌ ۝ مَا تَشِیْقُ مِنْ نَفْسٍ لَّجَلَهَا وَمَا

ہم نے پہلے ہی کیا  
ہم نے پہلے ہی کیا ایک مینا مقرر تھی کوئی حاجت اس وقت سے پہلے نہیں ہو سکتی اور خود

۱۳ یَسْتَخْرِجُونَ ۝ وَقَالُوا یَا یٰہَا الْبَنی نِزْلَ عَلَمِهِ الذِّکْرُ اِنَّکُمْ لَبَجْنُونَ

یہ کہہ رہے ہیں  
اور کہتے ہیں اس شخص جس پر یہیت انہی کوئی ہے یقیناً وہ جال ہے

۱۴ لَوْ مَا لَمْ تَنْتَ بِاَلِ الْمَلِیْکَةِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ مَا نَزَّلَ الْمَلِیْکَةُ اِلَّا

تو دشمن کو ہمارے پاس کیوں نہیں لے آتا اگر تو سچوں میں سے ہے  
تو دشمن کو ہمارے پاس کیوں نہیں لے آتا اگر تو سچوں میں سے ہے ہم دشمن کو ہمارے پاس کیوں نہیں لے آتے کہ

صفت بھی بیان کر دی کہ یہ ان تمام باتوں کو کھول کر بیان کرنے والی جو جو پہلی کتابوں میں اجمال کے طور پر بیان ہوئی ہیں اور  
قرآن کی تفسیر پر بلا کتاب کے یہاں اس کی وضاحت پر ہوا ہے کہ

۱۹۴۴ء دیکھا۔ کتب کے معنی تزیینت ہیں اور اسی سے آیت السَّحَابِ کے معنی ہو گئے ہیں بدل ہیشہ راگو یا لھا کا معنی تزیینت  
یعنی سبزیوں کو نشوونما دینا اور اس میں اقامت کے معنی آگے سے لے کر تپ ہیں استقلال کے معنی ہیں اور شُبّ اور دُجّاس  
چیز پر ہوا جاتا ہے جو بار بار ہو رہے ہیں (۱۹)

کب ایسی آند کو دیکھے؟ قیامت کے دن تو ایسا کرنا ظاہر ہی ہو جب انکشاف حقیقت ہو جسے طور پر جو جائیگا اور نہ اس کا  
کا قول ہو کہ یہ موت کے وقت دیکھا میں ہوگا۔ اور حضرت امین مسعود کا قول ہو کہ یہ آیت کا تفسیر کے بارہ میں ہو اور یہ ان کا کہنا  
ہے کہ دن کو تھاب اہل اسلام کا ظہور کیا اور ظاہر ہو کہ یہ شیعہ کی لا نکسیر اور دُجّاس کا کہنا ہے کہ اکثر اوقات میں ہو کہ اس سے آئی آند  
ہر ظہر کے وقت میں ہو گی جو اسلام کو حاصل ہوگا یہاں تک کہ اسے کال غلبہ کا وقت آجائے اور یہاں حجابات اسی کو چاہتا ہو کہ نہ  
اجلی بھی سرنگ آتھی کہ جس میں کھانکی غلبت کا نقشہ لکھا جاتا ہے جو اسی کی طرف میں اٹھام ہو کہ جب وہ اپنی شکل دیکھ لے گا کہ کوئی کھینچے  
تھہرے بھی آند کو دیکھے کہ ہم مسلمان ہی ہوتے ہی صفوں آتی آیت لکھی ہو جہاں صاف خود ایک ایک خط اندر دے انہیں حق کی  
طرف سے غافل کر رکھا ہو اور اس سے بد کی آیتیں جہاں لکھ کے آئے کہ وہ کہہ جو جگہ میں ہو اسی ہی طرف اشارہ کر دیا ہو  
کہ یہ کلام میں ان کو برائی کوئی نظر نہ آتی تھی اس آنگے دوں میں یہ تکریم ہوا تھا جس طرح آج مخالفین اسلام کے دلوں  
میں ہوا ہوا کہ ہم اسلام کو تباہ کر کے رہینگے سوہر ظہریت کا نظارہ ان کے دلوں میں آئے ہو کہ نہ تو ان کا کلام کاش ہم مسلمان  
ہی ہو گئے ہوتے یہاں تک کہ کال غلبہ اسلام کے وقت جو فتح کہ میں ہوا اور مسلمان ہر بھی گئے اس وقت بھی انکو انوس ہو گیا  
ہوگا کہ ہم شیعہ ہیں خواہ خواہ اسی صداقت کی مخالفت کی اور اتنی مدت تک اس سے اسچے آپ کو خود رکھا +

کاش کہ مسلمان ہو  
کی آند



۱۶ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۚ وَلَوْ تَفَخَّخْنَا لَئِمْ يَأْتِلَ مِنْهُنَّ

۱۱ اس پر ایمان نہیں دیتے اور پہلوں کا بھی یہی طریقہ رہا ۱۲۴۳ اور اگر ہم یہاں پر آسان کالی و روانہ کھول

۱۵ السَّمَاءُ فَظُلُوفُ فِيهِ يَعْزَّجُونَ ۚ لَقَالُوا إِنَّمَا سَكِرَاتُ أَنْصَانٍ ابْنِ لُحْمٍ

۱۲ پروردگار میں پڑھنے لکھنے ۱۲۴۴ و کہیں گے ہماری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہو بلکہ وہ درگاہ میں

۱۷ قَوْمٌ مُتَشَوِّشُونَ ۚ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّظَرِ بَهِيْجًا

۱۳ جن پر خدا کو رک دیا ہو ۱۴ اور قطعاً ہم نے آسمان میں ستارے بنائے اور انہیں دیکھنے والوں کیلئے خوبصورت بنایا

۱۸ وَخَفَّاهَا مِنْ كُلِّ نَجْمٍ ۚ إِنَّهُمْ اسْتَفْهَمُوا فَعَلَبُوا بَهَا ۚ إِنَّهُمْ لَا يَسْجُدُونَ

۱۵ اور انہیں ہر شیطانی مردود سے محفوظ کیا ان جو چھپکے کر سہلے تو اسے روشن کرنے والا حکماً آ لیتا ہے ۱۶۴۹

بجلی آیت میں فرمایا تھا کہ وہ ہر رسول سے استنزا کرتے ہیں یہاں کذا لکھتے شروع کر کے بتا رہے ہیں وہ دہی آتی تھی

ہر جہت استنزا اختیار کرتے تھے اسی طرح ہر جہت میں اس کو اسی رستہ پر چلائے جس کو وہ ایمان نہیں لاتے جو کہ اللہ تعالیٰ کا نہیں اس کے ساتھ

پر چلنے ان کے اپنے خیال میں تھا کہ اللہ تعالیٰ صرف اسی کو گواہان دلائل کے ساتھ چھوڑا تاہم جو استنزا کرتے ہیں اس کے لئے کہ استنزا

کرنے والا کبھی غمزدگی نہیں اور بدینہ فرار کرنے کے استنزا صحیح تہیہ پہنچ نہیں سکتا ۱۶۴۵

سنۃ الاولین سے مراد اللہ تعالیٰ کی سنت اور میں میں جو جینی جن لوگوں نے استنزا کو اپنا طریق رکھا وہ ہمیشہ سے موم ہیں

۱۶۴۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶۴۷ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶۴۸ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶۴۹ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۶۵۰ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

قرآن عظیم  
۱۶۴۹

سکڑ

محرک

تحریر





## وَالْقَيْمُكَ فِيهَا رَاقٍ

ادھم نے اس میں پھاڑتا ہے

میں فرمایا کہ وہ نئے سے الگ کئے گئے ہیں اور ان میں اس بات کی طاقت ہی نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ قرآن وہی نئے خلق نہیں بلکہ دوسرے امر کے متعلق جو ترس کی بھی قرآن کریم تردید فرماتا، حرام لہم تسلیم نہ کیا۔ یہ خلیات مستحکم سلطان میں (الطہور: ۳۸) یعنی ان کے قبضہ میں کوئی ایسے قسارت نہیں ہے جس سے وہ غیب کی باتیں سن لیتے ہیں تو ان کے نئے والے کوئی کھلی دلیل نہیں جس سے معلوم ہو کہ کوئی خدو یا خدائی کے اس طرح پرینے کا نہیں ہے اس لئے قرآن کریم کی صراحت کے مقابل پر حدیث کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اور حضرت نے یہ بھی لکھا کہ اگر پہلے شیاطین کو اساتذہ میں جاتے کی کوئی رکاوٹ دیتی جب حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تو ان میں تین آسمانوں سے روک دیا گیا اور پھر آنحضرت مسلمہ کی ولادت پر اسے آسمانوں سے روک دیا گیا اور یہ بات حضرت ابن عباس کی طرف منسوب ہے، مگر اس کی سلف قرآن و حدیث میں کوئی ٹیڑھ

انہی کے شاہد ہیں  
مخبر ہوا ہے نئے شاہد

اگر فرمایا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ اس قسم کی ساری آیات میں شیاطین سے مراد کائنات میں وہ نہیں ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ جہنم میں تاروں کے کچے ٹکڑے ہیں کہ آئینہ کی جڑیں بنا سکتے ہیں چنانچہ جو نالشیاطین میں ان اثرات سے بھی ایسی ہی کو قبول کیا ہو کہ جو ٹکڑے مواد ظنون اور شیاطین سے مراد ختم ہوا ہے جیسا کہ اسانہ لکھ چکا ہے اور وہ خداوند قرآن پر فرمایا جاسے تو یہی حق ثابت ہوتا ہے کہ ان کے دل میں سورۃ ملک میں معانی سے یعنی تاروں کو جو نالشیاطین کہا ہے پس اگر مطلب یہ ہے تو ان سستار کو شیاطین پر عین کا جائز قرآن جنگ ہے انسان کے تار سے ختم ہوئے ہوتے یا ان میں معتد بہ نظر کیا اور اوقات ہی اس کو غلط نظر آتے ہیں یہاں تک کہ حضرت کو خود یہ گستاخاں ہو کر مراد خود تاروں کا ٹھکانا نہیں بلکہ تاروں میں سے شکل پر عین لگتا ہو۔ اس تاویل عین کی نسبت یہ سید بھی دلیل کیوں قبول نہ کی جائے کہ جو نالشیاطین سے مراد جنوں کے گھڑوں کا فاسد لئے جاتے ہیں جیسا کہ فیضان الغیب (۲۷) میں جہم کا لفظ اور آقا خداوندی شیاطین (البقرہ: ۱۴) میں شیاطین کا لفظ انہی معنی میں آئے ہو۔ تو گو ایک طرف یہ فرما کر کہ ہم نے تاروں کو شیاطین سے منفرد کیا ہے یہ تیار کیا کہ فی الواقع ان جنوں اور کائناتوں کو علم غیب میں کچھ ستر نہیں جیسا کہ امام مسلم تسلیم یہ تسلیم نہ کیا (الطہور: ۳۸) سے اور امام غزالی (۱۴) سے بھی ظاہر ہے اور دوسری طرف یہ نالشیاطین لکھ دیا تاکہ بعض ظنون اور اٹھیں ہیں جو وہ دھڑاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تاروں سے یہ علم حاصل کرتے ہیں حالانکہ یہ علم کوئی نہیں اور نہ تاروں تک وہ پہنچ سکتے ہیں بلکہ بعض لکھ کر کہ ہم تاروں سے یہ علم حاصل کرتے ہیں

اسرائیل سے کیا سزا

دوسرا سوال یہ ہے کہ استراق سمع سے کیا مراد ہے اور یہ سب سے کیا مراد ہے دونوں سوال باہم جڑے ہیں مگر استراق سمع سے مراد جہانہ دہی شیاعین جن کچھ اللہ تعالیٰ کے اندر کوئی چھپا کر نہیں لے تو وہی قدرت کا لہجہ ضرور ہوتا ہے کہ شیاطین میں چھپ کر عین عینوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں گواہ ہے عین عین کی اس قدر ہی طاقت نہیں کہ اس میں عین کا لہجہ نہ لگتا ہو۔ دنیا کی حکومت تک تو ہے اس مزید دوسروں کو آگاہ ہونے میں وہیں تو کیا اللہ تعالیٰ میں اتنی قدرت بھی نہیں۔ پھر خدا کے نزدیک میں اور شیاطین کے اس طرح خیر حاصل کر لیتے ہیں بھی مابالاعتبار آگاہ جاتا ہو کہ نہ یہ تو پھر بعض شیاطین کا اختیار ہے کہ ایک ہی وقت کے ساتھ سمجھتی باتیں نہ لیں۔ مگر وہ اس باوجود وہ شہاب ثاقب کی طرح آئے کہ یہ وہ خبر کے چننا ہے میں کا میاب ہو چکا ہے گویا اللہ تعالیٰ اپنے اساتذہ کو شیطانوں سے نہیں بچا سکتا۔ پھر جب پتہ لگ جاتا ہو اور راز کو جانے کی کوشش کی جاتی ہو تو وہ کوشش بھی ناکام ہوتی ہو۔ ان باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف حسب کمال اسکی صفات کا یہ نقص قبول نہ کرے

## وَأَتَتْكُمْ قُرَيْشًا مِنْ بَنِي شَيْبٍ مُؤْمِنِينَ

اور اس میں ہم نے ہر ایک مناسب چیز اہل

اہل اس کا جو بن نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مسلمانوں کو بھی ان کے دشمنوں کے ہاتھ سے دیکھنا چاہیے کہ بن نہیں  
اس کی صفات کا تقاضا ہے کہ پہلے رسول سامعہ بن حاتم کے ماتحت ہر دو دوسرے انسانوں کو پیش آتے ہیں۔ اور اس کی  
تفت کا لہر کا اظہار بھی ہو گیا وہ دشمنوں کے اقدار میں پہلے کے بھی وہ آخر کا اس کو بجا لیتا ہے مگر وہ انہیں کاظم اللہ تعالیٰ  
سوائے اپنے رسولوں یا برگزیدہوں کے دوسروں کو نہیں دیتا چاہتا شیعیں بھی اس حکم کو حاصل کریں تو یہ اس کی صفات کا دل میں  
نقص ہو علاوہ انہیں یہ بھی درست نہیں کہ یہ سلسلہ شباب کا حضرت عیسیٰ کے وقت سے شروع ہوا جیسا کہ مفسرین نے لکھا ہے  
کا اس سے پہلے شیعیں ان زمانوں سے پہلی طرح واقف ہو چکا ہے کہ وہ لکھتی روک نہ تھی حضرت عیسیٰ کے وقت میں تین  
آسمانوں سے ادا حضرت صلعم کے وقت میں سب آسمانوں سے انہیں ملکا دیا گیا کہ یہ سلسلہ شباب کا اس وقت سے پہلے  
دنیا پر اور یہ معنی بات ہو کہ پہلے یہ سلسلہ شباب ہوں ہی تھا حضرت عیسیٰ کے وقت سے شیعیں کی سزا کیلئے ہو گیا، اللہ تعالیٰ  
کے قانون اس طرح تبدیل نہیں ہو جاتے سلسلہ شباب جس فرض کیلئے ہو وہ ہمیشہ سے ایک ہی ہوتی چلتے۔ اور اس بحث میں  
۱۰ آیت قرآنی پر ہمیں فرمایا تاکنا نقضد منّا مقادیر اللہم ذلت یستقیم الان بعد لہ شباب با بعد الدنیا ۱۰ جس سے  
معلوم ہوا کہ پہلے وہ حکما میں پہلے کر انہیں سن لیا کرتے تھے مرشد رسول اللہ صلعم کے خود پر شباب کا آثار شریف ہو اور یہ بھی  
انسان نہیں جیسا کہ اپنے مرتقبہ دکھایا جائے گا، اس شکل کو قرآن شریف دو دفعوں میں مل کر دیتا ہے یاں یفوت العلم  
والشعۃ (۱۰۷۳) میں افاتے من شیعیں کی طرف سے یہی پیغمبر اکاہن شیعیں سے کچھ صلعم کرنا چاہتے ہیں۔ اور جبریل  
افاتے سے مراد دشمنوں کی باتیں سننا نہیں اسی طرح استراق سمع سے مراد چکر فرشتوں کی باتیں سننا نہیں اور جب تک  
چکر استراق سمع کا ہی اسے دوسری جگہوں، ادا کیا ہو الا من خطف الخطفۃ (والصفت ۱۰) اور یہ ایک دھوکا کا ایک  
ملہ جانا اور حقیقت تک آدھ بات میں کامیاب ہو جانا ہے جب انسان اٹھل پھل باتیں کرتا ہو اور قیاس سے کام لے کر  
کھانا بندہ کی خبر دیتا ہو تو یہ باتوں سے دو چار بھی مل آتی ہیں جو کہ جس طرح رسول کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے  
کا ہول اور شہر کا تعلق شیعیں سے ہوتا ہے اور یہ کاہن اور نمران باتوں کو غرضی طور پر چال کرنے کا دھوکا بھی کرتے ہیں کہ  
ان باتوں کو منقذ سمع اور استراق سمع فرمایا

لیلیٰ بن جابر  
۱۰۱۱

اب صرف ایک سوال باقی رہا کہ جو کہ شباب میں ان باتوں کا قب (والصفت ۱۰) سے کیا مراد ہو شباب کا  
لفظ ہر وقت ہر شہر پہلی صادق آتا ہو اور اس شہر پہلی جو منقذ اسمان میں بعض وقت دکھائی دیتا ہے شباب کا  
گناہ جس کو ہر سال کا لڑنا لگتا ہے۔ اول میں کیا چیز ہے وہ بعض پھر میں جو منقذ اسمان میں چکر لگتا ہے جس میں صلعم پہلے  
برسے سامعہ چکر لگاتے ہیں جب ان میں سے کوئی ہلے کہ ہر بات میں داخل ہوتا ہو تو ہر ایک لکڑے ہر پہنچی تیزی حرکت کے  
جل اٹھتا ہو اور شہر کی صورت میں نمودار ہو تا ہو پھر بعض وقت اس کا کچھ حصہ زمین پہنچی کر پڑتا ہو اگر ان پھر میں سے اللہ تعالیٰ  
کئی اور کام بھی لیتا ہے تو اس کے رہائے سرست سے کوئی آگاہ ہو سکتا ہو اگر شیعیں کی ہر بات بھی ان کی ایک فرض ہو  
تو کوئی بیعیات نہیں اور یہ معلوم ہوتا ہو کہ شیعیں کے صلعم کے طور پر یہ شباب کثرت سے گئے اور یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کے وقت میں شاہی سے مفسرین نے بتا دیا کہ وہ حضرت عیسیٰ کے وقت میں شیعیں ہیں آسمانوں سے ادا خفوت  
کے وقت میں سامعہ آسمانوں سے روک دیے گئے۔ یہ بھی ایک لطیفہ کر کہ لوگ حضرت عیسیٰ کے جسم کے ساتھ آسمان پہنچے

وَجَعَلْنَا لِكُلِّ فِتْنَةٍ مَاعِيشَ وَمَنْ يُكْسَمْ لَهُ بَرٌّ فَإِنَّ ۝ فَلَنْ تَمُنَ شَيْئًا

اور تمہارے لئے جس میں مذی کا سامان بنایا اور اسکے لئے بھی ایسے تمہارے نہیں دیتے ۱۶۸ اور کوئی چیز نہیں

۱۶۹ اَلَا عِنْدَ نَاخِرَاتِهَا دَوْمَانِزْلَةٌ لَا يَرُدُّهَا عَنْهَا قَوْمٌ مِّنْهَا وَكُنَّا بِهِ رَءِیْفِیْمٌ

مکس کے خزانے ہمارے ہی پاس ہیں اور ہم نے صرف ایک مناسب نماز کے اُکارتے ہی نہیں ۱۷۰ اور ہم ہر ایک کو بھیجتے ہیں

جائے کے قابل ہیں وہ نہیں جانتے آسمان پر جگہ دیتے ہیں اور یہ آسمان بوجہ اس خیال کے ایسا تھا جہاں شیطان کا دل کمال سوال صرف یہ ہو کر آیا یہاں شہابی کے مروجہ ظاہری شہاب ہر اس پر آیت داتا کہنا نقد ضما مقاعد لعم فین مستعدا لہ عجل لہ شہابا لہ صمد (الجبۃ) ۹۰ سے مکمل روشنی پڑتی ہے۔ یہ شہاب ظاہری پہلے بھی تھے گمایت کسی ہو کہ پہلے ایسے بڑی بڑا کا سے اپنا کام کرتے تھے اب ان سے کچھ اور سلوک ہوتا ہے۔ وہ معلوم ہوا کہ یہاں شہابی کے مروجہ شہاب ظاہری نہیں بلکہ اس شہابی استعداد کوئی کسی روشنی مراد ہی جہاں کا بہن کے استرقیع کے اثر کو نائل کر دیتی ہو مٹی پہن کے اثر کی بجائیں جو غی آتی ہو اس سے لوگوں پر ایک اثر ہو تا ہے اس اثر کو دور کرنے والی کوئی چیز نہ تھی اور اس لئے لوگ کہانت اور جہنم کے اٹکے کا قائل تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی روشنی آگئی ہے جو اس اثر کو دور کر دیتی ہے۔ یہ شہاب پیغمبر کے آنے سے خاص ہے۔ شہاب ظہری پیغمبر کے آنے سے خاص نہیں ہیں اس شہابی کے مروجہ پیغمبر کے مکمل پیغمبر کی وہ حد لے لیں گی اور وہ حد لے لیں گی ان کے اثر کو باطل کر دیتی ہیں یہی چیز ہے جو پیغمبر کے خاص ہر سوسے سے اس آیت کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ اور شہاب غلط کا یہ بتانا کچھ بھی نہیں جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ فرمادیا کہ اذہم اذہم (اللہم) ۱۰ اور فلا اقم ہوا قلا لیم والواقعہ یہ ہے کہ اس میں خود معنی ہے کہ ہر سوسے سے مراد قرآن کریم کا ایک کلمہ ہے جو اس میں مراد شہابی بھی لی جائے گی جب تک کہ معنی کو ماقالت غلط نہ رہے ہیں ۔

کہانت اور جہنم کو  
کہانت اور جہنم کو

سابق مضمون خود اس معنی کو چاہتا ہے اس لئے کہ پہلے مکس میں حفاظت قرآن شریف کا ذکر تھا اور چونکہ اس کے اہل میں ایک طرف سیاسی طاقت تھی تو دوسری طرف مذہبی اور کاہنوں کی طاقت تھی جو لوگوں کو اپنے اثر باطل سے مرعوب کر دیتے تھے۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ بتایا جاتا کہ ان کا اثر بھی دور کیا جائے گا جیسا کہ پہلے ایک امر وادب کو خیر مادہ کہانت و کلم عرب میں بت چستی کی طرف متوجہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے باطل نابود ہو گئے۔ اور وہ مرد میں اس تناسل بھی پاک ہو گئی مثلاً من اللہم ہوا قلا لیم سے مراد عاجز کے نزدیک چار پاسے وغیرہ ہیں مطلب یہ کہ انسان کے لئے بھی اس میں سامان بنایا اور دوسری مخلوق کے لئے بھی جو کہ تمہارے ماتحت ہے مگر نہ تو اسے تم نہیں دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے ۔

اللہم خزانے

۱۷۱ اس سے معلوم ہوا کہ تمام وہ چیزیں جن سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے ان کے اصل خزانے اللہ کے پاس ہیں یعنی ان کا دوسرا وہ اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ایک عین مثلاً سے معنی اپنے خازن کے مطابق وہ چیزیں انسان کو کہتا ہے کہ ان کو اتنا دے اور اتنا ہی دے کہ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ایک چیز کے اسباب و سبب میں اس کی طرف تہا کر دی جائے تو وہ جو چیز زمین پر ہی موجود ہے ۔

تخریل



# وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ۝

پیدا کیا ۱۹۸۵

اور ہم نے انسان کو رکھی ہوئی مٹی سے سیاہ کچرے جو شہر پر چاڑھ

۱۹۸۵ ص ۱۱ میں : ان کے تود کو کھتے ہیں جو خشک چیز سے پیدا ہوئی مٹی کا کھانا اور سوکھی ہوئی مٹی کو صلیب کیا جاتا ہے اور شہر پر مٹی کو بھی صلیب کیا جاتا ہے کہ جس کو کہتے ہیں الحما کے معنی ہیں گوشت مر گیا یعنی بدبو دار ہو گیا (۵) اور کہا جاتا ہے کہ صلیب سے مراد حما مسنون ہے یعنی شہر پر مٹی کا کھانا مگر مٹی کے کرم میں دوسری جگہ صلیب کا لفظ (۱۹۸۵) سے ملتا ہے یعنی مٹی سے درست ہیں کیونکہ خدا سے کھتے ہیں جو ان میں پکا لی گئی ہو +  
حما مسنون کا وہاں شہر پر مٹی کو کہا جاتا ہے جیسے کنڑ میں کاسیاہ کچرہ اور عربی میں حمنة (الحما) سے مراد ذرا مٹی یا مٹی کا کچرہ اور حما مسنون کی جگہ بھی (۵)

مسنون حقیقت دانت کہتے ہیں الحما بالسنن (اللائحة ۵۰) اور سنن کے معنی صاف کیا اور صلیب کیا اور اس کے معنی مٹہ کر کے صاف کیا اور اس کے معنی ایک چیز کو غسل دے دیا اور صورت دینا اور مسنون کے معنی مٹھوڑا یعنی صلیب پر لٹایا اور یہاں مسنون کے معنی مٹھوڑا صورت دینا اور مسنون بدبو دار اور مٹھوڑا تبدیل شدہ کے لئے ہیں (۱) اور ہر بات میں صرف متغیر اس کے معنی دئے ہیں اور اس میں العرب میں اخش کا قول نقل کر کے تفسیر اس وقت واضح ہوتا ہے جب دانی جاری ہے تو میں جیتے پانی میں یہ تفسیر واضح نہیں ہوتا مٹھوڑے پانی میں ہوتا ہے +

اس طرح میں پہلے مسنون تو شیطان کی انسان سے دشمنی پر جو اسے ایک غلط راہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کے لئے قوی کی شکل میں رکھ دیتا ہے اور اسے صلیب مٹھوڑا زندگی میں ناکام رکھتا ہے مگر اب ظاہر ہو کی پیدا ہونے سے کی ہے اور جسے چھٹا انسان کے اصل کی طرف توجہ دلائی ہو یا زندگی کی ابتدا کی طرف۔ کوئی سے بھی مایہ جہاں میں ہے اور انسان نا اور کتنی بھی مدت اس کے بننے میں یا بننے پر لگتی ہو۔ زندگی کی ابتدا کا جو کچھ بڑے توجہ سائنس سے ملتا ہے وہ یہ ہے جس کا ذکر یہاں دو تین نفلوں میں قرآن شریف کر دیا ہے یعنی جب پہلی حالت زمین کی جہانانی زندگی کی معاون ہوئی وہ صلیب مٹی یا سوکھی ہوئی مٹی اور دوسری جگہ اسے صلیب کا لفظ (۱۹۸۵) لکھ دیا اور کہا کہ وہ آگ سے ایک کڑی ہو اس میں یہ توجہ دلا تا مٹھوڑے کے زمین کی سرورہ سل کو یا آگ سے ایک کرتا رہتی ہو اور اس کی شہادت کہ سائنس سے ملتی ہے کہ ابتدا میں زمین آگ ایک کا ملا تھا۔ تدریجاً ٹھنڈا ہوتے ہوئے اس کی اوپر کی سطح سخت ہو گئی۔ وقت کے گزرنے سے صلیب کا لفظ لکھ کر حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہو اور اس کی آیت میں اس کی ناری حالت کا ذکر کیا اور ان الفاظ میں کیا ہے کہ زمین کو اس سے پیدا کر کے پیدا کیا تو اس سے پہلی حالت زمین کی ناری حالت تھی اور اس ناری صفت کے مطابق جو ہر ہستی پیدا ہوئی وہ جن ہیں۔ اور یہاں من صلیب لکھ کر جو خدا یا من حما مسنون۔ تو کیا یہ صلیب کی حالت سے تبدیل ہو کر کچرہ یا کی حالت ہوئی یعنی مٹی کے ساتھ پانی کا۔ اور پھر اس میں پیدا کیا اور جن حاس سے حما مسنون کے معنی طین یعنی گیلی مٹی ہوئی ہیں (۵) اور ابتدا زندگی کی تاریخ پر جو دشمنی سائنس نے ڈالی ہے وہی ہے کہ زندگی کی ابتدا مٹی سے ہوئی ہے جس میں پانی لکھ کر اس میں ایک تفسیر واضح ہو جائے۔ ایک مٹی کے تڑپ سے حق سے تیرو سوسال پہنچے اور ان الفاظ کو لکھ کر اللہ تعالیٰ نے اسے اس جسم کا لکھ کر ڈالا جس کے مقابل پر انسانی مخلوق ہے اور صلیب میں جو کچھ کا لکھ دیا جاتا ہے اور صلیب میں شکل و صورت دینے کا لکھ دیا اور ان الفاظ کے اعتبار سے اس سے کہی انسان کی ان صفات کی طرف بھی اشارہ ہے جو اسے دوسرے حیوانات سے تمیز کرتی ہیں یعنی ایک گائی اور دوسرے خاص قسم کی شکل و صورت +

شہر پر مٹی کا کھانا  
انسان صلیب مٹھوڑا  
ذرا مٹی یا مٹی کا کچرہ

صلصال

صن

خدا

حما حمنة

مسنون

مٹھوڑا

ابتداء پیدا ہونے

وَالْجَنَّةَ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝ فَلَمَّا قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور جن کو ہم نے اس سے پہلے سمت تیز آگ سے پیدا کیا ۱۳۹۳ اور جب تیوے پہنچے فرشتوں کے

اِنَّ خَلْقَ رِحْلَتِ الْبَشَرِ اَمِنْ مِّنْ حٰمٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ وَاِذَا سُوِّيْتُكَ وَ

کہیں انسان کو کہیں بری مٹی سے یا کچھ سے جو تشریف پہنچا کر پیدا کرے گا وہ ہیں سورج ہیں اسے نکس کر پتھر پہنچا

اُنْفَتَحَتْ مِنْ رُّوْحِي فَقَعُوْا لَهٗ يٰصِدِّیْقِیْنَ فَتَجِدَ الْمَلٰٓئِكَةَ كُلَّمَا تَجْمَعُوْنَ

اپنی روح سے اس میں ہم نہوں تو تم نے اس کیفے زانو باری کہتے ہیں اگرچہ ناخوش ہیں اس میں فرشتوں کے سب نے فرمایا اور یہی

۱۳۹۴ جات جتے گئے دیکھو ۱۳۹۵ اور جہنم کو جس نے جہنم کا پانی ہر جیسے آدم انسان کا پانی ہو اور بعض کے نزدیک جہنم جہنم ہی میں اور یہ آسمان ہے اور بعض نے جہنم کو جس کی ایک نفع قرار دیا جو کہ جہنم میں اس قلم میں (الفتح ۵۶) اور جہنم سانپ کی بھی ایک قسم ہے جو کچھ کھا سارے بزرگ کا تھا جہنم والے... (المقصود ۳۱) اور جہنم شیطا کوئی کہتے ہیں (۱۰)

معصوم ۱۳۹۶ اور جہنم ہر ایک سنگ سوراخ کو کہتے ہیں جیسے سوئی کا کہ جس کی ہل میں ہل (المخلط الاوراث ۳۰) اور اس سے جہنم کے معنی داخل ہوتا ہے جس اور جہنم کو کہتے ہیں کہ وہ اپنی ایک دائرہ میں داخل ہوتا ہے جو اور معصوم گرم ہوا کہتے ہیں کہ وہ بھی نہر کی طرح جسم پر اڑتی ہے جو معصوم وحید (الفتح ۳۰) دو جہنم انساب المعصوم (الفتح ۲۵) اور جہنم کے معنی ہی گرم ہوا بھی کہتے ہیں جو جس کو کہے اور بعض نے اس کے معنی آگ کا شعلہ کہتے ہیں اور اس کے معنی سمت تیز آگ کے ہیں (۱۱)

اس میں زمین کی ابتدائی حالت کی طرف بھی اشارہ کیا ہے یعنی مثل انسانی کی آبادی کے قابل ہونے سے پہلے اس میں ایسی مخلوق تھی جو آگ سے پیدا ہوئی تھی اور یہ کوئی بہدات نہیں کہ جس قسم کے حالات ہوں اسی قسم کی مخلوق ہو انسان کا خود خاص حالات میں پیدا ہونا بتاتا ہو کہ مختلف حالات کے لحاظ سے مختلف قسم کی مخلوق ہو سکتی ہو بعض بات کہیں وہ نامی ہستیوں نظر نہیں آتیں ان کے وجہ کے خوف کوئی دلیل نہیں

۱۳۹۷ عربیت۔ سگریۃ ناسوتی۔ اور ناسوتی کے معنی ہیں ایک چیز اپنے کمال کو پہنچ کر ختم ہونے کے معنی ہیں اس کو کمال پہنچا یا ختم ہونے کے بعد (الفتح ۳۰) اور ناسوتی (الفتح ۳۰) اور جہنم میں تشریف پزیر دیکھو ۱۳۹۸

روحی۔ بنو الا نبی کا قول ہو کہ روح اور نفس ایک ہی ہیں سوائے اس کے کہ روح مذکور اور نفس تشریف (۱۲) اور نفس کے لئے دیکھو ۱۳۹۹ جہاں ایک معنی قوت میر و ہی اسکے دینے کہیں اور روح کے معنی جان بھی آتے ہیں اور نفس ہی کی نفس نامی (۱۳) اور روحی اور قوت وغیرہ (۱۴) اور روح کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف یہیں تشریف ہے جیسے یہیں (۱۵) اور صلیب روح سے مراد نفس نامی ہے وہ چیز جس سے انسان تیز کرنا ہو یہاں روح جان کے معنی ہیں اس لئے یہیں ہو سکتی کہ یہ روح انسان اور دوسرے حیوانات میں اشتراک رکھتی ہو اور سہرہ کا حکم کسی خصوصیت کی وجہ سے ہو اگر جان کے لئے واجب ہے کہ جو حکم ہوتا ہو تو دوسرے جاندار بھی اس میں شامل ہوتے اور سہرہ بقرہ میں اہل انسان کو حکم دیا جاتا ہے تب حکم کہ جو حکم کا حکم ہوتا ہو اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہاں نفس روح سے مراد اس قوت میر و کا نفس ہے جو جس سے انسان علم حاصل کرنا ہو وہ روح

جات

جہنم

معصوم

یعنی کہ جس میں

تسویۃ

روح

میکہ کے لئے







۶۵. فَاسْرِ يَا هَٰذَا بِقِطْعٍ مِّنَ الْيَلِّ فَمَا يَبْعُ آدَبَارَهُمْ وَلَا يَلْقَوْنَ مِنَّا لَمَدًا

سوائے اہل کچھ رات ہو ایک بچہ جاؤ اور خود ان کے دیکھ چلو اور تم میں سے کوئی شخص مجھے نہ کر دیکھ

۶۶. وَأَمْضُ حَيْثُ تُؤْمَرُونَ وَقَضِينَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَانَ ذَٰلِكَ هُوَ آوَدٌ

اور مجھے جہاں نہیں حکم دیا گیا جہاں ۱۶۹۹ء میں ہے اس کی طرف اس بات کی تعمیل دی گئی کہ ان کی جگہ

۶۷. مَقْطُوعٌ مُّصْحِفٌ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِنَّ هَٰذَا لَوَ آوَدٌ

مکھڑے ہوئے کاٹ دی جانے والا اور شہر کے لوگ خوش خوش آئے (دو ٹکڑے) کہا یہ میرے بھائی

۶۸. خَيْفَةَ فَلَا تَنْفَضُّونَ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزَوْا قَالُوا وَلَمْ نَمُكِّ عَنْ الْعِلَافِ

میں تو تم مجھے رسوا نہ کرو نہ بھاگنا اور اللہ کا تقویٰ کرو اور بھگنا نہ کرو انہوں نے کہا کیا ہم نے تم سے کبھی ہٹا کر نہیں دیا

لوگ نہیں کہہ سکتا اور ان کا حضرت لوط کو قہقہہ دلانا کہ ہم کچھ ہیں صاف بتانا کہ یہ انسان تھے خضر میں کو ایسا یقین دلاتے ہیں کہ حضرت نہیں ہوتی انھیں اللہ کے پیغمبر بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ قہقہے بتا کر آپ کے پاس لائے ہیں یہی مٹا دیا جس کا باقی ہو گیا کہ خطاب حضرت لوط کے لئے موزون نہیں ان کی قوم کے لئے موزون ہو سکتا ہو اس لئے میں نے دوسرے معنی اختیار کیے ہیں کہ ہم اتنے سے حکمت کے مطابق آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ اس قوم پر تمام جہت ہو جائے اور یہ اپنی شرارت کو اس اثنا تک پہنچا جس کے بعد قوم کو حکمت نہیں دی جاتی۔ یہاں جن واقعات کا ذکر ہو رہی ہے وہ دیکھو کہ اس بیان پر چلے ہیں دیکھو ۱۳۵۵ء سے ۱۳۵۶ء تک

۱۶۹۹ء خود ان کے پیچھے چلو یہی انہی کی طرز پر ہے بشکر خطبے کے مقام پر، خود رہتے ہیں، ہی کہ یہ صلے بے بھی سب محاکمہ کی فصاحت کے رکے آخر فرج و ہجرت کی تاک کر ورنہ اتنا غیر و پیچھے نہ رہ جائیں پیچھے ہٹ کر نہ دیکھنے کی تاکہ اس لئے کہ وہ ایک خلیفہ مقام تھا یہاں ہرگز گل کر اس انتظار میں تھے کہ اس قوم پر کیا ہوا آتی ہو، وہ جہاں حکم دیا جاتا ہو وہاں مجھے جاؤ یہ حکم آتی حضرت لوط کو صلہ دیا گیا، وہ ہو سکتا ہو کہ یہ سارا کام فاسطہ باہل سے لیکر حضرت لوط کی طرف دیا ہو یہاں آیت میں اس دینی کا صاف ذکر بھی ہو

۱۶۹۹ء تخمیناً قضا کے معنی میں اس آیت کا تعلق فیصلہ کر دینا ہے اور جہاں دینی آیت سے ایک امر کا تعلق فیصلہ کر دیا جائے اس پر بھی یہ نظر پڑا جاتا ہے جیسے جہاں اور تخمیناً ہی یہی اس بات کی کتاب (یعنی اس آیت) میں بھی قضا بالاعلام مراد ہو یعنی ایک بات کا تعلق خبر سے علم دینا (دع)

اس سے معلوم ہوا کہ ان رسولوں کا نام اور دینی آیت دو الگ الگ امور ہیں۔ اگر یہ رسول فرشتے ہوئے تو صلہ دینی آیت کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ دشمنوں کا نام ہی کافی تھا، مگر یہ کہ صلہ دینی پر ہی عمل کرتے ہیں اس لئے حضرت لوط کی طرف بھی آیت کے افعال تھوڑے قطع کے معنی میں سے نیست ہی کسی پڑائی کی تشریح ہو

۱۷۰۰ء پیدائش ۱۱۹۹ء میں ہوئے ایک مویہاں گردن کر کے آیا مطلب یہ کہ یہاں ہی قوم میں سے نہیں معلوم ہوتا کہ یہی وجہ سے انہوں نے حضرت لوط کو اس بات سے ملوک دیا تھا کہ آپ کے پاس کئی مویہاں کر کے یہی کئی غیر قوم کا آدمی اگر بھرے۔

قَالَ هُوَ لَا يَنْتَقِيزُ لَنْ كُنْتُمْ فَعُولِينَ لَعَنُوا لَكُمْ لَمْ يَكُنْ سَكْرَتُمْ يَعْمَهُونَ ۝ ۵۱

کلمہ میری پیشانی میں اگر تم اس علی کا پاجتہد تیری زندگی کی قسم وہ اپنی جہت میں اندھے ہو رہے تھے ۱۵۱

فَاَخَذَ لَكُمْ الصَّيْحَةَ مَشْرِيقًا لَّعَنَّا لَعَلَّيْهَا سَاَفِلًا وَاَمَطًا نَاعِيَكُمْ مَجَانَّةً ۝ ۵۲

سرا یک خزانہ آواز نے نہیں غلجے آگیا آتش میں جس سے تہہ بالا کو ۱۵۲ اور ہم نے ان کو بخت

مِنْ صَبْرٍ لَّانْ فِي ذَلِكَ لَا يَنْتَوِي سَبِيلٌ ۝ ۵۳ وَانْهَا لَيْسَبِيلٌ مِّنْكُمْ ۝ ۵۴

تجربہ سائے پیشانی میں فراست والوں کیلئے نشان ہیں جس سے اور وہ ڈھرو ایک ادنیٰ رستہ پر جو مٹتا ۱۵۳

ہوایا مطلب ان الفاظ کا جو ۱۵۴

۱۵۱ کا لہجہ عین اور وقت کے ایک ہی معنی میں دیکھو صلا قسم میں عین حفظ آتا ہے۔ یہاں قسم کلمے فالو کن جو اور کس پر مبنی ہو اور کس طرف گئے ہیں کہ اشتعالی نے نبی کو صلیم کی زندگی کی قسم کھائی ہو اور بیض کے نزدیک حضرت طوطے کے ہاؤں نے نبی کی زندگی کی قسم کھائی ہو اور کس میں فالو اندوف وناٹا ہے گا گم تیرے اسی کو چاہتا ہو اور اس طبع پر حضرت قرآن شریف میں کوئی جگہ آتا ہو اور یہاں ذکر قسم طوطہ کا ہی ہو۔ پہلی صورت میں مسطور صلیم کی زندگی کی قسم کھانے سے کیا نشاہ ہو انسان جب عین کی قسم کھائی ہو اس کا نشان ہو یا جڑتا ہو کہ وہ اشتعالی کو اس بات پر گواہ ہو کہ ان کی قسم میں اشتعالی کی قسم میں مراد صرف اس قدر ہو گی کہ کسی چیز کو بھوکا دیش کیا جاتا ہو۔ تو اس صورت میں نبی کو صلیم صلیم کی زندگی کو بھوکا دیش کیا ہو اور یہ سچ کر ایک راستہ تانے والے تمام راستہ بانوں کے سروار کی زندگی ان لوگوں کے اندھا اور بدست ہوئے پر گواہ ہو جو نبی کو صلیم پر مبنی ہیں اور سان العیہ میں جن عباس کے اس قتل کو قتل کر کے لاشہ تعالیٰ نے یہاں نبی کو صلیم کی زندگی کی قسم کھائی ہو اور آئینے سوا سے اور کسی کی زندگی کی قسم نہیں کھائی اس کا انکار نبی فعل کیا ہو اور کہ کھاسے کہ دوسروں نے اس کے معنی کو نبیوں لَبَّيْكَ اللَّهُ تَعَالَى یعنی تیرے اس دین کی قسم ہے تو مرجع کرنا جو دل ۱۵۱

لہجہ

نشان کی قسم کھانے

۱۵۲ اور مشتاقین غارتہ الشیخ کے معنی ہیں سرج طلیح ہو ۱۵۲ اور مشتاق کے معنی روشن کر دیا بالفض والاشراق ۱۵۲

شرعی اشارت

مشارق

سببہ - سبباً

وہم

مشموم

۱۵۳ اور مشتاقین غارتہ الشیخ کے معنی ہیں سرج طلیح ہو ۱۵۲ اور مشتاق کے معنی روشن کر دیا بالفض والاشراق ۱۵۲

۱۵۴ اور مشتاقین غارتہ الشیخ کے معنی ہیں سرج طلیح ہو ۱۵۲ اور مشتاق کے معنی روشن کر دیا بالفض والاشراق ۱۵۲

اتاقہ

۞ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ظَالِمِينَ ۝

یقیناً اس میں مومنوں کیلئے نشان ہے

٢٩: فَأَتَيْنَاهُمُ مِنْهُمْ مَطَافًا مَاءً يَمِينًا ۖ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ۖ

سودھم نے انہیں منادی اور یہ دونوں دشمن کھلے ہتے پر ہیں ۱۷۱ اور جگر کے رہنے والوں نے رسولوں کو چھلایا ۱۷۱

وَاتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

اودھم مچا انہیں اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے منہ پھیر لینے والے ہوئے۔

۱۶۰۲ ایک تہ بہت سے دشمنوں کو کہتے ہیں چاک دو سرپ سے بچنے بہت ہوں اور ایسی جگہ کو بھی کہتے ہیں چاں اس طرح

درخت ہوں یعنی بن کو دل، اور اصحاب الایکۃ یا تو بن کے رہنے والے ہیں اور یا ایک شہر کا نام ہے +

اصحاب الایمکۃ کون تھے؟ ان کا ذکر کیاں اور صفت ۳۱ میں اور قہ ۳۲ میں قوم لو طکے ساتھ ظاہر اجماع آیا ہے۔ اور اصحاب

الشعلہ ۶۰ تا ۹۱ میں قوم بوط کے بعد ان کا ذکر فصل آیا ہے جہاں یہ ذکر ہی کان کے رسول حضرت شعیبؑ تھے اور حضرت

کابل دین کی طرف بہت شہزادہ دوسری جگہ سے ظاہر ہو والی حدیث اخلاص (۱۷۷) پر سوال یہ کرنا یا یہ

ایک ہی قوم کے دو نام ہیں یاد رکھو! ایک قومیں ہیں: ہلی، دین کے غلبہ کو رکھو۔ ۴۲-۴۳ میں صیغہ کہتا ہے اور صاحب الہیہ

کے مذاہب کو متعارف فرمادیں۔ ہم ان میں عذابِ الیم نظر آئے گا۔ اس سے احادیثِ حدیث سے جو ابنِ عباس میں مذکور ہے، یہ سچا کلامِ الایمان ہے۔

یہ دو الگ الگ مریض تھیں۔ مگر علاوہ اس بات کے جس کا دلدادہ ہوا وہ دونوں عموں کی بیادھی ایک ہر دو ان مریض میں تھا۔

اہل دین کا دل جو اہل اصحاب اہلبے کافروں میں اہل دین کا دل ہے یہ جیسا ہر ماہر

۱۰ یہ ایک پیغام تھا کہ وہ اب دوام کے لیے چلیاں رہا تھا اب کتاب کے پاس ملے ہوئے ہیں اور ان کے

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله  
الطاهرين  
اللهم صل على سيدنا محمد  
وآله الطاهرين  
الذين هم  
أركان  
الدين  
العليين  
اللهم صل على  
سيدنا محمد  
وآله الطاهرين  
الذين هم  
أركان  
الدين  
العليين  
اللهم صل على  
سيدنا محمد  
وآله الطاهرين  
الذين هم  
أركان  
الدين  
العليين

[illegible]

۱۷۱۰ھ قمری کے مسکوکہ کا نام (ن) اور قطعہ درمنہ کے شمال میں ایک سو ایک عدد کے اندر واقع ہے۔

سازد، تو مرشد کا ذکر ہے اس سے پہلے تو مرید اور مرہوم شعبہ کا ذکر کیا تھا، حقین کو یہاں ذکر سے کیوں مخصوص کیا؟ اور پھر قوم

پرتیب گیس کے کہ لوٹا کی قوم ٹھوڑے سے ہی ادا شیب کا زمانہ لوٹ سے بھی یکن پیاں ذکر اہل لوٹ کا پھر قوم شیب کا پھر قوم ٹھوڑے

کا جو ہر ایک کو ان تینوں قسموں کے سکون دے رہا ہے۔ جہاں سے اہل مکہ اپنی شام کی عبادت میں بار بار گزرتے تھے۔

اسی طرح کہ وہاں ذکر مخصوص کیا۔ اور ترتیب اس لحاظ سے ہو کہ سب سے اوپر لوہ کی بسندیاں ہیں اس سے نیچے تو مٹی کی

اور اس سے بچو وادی جو ہر دینی قوم شہ کا مسکن ان کا ذکر احادیث اسلام کی عبرت کیلئے کیا جی کریم صلعم نے مسلمانوں کو

فرمایا کہ ایک تہا شدہ مقاموں پر جانیں تو مرنے والے ہوئے جائیں مطلب یہ کہ جو عزت حاصل کریں (بخاری، خود مدت بعد تبرک کو جاننے

ہوئے صحابہ کو ایسی ہیجیت فرمائی، معلوم ہوتا ہے کہ قوم قبول حق میں بہت ہی سخت تھی شاید اسی سبب سے سترہ سال







# كَمَا اَنْزَلْنَاهُ عَلَى الْمُتَقْسِمِينَ ۝ الَّذِينَ جَاءُوا الْفُرَانَ وَضَمِينَ ۝ ۱۰

جس طرح پہلے نہیں کہا ہے انوں پر اتنا مارا گیا جنہوں نے قرآن کو ایکے ٹکڑے کر دیا ۱۰

یہ غلامِ مشرق ہے جو کہ چڑھا، اور ایک حقیر چڑھ کر ہوا۔ ملاحقین میں وہ دوسری جگہ میں انہوں کے لوگوں پر فطرتاً باغضت عن الناس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اذکار کھٹا ۱۰ اور اس دوسرے کو وہ اپنے اموال کو حق کی مخالفت میں بطح کر کے توڑ دیا ہے جو کہ ایسے لوگوں کا استیصال ضروری ہو +

۱۰ اقسامِ عقیدتین قسم کے معنی تیسیم کیا اور تقاسماً اور اقتساماً کے معنی ہیں ان دونوں سے باہر مالی تقسیم کیلئے اس سے جنتہ ہر وادہ احضار القسمۃ (القساۃ۔ ۸) اور قسمۃ ۱۰ اور (فختم کے معنی ہیں بھی آتے ہیں کہ اس میں اس میں سبھا راہ سے کسیے یا کرے اور اقسام کے معنی ہیں قسم کافی اور تقاسماً القوم سب لوگوں نے ایک دوسرے سے وعدے کے طور پر قسم کھا تقاسماً باللہ (النمل ۱۰۴) وہ یہاں مقتدین سے مراد ارباب نے وہ لوگ لے ہیں جنہوں نے لکھی گئی تھیں میں باہم قسمیں کھاتی تھیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں انہیں روک دینگے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تدابیر کرنے پر یا ہم میں کالی تھیں۔ اور چوبیس سے بھی اس کے معنی الذین حلفوا ہی کہے ہیں وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھاتی تھیں۔ اور بعض سے اقتسام سے مراد قرآن شریف کی تیسری جگہ میں ایسے لوگ جنہوں نے ایک حصہ کو حق کہا اور دوسرے کو باطل جیسا کہ لکھا ہے کہ تھوڑی ضرورت تھی اس میں بیان ہوا ہے

کما کو لقد آتینا تک شلک سمجھا گیا جو گمراہوں نے انزال دیا کہ انہیں بلکہ انزال مذاب کہہ کر جس کی طرف آنا انزال اللہ میں اشارہ ہو جب مذاب کو دیا تو دریا یا گمراہی میں طبع مذاب انزال کرینگے جس میں طبع مذاب انزال کرینگے انوں پر اتنا مارا جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے کر دیا یا بظاہر کہ یہ سورت کی ہو اور بھی انزال کتاب پر مذاب آتا تھا انزال مکرہ پہلے بعض نے خیال کیا کہ مقتدین سے مراد یہ ہے ایسے مخالفین اور انکی آیت میں القراءات سے بھی کتب منزہ کو مارا دیا ہو گمراہی باہر ت غلط ہو، القراءات کا فقدان پر صادق نہیں آسکتا جس مراد اس سے کسی آئینہ نہ اند کی طرف اشارہ ہو جیسا کہ لکھا میں لکھا گیا جب دنیا کے سامان بہت ترقی کر جائیں تو دنیا کو ان پر بھی ہم ہی طبع پر مذاب بدل کرینگے جس طرح ان پہلے لوگوں پر کیا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کھائی۔ اس صحت میں انزال کا استطال ہو سبب تحقق واقعہ دست جو اس لئے کرانیں باہر اس کی پیشگوتیاں بنا دی گئی تھیں +

یہی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسکا صاحب الجہد ہی دین کے نام پر سورت ہی وہ لوگ تھے جن کے متعلق اپنے پیغمبر کے خلاف قسمیں کھانے کا ذکر ہے والا تقاسماً باللہ تین تینہ ماحلہ شریعتوں اولیہ ما شہد ما مہلک اہلہ وانا لظنون ۵ والنمل ۱۰۴ اور بعض نے یہی طالعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہا +

۵ اقسامِ عقیدتین عقیدتین کے معنی ہیں اس کی اہل حیضہ تھے جس کے معنی ہیں اس سے عقدا اور عقدا کہی گئی عقدا کہی گئی کہ ایک جرم ہو اور عقیدتین کے معنی ٹکڑے کرنا تھے (۱) اور قرآن کو عقیدتین بنانے سے یہ نشانہ کہی گئی کہ یہ ایمان لئے ہیں اور کسی کا بڑھ کر تیس اور یا یہ کہی اسے سمجھتے ہیں کہی کانت بھی شرف و فیہ ہمارے میں بن عباس سے پہلے معنی مروی ہیں اور یہ دو تضادی مراد لئے گئے ہیں +

قسم۔ اقسام  
قسم  
اقسام۔ تقاسم  
مقتدین

تیسری جگہ میں  
کہا ہے کہ

عقدا۔ عقدا  
عقیدتین

الوج

فَوَرِّدَكَ لَسَلَتَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

سوتیرے سب کا ہم یہود ان سب کے باپس کر دینگے اس کے شوق جو وہ عمل کرتے تھے سو کھل کر کہہ دیجئے کہ تم دیا جا جا

وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ

اور مشرکوں کا خیال ذکر بخلط ہم تیری طرف سے کسی کہنے والوں کی نرا کہنے کا کافی ہے جو شک ساتھ دوسرا معبود قرار

إِلَهًا آخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ يَصْنَعُ صَدْرَكَ بِمَا يَهْوُونَ ۝

دیتے ہیں سو مقرب جان بیٹے ۱۰ ہم جانتے ہیں کہ تیرا دل اس سے تنگ ہے پھر جو کہتے ہیں

فَيَسْخَرُونَ مِنْكَ وَلَكِنَّ ذُنُوبَهُمْ ثِقَلَتْ ۝ وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَنَالِكَ الْيَقِينُ ۝

سو اپنے رب کی حُک ساتھ تیرا دوسرا معبود کہ تیرا دل اس سے تنگ ہے پھر جو کہتے ہیں ۱۱ اور اپنے رب کی عبادت کرنا اگلے کے بعد یقیناً آئے الی دولت آجائے

صدقہ صلح  
تصحیح

عَلَيْكَ أَصْلَحَ صَلَاحٌ ۝ سَخَتْ جَابِہُ شَقِّ كَرَنَ كَتَمَتْ ۝ ۱۱ اور صدقہ الخیر کے معنی ہیں اس کو کھول دیا اور صلح  
سخت سرد ہو گئے ہیں گو بارود سے سخت رہا ہر سی طرف سے گولا پھینکا دیا (الواقعہ ۱۰۱۹) اور صدقہ الخیر کے  
معنی ہیں تقویٰ تو اپنا گندہ ہو گئے یوں جتنی پھینکا دیا (الروم ۴۲۰) ۱۱

باب اذان کی عزت

مشرکوں سے اعراض کے معنی ہیں کہ ان کی مخالفت اور عداوت اور انصاف کی کچھ نہ مانا کرو اور کھول کھول کر  
بیان کرتے چلے جاؤ یہ سرت کمر کے آخری زیادتی کی اور دشمنی کریم صلح سے پہلے ہی کھول کر ہی بیان فرماتے تھے مگر اب چونکہ  
آپ کو شائے کیلئے کفار کی طرف سخت ترین منصوبے ہو رہے تھے اسلئے فرمایا کہ پروا نہ کرو اور یہ بھی بتا دیا کہ اسلام کی اصل  
کامیابی اسی پر ہے کہ قرآن شریف کو کھول کھول کر بیان کر دیا جائے جس طرح منت چیر سی شوق کرنے کے لئے بار بار ضرب لگانے  
کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ان سخت دلوں پر جو دنیا کی آویزشوں میں لوث ہیں صداقت تب ہی آشکارا کرتی ہے جب اسے بار  
بار پیش کیا جائے ۱۱

عَالِ الْيَقِينِ ۝ یقین کے معنی یہاں مراد ہیں وکیر بندگی کیونکہ اس کا آیت یقین پر اور یقین سے مراد نصرت ہے جو کفار کے مقابل  
آپ کرنے کا وعدہ تھا ۱۱

عبادت کیلئے

الحمد وند طباحتے ان الفاظ کی تاویل یوں کر کی جو کہ اسی وقت تک عبادت کرنے کا حکم جو بینک یقین آجائے  
اور وہ کہتے ہیں کہ چند ہیں دو یقین کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہو سکتے ہیں اسے یقین اس عبادت کی ضرورت نہیں رہی مگر اب  
کا اگر یہ مراد اس سے ہوتی ہے تو کیا نبی کریم صلح کو ساری وحی میں وہ الفاظ کا ذکر تعالیٰ کی عبادت میں آجکے قدم تک سچ جلتے تھے  
یقین کے معنی یہاں مراد ہیں لیکن اگر عام معنی ہی یہاں مراد ہوتے جائیں تو یہ مطلب نہیں کہ یقین آئے تو عبادت چھوڑ دو بلکہ  
مطلب یہ ہے کہ عبادت الہی سے یقین پیدا ہوتا ہے پس عبادت کرو تاکہ وہ یقین کا مرتبہ حاصل ہو جاوے یقین کا مرتبہ حاصل  
ہو جائیگا پھر عبادت میں خود ایسا لذت ہے اور جہان کی کامنائی عبادت کو چھوڑنے کا ۱۱





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ یہ انتہاء رحم واسلہ

●●

رعہ کرنے والے کے نام سے

إِنِّي أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذَلِكَ لَمَبْنِي عَصَايَ فَاكْبِتُوا رُءُوسَكُمْ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ كَارِهُونَ إِنَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ هُمْ فِي عَصَايَ حَاكِبُونَ

یاد رکھنا کہ اس کیلئے جلد ہی مت کرو۔ وہ پاک ہو اور اس سے بلند ہو وہ شریک بنائے ہیں لاکھ آدمی دوستوں کو دے

بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْزِلُ إِلَيْهِ الْوَحْيَ لَا إِلَهَ إِلَّا

کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے، آواز تازی کہ تباد کہ میرے سوا کوئی تہجد نہیں سہیل

أَنَا أَنشَأْتُ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

تعمدنی اختیار کر کے اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ۔ وہ اس سے بلند و جودہ شرک بناتے ہیں

انکار کا اور پاسداری میں ہنسنا کا ذکر یہ تیسروں میں قرآن کریم کی تفسیر کمال کا ایک نمونہ بتایا اور اس رسدما کی افاد

کو واضح کیا چہ دوسری میں وجوہات دیں کہ یہ وحی، آخر نہیں چندہ ہو رہی ہیں بالخصوص کہ والوں کو اندھا کیا ان کی حالت اس قدر

اطمینان تبدیل کر دی جائے گی، اور رسولوں میں ہیں حضرت ابراہیم کی مثال کا ذکر کر کے مومنوں کو نصیحت پر سوت کا خاتمہ کیا۔

۴ سویت الوائے مجددی ہی آخری سمت سمجھی جائے تو یہ الوائے شروع نہیں ہوتی اور اس کی وجہ یہ ہو کہ ان تمام

سورنوں میں عموماً گزشتہ واقعات کی طرف توجہ دلا کر خفاغین کی ناکامی کا ذکر کیا ہے اور اس میں ایسا کوئی ذکر نہیں بلکہ

حضرت امام مطهرت علی شہادت کر دیتی تھی کہ صاف پڑھ لیا ہے۔ ۱۰۔ دیکھنا اس صفاقت کو روک دینے والیں ملازمین آیا ہے کہ وہ

یوں یہ سوچتے ہیں کہ اگرچہ ان کے پاس کچھ ہے مگر ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔

جو مہذب کی طرف شروع ہو کر ممتی ۱۰۰ واسطے محبت کے فکر سے جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ ایسی آیات مہذب ہیں، انہوں نے غلطی

کھاتی، جو کہ کوئٹہ کی کریم صلیب کے مہینہ خانے سے بہت دن پیشتر صحابہ کی ہجرت شروع ہو چکی تھی۔ بیوں لحاظ دماغ زول بھی

یہ سب اسی الزام کے مجرم کی سرین میں شامل ہے اور مجازاً مضمون ہے۔

علاؤ اللہ! اللہ کے حکم کے آنے سے کیا مراد ہو؟ ابن جریر کہتے ہیں وہ غذا ہے جس کا کھانا کوہِ مدورہ دیا جاتا تھا اور یہ

بھی اسی معنی کو چاہتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خبر پرچی یہی ذکر کیا۔ کہ اس حد اب کو کیا مخالفت کے نتیجہ حاصل کو ہر اندہ صرف اس لئے نہیں

کہا کہ شدتِ ثانی کی طرف اس کے سلسلے علم پر چکا تھا بلکہ اس کے سامنے شمالی اواسات جس کی عورت جی بابا جگر

وہی ہے جس نے ان کو اپنا گھر بنا لیا۔

نہیں یہ اشارہ ہے کہ اس کے ساتھ اشیائے حق کی توجہ قائم ہوگی۔

عالماتِ روح کے معنی کے لئے دیکھو۔ **عالم**۔ اور یہاں روح سے مراد وہی اُسی ہی پرکیر نہ کہ یہاں ذکر ہے ہر کہ اللہ تعالیٰ

اپنے ہندوں میں سے جس پر چاہتا ہو سچ نازل کرتا ہو اور سچ جو بیات ہو یا جو نفس نامطقہ ہر وہ تو سب کو ملتی ہو یا نہ ملتی

ماہر است پتہ کیلئے  
مکاتیب کی ضرورت

**تفتی**

## نماذج عمل

**Abstract**

روح بنی مکی





إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ وَسَخَّرْنَا لَكُمُ الْيَمَّ وَالْبَحْرَ وَالنَّهَارَ وَاللَّيْلَ

یقیناً اس میں آیتوں کی علامتیں نشان ہے جو تمہارے کام آتے ہیں اور اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو کام میں کیا

وَالْقَوْمُ سُخَّرَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ وَمَا آتَاكُم

اور تمہارے بھی اس کے علم سے کام میں آتے ہوئے ہیں یقیناً اس میں ان لوگوں کی علامتیں نشان ہیں جن سے کام آتے ہیں اور جو کوئی

لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذْكُرُونَ

تمہارے زمین میں پیدا کیا ہے اس کے مختلف رنگ ہیں یقیناً اس میں ان لوگوں کی علامتیں نشان ہیں جو نصیحت حاصل کرتے ہیں

وَهُوَ الَّذِي فِي مَخْضِ الْبَحْرِ لَنَا كَمَا وَامِنُهُ كَمَا طَرِئًا وَتَسْخَرُ جُؤَانُ حَلِيبَةٍ

اور وہی جس نے سمندر کو کام میں لگا رکھا ہے تاکہ تم سے تان کر کھاتے ہو اور اس سے دھوئیں کے ذریعہ نکال دینے

تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلَ مَوَافٍ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

پہنتے ہو اور ڈھنسیں کہہ دیتا ہے اسے پہاڑی علی جاتی ہیں اور تاکہ تم کے فضل سے طلب کرو اور تاکہ تم شکر کرو

الوان

مختلفا الوان بلوئی کے معنی رنگ میں لیکن اَلْوَانُ بعض وقت اس امر اور اس میں لڑائی میں شلہ آتی یا لڑائی میں  
الاحادیث کے معنی میں طرح کی باتیں کہیں دینی یا ان میں جنہوں کے مختلف افعال مراد ہیں۔ رنگوں کے اختلاف کی طرف اشارہ  
جگر توجہ دہانی جو اختلاف السننکم والافکار

جنہوں میں ہوتا  
کئی ہیں۔

ان تمام شے الہی کے ذکر میں ان کے پیدا کرنے والے کی طرف توجہ دلائی ہو کہ جس طرح زمین کے پھل اور انسان کے تانے  
کیاں انسان کیلئے فائدہ کا موجب ہو رہے ہیں۔ کام نہ میں جس طرح کا جو بے حیاستی میں نے طہا بنا چاہا اور اچھا دیکھنا اور کرشن جی کا  
جن کو منہ دہانے دہانی کا مرتبہ دہانے کسی بت کا بے ہت پرست پہنچے ہیں۔ بلکہ یہی بتلادے کہ اس سورج اور چاند کو بھی  
کسی نے کام میں لگا رکھا اور قدیم میں چکر لگا ہوا۔ ان تمام چیزوں کی حد بندی یا بتائی ہیں کہ کوئی حد بندی کرنا الہی اور یہ سارا  
نظم کا برکتانہ ہو کہ کوئی اس نظام کو جو دہانے والا بھی ہو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اطرہی ستارہ۔ اس سے مراد ستارے اور علم ہی سے مراد چھل کی گشت ہو

حلیۃ تیسرے آ۔ اس سے معلوم ہو کہ قرآن شریف حق اور دوس کو کیسا غائب کرتا جو نہایت دور ترین ہی باتیں ہیں

او من یشتر فی الحلیۃ (الزخرف ۳۳) اور یہاں حلیۃ سے مراد ساقی وغیرہ ہیں

مراخر ناخبرۃ کی وجہ سے اور محض الشیخۃ نکشی کے بانی کو چہرے پر ہوا جانا ہو

سمندر کا سفر ہونا یہ کہ کشتیوں کے ذریعہ سے انسان اس بحرانی کرب اور سطح طے کے فائدہ حاصل کرنا ہو۔ شہنشاہی سے توجہ  
کو کام میں لگا رکھا ہے مگر انسان جو دہانے کے بغیر اس سے منافع حاصل نہیں کر سکتا

طہی

حلیۃ

مخبر

۱۵ وَاللّٰهُ فِي الْاَرْضِ وَاسِعٌ اَنْ يَقْبَدَ بِكُمْ وَالنَّهْرُ اَوْسَبُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

اور اس سے زمین میں پہاڑ اور دریا ڈال رکھے ہیں تاکہ وہ تمہیں گمراہی کا سامان دیں اور راتے (جاوے) تمہیں تاکہ تمہاری راہ ہدایت لے سکو۔

۱۶ وَعَلَّمَتْ وَيَا اَعْجَمٌ هُمْ يَهْتَدُوْنَ اَفَسَ لِيْ خَلْقٍ لِّمَنْ لَّا يَخْلُقُ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّوْنٌ

اور جو بے نشان دیکھا تو اس کو درجہ سے وہ ستارہ علم کے ہیں تو کیا جو پیدا کر دے وہ ان کی چیز جو سب سے زیادہ سب سے کم نہیں تاکہ تمہیں ہدایت لے سکو۔

۱۷ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تَحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاللّٰهُ يُعَلِّمُ مَا يَشَاءُ

اور اگر تم نے اللہ کی نعمت کو گننا چاہو تو نہیں گن سکو گے۔ یقیناً اللہ حفاظت کرنے والا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ہر چیز کو تعلیم دیتا ہے۔

۱۸ وَمَا تَعْلَمُوْنَ اَوَّلَ دِيْنٍ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُوْنَ

اور جو تم دعا کر رہے ہو اور وہ کون سی چیز پہلے نہیں کہنے والے اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

۱۹ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

۲۰ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

۲۱ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

۲۲ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

۲۳ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

۲۴ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

۲۵ اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ وَرَدُّهُ اِلَيْهِ يُجْعَلُ لَكَ فِتْنَةً اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ فِتْنَةً

کیسے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو فتنہ دیا تاکہ تم اس سے فتنہ لے سکو۔

پہاڑوں سے اضطراب  
اور کھلی کارک جانا۔

نماز گاہ

وہ جن کا وہ اپنے عمل سے انکار کر رہا ہو +

آیت کا تفسیر  
میں

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ اَيَّانَ يَبْعَثُونَ اَلَيْسَ لَہُمْ اَحَدٌ قَالِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۲۱

مردہ ہیں نہ زندہ اور نہ نہیں جانتے کہ آپ اُٹھائے جائیگے نہ نہ اس بعد اسی میں وہی مردہ لوگ آفت پڑائیں

بِالْاٰیٰتِ قَالُوْا ہُمْ مُکِبْرُوْنَ وَّہُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ لَا حَرَمَ اَنْ اَللّٰہُ یَعْلَمَ مَا یُسِرُّوْنَ وَہُمْ اَعْلٰی ۲۲

لائے ان کے دل غور ہی میں اور وہ تکبر کرتے ہیں ۲۲ اسی میں ہرگز اٹھاتا ہی جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ وَہُمْ اَعْلٰی ۲۳ قَالُوْا اَلَا سَاطِرُ السَّاعٰتِ لَیْلٌ لَّہُمْ ۲۴

وہ تکبر کرنے والوں کو نہیں رکھتا ۲۳ اور اعلیٰ نہیں کہا جاتا جو تکبر کرتے ہیں کیا سارا ہی کٹے ہیں پہلوں کی کمانیاں ہیں نتیجہ یہ ہر

اَوْزٰکُمْ کَاِمْلَہٗ یَوْمَ الْقَوْمِہٖ ۲۵ اَوَّلٰی الَّذِیْنَ یُحْیٰیوْنَہُمْ یَغْیٰیہُمْ بِاَلْسَآءِ مَا یُرِیوْنَ ۲۶

کراہے جو قبضہ کے دن بارہا اُٹھائیں گے اور ان کے دھڑوں سے بھی دھڑکتے جنہیں علم کے شیرازوں کی ہر ہر منہ باہر جو وہ اُٹھائیں

حقیقت میں ان کی حالت  
پر ایک لمحہ نہیں

۲۵ اے وہ جن آیتیں بتاتی ہیں کہ وہ انسان جن کو لوگ خدا کر کے کہہ رہے تھے وہ مر چکا کوئی ان میں سے زندہ نہ تھا اور وہ ان کی

علم کا کردہ جو کب اُٹھائے جائیں گے ان باتوں کا ذکر کیوں فرمایا؟ اس لئے کہ وہ فرمایا تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ اس کی طرح نہیں چسکا

جو پیدا نہیں کر سکتا اور چونکہ وہ انسان جنہیں خدا بنایا گیا ان کے تعلق بھی خود ان کے پرستاروں کو یہ اعتراف ہو کہ انہوں نے پیدا کیا

نہیں کیا اس لئے ہوں اُٹھائے کہ اب بتا دیا کہ انہوں نے نہ صرف کچھ پڑی نہیں کیا بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور مخلوق کی جو حالت ہوتی

ہو وہ ان پر اتنی ہی ہو وہ مرے اور حیات چنگ و دھڑکی پیدا کرنا نام ہو اس لئے فرمایا کہ جب انہیں پہلی خلق میں کچھ حسیں تو

وہ مری میں ہی نہیں ان آیات سے یقینی طور پر ثابت ہو تا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو انسانوں کے ایک بڑے حصہ نے خدا

بنایا ہو وہی اس آیت کے نزول کے وقت مردہ میں داخل تھے اس بات کے بعد فی الواقعہ کمال کے طور پر لایا گیا ہو کہ ان کی حالت

سے یہ مراد بھی ہو سکتی تھی کہ آئندہ کبھی ان پر حیات آجائے اس لئے فرمایا کہ انہیں وہ اس وقت ہی زندہ نہیں دیکھا کریں گا یہ جز

کے روح القدس جو جبریل کا نام ہو وہ اس بات پر آمادہ تھا کہ وہ اس کے لئے قلعہ ہو کہ اہل عیسائیوں کے نزدیک روح القدس

جو ان کا نام نہیں بلکہ وہ ایک وحشی اقوم کے نام سے یاد دہندہ ہے یہاں انسانوں کا ذکر جنہیں خدا بنایا گیا کہ ان کی حالت میں حیات کا ذکر

ہو اور حیات صرف انسانوں کیلئے ہو اور تیسرے روح القدس کی عیسائی دنیا میں ان کے لئے جس طرح سے دیکھتے ہیں +

ان کا منکر

ان کے احوال پر

لاجرم

۲۶ اے ان لوگوں میں سے جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کے رسول ہیں اور ہم خدا کے رسول ہیں اور ہم خدا کے رسول ہیں اور ہم خدا کے رسول ہیں

ॐ

عن خطف قیصر

۲۱۰ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ يَنْهَوْنَ قِبَلَهُمْ فَآلَى اللَّهِ بَنِيَانُهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَرَعْلَهُمْ

انہوں نے بھی (حق کے خلاف) تدبیریں کیں جو ان سے پہلے حقے سواٹنے (ذاتی عادت کو نبھانے) کے لیے یا سوچنے میں آئے اور پورے

السَّعْفُ مِنْ قَوْعِهِمْ وَأَتَمُّ الْعَنْابِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ○

ان پر انگری اور خدایاں ان پر اداں سے، آپہنچا جہاں سے انہیں خیال نہ تھا ۱۴۳۱

۲۴ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِنُهُمْ وَيَقُولُ اَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَسْأَلُونَ

مہر قیامت کے دن انہیں رسوا کر چکا۔ اوسکے بھائی (تھارے بنائے ہوئے) میسٹر شریک کہاں ہیں جن کے بار میں تم روح کی نجات

فِيهِمْ قَالِ الَّذِينَ آؤْتُوا الْعِلْمَ إِنَّ لَخَزَايَةَ يَوْمٍ وَالسُّوءِ عَلَى الْكَافِرِينَ

ارستو نے جنہیں علم دیا گیا ہے کہتے ہیں اس دن کی رسوائی اور خواتین کا زور پر ہے۔<sup>۱۳۳۳</sup>

الَّذِينَ تَتَوَكَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أُولَئِكَ الْمُقْبِلُونَ ۖ وَالْقَوْمَ الْأَسْفَلُ الْمُنْزَلُونَ ۖ

جنہیں فرشتے و نوات مبعی ہیں (وہ خالیک) وہ اپنی جہانیں بنائے کرتے ہیں۔ تب زمانہ (دور ہونا) ظاہر کرے گی (کھینٹے) ہم کوئی بڑی

۱۹. مِنْ سُوْرَتِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَادْخُلُوْا

نہیں کہتے تھے۔ ان اشد خوب جانتا ہے جو دم کرتے تھے ۱۹۳۴ء سودھیا کے

أَبُو بَكْرٍ جَعَلَ خَلِيدُ بْنُ فِيهِمَا فَلَيْسَ مَشَى التَّكْدِيرِ ٥

دردِ اذوں میں داخل ہو جاؤ اسی میں رہو گے یقیناً مشکروں کا ٹھکانا بہت بُرا ہے۔

بھی گمراہ کرتے ہیں۔ جی انہی کو جو انسان کے اعلیٰ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دہانی بخواتین پہنچا کر ان کی عقل بے نتیجہ نہیں رہے گی کہ ان کا پیٹھ کھٹے کا نتیجہ ہو کہ اصلیت پر غور نہیں کر لے گی یہی ہیں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور کمالہ اس بوجھ کو کسی لحاظ سے کہا جس شک یہ بڑھ رہا تھا انہوں نے اسے بڑھا دیا۔

خوف علی نمازی و انجم

میں نے جب یہ بتایا کہ وہ یہی نام علم حقیقت ہی تھی، تو اس نے قہقہے لگنے لگا کہ تو کبھی اس علم عظیم انسان ارمق کی عظمت میں تیرے سر کو نہ بہت زیادہ کرنا چاہتے تھے، وہ اس آیت میں سمجھا رہا تھا کہ ان کی تمام تہذیبیں ہزاروں کی طرح کے دنیاوی اور دینی امور کے لئے بنائی گئی تھیں، جو اس حالت سے حق کو نقصان پہنچے یہ جو دینی کام تھیں ان سے نقصان نہ تھا بلکہ جناب سے وہ انسانی دنیا کی تمام حالت پر دیکھ کر ہندو ۱۳۵۰ء

[illegible]

مسلم

نہیں کو حلقہ۔ گو واجہت مذہبیں کو شیعہ حیا دوسری جگہ رکھا ہے۔ دینا ما کنا مشہور کہیں (الانعام ۳۰) +



وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرٌ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَنَحْنُ مُؤْمِنُونَ ۚ

اور بتلائی کہتے ہیں انہیں کہ کیا جانا جو تم سے بھیجے آیا آسمان؟ کہتے ہیں بھلائی جو لوگ تم سے ہیں ان کیجئے

هَٰذَا بَدَأْنَا حَسَنَةً وَلَٰكِنَّ الْأَخْيَرَ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝

اس دنیا میں بھی بھلائی ہو اور آخرت کا گھر یقیناً بہتر ہو اور متقیوں کا گھر کیا ہی اچھا ہو ۝

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُجْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ

ایشی کے باغ جن میں داخل ہونگے ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان کیجئے ان میں جو چاہے وہ

كَذَٰلِكَ يُجْزَىٰ اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۚ الَّذِينَ تَتَوَقَّعُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ ۚ

یہیہ اور متقیوں کو جیسا دیتا ہے وہ جنہیں خوشے وفات دیتے ہیں (دراصل ایک) وہ ایک ہیں کہتے ہیں

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ

تم پر سلامتی ہو جنت میں داخل ہو جاؤ اسکی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے وہ سہلے آگے اور کچھ انتظار میں کہتے

تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يُنَادِيهِمْ أَفْرُيقٌ كَذَٰلِكَ فَعَلَّ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ ان پر خوشے آجائیں یا تیرے رب کا حکم آجائے اسی طرح انہوں نے کیا جو ان سے پہلے تھے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ فَاصَابَهُمُ

اور انہیں ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے تھے ۝ سو جو وہ عمل کرتے

سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۚ

تھے اسی کی باتیاں ان پر آئیں اور اسی نے انہیں آگیا جس پر وہ ہنسی کرتے تھے

۝ ۱۰۷۹ ان دونوں رکوعوں کا مضمون ایک ہے ہر اس سے ظاہر ہو کر پچھلے رکع میں ہی سوال کتنا ہے جو کہ تبارہ کے کیا غافل

کیا ہو تو وہ کہتے ہیں یوں ہی تھے ہیں ہنسنے کے قابل باتیں نہیں (۱۰۷۹) یہاں وہی سوال مومنوں سے ہو۔ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ وہی

آہی انسانوں کی بھلائی کے سامان اپنے اندر رکھتی ہو سوا اللہ تعالیٰ انکو دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی بھلائی عطا فرمائے جو طلب کے مستحق ہو

دیجئے ۝

۝ ۱۰۸۰ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں گزری ہوئی یہاں آخر پر فرمایا کہ ایسے حالات میں عذاب ان پر آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کی

سے ظلم نہیں بلکہ ان کا اپنا ظلم اپنی جانوں پر ہو

ع

شرک کا مذہب

۳۰ وَقَالَ الَّذِينَ أَتَوْا آلَ الْوُثَّانَ أَتَوْا آلَ اللَّهِ مَا عِبَدُوا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ مَعْنُ

اور جو شرک کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر مشنچا تو ہم ان کے سوائے کسی چیز کی عبادت نہ کرتے (نہ ہم

وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا آخِرُ مَنِ الدِّينِ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ

اہل مذہب آپ دادا، ذہم ان کے حکم کے سوائے کوئی چیز حرام نہ کرتے اسی طرح انہوں نے کیا جو ان سے

۳۱ قَبْلَهُمْ فَعَلَ عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ

پہلے سے رسولوں پر اس کے کھول کر پہنچا دینے کے اور کوئی ذمہ داری نہیں ادا یقیناً ہم نے ہر ایک قوم میں ایک رسول

رَسُولًا لِّأَعْبُدَ اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ إِنَّهُمْ مِنْ هَدَىٰ اللَّهُ وَمِنْهُمْ

بھیگا کہ ان کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو سوائے جس سے کوئی ایسا حاجے اللہ نے ہدایت دی کہ

مَنْحَتٌ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَاذْكُرُوا فِي الْأَرْضِ فَأَنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ

انہیں یہ بات خاص پرکھو ثابت رہنی سوزن میں چلو پھر دیکھ کر جھٹلنے والوں کا انجام کیا ہوا ہے

۳۲ اِنَّ دَعْوَانَا فِي مَدَنٍ مُّسْتَوٰی ۚ وَكَانَ لِكُلِّ شِرْكٍ مُّكْرٌ ۚ وَكَانَ لِكُلِّ شِرْكٍ مُّكْرٌ ۚ وَكَانَ لِكُلِّ شِرْكٍ مُّكْرٌ ۚ

کہ لوگ شرک کریں گے یہ جو ہر جگہ شرک کی بات نہیں رکھ دیتا اس کا جواب دینی کہ اشد رسول کو کسی نے بھیجا تو ہر لوگ شرک

کریں نہ بلکہ علیٰ الرسل الا البلیغ البین لیکن رسول کا کام صرف پیغام کو پہنچا دینا ہے وہ جبر نہیں دے سکتا اگر اس کا پہنچنا

یہ جو تا کوگ شرک کریں تو پھر وہ رسول کو شرک کے خلاف تعلیم دے کر کیوں بھیجتا پھر آیت ۳۱ میں اس کو اور تقویت دی

کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے یعنی فرشتہ کی پرستش سے بچو پھر اس تعلیم کے آئے پروردگار وہ

ہو جائے تو ایک وہ نہیں اللہ ہدایت دے دیتا پھر یہی وہ ہدایت کو قبول کر لیتے ہیں اور دوسرے وہ جن پر مصلحت دینی گری

ثابت ہو جاتی ہے اب اس دوسرے فرقے کے متعلق فرمایا کہ ان پر گمراہی ثابت ہو جاتی ہے یعنی ان کی تکذیب اور مخالفت حق میں

ہو گئی ہے جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے افعال کی وجہ سے ان پر گمراہ ہوئے کہ تقویٰ لگا دیتا ہے چنانچہ آیت کے آخر پر لکھتا ہے کہ ان کے

کے اسے صاف کر دیا کہ وہ مذکورہ قیاس میں یہاں تک پہنچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان پر بطور مزاحیہ حکم جاتا ہو اور

یہ وہ حالت ہو جاتی ہے جو ہر انسان کو اپنے اپنے افعال سے آہستہ آہستہ اس قدر پیار ہو جاتی ہے کہ وہ گویا اس کی طبیعت

کا جزو ہو جاتا ہے دیکھ لو کہ اس نے اگلی آیت میں یہ لفظ اختیار فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ يَّضِلُّ عَنْ بَيْتِ اللَّهِ ذَرَفَتْ

پہنچ جاتی ہے تو پھر وہ ہدایت سے بہت دور جا پڑتا ہے اس لئے اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا اور جو بعض جیسے خدا آگاہ

ہیں جیسے رسول اللہ یا اللہ کو ادا الاضام ۸۰۰ یا فلو شاء لهدانا لکمہ اجمعین (الاضام ۱۵۰) تو ان کا مذہب میں کوئی

مخالفت نہیں کہ یہ مذہب یہاں بھی ہے کہ ان کو انسان کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ایک راہ اختیار کرے اور دوسری میں اس کی شہادت نہیں ہے کہ انسان

میرے میں ہے نہ کہ شرک پر مجبور ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت پر مجبور کرنا ہو اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت پر مجبور کرنا چاہا ہوتا

مخلوق کو کیا یہ جو شرک پس منہج میں ہے کہ خدا میں ماحصل دونوں کے افعال کا ایک ہی ہے



وَأَنزَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ لَتَعْلَمَنَ الْيَوْمَ فَسَادُ أَهْلِ الدِّينِ

”میرے بچے پہلے مرد ہی بنیجے تھے جن کی طرح ہم دلی کرتے تھے“ وہاں ڈاکو سے پوچھو

100

تر نہیں جانتے تھے۔<sup>۱۶</sup> کھلی دکان اور کتابوں کے ساتھ، انہیں پتہ تھا کہ وہ کون سے قریبی طرف ذکر کیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو

کھٹکے میں کہے جانے لگے کہ یہ تو کس کا بیٹا ہے؟ وہ جواب دیا کہ وہ میرا بیٹا ہے، اس نے کہا کہ اسے اسات سے پڑھو

$\sqrt{2}, \frac{1}{\sqrt{2}}, -\frac{1}{\sqrt{2}}, \sqrt{2}$

ان یحییف اللہ یرحم الارض ویراتیم العذاب من حیث لا

[illegible]

۴۶  
یشعر ون ۵ و یا حد هم فی تقییرم فیا هم یعجزین  
۱۴۲۲

[illegible][illegible]

ہر ایک کو اپنی اپنی بات کہنے کی اجازت تھی۔

خوس ہس دنیا ہی اہل مقامات پر پہنچے۔ اس سفر کی شگونوں کے دہرا ہونے ہی ایک دہر کو آخری کھڑت صلہ کے سامنے صفا

۱۶۱ انکار کئے گئے دیکھو ۱۹۱ و ۱۴۵ وغیرہ۔ اللہ کی قرآن کریم کا نام خصوصیت سے ہے اور اس پر ایک وحی کو بھی کہا جاسکتا ہے۔

هل الذکیر سے مراد یہاں اہل کتاب بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ سہل صرف اس قدر کہ انسان ہی ہمیشہ رسول بھی کرتے رہی یا نہیں اور

مسلمان بھی مراد ہر یکے ہیں کیونکہ اصل موضوع صرف ان پر تھا کہ جو ایسی قومیں باتوں کو جانتے تو ہر یکین اگر نہیں جانتے تو بلی علم سے

۱۴- اور انکی آیت میں قوت شریف کا یہی نام الذکر لیکر اسی دوسرے معنی کی تائید کی ہے +

دجلی کا غلط یہاں تک نہ پہنچتا کہ اس آیت کی تفسیر کے بموجب عورت رسول تو نہیں ہو سکتی مگر آیا وہ بھی نہیں ہو

وہاں پر، روح اللہ تعالیٰ میں جو کہ دونوں کی ہیئت کے صحیح چرے کی ایک جگہ تھیں، حال ہی میں، جس میں اس کی ہیئت کے مراد میں

سید کا لی بھگائی بھائی جوت اپنے گھر کی سیڑھی بن کا سلسلہ پیسے کیجے جا رہا کہ کریں اس صحن سر کی میں جوت چوکہ ہمارے

۱۶۳۔ عَجَفُ الْجُوفِ مَا نَكَرَ، اَوْ كُفُّ سِرِّهِ، كَمَا تَرَى فِي رِجْلِ الْخَالِصِ، اَوْ عَجَفَتْ خَالِصَةُ وَجْهِهِ وَغَابَ

وہ جائے ارتخاف کا استعمال استعارۃً ذلت پر لپی جوتا ہو دغا اور خُصْف کے معنی بذل اور ذلت اور فلاں یعنی کسی کو ذلیل

تاکہ میں آتے ہیں اور صاف بہ الارض کے معنی میں زمین میں غائب کر دیا دل، \*

اس آیت میں آنحضرت معلّم کے مخالفین کے مناب کا ذکر ہے اور سب پہلوؤں کے خسف کا ذکر کیا، مگر خسف سے مراد







۶۰ لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّعْوَةِ ۚ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ

ان لوگوں کی جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہر سی مثال ہو اور اللہ کی صفت نہایت بلند ہو اور وہ غالب

۶۱ لَّكُلِّكُمْ وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهِمْ دَابَّةً

حکمت والا ہو ۱۴۵۲ اور اگر اللہ لوگوں کے ظلم پر پکڑتا تو اس پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا

وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّتَعَدٍّ ۖ فَإِذَا أَجَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۚ وَلَا

لیکن وہ انہیں ایک وقت متروک ملت دیتا ہے جس جب ان کا وقت آجائے گا وہ ایک گھنٹی بھی بچے نہیں رہ سکتے اور

۶۲ يَسْتَقْدِرُونَ ۚ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ

اے جا سکتے ہیں ۱۴۵۳ اور وہ اللہ کے لئے وہ باتیں جو کرنا پسند نہیں کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جو

الْكِبْرِيَاءِ ۚ إِنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۚ لَآ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُّفْرَطُونَ

بیان کرتے ہیں بیکار کیلئے بھلائی ہو حق یہی ہو کر ان کیلئے آگ ہو اور یہ کہ وہ آگ سے بچے جا سکتے ۱۴۵۴

۱۴۵۴ لِّلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ جگر دہری جو قرآن شریف میں ہے ایسے کثرتہ شی (الشکوۃ ۱۱۸) اظہر ہواں مثل کے معنی حسن

مراویں ۱۰ اور اذیہ اس آیت میں دونوں جگہ مثل کے معنی وصف ہی لئے ہیں لہٰذا العیضات والظہیرۃ وہا الوصفات

یعنی آخرت پر ایمان نہ لائے وہ ان کی صفات نہایت بری ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات بلند ہیں اور کچھ حدیں ہستی مثال ہیں کہ

ہیں اور اصل فرض تو یہ تو جہد لانا ہو کر ان لوگوں کی حالت کیسی بری ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف وہ بات منسوب کرتے ہیں جتنے

بھی پسند نہیں کرتے لیکن ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ یہ سچے نہیں کوینہ کہہ کر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی یہ سچ

کہہ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف بہت بلند ہیں اور اس کی ذوات ان تمام باتوں سے پاک ہو کر ان باتوں کے لئے محبوب ہیں مگر

وہ ایک رنگ کا تصور ہو جو طوق میں پایا جاتا ہو اور حاق کی ذوات اس سے برتر ہو ۱۴۵۵

۱۴۵۵ اذابیہ سے مراد یہاں ایضاً کے نزدیک سب جاندار ہیں اور ایضاً کے نزدیک صرف وہی نام لوگ ہیں جو ظلم کرتے ہیں اور

ابن عباس سے مراد یہ کہ اذابیہ سے مراد یہاں مشرک ہیں (۱۰) اور گو یہ سچ ہو کہ اگر انسان تباہ ہو جائے تو دوسرے جانداروں کا

چرمان ان کی خاطر ہی پیدا کیے گئے ہیں کہ ان کی قزورت باقی میں عقی یہیں ظلم کا ذکر صاف بتا تا کہ مراد یہی ظن ہو کہ ظلم کر سکتی

یعنی انسان ۱۱ اور اس آیت میں ان خصوصیتیں کہ ان میں جو حالت دنیا کی کسی بھی کی تصور کیے ہیں یہی ظلم اس مذکور دنیا میں

پہل پہل ہندو کر زمین اس مثال نہی تھی کہ اس پر انسان باقی رہ کر یہ کہ انسان نے اپنے خدا کو باطل میں اور ساری دنیا ظلم کا

شرک اور عصیت میں گرفتار ہو کر تھی مگر باوجود حاقی طور پر نہ تا پر سرت وارد ہو گئی اس لئے یہ اس قابل تھی کہ اسے ویسے بھی شادیا جاتا

مگر اس موت سے اس آسانی پر ایش سے ان سے جو ایس کا ذکر صاف صفا کہ میں دیکھ کے انہیں جو ۱۴۵۶

۱۴۵۶ مضاف طوط کے خط کے معنی شک میں بیان ہے کچھ ہیں اور اس لئے کہ معنی آگے بڑھنے میں ضرورت نہ رہی اور ان کے

کے معنی اظہار یعنی جاری کرنا بھی ہیں اور اس کے معنی شک کرنا اور بھلا بھی آتے ہیں ما اقرط من القوم احد او اقرط

یعنی کسی کی حرکت سے  
اور اس وقت کو اور  
کوٹھ کے لئے

مثل

اذابیہ سے مراد

لہذا یہی ہے

افراط



تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اِيْمَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَنَزَّاهُمْ الشَّيْطٰنُ اَعْمٰلَهُمْ فَهُوَ ٧١

اس کی قسم ہم نے تجھے پہلے قوسوں کی طرف (دور) بھیجے۔ پھر شیطان نے انہیں ان کے (بے) عمل یا چھ کر کے مکالمے سے روک دیا۔

وَلِيَهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَمَا أُنْزِلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا تَهْدِيَنَ ۝

آج ان کا دلیری اعلان کیلئے درونا ک دھک ہے۔ اور ہم نے تجر پر کتاب صرف اس لئے نازل کی کہ تو ان کے لئے

لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۖ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ٧٥

وہ باتیں کھوکھریاں کہہ جن میں معاذ اللہ اختلاف کرتے ہیں اور وہ ان لوگوں کیلئے ہدایت اور مسرت ہی ہو ایسا کہتے ہیں۔

اللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي

اٹھ ہی بادل سے پانی اُتاتا ہے پھر اسکے ساتھ ترین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے

ذَلِكَ لَا يَأْتِي الْقَوْمَ بِمَمْنُونٍ ۖ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ لَتُنذِرَكُمْ ۚ

ان لوگوں کیلئے نشان ہو جو سنتے ہیں اور یقیناً کتاب لے جا۔ لایوں میں سب ہی مرتب ہیں اس چیز سے

مِمَّا فِي بَطُونِهِمْ مِنْ ذَيْنَ فَارْتَوْدَمَ لَبَنًا خَالِصًا لِنَاغَا لِّلشَّرِّهِ ۝

جان کے پیشوں میں ہر گھر اور گھر کے ادرمیان سے خالص دودھ

افترط الشيء نسخاً دل، ہر مضطرب کے معنی آگے بھیجا ہوا اور اہانتاب میں ہر شایہ اور کتہ میں فراعنہ ہی آخری معنی ہے میں

ان کے اصرافاتِ فاساد کی تصویر یہاں کھینچی ہو کہ خدا کی طرف وہ باتیں منسوب کرتے ہیں جو اپنے لئے بھی پسند نہیں آتے۔ اسی کا

۱۷۱۔ پہلی جڑ تھوڑی۔ یہاں تک کہ نیک اور بزرگ لوگوں کی طرف چریاں منسوب کرنے لگے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ پی آہستہ آہستہ

دل کو ابھی معلوم ہوا تھا کہ یہ بہترین حالت تھی جس پر قوم بچ سکتی ہو۔

۱۔ کیاں بنایا اور کچھ بنی ہم مہرسل بیچے رہیں کچھ اب مہرسل بیچا اور کچھ بنائے جیسین کی لڑا ہے کے اور سلطان نے بہت مہرسلوں کو

اسی ملک کا ولی اور رفیق ہو +

۷۷؎ اچھے رسولوں کا ذکر کیا تو اب ساتھ ہی بتایا کہ باوجود پہلی قرص میں رسولوں کے آسمان کے اب ایک اور رسول کی ضرورت تھی

انکار میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں وہ اپنی دینی یعنی قرآن کے ان کا فیصلہ کر دے تمام دنیا کے اختلافات مذہبی کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ

لی دیک کے دہر سکتا تھا۔ اور چونکہ قرآن سب اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے اس لئے خود مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا

۱۶۵۸ء کو دہلی کے قلعے کی طرف سے ایک ہتھیاروں کا کاروان نکلا۔ اس میں ایک سو تیس آدمی، دو سو گھوڑے اور ایک سو بیس توپیں شامل تھیں۔ یہ کاروان کراچی پہنچا جہاں اس کی تحویل انگریزوں نے لی۔

[illegible][illegible]

۶۷ وَمَنْ ضَرَبَ الْفُجْزِلَ وَالْأَعْنَابَ تَخْتَلُّونَ مِنْهُ سَكْرًا وَرِزْقًا حَسَنًا  
اور کجیروں اور مانگوں کے پیروں سے تمہیں سے شراب اور چھارہ ختم حاصل کہتے ہو۔

۶۸ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّعْلِ أَنْ يَخْبُتَ  
یقیناً میں اس لوگوں کیلئے نشان ہو جس سے کام لیتے ہیں ۱۱۸۹ اور تیرے رب نے شہد کی کھجی کی طرف وحی کی کہ پھاڑوں

۶۹ مِنَ الْجِبَالِ يَوْتُونَ مِنَ التَّجَرُّ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِّ مِنْ كُلِّ  
میں مگر بنا ۱۱ اور دھتور میں اور اس میں جو وہ بناتے ہیں پھر تمام پہلوں سے

الْثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكَ ذَٰلِكَ يُخْرِجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابًا مُخْتَلَفًا  
کھا اور اپنے رب کے رستوں پر فرما ہوا ہی سے پہلے جا۔ ان کے پیشوں سے پینے کی چیز نفی ہو جس کے رب مختلف

الْوَانُ فِيهِ وَنُفَعَاءُ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝  
ہیں اس میں لوگوں کیلئے شفا ہو یقیناً اس میں ان لوگوں کیلئے نشان ہو جو منکر سے کام لیتے ہیں ۱۱۹۰

دودھ کی صورت میں غال اور بکرا شہد کھانے پر جو اپنی قدرت سے میراؤں کے اندر ایک کل پیدا کی ہو وہ اس چادر کو بدل کر تین چیزوں  
کی صورت میں بناتی ہو ایک غلام کو گہری صورت میں غل جانا ہو دوسرے خرچون چیراں کے بقا کا موجب ہو اور ان دونوں کے درمیان  
بیک تیسری چیز دودھ بن جاتی ہو جہاں ان کے پینے کیلئے ایک نہایت ہی خوشگوار چیز ہے جس اگر ایک اپنی زندگی کی ضرورت دودھ  
کیلئے انسان قدرت کی کل کا محتاج ہو اور خود اسے نہیں بنا سکتا خود وہ وحی کیلئے بھی اس کی اپنی کوشش کا در نہیں ہو سکتی +  
۱۱۹۰ اس کے مشک کیلئے دیکھو ۱۱۹۰ اور مشک اس چیز کو کھانا جو جس سے مشکا جاتی نشہ پیدا ہو دھواور اور اس سے خوش  
اس آیت میں پہلی آیت کے مضمون کو دہرایا گیا ہے کہ انسان پر کھانا کی زندگی کے بقا کیلئے ہر قسم کے اصل اللہ تعالیٰ ہی ہے انسان  
کیلئے پیدا کر رکھے ہیں ضرورت کا بقا نہ دہانی کے سامان بھی وہ خود پیدا کرتا اور انہیں انسان پر دھواور تاکہ وہ کسی چیز کا پیدا  
کرنا اس کی طاقت سے یا ہر وہاں پیدا نہ ہو چیز کو وہ استعمال کر سکتا ہو اور یہاں اس کے استعمال میں بسے اور اس کے استعمال کی  
کی طرف توجہ دانی ہو کہ خدا کے پیدا کئے ہوئے پھلوں سے انسان شراب بھی بنا لیتا ہے جو ان کا برا استعمال ہو کیونکہ اس کے نقصان  
پیدا ہو تاکہ اور ذوق حسنی سے لیتا ہو ذوق حق کے مقابل پر سر کرنا سے صاف اس کی پرانی کی طرف اشارہ کیا ہو اور حالانکہ  
ابھی تک شراب کی درست کا حکم نہیں آیا تھا کیونکہ یہ سورت کی ہر گریہاں جس دنگ میں سر کرنا ذکر کیا ہو اس سے صاف معلوم ہوتا  
کہ ذوق کریم کی ساری تعلیم ایک ہی اصول پر ہو +

شہد کیلئے بہت

۱۱۹۱ یہ تیسری مثال اس اصول کی وضاحت کیلئے ہو اور یہاں وحی کا ذکر صفائی سے کیا ہو۔ گو یہ وحی وہ مذہب کی ہر شہد کی بھی  
علم حاصل نہیں کرتی بلکہ شہد کھانے پر جو کچھ اس کی نفرت میں رکھ لیا ہو اسکے مطابق چلو کھلے پھروں سے شہرینی حاصل کر کے اسے  
دیکھ نہایت پسند کرتی ہو۔ جہاں وہ نہیں کیلئے موجب شفا ہو۔ انسان اپنے سارے علوم کو بچ کر کہ وہ چیز پیدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح  
جب انسان کی حاجت کیلئے اس کی شفا دہانی کیلئے ایک شہد کی ضرورت پڑتی ہو تو وہ متعدد بھی انسان کے علوم کیلئے حاصل



وَحَدَّثَنَا وَرَدُّكُمْ إِلَى الْبَيْتِ أَيَا الْبَاطِلِ يُكُونُونَ وَيَنْصُرُ اللَّهُ لَهُمْ

اور اس کی لغت کا دارالخوار

اور تمہیں یاگزہ چیزوں سے رزق دیا۔ تو کیا جھوٹ کو مانتے ہیں

٣. يَكْفُرُونَ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَكُمْ لَهَا لَهِمْ رِزْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

کہتے ہیں **مُکَلِّم** اور **مُکَلِّم** کے سامنے ان کی عبادت کہتے ہیں جو انہیں آسمانی اور زمینی سے ملنے والی کوئی کتاب

٢٠ شَيْءًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۚ فَلَا تَحْزَنُوا لِلَّذِينَ الْأَمْثَالُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ

نہیں رکھتے اور نہ ہی کھجانات رکھتے ہیں میں اشد کیلئے شائیں دہناؤ اشد جا سکتے اور تر نہیں ہوتے ۱۶۶۴

منی بعض سے یہ بھی لے جس کے سچے مولوں کو تمہیں اپنے بار بار کہنا چاہئے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کہ کھنڈر صلہ سے غلام  
 کہ نہیں وہ کا ناد و جو جو دیکھا ہے تورا وہ وہاں باس ہوتا تو خود پہنچتے ہو یہی وہ بھی منی ہو سکتے ہیں کہ نظام عالم اس طرح کی سادات  
 پر نہیں سکتا کہ سب میں مال و دولت ہر جہت سے ہوں لے فرق مراتب دیکھا ہو اور سقاہ و روحانیت میں اس فرق کا ذکر کیا  
 اس نے کیا کہ پچھلے کتب میں شہد کی کھلی کی طرف دیکھ کر دیکھا گیا تھا کہ دھنی تکی جو سامان انسان کیلئے کیا سکتے ہیں وہ انسان  
 ہنی کوشش سے نہیں کر سکتا تو اس پر اعتراض ہوتا تھا کہ ہر شخص کو خود ہی کیوں نہیں ہر جاتی و سادات کا یہ اعتراض ذوق شریف میں  
 منتہی بھی ہر شخص توفیق شہادتی و دل اللہ داد خاتمہ ۱۲۵ ہنسی سے اس مثال کو ترک کرنا چاہیے یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں  
 کہیں کی طرف منسوب کہتے ہو +

[illegible]

ہر آیت میں ہمیں اختلاف مراتب کی طرف ہی توجہ دلائی ہو چکا ہے۔ سب انسان ایک ہیں، مگر ان میں کوئی مرد ہے، کوئی عورت کوئی باپ کوئی بیٹا کوئی خیر ہے کوئی شر۔ ہر آدمی جو یہ حق و حقیقت مراتب پر نظام عالم کا دائرہ دیکھ رہا ہو وہ اس خیر و شر کے معنی میں جتنی کسی کے اندر کے متقابل باتوں کے داخل پیمانے میں بہت چستی کا ذکر کیا اور رسمی لئے، اچلی تاہم یہ سب کھول کر ان کی بہت چستی کا ذکر کیا۔

۱۹۶۱ء ایٹل کی جنگ بھی ہو سکتی ہو، وہ اس صورت میں ایٹل سے مراد چوٹی کی اس کے شریک بننا، وہ چھٹی برا  
کھنڈ چھوڑا، چہ گئے غلبہ کیا، اے ادا (الباقی ۲۰) اور یہی زمین جو اس سے مراد ہیں اور جو اسے شل کی چھٹی  
گیا، وہ اس صورت میں مراد ہے چوٹی کی کسی دوسرے کو اس جیسا دکھا جائے گا، دوسرے جیسا۔ یا یہ کہ اس کی صفات  
ہیں کسی کو شریک دکھا جائے گا۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عِبْدًا اعْتَلَوْا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ

اشیاءیک غلام کی مثال بیان کرتا ہے جو وہ دھوکے، احتیاء میں ہو کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتا بلکہ وہ جو جسے ہم نے

مِنَّا رَزَقْنَاهُ قَاسَمًا فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ لِمَنْ

اپنے ان سے رزق دیا ہے سرودہ اس سے چھپا کر اور نظا ہر خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں، سبستیف

لِلَّهِ ذُلُّ الْأَكْثَرُ هُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا زَكِيًّا

اشیاءیک ہر گھان میں سے اکثر نہیں جانتے ۱۶۹۵ اور اشد و آدمیوں کی مثال بیان کرتا ہے

أَحَدًا مِمَّا أَتَاكُمْ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاةٍ أَيْمَانًا يُؤَجِّلُهَا

ایک ان میں سے گروہ کو کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتا اور وہ اپنے ایک پر جو جبہ حرا سے بیٹھا ہو کوئی اچھا نہیں

لَا يَأْتِيهِمْ مِنْ هَٰؤُلَاءِ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْتِيهِ الْعَلَاءُ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

کہ نہیں آتا کیا وہ اور ایسا شخص برابر ہیں جو انصاف کا حکم دیتا ہو اور وہ سب سے رستہ پر ہے ۱۶۹۶

لا زادہ میں کی شد

۱۶۹۵ یہ کا (زادہ) میں کی مثال (۱۶۹۵) اور فرض رہی جو اس کا ذکر پہلے ہوا جب کا فرض میں ہی یہ فرق بین اور اول

کے ساتھ ان کا کیا نسبت ہو سکتی ہو اور یا رزق جن سے مراد وہی کسی جو امداد ہے مدق جن دیا ہو وہ صلبہ وہی مسلم جو انکی

آیت کے آخری الفاظ اسی کے ثبوت میں اور مٹا اچھ کرنا اپنے قوت کو قوت کی خدمتوں کا کسم اور چروا ہے مال کو اور کا فرض شد

ملک جو اس لئے کہ جن چیزوں پر اسے حکومت کرے کیلئے بنایا گیا تھا وہ اپنے آپ کو ان کا حکوم اور ان میں اپنا مبدو اور ہم و بنانا

ہو اور مدد دینا دینا یعنی اس لئے کہ جس فرض کیلئے اس کے اندر علی درجہ کے قوت رکھے گئے تھے ۱۰۵۰ سے چڑھائیں کرتا

اس لئے اسے نتیجہ کی کہ نہیں ملتا نہ نقد نعمت ماکسبوا علی شفی (ابراہیم ۱۸) +

۱۶۹۶ اکل نکل وہ ہے جو سب سے اس کا جو کچھ کرے اور کچھ نکلے یعنی جس تک گیا ۱۸۰۰ دیاں مراد وہ جو وہ سرے پر

نکل نکل

ہو جو وہ سرے کیلئے بنز دل جمالی کے ہو کہ اس کا جو کچھ اسے اٹھانے کے دل +

۱۷۰۰ مثال بھی یہی ہی ہو جیسی اس کے پہلی گریباں من یا من بالعدل و هو علی صراط مستقیم سے زیادہ وضاحت

کری ہو بعض نے ان الفاظ کی وجہ سے یہ خیال کیا ہو کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور ابھر سے مراد بت ہیں اور یہ پہلی

مثال کو بھی یہی ہو تھا اس کی مثال کسی چیز کے نہیں دی جا سکتی جیسا کہ ایسی خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلا تعبدوا

اللہ الا مثلاً اس لئے من یا من بالعدل سے مراد رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہیں اور آپ ہی صراط مستقیم پر ہیں اور اس مثال

میں اسی خصوصیت کی طرف توجہ دلائی ہے جس کا ذکر اس رکن میں ہوا یعنی اور جہ لا یات یغیرہ میں یہی بتا دیا ہے کہ کافر اپنے

کسی قصہ میں کامیاب نہ ہو گئے +

۱۱  
ع  
۱۲  
بدھ کا اٹھار

۷۷ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا أُنْتِ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ

اور آسمانوں اور زمین کے غائب شدہ کو بھی جو اور اس ٹھوکی کا سالانہ کے جھپکے کی طرح ہی گلاس سے بھی

۷۸ أَقْرَبُ إِنَّ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ

قریب بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۵۶۶ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کی پیٹوں سے

أُمْتِهَتْكُمْ لِتَعْلَمُونَ شَيْئًا ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ

پہنکایا تم کو بھی نہ جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیتے

۷۹ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ

تاکر تم شکر کرو ۱۵۶۷ کیا یہ پرندوں کو نہیں دیکھتے

۷۹ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ کہ اللہ نے تم کو بھی دیکھ کر دیکھنے کو کہتے ہیں اور تم ان پر بھی کی چکا رہے ہیں بلا جادو، دیکھو وہ بھی جہت سے ہوتی اور دیکھو الجسام سے مواد اس کا جہت سے آیا ہوا ہوا تھا وہاں سے آج بھی وہی آج بھی دیکھنا کہ ایک بہت قلیل وہ تفکر چاہتا ہو مگر وہ ساحت جب آئے گی تو اس سے بھی جلدی آجائے گی یہ ایک بات حق جان کے دہم رہیں نہ اس کی حق اس لئے فرمایا کہ اس سے بھی جلدی آجائے گی جو تمہارے دہم میں آئے کہ

توین کریم کا تسلسل مضمون اس سے ظاہر ہو کر اس طرح یہاں پھر اس ساحت کا ذکر کیا ہو جو اس سورت کا اصل نشانہ ہیں ان طوف سے پہلے آیت میں ان الفاظ میں تو یہ دانی حق افی امہ اللہ فلا تستعجلوا۔ پھر تھے کہ کعب کے شروع میں آیت ۲۶ میں کہ لہوں کا ذکر کر کے فرمایا تھا انہم العذاب سے جہت لا یشعرون پھر اسی کعب کے آخر میں آیت ۳۳ میں فرمایا اصل ینظرون الا ان تا یمم الملائکۃ اذ یاتی امراءہا پھر چھ رکعت میں آیت ۳۵-۳۶-۳۷ میں مختلف قسم کے مضامین کا ذکر کیا جو ان پر آئیے تھے اور اب پھر اس ساحت کا ذکر کرتا ہے جو ساحت کبریٰ یعنی قیامت کے لئے بطور ایک نذر ہے کہ وہ بھی وہی وہی ہو کہ اس کو ان کی کفری آیات میں صاف طریقہ کا فرق کے پھر دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شواہد کا ذکر ہو

۷۹ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ کہ اللہ نے تم کو بھی دیکھ کر دیکھنے کو کہتے ہیں اور تم ان پر بھی کی چکا رہے ہیں بلا جادو، دیکھو وہ بھی جہت سے ہوتی اور دیکھو الجسام سے مواد اس کا جہت سے آیا ہوا ہوا تھا وہاں سے آج بھی وہی آج بھی دیکھنا کہ ایک بہت قلیل وہ تفکر چاہتا ہو مگر وہ ساحت جب آئے گی تو اس سے بھی جلدی آجائے گی یہ ایک بات حق جان کے دہم رہیں نہ اس کی حق اس لئے فرمایا کہ اس سے بھی جلدی آجائے گی جو تمہارے دہم میں آئے کہ



۸۱ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ الْجِبَالِ اَنْۢبَاءًا وَجَعَلَ

اور اللہ نے تمہارے لئے اس سے جو چٹانیاں بنائیں اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھتیاں بنائیں اور تمہارے

لَكُمْ سُرَابِیۡلٌ یَّعْنٰی كُمُ الْحَرِّ وَسَرَابِیۡلٌ یَّعْنٰی كُمُ بَاسِكُمۡ كَذٰلِكَ یُنۡزِلُ

لئے کپڑے بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور دیکھو! کپڑے جو تمہیں سردی جنگوں میں بچاتے ہیں۔ اسی طرح وہ تم پر بھی نازل

۸۲ فِیۡعَمَتِهِۦ عَلَیۡكُمۡ لَعَلَّكُمْ تَسْلَمُوۡنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ سَاعِلَیۡكَ الْبَلَاءُ

کے پرکار کرنا ہے تاکہ تم کو فائدہ پہنچا دے اور اگر تم نے ہٹ کر دیکھا ہے

۸۳ الْیٰۤیۡنِیۡنُ ۝ یَعْرِفُوۡنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ تَعَزَّیۡتُمْ مِّنْهَا وَآلَکُمُ الْکُرۡفُ

پہنچا دینا ہے اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں مگر اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر ہیں

نہ دیکھا جائے اور دشمن کو نہیں پہچانتے اور اللہ کی نعمت کو انکار کرتے ہیں۔ ۱۰۹۱ میں یہی اللہ ان کی نعمت کو انکار کرتا ہے اور ان کو

عَنْہُمۡ بِالْحَقِّ ۱۰۹۱ اور کبھی نہیں سمجھتا کہ جو اللہ نے ان کو عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

اسی کا نام ہے استغناء کے معنی میں استغناء جو کہ چاہنے کا معنی ہے اور ان کو عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

۱۰۹۱ میں نعمت کا نام ہے اور ان کو عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

اور نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

اصوات جیہ صرف کی طرح جو کہ ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

اثاث اثاث کے معنی میں بہت ہے اور ان کو عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

کہا جاتا ہے اور اس کا واحد کوئی نہیں ہے اور ان کو

اللہ تعالیٰ نے ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

سے کس طرح عطا کر سکتا تھا اور ان کو

۱۰۹۱ میں یہی اللہ ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

ان دونوں باتوں میں سے کسی ایک کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

اور اس آیت میں اس کے ساتھ اور عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

اس آیت کے آخر میں پہلی روحانی نعمت کی طرف صاف توجہ دینی چاہی تاکہ ان کو عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

جو تمام نعمتوں کی طرح ہے اور ان کو عطا کیا ہے اور ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

آیت کا خاتمہ تسلیم کر لیا جیسا کہ اسلام میں یہ اسلامی میں داخل ہو جاوے جس سے مراد روحانی سلامتی جو دراصل آیت میں

فان تو ان کو انکار کیا اصل میں انہیں کو صاف کر دیا اور ان کو

۱۰۹۱ میں یہی اللہ ان کی نعمت کو انکار کرتے ہیں اور ان کو

استغناء

نعمت

صوت - و جہ

اثاث

یہاں

نعمت

نعمت





الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

وہ جنہیں سے گفتگو کیا اور اللہ کی عطا سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھا کر دینگے اس لئے

۱۹. كَانُوا يُفْسِدُونَ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدٌ عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَخُفَّا

کردہ فساد کو دیکھتے تھے اُدھر جس دن ہم ہر امت میں سے اپنے اپنے انداز سے ہی ایک گواہ کھڑا کرونگے اور تجھے

بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَؤُلَاءِ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰكَ الْكِتَابَ تَبَيَّنَّا لَكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى فِي

ان پر گواہ لائے اور ہم نے تجھ پر کتاب اتاری ہے (۴۰) ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والی اور فرمانبردار

٩. رَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي

کیلئے حمایت اور رحمت اور خوشخبری (سہ) لے لے اللہ تمہیں عدل اور احسان اور قریبیوں کو دینے کا حکم دیتا ہو

الْقُرْبَىٰ وَيَهْجَىٰ عَنِ الْفِتَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اور پھیلائی اور برائی اور زیادتی سے روکتا ہے وہ نہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو ۱۷۱

۷۷۱۔ کائن کا جرم صرف خود کو گناہنا نہیں بلکہ دوسروں کو گناہ کی راہ سے روکنا بھی ہو اس لئے عذاب پر عذاب بڑھایا۔

۱۶۶۔ اس آخری آیت میں وہی ذکر کر کے چوتھی آیت میں کیا حقائق ان کریم کا ذکر کیا جس وحی الہی کا انکا مہر ہوا تھا۔ اور یہی

مجلسِ رکوع کے حضور سے تعلق قائم کیا۔ صدقاً ان کریم کا تجلیا نا اعلیٰ شوقی ہونا اس لحاظ سے کہ تمام اصولی مذہب کو اس میں کوئی ٹکڑا

بیان کیا اور تمام مزدوری تعلیم کے لیے کہاں کو پہنچائی اور تمام اصول باطلہ کی کھول کر تردید کی +

پہلی آیت میں جب قرآن کریم کو تجلیانِ لعلی میں کہا تو اب اس کی جامع تعلیم کا ایک نمونہ پیش کیا ہو۔ اور اس آیت

[illegible]

اچھے نیکو کے ساتھ نیکو کرتا اور احسان کے عوض احسان دیکھ کر اچھے احسان دینے والے کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

سادہ زندگی کے خیال کے حامل۔ اور اتباعِ غنی، تقانی سے مراد صرف وہ قسموں کو دیکھنا جس کی اصل وراثت سے مراد غنی اور غنی کی

جو جس سے سب نیکیاں پیدا ہوتی ہیں بلکہ ایسا اچھا مرد ہے جیسے ذی القربیٰ کا ہوتا ہے۔ قرعیں کو، منافق کسی احسان کے خیال کے

نہیں دیتا۔ یہ بھی نہیں بھتا کہ میں کوئی نئی کڑا ہوں بلکہ یہ ایک فطری خواہش کے ماتحت ہوتا ہوں۔ یہ تیسرا مرتبہ ہے جانتا ہوں کہ

یہی انسان میں خدایٰ خدیش کی طرح بن جانے کا نام کہ جب انسان باہر کرتا ہو تو آخر ہوتے ہوئے وہ اس کی طبیعت کا جذبہ بن جاتا ہے۔

ہے پس انسان اس قدر احسان کی عادت کرے اور اس قدر بار بار اس کا اعادہ کرے کہ آخر پہنچے ہوئے احسان کرنا اس کی طبیعت میں پیدا ہو جائے۔

وہ اس کی لمبی ہو جائے ، اور وہ اس میں سب کچھ سمٹا دے گا اور کیا یہی ہر ایک لہجہ جاب و دیج کے لوگوں کا انداز ہو

چند ہزار سال پہلے، دو کوسری کم سنگھار پر سائیں اور اس کا استعمال کیا جاتے تھے۔ اس کے بعد اس کی پوری دنیا میں پھیل گئی۔

وہی سب سے پہلے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ

اللہ کے عہد کو پورا کرنا جب تم عہد کرو اور تمہو کو ان کے پکائیے بعد سے توڑو اور تم

اللَّهُ عَلَيْكُمْ كَيْفَ لَدِيقِ اللَّهِ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَضَتْ غُرْلَهُمْ

اللہ کو اپنا خاص کر کے ہو جبکہ اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۱۱۱ اور اس صورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو طاقت خف کے کمان

بَعْدَ قُوَّةٍ أَهْلُهَا ثَابِتُونَ وَإِيْمَانُكُمْ دَخَلَ كَيْتُكُمْ أَنْ تَكُونَ أَهْلُهَا مِنْ أُمَّةٍ

براستہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہو تمہاری قوموں کو آپس میں فساد کا موجب بنالیتے ہو اسنے کہ ایک جماعت دوسری جماعت کے بیکر

إِنَّمَا يَبْلُوَكُمْ اللَّهُ فِيهِ وَلِيَبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

اللہ پہلے صرف تمہیں آزما رہا ہے اور وہ ضرور تمہارے لئے قیامت کے دن وہ باتیں کھول کر بیان کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے

غشاد قوت ٹھوس ہے پیدا ہوتا ہے۔ منکوت غصیب سے بھی قوت وہم سے شوت کا اثر دو مہرے انسانوں پر بہت کم پڑتا ہے اور وہ اس میں ظلم کا رنگ بہت کم ہوتا ہے نفس کے اثر کا اثر وہ سبج ہو جاتا ہے اور غرنا اس سے دوسرے انسانوں کو تکلیف پہنچا کر جسے شیعہ مظاہر دنیا میں کرتے وہ ہم سے پیدا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے قوموں کی قومیں درملوں کے ملک صرف ایک ہم کے آفت تباہ کر دیتے جاتے ہیں اور یہ تینوں قومیں اگر حالت اعتدال پر آجائیں تو انسان بدی کی تمام ہاں سے بچ سکتا ہے حضرت قرظبن عبد العزیز نے اس آیت کو خطبہ جمعہ کے آخر میں داخل کیا

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور استعارۃً مَعْنَى كِي بِمَاجَا كِي اَلَّذِي يَنْقَضُونَ عَهْدَ اللَّهِ اَلْبَقِيَّةُ ۱۲۰ يَنْقَضُونَ عَهْدَهُم اَلْاَغْلَالُ ۱۲۰ اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

نَقَضَ ۱۱۱ نَقَضُوا نَقَضُوا اِجْرَامِ كِي ضِدِّ هُوَا وَرَاسِ كِي مَعْنَى هِيَ اِيكِي جِرْ كِي اِجْزَا اَلْاَلْ اَلْاَلْ كَرُوْنَا اَوَّلُ كَبِيرُ دِيَا . . . . . اور

۹۳ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِكُلِّ بَشَرَةٍ بَصِيرَةً وَكَهِنَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَدْعُوا بِهِمْ مُنَاجِيَهُمْ فَذَلِكُنَّ أَصْحَابُ الْغَيْظِ وَاللَّهُ غَافِلٌ عَنِ السَّافِهِينَ

اور اگر خدا چاہتا تو تمہیں ایک ہی کر دے۔ بنا دیتا۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہو کر ہی میں چھوڑ دیتا ہو اور جو بتا دیتا ہو کہ وہ اپنے من کے مطابق ہے۔

۹۴ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَعْوَالاً بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمُ بَعْضِكُمْ بَعْدَ بَعْضٍ

جو تم عمل کرتے تھے اور اپنی قسموں کو آپس میں خدا کا موجب و بنا قرار دے کر دھما، کوئی قدم بھی پیچھے

۹۵ تَبَوَّءْتُمُ آيَاتِنَا وَقَوْلَ السُّوءِ إِذَا مَدَّ يَدُهُمْ نَبِيُّكُمْ إِلَيْهِمْ لِيُنْفِذَ إِلَيْهِمْ مَا فِي خُزُنِهِمْ إِنَّهُمْ عَلَى بَعْضٍ عَظِيمٍ وَلَا تَشْتَرُوا بِإِيمَانِكُمُ اللَّهُ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اپس جاتے اور تم تحریف کا نعرہ چکے اس لئے کہ تم نے، لشکر راہ سے روک دیا اور تمہیں بڑا عذاب ملے گا اور اللہ

تَشْتَرُوا بِإِيمَانِكُمُ اللَّهُ ثَمَنًا قَلِيلًا إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

کے عہد کے عوض تمہاری قیمت دو جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر اور تمہیں کچھ علم ہے

عدالت سے کٹا یہ جو بھی دخل دے گا،

ادبی۔ دنیا کے ہر جس کے بعض میں ایک چیز ملے گی اور ترقی کی۔ اور مادی سے مراد یہاں جو نعمتیں زیادہ یا مال میں زیادہ

تفرقہ پر ایک مثال

بنیادی میں اور مفسر میں ایک عورت کا ذکر ہے جو کہیں تھی جو دن بھر کات کات کر شام کو توڑ دیتی تھی اور یہ اس کا جنون

تھا۔ اگر سیاق بتا دے اور اس کی ہی رعایت کا مادہ وغیرہ سے جو کہ ایک مثال کے طور پر جو خاص عورت کا ذکر قصہ میں ہے، گویا

پچھلی آیت میں جو فرمایا تھا کہ جب اللہ سے عہد کیا ہو یعنی ایمان لے کر ہو تو اسے پورا کر دو یہاں بتایا کہ اسے پورا کر دینا تو اس کی اس عورت

کی مثال جو کات کات کرے، ٹکڑے ٹکڑے کر دے بظاہر ایک جنون کا فعل ہے مگر بنیاد میں کتنے عقلمند کہنے والے ہیں جو اس فعل کا

ارتکاب کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے ایک حالت کو کھڑا کرتے ہیں پھر حاس کی بڑبڑاؤ کو، کھینچتے ہیں مسلمانوں کو جس بات سے بچنے کی

ضرورت کی تھی انہوں نے اس کا ارتکاب کیا۔ اور اپنے ہی افعال سے اپنے لئے کراسے کام کو بگاڑا۔ اور جسے زیادہ نقصان پہنچا

وہ اسی بات سے پہنچا جس کا ذکر کیا ہو یعنی باہر اہم اقل ف اور ایمان سادہات کو کہ تفرقہ کرنا جو ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔

اس وجہ سے کہ ایک جاہل اپنے آپ کو دوسری جاہل سے ذریعہ دست و کھنچتے ہو یا اس لئے کہ وہ ذریعہ دست ہو جائے یہی مسلمانوں کی

بیاد ہے جو جس نے انہیں موجودہ حالت تک پہنچا یا جن کی دنیا پر پہلی ہوئی حکومت اس جنون عورت کی سرکستہ کی طرح ٹکڑے ٹکڑے

ہو گئی۔ مگر اب بھی اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں لیتے انہوں نے اپنا کھریاں جو مقررہ کے طور پر جو جاہل جاہلیت کا ذکر کرنا

عام طور پر بنیادی روش کا ذکر یہ مسلمانوں کو خاص حکم میں یا میں آیت ۱۴ میں ہے جو جاہل جاہلیت میں ہے۔ روح عام تھا کہ

معاہدے میں دوسرے ٹکڑے کو تم ذرا اپنے آپ کو دوسری سے طاقتور بناتی تو سب سادہات کو بالائے طاقت کے دیتی۔ یعنی جیسے

تھا روپ کی حالت ہے کہ جس قوم کو کڑہ دیکھا اس کے ساتھ معاہدہ رومی کا فائدہ کا لیا گیا جاتا ہے جو

میں کے قاتل کو قدامت چھوڑ دیتا تھا۔ صاف بتاتا ہے کہ یہ مسلمانوں کا ذکر یہ کرنا کہ اللہ تمہیں بھی اپنی فسادات سے پس بگا

اور یہ وہ اللہ کی راہ سے دیکھنے والے ہو جائیں گے۔ راہ مفسر اب بھی ان پر آئے گا؟ کیا حق اسی حکم کی خلاف ورزی

کی سزا تو ہم نہیں؟

اہل جاہلیت اور  
مفسر کا کہنا ہے  
کی حالت



۱۰۶ **وَقَالُوا مَطْمَئِنَّا بِمَا أُولَئِكَ فَعَلُوا**

جس وقت ان کے یہاں شکار تھا کہ وہ وہاں سے میرا کیا جائے اور اس کا دل ان کے ساتھ ملے ہو لیکن وہ

۱۰۷ **فَعَلُوا مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا كَانَ**

جس کا جو چیز کمال ہے تو یہاں تک کہ ہم نے ان کو یہاں سے ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

۱۰۸ **لَا يَخْلُفُ عَهْدُ اللَّهِ لَهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۚ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَنْجَلِمُ**

نہایت کی آفت پر توجہ دی اور کہ شکار وہاں سے ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

۱۰۹ **الْمُحْسِلِ قُلُوبِهِمْ وَتُؤْمَرُ بِهِمُ الْوَالِدَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ۚ لَا جَرَمَ**

اور ان کے دلوں پر جو اس کی آفتوں پر شکار ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

۱۱۰ **أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الَّذِينَ يَنْجَلِمُ**

کہ وہی آفت میں نقصان اٹھائے ہیں اور یہ آیتوں کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

**مَا قَاتَلُوا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَازٍ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الَّذِينَ يَنْجَلِمُ**

دیا گیا ہے کہ ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

**وَالَّذِينَ يَنْجَلِمُ**

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے اور ان کے لئے کیا ہے

۱۱۰  
مکر و نکر و نکر

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ بِجَلْدٍ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوْفَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

جس دن ہر شخص اپنی ہی ذات کیلئے جلد کا کرہا آئے گا اور ہر شخص کو اس سے کیا پھرا دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم

يُظْلَمُونَ وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قُرْبَىٰ كَانَتْ أَمْنَةً مَّطْمَئِنَّةً يَّاتِيهِمْ رَزْقُهَا

نہیں کیا جائیگا مثلاً ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن اور طمینان کی حالت میں تھی اس کی روزی ہر گھنٹے

رَعْدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعَمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا

اُس کے پاس ہر طرف سے آتی تھی پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کا انہیں ذائقہ دیا کہ اُسے جھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھا یا اس کی دیکھ

يَقْنَعُونَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ

جو وہ کہتے تھے ۱۱۱ اور انہیں اُس ایک رسول انہی میں سے آیا تو انہیں سے جھٹلا کر انہیں سے نفرت پیدا کر دی اور انہیں سے ظالم تھے

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا لِعِمَّتِ اللَّهِ إِنَّ كُنُودَ النَّاسِ عُتْبَةٌ وَنُورٌ

سو اس سے جو تمہیں اللہ نے دیا جو حلال اور طہیز ہے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہو اسی کی عبادت کرتے ہو

وَمَنْ كُفِرَ مِنْكُمْ فَأَسْبَغَ بِسُوءِ مَا رَزَقَهُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا لِعِمَّتِ اللَّهِ إِنَّ كُنُودَ النَّاسِ عُتْبَةٌ وَنُورٌ

اور جو کفر سے تمہیں سے کٹا ہو اسے اس سے بدترین چیز سے کھلاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہو اسی کی عبادت کرتے ہو

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ بِجَلْدٍ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوْفَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

جس دن ہر شخص اپنی ہی ذات کیلئے جلد کا کرہا آئے گا اور ہر شخص کو اس سے کیا پھرا دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم

يُظْلَمُونَ وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قُرْبَىٰ كَانَتْ أَمْنَةً مَّطْمَئِنَّةً يَّاتِيهِمْ رَزْقُهَا رَعْدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

نہیں کیا جائیگا مثلاً ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن اور طمینان کی حالت میں تھی اس کی روزی ہر گھنٹے

فَكَفَرَتْ بِأَنْعَمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

اُس کے پاس ہر طرف سے آتی تھی پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کا انہیں ذائقہ دیا کہ اُسے جھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھا یا اس کی دیکھ

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ

جو وہ کہتے تھے ۱۱۲ اور انہیں اُس ایک رسول انہی میں سے آیا تو انہیں سے جھٹلا کر انہیں سے نفرت پیدا کر دی اور انہیں سے ظالم تھے

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا لِعِمَّتِ اللَّهِ إِنَّ كُنُودَ النَّاسِ عُتْبَةٌ وَنُورٌ

سو اس سے جو تمہیں اللہ نے دیا جو حلال اور طہیز ہے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہو اسی کی عبادت کرتے ہو

وَمَنْ كُفِرَ مِنْكُمْ فَأَسْبَغَ بِسُوءِ مَا رَزَقَهُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا لِعِمَّتِ اللَّهِ إِنَّ كُنُودَ النَّاسِ عُتْبَةٌ وَنُورٌ

اور جو کفر سے تمہیں سے کٹا ہو اسے اس سے بدترین چیز سے کھلاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہو اسی کی عبادت کرتے ہو

جادو کے کلمے

جدال

جدال

لباس

اہل کی سزا

۱۱۵ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَخُمُ الْخَنَزِيرِ وَمَا اِهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِرَبِّهِ

میں نے تم پر صرف مردار اور خون اور خوک کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے نام پر سجدہ کرتا ہے

۱۱۶ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

پھر جو شخص ناچار ہو کر کھائے یا پھر وہ جس سے بھگنے والا ہو تو ایک خدا بخشنے والا ہے اور اس سے جو تمہاری زبانیں نکلے

اَلَيْسَتْ كُمُ الْكُذِّبَ هَذَا لَحْلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِنَقَاتٍ وَاعْلَى اللَّهِ الْكُذِّبَ

بیان کہ جو چیزیں کھانے کے حلال ہیں اور یہ حرام تاکہ اللہ پر بھڑکتے

۱۱۷ اِنَّ الْاِيْنَ يَنْفَتِرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِّبَ لَا يَعْلَمُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَكُمْ عَذَابٌ

وہ لوگ جو اللہ پر بھڑکتے ہیں کایا سب دھڑکتے تھوڑا سا مال ہے اور ان کے لئے عذاب

۱۱۸ اَلْيَوْمِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا وَاَحْرَمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَنَنْتُمْ

مذہب جو اسی دن پر جو یہودی ہیں ہم نے وہی کچھ حرام کیا تھا جو تم پر پہلے بیان کر چکے ہیں اہم ہے ان پر ظلم نہیں کیا

۱۱۹ وَلٰكِنْ كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ تَتْلُو رَبِّكَ لِلَّذِينَ عَلِمُوا السُّورَ بِحَالِهِ

لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے تھے پھر یہ تیرا رب ان لوگوں کیلئے جو نادانی سے یہی کر رہے ہیں

۱۲۰ ثُمَّ تَابَ لَكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَاصْلَحُوا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ

پھر اس کے بعد تم کو بخش دیا اور اصلاح کر لیتے ہیں یقیناً تیرا رب اس کے بعد حفاظت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

جو کہ تو کہ سات سال کا قید خانہ میں کی پیشگوئی پہلے سے ہو چکی تھی خوارق رب تعالیٰ السماء بعدا خان میںین (الذخائر ۱۰۱) اور

خوف ایک اس لحاظ سے کہ اسلام کی قوت و دھڑکتی تھی خوارق رب تعالیٰ وہ مسکن مدینہ میں مسلمانوں کی ہجرت کی وجہ سے تھامت کے ڈک جانے

کا خوف تیسرے آئندہ جنگوں کی وجہ سے خوف امن و امان کی جگہ جو کہ اور خوف کفرین منت یعنی خوارق رسول کی منافی میں

انگلی آیت میں صاف ذکر کر دیا ہے کہ ان کی حمایتیں ختم نہیں ہوتے اور کچھ بھی یہ لفظ کسی بدستی پر صادق آئے ہیں +

۱۶۹۳ اہل کہ جو قرآن کو افرا کہتے تھے انہیں بتایا کہ جو حق ہو اسے تم فرما کہتے ہو اور حد و انحراف کرتے ہو چنانچہ فساد کی علت

و حرمت کے شق وادھ تعالیٰ پر یہ افرا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میں اس حکم دیا ہو ان کی آیت میں اسے اور صاف کیا ہے +

۱۶۹۴ سورۃ الاحقاف ۱۴۰ میں بیان پر چکا جو اس سے معلوم ہوا کہ سورۃ الاحقاف اس سورت سے پہلے نازل ہوئی تھی +

۱۶۹۵ انرا اور خدا کے ذکر کے ساتھ یہ شامت بھی کر کے تم جہالت کے بہتے کام کر رہے ہو مگر یہ کہ اور اصلاح کرو تو اللہ تعالیٰ

ذہرے یہ منہ بخش دے گا بلکہ تم پر ظلم بھی کرے گا +



۱۲

ابراہیم علیہ السلام کی شان اور  
مردوں کی عظمت

۱۲۱ اِنَّ اٰرَٰهِيْمَ كَانَ اٰمَةً قَائِمًا طَوَّعًا وَجَعَدًا ۝ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الشِّرْكِ يَنْ شَاكِرًا اٰلِهَتِهِ

۱۲۱ ابراہیم ایک امام اللہ کا فرمانبردار راست و حق اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا ۱۱۹۹ ابراہیم علیہ السلام کی شان اور

۱۲۲ اِجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ اِلَىٰ رِجْوَاهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۝ وَاتَّيْنَاهُ فِي الدِّيَارِ حَاصِنًا ۝ وَاتَّ

اس نے اسے چن لیا اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کی اور ہم نے اسے دنیا میں جلائی دی ۱۲۱ اور وہ

۱۲۳ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنْ اَتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

آخرت میں تقیہ نیکوں میں سے ہو گئے ۱۲۳ ہم نے تیری طرف وحی کی کہ ابراہیم کی راستہ کے مذہب پر

۱۲۴ حَنِيفًا ۝ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ تِلْكَ السَّبْتِ عَلَى الَّذِيْنَ اٰخْتَلَفُوْا

چلو اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا ۱۲۴ سبت دکا دال احرف ان لوگوں پر ڈالا گیا جنہوں نے اس میں

فِيْهِ ۝ اِنَّ رَبَّكَ لَيَكْمُرُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَمَّا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اختلاف کیا اور تیرا رب قیامت کے دن ضرور ان میں ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے ۱۲۴

۱۲۵ اِنَّ اٰمَةً جَاعَتُ كَوْنَهُ ۝ اَوْرَا مَدَا فَبَيْنَ هٰذَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا

۱۲۵ ایک ام کے اور وہ بھی آئے ہیں چنانچہ ہر شخص کو جو دین حق پر ہو کربس ادا دین کا ماحول ہر اے کہا جاتا ہے اور ایسا ہی وہ شخص

جو حق پر نہیں رہتا اور جو عیدہ سے اس کے معنی نام کے ہیں اور مگر ہر بھی اس کے معنی کے لئے ہیں دلی

۱۲۶ حَسْبُ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اَوْرَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا

۱۲۶ حوسے کو ہے ہر شکر نہ تھے دوسرے مسلمانوں کو بتائے کیلئے کہ وہ جسے ایک کفار کو توجہ دلائے کیلئے کہ حضرت ابراہیم کی وہ پیروی کا

۱۲۷ اَوْرَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا

۱۲۷ اور ہر اسے زانیں بینکے نشان تھا جس سے حق کی پیروی میں کسی کی پروا نہیں کی۔ اور ابراہیم کو امت کے لئے ہیں یہی اشارہ

۱۲۸ اَوْرَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا

۱۲۸ اصول قرآنی بیان کیا کہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھا شکر سے دنیا کو صاف کن حضرت ابراہیم کا یہ مقصد تھا یہی مقصد محمد صلی اللہ

۱۲۹ اَوْرَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا

۱۲۹ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور ہر اسے توجہ دلائے کیلئے کہ حضرت ابراہیم کی یہ کبریا کی اور ہر اسے توجہ دلائے کیلئے کہ حضرت ابراہیم کی یہ کبریا کی

۱۳۰ اَوْرَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا مَدَا

۱۳۰ اس آیت کے تحت مفسرین نے بخاری اور مسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے۔ بخاری کے نسخہ یہ ہیں اَلْاَوْحَادُ السَّابِقَةُ

یوم القیامۃ پیدا انہما وہ کہ تکلف من قولنا ثم هذا ابو مہم الذی فرض اللہ علیہم فاختلفوا فیہ فہذا اللہ علیہ فہذا

ناتیہ ہم الیہود علیہم والنصارى جدید عن۔ ہم صحیح آفرانے یا مکتے ان سے پہلے ہونگے سورسے ان کے کا نہیں ہم سے پہلے کتب



وَأَنْ عَاقِبْتُمْ فَاقْبُوا إِلَيْهِ مَا عَوْفَتْكُمْ بِهِ لَنْ صَبَرْتُ لَهُمْ خَيْرٌ ۝۱۲۶

اور اگر تم انہیں سزا دو تو اس کی مثل سزا دو جس تک خوف نہ لگائی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں کے لئے

لِلصَّابِرِينَ ۝ وَأَصْدِقْ مَا صَدَقْتَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ ۝۱۲۷

بست اچھا اور صبر کرو اور سچا سچا کہ جس سے تم نے سچا سچا کہا اور اس کی وجہ سے تم نے غم نہ کرو

رَحْمَةً يَكُفِّرُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ يُحْسِنُونَ ۝۱۲۸

تم پر یہ کرتے ہیں بیشک اللہ کے ساتھ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو احسان کرنے والے ہیں عشاء

۱۲۸ عشاء عذاب فعل ہے کہ دیکھو اس کی سزا دانا ہو اور مطلق سزا دیا کہ پہنچانے کے معنی میں بھی آتا ہو

مقاب

دعوت الی الحق میں جو  
کی جڑ دیتا اور اللہ کی  
پیشگوئی

پس مراد یہ ہو کہ تمہیں جو کہ اور تکلیف دی جاتی ہیں۔ ان کی سزا دینے کا موقع ملے تو اس سے زیادہ سزا دو جس قدر  
تکلیف تمہیں پہنچائی گئی ہو بلکہ بہتر یہی ہو کہ تم صبر کرے ہو کہ تم لو اور چلنا دو۔ جو تمہیں اسے اللہ میں اس کا ذکر اس لئے کیا کہ وقت  
الی الحق کرے دوسلے لوگوں کو تکلیفیں بھی اٹھانی پڑتی ہیں اگر وہ دنیا کے لوگوں کی طرح غلبہ کے وقت انتقام میں تو دل میں سے تنہا  
ہو جاتیں اس لئے فرمایا کہ تمہارا کام یہی ہو کہ کہہ کر دلاؤ کہ تم کہتے جاؤ اے اگر کبھی ضرورت سزا دینے کی ہو تو اس قدر  
سزا دو جس قدر تکلیف تمہیں پہنچائی گئی تھی۔ سزا دینے کا ذکر کر کے صاف بتا دیا کہ تمہیں دنیا میں اس قدر غلبہ دیا جائے گا کہ تم  
اپنے مخالفین کو سزا دینے پر قادر ہو گے۔ اس آیت کا تعلق نہ سمجھنے کی وجہ سے اسے دلی بھی کہہ دیا گیا ہو مگر اعتراض تو پھر  
بھی باقی رہے گا کہ سے یہاں کیوں رکھا اور حق یہی ہو کہ یہی ہو اٹھی آیت میں پھر صبر کی تاکید کی ہو تاکہ معلوم ہو کہ یہی اصل چیز  
ہو جس پر تعلق کرنا ضروری ہو دشمنوں کی اپنا صبر کے بغیر دعوت الی الحق کا کام سر نہ چا تم نہیں دیا جا سکتا اور سب سے اونچی  
آیت میں یہ عظیم الشان خوشخبری کی تسلی کے طور پر دی کہ اللہ تقویٰ اختیار کرنے والوں اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہو

## یَسُوْعُ بْنُ مَرْیَمَ وَهُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَابْنُ مَرْيَمَ

اس سورت کا نام بنی اسرائیل ہو اور ماہنامی اس کا نام آیا ہو اور اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں ہیں۔ بنی اسرائیل کے فکر سے ہی یہ سورت شروع ہوتی ہو اور انہی کے ذکر پر ختم ہوتی ہو اور اس کی پہلی ہی آیت میں یہ اشارہ کر دیا گیا ہو کہ وہ سب برکات جو بنی اسرائیل کو دی گئیں ان کا وارث بھی اس بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جاتا ہو اور سورت کے تیسرے اور چوتھے رکوع میں چندہ آیتوں میں تورات کی ساری تعلیم سے بڑھ کر مکمل اور بلند تر اخلاق کی تعلیم کھنسی کر دی گئی ہو اور سورت کے آخری رکوع میں پھر شریعت رسوی کا ذکر کیا جیسے سے صاف معلوم ہوتا ہو کہ اس میں خاص طور پر بنی اسرائیل یعنی یہود کو خطاب ہو۔ اس لحاظ سے اس سورت کا نام بنی اسرائیل ہو اور اس کے نام اسرائیل میں اشارہ کلمات متعدیہ کی طرف ہونے پر آپ کا مروجہ حکم ذکر سورت کی ابتدا اور پھر حدیثان میں موجود چار دلائل ذکر کرتا ہو +

سورت کی ابتدا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مروجہ سے کی ہو مگر مروجہ کا ذکر ایسے رنگ میں کیا ہو جس میں مسجد اقصیٰ کا ذکر لکھا جاتا ہو اور یہ سورت کہہ برکات جو صواب تصدیق بنی بیت المقدس سے تعلق رکھتی تھیں اور جنگ کے ساتھ بنی اسرائیل کو مخصوص کیا گیا تھا ان کا وارث اس بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کیا جاتا ہو اور مروجہ بنوی میں گو عروج اسلام کا ذکر کے معنوں کا انتقال ہوتا بنی اسرائیل کے دوئم خدا و ظہیر کہنے اور ان پر وہ مرتبہ تبارک کے ذکر کیلئے رکوع میں کیا ہو۔ اور اس میں اگر ایک طرف بنی اسرائیل کو کچھ نا منظور ہو تو دوسری طرف مسلمانوں کو بھی تنبیہ کرنا مقصود ہو اس لئے رکوع کے آخر میں قرآن کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ پاک کتاب انہیں ثابت ہے مطہرہ طراہ پر چلائی ہو دوسرے رکوع میں بتایا کہ اعلیٰ اغراض زندگی کو چھوٹے اور صرف دنیا پر گرجا لے کا نتیجہ ہوتا ہو جو دنیا میں بھی قوموں پر برادری اور تباہی آجاتی ہو اور اسی من میں ہتھیا کر انسان کا ہر عمل ایک نتیجہ پیدا کرتا ہو اور یہ نتائج ہاں انسان کی نفس کے معنی رہتے ہیں اور قیامت میں یہ مکمل کر لئے آجائے ہیں اُن دنیا میں بھی جب کوئی قوم جسے تجاؤں کی جو قیوت نتائج کھلا رنگ اختیار کر کے سامنے آجائے ہیں تیسرے اور چوتھے رکوع میں اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی ہو اور یوں بتایا ہو کہ یہی اخلاق اغراض زندگی ہیں جن کی طرف انسان کو متوجہ ہونا چاہئے اور اسی تعلیم میں تورات کی بھی ساری تعلیم لگتی ہو۔ اور نہایت عجیب تقسیم کر کے تیسرے رکوع میں دوسروں سے نیکی کی تعلیم ہو اور چوتھے میں دوسروں سے بری کوٹنے سے روکا ہو۔ پانچویں رکوع میں توحید کے معنوں کی طرف رجوع کیا کہ جس سے اخلاق فاضلہ کا معنوں شروع کیا تھا ایمان بالذکر کے طرف توجہ دلائی ہو کیونکہ بغیر اس کے اخلاق فاضلہ حاصل نہیں ہو سکتے لہذا حال کی جزا و سزا پر پورا پورا یقین ہو۔ چھٹے رکوع میں اسی قانون جزا و سز کے ذکر کو جاری رکھتے ہوئے غذا مباحی کے تسکے کا قانون بیان کیا اور ساتویں میں مخالفین بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عذاب کا ذکر کیا آٹھویں میں ان کرشتوں کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کی جاتی تھیں وکھوں اور تحفیلوں کے بعد آپ کو بادشاہت اور دولت کا لالچ دینا اور بالآخر آپ کے قتل کا منصوبہ اور نویں میں حق کی کامیابی کی تعلیم انسان بشارت دی۔ اور تاجا کی اٹھارہویں آیت میں ایک عیسائی دور ہوگی کو پھر دوبارہ نہ آنے لگی اور مہتمنا سمجھا دیا کہ دنیا میں روز پروردگار کا ظہیر تبارک چلا جائیگا دسویں میں قرآن کریم کے احباب و ظہیر کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ ہر بہت مخالفین ظاہری کامیابی اور مال و دولت کو ہی میعاد و طاقت عمر شریف میں غلطی پرچیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نزاکت کا ذکر کر کے بارہویں میں پھر شریعت رسوی اور اس کی صداقت کی طرف توجہ دلائے ہوئے شریعت محمدیہ اور اس کی حقیقت کا ذکر کیا اور آٹھویں سلسلہ بنی اسرائیل کے آخری بنی امینی سے حق کے متعلق جو غلط فہمی عہدہ انبیت سے پیدا ہوئی اس کی طرف توجہ دلا کر معنوں کا

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور اس نے اجماع دے دیا ہے کہ اس کے نام سے

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہ ذات پاک ہو جو ایک رات اسے بندے کو

پاک سمجھنے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتقال میاں بیت کی طرف کیا جس کا ذکر اعلیٰ سورت میں ہے

تعلق

خداوند متعال سے تھا ہر ایک اس سورت کا مضمون پہلی سورتوں سے الگ رنگ کا ہو کیونکہ یہاں بالخصوص خطاب نبی  
اسرئیل کو ہو لیکن یہاں پہلی سورت کے ساتھ اس کا تعلق نہایت واضح ہے۔ اول تو اس طرح پر کہ پہلی سورت کا آغاز اس بات  
کیا تھا کہ مسلمان ایک بڑی قوم بن گئے تو اس سورت کی ابتدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج سے کر کے اسی معراج اسلام کی طرف توجہ دے  
اور دوسرے اس طرح پر کہ سورت نکل کے آخر فرمایا تھا کہ اہل کتاب کو حکمت اور مصلحت کے ساتھ حق کی طرف بلا تو یہاں پہلی  
اہل کتاب کے پہلے گروہ یعنی یہود کو خطاب کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح ان کا دنیا پر جھک جانا ان کی تباہی کا سبب ہے اور اس لئے وہ  
بھی وہ اشتغالی کی طرف رجوع کریں اور حق کو قبول کریں اور اسی طرح سورت کہتے ہیں میاں یوں کو خطاب کیا ہے

زمانہ نزول

اس سورت کے زمانہ نزول کے تعلق حضرت ابن مسعود سے صحیح روایت ہے کہ پہلے زمانہ کی نازل شدہ یہی چنانچہ نبی  
اصحاب اہل الکھف - صمیم - طہ - الانبیاء کے تعلق آئے فرمایا اَلْأَمْنُ مِنَ الْإِنْفَاقِ الْأَوَّلِ وَهَذَا مِنْ قَوْلِهِ يَسِيءُ يَوْمَ تَكُونُ  
جس جو ابتدا میں کر میں نازل ہوئی اور یہ ان میں سے ہیں جو انہوں نے پہلے پہلے تو قیام کو چھوڑ دیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ  
یہ ابتدائی زمانہ کی سورت ہیں اور اس کی تائید دعا و بارگاہوں سے ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اس سورت میں یقیناً معراج کا ذکر  
ہو اور سورت البقرہ میں بھی یہ ذکر ہے اور سورت البقرہ بالاتفاق ابتدائی زمانہ کی ہے اس لئے یہ سورت جس میں معراج کا ذکر ہو اسکی تا  
کی ہونی چاہئے اور دوسرے یہ کہ سورت مریم ہے اس سورت کے ساتھ حضرت ابن مسعود نے ایک ہی زمانہ کی قرار دیا ہے وہ حصہ  
قرآن کریم کا جو جے حبش کی ہجرت کے وقت حضرت جعفر طیار نے حبشہ کے ساتھ لے کر لایا اور وہ پانچواں سال ہجرت کا تھا اور  
اسی سال ہی حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے وقت سورت طہ نازل شدہ تھی اور اسی سے حضرت عمرؓ بھی اڑھارہا تھا۔ پس اگر ہم کی تا  
کی تقسیم یوں کریں کہ ابتدائی زمانہ پہلے سے پانچویں سال ہجرت تک اور دوسرا زمانہ چھٹے سے دسویں سال ہجرت تک اور  
آخری زمانہ ہجرت تک تو دسویں سال کا جاسکتا ہے کہ اس وقت کے نزول کی ابتدا ۱۱ ابتدائی کی زمانہ سے تسلسلہ  
سہ - ۱۱ - یہ ہو سکتا ہے کہ بعض آیات کا نزول چھٹے ہوا ہو اور پھر بعض لوگوں نے دو یا چار یا پانچ یا آٹھ یا  
کو دہائی کہا ہے تو یہ درست نہیں۔ شفعہ آیت وان کا دو الیفتنوںٹ (۳۷) وان کا دو الیفتنوںٹ (۳۷)  
(۷۶) قریناً قریناً چھ سال ہجرت کے واقعات میں سے ہیں اور انہیں دہائی کہنا غلط ہے اور آیت وقل رب اوفی  
داخل صدق بلور پیگم کے جو یا مکن جو ہجرت کے باطل قرینہ کی جو یونین دہائی نہیں ہے

## إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بُرِّكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

ہدایت کی سبکدوشی ہے جس کے ارد گرد ہم نے برکت دی تو کہہ سکتے ہیں کہ چشتیوں کے پاس جیسا کہ وہ سنتے اور دیکھتے ہیں اور

ماہنامہ المسجد الاقصا۔ اقصیٰ یعنی مسجد یعنی دور سے ہو دیکھو ۱۳۳۳ھ اور المسجد الاقصیٰ کے لغوی معنی ہیں دور کی مسجد اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس کو کہہ رہے ہیں جو اس فاصلہ کے جوئی کریم صلعم کی جانتے قیام مبنی حجاز اور بیت المقدس میں تغاؤف اور بعض جگہ پلیدیوں اور نا پاکیزوں سے دور ہونا مراد لیا ہو (د) اور یہ وہ معنی کے لحاظ سے مسجد نبوی کو جو مدینہ میں ہے مسجد اقصیٰ کہا جاسکتا ہے مگر احادیث میں مسجد اقصیٰ کا لفظ بیت المقدس پر ہی ہوا گیا ہے

برکنا۔ بارش کا معنی اسے برکت دی اور برکات کی چیزیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھلائی کا رکھا جائے کہ یہ برکات کے عرض رکھتے ہیں جس میں پانی شہر تیار ہو گا یا اس چیزیں کسی غیر کسی طرح پانی عرض میں شہر تیار ہو گا اور پانی بالکل ملے مروانی اور دینی بھلائیوں کا بیج کر دینا ہو گا۔ کیونکہ وہ سر زمین جو اپنی انوار اور شہاد کے دینی طور پر بھی بھلائیوں کا جگہ ہیں طرح جو دنیا یا مقام جو اس کے دینی طور پر بھلائیوں کی جگہ ہے

حول۔ اس معنی کسی چیز کا تغیر میں دیکھنا اور سال کو لکھتے ہیں اسلئے کہ اس میں ایک دورہ لکھا تھا غرضی طور پر ہے حوالین کا طبع (الباقی ۲۳۳۳) اور کسی چیز کے ارد گرد کو بھی حولی کہا جاتا ہو گا یا یہ اس کی وہ جانب ہو جس کی طرف اسے پھیرا جاسکتا ہو دنا اور یہاں بھی مراد ہو

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلعم کو اس کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کو لے جانے کا ذکر کیا اور بعضوں نے اس سے مراد صریح فرمایا۔ کیونکہ حدیث معراج میں نبی کریم صلعم کو پہلے بیت المقدس میں لے جانے کا ذکر ہوا۔ احادیث اس بارہ میں بہت ہیں۔ اور ان میں سے صحیح بھی ہیں جن میں بھی اوصاف بھی۔ اور ان میں بہت سے اختلافات بھی ہیں یہاں تک کہ انہی اختلافات کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ صریح معراج کئی بار ہوا جو ایک بار میں نے ذکر کیا ہے اس روایت کا پایا جاتا اور جب میں ایک ہی صریح کا ذکر کیا جاتا تھا تو یہ کہ واقعہ تو صحیح ہے اور یہ بھی ایک لیکن جو وہ روایت قصہ کے

اس میں ناویوں سے بہت اختلاف ہو گیا ہے۔ خلاصہ احادیث معراج کا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس میں تشریف لے گئے اور پھر سب آسمانوں کی سر آپ کو کراہی گئی۔ یہاں تک کہ آپ ان تمام مقامات سے اوپر چلے گئے جہاں تک دوسرے دنیا و علیہم السلام پہنچتے تھے اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہنچنا انہوں کا فرض ہونا بھی واقعہ معراج سے پہنچنا ہے۔ اس بارہ میں سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ آیا صریح جبرہ صغریٰ کے ساتھ تھا یا نہیں۔ اور اس بارہ میں امت میں دو گروہ ہوتے ہیں کثیر گروہ ہے جسم صغریٰ کے ساتھ تھا تو وہ قلیل گروہ جن میں حضرت عائشہ صدیقہ اور معاویہ اور جن میں اسے دیا جاتا ہے۔ ان شیعہ نے اس پر بحث کرتے ہوئے ابن اسحاق کے الفاظ نقل کیے ہیں واللہ اعلم بالذات کا ان قد جادہ وعایت من اللہ فیہا یثاقا علیہ حالہ کان ناخا اذ یثاقا ناعل ذلک حق وصدق یعنی اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ صریح جسم صغریٰ سے تھا یا بغیر اس کے بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور گئے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دیکھنا تھا دیکھا وہ کسی حالت میں ہوا یعنی سرخے جاتے یہ سب حق وصدق ہے اور یہی بات اقرب الی الصواب ہو گی مگر آج اس بات پر تعجب ہو کہ صرف اس بات کے کہنے کی وجہ سے کہ صریح روحانی تھا لہذا تک نوبت پہنچانی جاتی ہے

جن لوگوں نے صریح کو جسمانی مانا تو ان کی وفات حسب ذیل ہیں اول یہ کہ اسے ایک غیر مرآت ان واقعہ کے طور پر لیا گیا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی ابتدا سبحان الذی سے رہتی ہو دوم یہ کہ اگر جسمانی نہ ہو تو لکھا تو قریش تکذیب کیوں کرتے۔

صریح کو جسمانی مانا ہے جو صحیح ہے

آیت اسوۃ انوار

معراج کی شہادت میں دو گروہ

۲

## وَاتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

اور ہم نے موسیٰ کو

کتاب دی

سوم یہ کہ بعض مسلمان اس بات کو کبر تدبیری پر گھٹتے ہیں کہ ہم یہ کہ فقط عبد مجہد جس طرح سے جہارت ہو +

ان میں سے پہلی بات تو چند قابل تو ہم نہیں مصلح روحانی بھی جو تو اس کی عظمت کم نہیں ہو جاتی عظمت تو اس لحاظ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء سے بلند مقام پر پہنچا دیا گیا۔ دوسری بات کہ کفار تکذیب دیکھتے بھی کوئی مضبوط دلیل نہیں اس لئے کہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیٰ آئے کی بھی تکذیب کہتے تھے، اور حضرت ابو بکر کا جواب بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب آپ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اِنِّیْ اَصْدَقُہٗ عَلٰی اَمْرِہٖ مِنْ ذٰلِکَ لَہٗدُ عَلٰی خَلِیْلِہٖ مَا عَلٰی عَدُوِّہٖ اَوْ دُوْعَہٖ فِیْ قُرْاٰنِہٖ سے بھی زیادہ بعید از قیاس بات پر آپ کی تصدیق کرتا ہے اور آپ کو اس میں بھی سچا ماننا ہے اور صبح شام آپ پر اسان کی خبر پڑتی ہو سیری بات کہ بعض مسلمان مرتد ہو گئے تھے سچے معلوم نہیں ہوئی کوئی خاص نام کسی حدیث میں یہی نعرے نہیں گزرا کہ مصلح کے قدم پر وہ مرتد ہو گیا ہو صرف وہی حامل افتاد بعض دعا بات میں ہیں کہ بعض لوگ مرتد ہو گئے تھے مگر ابو سفیان والی حدیث کی تکذیب کرتی ہو جوں فقیر کے اس سوال کے جواب میں کہ کوئی مسلمان مرتد ہوتا ہو ابو سفیان نے یہ جواب دیا حالانکہ وہ اس وقت مسلمان بھی نہ تھا کہ ورنہ سے نامہاں ہو کر گزرتی مرقوم نہیں ہوتا، دوسری بات بہت سی کہ وہ ہو کیوں نہ دے یا میں جو کچھ انسان دیکھتا ہو وہ ہو گوس جسہ عصری سے دور ہو مگر سچ کو ایک اور جسم مل جاتا ہو اور حالت کشف میں بھی جو وہ پاس سے زیادہ صفائی کی حالت ہو، ایک اور فراموشی جس طرح اہل ہر ہو چکے ساتھ انسان کسی دوسرے عالم کی اشیا کو دیکھتا ہو، حضرت ابراہیم کہتے ہیں انھا اذہی فی المنام یہ دیکھنے والا بھی تو روح ہی مع الجسد ہی ہو مگر وہ جسم مرد یا دہر کشف میں ملتا ہو جو جسم عصری نہیں ہوتا یہ جہاں ہو وہی ہوتا ہو اور انسان کہیں نہ کہیں جاتا ہو اگر ہو چکا ہو انبیاء علیہم السلام کے رو یا کو بھی اپنے خوابوں کی طرح دیکھتے ہیں اس لئے خیال کرتے ہیں کہ وہ دیکھنے کی حقیقت ہی کیا ہو +

دوسرے کچھ عصری کے ساتھ پہلی مثال

دوایا

فرمایا جیسے تو خود قرآن شریف اور حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ صحیح مذہب وہی ہے جس کی طرف کلمت گئی ہے یعنی یہ کہ مصلح ہی اس جسم عصری سے نہیں بلکہ دوسرے نورانی جسم کے ساتھ تھا جو اللہ تعالیٰ کی حالت کشف میں اپنے برگزیدوں کے عالم روحانی کی سیر کے لئے عطا فرماتا ہو قرآن کریم میں پہلی دلیل تو خود یہ ہو جو دوسری کو اس وقت میں مصلح کا ذکر کر کے فرمایا وہاں جملنا للوریا انھی اربینا (۶۶) جہاں صاف الفاظ میں اسے دیکھا گیا ہو اور دوا کا لفظ عالم خواب سے مخصوص ہے جس میں جبہ عصری حرکت نہیں کرتا۔ والو یا ما یورٰی فی المنام (۶۷) دوا یا وہ ہو جو خواب میں دیکھا جاتا ہو دوم جب کھانے کو چھو کر کے ساتھ اوپر جائے کا سلا لہ کیا اور ترقی فی السماء (۷۹) تو اس کا جواب دیا قتل بہمان دہی حل کلت الابشام رسولاً گویا یہ تھا خاستہ بشریت کے خلف منکر انسان اس جسم عصری کے ساتھ اس زمین کو چھو کر کسی دوسری جگہ پہنچا جائے جیسا کہ دوسری جگہ پر انجیل الارض کفانا احیا و امواتا (الہیٹ)۔ ۷۹ میں وہ حدیث بخاری میں صاف یہ مذہب ہے۔ یہاں پہلی مثال و تمام حدیث ولایا تم قلبہ یعنی اس حالت میں مصلح ہو احب آج کل قلب دیکھتا تھا اور آپ کی آنکھ سوئی تھی کہوں نہیں سوتا تھا۔ اور اسی حدیث کے آخر میں یہ مذہب ہے واسیقظ وھو فی المسجد المحرام بھر آپ جاگ اٹھے اور آپ مسجد حرام میں تھے جس سے صاف ثابت ہو گیا ہے کہ آپ ہر حالت خواب میں وارد ہوا سادہ دوسری دعا میں جو وہ بھی بخاری کی ہو مصلح کی حالت کو کہیں انوارم والیقظان یعنی سوئے اور جاگتے کے درمیان یا حالت کشف یا وہ ہو اور مطلب دونوں کا ایک ہی مقام ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلح میں دیکھا اس کا اسی زمین پر حالت کشف یا وہ ہو یا میں دیکھتا تھا +





أَلَا تَتَّقُونَ وَلَوْ نَفِیْ وَكَلَامُ الَّذِیْ دُرِّیْۤ اَمِنْ حَمَلْنَا مَمْنَعُ نَحْنُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَدُوًّا

کس سے سنا ہے کسی کو کار ساز نہ سمجھو ۱۸۰۲ء ہجری ۱۱ اکیس دہائی میں ہم نے کیا فساد کیا جیتا وہ شاکر نہ

شُكْرًا وَوَضَعْنَاكَ اِلٰیٰ یَغٰی اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتَقْسِدُ فِی الْاٰخِرِیْنَ

بندہ تھا ۱۸۰۲ء اور ہم نے نبی اسرائیل کو کتاب میں مبینہ فریادی بھی کہ ضرور تم ملک میں فساد کو گے

مَرَّتَیْنِ وَتَعْلَنَ عَلَی الْکِبْرِیَّا ۝ وَاِذَا اَجَآءَ وَعَدُ اَوَّلِهِمَا

دو بار دایا ہو گا اور بڑی مکرتی اختیار کر گئے ۱۸۰۳ء سبب دونوں میں سے پہلی دہائی کا وعدہ اپنچا

ناز پر خدا دکھا گیا اور قرآن شریف میں صریح کا ذکر صرف اسی قدس پر بیان ہوا یعنی بیت المقدس کو لے کر آسمان پر چڑھ کر انہیں جس سے اسی بات کی تائید ہوتی ہو کہ یہاں بیت المقدس کے آنحضرت معلوم کر دیا جائے اور انہیں سائن کی تائید کا وارث کیا جائے کی طرف ہی خاص اشارہ ہو دوسری کی تائید بیت کے آخری الفاظ سے ہوتی ہے جن میں اللہ تعالیٰ کی صفات سے دوسرا خاص ذکر کیا گیا ہو کہ وہ خدا جو مخلوق کی باتوں کو سنتا اور ان کے اعمال کو دیکھتا ہو اسی کا یہ کام ہو کہ اس بات کو ثابت کرے کہ اللہ ایک دوسری جگہ کو تائید ہو دوسری کی تائید اس بات سے ہوتی ہو کہ آگے ذکر حضرت محمد کا اور اس کے بعد نبی اسرائیل کے فساد کی اطلاع کا ہو اور بعد البصیر البصیر میں بعض نے ضحیٰ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طرف کی بلکہ اس صورت میں مراد صرف اس قدر ہو گی کہ آپ صلی علیہ وسلم کے حکم اللہ تعالیٰ کے حکم کو سننے والے اور سب کے حکم اللہ تعالیٰ کو سننے والے ہیں مگر بزرگ البصیر اللہ تعالیٰ کے اسامہ ہیں اسلئے ہو کی غیر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی نہیں جاتے ۵

عام خیال یہ ہو کہ صریح دوسری یا گیا دوسری سال ہجرت کا واقعہ ہو مگر میرے نزدیک یہ غلط ہے اس سورت کے زمانہ نزول کی بحث میں میں نے لکھا ہے کہ یہ چوتھے یا پانچویں سال کی سورت ہو اور حضرت ابن مسعود کی شہادت اس پر بھی ہے کہ وہ اس میں صریح کا ذکر کرتا ہے اور خود بتاتا ہے کہ صریح اس سے پہلے کا ہو اور اس سے بھی بڑھ کر یہ شہادت ہو کہ سورت النہم میں بھی صریح کا ذکر ہو اور وہ اس سے بھی پہلے کی ہو ۶

۱۸۰۴ء اس سورت میں یہودی کی حالت کی طرف بالخصوص توجہ دلائی ہو اور یہ سب پہلے اور آخری رکھی کے ضمن میں منظر کا ظہور ہو جس طرح اس سے اگلی سورت میں عیسائیت کا نقشہ کھینچا ہو اور پہلی آیت میں اسرائیل کے ذکر میں بھی اسی طرف اشارہ تھا جیسا کہ اوپر کے نوٹ سے ظاہر ہو جس سبب پہلے بتا دیا کہ اگلی جاہلیت کیلئے توجہ تکرار کے لئے بھیجا تھا اور اسکی تعلیم کا اصل اصول یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سونے کو کسی پہچو سورت کرو۔ دیکھو یعنی مولا علی علیہ السلام کی سیرت کے نام کے جاتیں میرے سوانح کو کہیں نہ بتاؤ گے یا علی رنگ میں تو جیسے اور زبان سے اقرار نہ آئے نہیں دیتا جیسا کہ علی میں یہ رنگ پیدا نہ ہو کہ ایک خدا کے سوا اے اور کسی پریشان کا خبر دے نہ ہو ۷

۱۸۰۵ء ذریعہ ترتیب انصاف کی وجہ سے جو یا خدا نبی اسرائیل حضرت یحییٰ کی اولاد میں سے تھے اور انہیں یہ واقعہ یاد دلایا ہو کہ جب بندے کی فرج داری اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ خود ان کے لئے مصائب کے لئے کے سامنے پیدا کرے یا کرے ۸

۱۸۰۶ء تحقیق اس معنی پر یکہ ۱۶۹۹ء اور مرتبہ نبی اسرائیل کے فساد کرنے کی فریادیں میں اس اختلاف ہو کہ کون سے آیت ہیں جو قرآن کریم سے توجہ فرمادی ہو عن الذین کفرو۔ من جن اس میں اہل لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم (المائدہ ۸۰) ۹

سورہ کتب ہما

تشریح تفسیری فرق

دیکھیں

نبی اسرائیل کا شمار  
کرا اور وہاں بھی  
تجارت ہو



۴ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لَا تَنْفُسُكُمْ تَدْرُونَ اَسَاخِرُ فَلَہَا ۚ فَاِذَا جَاءَ وَعَدُ الْاٰخِرَةِ

اگر تم نیکو کرو تو پنی ہی جانوں کیلئے نیکو کرو گے اور اگر تم بُرائی کرو گے تو اپنی کیلئے پر حجب پہل جان کا وعدہ آیا دوسرے  
لِیْسُوْءٍ اَوْ جُوْہَرٍ وَّلَیْسَ خُلُوْا الْمُنَیْعِدَ کَمَا دَخَلُوْۤا اَوَّلَ مَرَّةٍ قُلُوْا لَیْسَ رُوْا مَآءِ لَہَا

اٹھا کر دے گا، تاکہ تم سارا مال لیں اور نہ تاکہ وہ مسجد میں داخل ہوں جس طرح پہلی بار داخل ہوئے اور تاکہ جس چیز پر وہ غالب

۸ تَبٰیْرًا ۚ عَلٰی رَبِّکُمْ اَنْ تَحْکُمَ ۚ وَاَنْ عُدْتُمْ عُدْنَا مَوْجَلْنَا جَحَنَّمَ

آپ کی عیب پر اور گرفتاری کو کہتا رہا تب تک کہ آپ پر حکم کرے اور اگر تم چھڑی کا کام کرو گے ہم چھڑی (نزل) دیں گے اور ہم نے دیکھا

۱۰ لِّلْکٰفِرِیْنَ حٰوِیْرًا ۚ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِّلْبَیْتِ ۚ اَقْرَبُ

لاؤں کیلئے قید خانہ بنایا ہے ۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے  
۱۱۱۳ ایتینا یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو زیادہ مضبوط ہے

وقف لازم

سہارا بنی ہوئی ہو  
کا ہوا کا دھوا

حصیر

۱۰ وَيُخَيِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يُعَلِّمُونَ الصَّلَاةَ أَنْ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَآلِ زَكَرِيَّا

۱۱ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَيَذَرُ الْإِنْسَانَ بِالْثَغْرِ

آفت پران نہیں دیتے ہم نے ان کیلئے دردناک وکھتار کر رکھا ہے اور انسان بھلائی کو بھلائی کی جگہ برائی کو

۱۲ دَعَاكَ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ جَعُولًا ۝ وَجَعَلْنَا الْيَوْمَ الْفُتُورَ آيَاتٍ

بِآيَاتِهِ ۖ اور انسان جلد باز ہے مثلاً اور ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے

۱۳ آیت ۱۲ میں حضرت موسیٰ کی کتاب کا ذکر کیا کہ اسے ہم نے علی اسرائیل کے ہدایت بنایا اس آیت میں اس کے منشا

ہوئے شیعہ کا ذکر کیا ہے۔ اور اس میں دعوتی قابل ذکر ہے ایک تو یہی کہ مفسر کسی خاص قوم کو نہیں بنایا جیسے وہاں ہدی

لہذا اسمائیل تعاقب پر ہدی سے مراد بڑے لوگوں کو راہ دکھانا ہے اور دوسرے اس راہ کو قائم رکھنے یعنی بنیادیں بنانا راہ کے

زیادہ مضبوط ہے۔ قرآن کی تعلیم بھی مضبوط تھی مگر وہ وقتی تھی اور ایک قوم کے لئے تھی قرآن شریف کی تعلیم ہمیشہ کیلئے ہے اور

نام تو اس کے لئے ہے اور تمام قرآن کی انسانی کی تکمیل کے لئے ہے اس سے زیادہ مضبوط ہے اور بہت زیادہ عمدتہ تک قائم رہنے

والی ہے اور بنی اسرائیل کی دو مصائب کے ذکر کے بعد تعلیم قرآنی کو قوم کے لئے یہ بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ علی بنی اسرائیل پر

مصائب آئیں مسلمانوں پر بھی آئیں گی۔ مگر تعلیم جو بیکار یا مضبوط ہے اور قیامت باقی ہے کسی اس لئے مسلمان اس حالت کو نہ

پہنچے جس میں حالت کو بنی اسرائیل پہنچے اور تعلیم انسان مصیبت کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی دھمکی فرمائی ہے

۱۴ اَجْعَلِ لَّيْلًا حَجَلَةً ۖ کسی چیز کا اس کے وقت سے پہلے طلب کرنا اور قسم کرنا ہے اور جو کچھ تقضائے شہوت سے ہوتا ہے اس لئے

قرآن کریم کی عام اصطلاح میں اس کا استعمال محل فہم چہا پورا رہی وہ ہے کہ گنہگار کو انفعالات سے انتہا یعنی جلد بازی شیطانی

خل پر فائدہ اور منفعہ دینا کہ وہ اس کے وقت سے پہلے طلب کرنا اور قسم کرنا ہے اور جو کچھ تقضائے شہوت سے ہوتا ہے اس لئے

منفعت اور نہ منفعت میں جلد بازی یعنی جس چیز کا نفع جلد ہر اسے فوراً اپنے لئے چاہتا ہے اور انجام اور پرتو نہیں کرنا کہ کوئی

چیز اس کے حقیقی فائدہ کی ہر اور کو حقیقی نقصان کی

یہاں مولانا مراد بیگم لکھتی ہیں کہ انسان اپنی جلد بازی سے اپنی اولاد اپنے دوستوں وغیرہ پر بد و عار و تباہی گھسیاں ضرور

دست سہی کو چاہتا ہے اور بچے قرآن کریم کا ذکر کیا ہے انسان کی بھلائی کی راہیں بتاتا ہے اور اس کے نتائج اعمال کا ذکر ہے یہاں بتایا ہے کہ

انسان جو جلد بازی ہو اس لئے نفع حاصل یعنی دینی نفع کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے اور بنی حقیقی بھلائی کی راہوں کو ترک کرنا ہے

یعنی اعمال صالحہ کی پروا نہیں کرتا کہ نفع کا نفع دے لےتا ہے اور یہاں سے بھلائی کا طالب ہوتا ہے چاہے فائدہ و حقیقت

اپنے لئے نہ کہ طالب ہو رہا ہو اور جلد بازی سے نفع کی خاطر اپنے حقیقی نفع کو ترک کر دیتا ہے اسی کے مطابق دوسری جگہ حضرت

صلیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قبل الحسنة قبل الحسنة ولا تستخفوا من الله فاعلموا ان الله لا يهدي القوم الظالمان (النمل ۷۶) اور اہل حادثہ

و غیرہ پر جو اس میں عداوت ہے کہ اس سے بھی انسان اپنی فوری خواہش انتقام کو پر مارنا چاہتا ہے اور نہیں سوچتا کہ وہ آیت

فی الحقیقت اس کے نقصان کا موجب ہو گا حادثہ میں جو کہ ہمیں کریم مسلم ہے اپنی اولاد وغیرہ پر بد و عار کرنے سے منع کیا ہے لیکن

۱۱

اپنی آفریں نہ کرے  
جو کچھ اس کا کلام ہے

قرآن کے متعلق لکھا  
کے انتہائی

عجلاً

عاجلاً

طلب نہیں انسان کی  
عجلاً سے مراد

فَحُونَايَةَ الْيَلِّ وَجَلَنَّا آيَةَ الْهَارِ مُبَصَّرَةً لِّتَسْعَوْا أَفْضَلًا مِنْ زَيْكُمُ

پہرہ رات کی نشانی کو شامیہ ہیں اور دن کی نشانی کو روشن بناتے ہیں تاکہ تم اپنے سب کا فضل طلب کرو

وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السَّيِّئِينَ وَالْحِسَابَ وَكُلُّ شَيْءٍ فَضْلُهُ تَقْوِيلًا

اور تاکہ اسوں کی گنتی اور حساب کو جانو اور ہر چیز کو ہم نے پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے

آفرین کی رحمت

حالت میں یا شدت مدد میں اپنے لئے رحمت وغیرہ کی دعا کرتے ٹک جاتے ہیں وہ سب شیخ ہر ایک حدیث میں ہر ایک شخص کو علم سے فرمایا کہ اسے اللہ میں بھی بشرہ ہو بشری فتح یعنی ہر جانا ہمیں اور بشری فتح نامہ میں ہر جانا ہمیں ہیں انہیں کسی سوس کے حق میں ہر دعا کو تو اس سے اس کیلئے پائے گی کہ اگر سب یا آخر تعلق اس آیت کا پچھلے رکے سے ہیں ہر کوئی شیخ اس میں ہر سزا سے کا ذکر قصا میں بنا یا کہ نشان خود ہی نسخہ عاجل کے پچھلے ہر گرا نامہ کا راستہ لئے وہ کہ لائے کا سب ہر جانا ہے

عہد الہامی

۱۸) اچھا نسخہ کے معنی نشان کا مدد کرنا یا شاد دینا ہیں اور حضرت معلم کے سامنے مہابک میں الہامی ہیں جس کے معنی حدیث میں ہیں موی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے کلام شاد دینا

ابھار

مبصرۃً انفسہم معنی ہیں دیکھا اور کھڑے کل کر بصیرت پائی کی طرف آجائے ابھار فلسفہ (الاضاحۃ) میں ہیں دوسرے معنی مراد ہیں اور متبصرۃً کے معنی فلا جا و تمام ایتنا مبصرۃً (المنزلہ ۱۳) میں واضحہ میں معنی صاف صاف معنی کل کھلی نشانیاں اور ایتنا خود والناۃ مبصرۃً (المنزلہ ۱۳) میں پختہ معنی واضح معنی کے لئے ہیں یا مبصرۃً معنی روشن کر والی (دشانی) اور یہی آخری معنی میں ہیں دل

مبصرۃً

راحت کی نشانی کے لئے

رات اور دن کے اختلافات ساری گنتی اور حساب کا معلوم ہونا ایک نظر ظاہر ہو اور الحساب سے مراد یہاں ہی تھا ہر جو سوں کے متعلق جو پختہ بینوں دونوں وغیرہ کا حساب لیکن یہاں فرمایا کہ ہم نے انہیں اور نشان بنا دیا جس سے کیا مراد ہو جس سے کہا ہو کہ شام و شام حضرت ہر مراد ہو جو یقینی اللیل والناۃ زمین رات اور دن کے پختہ معنی چاہر اور سوچ کو نشان بنا دیا ہر ادھر ہر سے مراد لیا ہو کہ اس کی معنی جاننے کی شام نہیں لیکن یا اس کے ذریعہ کل کو عو کر دیا دن طبعی رنگ میں یہ درست ہو کہ ایتنا ہر آہستہ آہستہ خود ہو کہ اس حالت کو پہنچا ہو اور آثار میں بھی ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہو کہ پہلے چاند ہی سوچ کی طرح روشن تھا پھر اس کی وہ اصل روشنی جو چھوڑ گئی اور ایک رعایت میں یہی تفکیر بھی کہ صلیم کی طرف منسوب کئے گئے ہیں (دیکھیں) ظاہر حقیقت کے یہاں لکھتے ہیں کیا اشارہ ہو جو اصل آیت میں بھی اعمال انسانی کی جزا کا ذکر ہوا اس سے اگلی آیت میں بھی اس کی وجہ بظاہر معلوم ہوتی ہو کہ رات کی تاریکی اور ظلمت کو مصائب و تنبیہ دی جاتی ہیں جس سے پہلی آیت میں یہ ذکر کیا کہ انسان اپنی جلد بازی سے اپنے اور مصیبت کیلئے لانا ہو تو اس آیت میں یہ اشارہ کیا کہ مصیبت آخر گزارنا ہو اور اس کی ہر دن کی روشنی سے بیتی ہو اور ایک طرف اگر ہر روز بشر کے لئے اس میں خوشخبری ہو کہ مصیبت کے وقت گھبرائے نہیں یعنی اس میں کے ذکر کے بعد سلامان تو م کے لئے بالخصوص خوشخبری ہو کہ اگر وہ خیر قرآنی کو چھوڑ دے وہ ہر معاصیہ آیتیں تو ہر ہی ہر کی ظلمت کو شکار نہ ہوں چڑھا جائیگا اس سے یہاں دلیل کے لئے فقہاء حرام کا شاد دینا اختیار کیا گیا ہو اور دن کیلئے سب کے کہ بصیرت اور الیہ طرف اشارہ کیا ہو آخری فقرہ کہ ہر ایک چیز کو ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے صلاقت اس کے اندر کئے ہوئے ہیں ظہری کا دن کو طبعی رنگ میں بیان کر دیا اور سارا ہر باطنی قانون میں کھول کر دیا

وَكُلُّ نَفْسٍ رَافِقُهُ فِي عَمَلِهِ وَنُحْرِجُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِبُنَىٰ يَلْقَاهُ

اسی طرح انسان کے عقول کو ہم نے انکی ٹیڈن کا ملوک بنا دیا جو اس کے لئے قیامت کے دن ایک کتاب کا ایسا ہے وہ

مَشُورًا ۝ اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ نَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝

کھبرا پڑے گا ۱۹۱۴ء اپنی کتاب چورج تو خودی اپنا حیا۔ لینے کیلئے کافی ہے ۱۹۱۳ء

۱۷۱) خاکشہ کے دیکھو اور ۱۷۲) انسان کا وہ اچھا اور ہلکا جس سے اٹھا جائے اسے بھی طاؤس کا جان کر جیسے یہاں طاؤس کے معرکہ (۱۷۳ - ۱۷۴) اور طاؤس کے حوالہ (۱۷۵) سے ہمیں ملو ان کی روشنی، عقل پرستی وہ برائیچہ جڑیں اپنی جھیلنا کے دھڑے، ملاؤ، اور طاؤس کے معنی مل حضرت ابن جاس سے بھی مروی ہیں (۱۷۶) ۱۷۷

علی اور محتسب کا  
خلف

اس آیت میں اصل غیر مشرودان کے ساتھ ایک نہایت چمکتی غلط فہمیاں کیا جو اول قول کیلئے نقدِ حاضر و مستقبل کا جو جو گونگے مطالعے پر مگر اس میں اشارہ اس عمل کے شعبہ کی طرف بھی ہے جو کچھ نہیں کرتا اور وہ اس کے اقدے عمل کا پھر اس کا اس پر اختیار کوئی نہیں رہتا لیکن ایک طرف اگر وہ اقدے سے غل کیا تو دوسری طرف اس کا نتیجہ انسان کی گردن پر چڑھا دیا جائے تو یہی اس کے گناہ کا ابتداء یا جانا کہ جو اس سے انکے نہیں جو سکتا بلکہ ان کا ڈبا اور اس کے نتیجہ کا انسان کے لازم حال ہو جاتا ہے وہ دونوں کیفیتیں ہیں جن سے انکو رنگ سے جو وہی وہ ملکتی وقت اس قدر اپنی رہتے ہیں کہ وہ اس کا سب کچھ ان کے قبضہ قدرت میں ہی بی بیروں ہیں جو کہتے ہیں یہ کام کہیں پھر تو ہر کچھ ۱۰۰ میں جلتے کہ جو عمل ہو گیا وہ پھر اقدے نہیں آتا اور بہتر ہے میں جو کہتے ہیں کہ عمل کا نتیجہ کوئی ہے نہیں اس لئے کہ انہیں کھلا کھلا نتیجہ ہر عمل کا نظر نہیں آتا اس لئے یہ کہہ کہ ہر عمل کے نتیجہ کو ہم انسان کے لازم حال کر دیا جو زیادہ کہ وہ نتیجہ کھلا کھلا ہے بلکہ انہیں یہ تا کہ قیامت کے دن وہ ایک ایک کتاب کی صحت میں ہو گا یعنی ہر ایک صاحب انسان کو اسے دیکھنے نہیں دیتے اس وقت اقدے جائیں گے۔ دوسری جگہ یہ نقد اکتفٰی فی غفلۃ من هذا اخشا غفلۃ خطاۃ فصل فی اصول حدیثی رقم ۲۲۰ اور اس سے کتاب نشر کیا جی میں کہ کھلا اس کے ساتھ آجودہا اور جو بعض

کتابخانه عمومی

کتاب ہند کی تدبیروں کی جو کہ حال کے انچاقوں سے چٹھس جرنے کے لیے کہ بفضل کا اصرار سے سادہ سادہ ہوتا رہتا ہے لیکن اس موجودہ میں وہ اشفاق کا لب و لکھنا اور جب ان حواس کا حلق سے تلخ ہو جاتا تو بے وہ دشمنی ظاہر ہو جاتا کہ خود اس کا فرض یہ کیا گیا ہو کہ اس صورت میں قیامت سے مراد قیامت صغریٰ یا ایک شخص کی موت ہوئی اور کہ یہ ظاہر کے خلاف ہو کر ہے تو بہر حال نامتناہی کھانچا کہ مراد اس امر کے کہ قذیبیں جو چاروں قبل اور سیاسی سے ملے گئیں کہ ان کا تین تین ان قبل اور مدعاؤں سے آؤ اس کا قذیب نہیں گئے۔ اہل کتاب کے معنی میں سخت میں وسعت جو دیکھ کر کھانا وغیرہ اور پھر اسے کتاب مشنر کہا ہے جس سے مراد نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی ایک جگہ سے کھل کر کسی جہتی ہو کر کسی گناہ صورت میں اس کے لے کر تار سے بھنے ہونے والے اور جو کہ وہ ہر جگہ کھل چکا اور جب کا سبب جس میں بھلا ہو ایک غریب نظر آتا ہو اگر وہ مراد ہوتی ہے مشنر کہ گناہ کا قذیب تھا جس نے کتاب اس اعلیٰ سے کہ اس میں اعمال اخلاقی ہیں اور نظروں سے کھانڈے ہو کہ ان اعمال کے نتائج صاف تفرقہ سے ہیں ۔

انسان کا قیامتیں  
بنا لاسہ کس کو

[illegible]



## وَلَا اَرَدْنَا اَنْ تُهْلِكَ قَرِيْبَةً اَمْرًا مُتَّفِقًا

اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں یا اس کے آسودہ حال کو ٹوٹ کر نکال دیتے ہیں

اس سے بچ کر تو فی بھی مراد خدا کے لیے نہیں خواہ وہ ایک کا فو کا بچہ ہو اور بستی کو کرم صلعم کا صاف املا دے اور لا الا علی الفلانیہ ہر ایک کو فطرت پر پیدا ہوتا ہوا دیکھ سیتے ہیں کہ ان حضرت مسیح سے جب گفتگو کے بچوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خادم ہو گئے، شاید غلابا میں اسی طرف اشارہ ہو اور جن لوگوں نے گفتگو کے بچوں کو قابل مراد خدا سمجھا ہوا اور یہ خیال کیا ہوا کہ گفتگو کے بچے کو جہنم سے پہلے فوت ہو جائیں وہ اپنے آباد کی وجہ سے دوزخ میں جا بیٹھیں، انہوں نے غلطی کی ہو اور یہی حکم فنا و تعلق لوگوں کے بارہ میں ہو اور سنا احمد کی حدیث میں ہو کہ قیامت کے دن چار قسم کے لوگ مذہب پریش کر بیٹھیں یعنی بہرہ خا، تعلق، اور بہت پریشا اور شخص زمانہ قدرت میں مر گیا ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا کہ ان میں داخل ہو جائے گا اور داخل ہو جائے گا تو آگ ان پر غصہ ہی ہو جائے گی اس میں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء، مشرعی و حقیقت ایک قسم کی آگ ہیں یہی انسان کو داخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور وہ جتنی آگ کی آگ بھی دیکھ دینا کی بات کو غصہ اگر دیتی ہو اور جو اس آگ میں داخل ہو جائے گا وہ دیکھ لیتا ہے کہ کسی انسان کی حقیقت راجت ہو اور مای حکم یہ وہ لوگ ہیں جو عقلمندانہ سے بے خبر ہیں اور بعض نے یہاں رسول میں عقل کو بھی شامل کیا ہے یعنی جن کو عقل دینی گئی ہو وہی ان کیلئے رسول کا حکم رکھتی ہو بلکہ بعض نے تو کہا ہے کہ جنت رسول سے مراد ہی رسول عقل ہو کیونکہ عقل ہی رسول دہی ہو، اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیداویش کے ساتھ ہی مسئلہ نبوت مشروع کر دیا اور دوسری طرف یہ بھی فرمایا کہ ان احوالہ اخلاقیہ غذا پر تو گوارہ رسول کی بشت سب اقوام کی طرف ہو گئی ہاں اگر کوئی قوم ابھی وحشت کی حالت سے ہی باہر نہیں نکلی تو اس کی حالت ایک جیسے مشابہ ہوئی جس میں بھی، احساس اخلاق پیدا ہی نہیں ہوا، اور جب ہم تمدن دنیائی حالت دیکھتے ہیں اور مذہب انسانی کی حالت پر نظر کرتے ہیں تو ہر ایک قوم کے اندر کوئی دو کوئی معلوم ہوتا ہے کہ جس کے دیر سے انہیں نیک و بد کی جزا و سزا کا علم دیا گیا بلکہ خدا جب میں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق جیسے جیسے اختلافات ہیں لیکن اعمال کی بنا و سزا میں سب متفق ہیں حتیٰ کہ میرا فی جو گفتگو کو یہ نظر کرانی سمجھتے ہیں۔

پس جملہ اقوام کو نبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے یہ علم ہو چکا ہوگا، اعمال انسانی کی جزاء و سزا بھی ہو

دینی مضامین  
بجٹ رسول

سابق و سابق کے لحاظ سے ان الفاظ کے معنی اور نہیں ہو سکتے لیکن اگر یہاں مراد عذاب دینی لیا جائے تو یہی مفہوم ہی ہوگا کہ دنیا کی قومیں ہر ہم بعض وقت ان کے سخت ظلموں کی وجہ سے عذاب دینی بھیجتے ہیں تو وہ بھی بھیجتے ہیں، اعمال کی جزا و سزا کے قانوں سے واقف کر لے کر بعد بھیجتے ہیں اور یہی مذہب انبیاء علیہم السلام جو کل قوموں میں بے شوش ہو چکے ہیں ان کو پہنچا دینا کی بجائے جاپہنچ کر یہ اعمال کی جزا و سزا کا علم اور احساس رکھتی ہیں کیونکہ سب میں رسول بے شوش ہو چکے لیکن جو لوگ ان الفاظ سے مراد سمجھتے ہیں کہ دنیا میں کسی کو عذاب نہیں آتا جب تک کہ کچھ ایک رسول اس وقت بے شوش نہ دیکھا جائے وہ غلطی کرتے ہیں رسول اللہ صلعم کے ذریعہ سے اشتغالی نے اپنے قوانین کل دنیا کو بتا دیے ہیں جو عذاب آئے گا وہ ان قوانین کو توڑنے کی وجہ سے آئے گا پس تو اصول کی ضرورت نہیں اور جو جہود اس رسول اور اس کی کتاب کی طرف بلاتا ہے وہ صحت حاصل ہے نہ ہٹل ہوگر رسول کی خدمت سے تو جس میں مقام ہو جو جہاں عذاب آئے مثلاً جنگ کا عذاب ہر سب میں آئے یا کوئی عبادی ذلزلہ آئی جس آئے انداس سے دلیل لیا جائے کہ ضرور ہوگا کہ اس وقت کوئی رسول بے شوش ہو گیا ہو تو پورا یہ رسول کا ہندوستان میں بے شوش ہونا خدا حکیم کا فضل نہیں ہو سکتا جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول ہر سب میں آتا چاہتے تھا پھر دوسری وقت یہ ہو کہ ہر سب کے لیے ایک وقت مقرر کرنا پڑے گا اگر اس کے بعد اتنے عرصہ تک عذاب آئے تو وہ اس کی بشت کی وجہ سے ہوگا اور اگر اس کے

بالکلیہ مذہب کا  
فلا معلوم





۱۷ وَكَرِهْنَا لِمَنْ الْقُرُونُ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ وَكُنِيَ بِرَبِّكَ بِذُنُوبٍ جَدِيدَةٍ

اور کئی نہیں ہم نے کے بعد پاک کر دیں اور میرا رب اپنے بندوں کے گناہوں کے بعد، سے نوازا، نیکو

۱۸ بَوْمُؤْرٍ اَوْ مَنْ كَانَ يُرِيدُ اَلْعِلَاجَ لَتَجْعَلَنَّ الْوَقْفَ مَا نَشَاءُ لِمَنْ يُرِيدُ ثُمَّ

نیکو دلاں ہو جو کوئی عیلاج چاہے یا نہ چاہے اسی دنیا میں جو کچھ چاہتے ہیں جیکو تو راہ و کریں جلد دیگر

۱۹ جَعَلْنَا لَهُ حَقْمَهُ يَصْلُحُهَا مِنْ مَوْمَاتٍ حُورًا وَمَنْ ارَادَ الْاٰخِرَةَ

ہم نے اس کیلئے دو دفعہ خشنی کر دی وہ اس میں جسے حال میں دھککا مارا وہ اول ہوا ۱۱۱۹ اور جو آخرت کو چاہتا ہو

۲۰ وَمَنْ لَهَا سَعِيمًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعِيمُهُمْ مُشْكُورًا كَرَاهِيَةً

اور اس کیلئے کوشش کرے کہ ہر ایک کوشش کا حق ہو وہ وہوں کی تو میں ہی کوشش کی قدر کی جاتی ہے ۱۱۱۹ ہم سب کو ملے

۲۱ هُوَ اِلٰهٌ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ عَطَا رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاؤُ رَبِّكَ مَحْظُورًا اَنْتُمْ

ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی تیرے سبکی عطیہ سے (یہ ہے تاہم) اور تیرے رب کی عطیہ بھی رکتی نہیں ۱۱۱۹ دیکھ ہم

كَيْفَ قَضَيْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَالْاٰخِرَةُ الْاَكْبَرُ دَلِيلٌ وَالْاَوَّلُ تَفْضِيلًا

کچھ بعض کو بعض فضیلت دیتے ہیں اور بعضی آخرت و عبادت میں بڑھکود فضیلت میں ہر تھے ۱۱۱۹

۱۱۱۹ ایاں ہر ایک کی پہلی آیت کے معنی کی طوت پہنچ گیا ہوا العاجلہ سے درو دنیا کی دیکھو ۱۱۱۹ کیونکہ اس کا نفع جلد ملتا ہے

۱۱۱۹ میں اس شخص کا ذکر ہے جو اس زندگی کے نفع حاصل کیا پہلی زندگی کی اس مرض بنا لیتا ہے۔ فرمایا کہ اسے ہمیں قدر چاہتے ہیں دنیا بھی تیرے

۱۱۱۹ میں ماننا اس لئے کہ اگر دنیا کی ہر ساری کچھ پوری نہیں ہوتی۔ دوسری جگہ جی من کا وہ پیدا حشر اللہ بنا دے دنیا

۱۱۱۹ دلائل و شواہد کے ساتھ اس کا ہر شے کوئی انجام کا یہی شخص جس کی تلاش دنیا سے اور پسینہ اشقی دیکھ لگتا ہے کہ

۱۱۱۹ اسی سے نفع کی سنی چیز ہیں اور اس کا استعمال کسی معاملہ میں کوشش کرنے پر ہی ہوتا اور اچھا ہر یا باوصی فی خواہا

۱۱۱۹ (القبۃ ۱۳۳) وہ نہیں لایا انسان الا ما سعی (الفتح ۵۵) اور اس کا اکثر استعمال ضلالت و غم میں ہوتا ہے اور وہی

۱۱۱۹ قیاسیہ کے معنی ہوتے ہیں کوشش کر کے جو حق کوشش ہو

مشکورا۔ مشکور کے معنی کیلئے دیکھو ۱۱۱۹ اور اسے تائی کا شکر اپنے بندوں پر انعام اور ان کو جزا دینا ہوتا ہے اور

اسی لحاظ سے یہاں مشکور کیا گیا ہے

۱۱۱۹ یہاں فرمایا کہ جو آخرت کو اپنا مقصد بناتا ہو تو اس کی کوشش پر ضرور انعام ملتا ہے بشرطیکہ کوشش کا حق ادا ہو۔

۱۱۱۹ اگر وہ لا زماً کامیاب نہ ہو تو دوسری جگہ ہی الذی جہاد و اذینا انہل ینہم سہلنا (الغالب ۴۴)

۱۱۱۹ اعتدلا۔ شکر کے معنی یہ ہیں اور معتدل کے معنی ہوتے ہوئے کسی چیز پر

۱۱۱۹ اعتدال یعنی دنیا میں انسان کوشش کر کے ایک دوسرے سے بدلے جاتے ہیں تو آخرت کیلئے بھی جو کوشش کرے گا وہ بڑھاپا

۱۱۱۹ دیکھو نوزدنی بنائے

۱۱۱۹

شکر۔ مشکور

مظلوم۔ مظلوم



۲۳ وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذِّلَّةِ مِنَ النَّفْسِ وَكُلَّ رِيَابِ زَهْمٍ مَحْمُولٍ مِّنْ صَغِيرٍ

اور ان دونوں کے اُن کے جو کھیاقت فرما نہ داری کا باندھ چکا اس کے واسطے جس طرح توبہ پر ابرہہ کے لئے فرمایا

۲۵ رَبِّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَاحِبِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ

تمہارا سب غیب جانتا ہو تمہارے دل میں جو اگر تم نیک ہو تو وہ بار بار بھیج کرے گا لوگوں کی

۲۶ غُفْرًا ۝ وَاتَّذِقُوا النَّارَ بِحَبِّهَا وَالْمَسْكِينَ الْإِسْطِیْلَ وَلَا تَبْنُوا بُيُوتًا

کرنے والے اور قرعی کو اس کا حق دو اور مسکین اور مساکین اور بیکاروں کو اور بیکاروں کے دال کی خدمت میں ذکر ۱۸۷۳

۱۸۷۳ جَنَاحَ الذِّلَّةِ ۝ جَنَاحُ السَّهْوِ یعنی ہندی کا بازو ہے اور انسان کے جناح سے مراد اس کا اُٹھ ہوتا ہے اور ذلّ فراموشی کا

ہو جو دوسرے کے غلبہ کی وجہ سے جو اور غلبہ کئے ہیں کہ جناح الذلّ استعارہ ہے کہ یہ لوگ فراموشی اور بیاداری یا اطاعت و طاعت پر

جو ایک وہ فراموشی کو کہتی ہے کہ وہ جو اس کا رخ کرتی ہو یعنی اس کا مقام بلند کرتی ہو اور چونکہ یہاں

وہ فراموشی مراد ہے جو اس کا مرتبہ بلند کرتی ہو اس لئے نفع جناح استعارہ کیا گیا کہ یوں فرمایا کہ وہ فراموشی اختیار کرے

جو تمہارے کتابت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم تمہارا مرتبہ بلند کرتی ہو اور ۱۸۷۳ اور ۱۸۷۳ میں لوحۃ سے مراد جو فرط حسیّت ہے

یہاں پہلی آیت کے معنوں کی تکمیل کی ہو اور بتایا کہ جو والدین کے ساتھ حسن سلوک محبت سے ہوتا ہے چاہے یعنی انسان کو دل

ان کی محبت سے بہرہ بردار ہو جس طرح ان کا دل دلاؤ کی محبت سے بہرہ بردار تھا۔ بنا تک کہ ان کیلئے دو مایں بھی کہے اور مایاں ہیں

یہ بتایا کہ وہ رحمت الہی ہے جس رحمت کے ساتھ انہوں نے اولاد کی پرورش کی ہے جو ہر قسم کی حالت میں کی جاتی ہے کہ وہ کمال و درجہ کی رحمت

حق اور دوسرا اس تشبیہ کے ساتھ یہ بھی بتایا کہ رحمت کے ساتھ تربیت ملی ہوئی ہو یعنی ان کی خبر گیری کی حالت اور اپنا مال اولاد

ان کیلئے ترانہ کیا جاسکے۔ تو ان کے یہاں حضرت شانی کا کس قدر کرم و علم پایا جائے کہ اولاد کو یہ سیکھ سکے کہ ان کے دلوں میں

ماں باپ کیلئے کرم و رحمت ہو والدین کو یہ نہیں کہ اس لئے کہ وہ حضرت میں موجود ہو اور یہی سیکھ سکے کہ ان کا کرم ہی ہو یا یہاں

پر ملاحظہ میں ماں باپ کے زہی سے پیش آئے ہیں یہی صورت کا کرم و علم نظر آتا ہے +

۱۸۷۳ احادیث میں اس بات کے ساتھ ملتی ہیں کہ قدر خیر و دینی ہو کہ ہر ایک کے ہاں کے قدس کے نیچے خود پایا ہو کہ وہ اس کی

خدمت میں مل جاتا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ والدین کی رضا پر اور ان کی ناراضگی اس کی ناراضگی اور اس کی خدمت میں مل جاتا ہے

۱۸۷۳ فراموشی کی خدمت کا چاروں طرح فراموشی اور ایک حدیث میں ہے کہ ان کی رحمت کے بعد ہی ان سے ملنے کہے اور اس کی تفصیل میں یہ

فراموشی کی خدمت کا چاروں طرح فراموشی اور ایک حدیث میں ہے کہ ان کی رضا پر اور ان کی ناراضگی اس کی ناراضگی اور اس کی خدمت میں مل جاتا ہے

۱۸۷۳ فراموشی کی خدمت کا چاروں طرح فراموشی اور ایک حدیث میں ہے کہ ان کی رضا پر اور ان کی ناراضگی اس کی ناراضگی اور اس کی خدمت میں مل جاتا ہے

۱۸۷۳ فراموشی کی خدمت کا چاروں طرح فراموشی اور ایک حدیث میں ہے کہ ان کی رضا پر اور ان کی ناراضگی اس کی ناراضگی اور اس کی خدمت میں مل جاتا ہے

۱۸۷۳ فراموشی کی خدمت کا چاروں طرح فراموشی اور ایک حدیث میں ہے کہ ان کی رضا پر اور ان کی ناراضگی اس کی ناراضگی اور اس کی خدمت میں مل جاتا ہے





الْحَسَنُ حَقٌّ يَبْلُغُ أَشَدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝ وَأَوْفُوا بِالْكِلِّ ۝

نہایت عمدہ بیانات رکھ کر وہ اپنی جوانی کو بیچ چکا اور بعد کو پورا کر دینے کا حکم دیا اور بعد کے متعلق سوال کیا جاتا تھا اور جب تم باپ کو

إِذْ أَكَلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقُسْطَاسِ السَّيْقِيمِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا وَلَا

اپ کو واکر اور سیدھ ترازو سے دو ۷ ہتھوڑا انجام کار بہت خوبی کی بات صرف ۱۸۴ اور اس کے

تَقَفُّ مَا يَنْسِلُكَ بِهِ عَلِيمُ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ الْفُؤَادِ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولٌ ۝

بچے دنگنا جس کا تہی علم نہیں      کات اور ماکہ      ابدال ان کے اس کے شعلی سوال کیا جانیگا ۱۸۳۱

کسی کے قتل پر شہروں کے شہر خاں دیتے ہیں اور رنگہنگا مدوں کے ساتھ بیگناہوں کو بھی دیتا کر دیتے ہیں اور جب منسوب قتل میں بھی  
 سے بخار دکر جائز نہیں دے دے مری منسوب میں کہاں جائز ہو سکتا ہو میں خنا بھی یاد کر منزاؤں کے دے اور کوئے میں ہے دستور کھانا  
 کر بزم کو حد سے زیادہ مزاد دی جائے دے بیگناہوں کو گنہگاروں کے ساتھ لایا جائے جیسا کہ اہل اعتدال قائم کر کے لے کر کے  
 اہستہ منسوب کو خوش بھی کر گزرتی ہیں اور حق ہے ہر کہن اخلاق کی تعلیم قرآن شریف سے دی ہو انہیں بچ گئی کوئی ہند  
 منسوب کو گنہگار نہیں بچا سکتا۔

۱۹۳۷ء قحطاس خطہ کیلئے کھجور کا ۳۹ لاکھ روپے اور قحطاس میوزن میں قحطاس کو دے گئے ہیں اور میوزن کی طرف اس سے بدلہ لیا گیا۔

[illegible]

۱۱۔ نصف شاگردان کے کچھ حصہ کو کہے ہیں اور فقیرانہ معنی ہیں اس کے خدا کو پہنچا اور مقصد تھا کہ اتباع پر اور اس کے لئے عیسائی کے کچھ سے اس کی بڑائی کرنا اور عیب جوئی تہذیبی جاتی پر ماحول لاشعنا میں معنی ہیں قیافہ و طبع سے کام لے کر ماحول قیافہ اعتقاد سے مقلوب ہو رہا ہے +

جب دوسروں کی ہر قسم کی حق تعالیٰ سے مدعا تو اب ایک اور بات سے بھی دو کا جس سے بڑی بڑی جہالتیاں پیدا ہوتی ہیں، یعنی دوسروں کی بدگمانی یا عیب جوئی یا غیر سنیے اور دیکھنے کے ایک بات کا دیکھا اور ساتھ ہی بیان کرنا نہیں، اکثرین بہ اعلیٰوں کی جڑی جو اکثر جسوں میں اعلیٰ پائی ہیں ۛ

ملک و علاقہ میں

مطابق

ہماتو نے جھڑپ

قضاء قضاء

چٹو

۳۰ وَلَا تَمْسَسْ فِي الْأَرْضِ مَرْجَلَهُ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَهْلِكَ فِي هَاجِلٍ

اسٹیشن میں اکڑنا ہوا مچل کیونکہ تھوڑے عرصے میں کھڑا ڈالے گا اور نہ لٹائی میں بھاڑوں کو

٣٩ ﴿كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ

بچے کا مسئلہ ان سب کی برائی تیرے ریکے ہاں ناپسندیدہ ہے یہ اس سے ہر وہ تیرے ریکے

إِنَّكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْقَى فِي جَحِيمٍ

پیری طرف حکمت کی باتیں دی گئیں اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ تھا اور نہ تو طاقت کیا گیا و نہ شکا رہا اور

٢٠ مَلُومًا مَلًا حُرًّا ۝ أَفَلَا تَصْغُرُكُمْ رِكْمُ الْبَنِينَ ۖ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

ہو کر ہمیں ڈالا جائے گا ۱۸۳۲ء کو کیا تھا رہے رجبہ تئیں میںں کیلئے چن لیا اور خود فرشتوں کو بیٹیاں

إِنَّا نَكْرَهُ أَن تَقُولُوا قَوْلًا عَظِيمًا ۝

بنایا جیگم بڑا بول ہلے ہو ۱۸۳۴

۱۵۳۴ مرہا۔ مہج شہت طع کا نام ہے جو تہذوہ سے گزرجاے اداکار بازی اور شکرانہ روش کو بھی گتہ ہیں ذکم با لقم  
تفاحون فی الارض بنید الحق ویا لقم تہجن (تو کھم مل) +

جب ہر ایک قسم کی حق تلفی اور مریب گیری سے روکا تو آخر پر یہ بھی بتایا کہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں کہ گون  
میں دوسروں کی حق تلفی نہ ہو مگر ان کے کہنے سے انسان خود اخلاق کا خلد سے محروم ہو جاتا ہے اور دنیا انسان کی شکار بن جاتی  
ہو اور یہی سب کا چلنے سے مراد صرف چلنا نہیں بلکہ ہر قسم کی روش ہے کہ اس میں انسان تکبر اختیار نہ کرے اور اس کی سب سے  
موتی مثال اگر کوئی چلنا ہو اس سے انسان کو حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو دم بہت چیزوں سے ہو جائے وہ اور اچھی آیت میں دہلے  
کا قطعاً کرنا دیکھنا نام ہاؤں سے انسان کی اپنی تربیت میں نقصان ہوتا ہے۔

**۱۳۴** اسی الٹ فزایا حالانکہ خطاب عام ہو کیونکہ وحی فی الحقیقت ہر ایک کی طرف سے جو کہ وہ اسے رسول کی وساطت سے پاتا ہے اور اسے حکمت کہا اس لئے کہ اگر علی ویرہ کی مضبوط وحدانیت کی باتیں ہیں ۔

۱۵۷۔ اسبہ اخلاق فاضلہ کی تعلیم کے بعد پھر اسل الاصول یعنی توحیدی طرف توجہ

سے ظاہر ہو اور اس آیت میں عجب ایک سرائے قسم کے شرک کا ذکر کیا گیا تاکہ ان کا شرک سنی کر لیا ہے کہ اس بات کو ثابت کرنا کی طرف متوجہ رہیں جسے خدا نے پہلے ہی ناپسند کیا تھا کہ جس میں یہ کہ فرشتہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور یہ صلیب پر تعزیر کے ساتھ اقل سے قاتل میں بیان ہو چکا ہے دیکھو ۱۷۵۳ء



۱۰۱۰ ج۱۰ خ۱۰

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۱۰۱

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں صاف صاف کے واسطے تمہارا ذکر کیا کہ تم کو نصیحت حاصل کریں۔ اور یہ بات بھی کہ ان کو نفرت میں ہی بڑھاتا ہے۔

قُلْ لَوْ كَان مَعَهُ إِلَهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذَا أَلَا ابْتِغَاوُا إِلَى ذِي الْعَرْشِ ۱۰۲

کہو اگر اس کے ساتھ (اور) معبود ہوئے جیسا کہ کہتے ہیں تو یہ منور عرش کے ایک کی طرف

سَبِيلًا ۱۰۳ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۱۰۴ تَسْمِعُ السَّمُوتُ ۱۰۵

نکالتے ۱۰۳ وہ پاک ہو اور ہر کچھ کہتے ہیں اس سے بہت ہی بلند ہو ساقوں آسمان کی آواز

السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَأَنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْمَعُ بَيْنَهُ وَلَكِنْ

کہیں اور زمین اور جو کوئی ان کے اندر ہیں (وہی) اور کوئی چیز نہیں تم اس کی طرف سے سنا دینے کے لیے

لَا تَقْهِنُونَ تَسْمِعُكُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا

تم ان کی بات کو نہیں سمجھتے بیشک وہ بخشن والا بخشنے والا ہے ۱۰۶

مضامین اور پڑھائی  
پڑھائی اور پڑھائی

شک و شبہ اور  
گہری باتیں سمجھنا

سورۃ النبی کی تفسیر

۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱



فَلَنْ أَهْلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ إِلَهُكُمْ وَإِذْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ لَمَنْ يَهْدِيكُمْ يُهْدِيكُمْ أَمْ يُهْدِيكُمْ إِلَى سَبِيلٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

ہم اس آیت کو خوب جانتے ہیں جس سے یہ نکتہ ہمیں چہیڑی ہونے کا نشانہ ہے اور جب یہ غیبی شوق کہتے ہیں جب کلام

الْقُلُوبُ أَنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا تَحْمِلُ مَثَلًا ۝ أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ ۝

کہتے ہیں کہ تم صرف ایک سودا سے مرد کی پیرہی کہتے ہو ۱۸۳۹ دیکھ اس طرح کی مثالیں بیان کرتے ہیں

فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝ وَقَالُوا إِذَا كُنَّا أَهْلًا مِمَّا زُفُّوا فَمَا عَمَلُنَا ۝

سودہ گمراہ ہو گئے اور راستہ نہیں پا سکتے ۱۸۴۰ اور کہتے ہیں کیا جہنم میں اور جہنم میں جہنم کیا ہے

لَبِئْسَ مَا كُنَّا فِيهِ ۝ قُلْ كُنَّا نَمِشُّكُمْ كَمَا تَمِشُّكُمْ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ إِذَا عَاهَدْتُمْ ۝

پیدا ہونے کیلئے افسانے جانتے ۱۸۴۱ کو تہرہ ہوا جاؤ مارا ڈالو اور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ ۝ وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ ۝ وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ ۝

مذہب جو تمہارے دلوں میں پڑی وقت معلوم ہوتی ہو پھر کہیں کہیں کون ڈالنا کہو جس سے تمہاری طرف پھرتا

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ عَشْرٌ أَلْفُ سَنَةٍ ۝

کیا تب دہائی، دہائی کے سلسلے اپنے سر لائیے اور کیلئے ایک کب ہو گا کہ شاید ترکیب دیکھو ۱۸۴۲

۱۸۴۳ مسموم و مسموم غذا یا طعام کہتے ہیں اور مسموم و مسموم کا اخذ دقیق و لطیف ہوا اور مسموم اور مسموم کے

مذہب میں مسموم ہونے پر مسموم غذا یا کھانا پینا آدمی اور وہ جس کے لئے مسموم کیا گیا ہو یعنی جس کی بارگاہ سے وہاں

امریکی ملت پہنچا جس کا وہ دوی کرتا ہو (گو یا مراد اس سے ساحری ہوا اور پچھلے مسموم بن جیسے بھی نقل کہیں کہیں مذہب مسموم

پادشاہ مسموم ہوتا ہے، اور مسموم مسموم یعنی مسموم لکھا ہو (گو یا کچھ چاہنا اور وہ کہہ دینے والا کچھ مسموم دیکھو ۱۸۴۴

یہ جانتے ہیں کہ یہاں اور اور جس چیز کو ساتھ لئے ہوئے نکتہ ہے جس میں اس عقائد میں دوسرے اور بلا جہل مراد ہو جس میں یہ

استہزاء و فحش ہے۔ اور پھر یہ نہیں بلکہ آخر کے خلاف مسموم کہتے ہیں ۱۸۴۵

۱۸۴۶ مسموم و مسموم غذا یا طعام کہتے ہیں اور مسموم و مسموم کا اخذ دقیق و لطیف ہوا اور مسموم اور مسموم کے

مذہب میں مسموم ہونے پر مسموم غذا یا کھانا پینا آدمی اور وہ جس کے لئے مسموم کیا گیا ہو یعنی جس کی بارگاہ سے وہاں

امریکی ملت پہنچا جس کا وہ دوی کرتا ہو (گو یا مراد اس سے ساحری ہوا اور پچھلے مسموم بن جیسے بھی نقل کہیں کہیں مذہب مسموم

پادشاہ مسموم ہوتا ہے، اور مسموم مسموم یعنی مسموم لکھا ہو (گو یا کچھ چاہنا اور وہ کہہ دینے والا کچھ مسموم دیکھو ۱۸۴۷

یہ جانتے ہیں کہ یہاں اور اور جس چیز کو ساتھ لئے ہوئے نکتہ ہے جس میں اس عقائد میں دوسرے اور بلا جہل مراد ہو جس میں یہ

مسموم

مسموم و مسموم غذا یا طعام

مسموم و مسموم غذا یا طعام

مسموم و مسموم غذا یا طعام

وَقُلْ لِّعِبَادِي

مَدِينَةٍ لِّكَ

يَوْمَ يَنْذُرُكَ فَنَسْتَجِيبُكَ بِهَذَا وَمَتَّعْنَاكَ فِي الْأُولَىٰ وَقُلْ لِّعِبَادِي

جس دن وہ تیس باغیثہ تم کی حرکت سے فرما ہواری کہ گے اور جان لوگ کہ تم فرما رہی ہو اور میرے بندہ کو کہو

يَقُولُ الْغَىٰ هَٰذَا أَكْمَلُ مَا مَلَكَتْ يَدَايَ فَإِنِّي مَرْجِعٌ إِلَىٰ رَبِّكَ وَإِنَّكَ بِعِندِ رَبِّكَ لَأَنزِلُ

وہ بات کہیں جہت بھی ہو جو شہد شیطاں اس میں فساد ڈالنا کہتا ہو شیطان انسان کا

عَلَىٰ وَآمَنَّا بِمَا عَلَّمْنَاكَ مِن تِلْكَ الْأَعْيَانِ فَأَقْرُبْنَاكَ إِلَىٰ رَّبِّكَ وَأَنزِلُكَ إِلَىٰ

کہا دشمن ہے ۱۸۴۲ تمہارا سب باتیں خوب جانتا ہو اگر وہ پاسہ تم پہنچے کہہ اور انکے چاہتیں مناد اور تم

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۚ وَذَكَرَ أَعْلَمُ بِمَنَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

تجھ ان کا ذمہ اور نہ ان کے نہیں میرا اور سب انہیں خوب جانتا ہو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

کے طور پر جانا دل

بیش بہت

بیش بہت اللہ وہ پستوں کے لئے جیٹ ہی تجب کا مقصد ہوا جو انکار کے نگہیں کہیں کہ ہم ہر ماٹھکے اور گشت گشت

پڑیاں رہ جاتی ہیں اور خود پڑیاں بھی چڑھا جو جانیکی تو کیا پھر ہم انسر فزندہ کہنے جاتیں گے اس کے جواب میں فرما کر چڑھا

اور مٹی تو آسانی سے زندگی قبول کر سکتی ہو اگر تم ایسی چیزیں بن جاؤ کہ جو زندگی قبول ہی نہیں کر سکتی جیسے پھر بالوں یا اس سے بھی

زیادہ سخت کوئی چیز رہتا رہے خیال میں آسکتی ہو۔ تب بھی موت کے بعد تم زندہ ہو گے اور آگے چل کر فرمایا کہ تم چڑھا چڑھا چڑھا

تو وہ تمہاری شش پیدا کر دے گا ویکھو وہ دیکھو کہ وہ زندگی اعمال انسانی سے پیدا ہوتی ہے اور اس پر یہ کہ اختیار دیکھیں یہ بھی

اشارہ ہو کہ اگر تمہارے دل پھر اور ہے کی طرح بھی سخت ہو جاتیں تو بھی اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی تمہیں ایمان کی توفیق دیدیگا

اور شاید قریب میں اسی طرف اشارہ ہو اور انکی آیت میں صحت کے ساتھ فرما ہر وہی کن اسی کا جو یہ ہو گیا اس بشت کہ جس سے چنیر

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نظارہ ایک بشت صغریٰ میں بھی دکھا دینا

۱۸۴۲

۱۸۴۲ میں اس وقت جب کفار کی طرف سے سخت غلیظ بیخ ہر تھیں آنحضرت مسلم رہا تیرا موت آپ کو سا جہا ہیں۔

مغزی شاعر کا جانا تھا مسلمانوں کو آیات و ہدایتیں یہ خوشخبری سن کر کہ یہ بھی ایک وقت اسلام قبول کریں گے یہ یقینی ہوتی جاتی ہو

کہ سب کچھ کس کبھی اپنے حق لینے سے احسن طریق پر بات کریں اور ان سے خشونت نہ کریں کیونکہ شیطان کی کوشش ہو کہ کفر

چھانے نزع کے لئے ویکھو ۱۸۴۵ اور ہمت کلاسی سے فساد اور بڑھے گا۔ کیا حق مسلمانوں کے لئے اس میں کوئی فتنہ نہیں

تج سے کہ اس وقت فتنیں اسلام کی تباہی کے درپے نہ تھیں۔ غرق اور صداقت دنیا میں صرف نری سے پھیل سکتے ہیں نہ

وہی ہر تے کے بھی ہم بعض افعال سے انکار نکلتے کر سکتے ہیں جن کا ارتکاب آج عیسائی اقوام طاقت کے نشہ میں کر رہی ہیں

انکی آیت میں یہ حکم بھی اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسلام میں داخل کر دے



إِلَّا نَحْنُ مُمِلُّوكُمْ أَفَلَا تَعْلَمُونَ أَوْ مَعْرَظُونَ عَلٰى بَأْسِهِ يَلْعَلُوا كَانَتْ

گرم ہے قیامت کے پہلے ہاک کر دینے یا اسے سخت عذاب دینے

۱۰ فَمَا فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝ وَلَمْ نَكُنْ لَكَ تَرْسُلٌ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا

کتاب میں لکھا ہوا ہے ۱۰ اور ہمیں کسی چیز سے نہیں رہا کہ نشان بھیجے رہیں اور پھر ان کو پہچانیں جس طرح

الْأَوَّلُونَ وَإِنَّا أَنشُودُ النَّاسَ مُبْشِرَةً فَظَلَمُوا وَمَا تَرْسُلٌ إِلَّا نَحْنُ

۱۱ اور ہم نے شروع کر دیا کہ ان کو پہچان دینے کے طور پر وہی اور انہوں سے پہچان کر دیا اور ہم نشان صرف ڈالنا بھیجے ہیں

فما ابھی پہلے کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت میری خود جہاد میں امداد مانگ کر آئے تھے کہ ان کو قریب حاصل کر لی، خدا کو خدا کا قریب حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی، اور اس کے مذاکے کرتا اس کے قانون کو توڑنے سے ڈرنا ہو ان کو اعداؤں ان عصیت علیٰ عذاب یوم عظیم وہاں ظاہر فرمائی زبان سے کہلو اور ابیں قریب آئی کو حاصل کرنے کا وہی راستہ ہو جس پر کل ان رہتا ہوں سے قریب آئی حاصل کی جیسی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی جائے دیکھ ان کی عبادت کی جائے جو شخص کسی بزرگ کو قریب بارگاہی سمجھتا ہو اسے چاہئے کہ خود اسی راستہ پر چلے جس پر چلکر وہ بزرگ قریب بنایا جیسی سیدھی راہ ہو +

دنیا کی سبابت پر  
ہر گز ناغہ نہ کیا  
اور اس کی عدم

۱۲ جب آدمی کی آیت میں بتایا کہ تم میں سے ہر ایک بھی اللہ تعالیٰ کے مذاکے کرتے ہو جتنے قریب بنا یا کر لے کسی طرح مذاکے کے بغیر نہیں کیڑ کر دے اس سبب تو حکام کی طرف قدم چلے گئے تھے اور یہ ان کو خدا کا رسمی پوچھ رہے تھے چلے جاتے ہیں اور ان کے عذاب وہ ہر جیسے کہ یہ نشان ہر کوں پر عذاب آتے رہینگے اسی کے مطابق دوسری جگہ پر قتالت الیہود و النصاریٰ علیٰ اہلہما اللہ فاجابہ ذلک فلم یذنب بکفریٰ نہ بکفر لانا تھا ۱۲ اور یہاں صریحاً ہے کہ قیامت سے پہلے ہر ایک جی کو ہر ایک ہاک کر دینگے یا سخت عذاب دینگے اور اس کے کتاب میں لکھا ہوئے ہے یہ مراد ہے کہ ہر کسی میں یہ بات ہو جس کو اب قرآن شریف میں ظاہر کیا گیا۔ ان الفاظ سے قیامت کا ان مراد نہیں ہو سکتا۔ یہ کہ ہر ایک ہاک کر دینگے عذاب کو علوہ و علوہ بیان نہ کیا گیا تھا کے آتے پرت ہاک ہوتی ہوتی اور خود زمین ہی پاش پاش کر دی جائیگی پس اس آیت میں ان امور کا ذکر ہے جو قیامت سے پیشتر یا حضرت علیہ السلام کے زمانہ میں وقوع میں آئے ہلے ہیں اور ہاک سے مراد یہ ہے کہ بعض بستیوں یا اہل تباہ کو یا جتنی اور عذاب شدید سے مراد یہ ہو کہ ان پر تلخ تلخ کے مصائب بھیجے جائینگے اور عذاب کہ دوسرے مذاکے سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیکھ لوگوں کی اصلاح کرنے کے آگے کرتا ہی اخذ نا اہلنا بالیا ساء والضرار لعلہم یضار عود (الاحقاف ۹) اور اللہ تعالیٰ کی کثرت کے غضب پر سبقت لے گئی ہو اس لئے ہاک کا عذاب کہی دیا ہو یا اس ناچنے سبات پر کہ ہر کوں کو کشتیوں کی بستیوں دینا سے اہل تباہ و توحشیں اور یہ بھی کہ ہر انسانوں کی ہر تہی کسی تہی کے دیکھ مراد تلخ تلخ کی جہادوں کو کشتیوں ہی رہتی ہو اور یہ اگلے پرت ہاک ہوتی ہوتی سے تباہ کر دینگے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر تہی سے ان کی تنبیہ کیلئے اور ان کے مصائب کی وجہ سے ہر تہی کو جیسا کہ دوسری جگہ ذرا ناقت مبالغہ ایامہا دکان عاقبة امہا خسران (العلاق ۹) دکان میں قریب حدت میں ہر تہی سے تباہ کر دینگے عاقبت دنیا و دینا اخذ نا اہلنا بالیا ساء (العلاق ۸) +

قرآن مجید کا ہر

۱۳ اس آیت کے پہلے سے اب تک کے غلطی کی بات ہے کہ جس میں عزت و باخشاں تر کہ عزت کا لفظ دیا جاتا ہو کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ اب ہم نشان نہیں بھیجئے اگلے کلمہ کہ تم سے ان کی نکتہ سب کر دی، اگر دیکھیں کہ اس کا کلمہ جبراً اللہ تعالیٰ کیلئے نہ









۶۶ ﴿لَكُمْ أَلْسُنٌ نُّبِّئُكُمْ لَكُمْ أَلْفَاكٌ فِي الْبُحْرِ لَيْسَتْ عَوَامٌ فَضِيلُهُ إِنَّهُ كَانَ يَكْتُمُ رَحِيماً

تمہاری زبان وہ جو تمہارے دماغ میں لٹائیاں ملتا ہو تاکہ تم کے فضل کو غلبہ کر دے جبکہ وہ تم پر رحم کرنا خواہتا ہو ۱۸۵۵

۶۷ ﴿وَلَا مَسْكُومٌ الْفَتْرُ فِي الْبُحْرِ فَضْلٌ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا آيَاتُهُ فَلَمَّا نَجَّيْكُمْ إِلَى الْبَرِّ الْكَرْهُتُمْ

اور جب ہمیں وہ دیا جس میں نصیب پہنچتی ہو تو وہ سب اجالتہ رہتے ہیں نیز تم چاہتے ہو کہ وہی دیا جائے جس میں نصیب پہنچا کر رکھا گیا ہو ۱۸۵۶

۶۸ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ لَقَوْرًا ۖ أَلْقَيْنَتْمْ أَثْقَابًا بِكُمْ جَلَبَتِ الْبَرَّ وَأَوْسَلَ عَلَيْكُمْ

اور وہ انسان نالی گڑبڑ والا تھا تم پر اس نے ڈھیر کھڑے تھیں غلے کے قطار چڑی نا بود کو کہے یا تم کو کہنا چاہتا تھا ۱۸۵۷

۶۹ ﴿حَامِسَاتُ الْكَيْدِ الْكُفْرُ وَكَيْلُهُ ۖ أَمْ أَرَأَيْتُمْ أَن يُعْطِيَ كُفْرًا فَيُزِيلَ نَارَهُ أَغْرَى فَيُزِيلَ

جیسے پھر تم اپنے کفر کوئی کا ساز نہ پاؤ ۱۸۵۸ یا تم اس کے اندر پھر لڑا ایک وہ خبر پھر تم کو کسی اور دیا جس میں یہاں پھر تم کو

عَلَيْكُمْ قَامِعَةٌ لِّلرَّيْحِ فَيُغْرِقُكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُ الْكُفْرَ عَلَيْكُمْ بِهِ تَبِيعًا

کشتی، تڑپنے والی ہوا چلائے اور تم کو فوج لڑے اس کے کہنے کی پھر تڑپنے کو پہنچا وہاں رسول اللہ کی کوئی بھی کڑا ۱۸۵۹

فَلَخَلَقْتُمْ ذُرِّيَّةً مَّا كَانَ لِلَّهِ عِلْمُكَ سُلْطَانُ الْإِنِّ دَعَا تَحْرُفًا صَاحِبِ تَمَلُّ رَا جَاهِ تَمَلُّ ۲۷۰ یعنی اشد مدد دیتا تھا تو وہ وہ  
سچا ہوتا تھا اور میرا مدد جو تھا غصا تھا اور مجھے تم پر کوئی ظہیر ہی حاصل نہ تھا اور یہاں مخالف خود اپنے فکے فکے والے ہیں میں نے  
تمہیں بلایا تھا تو تم نے زاری بات مان لیتے تھے سالتہ جو اللہ تعالیٰ کے مخلص بنسے ہیں ان کو وہ بلا بھی نہیں سکتا اور ان کی حالت  
کے دلک میں اس کی کوشش آخر کار ناکام ہوتی ہو ۱۸۶۰

۱۸۶۱ یہاں خطاب ان مشرکین سے ہو جو شیطان کے پیچھے لگ کر خدا کو چھوڑتے تھے اور شرک کرتے تھے تو انہی غصوں کو یاد دلاؤ یا جو  
ان ساز غما پیکار کیا لہجہ سے تم غائبا تھے ہوا اللہ تعالیٰ ہی جو دہتا ہے مہر دان بطل پھر بھی خدا کو چھوڑ کر ان کی طرف جھکتے ہو ۱۸۶۲

۱۸۶۳ صاحب حجابہ کنکری کو کہتے ہیں اور صاحب اس ہوا کو کہتے ہیں جو جو چاہتی شدت کشی اور کنکری کا دیتی ہو  
اور اس بادل کو بھی جس سے اسے بہتے ہیں اور خدا کے معنی میں ہی آتا ہو جیسے حضرت علیؑ سے خارج کو فرمایا اصابا بکھ صاحب  
یعنی تم جو صاحب آؤ ۱۸۶۴

یہ نقشہ قرآن حکیم نے ہر بار کھینچا ہے ہر کس طرح مشرک جب اس تنہائی کیسی کی حالت کو پہنچے ہیں جو طوفان کے وقت برتنے  
نہیں پڑتا ہے تو دشمن کو چھوڑ کر خدا کو پکارے ہیں لیکن مصائب سے غل کر خدا اللہ تعالیٰ کو کھیل دیتے ہیں تو فرماؤ کہ خدا اللہ تعالیٰ  
تو غل میں ہی ہے اس کو جگہ سے تم قائم رہن جگہ ہو نہیں تا بود یا ذلیل کر سکتا ہو جیسا ہر میں ہوا حجب کے معنی کے لئے دیکھو ۱۸۶۵  
یا صفت ہو اچھا کہ تمہاری قوت کو توں کسندو جیسا کہ خدا کا جواب میں ہوا ۱۸۶۶

۱۸۶۷ صاحب ۷۰۰ ہر جو جو پہنچے روخت ہو یا حاکم اسے توڑے اور غمناک گرج کو دھنڈا صاف کتے ہیں (دعا) ۱۸۶۸  
تبیخ۔ تبخ کے معنی بدیہ کی اور تبخیم کنی معنی میں آتا ہو حدیث مذکور میں سے راوی کے کہ تبخیم جو جب ایک سال  
کا ہو جائے اس کے پیچھے چلتا ہو اور حدیث تبخیم معنی مادہ اور تبخیم وہ بھی جو کسی کے لئے جس کا وہ

صاحب

خدا اور ہوا

کام

تبیخ

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ آدَمُ وَحَمَلُهُ فِي النَّارِ فَخَرَّدَهُمُوهَا فَمِنْ هُنَا يَكْتُمُونَ الْكَيْدَ وَفَضَّلَهُمْ

اھم سے بنی آدم کو نبی دی اھم الکونین اور زمیں اٹھاتے ہیں اھم کو بھی چیزیں رزق دیتے ہیں اور ہم نے ان کو بہتوں

عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِنَا أَفْضِلًا ۖ يَوْمَ نَدْعُو أَكْثَرَ النَّاسِ بِأَمَانِمِهِمْ ۖ فَمَنْ أَؤْتَىٰ ۙ

جنین ہم نے پیدا کیا ہے ڈی فضیلت دی ہے ۱۹۵۷ء میں دن بہ دن لوگوں کو ان کے سرو اور نکلے ساتھ بلائیے توجہ کی کتاب

كِتَابُ يَمِينِهِ ۖ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يَظْلُمُونَ فَتِيلًا ۝

1944

اسکے دامنوں میں دیوانگی وہ اپنی کتاب کو پڑھنے اور لڑائی کتابیں، ذہن بھر کر نہ ہر گز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
خلاف کوششیں

معاہدہ کرتا ہے۔ دوسرے کا پھینکا کر دینے یا ناصرا یا دل لینے والا ہے۔ اور یہاں یہی سنی ہیں اور بعض نے تفسیر کے معنی یہاں کہے ہیں ایسا پھینکا کرنے والا جو اس عذاب کا جو تم پر نازل ہوا انکار کرے یا اسے تم سے ..... پھر یہ کہ دل، شاید کشمکشیں پر غور کرنے والی قوم کو بھیجا ہو کہ ایک دفعہ شیخ مجھے دوسری دفعہ غور پر کشتی ہو اور باوجود یہ کہ کشتی قتالی انگریز ایک وقت شہر اور مضافات میں جن کشتیوں کے شہر سے شہر کی جاتی ہیں جو نہایت دیکھنے والے انسان کو شہر میں دھوکا دے گا۔ اور یہاں خطاب اس قوم کو کیا ہے جو مخالفت حق پر کمر بستہ ہو رہی ہے۔

۱۸۵۶ء میں اس سب سے پہلی آدم کو عزت اور بزرگی دینے کا ذکر اور یہ حیثیت مخلوق کے بعد بدھ سری مخلوق کے ہو۔ اور کہیں سے مراد یہ نہیں کہ بہت سی قسم کی مخلوق پر تو نبی آدم کو فضیلت دی جو اور ربیع پر نہیں دی یعنی کسی کیس کے مقابل پر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کی مخلوق پر فضیلت نہیں دی بلکہ بہت قسموں کی مخلوق پر فضیلت دی جو کہ نہ دوسری جگہ صاف فرمایا دھو فضلہ کھڑے علی العالمین (الامارات ۱۱) اور ملازمہ انہیں یہاں اس تکبر کا ذکر کیا ہے شیطان کے انکار کے بعد کہ یہ ہے کہ ہذا الذی کہت کہتم علیٰ کہ کہ انسان کی فرمائنداری کا اسے حکم تھا اور انسان کی فرمائنداری کا لاگا لگا کر حکم تھا جس دلیل سے انسان کی کمرت شیطان پر ثابت ہو اسی دلیل سے کہ کمرت پہلی اس کا شرف ثابت ہو اسی شرف سے کہ اسے جو کہ اس کی ترقیات خیر تھا یہاں ہے اور یہاں نبی آدم کی بزرگی کے ذکر میں یہاں اشارہ ہے جو کہ ہم نے قلم کا غضبناک فضیلت دی جو کہ میں اس کا حال نفس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اپنی کثرتوں سے اسے ذلیل کرتے ہوئے +

۵۵۸ اہلین کے مختلف حافی کے لئے دیکھو شکر قرآن کریم میں اس شکر کا استعمال اللہ تعالیٰ کیلئے جہاں چہ اے وہ بھلا مستعد و قادر  
مجاہز پر کیونکہ اللہ تعالیٰ تشبیہ اور مجسم سے پاک ہے اور حدیث میں آتا ہے دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کے دونوں ہاتھ میں یعنی صفت  
کمال سے مستعد ہیں اور ایک سے دوسرے میں کچھ نہیں کیونکہ ہاں ہاتھ حبیبیت و امین کے ناقص ہوتا ہے اور انسان کے  
مستحق بھی اس کا مستقل سوائے دائیں ہاتھ کے اور صوفی میں ہوتا ہے جو عندنا بابا الہین کے معنی ہیں وہ ہمارے اہل منزلہ حسنہ یا اچھا  
مقام رکھتا ہے اور کھانکھنہ تاق مناع الہین (الصفحت ۶۸) میں نزہل کے معنی کے ہیں یا قوی الاسباب یعنی بنیاد و ثبات  
ذرائع کے ساتھ توراہ یا بیضی علیہ ضرب بابا الہین (الصفحت ۹۳) میں ایک معنی وقت لئے گئے ہیں دل، ۵

بنظرون غلام کیلئے ذکرِ معارف سے جہاد کی سے ہوئی یا دینی سے غلام ہو۔ وہ اس لئے اس کے معنی صرف کہ کر مکتوبی آئے ہیں جیسے وہ غلاموں کو ان کے کارخانہ انفسار بنظرون (البیضاء) میں بھی بلایا کہ کہ نہیں کیا کھانا الخبثین انت اظہاراً و آخر تعظیم منہ شیدا و الکوفۃ ۳۳) میں اس سے کہ کہ نہیں کیا دل میں ہی میں اس میں ہی ان کے اعمال حسنہ میں کوئی کی شکی جاہلیں ۔

ظہر

## وَمَنْ كَانَ فِي هَذَا أَعْمَى

۷۲

اور جو کوئی اس دونوں میں اندھا رہے

مردم و عجم  
ساقہ چاہا

پچھلے رکوع میں قالین کو سمجھا تھا کہ غائب کسی سے نکلے ہیں اس میں غافلین کی ان کوششوں کا ذکر کیا جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کر رہے تھے۔ اور پہلی دعوتوں میں پچھلے رکوع کی آخری آیت کے سلسلہ میں کوئی آدم کو ہم نے کتابا بل شرف فیما یزیدنا کو کوئی کہیں کہ کمال کف سے وہم بہت بڑی سوسے کو ہم بتا کر اس کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لکھا جو ۱۰۱ م سے مراد یہاں مدحیٰ و سرور یعنی انبیاء ہی ہیں جن کی پیروی کا لوگ دعویٰ کرتے تھے اسی لئے دوسری جگہ انہیں شدید کہا ہے جو کھٹا اذان جتنا خاص کل اذانہ فیتمید و جتنا باک علیٰ هؤلاء و تمہید (الانسان) ۱۰۲ اور امام کے ساتھ بلائے سے مراد یہی کہ ان کے امام نے تو انہیں کمال انسانی کی طرف دعوت دی تھی پھر ایک گروہ نے اس کی پیروی کی اور اس کمال کو کالیا اور دوسرے نے اس سے آنکھیں بند کر لیں اور جو وہم رہ گئے اور بعض نے امام کے مراد ان کے اعمال اور بعض نے وہ کتاب مراد لی جو جو ان نازل کی گئی تھی ۱۰۳ اور یہی ایک بات ہے حق کے لحاظ سے مفہوم ایک ہی ہوا امام کہئے دیکھو ۱۵۰

کتاب کا میں  
ادھ میں دیا جا

کتاب کے ادھ میں لایا دینے دیا جانے سے کیا مراد یہ قرآن کریم میں جہاں بعض لوگوں کے عین میں کتاب و دین کا ذکر ہے تو دوسروں کیلئے مختلف پیرائے اختیار کئے ہیں کہیں تو اس کے مقابل پر غرایا و ما من ادنیٰ لکبہ بالمالہ (الحاقہ ۲۵۰) اور کہیں فرمایا ما من ادنیٰ لکبہ و راء طہر و لا نشاقی ۱۰۰ اور یہاں کتاب کو کہیں میں دینے کے مقابل پر فرمایا و معنی فی ہذہ اعمیٰ یعنی فی الاحقاق اعمیٰ تو میں عین میں کتاب پر ہونے کے مقابل پر مثال میں کتاب پر نامی ہو اور مجھے کچھ کتاب پر نامی ہو اور اندھا نہ ہو نامی اس سے معلوم ہو کہ یہ قیامت کے دن کتابوں کا دیا جانا جزاء و وفا کے رنگ میں ہو یعنی اگر کوئی وہ ہیں جو اس کتاب کو جو انہیں ان کے نبی کی معرفت ملتی ہو اس دنیا میں عین میں لیتے ہیں یعنی قوت و قدرت اس پر مل گئے ہیں اور ایک وہ ہیں جو مثال میں لیتے ہیں مبنی ناقص طور پر اسے لیتے ہیں یا دروازہ طور یعنی اسے پیٹھ پیچھ دیتے ہیں جیسا دوسری جگہ پر مذکور وہ و راء طور ہم زائل عماد ۱۸۶ یا وہ جو باطل ہی اس کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اندھ تھے ہیں تو اسی کے مطابق قیامت میں ان سے معاملہ ہوگا جس سے یہاں کتاب کو کہیں میں لیا اسے دلوں میں عین میں دے دی جائے گی اور جس یہاں مثال میں لیا اسے دلوں میں مثال میں لے گی اور جس سے یہاں کتاب کو پیٹھ پیچھ بھینسا اس کو دلوں میں پیٹھ پیچھ لے گی اور جو اندھا رہا وہ دلوں میں اندھا ہو کر رہا یہ کہیں یا مثال یا دروازہ طور کا دینا اس رنگ میں ہوگا جو ان کی قیامت کو ہم اس دنیا میں نہیں سمجھ سکتے آخرت کے جتنے معاملات ہیں بالاعین ذات کے مصداق ہیں مدنی اندھے بھی ہو گئے اور نہ کہیں گے عین کو کلام کی اجازت بھی نہیں ہوگی اور نہ کہیں گے حق سے دوسری ہو گئے اور جنتوں سے پانی و غیرہ بھی انہیں گئے اندھی عین میں کتاب و دلوں کو جو اصحاب الیوم اور مثال میں کتاب و دلوں کو اصحاب النشال کہا ہے تو اصحاب الیوم کے معنی امام مفسر نے ہیں اصحاب السعادات و النشال یعنی سعادت و انہیں برکتوں والے اور ایک حدیث میں جو ان کی شہادت اس آیت کی تفسیر میں نقل کی ہے یوں آتا ہے کہ کتاب عین میں لے ہی اس شخص کا چہرہ روشن ہو جائے گا

نہا حال کا چھٹا

اور مذکورہ جتنے کتاب ہم نے کیا مراد جو ہر جہت سے کتاب کے مقابل پر لگی آیت میں اعمیٰ لانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں پڑھیں گے گلاس سورت میں نہ پڑھا کہ سب کو حکم ہوگا آخر کتاب ۱۰۴ اپنی اپنی کتاب میں پڑھیں گے ۱۵۱

پس پڑھنا یا پڑھنے اندھا بھی ہو سکتا ہے اور وہ کچھ پڑھنے سے انسان کو علم حاصل ہو جاتا ہے اس لئے اصل نشانہ یہی ہو کہ انہیں ان کے اندھے اور برے اعمال کا علم ہو جائیگا مگر صرف واقعات کے رنگ میں بلکہ تدریج کے رنگ میں کیونکہ بار بار اس کا







۸۰ وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاَجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ

اور کہہ اس میرے سبب مجھ کو سچائی کے داخلہ سے داخل کجھو اور سچائی کا نکلنا نکالو اور میرے لئے اپنی جانب مدد دینے والا

۸۱ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا ۝

غلبہ مقرر فرماؤ اور ۸۱ اور کہو حق آگیا اور باطل ہلاک ہو گیا بیشک باطل ہلاک ہو گیا اور یہی حقائق ۱۸۶۹

کے ساتھ جائگاہ اور بیض بیل کی طرف بھی ہو سکتی ہو جو میں سے نفور میں جہنمی راستہ کے ایک حصہ میں توجہ پڑے اور اصطلاح شریعت میں توجہ وہ ناجوہر جرات کے وقت سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جاتے تھے اس میں پہلے سونا لازمی ہو +

ناخلہ: نخل وہ جو جس کے زیادہ ہو دیکھو نخل ۱۲ اور ناخلہ وہ جیروانسان کرتا ہو اور وہ اس پر واجب نہیں اور عبادت پر آمنا ہو اور جو کچھ کا بیٹا اصل پر زیادہ ہو جس سے پڑے کو بھی ناخلہ کہتے ہیں و یعقوب ناخلہ (الانبیاء ۷۲) (۱)

بائیں خض ناؤں کے بعد نماز تھیں کا ذکر کیا ہو پہلی رات پڑھی جاتی ہو اور نخل کے طور پر ہو اور یہ گیارہ یا تیرہ رکعت ہوتی ہیں جو وہ وہ کو کچھ پڑھی جاتی ہیں اور خض ایک یا صبح ہو جائے کی صورت میں اس سے کہ جس قدر ہو سکے نماز تہجد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ خاص کر لگایا ہو کہ وہ سری جگہ صاف فرمایا وفاقۃ من الذین معك والذل۔ (۲۰) ہر ایک مسلمان کو پہلی رات اٹھنے اور نماز تہجد کی عادت ڈالنی چاہئے اور مقام محمود سے مراد مقام شفاعت علی جوہیہ احادیث میں وارد ہو اور بخاری کی حدیث کے آخر میں کہ شفاعتی آپ کو تمام محمود پر کھڑے ہو جس کی شفاعت ہو گی جو عید اہل الجہنم کلام سب لوگ جو جمع ہو گئے آپ کی حد کر پئے اور بیض احادیث میں مقام محمود سے مراد شفاعت ہی کی تھی (۲) +

۱۸۶۹ حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ یہ آیت ہجرت کے بارہ مہینہ ہوئی تھی یعنی دخول سے مراد دخول مدینہ ہو اور خروج سے مراد خروج سے مراد مدینہ سے خروج ہو کہ وہ اور دخول کو خروج پر مقدم اس سے لگایا کہ وہ اہم ہو اور خروج ہی پر کہ آپ کو خانہ نبی کیا جائے گا بلکہ اگر آپ کو خانہ نبی ہو آپ کے داخل ہونے کی جگہ اس سے پیشہ مقرر ہو چکی ہو اور سیاقی معنی سے بھی صاف اشارہ ہجرت کی طرف ہی معلوم ہوتا ہو جیسا کہ پہلے کتب میں صفائی سے بیان ہو چکا اور سلطان نصیر جو اسے مراد لکھ کر جس سے آپ کو نصرت لے اور بیض سے اسے فتح کہہ لیا اور اس پر آگئی آیت شاہد ہو کہ یہی الفاظ ظہری کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کر پئے اور بیض نے سلطان سے مراد بادشاہ یا جو یعنی ہرنما میں کی دین کا ناصر بادشاہ پیدا ہوتا ہے (۲) اشتعالی نے قرآن کریم میں آپ کو بار بار استاء یا تھا کہ آپ کو ہجرت کہنے چاہئے گی اور اسی سے آپ کی سیالی کی ابتدا ہوئی اور ہجرت فی الواقع تمام کام کیا ہیں کی جڑ ہو بشرطیکہ اپنی شرط کے ساتھ ہو +

۱۸۶۹ اذھق ۝ اذھقت فھنہ کے معنی ہر کسی چیز پر فخر سے کہنے ہوتے ہیں کی جان نکل گئی توھق انھم صا التوبۃ ۵۵۸ اذھق ۵۵۸۔۔۔۔۔ اور اذھق النبی کے معنی ہیں وہ چیز باطل ہو گئی اور ہلاک ہو گئی اور اذھق فاذا ہوذا حق (الانبیاء ۱۸) (۱)

بخاری میں جو کئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کہے بعد کہ میں داخل ہوتے تو اس وقت کہ میں تین سو سات تھے یا آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چڑی سے جو آپ کے اہل بیت میں ایک ایک بت کر دے اور یہ آیت پڑھتے تھے اور اس کے ساتھ یہ آیت بھی دیا یہی الباطل دیا یہی دالہ ۵۵۸۔۔۔۔۔ اس سے بعد حکیم ارشاد فرماتے ہیں کہ اس وقت پوری ہوئی جو کیسی کی حالت میں کہ میں بیان کی گئی تھی اور کہ قدر غلبہ اس پیشگی کو حاصل ہو جس کا نظارہ ہم آج بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس خانہ کعبہ میں پھر وہ بت نہیں جاسکے اور الحق کا آگاہ آپ کی تشریف آوری ہوئی تھی اس لئے حضرت عیسیٰ کی پیشگی میں آپ کو روح حق لگایا ہو

ذھق  
ذھق ۵۵۸  
خانہ کعبہ میں تین سو سات تھے  
اس وقت کہ میں تین سو سات تھے  
یا آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم



وَنَزَّلْنَا مِنْ الْقُرْآنِ مَآثُورَةً وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الْفَٰلِقِينَ إِلَّا

اور ہم قرآن سے وہ بکراستے ہیں جو مومنوں کیلئے مٹا اور رحمت ہو اور کفار کو گویہ درگاہِ حشر نقصان میں

خَسِرُوا ۚ وَإِذَا التَّمَتُّلُ عَلَى الْأَمْسَانِ لَقَدْ كُنَّا يَوْمَئِذٍ بِنَاصِرَةٍ ۚ فَلَمَّا مَسَّهُ الْمَشْرُكَانَ

بھٹکا ہو گیا اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ ان کو اپنی اپنی پہلو پر لپیٹتا ہے اور کچھ کچھ بھی بھٹکا ہوا

يَوْمَئِذٍ سَأَلَ كُلُّ فِئْلٍ عَلَى شَاكِلِيهِ فَرُبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنِ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا

ہر فاعل اور شاکل پر ایک اپنی اپنی طرف سے سوال کرتا ہے تو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو سب سے بڑھ کر سیدھی راہ پر ہدایت

قرآن کے منہ میں  
شکا

امراضِ جنائی اور  
قرآن کریم

۱۸۶۹ قرآن شریف روحانی پیالوں کی شکایت کے حامل ہے اور یہی شفا یہاں مراد ہے جیسا کہ خود فرمایا و شفا اولمافی الصدود

دینے میں ہے اور جس طرح یہاں سمنوں کیلئے شفا اور رحمت قرار دیکر امراض روحانی سے شفا کی طرف اشارہ کیا اس طرح دیگر

جگر بیان و اہل کیلئے اسے ہدایت اور شفا فرمایا مولانا ابن اسفندھادی و شفا (ج ۴ ص ۴۴۴) اور حدیث میں جو من لعل

بالقرآن فلا شفاء واللہ جو شخص قرآن سے شفا نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ اسے شفا دے اور یہاں میں بھی شفا مراد ہے اور من یہاں

شفا اور توفیق کے معنی ہیں قرآن شریف کی یاد دہانی مبارک لکھ کر یا دلوں کو پلانا کسی حدیث سے ثابت نہیں اور جن اور جاہد اور

نحلی نے قرآن کو اس سے روکا اور ادھر تک کے طبع پر قرآن شریف کا کوئی حصہ لکھ کر شے یا چھوٹے یا بڑے پاس رکھنا ایک عظیم

امر ہو کر قرآن شریف کو امراضِ جنائی کیلئے استعمال کرنا اس فرض کے سنائی ہو جس کیلئے یہ پاک کلام نازل ہوا اور افسوس ہے جو قوم

تباہ ہو رہی ہو اور اس موت سے بچنا حاصل کرنے کیلئے قرآن کو استعمال نہیں کیا جائے اور لغو قوتوں پر اس کا استعمال کیا جائے اور

کوئی پروردگار انت کیلئے نہیں چھوڑے گا اور اٹھائے ہو کوئی توفیق لکھ کر یا دلوں کو پلانا جو نگاہوں میں حق و حکمت ہوتی ہے جو علم

کو نہ باطل اور حادیث میں اس کا ذکر نہ کیا ہے اصل فرض یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان مرد و عورت یا عورت سے بڑھے اور اس پر عمل کر

اس پر عمل امراضِ جنائی سے بھی بچا جائے اور آخر پر فرمایا کہ یہی قرآن مجمل ہے جو لوگوں کیلئے ہر روز یا ہر ہفت روزہ یا ہر ایک سال کا واجب ہے تاہم اس کے کبر

یعنی کے مقابل ہے جو اس کے اندر رکھائی جاتی ہے وہ غافلت کی وجہ سے اور زیادہ بدلوں کا ارتکاب کرتے ہیں یا اس کی غافلت کیا

قدیم بھلاستہ چلے جاتے ہیں

تعلیم میں یا دوس

شکل۔ شاکلۃ

شکال

شک ۱۸ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح انعام کے وقت اور من فیل مذکور ہو اسی طرح تعذیب کے وقت یا دوسری مذکور من فیل رحمت

آپ کی بھی یا دوس ذمہ داری کی بھی مصائب پیش آئیں

۱۸۷۱ اشاکلۃ۔ شکل کے معنی شبہ یا مثل ہیں و آخر میں مشکلاہ اذواج (ص ۸۰) اور انسان کی شاکلۃ اس کی شکل

اور اس کی جانب اور اس کا طریق ہو دل اور معرفت میں ہر ایک شکل چھوٹا ہے کما جاتا ہے جو جس کے ساتھ جانو کو قید کیا جاتا ہے

اسلئے شاکلۃ انسان کی وہ خلقت ہے جو جسے قید کے ہوتے ہوئے اور نفس پر غلبہ ہو اور طبیعت اور دین اس سے مراد

کئے ہیں

جب اوپر دگر دھڑوں کا ذکر کیا گیا وہ جن کے لئے قرآن شفا ہو گیا مدد سے لکھا ہے میں بڑھ کر ہی تو بے پناہ ہو گیا

ایک اپنے اپنے طریق یا طبیعت پر عمل کرتا ہے تو جس سے معلوم ہوا جانا کہ ہدایت پر کون چوں ان الفاظ کا یہ مطلب نکالنا بعض

انسان طبیعت کی مدد سے ہی بے ہوش ہو کر رہ جاتا ہے کہ جسے قرآن کریم کی ساری تعلیم کو باطل کرتا ہے

۞ وَتَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي مَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝

۱۔ اہل حق سے روح کے متعلق سوال کو تو یہی جواب دے رہے ہیں کہ حکم ہے پر ۱۸۶۲ء

وَلَیْسَ شَئْنَا لَدُنَّ هَبْنِ بِالَّذِیْ اَوْحٰی اِلَیْكَ ثُمَّ لَا یَجِدُ لَكَ بِهِ عَلٰیۤنَا ۙ

اور اگر ہم پہنچے تو اسے ملے جائے جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے۔ پھر وہ اپنے واسطے اس کے دلائل کے ساتھ ہمارے پاس لائے گا۔

وَلَیْسَ لَیْلٌ اِلَّا رَاحَةٌ مِّنْ یَّوْمٍ اَیَّامٌ فَضَّلَهُ کَاَعْلَمٰۤیْكَ لِیَذَرٰهُ قُل لِّیْذِیْجَعَلُ الشَّیْءَ

یعنی دلائل نہ پائے گا۔ تو میرے شب کی طرح جو ایک دن کا فضل ہے بہت بڑا ہو گا تو ان دنوں اور جن ایسا ہے پائے گا۔

وَلَیْسَ عَلٰیۤیْكَ اَنْ یَّاتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ اَنَّ نَّصْرَهُمْ لَبَعْضُ

جو جائیں کہ اس قرآن کی مانند نہ لائیں۔ تو اس کی مانند نہ لاسکتے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے

ظَیْمِیْنَ ۙ وَلَقَدْ مَتَّعْنَا النَّاسَ مِثْلَ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلُ وَلَٰكِن لَّا نَزَّلْنَا سِیْرًا ۙ

دو گاہوں میں ۱۸۶ اور قطعاً ہم نے ان لوگوں کو ایسے قرآن میں ہر قسم کی نادر باتیں بار بار بیان کر دی ہیں مگر ان کو کوئی سیرا نہ لایا۔

لَقُرْاٰنَ ۙ وَقَالُوْا لَیْسَ بِذٰلِکَ حَتّٰی نَفْعُرْکُمْ مِّنْ اَلْاَرْضِ یَسْبُوْۤعًا ۙ

کہ تم بے فائدہ ہو ۱۸۷ اور کہتے ہیں کہ تم پر ایمان نہیں لائینگے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے اس زمین کے چھپنڈا بھالو ۱۸۸

تو یہی ہے جو پائے گا۔

آخری جزو

قرآن کی عظمت

جن سے مراد

مثال

تیسرے کمال

نیم۔ پیوستہ

روحانی باتیں جو

کلمہ ہے جو پائے گا۔

۱۸۶ حضرت رسولؐ کے ذکر سے تو سب سے ہی شرف ہوئی تھی اور دیگر انبیاء کا اور ان کے متعلق سنت، اشد کا بھی ذکر آیا تھا اور

ظاہر ہو کر رہی کہ بعد از موتی آثار اور پہلی کتابیں کمال تک آئے تھے شرف ہوئی رہیں اور قرآن شریف کے لئے حضرت رسولؐ

اور حضرت عیسیٰؑ کی وحی کی عظمت باقی نہ رہی اور یہی پہلی تمام کتابوں میں تشریف ہوئی تھی اس لئے فرمایا کہ یہ وحی جس کے ذریعہ

سے اب ہم خلق کو حیات جاودانی دیتے ہیں اسے بھی اگر اللہ چاہتا تو پہلی وحیوں کی طرح سے جانا پھر کرئی چیز اسے دینا پس وہ اس

ذرا کشتی لیکن شہادت آئی ایسی نہ تھی بلکہ اس شہادت کا تقاضا یہی تھا کہ یہ آخری وحی ہمیشہ کیلئے دنیا میں ہو کر آئے کہ بعد کوئی کتاب

نہ آئے گا کوئی نبی بعثت ہو اور تمام لوگ اسی ایک نرسے رشتہ میں آکر اس کی طرف آگئے آیت میں اشارہ ہے ان فضل کا کہ علیہ السلام

۱۸۷ حاج قرآن کے دینا پس ہمیشہ باقی رہنے والا اور آخری کتاب ہر مسلمان کا ذکر کیا تو اب اس کی عظمت کی طرف بھی توجہ دانی تمام

دنیا کے انسان اس کی شہادت دیتے ہیں کہ یہی کتابیں ہی وحی بن کر اس کی نظیر دنیا نہیں بن سکتی اس کو شہادت کی بھی ضرورت نہیں

کونے گا کہ کھڑک ۱۸۸ گھر ہاں سورہ بقرہ میں واقعہ اشہد انکرم البعثۃ ۱۸۹ فرمایا میں فرمایا ان انسان اور جن کلمے ہیں اور ایک

دوسرے کی اور کہ جس سے معلوم ہوا کہ وہی ان کے شہدا یا پیشتر وہی ہیں میں اس کی سورہ میں جن کے نام سے پکارا ہو +

۱۹۰ مثال کے معنی ہے یعنی وہی دلیل اور حدیث یعنی بات اور حدیث کے ہیں اور وجہ طلعا میں مثال کے معنی ہیں دلیلیت

ہیں ہر ایک معنی جو جن میں اور نام ہوئے ہیں اور کوئی طرف متوجہ کر لینے میں یہ معنی سے مثال ہو +

قرآن کی عظمت کی اور اس کے ہمیشہ تک پہنچنے کی یہاں دلیل وحی کہ اس میں ہر قسم کی باتیں بار بار اور کھول کھول کر

بیان کر دی گئی ہیں نہ کہ جسے مثال میں کوئی ایسی بات نہیں جو یہاں نہ ہو اور دوسری جگہ جو +

۱۹۱ پیوستہ۔ نیم۔ پیوستہ۔ پانی کا شہادہ اور شہادہ (جس سے پتا چلتا ہے کہ جسے کو کہتے ہیں مسئلہ بنایم (الفرقان ۲۳) (غ) +

۱۹۲ بعد از قرآن شریف کی اس عظمت کے اس کے ہایت میں پیش ہوئے اور اس کی تقسیم کے کمال کے اس کا ذکر کیا جائے اور اعلیٰ







ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا مَا اِذْ التَّائِبُ عَمَّا كَفَرَ لَآ يُغْنِي عَنْهُ تَوْبَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ

۹۸ یہ انکی سزا ہوئے کہ وہ ہماری باتوں کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا جب ہم پشیمان ہوں اور پورا پورا تائب ہو جائیگی توئی پشیمانی

خَلْقًا جَدِيدًا ۚ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ

۹۹ میں آسمانے جو بنیئے گیا وہ جو نہیں کر سکتے کہ دشمنیں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر ہے

عَلٰٓی اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلاً لَا رَيْبَ فِیْهِ فَاَبٰی الظَّٰلِمُوْنَ

کون ہو گا کہ اس کی مثل پیدا کرے اور اس سے ان کیلئے ایک پیدا ہو گا جس میں کوئی شک نہیں مگر ظالموں کو سوائے انکار کے

اَلَا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَلَمْ تَكُنْ تُمْلِكُوْنَ خَزَٰٓئِنَ رَحْمَةِ رَبِّکَ اِذَا اَلَمْسَکُمْ خَشِیَّةً

۱۰۰ کہہ متکون نہیں ۱۸۸۲ اگوا کہ تم میرے رب کی رحمت کے ترازو کے مالک ہو سکتے تھے تم کہتے تھے تم پر جانے کے ڈر سے راتیں بیک

اَلْاِنْسَٰنِیْ وَكَانَ الْاِنْسَٰنُ قَتُوْرًا ۚ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ

۱۰۱ رکھتے اور انسان تنگ دل ہو ۱۸۸۳ اور قید کیا ہم موسیٰ کو کھلم کھلا نشان دینے

فَسَلَّ عَلَیْہِ اَسْمٰکُ الْاَسْمٰکِیْنَ اِجْمَاعًا ۚ فَمَقَالَ لَہٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَا اُظٰفُکَ ۚ مُوْسٰی مَسْجُوْرًا

سورجی اسرائیل سے پوچھ جب وہ ان کے پاس آیا تو فرعون نے اسے کہا ۱۸۸۴ اسے موسیٰ میں تھے ساحر جیسا کہ ہیں ۱۸۸۵

۱۸۸۶ اعلیٰ کی وجات سے بدنامی کو کیا تیار میں آٹھا یا جلنے کو مشاہیر کو دیا یعنی انسانی کی مثل میں سے حکم ہوا کہ وہ باطنی میں جہنم

اور جہنم جہنم میں رہتا ہو۔ بلکہ اس کی مثل جو اوش کا نفس اس کے طبی مردوں کو کہ جڑا اور نمر اسطابق احوال پر اور مایل کا ذکر اس

۱۸۸۷ کا فکے کیا کہ جہنم ایک وقت تک کے بعد فنا ہو جائے۔ لیکن احوال فنا نہیں ہوتے ۱۸۸۸

۱۸۸۹ انسانیت سے مراد یہاں مال کا جائے رہتا یا ختم ہو جائے اور مثلا اس کثرت کا تعلق باقی سے کیا ہو بعض نے اسے انکسیر سے اسطابق

مشق فرما دیا کہ تیار سے بنے اور نہ ہی اور سوائے کا گھر ہو۔ تو اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ یہ چیز بھی اللہ تعالیٰ نے یہ کا جو ہے

۱۸۹۰ یہ بتاؤ تو اچھی کہیں نہ سوسے گا۔ انسان کی طرح وہ پہل نہیں۔ مگر زیادہ تر فرق یہ ہے کہ جو کہتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ نے یہ کا جو ہے

۱۸۹۱ فرس ہو جو قیدید بھی اسطابق نہ بدل ہوتی ہو اور مراد یہ ظاہر کرنا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کے جھلکے دوسری باتیں ہیں اور وہ یہ

۱۸۹۲ بھی دیتا ہے یا جو وہ بھی اسے غم پر جلنے کا جو نہیں کیونکہ اس کے خزانے بے انتہا ہیں اور یہ اشارہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی کیا ہیں

۱۸۹۳ کی طرف ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آپ کو جسے جسے سامان اور بادشاہتیں دے گا جو نہ ملے گا۔ مالک وہ جو تم نہیں ہو ۱۸۹۴

۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ایک حدیث میں ہے کہ وہ وہودوں سے انحضرت صلی علیہ وسلم کے قسم آیات کے تعلق سے۔ امانت کیا تو اپنے ذرا حکام بیان فراسے یعنی

۱۸۹۷ شریک ذکر ہو چکی ذکر نہ کر کہ وہ فرجہ جو غریبیت موسیٰ کی بنیاد کے طور پر ہیں۔ مگر کئی دوسرے یہ حدیث قابل قبول نہیں کہ شریک بن

۱۸۹۸ اور نام احمد سے لیا ہو اعلیٰ کے اہل قیام حکام دس تھے دوسرے حکام نبی اسرائیل کو جس میں دس تھے جب میرے وہ وہی تھا

۱۸۹۹ کی طرف تھے۔ اور یہاں ان کے متعلق صاف فرعون کا ذکر ہے میرے اعلیٰ آیت میں صاف طور پر نہیں بھلاؤ یعنی وہ ان صافیت

۱۱۳۸  
۱۱۳۹  
۱۱۴۰  
۱۱۴۱  
۱۱۴۲  
۱۱۴۳  
۱۱۴۴  
۱۱۴۵  
۱۱۴۶  
۱۱۴۷  
۱۱۴۸  
۱۱۴۹  
۱۱۵۰  
۱۱۵۱  
۱۱۵۲  
۱۱۵۳  
۱۱۵۴  
۱۱۵۵  
۱۱۵۶  
۱۱۵۷  
۱۱۵۸  
۱۱۵۹  
۱۱۶۰  
۱۱۶۱  
۱۱۶۲  
۱۱۶۳  
۱۱۶۴  
۱۱۶۵  
۱۱۶۶  
۱۱۶۷  
۱۱۶۸  
۱۱۶۹  
۱۱۷۰  
۱۱۷۱  
۱۱۷۲  
۱۱۷۳  
۱۱۷۴  
۱۱۷۵  
۱۱۷۶  
۱۱۷۷  
۱۱۷۸  
۱۱۷۹  
۱۱۸۰  
۱۱۸۱  
۱۱۸۲  
۱۱۸۳  
۱۱۸۴  
۱۱۸۵  
۱۱۸۶  
۱۱۸۷  
۱۱۸۸  
۱۱۸۹  
۱۱۹۰  
۱۱۹۱  
۱۱۹۲  
۱۱۹۳  
۱۱۹۴  
۱۱۹۵  
۱۱۹۶  
۱۱۹۷  
۱۱۹۸  
۱۱۹۹  
۱۲۰۰  
۱۲۰۱  
۱۲۰۲  
۱۲۰۳  
۱۲۰۴  
۱۲۰۵  
۱۲۰۶  
۱۲۰۷  
۱۲۰۸  
۱۲۰۹  
۱۲۱۰  
۱۲۱۱  
۱۲۱۲  
۱۲۱۳  
۱۲۱۴  
۱۲۱۵  
۱۲۱۶  
۱۲۱۷  
۱۲۱۸  
۱۲۱۹  
۱۲۲۰  
۱۲۲۱  
۱۲۲۲  
۱۲۲۳  
۱۲۲۴  
۱۲۲۵  
۱۲۲۶  
۱۲۲۷  
۱۲۲۸  
۱۲۲۹  
۱۲۳۰  
۱۲۳۱  
۱۲۳۲  
۱۲۳۳  
۱۲۳۴  
۱۲۳۵  
۱۲۳۶  
۱۲۳۷  
۱۲۳۸  
۱۲۳۹  
۱۲۴۰  
۱۲۴۱  
۱۲۴۲  
۱۲۴۳  
۱۲۴۴  
۱۲۴۵  
۱۲۴۶  
۱۲۴۷  
۱۲۴۸  
۱۲۴۹  
۱۲۵۰  
۱۲۵۱  
۱۲۵۲  
۱۲۵۳  
۱۲۵۴  
۱۲۵۵  
۱۲۵۶  
۱۲۵۷  
۱۲۵۸  
۱۲۵۹  
۱۲۶۰  
۱۲۶۱  
۱۲۶۲  
۱۲۶۳  
۱۲۶۴  
۱۲۶۵  
۱۲۶۶  
۱۲۶۷  
۱۲۶۸  
۱۲۶۹  
۱۲۷۰  
۱۲۷۱  
۱۲۷۲  
۱۲۷۳  
۱۲۷۴  
۱۲۷۵  
۱۲۷۶  
۱۲۷۷  
۱۲۷۸  
۱۲۷۹  
۱۲۸۰  
۱۲۸۱  
۱۲۸۲  
۱۲۸۳  
۱۲۸۴  
۱۲۸۵  
۱۲۸۶  
۱۲۸۷  
۱۲۸۸  
۱۲۸۹  
۱۲۹۰  
۱۲۹۱  
۱۲۹۲  
۱۲۹۳  
۱۲۹۴  
۱۲۹۵  
۱۲۹۶  
۱۲۹۷  
۱۲۹۸  
۱۲۹۹  
۱۳۰۰  
۱۳۰۱  
۱۳۰۲  
۱۳۰۳  
۱۳۰۴  
۱۳۰۵  
۱۳۰۶  
۱۳۰۷  
۱۳۰۸  
۱۳۰۹  
۱۳۱۰  
۱۳۱۱  
۱۳۱۲  
۱۳۱۳  
۱۳۱۴  
۱۳۱۵  
۱۳۱۶  
۱۳۱۷  
۱۳۱۸  
۱۳۱۹  
۱۳۲۰  
۱۳۲۱  
۱۳۲۲  
۱۳۲۳  
۱۳۲۴  
۱۳۲۵  
۱۳۲۶  
۱۳۲۷  
۱۳۲۸  
۱۳۲۹  
۱۳۳۰  
۱۳۳۱  
۱۳۳۲  
۱۳۳۳  
۱۳۳۴  
۱۳۳۵  
۱۳۳۶  
۱۳۳۷  
۱۳۳۸  
۱۳۳۹  
۱۳۴۰  
۱۳۴۱  
۱۳۴۲  
۱۳۴۳  
۱۳۴۴  
۱۳۴۵  
۱۳۴۶  
۱۳۴۷  
۱۳۴۸  
۱۳۴۹  
۱۳۵۰  
۱۳۵۱  
۱۳۵۲  
۱۳۵۳  
۱۳۵۴  
۱۳۵۵  
۱۳۵۶  
۱۳۵۷  
۱۳۵۸  
۱۳۵۹  
۱۳۶۰  
۱۳۶۱  
۱۳۶۲  
۱۳۶۳  
۱۳۶۴  
۱۳۶۵  
۱۳۶۶  
۱۳۶۷  
۱۳۶۸  
۱۳۶۹  
۱۳۷۰  
۱۳۷۱  
۱۳۷۲  
۱۳۷۳  
۱۳۷۴  
۱۳۷۵  
۱۳۷۶  
۱۳۷۷  
۱۳۷۸  
۱۳۷۹  
۱۳۸۰  
۱۳۸۱  
۱۳۸۲  
۱۳۸۳  
۱۳۸۴  
۱۳۸۵  
۱۳۸۶  
۱۳۸۷  
۱۳۸۸  
۱۳۸۹  
۱۳۹۰  
۱۳۹۱  
۱۳۹۲  
۱۳۹۳  
۱۳۹۴  
۱۳۹۵  
۱۳۹۶  
۱۳۹۷  
۱۳۹۸  
۱۳۹۹  
۱۴۰۰  
۱۴۰۱  
۱۴۰۲  
۱۴۰۳  
۱۴۰۴  
۱۴۰۵  
۱۴۰۶  
۱۴۰۷  
۱۴۰۸  
۱۴۰۹  
۱۴۱۰  
۱۴۱۱  
۱۴۱۲  
۱۴۱۳  
۱۴۱۴  
۱۴۱۵  
۱۴۱۶  
۱۴۱۷  
۱۴۱۸  
۱۴۱۹  
۱۴۲۰  
۱۴۲۱  
۱۴۲۲  
۱۴۲۳  
۱۴۲۴  
۱۴۲۵  
۱۴۲۶  
۱۴۲۷  
۱۴۲۸  
۱۴۲۹  
۱۴۳۰  
۱۴۳۱  
۱۴۳۲  
۱۴۳۳  
۱۴۳۴  
۱۴۳۵  
۱۴۳۶  
۱۴۳۷  
۱۴۳۸  
۱۴۳۹  
۱۴۴۰  
۱۴۴۱  
۱۴۴۲  
۱۴۴۳  
۱۴۴۴  
۱۴۴۵  
۱۴۴۶  
۱۴۴۷  
۱۴۴۸  
۱۴۴۹  
۱۴۵۰  
۱۴۵۱  
۱۴۵۲  
۱۴۵۳  
۱۴۵۴  
۱۴۵۵  
۱۴۵۶  
۱۴۵۷  
۱۴۵۸  
۱۴۵۹  
۱۴۶۰  
۱۴۶۱  
۱۴۶۲  
۱۴۶۳  
۱۴۶۴  
۱۴۶۵  
۱۴۶۶  
۱۴۶۷  
۱۴۶۸  
۱۴۶۹  
۱۴۷۰  
۱۴۷۱  
۱۴۷۲  
۱۴۷۳  
۱۴۷۴  
۱۴۷۵  
۱۴۷۶  
۱۴۷۷  
۱۴۷۸  
۱۴۷۹  
۱۴۸۰  
۱۴۸۱  
۱۴۸۲  
۱۴۸۳  
۱۴۸۴  
۱۴۸۵  
۱۴۸۶  
۱۴۸۷  
۱۴۸۸  
۱۴۸۹  
۱۴۹۰  
۱۴۹۱  
۱۴۹۲  
۱۴۹۳  
۱۴۹۴  
۱۴۹۵  
۱۴۹۶  
۱۴۹۷  
۱۴۹۸  
۱۴۹۹  
۱۵۰۰  
۱۵۰۱  
۱۵۰۲  
۱۵۰۳  
۱۵۰۴  
۱۵۰۵  
۱۵۰۶  
۱۵۰۷  
۱۵۰۸  
۱۵۰۹  
۱۵۱۰  
۱۵۱۱  
۱۵۱۲  
۱۵۱۳  
۱۵۱۴  
۱۵۱۵  
۱۵۱۶  
۱۵۱۷  
۱۵۱۸  
۱۵۱۹  
۱۵۲۰  
۱۵۲۱  
۱۵۲۲  
۱۵۲۳  
۱۵۲۴  
۱۵۲۵  
۱۵۲۶  
۱۵۲۷  
۱۵۲۸  
۱۵۲۹  
۱۵۳۰  
۱۵۳۱  
۱۵۳۲  
۱۵۳۳  
۱۵۳۴  
۱۵۳۵  
۱۵۳۶  
۱۵۳۷  
۱۵۳۸  
۱۵۳۹  
۱۵۴۰  
۱۵۴۱  
۱۵۴۲  
۱۵۴۳  
۱۵۴۴  
۱۵۴۵  
۱۵۴۶  
۱۵۴۷  
۱۵۴۸  
۱۵۴۹  
۱۵۵۰  
۱۵۵۱  
۱۵۵۲  
۱۵۵۳  
۱۵۵۴  
۱۵۵۵  
۱۵۵۶  
۱۵۵۷  
۱۵۵۸  
۱۵۵۹  
۱۵۶۰  
۱۵۶۱  
۱۵۶۲  
۱۵۶۳  
۱۵۶۴  
۱۵۶۵  
۱۵۶۶  
۱۵۶۷  
۱۵۶۸  
۱۵۶۹  
۱۵۷۰  
۱۵۷۱  
۱۵۷۲  
۱۵۷۳  
۱۵۷۴  
۱۵۷۵  
۱۵۷۶  
۱۵۷۷  
۱۵۷۸  
۱۵۷۹  
۱۵۸۰  
۱۵۸۱  
۱۵۸۲  
۱۵۸۳  
۱۵۸۴  
۱۵۸۵  
۱۵۸۶  
۱۵۸۷  
۱۵۸۸  
۱۵۸۹  
۱۵۹۰  
۱۵۹۱  
۱۵۹۲  
۱۵۹۳  
۱۵۹۴  
۱۵۹۵  
۱۵۹۶  
۱۵۹۷  
۱۵۹۸  
۱۵۹۹  
۱۶۰۰  
۱۶۰۱  
۱۶۰۲  
۱۶۰۳  
۱۶۰۴  
۱۶۰۵  
۱۶۰۶  
۱۶۰۷  
۱۶۰۸  
۱۶۰۹  
۱۶۱۰  
۱۶۱۱  
۱۶۱۲  
۱۶۱۳  
۱۶۱۴  
۱۶۱۵  
۱۶۱۶  
۱۶۱۷  
۱۶۱۸  
۱۶۱۹  
۱۶۲۰  
۱۶۲۱  
۱۶۲۲  
۱۶۲۳  
۱۶۲۴  
۱۶۲۵  
۱۶۲۶  
۱۶۲۷  
۱۶۲۸  
۱۶۲۹  
۱۶۳۰  
۱۶۳۱  
۱۶۳۲  
۱۶۳۳  
۱۶۳۴  
۱۶۳۵  
۱۶۳۶  
۱۶۳۷  
۱۶۳۸  
۱۶۳۹  
۱۶۴۰  
۱۶۴۱  
۱۶۴۲  
۱۶۴۳  
۱۶۴۴  
۱۶۴۵  
۱۶۴۶  
۱۶۴۷  
۱۶۴۸  
۱۶۴۹  
۱۶۵۰  
۱۶۵۱  
۱۶۵۲  
۱۶۵۳  
۱۶۵۴  
۱۶۵۵  
۱۶۵۶  
۱۶۵۷  
۱۶۵۸  
۱۶۵۹  
۱۶۶۰  
۱۶۶۱  
۱۶۶۲  
۱۶۶۳  
۱۶۶۴  
۱۶۶۵  
۱۶۶۶  
۱۶۶۷  
۱۶۶۸  
۱۶۶۹  
۱۶۷۰  
۱۶۷۱  
۱۶۷۲  
۱۶۷۳  
۱۶۷۴  
۱۶۷۵  
۱۶۷۶  
۱۶۷۷  
۱۶۷۸  
۱۶۷۹  
۱۶۸۰  
۱۶۸۱  
۱۶۸۲  
۱۶۸۳  
۱۶۸۴  
۱۶۸۵  
۱۶۸۶  
۱۶۸۷  
۱۶۸۸  
۱۶۸۹  
۱۶۹۰  
۱۶۹۱  
۱۶۹۲  
۱۶۹۳  
۱۶۹۴  
۱۶۹۵  
۱۶۹۶  
۱۶۹۷  
۱۶۹۸  
۱۶۹۹  
۱۷۰۰  
۱۷۰۱  
۱۷۰۲  
۱۷۰۳  
۱۷۰۴  
۱۷۰۵  
۱۷۰۶  
۱۷۰۷  
۱۷۰۸  
۱۷۰۹  
۱۷۱۰  
۱۷۱۱  
۱۷۱۲  
۱۷۱۳  
۱۷۱۴  
۱۷۱۵  
۱۷۱۶  
۱۷۱۷  
۱۷۱۸  
۱۷۱۹  
۱۷۲۰  
۱۷۲۱  
۱۷۲۲  
۱۷۲۳  
۱۷۲۴  
۱۷۲۵  
۱۷۲۶  
۱۷۲۷  
۱۷۲۸  
۱۷۲۹  
۱۷۳۰  
۱۷۳۱  
۱۷۳۲  
۱۷۳۳  
۱۷۳۴  
۱۷۳۵  
۱۷۳۶  
۱۷۳۷  
۱۷۳۸  
۱۷۳۹  
۱۷۴۰  
۱۷۴۱  
۱۷۴۲  
۱۷۴۳  
۱۷۴۴  
۱۷۴۵  
۱۷۴۶  
۱۷۴۷  
۱۷۴۸  
۱۷۴۹  
۱۷۵۰  
۱۷۵۱  
۱۷۵۲  
۱۷۵۳  
۱۷۵۴  
۱۷۵۵  
۱۷۵۶  
۱۷۵۷  
۱۷۵۸  
۱۷۵۹  
۱۷۶۰  
۱۷۶۱  
۱۷۶۲  
۱۷۶۳  
۱۷۶۴  
۱۷۶۵  
۱۷۶۶  
۱۷۶۷  
۱۷۶۸  
۱۷۶۹  
۱۷۷۰  
۱۷۷۱  
۱۷۷۲  
۱۷۷۳  
۱۷۷۴  
۱۷۷۵  
۱۷۷۶  
۱۷۷۷  
۱۷۷۸  
۱۷۷۹  
۱۷۸۰  
۱۷۸۱  
۱۷۸۲  
۱۷۸۳  
۱۷۸۴  
۱۷۸۵  
۱۷۸۶  
۱۷۸۷  
۱۷۸۸  
۱۷۸۹  
۱۷۹۰  
۱۷۹۱  
۱۷۹۲  
۱۷۹۳  
۱۷۹۴  
۱۷۹۵  
۱۷۹۶  
۱۷۹۷  
۱۷۹۸  
۱۷۹۹  
۱۸۰۰  
۱۸۰۱  
۱۸۰۲  
۱۸۰۳  
۱۸۰۴  
۱۸۰۵  
۱۸۰۶  
۱۸۰۷  
۱۸۰۸  
۱۸۰۹  
۱۸۱۰  
۱۸۱۱  
۱۸۱۲  
۱۸۱۳  
۱۸۱۴  
۱۸۱۵  
۱۸۱۶  
۱۸۱۷  
۱۸۱۸  
۱۸۱۹  
۱۸۲۰  
۱۸۲۱  
۱۸۲۲  
۱۸۲۳  
۱۸۲۴  
۱۸۲۵  
۱۸۲۶  
۱۸۲۷  
۱۸۲۸  
۱۸۲۹  
۱۸۳۰  
۱۸۳۱  
۱۸۳۲  
۱۸۳۳  
۱۸۳۴  
۱۸۳۵  
۱۸۳۶  
۱۸۳۷  
۱۸۳۸  
۱۸۳۹  
۱۸۴۰  
۱۸۴۱  
۱۸۴۲  
۱۸۴۳  
۱۸۴۴  
۱۸۴۵  
۱۸۴۶  
۱۸۴۷  
۱۸۴۸  
۱۸۴۹  
۱۸۵۰  
۱۸۵۱  
۱۸۵۲  
۱۸۵۳  
۱۸۵۴  
۱۸۵۵  
۱۸۵۶  
۱۸۵۷  
۱۸۵۸  
۱۸۵۹  
۱۸۶۰  
۱۸۶۱  
۱۸۶۲  
۱۸۶۳  
۱۸۶۴  
۱۸۶۵  
۱۸۶۶  
۱۸۶۷  
۱۸۶۸  
۱۸۶۹  
۱۸۷۰  
۱۸۷۱  
۱۸۷۲  
۱۸۷۳  
۱۸۷۴  
۱۸۷۵  
۱۸۷۶  
۱۸۷۷  
۱۸۷۸  
۱۸۷۹  
۱۸۸۰  
۱۸۸۱  
۱۸۸۲  
۱۸۸۳  
۱۸۸۴  
۱۸۸۵  
۱۸۸۶  
۱۸۸۷  
۱۸۸۸  
۱۸۸۹  
۱۸۹۰  
۱۸۹۱  
۱۸۹۲  
۱۸۹۳  
۱۸۹۴  
۱۸۹۵  
۱۸۹۶  
۱۸۹۷  
۱۸۹۸  
۱۸۹۹  
۱۹۰۰  
۱۹۰۱  
۱۹۰۲  
۱۹۰۳  
۱۹۰۴  
۱۹۰۵  
۱۹۰۶  
۱۹۰۷  
۱۹۰۸  
۱۹۰۹  
۱۹۱۰  
۱۹۱۱  
۱۹۱۲  
۱۹۱۳  
۱۹۱۴  
۱۹۱۵  
۱۹۱۶  
۱۹۱۷  
۱۹۱۸  
۱۹۱۹  
۱۹۲۰  
۱۹۲۱  
۱۹۲۲  
۱۹۲۳  
۱۹۲۴  
۱۹۲۵  
۱۹۲۶  
۱۹۲۷  
۱۹۲۸  
۱۹۲۹  
۱۹۳۰  
۱۹۳۱  
۱۹۳۲  
۱۹۳۳  
۱۹۳۴  
۱۹۳۵  
۱۹۳۶  
۱۹۳۷  
۱۹۳۸  
۱۹۳۹  
۱۹۴۰  
۱۹۴۱  
۱۹۴۲  
۱۹۴۳  
۱۹۴۴  
۱۹۴۵  
۱۹۴۶  
۱۹۴۷  
۱۹۴۸  
۱۹۴۹  
۱۹۵۰  
۱۹۵۱  
۱۹۵۲  
۱۹۵۳  
۱۹۵۴  
۱۹۵۵  
۱۹۵۶  
۱۹۵۷  
۱۹۵۸  
۱۹۵۹  
۱۹۶۰  
۱۹۶۱  
۱۹۶۲  
۱۹۶۳  
۱۹۶۴  
۱۹۶۵  
۱۹۶۶  
۱۹۶۷  
۱۹۶۸  
۱۹۶۹  
۱۹۷۰  
۱۹۷۱  
۱۹۷۲  
۱۹۷۳  
۱۹۷۴  
۱۹۷۵  
۱۹۷۶  
۱۹۷۷  
۱۹۷۸  
۱۹۷۹  
۱۹۸۰  
۱۹۸۱  
۱۹۸۲  
۱۹۸۳  
۱۹۸۴  
۱۹۸۵  
۱۹۸۶  
۱۹۸۷  
۱۹۸۸  
۱۹۸۹  
۱۹۹۰  
۱۹۹۱  
۱۹۹۲  
۱۹۹۳  
۱۹۹۴  
۱۹۹۵  
۱۹۹۶  
۱۹۹۷  
۱۹۹۸  
۱۹۹۹  
۲۰۰۰  
۲۰۰۱  
۲۰۰۲  
۲۰۰۳  
۲۰۰۴  
۲۰۰۵  
۲۰۰۶  
۲۰۰۷  
۲۰۰۸  
۲۰۰۹  
۲۰۱۰  
۲۰۱۱  
۲۰۱۲  
۲۰۱۳  
۲۰۱۴  
۲۰۱۵  
۲۰۱۶  
۲۰۱۷  
۲۰۱۸  
۲۰۱۹  
۲۰۲۰  
۲۰۲۱  
۲۰۲۲  
۲۰۲۳  
۲۰۲۴  
۲۰۲۵  
۲۰۲۶  
۲۰۲۷  
۲۰۲۸  
۲۰۲۹  
۲۰۳۰  
۲۰۳۱  
۲۰۳۲  
۲۰۳۳  
۲۰۳۴  
۲۰۳۵  
۲۰۳۶  
۲۰۳۷  
۲۰۳۸  
۲۰۳۹  
۲۰۴۰  
۲۰۴۱  
۲۰۴۲  
۲۰۴۳  
۲۰۴۴  
۲۰۴۵  
۲۰۴۶  
۲۰۴۷  
۲۰۴۸  
۲۰۴۹  
۲۰۵۰  
۲۰۵۱  
۲۰۵۲  
۲۰۵۳  
۲۰۵۴  
۲۰۵۵  
۲۰۵۶  
۲۰۵۷  
۲۰۵۸  
۲۰۵۹  
۲۰۶۰  
۲۰۶۱  
۲۰۶۲  
۲۰۶۳  
۲۰۶۴  
۲۰۶۵  
۲۰۶۶  
۲۰۶۷  
۲۰۶۸  
۲۰۶۹  
۲۰۷۰  
۲۰۷۱  
۲۰۷۲  
۲۰۷۳  
۲۰۷۴  
۲۰۷۵  
۲۰۷۶  
۲۰۷۷  
۲۰۷۸  
۲۰۷۹  
۲۰۸۰  
۲۰۸۱  
۲۰۸۲  
۲۰۸۳  
۲۰۸۴  
۲۰۸۵  
۲۰۸۶  
۲۰۸۷  
۲۰۸۸  
۲۰۸۹  
۲۰۹۰  
۲۰۹۱  
۲۰۹۲  
۲۰۹۳  
۲۰۹۴  
۲۰۹۵  
۲۰۹۶  
۲۰۹۷  
۲۰۹۸  
۲۰۹۹  
۲۱۰۰  
۲۱۰۱  
۲۱۰۲  
۲۱۰۳  
۲۱۰۴  
۲۱۰۵  
۲۱۰۶  
۲۱۰۷  
۲۱۰۸  
۲۱۰۹  
۲۱۱۰  
۲۱۱۱  
۲۱۱۲  
۲۱۱۳  
۲۱۱۴  
۲۱۱۵  
۲۱۱۶  
۲۱۱۷  
۲۱۱۸  
۲۱۱۹  
۲۱۲۰  
۲۱۲۱  
۲۱۲۲  
۲۱۲۳  
۲۱۲۴  
۲۱۲۵  
۲۱۲۶  
۲۱۲۷  
۲۱۲۸







وَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَخْلُصْ وَلَكِنْ أَوَّلَ مَا يَكُنْ لَهُ شَرِيكَ فِي الْمَلِكَةِ وَ

اسکوپ ترقیب اللہ کے لئے جو جس نے پیشانیوں بنا یا اور اس کا کوئی بادشاہی میں شریک ہو اور

لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذِّلِّ لَكِبْرَةٌ كَبِيرَةٌ

نہ وہ عاجزی کو اس کا کوئی مددگار اور اس کی بڑائی بیان کر جس بڑائی بیان کر لکیر ہو

انسان پہنچا مذہب کی کوشش کہے اسی سے اس کے اندر جس پیدا ہو گا

اور صحت کا غلط بیان آیا ہو تو اس کے معنی وہاں دیکھو سلاگ بخاری میں دونوں قسم کی احادیث ہیں یعنی حضرت  
ابن عباس کی روایت کہ اس آیت کا نزول قرأت کے بارہ میں ہو یعنی نازل قرأت کے اور حضرت عائشہ کی روایت کہ یہ  
عام دعا کے بارہ میں ہو اور دوسری روایات میں چار اور ابن عباس سے یہی تفسیر ہے ہی دو، اور سیاق مضمون انکے دعا کے  
بارہ میں ہو سنا کہ وہی صحیح ہے کہ ان کے بعد صاف ذکر دعا کا ہو یعنی جب یہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ انکے اسلئے حسن سے چارہ تو  
اب یہ بھی بتا یا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں یا نہ ہو اختیار کرو نہ تو اس قدر صحیح کر چارہ کہ تو یا خدا بلند آواز کر ہی سنتا ہو اور نہ ہی  
یہ سمجھ کر اللہ تعالیٰ توہ کی باتوں کو جانتا ہو منہ سے کچھ کہنے کی ضرورت ہو بالکل خاموشی اختیار کرو۔ دعا کے عالم میں بھی یہی  
اور لفظ تقدیر سے کام لیا ہو دعائیں زیادہ چلانا ان کے خلاف ہو اور بغیر اللہ تعالیٰ کے دعا کا اثر قلب پر نہیں پڑتا اور نہ اس میں وہ  
گڑبڑا ہٹ پیدا ہو تی ہو جو اسے قبولیت کے مقام پر پہنچائے اور صحت کے معنی نازل قرأت ہی ملا لی جائے تو مطلب یہ ہو گا  
کہ نہ تو ساری قرأت باجمرواد ساری آہستہ ہو بلکہ ان کے وہاں چلو یعنی کچھ باجمرواد تا کہ اس حالت میں سب کے سب یکساں  
طرح پڑھائی غفلت کے آگے سر جھکے ہوئے ہوں اور ایک حصہ آہستگی سے پڑھا کر شخص اپنے رنگ میں خدا کے خیال میں محو ہو  
منقلاً اس وقت کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو لکھ کر دیکھا ہو جیسا کہ ابتدا اس کی سوجھ بھٹ سے کی تھی اس کا کوئی پیشا ہو نہ کوئی تکبر  
ہو نہ کوئی ولی مددگار ہو۔ جیسا کہ اس کو بخاری میں سے مرعانا ہو۔ شریک اسے بخاری جو خود ساما کا حکم کے اور مددگار سے بگاڑو  
جو اپنی طاقت سے ایک کام کو نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے کا محتاج ہو اور عقیدہ ولید کا ذکر کے معنی کا انتقال ایسا ہی مذہب کی  
طرف کیا جس پر انکی سوسر میں بحث ہو۔ نتیجہ سب کا ایسا کہ وہ اس وقت صرف اللہ تعالیٰ کی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا  
ہی دوسروں کی بدست کی اس فرض ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پنے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا ذکر بھی خاص معنی رکھتا ہو

## سَبْحُكَتِہٖمُ وَاٰتِیٰہُمْ اٰیٰتِہٖمُ وَتُخْرِجُہُمْ مِّنْ اَحْشٰہُمْ

اس سورت کا نام الکھف ہے اور اس میں بارہ رکعی اور ایک سو دس آیتیں ہیں اور کھف کے معنی غار بھی ہیں اور جاسے پناہ بھی۔ اور اس سورت کا نام کھف اس وجہ سے ہے کہ اس میں اصحاب الکھف کا ذکر ہے یعنی چند لوگوں کا جنہوں نے شرک سے بچنے کیلئے اور تیرہ کو پچاس سالے کیلئے ایک غار میں پناہ لی تھی۔ اور یہ لوگ عیسائی مذہب کے تھے اور عیسائی مذہب کی بددش اس رنگ میں بھی کھف میں چوٹی کی ایک حصہ دراز رنگ اس کی حالت مظلومیت کی تھی اور آزادانہ کی تبلیغ پر کھتی تھی اور اس رنگ میں بھی کہ اس میں جو اچھے لوگ ہوئے ہیں وہ زیادہ تر یہاں بیت کی طرف بھگے ہوئے ہیں دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر پہاڑوں میں اور غاروں میں خفا خانی کی عبادت کرتے تھے اور چونکہ اس سورت میں صرف ایک جہی ذکر ہے یعنی عیسائی مذہب کا اسلئے اس کا نام کھف اسی مذہب کی تاریخ کی طرف اشارہ کرنا کہتے ہیں۔

خلفہ مضمون

اس سورت کے بڑے مضامین میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے اور بظاہر اس میں تین سوئے ہوئے ذکر کرنا الگ نظر آتے ہیں یعنی ذکر اصحاب کھف۔ ذکر خضر موسیٰ۔ ذکر ذوالقرنین جن کا بظاہر ہر ایک دو حصے کے لیے تین نظریں آتا ہے مگر نئے آسان ترمیم پر یہ کر دی ہے کہ یہ دو حصے تین سوال اکٹھے کئے گئے۔ یعنی روح کے متعلق اصحاب کھف کے متعلق اور ذوالقرنین کے متعلق اسلئے ایک کا جواب پہلی سورت میں دے دیا اور دوسرا جواب دوسری سورت میں الگ الگ جواب کہنے پر اس بنا پر ان کا اکٹھا ایک سورت میں لانا ہے یعنی یہ دو حصہ ہر ایک خضر موسیٰ کا ذکر دونوں کے درمیان میں کیوں رکھا اصل بنا یہ ہے کہ جو مضمون ان تینوں کے پیچھے وہ ایک ہے اور باوجود تین الگ الگ زمانوں کے الگ الگ ملکوں کے الگ الگ اشخاص کے واقعات ہونے کے تینوں کا تعلق ایک ذہب رنگ میں عیسائی مذہب ہے اور یہی کہ یہ صلح کی تبلیغ حد ہے۔ سورت کی ابتدا قرآن کے کتاب قیم ہونے اور ان لوگوں کے انداز سے کی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف بیٹا منسوب کرتے ہیں پہلے ان لوگوں کی زمینیں آزادیش کی طرف اشارہ کیا ہے یہی وہ فتنہ دہالی ہے جس کا ذکر حدیث ہر جی میں ہے اسلئے کہ انہی فتنوں کے علاج کے طور پر ان آیات کے پڑھنے کا حکم ہے اور اس فتنہ دہالی کے ساتھ جو باق فرعیات کی مذہب کی تعلیم اور عیسائی اقوام کی بڑی حالت سے پیدا ہوتا تھا عیسائی مذہب کی ابتدا کا ذکر اصحاب کھف کے تذکرے میں کیا ہے یہ پہلے ذکر عیسائی فتنہ دہالی کے ذکر اصحاب کھف کے ذکر کے ساتھ لایا ہے جو دو سوئے ہوئے۔ کھف میں اصحاب کھف کی حقیقت کو بیان کیا ہے اور تیسرے میں ان کے خاتمہ کا ذکر کیا ہے اور چونکہ عیسائی اقوام اسلام کے پیغام حق کے قبول کرنے میں تمام دنیا کی اقوام سے پیچھے رہ گئی ہیں اس لئے چوتھے ذکر عیسائی فتنہ دہالی میں ان کی اصلاح کے لئے ایک نیا کھنڈہ اور اسلام کو خدا سے جدا کرنا پرستی کی تعلیم دینے پر غور ہے۔ اسی بنا پر چھ ذکر عیسائی بتا کر دینا کا مال و دولت کا حساب احوال میں بھی اشیاء ہیں۔ ساتویں میں شیطان کی دوستی کا انجام بتایا اور سمجھا کہ جن تعلقات کی خاطر انسان حق کو چھوڑا ہے یہ بھی آخر کا کسی کام نہیں آئے بلکہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں۔ آٹھویں میں اس دنیا کی مالک قوموں کو سمجھا کر کوئی قوم نہیں جو ہمیشہ ملک کے مقام پر رہی ہو بلکہ ہر ایک کیلئے ایک ملک کا وقت ہوتا ہے اسی طرح ان کیلئے بھی وہاں عیسائی ان کی یہ قوت جس کی بنا پر پیغام حق کے قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں باوجود وہی جیسے گی۔ نویں اور دسویں رکع میں حضرت موسیٰ اور خضر کے واقعات کو بیان کر کے سمجھا کر خدا کا پیغام بھی اسرا بلکہ سرور دہا بلکہ سلسلہ اسرا بلکہ کا عظیم ارشاد بانی یعنی حضرت موسیٰ بھی صرف ایک ہی قوم کیلئے نہایت لیا کرتے تھے اور انہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

3

۴. نظام وادے

بار بار رحم کہنے والے کے نام سے

کے نہ تھے ان کے سامنے ایسے لوگ موجود تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے وہ سری اقوام کے لئے پینا مبرنا یا قضا اور جو علم فرماتے وہ مومنین کو قضا اور جو سری کو علم دیا گیا تھا نیز کہ انھوں نے انھوں نے یہ سمجھا تھا عقود جو کہ سلسلہ اسرائیل جو جو بعض القوم قضا میں کل دیا کا خیال تھے وہ نہ دیکھ سکتے تھے اور دوسری طرف یہ بھی شاہد کے جس میں بتا یا کہ دو تباری کہتا ہیں میں وہ پیشگوئیاں جو ہو ہیں جن سے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی صداقت ظاہر ہوئی ہے جو گیا یہ وہی ہیں ایک ایسی ہی یا صلح کا ذکر کیا جس کا نام وہ ذوالقرنین ہوا اور اس میں بھی ایسا سمجھا تھا عقود جو کہ علیہ اللہ تعالیٰ برحق کو الگ الگ نبیوں میں دیتا ہے اور دوسرا کہ ہی اس ذوالقرنین کو باجوج باجوج سے مقابلہ پیش آیا کہ ایک قضا کیا کہ اس نے ایک عظیم الشان دیوار بنائی اور باجوج باجوج کی فساد و آقا خود بارہ ظاہر ہوئے اور اتفاقاً جب اسلام کو ظاہر ہی طور پر پیش کی گئی تو جس میں بہت مغلوبیت کا پہلو دیکھنا پڑے گا مگر آخر کار اسلام ہی غالب آئے گا اور باجوج باجوج جو بدست مینائی تو قضا کے لئے ہی دوسرا قضا باقوا سلام کے سامنے گردن جھکا کر گئے اس کے بعد آخری رکوع میں عیسیٰ اقوام کی آخری حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ انھوں نے خدا کی نافرمانی کی اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس کی صعوبتوں میں منہمک کر رکھے کہ انھیں بغیر اسلام کے نہیں اور کہ مسیح خدا کی طرف سے ایک مخلوق ہوا اور محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم نسل انسانی کو اسلئے اس اعلیٰ مقامات کی طرف بلائے جس میں اس سویت کا تعلق سورۃ بنی اسرائیل کے ساتھ نہایت صاف ہے جو پہلی سویت کا خاتمہ اور انفاذ پر کیا تھا۔

وقل الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا واما س کی ابتدا الحمد لله الذي انزل على عبدك الكتاب سے کہنے شروع میں ہی دینندہ والذین قالوا اتخذ الله ولدا کا ارشاد فرمایا اور بخدا حضرت سورت دیکھا جائے تو یہی تعلق مینا صاف ہے جو پہلی سورت میں حضرت موسیٰ کے بعد کی تاریخ بنی اسرائیل کا کچھ ذکر کیا اور اس میں حضرت عیسیٰ کے بعد کی تاریخ صاف ہے جو پہلی سورت میں حضرت موسیٰ کے بعد کی تاریخ بنی اسرائیل کا کچھ ذکر کیا عیسیٰ بنی اسرائیل کے بعد کی تاریخ صاف ہے جو پہلی سورت میں حضرت موسیٰ کے بعد کی تاریخ بنی اسرائیل کا کچھ ذکر کیا عیسیٰ بنی اسرائیل کے بعد کی تاریخ صاف ہے جو پہلی سورت میں حضرت موسیٰ کے بعد کی تاریخ بنی اسرائیل کا کچھ ذکر کیا

نہایت مختصر کیا تھا لہذا صرف ان فی الارض صورتیں جو عیسیٰ ایت کی تاریخ کو کشف کی حالت سے شروع کر کے جھنڈا جھٹکا بیان کیا یعنی ایک طرف ان کی رہبانیت اور ترک دنیا اور دوسری طرف حدودہ دہ کی دنیا پرستی اور خدا کا نام تکبیر کر دینا اور عالم الغیب خدا کے کلام میں ایسا ہی ہونا یا چاہتے تھے کہ وہ نہ دیکھتا تھا کہ یہ وہی اس وقت واقعہ ارکوہا میں نہیں کر گئے تھے عیسیٰ قاضی کا کر گئے ایک لطیف تعلق یہی ہے کہ سورہ بنی اسرائیل میں لایہ کے ذکر میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے قضا ہوا اس ہجرت میں کشف یعنی جاسے اس میں کئے کی خوشخبری دی ہے

## شماره اول

نہایت نادر اس سمیت کا وہی ہے جو سورۃ نبی اور شمس کا یعنی قریناً پانچوں سال بشت کا یا اس سے بھی  
چھتر روز یا ان سورتوں میں سے ایک سمیت ہی جو جلد و حد نازل ہوئی ہیں یعنی ساری سمیت ایک ہی وقت میں  
نازل ہوئی اور اس کی بنا ایک حدیث جو دو اعداد ساری کی سمیت ہو ۛ



٢٠ قَتَلْنَاكَ نَذِرَ بَأْسًا هَٰذَا لِمَنِ آمَنَ لَهُ نُهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ

تایم بکھنے والی تاکہ اس کی طرف سے سخت مذاکے ٹٹاے امان مومنوں کو خوشخبری دے جو بچے علی کو

الصَّالِحِينَ أَنْ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۖ مَا كُنْتُمْ فِيهِ أَبَدًا ۝

ہیں کہ ان کیلئے اچھا اجڑے ملا اور اس میں ہمیشہ ٹھہرنے والے ہیں

ہر ایک اختلافات اپنے جاتے ہیں یا تنگ کر بعض حد میں ہیں، ان سے دیر چند علوم ہوتا ہے، ملائکہ و مسلمان ہر کرا گئے، ان میں سے  
 میں سے کسی کی باتیں جس کی کسی کو اعتراض کی گئی تھی نہیں •

حادثہ میں نقصان  
اختیار کرتے لی وجہ  
دستخط کی نوعیت

اس جگہ عقد وصال کی محنت دینا بھی غالی نہ تھا۔ وہ جگہ کا معلوم ہو کہ کیوں احادیث میں عیساؑ کی عکسہم الدجال کا متنازعہ اختیار کیا گیا ہو۔ دجال الشقیٰ کے اصل معنی ہیں غفلا یعنی اسے شکار کیا اور دجال کے مختلف معنی اس لحاظ سے ہیں کہ ڈھانکنا کسی چیز پر چاہے جس کے پیچھے معنی کذاب ہیں اسلئے کہ جہشت سے بھی ایک پردہ ڈال دیا جائے اور دہن سیدہ کہتے ہیں جگہ کا نام دجال ہے کہ کنگا کی معنی کو باطل کے ساتھ ڈھانک دینا اور کنگا گیا ہو بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی جاعتوں کی کثرت سے زمین کو ڈھانک لے گا اور بعض نے کہا اسلئے کہ وہ لوگوں پر اپنے کفر پر پردہ ڈال دینا اور حدیث میں جو بیوقوف فی احوال الزمات دجالوں یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہونگے اور ایک ہیں جو کیمیا سے پیچھے دجال ہونگے اور انہیں سے کہا کہ ہر کذاب دجال ہو اور دجال کے ایک معنی ہیں جس شجرہ جاتی کثرت کی وجہ سے ساری زمین پر پھیل جائے اور بعض کے نزدیک ایسا شجرہ جو اپنا سامان تجارت کھینچے آٹھائے چھوڑے اور یہی لکھا ہو کہ دجال کو دجال اسلئے کہا گیا ہو کہ وہ جو کچھ دل میں رکھتا ہو انکے ظہور کا زمانہ اب اس علم شریع سے جو ان العرب نقل کی گئی ہو کس قدر صفائی سے ظاہر ہو کہ قرآن کی یہ نہ جو عیساؑ کے عقد کو قہر دجال قرآن کی تائید ہو تو یہ باطل صحیح ہو اور جہاں واقعات نے کس دل کو سبات کا قائل نہیں کر دیا کہ اسلئے کہ وہ سرے دجال کا تلاش کرنا کچھ فعلی ہو جسٹیک استعارات کو حقیقت پر عمل کرنے سے یعنی پیدا ہوتی ہو اور وسیلہ الدجال کا نقشہ اسلئے اختیار کیا گیا ہو کہ کس کے دل غفلت کے باطل غفلت وہ غفلت ہی جو عیساؑ کی اس وقت دنیا میں عیساؑ ہی ہو۔

۱۸۹۹ء میں قیام کے سنی کسی بچہ کی نگہداشت اور حفاظت کرنا ہیں اور یہاں کتاب کو قیّم کہا جو دو سالہ لاکھ صیفہ ہے۔ اور دوسری جگہ میں کو قیّم کہا جو ذلت الدین العظیم (الترغیۃ) (۳۶) اور ایک جگہ علی ذلت الدین العظیم (الترغیۃ) (۷۵) اور میں نے قیّم ہر سے مولود مضبوط اور معاش اور دعا کے اور کو قیّم کہنے والا اور ضیاء کتب قیمتہ (الذبیۃ) (۲۰) میں ارشاد اللہ تعالیٰ کی کتابیں کے معانی کی طرف جو قرآن میں موجود ہیں اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی اپنی ماری کتابیں کے ثمرات قرآن میں ہیں جو اولیٰ اللہ تعالیٰ کو قیّم کہا جو سنی سب چیزوں کی حفاظت کرتے والا اور ان کے قیام کے سامان حکایت کے والا دفع اور فراد کو قیّم اور وہ ساری کتب سادہ پر قیّم ہر نئی ان کی حفاظت کرنا ہے اور اب پر سہم کہتے ہیں صلح عباد کو قیّم کرنا ہے اور ان کی شکست اور بعض نے کہا پانی ذات میں کافی دوسرے کو کمال کرنا ہے اور اترقیقت میں وہ دونوں رنگ میں قیّم و سنی کتب سادہ کی کتب قیّم کی حفاظت ہے کی جیسا کہ دوسری جگہ سے عیننا علیہ السلام (۲۸) کہا کہ اور وہ انسان کو اپنے کمال پہنچانے والی ہے اور قیّم کہی اور اس کی تعلیم کے کمال سے اس کا پروردگار اسے کمال کو پہنچاتا ہے اور

وہ باتیں بیان کی ہیں، ایک سخت غائب کا اندازہ ان کے لئے جو پیڑ پھاڑ جو جگہ کے صداق ہیں اور دوسرا "جرمن ادیب کے لئے جو اس کے کچھ حکماء نے کمال کو حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہ دونوں باتیں "چوتھی قواس کے کمال میں محض ہوتا ہے۔"

تہ کے پانی



لَجَائِلُونَ عَلَيْهِمَا مِثْلُ الْجَزَاءِ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَفْغَابَ الْكَوْثِ وَالرَّيْحِمِ كَانُوا مِن بَيْنَتِنَا عِجْرًا

اسی طرح سرپرست مولوی سید انور سبزوئی نے بھی ۱۸۹۶ء کی اس کتاب کو کھنڈ اور کتبہ والے ہماری عجیب نشانیوں میں سے نمونہ ۱۸۹۶ء

۱۶۶ جہنم کی چیز کے معنی ہیں جلدی سے کھا جانا۔ اور جو ذرہ ذہبت کھا لے دے کو کھتے ہیں جو دسترخوان پر کچھ باقی نہ چھوڑے اور ارض جہنم کے مراد وہ زمین ہیں جس میں سبزی نہ لگے گا کہ نہ جات کو کھا کر لاش خوار کیا جاتی ہے اور ارض الخضر (صفحات ۱۲، ۱۳) اس سے پہلی آیت میں بتایا تھا کہ زمین جو انسان پر ہے وہ مریدانہ ذہبت بنا دینے کا جائیگہ ہے اور عیسائی اقوام نے اس میں اس کو نیک حاصل کیا جو کہ انسان کا تصرف ہوتا ہے وہاں وہ دنیوی ذریعہ عینیت کے سامان کو کھانے کا پہنچا دینے ہیں تو بار شائد بتا دیں کہ اس امر کی وجہ یہ ہے کہ یہائی ذہبت میں منہک ہو جائیگے اگر چاہتے ہوں تو کھانے کو بھی آدیش کے ساتھ خلاق کی آدیش کی طرف توجہ کر کے اور کھتے کہ انسان کی اصل ذہبت دینی سامانوں سے نہیں بلکہ خلاق سے ہے اور ایہام احسن علامتیں ہیں اشارہ ہے کہ عینیت فرمایا کہ یہی حق صورت اور آسانہ زمین کو یہ بھی نہیں بنا دیتے جس کو فی سبزی نہیں لگتی یعنی یہ انکے دنیا کی ذہبت کے سامان پر یاد کرنے کا جائیگہ اور اس پر یاد کرنے کی ترقی پس پران کو فخر جو اور دوسری وجہ ہے وہ اسلام سے دے کہ ہر سے ہیں ان کے کام نہ آئے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر یہ قوم حق کی طرف بڑھ گئی کہ ان کے عام طور پر یہ بھی صحیح ہو کہ جب کسی کوئی قوم مرجع دینی کی انتہا پر پہنچی ہو تو کھتے بھندہ لائی اور قوموں کے بارہ ہیں۔ اور انتہائی کا عام قانون جس سے دنیا کی کوئی قوم نہ بچ سکتی ہو یہی دیکھنا ہے جو کہ سرودہ تہذیب اور اسکے نقوش کے سامانوں کا یہی آخری حشر ہو گا جو کھلے ہوتا رہے

۱۹۹۶ء اصحاب الکہف والذوقیم کثرت غار کا کھتہ ہیں اور ملائکہ کثرت ملائچہ کے معنی ہیں وہ اس کی جاستہ بنا ہو دل، + کثرت  
 وقیم ذوقیم سے جو جس کے معنی ہیں مونا کھانا یا واضح طور پر کھانا، اور وقیم کھلی ہوئی چیز یعنی بعض مفسدین اور اس میں  
 اختلاف ہے جو کہ وقیم سے یہاں کیا مراد ہو، ایک قول یہ کہ وہ اس جگہ جا رہا ہو اور دوسرا یہ کہ وہ کتبہ میں ہیں، ان کے نام کہتے تھے وقیم  
 عباس سے ایک قول نقل کریں کہ میں نے اس حالت الوقیم کیا جو، اور ایک محدث نے یہ کہ وہ یزید بن ابی العزہ جہاں ذوقیم سے مراد کہیں  
 پر قیروں کا کھانا ہو، ابن جریر مختلف اقوال کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ صریح قول یہ ہے کہ قیہ سے مراد مختص یا بقرہ کوئی چیز ہے جس کی  
 کچھ کھانا ہو اور (۵) +

جیب پیروں کے بغیر صداقت کسی اداکار کے دیوہی زینتوں کے ساتھ انوں میں فوراً مصحاب کھٹ کا ذکر شروع ہو جاتا ہے اور یہ تعلق ہی اس بات کو ثابت کر دیکھئے کہ کافی روز یہ میمنوں میری اسیت سے تعلق رکھتے ہیں مصحاب کھٹ کا مشہور حصہ خود اسی ہاؤس پر ہے کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ کے مذہب پہنچے اور شیشہ ہڈی میں سے پاؤں نکالنے کے لئے ان کے ہاتھوں نے اس کے دشاہ کی اچھا رسائی سے تنگ آ کر ایک غاریں پناہ لی، جہاں اطلاع ملنے پر بادشاہ نے تاک کے ساتھ دیر اور رنج و دوا مختلف دوا یا ت پر لوگوں دو سو سال سے بیکریوں کے ہر سال تک یہ لوگ اس غاریں میں سوتے رہے تب وہ جاگے اور اس سخت بھاری ہائیں میں ایک مذہب کا دور دورہ تھا اس لئے ان کی اطلاع ملنے پر اس وقت کا بادشاہ خود انہیں دیکھنے گیا اور بعض رما ت کے مطابق ان کے

انہیں دیکھا اور بعض کے مطابق ان کا تہ نہ ملا +

فی الواقع کوئی ایسے لوگ نہ تھے جنہیں بظاہر اس تقدیر عام شریعت بتائی ہو کہ ان روایات میں کوئی غلط غلطی نہ ہو کہ وہ ہمہ گیر اصل اس کی طرف تو ممکن فرق شریف کے ظاہر افغانو بتاتے ہیں کہ کفار مشرک بنڈو یا مسلمانوں کو ان کے اندر یا باہر نہیں سمجھتے۔ جو یہاں لکھتے ہیں، اسے حضرات کے ظاہر کی طرف سے دیکھیں یہ مشہور ہے اس دیکھ میں تو ان شریفیئے سے قبول نہیں کیا اور۔ ابتداء میں ہی انہیں جہان کے اصحاب کعبہ کے اصحاب الکعبہ والذین کے نام سے یاد کیا جو۔ اصحاب الکعبہ تو وہ لوگ جو تھے









۱۵ هُوَ لَا يَوْمُنَا بَعْدَ دُونِهِ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ آيَاتُ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ أَنْبَاءِ بَنِي إِسْرَءِيلَ

ان جاسوسوں نے ان کے سامنے دو سو روپے مانگے ہیں یہوں ان پر کوئی کلمہ نہ نہیں

۱۶ يَتَرْتَابُونَ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَأَوْدَعَ أَخْطَرُ لَكُمْ وَمَا

ہاتے ہیں اس سے زیادہ ظالم کون ہو جو اشر بہ جھوٹ افتر کرے اور حب تم ان کے خطرہ سے بڑھ کر ہے

يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأَوْذِهِ إِلَى الْكَافِرِينَ يَسْتَرْكِبُونَ كُفْرًا مِنْ رَحْمَتِهِمْ وَ

جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں تو کفار میں سے ہیں اور غرض پناہ کو تمنا اب تمہارے لئے اپنی رحمت کے سامنے ہے

۱۷ يَحْيَىٰ لَكَ الْغُفْرَانُ أَكْثَرُ مِنْ قُرْآنِهِ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَرَاوِدُ عَنْ حَقِّهَا

تمہارے سامنے غفران بات سوا اللہ کے گا ۱۷ اور تو سوچ کر دیکھ گا کہ جب وہ غن ہو تو ان کی غار سے وہیں طرف کر

ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقَرَّبُ مِنْهُمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَهُمْ فِي فُجُورٍ مِنْهُ ذَلِكَ

جگہ ہوتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں طرف کھڑا ہوتا ہے اور وہ ان کے ایک میدان میں ہیں

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لِيُنْذِرَ لِقَوْمٍ يُغْفِلُونَ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَحْدُكُ وَأُولَئِكَ أَنْبَاءُ

اللہ کی باتوں میں سے ہے اور وہی ہدایت پاتا ہے اور وہی ہدایت پاتا ہے اور وہی ہدایت پاتا ہے اور وہی ہدایت پاتا ہے

۱۸ وَأَنْبَاءُ شِهَابٍ مُنْشَرٍّ وَأَنْبَاءُ سُلَيْمَانَ وَآلِ الْفِيلِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

وآلِ الْفِيلِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۱۹ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۰ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۱ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۲ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۳ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۴ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۵ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۶ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۷ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۸ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۲۹ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

۳۰ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

بسم اللہ

وَتَحْسِبُهُمْ لِقَاءَ رَاحَتِهِمْ زُفْرًا وَفَعَلَهُمْ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ ۚ

اور انہیں جانتے ہوئے سمجھتا ہوا اور وہ سچے پرستے ہیں اور ہم نہیں دانتیں باتیں پیرے ہی

وَكَلَّمَ هَٰمَ بِالرَّحْمَةِ بِالْوَعْدِ ۖ لَوْ أَطَعْتُمْ لَكُنْتُمْ مُرْتَدِّينَ ۚ فَلَوْلَا رَحْمَتُ رَبِّهِمْ

اور انہیں اس میں اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے اگر تو نہ جانتے ہوئے سچے پرستے اور انہیں جس پر وہ ہیں اس پر

ایہ انہیں دینی حق پر بعض کے نزدیک یہ اس لئے تھا کہ کف کا دروازہ بات نش کے مقابل پر تھا اور بعض کے نزدیک اس وقت کے فرقہ عادت کے طور پر سچ کران کی غلطی سے پیر دیا کرتا تھا اور گروہ ثانی کے نزدیک ٹھٹھا مناجات اللہ اس کی دلیل ہے اور انہیں کیونکہ یہ کہ ان الفاظ سے بدلتا تھا کہ کف کا دروازہ شمال کی طرف تھا کیونکہ اگر مشرق مغرب یا جنوب کی طرف ہوتا تو یہ بات اس پر صادق نہ ہوتی اور مناجات اللہ اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی غلطیوں سے بچا دیا (دیکھو) اور جو کہ

ابن کثیر نے کہا کہ وہ بالکل درست ہے کہ یہ خدا استراے شمال کی طرف شمال کی جانب میں دھوپ کم داخل ہوتی تو اور مظاہر سے جس قدر یادہ شمال کی طرف بلکہ ہوگی اسی قدر زیادہ اس پر یہ الفاظ صادق آئیں گے اور بعض کے اقوال مختلف ہیں بعض کے نزدیک پہاڑ کے قریب تھی اور بعض کے نزدیک یہ غزنی کے قریب اور بعض نے اسے اول دروم میں اور بعض نے بلوچستان میں قرار دیا ہے

جو کہ جگہ معلوم ہے نہ جانتے ہیں اس سے یہ کہ اس کے شمال کی طرف بلکہ برصغیر کے قریب کیونکہ شمالی ملک میں سورج سر پر ہوتا ہے کیونکہ شمال کی طرف جاتا ہے اور وہ یہ کہ شمال کی طرف کھڑا ہوتا ہے اور یہ ملک میں سورج کی تیزی بہت کم ہوتی ہے جیسے ملک یورپ میں کہ ان سب پر یہ بیان غایت صفاتی سے صادق آتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ

عیسائیت کا پہلوغ شمال کی طرف ہے اور یہ در بعض روایات سے کہ ان کا ذکر ان سکوپٹ یا اریٹیریا میں ہے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رستم اور تیار حضرت علی علیہ السلام کے دو تہذیب شاگردوں میں سے تھا کہ اور تھاکہ افغانستان میں آیا تھا اور حضرت یوسف آدمیتیا کے بیٹے لکھا ہے کہ یوسف اپنے شاگرد اریٹیریا کو افغانستان میں بھیجا اور وہ سومرٹ شاگرد افغانستان میں ایک چمن کے

جزیرہ میں آکر اس کا سکوپٹ یا اریٹیریا کے دو سو اریٹیریا میں ہو کر رستم اریٹیریا کے میں پھر تاجر ہاٹھ میں آیا اور یہی بہت سی حد پر ہر کوئی اس کو جب اس کی ایک ساتھ لے کر چلا جائے کہ رستم اریٹیریا کا نام ہے اریوں کی ان سرگرمیوں میں جو حضرت یوسف کے بعد اس ملک میں جاری ہیں انہیں انہیں آنا تو یقینی معلوم ہوتا ہے کہ رستم اریٹیریا کسی دوسری جگہ چلا گیا اور نظام ہوتا رہا کیونکہ

پہنچے تھے اور انہیں انہیں کوئی شاگرد یا کسی دیگر کے ساتھ آئے ہرنگے پس ہر سنگا کے کہ کف کے سر اور یہ ملک افغانستان ہے اور ہر سنگا کو دو سو کے ملک ملک بھی ہر سنگا کو کہ کف کوئی غار جو کسی اندھ کے شمال میں واقع ہے ۱۹۵۵ ایضا قلعہ تینکلی مذکور اور اصل اس وقت قلعہ اور قلعہ صفت ہے جس کی فتح ایضا ظہور اور یہ قلعہ اور قلعہ کی بھی ہو چکے ہیں جس پر کسی بھی پر ان میں معرفت اور ذانت ہوتا ہے +

وعدہ قلعہ اور قلعہ تینکلی کہتے ہیں اور قلعہ صفت بھی ہوا اور قلعہ کی فتح بھی لگا اور قلعہ اللہ کے معنی ہیں کسی ساکن جو کہ اور قلعہ بالکان کے معنی ہیں مکان میں قیام کیا دل +

وعدہ سنگا کو شری کے معنی کہتے ہیں اور رومیہ قلعہ اس گھر کا نام ہے جو پہاڑوں کے اندر پہاڑوں سے الگ کھینچا ہوا ہے اور اس کے معنی ہیں اس سے بند کر دیا اور مضبوط کر دیا اور یہی معنی آئے گا کہ ہیں اور موصوفہ ہے

یہاں ایضاً موصوفہ قلعہ ہے یعنی ہر سنگا ان پر بند کیا گیا اور انہیں نے موصوفہ کے معنی کوٹ یا نہ بھیجے گئے ہیں +

کف اس کا فرقہ

بعض روایات کے

قلعہ تینکلی

قلاعہ وادیں

قلعہ اور قلعہ

صلیہ صلیہ

موصوفہ

۱۹ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِقَتَاتِهِمْ فَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ قَائِلُ وَفِيهِمْ كَمٌ لِيُثْمَرُوا قَالُوا

اور اس میں بھی تمہارے ایک ایک رسول کو بھیج دیتے ہیں کہ ان کو تمہاری بات کو سمجھائیں مگر وہ کہیں گے کہ ان کے لئے رسول بھیجنا تو بیکار ہے

لَيْسَ بآيُومًا أَوْ بَقِصَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَيْسَ بآيُومًا

ہر ایک دن یا دن کا کچھ حصہ نہ ہو اور نہ ہی، کیا تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تم کب مرنے والے ہو

الطعمت حلقہ سوچ کے غلط پیرا جا کر اور اس سے حلقہ آواز طعمہ (مصدر) اطلاق، کے معنی میں ایک چیز کو دیکھ کر کسی حالت کی قربانی (غ) اہل انتم مختلفوں (الضفٹ ۳۴) ۵، الطعم لئى الله موسى (القصص ۱۲۸) ۵

اگر یہاں انہی لوگوں کا ذکر ہو تو غائب ہیں کہ کتنے تھے تو ظاہر ہے کہ یہ صدیوں یا سالوں کی فینڈ نہیں کیونکہ فقط وہودی تفسیر جو نامہ مافقی کی ہو اس کے لحاظ سے یہ منطقتی فینڈ پر ہوا جا سکتا ہے کہ اتنی لمبی اندازہ گری فینڈ پر لیکن یہاں پہلی سواہت پر پرتہ میں مادی یہ کہ اس سے کیا مطلب ہے کہ وہ سوچتے اور دیکھتے ہیں جانتے ہیں کہ بعض لوگوں کی فینڈ میں سے کماشت خاقت تکت تھوڑا ہی رہتا ان کے لاف سے بعض کے کہ کوٹ لینے کی وجہ سے ان ساری تھوڑا ہی کوئی فینڈ میں سے کماشت خاقت تھوڑا ہی رہتا چاہے وہ ایک اور تھوڑا ہی رہے ان کا کیا مطلب تھا اور پھر اس ساری تھوڑا کو دہرائے گا کیا نشانہ جو وہ دم کے ذکر کیا اس ساری تھوڑا کیا آدھ بھی بدناما ہو سارا نہیں بعض کتے ہیں ساریار نہیں کتے ہیں سواہت میں پرتہ دیتا تھا اور اسے فرائض کے لئے چاہتے ہیں پچھ جاتی تھی اس پر وہ کیا نشانہ تھا کیا جس طرح سانپ اور بچہ سے ان کی خاقت کی گئی اسی طرح بچے و مندوں وغیرہ سے ان کی خاقت ڈھونڈتی تھی سو کم کویش بدلتے دھننے میں کس حکمت کا اظہار ہے اگر بدناما زمین رسال نام سوسے پرتہ یہ تھا کیا خدا تعالیٰ کی قدرت سے اپر تھا کہ فینڈ کوٹ بدلنے کے وہ پڑے دھتے اور اگر کویش لیتے ہیں تھے تو اس ذکر کیا میں کیا مطلب ہے

میرے نزدیک اس آیت میں ذکر ان لوگوں کا جو جن کی طرف پچھلے دہائی کی آخری آیت میں من یضلل لکھراشاہ کیا ہے یعنی انہی اصحاب کتے جانشین جو دنیا میں فرق ہو گا اصحاب الرقیہ بنے اپنی و بنی حد وجہ کے لحاظ سے وہ ایقائیں نہ صرف جانتے ہیں بلکہ کمال درجہ کی استعداد اور ذہانت و کھارہ ہیں لیکن حقیقت سے بے خبر پڑنے کے لحاظ سے وہ سوسے چوتھے ہیں اور دنیا میں دائیں بائیں میں ہر جانب میں پھری ہوئی ہوا کوئی جگہ نہیں جے انہوں نے پھر ہر اور حد میں جس جو دعائ کا ذکر کیا ہے وہی دائیں آگہ مادی جوئی ہوئی تو اس کا مطلب بھی یہی ہو کہ اس کی دینی آگہ اندھی ہوئی اور یوں یہ حدیث اسی آیت کے معنیوں کو دہرائی اور کتے کا ذکر کیا ہے کہ یہی ان کی خصوصیت ہے جس قدر حیرت اس قوم نے کتے سے کی ہو اور کس نے نہیں کی ان کی عورتیں کتہ کو گردوں میں لیکر بچوں سے زیادہ محبت کرتی ہیں کتوں کا منہ چاٹتے اور چستے بلکہ ان کی زبانوں تک چمتے ہیں اصغر یا پھر شخص کتا بھی ضرور دے ساتھ رکھتا اور شاہ کی کوئی سناست و دعائی بھی ہو کہ کتا حواس میں ضرب الشل جو وہ ان قوموں کی مال تھا کی عرصہ میں اتنا کہ پہنچی ہوئی ہو اور یا کتے سے مراد انہیں قوموں سے کوئی قوم ہو جو سبب اپنی وسیع طاقت کے گروا ہوتے چو کتہ پر ہو جو دھان کے لئے محافظ کا کام دیتی ہو اس کے لئے دیکھو نشانہ اور آخر میں ان کی ظاہری شان و شوکت کا ذکر کیا جو اس قدر ہے کہ ان ظاہری سانوں کو دیکھ کر جو ان میں سے قریباً ہر شخص کو میری دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا ہو

طعمہ اطلاق

اصحاب کتہ کا سنا

تھوڑا سا ہر ایک کی دینی

فَاَتَعْرِفُوهُمْ هَٰذَا إِلَٰهُمُ الَّذِي قَدْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُمُ آتَىٰ سُلَٰمًا

اب انج پر ہے ایک کو انج اس روپ کے ساتھ شریک نہ کر سو وہ دیکھے کہ کونسا میں ہے پاکیزہ کھانسم

فَلَمَّا تَكُنُمُ رِزْقٍ مِّنْهُ وَلِتَسَلِّطُوا وَلَا تَشْعُرُوا بِكُمْ أَحْلًا

پہن تیں اس میں سے رزق کا وہ اور پہانے کر وہ مزی کرے اور نہا داپتہ کسی کو نہ گئے دے ۱۹۰۶

دقت، دقت

کریق

لطیف

تلف، تلف

۱۹۰۶ لوق، دقت کے پتوں کو کتنے ہیں واحد ذوق پر اور پنج اذواق میں قطعین وقتہ نا لا خاتم وہ وراہ کرب کے مدقن کو بھی اور مال کثیر کو کتنے ہیں گویا وہ اپنی کثرت میں دقت کے پتوں کی طرح ہو اسی لحاظ سے مال کو مزی یا قرب یا پسین کا کہا جاتا ہے اور ذوق اور ذائق کے معنی عوام یا روپ ہیں (۱۹۰۶)

۱۹۰۷ تلتلف، لطیف اسنے آگے میں سے ہر جگہ لئے دیکھو مثلاً ۱۹۰۸ اور لطیف وہ ہر وجہات مزی سے پہنچا وہ اور اس میں اثر کتنے ہیں لطیف وہ ہر چیز میں ہے چیزیں بلج ہوں میں اصل میں مزی اور بلیک مصباح کا مضمون اور اس کی طرف پہنچا جس کھیلے اس کا اندازہ کیا ہے اور تلف دوسرے سے مزی کرنا ہے اور کسی امر میں تلف اس کھیلے کو مزی یا مزی ہو +

اس آیت میں پھر اصحاب کعب کا ذکر ہے آیت ۱۶ میں فرمایا تھا کعب خدایں گئے تو انھیں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کھیلے کو مزی دے اور پھر اسے تو اللہ تعالیٰ نے آخر انھیں اس فرض کھیلے آٹھ لکھوا کیا۔ دیکھو سوال کرتی دت ہے سو آیت ۱۱ میں ہے جن عدو کا کہا جو پیشی کئی سال اور یہی انسانی زندگی کے لحاظ سے صحیح دت ہے آیت ۲۵ کہتیں سو سال پر اس آیت کے پھر کثرت ہو اور ان میں سے جس کا یہ کہنا کہ ہم دنیا یا دنیا کو بکھو صد ہر سو لاکھ سے جو کہ ہم کا نقطہ دین سنیں ہیں جو اور ہم جو کھیلے کا حق نہیں۔

اور شاہد ان کا نشانہ یہ ہے کہ ہم نے تو گویا اپنی موزی بیان کر اڑا دی ہے اور اگر بڑا حصہ کر دیا۔ اور دیکھو عالم جالبہ تم میں ہے اشارہ معلوم رہتا ہے کہ ایسا ہی نشانہ ہے مزی یعنی مزی کا نشانہ نہیں ہوا بلکہ اس میں کام کھیلے ایک تہی ہو گئی اور جدت آگے سے بعض اختلاف کی پہنچنے کی شکل کی ضرورت دعت الی اللہ کے کام کھیلے مزی کے بعد وہ کام کرنے کی پوز سے ہے جو کتنے ہیں کہ ایک آدمی کو دے

دیکھو شہر میں بھی کہ وہ اچھا کھانا لائے اور یہی کچھ تحفاتی الی شہر کے ساتھ قایم ہیں اور گفتگو اور تبلیغ میں مزی کا پہلا اور اختیار کیا ناگاہتہ آہستہ آہستہ لوگوں کا بلج کی طرف ہو اور کسی کو پتہ نہ گئے دے کہ اصل کیا نشانہ ہے جہاں اگر خیال آئے کہ اس سے پہلے بزرگ کا نہیں کھلے ہو گئے تو یہ صحیح نہیں اسنے کہ بزرگ خداوند میں شمار ہتے ہیں وہ کھانے چینے کا سا انداز ہی کر دیتے ہیں یا پتہ

یہی چیزیں بزرگ رہ کر کھیتے ہیں جو جھگڑوں میں پیدا ہوتی ہیں مدینہ یا غزیر میں بھیجے سے مراد یہی ہے کہ آہستہ آہستہ لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کیا جائے یہ نقشہ اگرچہ اصحاب کعب کا ہو تو عیسائیت کی ابتدائی تبلیغ بھی اسی کے مطابق ہو کیونکہ عیسائیت تو ابتدائی سوال حکومت کی حالت میں ہی اور اس وقت اس کی تبلیغ نہایت مزی کے طریق سے کی جاتی تھی اور چونکہ کجانی تھی۔ ملائکہ تبلیغ ہو سکتی تھی۔ عیسائی آگے آیت میں بھی اسی طرف اشارہ ہوا اور عجیب بات ہے کہ کتب پر سچ کی عیسائی اقوام اپنی سیاسی عقائد

کے حامل کرنے میں بھی اسی طریق کا تتبع کرتی ہیں یہ غرض جس ملک میں ہے لوگ قدم رکھتے ہیں پہلے تجارت کے بعد سے ملتے ہیں اور مزی کا طریق اختیار کر کے آہستہ آہستہ ملک کے اندر تصرف تمام حاصل کویتے ہیں اور اس تصرف کے حاصل کوئے میں گئے بڑے سادہ و سادہ ہیں مزی روپ دے کر پنا کام محال لیتے ہیں اور اسنے اصل ارادہ ہر کسی کو قطع نہیں ہونے دیتے ہیں اصحاب کعب کے قصہ میں بھی ایسی تاریخ عیسائیت ہی لکھی ہے +

سویہ کعب کا لکھنا آٹھ

اصحاب کعب کے نقشہ

اصحاب کعب کے روپ کا نقشہ





سَيَقُولُونَ ثَلَاثًا رَّأَيْنَاهُمْ كُلُّهُمْ هـ وَيَقُولُونَ خَمْسَةً سَادِسُهُمْ كُلُّهُمْ ۝۳

کہیں گے وہ تین ہیں ان کا چوتھا ان کا کتا ہو اور کہیں گے پانچ ہیں ان کا چھٹا ان کا کتا ہے

وَجَاءَ الْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةً وَذُنُوبُهُمْ كُلُّهُمْ ۝۴ قُلْ رَبِّيَ أَعْلَمُ بِعَدَّتِهِمْ مَا

اچھا چھپا ہوا ہے اور کہیں گے سات ہیں اور ان کا کتا ہو کہ جسے میرا رب انکی گفتی بہتر جانتا ہو سچ

يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تَتَّبِعْنِي فِيهِمْ إِلَّا مَرَاةَ ظَاهِرٍ أَوْ لَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ تَنْتَقِمُ أَحَدًا

تو نہ دیکھو انہیں کوئی نہیں جانتا سوائے ان کے بارہ چھٹا ان کا کتا ہو کہ اس کے کتا ہو چھٹا ان کا کتا ہو اور ان کے بارہ میں ان کی گفتی بہتر جانتا ہو

جنہیں پوری حکومت اور غلبہ یعنی جب حیثیت غالب ہوگی غلبہ علی ماہم سے مراد غلبہ ہی ہے جیسے طاقت غالب علی اہل  
میں یعنی ماہم کی غلبہ یعنی غالب آنے والوں کی طرف ہی انہما اذ انادوا ماہم ای تصعب علیہم (یعنی غالب انہوں نے انہی صلیک  
اور نیک لوگوں کو اپنا معبود بنالیا اور عیسائیت میں مسیح کی خدائی کا عقیدہ بھی تسلیم کے تبدیل مذہب کے ساتھ بہت جہاد یعنی  
میں جو صلیک اللہ الہود والصلواتی اٹھل و اقبول بنالیا ہم مساجد پرود اور نصاریٰ پر لشکر کی فتن ہو اپنے نبیوں کی قیود  
سجید بنالیا اور ایک اور حدیث میں ہوا ان کا کہ فیہم الرجل الصالح فعات بنوا علی قبرہ مسجد او صودوا فیہ ثلاث  
الصود یعنی جب ان میں کوئی صلیک آوی مرغا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں یہ صود میں بنالیتے یعنی نیک لوگوں کی  
تصویریں بنانے کی عبادت کرتے اسی کی طرف یہاں اشارہ معلوم ہوتا ہے اور یہ ان کے غلو کا ذکر جو اس سے قبل پر مسجد بنانے  
کا جو ان کا مناجیب قرین اقوال جو جب حدیث صحیحہ اسکو غلط فہمی میں لے کر لیا ہو کہ  
۱۱۶۶ سبقتوں میں مضامین سے خاص ہی معنی مضامین پر عمل ہوتا ہے اور اسکو استقبال کیلئے خاص کر دیتا ہے اور سوویت  
یہی کام دیتا ہے اگر بعض کے نزدیک اس کے استقبال میں وسعت زیادہ ہے (یعنی) ۱۱۶۶

تتاد - مراد و مماثلا اور مترادف کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اس پر جس پر جھڑکا جس میں تردد ہو مانع اور معرلہ اصل میں  
جہل یعنی یہ کہ ایک شخص دوسرے سے بات ٹھوسے اور توتیت النساء کے معنی ہیں میں نے بکری کا دودھ نکالا اور اسی  
کاغذ سے شب اور تر و کے معنی آتے ہیں (۱۱۶۶)

ظاہر - ظہور یعنی اس کی اصل یہ ہو کہ ایک چیز زمین کی پٹھ پر یعنی زمین کے اوپر آگئی (ظہور دیکھ کر کہتے ہیں پس یعنی یہی اور یقیناً  
جب وہ زمین کے پٹھ میں داخل ہو گئی اور چھپ گئی۔ لکن وضوہا و ماہلن (الاصناف - ۳۳) پس ہر ایک چیز کو چھپا ہوا اور  
آگے سے یا دیکھ کر معلوم ہو جائے ظاہر کیا جاتا ہو (۱۱۶۶) اور یہاں بعض نے معنی فرشتہ معنے کے ہیں اور بعض نے مراد کیا  
ایسا جھڑکوں کی دلیل کھلی ہو اور ایک قول میں وہ ایسے عالم کا عبادل ہو جیسے حقیقت خبر کا یقین ہو اور ایک قول ہو جیسے لوگ  
دیکھیں اور ایک اور قول ہو جو ہم کی دلیل کو باطل کر دے ۱۱۶۶

اس آیت میں آئینہ کا ذکر ہو کر دیکھا گیا ہے یہ دیکھیں کہ کچھ کہتے ہیں۔ مفسرین نے اس کی یوں توجیہ کی کہ قرآن کریم  
میں جو کچھ نہ کا ذکر ہوا اسے سن کر کہیں گے کہ وہ تعظیم آتے تھے مگر یہی وہی بات کہتی ہو جہنگ کچھ ان میں ایسے اقوال ہو جو  
دہوں کہ وہ تین تھے یا پانچ تھے وہ یہ کہ نہیں کہتے اور جب کچھ ایسے اقوال ہو جو کہ تو مشرکائی سے مسیحتوں کیوں فرمایا  
دوسری وقت یہ کہ اگر قرآن شریف کچھ خود کوئی گفتی ان کی بیان کرتا ہے یہ الفاظ مضمون ہوتے کہ اسے سن کر وہ میں کہیں گے

۱۱۶۶

۲۳ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ۖ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُرْ

اور کسی چیز کی نسبت یوں اذ کو کہیں اسے کل کرنے والا ہوں سوئے اے کہ اللہ چاہے اور جب تو

وَرَبِّكَ إِذْ أُنِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنَّ رَبِّيَ لِقَرَبٍ مِنْ هَذَا شَيْءٍ ۝

بھول جاتا ہے، نب کو یاد کراؤ کہ امید ہے کہ میرا رب مجھ سے قریب تر بھلائی کا ستارہ دکھائے گا۔ ۱۹۰۹

عمر حضرت پطری کوئی گنتی، ان کی نہیں بتائی بلکہ ہمیں یہی فرمایا ہوا معلوم ہے کہ ہم ان کی گنتی کو میرا رب ہی بہتر جانتا ہے اور اگر کوئی ان کو یا معلوم، التعلیل و تراویح صحت کا نظریہ دے دیا تو اور عرض ہی فرمایا کہ ان میں سوئے تصور کے کوئی نہیں جانتا۔ اہل اس سے بھی مراد وہ لوگ نہیں ہو سکتے جنہیں ان کا قصہ یا ان کی گنتی معلوم ہو۔ کیونکہ اس لحاظ سے وہ ایسے قابل تعریف نہیں مگر جیسے کہ اس بات کا ذکر قرآن شریف میں کیا جاتا ہے بلکہ قبیل علماء ہی میں جو ان لوگوں کی گنتی نہیں بلکہ ان کے حالات کو جانتے ہیں اور ان کی تصنیف فیہم معلوم ہیں انہیں میں فیہم اہل کتاب کی طرف گنتی کی من اہل الکتاب و دج ہیں کا ذکر یہاں سوئے اس کے کہ انہیں کوئی مراد اس قصہ میں اہل کتاب کا ذکر اہل اصل تصور سمجھا جائے یعنی حیثیت کا ۔

عام قول اہل کتاب میں، اصحاب کف کی تشاؤ و کشفیات سے ہی پر دوسرے اقوال میں یا کلمے کے گروہ سے بھی پر  
تو نیک بیان کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اور بھی بہتری غلط باتیں، اس قصہ میں مل گئی تھیں (ادبہر ایک ایسے قصہ میں مل جاتی ہیں)  
جن کا ذکر قرآن شریف نے نہیں کیا۔ میرے نزدیک یہاں زیادہ مد نظر سیاست کی تاجیک ہی ہے، اور مدخل و اعلیٰ اسما ہم میں، اس کی غرض  
اشارہ بھی کر دیا ہو کہ وہ حالت محاورت سے نکل کر اخفا بھی لپی آگئے اور اسی لئے ثلثہ قصہ سببہ حلق آئی ہو۔ ادبہر سبب  
کلاس سے مراد تین آدمی وغیرہ ہوں یا تین اقوام وغیرہ ہوں یا تین حکومتیں وغیرہ ہوں اور اسے ثقافت بنیہم منہم میں، اشارہ ہو  
کہ یہ قصے کا دور ہے اور ان کی گنتی کا ذکر نہیں کیا کہ یہ ذکر ان میں شہرہ قدرا اور سات ہی انہیں سمجھتے تھے اور پہلی دور صورتوں میں کلیم  
سے مراد کوئی ایسی قوم یا حکومت ہوگی جو ان کے لئے کتب کا کام دے سکتی ہو پیرا کا یا کا ہی حفاظت کر لیا کہ اس کا اور کلیم کی جگہ ایک  
حزب کا کلیم بھی آئی ہو یعنی صاحب کلیم (دور میں سب کو ایک ذیل میں شامل کیا ہو یعنی کتب کو فی مابینہ جنس نہ تھی یا ہں  
بھی نہیں، اس آیت کے حل کو مشکلات میں سے سمجھتا ہوں شاید اشدہ ثقافتی آئندہ کبھی کسی پر کھول دے۔ اب ان ممکن توجہ بیان  
الفاظ کی یہ ہو کر ہی حیدرانی طاقتیں دنیا میں آئے ہوں جس حد کو قرآن شریف نے ملحدہ کے بیان کیا ہے یعنی امریکہ۔ بطلانیہ۔  
فرانس۔ اسپانیہ۔ مشرق۔ جزیرہ۔ آئی۔ روس اور کبھی چانگہ کی سب طاقت کا نام سمجھا جاتا ہو یعنی امریکہ۔ بطلانیہ۔ فرانس۔ روس  
کو امریکی ہونے اور ان کی ساتھ مل کر چین جاتی ہیں اور بلاشبہ ان میں سے ایک یا سب کی حفاظت کا کام بھی دیتی ہو اور درجی  
اعلیٰ ہیں تو میں بتایا کہ اس میں زیادہ ہیں ان کی گنتی کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہو ۛ

۱۹۰۹ء خداوند اصل میں خدا ہی اور اس کے سنی کی ہیں اور حدیث عبدالمطلب میں یہ لایق نہیں ہے کہ وہ  
 ہمارے ہم خدا کی اہل کائنات کا دین نہیں بلکہ رب کائنات جو ان کے پاس اس کو خیر زمانہ ہوتا ہے جیسے سید  
 خدا من الکنز ابوالقاسم (القمیہ ۳۰۰) جہاں مراد قیامت کا دین یا فیصلہ کا دین ہو، نیز دیکھو صفحہ ۵

لشکر اور دشمن کے یکسر اسی ہیں، شکم و بطن کے نزدیک دشمن صرف خدا خودی بے لایا پروردگار است  
اور دشمن دنیوی اور خودی و دوزخ پروردگار

ان آیات کے شان نزول میں جو قصہ بیان کیا جا تا ہے کہ کوشش نے یہودیہ کے امختر معلم کے متعلق حدیث کیا

دعوت الہیاتی اور  
اس کی مشکلات

## وَلْيَسِّرْ لِي كَهْفِيْمَ ثَلَاثَ مَائَةِ سِنِيْنَ وَارْكَدُوْا اِسْعٰ

اور وہ اپنی غاریں تین سو سال سے

اور نہ (وادی) پر بھارت

قانون نے کہا کہ آپ کے اصحاب کھف اور جح اور ذوالقرنین کے متعلق دریافت کروا کر وہ جواب دہ سے کے توجہ راہ و درہ رات کرے پانچ سال کے کا وعدہ کیا اور پھر پندرہ دن تک وہی نازل نہ ہوئی یہ ایمن جاس سے ایک مشکوک سی روایت ہے جو دہرہ و تعلق اصحاب کھف کے قہر قابی نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اصحاب کھف اور انکی مشکلات کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس طرح پیغام حق پہنچائے میں انہیں ایک مدت غاریں میں رہنا پڑا اور آخر ان کو وہ ماہ ملی کہ وہ پیغام حق پہنچانے کے قابل ہوئے یا ضامن یا ضامن کا ذکر کیا کہ اس طرح تین سو سال کا وعدہ زود کھلے طور پر اپنے پیغام کو نہ پہنچا سکی تو بالقابل اسلام کا ذکر کیا جیسا کہ لاہر ہر مہینہ دشدہ سے ظاہر ہے یعنی جو بھائی کا رستہ انکو دکھایا گیا اس سے قریب و کئی بھائی کا رستہ اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ کو دکھائے گا اللہ تعالیٰ کی رحیمہ کو دنیا میں پھیلانا قایم کیا کہ ہر کو جو اللہ تعالیٰ اسے چاہتا ہو یا اس فرمایا کہ جیسے کام کی نسبت بھی پست کو کہ ہم کل یا قریب زمانہ میں، یہاں تک کہ اور یہاں خطاب عام ہو مگر اصل خطاب انہی لوگوں کو ہو جو داعی الی الحق ہیں کیونکہ انکو اپنے فکر و حوت الی الحق کا ہی تھا اور یہ جو فرمایا کہ اس سے اس کے کا شہد چاہی تو ایک معنی اس کے یوں کے گئے ہیں کہ ایسا مت کوہر سہنے اسکے کہ ساتھ شہداء، شہیدین کو اضافہ دیگر بھی اللہ کی مشیت سے ہی ہوتا ہے جو انسان اپنے زودا و دوسرے کے گم نہیں کر سکتا اور طریقہ اسدبوی پر کاشان ہر ایک معاذ کو خود کو کشش کرتا ہو اللہ تعالیٰ کے سرور کے اور ایک معنی یوں کے گئے ہیں کہ نہ مت کوہر سہنے اسکے کہ شہدے سے اس کی حق کا نزول ہو تو مطلب یہ ہوا کہ تمام جہتوں سے مت کوہر سہنے یوں خدا کا نام پھیلانے کے ان کو چھو کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہو اسکے مطابق کہ وہ اور دفعہ تک دہک انکسیت میں ہر ایک داعی الی الحق کو کیفیت کی ہے کہ اپنے رب کو بہت یاد کرے اور اپنے آپ کو غفلت کی حالت سے باہر نکلنے کی کوشش کرے اور ہر ایک کی خصوصیت اسلئے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت روحانی چاہتی ہے کہ اس کا نام دنیا میں پھیلے اور جسے ان جہدیں دینی لاہر ہر من ہذا ارشاد آیا میں بتایا کہ اسلام کیلئے دعوت الی الحق کے کام میں اس قدر مشکلات نہ ہونگی جیسے حیاتیات کے رستہ میں ہیں چنانچہ بتائی جانے والی اسلام میں ابتدائی تاریخ میں ہی نہیں وہاں تک پہنچا تو یہ جیسا کہ تین سو سال تک ایک سلطنت مدول کے اندر ہی تشکیل آج کل صد سالہ قیام کی گئی اسلام تین سو سال کے عرصہ میں کل دسے زمین پر پھیل گیا اور شی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام میں شہر کے طرف بھی یہاں اشارہ ہو سکتا ہے کہ آپ صرف تین دن غاریں رہے حالانکہ اصحاب کھف کو کوئی سال تک اس حالت میں رہنا پڑا، یہاں اس زمانہ میں بھی اگر کوئی شخص ضرور کہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ نظر آتا ہو کہ یہ نہ کر دے کہ وہ دوسرے ہی فتح کر کے اور دین دار باقی بھی بکھڑے کر دے کہ کیا یہاں نہیں ہو سکتا جس قدر وہ ضرور سب دینی اس میں ہر حال میں ترقی کر رہا ہو ایک از قیام کو دیکھ کر جیسا کہ تین سو سال کے مقابلہ حرقی میں دن کیسا لا اقامت من ہذا ارشاد کا نظارہ نظر آتا ہو کہ کیا جیسا کہ میں ایک مشن اسلامی چلا جاتے اس کی منتہا حالت ایک طرف ہو کہ کسی اسلامی ملک میں کسی مشن چلا جائے تو ان کے نتائج کو دوسری طرف دیکھ کر مقابلہ کر لو مگر افسوس یہ ہو کہ باوجود اس قدر اسلام کیلئے سہولت کے مسلمان ہی کام میں سب سے بڑھ کر غفلت دکھائی ہیں چنانچہ اس مقابلہ کے بعد فوراً جیسا کہ تین سو سال کے مقابلہ کا نظارہ نظر آتا ہو کہ وہ غافل رہے چھپ کر گزارہ کرتے تھے اور اسی مقابلہ جیسا کہ تین سو سال کی پہلی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اسلام اور عیسائیت کا ترقی کا مقابلہ

## قُلْ لِلّٰهِ اَعْلَمُ بِمَا لَيْسَ لَهُ عَيْبٌ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ

کہ اللہ خوب جانتا ہے جتنا چاہے اسوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں ہی کو معلوم ہیں

عیسائیت کا تین سو  
سال قبل یہ حالت  
میں رہتا۔

۱۹ بظاہر وہ فرمایا۔ ایک یہ کہ وہ اپنی غائب تین سو فرسوں اور دوسرے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کتنا سچ خدا  
معلوم ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض ایک ناواہیں بھی مفسرین نے کی ہیں مثلاً یہ کہ یہ قسم عینی دیکھنا سوال کا لفظ نہیں اور ممکن  
نہیں کیا تو ان یا تو گمراہوں مراد ہیں، سلفہ فرمایا کہ اللہ اعلم بالبعث۔ اور بڑی مشہور بات دلی اسکی یہ کہ وہ لہذا فی کلمہ ہم غفلت  
سیدھوں پر اور مردیہ پر کہ یہ بھی دوسکڑگوں کا قول ہے اور یہ حضرت ابن عباس کی طرف منسوب ہے اور اس میں یہ وقت  
کوئی نہایت ایسی نہیں تھی جس میں تین سو یا تین سو فرسوں اصحاب کف کا غاصب مدنا بیان کیا گیا ہو۔ اور دوسکڑوں اس طرح  
خالوہ صرف اسنے سے مضائقہ اس کا تھا جو۔ اور بعض نے یوں کہا ہے کہ اللہ اعلم بالبعث ایوں مراد وہ زمانہ ہے جو ان کی حالت  
پر اطلاع پانے سے دیکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک گزرا اور اس وقت یہ کہ تقاضا کوئی نہیں قرآن کریم کا لفظ غفلت کہ عینی پر  
پہلی آیت میں فرمایا کہ وہ تین سو فرسوں اپنی کف میں ہے اور دوسری میں فی کلمہ ہم غفلت نہیں بلکہ صرف لیسوا ہے اور اسکی ساق  
لغیب الصلوات والاوضاع جسا کہ بتا دیا کہ یہ آئندہ کے زمانہ کی خبر ہے۔ اور اصل یہ کہ یہاں ان اصحاب کف کا ذکر نہیں  
بلکہ خود عیسائیت کا ذکر ہے اور اسکی دو حالتوں کے متعلق فرمایا کہ ایک ان کی کف کی حالت تھی اور ایک غلبہ کی حالت جب  
عیسائیت شادی مذہب ہو کر اصل حقیقت سے بھی دور جا پڑی۔ ان کی پہلی حالت تین سو فرسوں تک ہی اور دوسری حالت  
کے متعلق فرمایا کہ جتنی مدت وہ رہے اندر اس کو خوب جانتا ہے کیونکہ یہ غیب کی بات ہے اور غیب کا ہنسنے والا صرف اللہ ہے  
وہ ظاہر ہے کہ پکار رہا تھا غیب کی حالت نہیں کہلا سکتا۔ اور ہم دوسرے ہنسنے کے ساتھ پکارا کہ اللہ کے سامنے ان کا کوئی  
دلی نہیں اور وہ اپنے حکم سے کسی کو شریک نہیں کرتا یہی بتا دیا ہے کہ اگر خدا کا نکلے غلبہ کی صف بھی لپیٹ دی جائے گی۔

تین سو فرسوں کا  
کا ہونا اور غلبہ

تین سو فرسوں کے متعلق خبر کیا جاتا ہے یہ بھی قرآن کریم کے عجیب و غریب احکامات میں سے تھا کہ تاجی ہمارے نبی کریم صلی اللہ  
آلہ وسلم نے اور تاریخ عیسائیت کی عرب کو کیا خبر تھی جب وہ عیسائیت کو بھی ان پاریک تفصیلات کا علم نہ تھا۔ قرآن کریم نے چند لوگوں  
کے کف میں جانے کی فرض یہ بیان کی ہے کہ وہ خدا کے سامنے کسی دوسرے کا معبود نہ مان سکتے تھے پس عیسائیت کے کف میں  
بہنے کی وہ حالت جو ابھی اس میں تین خداؤں کا عقیدہ جو شرک ہو رہی نہیں ہو۔ اب تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ  
کوشنیں کے عیسائی مذہب علی الاطلاق اختیار کرنے کے بعد مشرق میں مذہب تثلیث کو اصل عیسائیت اور شاہی مذہب نظر  
دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اگر ایک طرف عیسائیت مخلوقیت کی حالت سے نکل کر غالب مذہب بن گئی تو دوسری طرف اصل  
توحید سے یہ دور جا پڑی لیکن ابھی یہ سوال باقی ہے کہ قرآن کریم نے مجاہد ۲۴ سال تک تین سو فرسوں کیوں فراموش نہیں  
قرآن کریم کے علم فیجے کے ساتھ انسان کو سرکھانا نہ پڑا ہو عیسائیت کی تاریخ میں خود چھ سال کی غلطی ہے آئی تو حضرت مسیح  
کی پیدائش میں سے سترہ سو ہی شروع ہوتا ہے اور مشرق میں عیسوی سے چھ سال پہلے ہوئی سلفہ چھ مشرق میں عیسوی کا زمانہ ہے اور مسیح  
کی پیدائش سے فی الواقع تین سو تیس یا اکیس سال ہیں اور حضرت مسیح کا دعویٰ تبلیغ عیسائیت کو تبلیغ تیسری کی نہیں ہوا اسنے دیکھ  
سے دیکھ کر شکیں سرکاری طور پر عیسائی مذہب قرار پانے تک نہ ہوسکے تین سو سال پہلے اور تو سال کے بعد اسے کا جو طبعہ  
وہ قرآن کریم نے شروع کیا ہوتا ہے مفسرین نے بھی قری حجاب کا مضاف بیان کیا جو یعنی ہر صدی میں قری حجاب تین سال کا تاجی  
پس دہریں صدیاں وہ عیسائیت کی حالت کف تھی اس پہری حجاب کے تو سال اور چھ گئے۔ اور قرآن کریم نے تین سو سال  
کو فرسوں کے آگ کے بتا دیا کہ عیسائیت کی اصل حالت کف تو تین سو سال ہی رہی مگر قری حجاب اس میں تو سال اور

أَوَسِرْبِهِ وَإِسْمُهُ الْهَمُّ مِنْ دُونِهِ مِنْ قَبْلِ وَلَا يَهْدِي لَكُمْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝

کیا خوب اسکا دیکھنا جو اور کیا خوب سنتا، اسکے سوا کسی کو ہدایت نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا ۱۱۵۱

وَأَنْتَ مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابٍ رَبِّكَ لَا مُبْدِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ يَجْعَلَ مِنْ

اور تجھے وحیت رب کی کتاب بھی تیری طرف وحی کی کسی جو کوئی اس کی بات کو نہ بدلے والا نہیں اور اس کے سوا کسی کو ہدایت

دُونِهِ مُلْتَحِدًا ۝ وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

پناہ نہیں پائیگا ۱۱۵۲ اور اپنے دل کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں (اور)

يُرِيدُونَ نَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ بُيُوتَ السُّكُوتِ الدِّيَارِ وَلَا تُطْعَمُونَ

اس کی رضا کو چاہتے ہیں اور اپنی نگاہیں ان سے ہٹا کر دھڑاکی تو دنیا کی زندگی کی آراش کو چاہتے ہیں اور اس کی بات نہ

أَغْنَيْنَا قُلُوبَهُمْ عَنْ فِرْعَوْنَ وَآلِهِ وَكَانَ أَمْرُهُمْ قُرْطُومًا ۝ وَقُلِ الْخَيْرُ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ

میں کا دل ہم سے ہٹ کر غافل رہا، اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہو اور اسکا معاملہ کیا کرنا ہو ۱۱۵۳ اور کونسا کتاب ہے

الثلاثة

بڑے جاننے والے دنیا میں تائید و اوقات کے لحاظ سے قرآن شریف کا حرف پہلے میں آتا ہے اور اس کا صاف بتا ہوا ہے کہ یہ ضلّے عالم کی کتاب جو کسی انسان کی بناوٹ ۱۱۵۴

الجملة

۱۱۵۴ اچھا ہے اور اچھا۔ یہ میں غیر انسانی طرف سے جو اس میں مباہلہ ہے جیسے کہا جائے یا ابدیہ واسمعہ یعنی اللہ تعالیٰ کی اس بات کو دیکھنے والا اور کیا عجیب کتبے والا ہو کہ کوئی چیز اس پر مبنی نہیں ہے (۱۱۵۵) .....

الجملة

۱۱۵۵ ..... من دلی ہاں غیر انسانی حیاتیوں کی طرف جاتی ہیں کہ ان کو بھی ہر جگہ اور مطلب یہ ہو کہ جب وہ اپنے غلبہ کے وقت تھوڑے ذرا غلبہ میں ملے تو ان کے کتبے کی کوئی مدد نہیں کر سکتا اور خدا اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا یعنی جو حکومت اور بادشاہ کسی قوم کو دیتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حکومت میں شریک نہیں کہہ دیتی تو اس سے اسے قائم رکھیں بلکہ اصل اشیاء کے تحت وہ حکومت دیتی ہے اور اس حکم کو ہی اس کے تحت جب وہ چاہتا ہے حکومت کے بھی لیتا ہے اور اس کے معنی نہیں کہ اس کو کسی حکومت دیتا ہے نہیں بلکہ اس کو جو حکومت میں اس کے شریک نہیں بلکہ اس کے ماتحت ہیں ۱۱۵۶

الضم - ملحقہ

۱۱۵۶ ملحقہ ملحق وہ گھسا جو جو وسط سے ایک جانب بالی ہو اور ادا کیجئے دیکھو ۱۱۵۷ اور اللہ کے معنی ہیں ایک چنکی طرف سے اور دوسری طرف سے مراد پناہ یا جاست پناہ جو ہے، ۱۱۵۸

۱۱۵۸ یہاں کتابت کتاب کا حکم دیکھا ہے بتا دیا کہ ان لوگوں کو حق کی طرف ہدایت دیکھو کہ یہ کتاب تیسرے باب کی طرف سے یعنی اللہ کی کتاب روحانی کیلئے نازل ہوئی اور اسلام میں لکھا ہے بتا دیا کہ حق کی آخری کاپی الی کی پیشگوئی میں نہیں سکتی اور سب باتیں جو عوامی طور پر ان سے کہنے لگے تلاش کرتے رہیں گے آخر وہ ہر کوئی حرف ایک اللہ کی پناہ میں رہ جائیں گے ۱۱۵۹

۱۱۵۹ اجماع کے لئے دیکھو ۱۱۶۰ دیکھو وہ وجہ کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ

مجہ



يَحْيٰى زَكَرِيَّا اِسْمًا وَّ مِنْ ذٰلِكَ نَبَا نَحْنُ بَاخِرُونَ فِيْ سُبْحٰنِكُمْ

انہیں انہیں سے کہہ دیا جائے گا کہ وہ ایک اور سوتے رہیں گے سب کو پڑھنے کے اندر تھیں پڑھنے

فِيْهَا عَلَآ اَلْاَرَاٰلُ فَا نَعْمَ اَلْاَوَابُ وَحَسَنَتْ مَرْفَعًا ۝ وَاٰخِرُ بَلٰغِهِمْ مَّا

لگاتے ہوئے پڑھنے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اور جائے آرام بھی ہوگی ۱۱۶۲ احسان کیلئے دشمنوں کی مثال

تَحْلِيْلٍ جَعَلْنَا لِحَمِيَّتِهِمْ اَعْيَابًا خَفِيَةً لِّمَا نَفِخُ فِىْ جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا بَارًا

بیان کر رہے ہیں کہ ایک کیلئے ہم نے ان کو روکنے کے لئے دہانے لگا دیں اور ان کے درمیان کھلی گالی

۱۱۶۳ اِسْأَلُوْهُ اَسْمٰوٰتِ سِوَا ذٰلِكَ فَتَعْلَمُوْا سِوَا ذٰلِكَ مِّنْ ذٰلِكَ خَبْرًا ۝

سندس۔ ایک دوسرے کو کہتے ہیں اور استبق سوتے رہیں گے کوئی

اَرَآئِیْتَ اَوْ یٰقَالَ کَیْفَ یُرٰٓءُكَ كَسَفِیْ سَکَانَ مِنْ مَّوَدِّعٍ اَوْ اَرَآءُ اَدَاثَ خَاصٍ وَخَفِیَتْ اَوْ اَمَّا یَقِیْتُكَ كَسَفِیْ مِنْ مَّوَدِّعٍ اَوْ اَمَّا یَقِیْتُكَ

یعنی حق یا بیگ جس پر پھر کھٹ گئی ہوئی چوڑی،

نعلے جنت کے متعلق یہ تو بار بیان ہو چکا کہ وہ مالا میں ملے مصداق ہیں اور ہر نام ملے جاتے ہیں

قرین مراد نہیں کہ یہ اس دنیا کی چیز ہے بلکہ جو کچھ کیونکہ اس دنیا کی سوسے اور سوتے کے لئے ہے چہرے ہیں جو انہیں

دیکھتے ہیں یا ان سے جنت کی چیزیں ہرے حدیث میں ہیں کہ ان کے خیال نہیں گدا اور اس سے پیشانی کرنا

کس طرح ان چیزوں کے دو کلائی ہو گیا کہ کسی پر اصل میں ان اسامی سے اس بات کو ظاہر کرنا مقصود ہے جو ان چیزوں سے بہا

مقصود ہوئی جو سوسے کے لئے جنتوں پر بیٹھنا۔ خواہ یہ اس سب نسبت کی چیزیں اور سوادے کے نشان ہیں اور جو کچھ

ہیسا فی آخر ہم کے بالمقابل روئیں کیلئے خدا کا ذکر تھا اسلئے خاص ان نعا کا ذکر کیا جو جس کی ایک اس دنیا میں یہ قوم اپنے آپ کو

بھٹتی ہیں اور ادب پر کھینچتی سرداری نامی لوگوں کی ہر جو رضائے الہی کے طالب ہیں اور اس دنیا کی سوادے جلیقہ ہر جاتی ہو

اور ان کے لباس کو سبز کیا ہے اسلئے کہ سبز رنگ سے دیکھنے والوں کی آنکھوں کو راحت پہنچتی ہو۔ اسی لئے شہداء کی اور ولی کے ذکر میں

کہ وہ جنت میں فی اصل بطور بخش یا فی حدود بطور خضر یعنی سبز پڑنے والے ہیں وہ ان میں اس سبز پڑنے کی صورت میں ہیں

و مسلم تو دونوں صورتوں میں ایک ہی حقیقت کا انکشاف ہے۔ ان میں بھی جو کہ جنت کے ذکر میں فتوحات دینی ہیں

لطف بھی ایک لطیف اشارہ ہے اور اس کا پتہ بھی خود بخود کیلئے علم کے زبان سے نکلتا ہے جب آپ ہجرت کر کے مدینہ کی طرف تشریف

لے گئے اور حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ تو ایک شخص مسروقہ نام نے آپ کا تعاقب کیا۔ مگر انہیں بعض نشانات سے آپ کی

سچائی کا اشارہ تھا۔ خاصہ یہ کہ حضرت ہر اور معافی کا خواہ مستطرد اس وقت بھی کہ یہ علم کے خواہ اس کے مسروقہ میں تیرے اقداروں

میں کسر کے سوسے کے کنگن نہ دیکھتا ہوں چنانچہ یہ خبر اس قدر بے سوسا مانی کی حالت میں دی گئی تھی کہ یہ ان کے خزانے

مسلمانوں کے قبضہ میں آجئے جب خود بخود بھی حقت خدہ کی حالت میں تھی چہ میں سال بعد پوری ہوئی اس سے معلوم ہوا

ہو کر ان کے علم کے ان حدود میں فتوحات دینی کی طرف بھی لطیف اشارہ ہو رہی ہے

۱۱۶۴ اَفَنُفِخُ فِیْہِمْ اَوْ یٰقَالَ کَیْفَ یُرٰٓءُكَ كَسَفِیْ سَکَانَ مِنْ مَّوَدِّعٍ اَوْ اَرَآءُ اَدَاثَ خَاصٍ وَخَفِیَتْ اَوْ اَمَّا یَقِیْتُكَ

یہاں اشارہ تھا کہ انہوں نے انہوں کی ایک مثال بیان فرمائی جو دھبہ بالمثل دیکھتی ہیں وہ دھبہ دھبہ ہیں اور جس چیز کی مثال کیا

صیغہ استعرا  
کی مثال

مسوا

سندس استعرا

ادریک

نعلے کی دوسری  
نعلوں سے مراد

سبز لباس

خود کو دیکھ کر  
نظر کا تکرار  
لطیف اشارہ  
مراد کا لفظ

ت

میں دیکھ کر کیا







۴۲ اَوْصِيَهُمْ مَا وَهَّغْنَا فَلَئِنْ تَسْتَوِيْعُهُ لَطَلَبًا ۝ وَلَوْ عَظَمْتَ ثَمْرَهُ فَاَصْبَحَ يَقْلَبُ

اس کا پیچھے چلا جائے پھر اسے نکال دے اور اس کا مال و دولت تباہ کر دیا گیا تو اس نے

کَئِيْدُهُ عَلٰی مَا اَلْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰی عَرْوَةِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدْ اَمْسَرَكَ

اُتے بغلے لگا جس پر سوچ کیا تھا اور وہ دریاں تھا اس کی عاتق گری ہوئی تھیں اور کھٹے لگا اسے کاٹیں اپنے بیکے تھے

۴۳ يَرْفِقْ اَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةً يَتُصَّرُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ

کیکو شریک نہ کرتا ۴۳ اور اس کیلئے کوئی طاقت نہ تھی جو اس کے مقابل پر اس کی مدد کرتے اور نہ ہی وہ مدد طلب

مُتَصَرِّا ۝ هٰذَا الَّذِي اَوْكَايْتُمْ لِلّٰهِ اَحْيٰى هُوَ خَيْرٌ لِّوَابَا وَخَيْرٌ عَقْبًا ۝ وَاصْرَبْ

کر سکا ۴۳ اسی مقام پر ولایت اللہ کیلئے جو حق کر دے یہ بدو ہے میں ایسا اور اچھا انجام لائیں بہتر ہوگا ۴۴ اور صبر

لَهُمْ مِّثْلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَلِمَةً اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ بَنَاتُ

دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر دے اس کی مثال، پانی کی طرح جو ہم بادلوں سے برساتے ہیں تو اس کے ساتھ زمین کی زندگی

الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَبِيْءًا تَدُوْهُ الرِّيحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝

دشمنوں کی باتیں جو کچھ وہ چاہتا ہو جاتی تھیں ہر باتیں اُٹھ لے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے ۴۵

ذٰلِكَ - اور ازل، ایک ہی ہیں اور ذوق وہ دونوں ہیں پر پاؤں نہ تھے حق پسند نہیں اسلئے حق سے مراد وہی ہے اسی

زمین سے جس میں سبزی نہ ہو اور دوسری جگہ پر نیز لغو نہ لگا با بھار ہم والغلم ۵۱ یعنی اپنی نظروں سے دیکھ کر گھر گھر اپنے

مقام سے جس پر اسلئے کھلے کھڑا کیا ہو بناؤں دل ۵۲

بہتر سے مراد وہی جنت آخرت جو اس کا مرنے کیلئے وعدہ ہوئی تھی تھیں ہوئی اس دنیا کے مال بتائی ہوئی آجاتی ہیں

طاقت و پشت و دولت سب کچھ جا آتا ہے جس کیلئے کوئی آسانی سبب پیدا ہو جاتی ہے میں نے کہا دیا تیرے جیسا اعلیٰ آیت میں ہو کر پانی نکلتا ہے

۱۹۲۳ قلوب کبھی کبھی ہوتی ہیں جو کھٹے ہیں کہ انہیں کو آنا سیدھا لگتا ایک اذکی تھیں اور دوسرے کی پشت پر کھٹے ہوئے کھٹے کھٹے

مطلب انہما رغبت است جو کچھ ہوا ہی نہ لڑیں اذکی تھیں اذکی تھیں اذکی تھیں ۵

مال دنیا تو اذکی سے کھلائی ہوئی بتائی ہوئی انسان کو کھٹے کی طرح سے تھیں ہی وہ چیز جو ہر حال میں انسان کے کام آتا ہے

فی الحقیقت ہی وہ جنت ہے جس سے انسان کبھی نکلا نہیں جاتا ۵

۱۹۲۳ متحصن - انحصار اور استغناء کے معنی ہیں مد طلب کرنا (غ)

۱۹۲۴ اور اذکی تھیں دیکھو کہ ان میں سے کون کون سے کھٹے ہیں اور کون کون سے کھٹے ہیں اور کون کون سے کھٹے ہیں اور کون کون سے کھٹے ہیں

مطلب انہما رغبت است جو کچھ ہوا ہی نہ لڑیں اذکی تھیں اذکی تھیں اذکی تھیں اذکی تھیں اذکی تھیں اذکی تھیں اذکی تھیں

۱۹۲۵ حشم - ذمہ چیر بھیجے نبات کے (غ) ایسی چیز کے توڑنے پر بول جاتا ہے جو اندھے سے خالی اور خشک ہو دل،

۴۴

حاشیہ

دین

تغلیب نہیں

استقامت استقامت

استقامت کی حالت

حشم حشم

الْمَالِ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا ۝۷

مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے اچھے عمل تیرے رب کے پاس بہتر ثواب کے لیے ہیں۔

وَعِبَادُ اللَّهِ الَّذِينَ اسْتَمْسَكُوا بِالْآيَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۸

اور جو لوگ اللہ کے بند ہیں جنہوں نے آیتوں کو پکڑ لیا ہے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

اے نبی! ان لوگوں کو یاد دلاؤ جو اللہ کے بند ہیں اور اللہ کے آیتوں کو پکڑ لیا ہے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۹

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۰

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۱

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۲

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۳

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۴

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۵

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۶

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۷

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۸

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۹

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۲۰

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۲۱

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

۴۸ وَعَرِّضُوا عَلٰی رَبِّكَ مَثَلَهُ لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَنَنْخُلُ

اور وہ کہتے ہیں کہ اسے صرف اُن کے مکر میں کیا اور ان کے بیٹے تم پر اس آجائے پہلے ہزاروں پہلی مرتبہ پیدا کیا بلکہ تم کہتے ہو کہ تم پر کیا

۴۹ لَكُمْ مَوْعِدٌ ۝ وَوَضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرٰی الْمُجْرِمِیْنَ مُتَشَفِّعِیْنَ وَمُتَرَفِّعِیْنَ ۝

کہا ہوا کہ ان کی حالت متعین ہے اور ان کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے جو اس میں ہر قسم کے ہوئے دیکھو

یَقُولُوْنَ نَوَيْتُمْ اَمْ اَلٰکُمْ هٰذَا الْكِتٰبُ لَا نُغَادِرُ عُقُوْبَةً وَلَا كِبَرًا ۝ وَالْاَحْصٰی

وہ کہتے ہیں اے ہمارے مونس یہ کس کی کتاب ہے جو کہ چھٹی بات کو تھکے چھوٹی ہو اور بڑی کو گمراہ سے بھڑکا کر دیا ہو

۵۰ وَوَجَدُوا مَا يَلْمِزُوْا وَاٰمُرًا لَا يَاسِرُوْا وَلَا يَنْظُرُوْنَ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ فَذُقْنَا لَآلِیْكَ الْاَسْبَدَ ۝

اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا موجود پائے گئے اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ۱۹۲۱ اور یہ ہم نے فرشتوں کو کہا آدم کی

لَا اَدَمُ فَبَدَّلَ اِلَّا اِلٰیْسَ ۝ كَانَ مِنَ الْاِنۡجِن فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۝ اَفَتَتَّخِذُ وُتَنًا

فرماؤ وہی کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اور ہی کی گمراہی میں رہی، وہ جن میں سے کسی کو سب سے پہلے علم ہے یا نہیں کیا دیکھتے ہیں جو گمراہ سے

وَذُرِّیَّتَہٗ اَوَّلِیَآءِ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۝ وَابۡشُرِ الْمَظْلُوْمِیْنَ بِذٰلِكَ ۝

اور ان کی نسل کو دوست بناتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کیلئے کیا ہی برا دل روز ۱۹۲۳

۱۹۲۸ عرضوا - عرض کیے علیہ کے معنی ہیں اس کیلئے ظاہر کیا، اصل صفت کے معنی ہیں چیزوں کو ایک خط مستقیم پر رکھنا یا

رکے ساتھ صف یا ہندو کش کیا جانے سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں بھی ہو کہ اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو ایک ہی مقام پر جمع کر

کھڑا کرے گا مراد اس سے ایک ہی صف میں سب کا کھڑا کرنا بھی ہو سکتا ہے یعنی سب کا یکساں حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا

ہونا اور یہی مراد ہو سکتا ہے کہ ایک ایک اشیاں ایک ایک صفوں میں کھڑی کی جائیں گی، اور بعض نے کہا کہ یہ کلام استعارہ کے

دیکھ کر مراد فرشتوں میں سے کسی پر توڑنا یا صفیں یا ہندو مارا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ان کے بارے میں حکم صادر کرنا ہو (د)۔

فقد جئتہم نایا قول کے مراد یہ ہے کہ ہم کیلئے انہیں کیا جانے اور یا انہیں کا استعمال یا تقبل کیلئے انہیں وقف کر کے یعنی دیکھو

تبارک و تعالیٰ پر بادشاہ کی طرح حق پر پہنچنے پر بادشاہ کی طرح ہر چیز پر ایک ہی کو ترجیح دینا اور وہی جو وعدا اسے مانا ہو اس میں

اس وعدہ کی طرح جو دوسری چیز پیش سے حلق کرنا اور وعدہ کی معنی وعدہ کی چیز

۱۹۲۹ اذ ہم الکتاب - ہضم کے معنی کتاب اس اور ہضم الکتاب کے مراد ہندو کے اعمال کا ظاہر کرنا اور حق نایا یا فتح لہو یا ایتنا یا کتاب یا ہضم

صغیرۃ - دیکھ کر کبرۃ کی بحث ۱۳۳۵ اور نایا اصل صغیرۃ صغیرۃ مستطیلہ ۱۳۳۵ اور نایا اصل صغیرۃ من ذلک وہ کہ

دور ۱۱۰۱ - ترکیب فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ قد و منزلت کے بڑا یا چھٹا ہونا اور ایک دوسری نسبت کے فرق ہے یہاں پر ہم کمال اعمال اور

۱۳۳۵ اب پچھلے کلام میں محبت دنیا اور محبت اعمال کا ذکر کیا تو یہاں بتا یا کہ انسان شیطان کے کچھ گنہگار غلام پر ہوتا ہو

جس کا انجام ہلاکت ہو شیطان کا افراتی وغیرہ کیلئے تو یہ کورسٹل فریڈ وہ یہاں کو کرنا یا کہ شیطان لا گھر میں سے نہیں بلکہ جہنم میں سے

شیطان کی نسبت

عرض صفت  
دیکھ کر اس میں کیا  
سے مراد

معد

دفعہ کتاب

صغیرۃ - کبرۃ

یہیں ظاہر ہے



ج

۱۷۷۷

۴۴ وَرَ الْخَجْرُ مَوْنِ النَّارِ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاعِقُوهَا وَلَمْ يَحْدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ

اندر ہم آگ کو دیکھتے تو یقین کر لیگے کہ وہ اس میں پہنچے اور وہ اس سے ہرگز ملے گی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور یہ

۴۵ صَرَفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شُغْ

ہم نے اس قرآن میں لوگوں کیلئے ہر قسم کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں اور انسان زیادہ تر بھلائی

۴۶ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَلَاسْتَغْفِرُوا لَهُمْ

کرنا ہے ۱۹۳۴ اور کسی چیز سے لوگوں کو جب ہدایت آئے پاس لگتی اس بات سے نہیں روکا کہ وہ اپنا گناہ اور اپنے گناہ سے استغفار

۴۷ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةٌ الْأَقْلَيْنِ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرِ

گم یہ کہ پہلوں کا طریق آگے نہ جاسے یا عذاب ان کے سامنے آجوں اور ہم رسولوں کو

الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مَبْشِرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ

بھیجے مگر اس حال میں کہ وہ خوشخبری دینے والے بھی تھے اور برا خبر دینے والے بھی اور جو کافروں وہ باطل کو لیکر جھگڑا کرتے ہیں

۴۸ لِيُنذِرَ مَنِ اتَّبَعَ الْحَقُّ وَالْأَبْقَىٰ ۚ وَمَا أُنذِرُوا هَزْوًا ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ

تاکہ ان کے سامنے حق کو زائل نہ کر دے اور میری باتوں کو اور جسے جو نہیں دیکھا تاہو نہیں سمجھے جس ۱۹۳۵ اور اس سے بڑھ کر ظالم

۴۹ مَنِ ذَكَرَ آيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْمَسَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدْ مَتَّيْدًا ۚ إِنَّا جَعَلْنَا آيَاتِنَا

جسے ان کے رب کی باتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ ان سے منہ پھیرتا ہے اور اسے بھول جاتا ہے جو کہ آیتوں کی طرف لگتا ہے اور اس سے ہم نے آیتوں کو

لَا تُنْصِتُ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

۱۹۳۶ اور ان کے دلوں میں وہ گھبراہٹ ہے اور ان کے کانوں میں جھجکا ہے اور ان کے دلوں میں ہدایت کی طرف بلانے کی آیتیں ہیں مگر ان سے ہم نے آیتوں کو

۱۹۳۷ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

۱۹۳۸ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

۱۹۳۹ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

۱۹۴۰ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

۱۹۴۱ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

۱۹۴۲ إِلَّا نَقْمًا ۚ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِلَّا ذُرً

وہی - موحی

۱۷۷۷

۱۷۷۷

وَرَبِّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَيُوَفِّيَنَّكُمْ مَا كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝۸

اور تیرے رب بخشنے والا مہربان ہے اگر وہ انہیں اس پر کھیلے جو کہتا ہے تو فوراً ان پر عذاب بھیج دے گا بلکہ

لَهُمْ مَوْعِدٌ لَّنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْفِدًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَنُّوا أَنَّا وَجَّهْنَا لَدُونِ اللَّهِ عِزًّا ۝۹

ان کیلئے ایک وعدہ کا وقت ہے جس کے مقابل پر وہ کوئی پناہ نہ پا سکیں گے ۱۹۳۶ اور ان بستیوں نے جب ظلم کیا ہے انہیں

ظَلَّمُوا وَجَمَعْنَا لِكُلِّ قَوْمٍ مَوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ لَا تَبْرَحُوا حَتَّىٰ

ہلاک کر دیا اور ان کی ہلاکت کیلئے بھی جمع کیا ایک وعدہ کا وقت مقرر کیا اور جب موسیٰ نے اپنے نبیوں و ساتھیوں کو کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ

حضرت موسیٰ علیہ السلام

أَبْلَغُ جَمْعِهِمُ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضَىٰ حَقْبًا ۝

کہ دور یا ان کے اکٹھا ہونے کی جگہ پہنچ جاؤں یا برسوں چلتا ہوا بحر ۱۹۳۷

اور بدکاروں میں بھی جتنا ہو سیکر کسی مائدہ مت دیا اسے ظاہر ہو سکتے اس کے دل کا شیشہ سیاہ ہو جاتا ہو اور حق میں عین کسب نہیں ہوتا ۱۹۳۸

قال۔ موبن  
وعدۃ ہلاکت

۱۹۳۸ مکمل۔ خدائی ایک قسمی پس اس کی پناہ میں گیا۔ اور مؤمن کے معنی پیدا یا پناہ میں (لے) + مطلب ہے جو کہ ظالموں کے کام تو سب سے ہوسکتے ہیں کہ ان پر فوراً عذاب آجائے گمراہ شغالی کا غفور و رحیم بہت بڑا ہی اسلئے بڑی ہلاکت دیکھنا پس جتنا ہو۔ اور ہر جب وہ عذاب آتا ہو تو اس سے پہلے کوئی نہیں بچتی۔ یہاں صاف طور پر بتا دیا کہ ان وعدے کو سننے کے لئے بھی ہوں گا ذکر ہوا تو ایک وقت وعدہ عذاب کا ہی گروہ خدا کے طرف میں جو جلد نہیں آتا۔ اگلی آیت میں بتا دیا کہ ہلاکت کا ذکر کہ خدا فرما دیا کہ ان کی ہلاکت بھی ایسی ہی تشریف ہو۔ مگر ہلاکت سے مراد مرضی ان کی قوت کا توڑنا ہو تا ہر حق کے مقابل پر ہوتی ہو +

برج

۱۹۳۹ برج۔ لا ابرج۔ براج۔ فتح کھلے مکان کو کہتے ہیں جس میں کوئی رک نہ ہو اور پہنچ کے معنی ہیں برج میں قائم ہو گیا اور مراد اس سے مثال کی طرح نفی ہوتی ہے اسلئے لا ابرج اثبات کے معنی ہیں آنا ہو کر نہ گروہ نفسوں کا اقلع اثبات ہو تا ہوں بوج علیہ عاکفین

جمع البحرین

جمع البحرین۔ دو دریاؤں یا دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر۔ عجا۔ قہارہ و خیرہ سے مراد ہے جو کوہ خوارس اور بحر موم کے ملنے کی جگہ مراد ہے دو سمندروں کا ملنا ہے جس میں دو دریا ہیں۔ مگر وہاں حضرت موسیٰ بھی ملنے ہی نہیں اور آتی سے مراد ہے جو کہ وہاں قبریں ہوں اور بھی ہو اسلئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جنت سے پیشتر بھی اور جنت سے بعد میں ایک مصر میں جو کہ مجمع البحرین ہے ایش اور بحر اسود یعنی دریا سے نکل کر دو دریاؤں میں شاخوں کے ملنے کی جگہ پر ۱۰ اور یہ فخرم پہنچتے ہیں اور بعض نے کہا کہ اس سے مراد بحر موم اور بحر عذرا دینی تھیں اور دیکھتے سمندر کا نشانہ ہو چکا ڈنڈا کہ ان شریفین میں ہے اور الفخاف ۵۳۴۔ الفخاف ۱۳۱۔ مگر یہ خاص دو سمندروں کے نام نہیں اور بعض نے کہا کہ یہ موسیٰ اور خیرہ کے ملنے سے مجاز ہے کہ وہ علم کے دو دریا ملے (د) مگر اس صورت میں خود حضرت موسیٰ کا فرما کہ میں مجمع البحرین میں پہنچوں جسے نہیں مقرر ان مجازی معنی دیکھیں کہ کہتے ہیں کہ دو دریاؤں میں یا طومر دیا اور طومر دیا یعنی دریا کی طرف تہی لقیقت بحر موم اور بحرہ میں بھی اشارہ ہے تو اس صورت میں عجا مراد وہیں دنیا کا ملنا یا طومر دینی اور طومر دینی کا اجتماع ہو جو حضرت موسیٰ کی امت کو میرا یا وہ حضرت موسیٰ کی ہلاکت تشریف یہ مقدمہ تھیں ظاہر طور پر مجمع البحرین سے مراد بحر ایش اور بحر موم کے ملنے کی جگہ اور اس میں اشارہ سلسلہ جمعہ و صلح کی طرف ہے جسے اس کے چکر وضاحت سے دکھایا جائیگا +

## فَلَمَّا بَلَغَا جَمْعَهُمُ بَيْنَهُمَا

پس جب وہاں دونوں روپاؤں کا اکٹھا ہونا کی خبر ہوئی

کھٹ، احتساب

موتی اور حضرت کھٹ  
اشکاف روایات

کھٹ، یعنی زندگانی مدت جس کا وقت تقریباً اسی اور سال کو بھی کہتے ہیں اور کھٹ اور کھٹ اسی سال کو کہتے ہیں اور کھٹ کی جگہ کھٹ اور احتساب آتی ہو اور احتساب زمانہ جو اور احتساب زمانہ اور کھٹ کھٹ کے معنی ایک سال یا کئی سال مردی ہو یا یہاں سے وہ ذکر شروع ہوتا ہو جو حضرت خضر کے قصہ کے نام سے مشہور ہو خضر کون تھے، اور ان کا قصہ کیا ہے، حضرت موسیٰ کے دن سے کیا کیسے گئے تھے، موسیٰ کا قصہ کون کہاں لائے کی کیا فرض ہو جہاں پہلے بھی حیثیت کا ذکر ہو رہا ہو اور دینی ان اقوام کی بات کا ذکر کیا تھا اور بعد میں بھی باہج باہج کا ذکر ہو رہی، اقوام سے خلق رکھتا ہے یہ وہ سوال ہیں جن کا جواب اشکال سے خالی نہیں ہو سکتا سوال فی خلق کی ایک ہی توجیہ حضرت میں ملتی ہو اور وہ یہ ہو کہ کتب اصحاب کتب کا ذکر ہو کہ سوال پر کیا گیا تو اس قصہ کو ناکر یہ بتایا گیا کہ خضر وہی نہیں کہ نبی کو سب باتوں کا علم دیا جائے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ وہی کہتا تھا اگر آپ اصحاب کتب کا قصہ بتا دیں تو آپ ہی ہیں وہ نہیں، مگر میں دکھا چکا ہوں کہ یہ وہاں سے ہی قابل قبول نہیں، اور خلق کی یہ وہی بات نہیں ہے۔

امارت قصص

حضرت موسیٰ کے قصہ  
خضر کی کتب

یہ سب سے نزدیک سب سے زیادہ ضروری بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کہ حدیث قصص گوہ صیح بخاری یا دیگر صحاح میں ہیں جن میں قابل نہیں ہیں کہ انکے ایک ایک لفظ کو کئی کئی مصلحین کی طرف و توفیق کیساتھ منسوب کیا جاسکے اور اس فرق کو کہ حدیث سالہ اور حدیث قصص میں جو حدیثیں سے خود تسلیم کیا ہو اسلئے جانشین کن ہو تو ان شریف کے الفاظ پر قصص میں بہت سی تفصیلات کو بڑھا دینا چاہئے تو ان شریف میں یہ ذکر نہیں کہ حضرت موسیٰ کو کیا واقعہ پیش آیا تھا، حدیث میں اختلاف ہے بعض حدیث میں تو یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے ایک موشہود طلبہ ایک شخص سے اس کے سوال کیا گیا آپ نے زیادہ علم والا کوئی شخص بھی دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اس پر اشارہ تعالیٰ نے آپ کو جواب کیا اور فرمایا کہ ہمارا بندہ خضر ہے۔ اور بعض حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ اگر کوئی مجھ سے زیادہ علم والا شخص ہو تو اس کا نشان مجھے بتائیے تو اللہ تعالیٰ نے بتایا اور اس کے لفظ کی اجازت بھی دی یہ دوسری حدیث ایک نبی کی شان کے زیادہ شایاں ہو سکتے دوسری کہ یہ قبول کرتے ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے انکے لئے کتے کتے کون بندہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو کون سب سے اچھا فیصلہ کر لیا اور کون سب سے زیادہ علم والا ہو تو اس نے انہی سال کے چارویں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جو دوسرے لوگوں کے علم کو طلب کرتا ہو کہ اس طرح سے اپنا علم بڑھا اس پر حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ اب اس شخص کا پتہ بتایا جائے جو مجھ سے زیادہ علم والا ہو تو انہیں اس کے پاس جاؤ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دیا کہ پتہ بتایا ہے اس شخص کا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے یہ سفر سئلہ کر لیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کا علم کون سا ہے اور ان کے علم کا پتہ بتایا ہے اللہ تعالیٰ نے اور لوگوں کو بھی دیا اور ان کے لئے کہ یہ ہے اس کی تائید ان الفاظ سے ہوتی ہے کہ تین مائلیات دیکھا (۱۶۶) اور اس قصہ کے یہاں لائے کی فرض ہے کہ ایک طرف یہاں ان کے ان افکار و فکرات کا جواب دیا جائے جو وہ اس حضرت موسیٰ پر کرتے ہیں اکثر یہی حالتیں ہیں، اس کے قابل ہیں کہ کہ میں ابھی زندگی باہل ہے لوٹ تھی کہ مدینہ میں اگر بادشاہ بیکو کو کو ان کو قتل کیا گیا اس کا جواب یہاں دیا ہو کہ نہ کہ سب سے بڑی بات جو حالات خضر میں نظر آتی ہے وہ ایک ایسے شخص کا قتل ہے جس پر ان کا قتل کوئی نہ تھا اور باقی وہ معاملات ہیں کہ حضرت موسیٰ کی صداقت کی طرف بھی اشارہ ہے جو کتب میں لکھے ہوئے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی اس کے لئے کی فرض معلوم ہوتی ہے کہ یہ بتایا جائے کہ سلسلہ موسیٰ ایک محدود سلسلہ تھا جس کا پیغام کل دنیا کی طرف ہوا اور ایک طرف وہ تو میں جو نبی اسرائیل سے باہل قریب جتنی تھیں انکے حالات سے بھی ان کو وہ حقیت ملتی تھی اور وہ سلسلہ دوسری قوموں کی طرف کیلئے تھا بلکہ ان قوموں کو ملتا تھا کہ میں وہی نہیں ہوں اور وہ ایسی باتیں تھیں جن سے خود حضرت موسیٰ بھی ناواقف تھے یہاں تک











قَالَ تَاكَ لَمْ تَقْرَأْ تَعْرِفْ مَوْسَىٰ ۖ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۚ قَالَ سَجِدْتُ لِذِي قُوَّةٍ ۖ

اس نے کہا تو میرے ساتھ معجز کے کا اور کس طرح اس پر صبر کیا جس کی تھی یہی ہدیہ جبریلین ۱۹۳۱ء میں لکھا گیا تھا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَادِقًا وَلَا أَعْصَىٰ لَكَ أَمْرًا ۚ قَالَ فَإِنِ ابْتَغَيْتَ فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ۚ

صاحب ہائے کا اور میں کسی معاملہ میں جبری، افرونی نہیں کہ چکا اگر میرے ساتھ ہے تو مجھ سے کسی بات کا سوال نہ کرنا پتا

أَحْبَبْتُ لَكَ مِنْهُ ذُرِّيًّا ۖ فَاطْلُقْهُ حَتَّىٰ إِذَا كَرِهْتَ فِي السَّفِينَةِ عَرَفْمَا ۚ قَالَ تَرَكْتُمَا ۚ

میں خود تجھے سے اس کا ذکر کروں ۱۹۳۱ء میں وہ دونوں چلے گیا تنگ کشی میں سوا دہے تو میں جیسا کہ بیان دے رہا تھا کہ کیا کیا تھا

حضرت مولانا اویسر

لَا تَعْرِقْ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۚ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ۚ

پھاڑنا ہلاک کر دے کہ تو نے شے نہ، ایک خزانہ بات کی کہ ۱۹۳۱ء الہا کی اس نے مجھے نہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ صبر

مَوْسَىٰ صَبْرًا ۚ قَالَ لَا تُؤْخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا ۚ

نہیں کر کے گا اور میں نے کہا اچھے عزت کیجیے جو میں بھول گیا اور جس کے معاملہ میں مجھے پریشانی نہ آئے

جبر

۱۹۳۱ء جبر، خیال سے معلوم کا علم جو خود دینے سے اے اور بعض نے خبر اور خبر تو میں نے فرق کیا ہے کہ جبر سے کسی ایک

سراپن کی معرفت پس +

نکاح و نکاح

نہی بھی ایک شے کو جب ایک صفت اس میں غالب ہو تو اس کا ظہار ہونے سے نہیں رہتا۔ حضرت موسیٰ باوجود اسے شہر ط

اور پردہ باری کے حق کی غیرت اس قدر رکھتے تھے کہ جب انہوں نے ایک سو قہر حضرت ہارون کو قہر کی غلطی میں شریک سمجھا تو ان کے

بھی یہاں تک سختی سے پیش آئے کہ پھر حضرت ہارون کو یہ گستاخا لا تاخذ بطبعی ولا برا معی (۱۹۳۱ء) حضرت خضر کو معلوم ہوا کہ

اللہ تعالیٰ نے یہ جبرجہ و یہ قہر قہر کی صفات آئی کے منظر میں اور حضرت خضر دیکھے، اگلے انہوں نے کہا کہ

آپ کا یہ سب سے صبر صبر کا شعلہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر قہر کے کمالات رکھے ہیں بھگے اور قہر کے کمالات سے حدود پاؤں +

۱۹۳۱ء اس شے کے رکھنے کی وجہ وہی معلوم ہوتی ہے کہ اس کا ذکر دیکھ کے نوٹ میں ہوا جتنا یہی قصور تھا کہ اس کے کمالات بہت

کے قہر میں پرستے ہو چکے ہیں ہر تا قہر کے کمالات کا صفت ایک ہی انسان میں جمع ہونا عقیدہ تھا۔ اور وہ ذات پاک جبرجہ +

۱۹۳۱ء سچینہ، سخت لڑائی و جوش کی چیز کے جبرجہ کی حد کا ترشنا ہو اسی کا جسے کشی کا سفینہ کہا گیا (۱۹۳۱ء)

۱۹۳۱ء اوں انہوں نے جس کی بڑی بڑی شے اور بہت ہوا، اگلے انہوں نے کشی شکر میں جس کی رہا، باجی ہیبت

والی شکریات اور بعض کے نزدیک وہ شے کے جبرجہ جو آگے غلام کے قہر پیا ہوا اگلے کشی کے روٹنے سے بہت آدمیوں کے

فرق ہونے کا خورہ تھا، خرق کیجئے دیکھو ۱۹۳۱ء

خبر کشی تو

اس دیکھ میں ان تین واقعات کا ذکر ہو جو حضرت موسیٰ اور حضرت کعبہ پر آئے پہلا واقعہ کشی کا توڑنا ہو اس میں وہ تقویٰ

اٹھنا ہو تو مطلب نہیں کشی کو اس فرض کیجئے تو ظاہر ہو گا کہ ماقبت کا جبرجہ کشی کو توڑ دیا جس کا نتیجہ ہو گا کہ کشی والے

فرق ہو جائیں جس کے اس طرح کشی روٹنے سے اور آگے غلام کو قہر کرنے سے جس کو انہوں نے یہ استدلال کیا کہ خضر ذریعہ ایسا

الجزء الثاني من كتاب المواقف

۴۴۰ فَالطَّلَقُ لَمْ يَمُوتْ اِذْ اَلَيْفَا غُلَامًا فَهَتَاةٌ قَالَ اَقَمْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ وَجَّهْتُ

پھر وہ دون چے یہاں تک کہ جب ایک جوان سے اسے قتل کروا دیا تو کسی کی ایک ایک جین میں وہ جان کر پھینک دیا، لیکن ارشاد یہ تھا کہ

۴۴۱ هَيْتَا تَكُونُ قَالَ لَمْ أَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَتَنَسْتَبِيْعُنَّ مَعِيَ صَبْرًا ۝ قَالَا اِنَّكَ لَتَكَاذِبٌ

بت بڑی بات کی ۱۹۴۱ کیا کیا میں تجھے نہیں کہ خاک تو میرے ساتھ صبر کرے گا کہ اگر میں تجھے سے بچ سکے

عَنْ شَوْءٍ بَعْدَهَا ۝ فَلَا تَصْحَاحُفِي ۝ قَدْ بَلَغْتَ مِنَ لَدُنِّي عُذْرًا ۝

بائے شوق ہواں کیوں دلچسپ اپنے ساتھ نہ رکھا تو میری طرف سے عذر کی حد کو پہنچ چکا ۱۹۴۲

تھا جبے عام نہیں دیکھتی تھیں۔ صرف حضرت موسیٰ دیکھتے تھے ورنہ لوگ اسے کشتی توڑنے یا قتل کرنے سے روک دیتے تو یہ خبر کا شکی ہوئی مگر وہ صبر سے صبر کرتی تھیں۔ لیکن جب حضرت یونسؑ کو شکم میں ڈال دیا گیا تو وہ خود ہی سے نکلا۔ اور مرنے لگا۔ اور کہیں کہیں کہ انہیں خود بھی ہر حال میں صبر کی بات یاد رکھنی چاہی۔ اور یہ بھی کہیں کہیں کہ عذر تو اسے مراد صرف اسی قدر ہو کہ اس کے توڑنے کا حکم دیا۔ یا کہ نہ کر لائی۔ اور اتنے توڑ دی ہوئی تو لوگ تو قہری ہو جاتے۔ اور ویسا ہی غلام کے قتل کو نہ سمجھیں۔ لیکن جو مراد صرف اس کے قتل کا حکم ہوا ہے۔ سو قہر پاس قسم کے انصاف کا ہر دہنا عام کا وہ ہے۔ اور یہاں ہر حال کشتی کو کھنکھایا۔ اور اگر وہ بڑی باطل نہیں توڑا جیسا کہ آیت ۴۴۰ سے ظاہر ہو ۴

۱۹۴۳ غلام کے لئے دیکھو تو کچھ پیدا ہوئے سے لیکر چھوٹی تک غلام کا بچا ہوا اور مکمل کو بھی غلام کہہ سکتے ہیں۔ اور یہاں سے بچنے

کا باغ قرار دیا ہے بعض نے باغ در ۴

ذکیۃ۔ زکاء کے پس معنی ہیں دھوا اور ارض ذکیۃ آجی زمین کو کہتے ہیں اور آگے آتا ہے خیر یا منہ ذکوة دہا، جہاں ذکوة کے معنی صلاح ہیں اور یہی معنی حنا یا حسن لان نا ذکوة دہا (۱۱۳) میں ہیں۔ اور آیت ۱۸۱ میں ذکوة کے معنی صلہ رحمی ہیں کہتے گئے ہیں۔ چھ لفظ ذکوة فاعلون والذکو معنی ۱۱۳ میں دل، پس ذکیۃ کے معنی پڑ گئے چھا بھلا اور دھنسنے سے اس کے معنی تاشیۃ معنی تو پر کرنے والا اور مسئلہ معنی فرات پر نہا کے ہیں (۱۸۵) ۵

نکبہ یعنی کھیلے دیکر ۱۸۵۴ وغیرہ اور نکبہ بڑے سخت لڑکے کہتے ہیں جو بچا ہوا نہیں جاتا (۱۸۶) ۵  
یہ دوسرا واقعہ ہے۔ اور جو دھنسنے سے فوراً اسے چھ توڑا ہوا اس وچ پر کہ سے ذکیۃ کہا گیا ہے لیکن اگر ذکیۃ کے معنی ہے گناہ بھی سکتے ہیں تو مراد صرف اس قدر ہوگی کہ اس سے کوئی ایسا گناہ نہ کیا تھا جس کی وجہ سے اسے قتل کیا جاتا تھا۔ چنانچہ پھر نہیں دیکھی بڑھا یا ہوا کہ اس سے کسی کو قتل نہیں کیا تھا۔ اور یہ باغ بھی دھنا بھنہ ان تھا کہ نہ نہ قتل بلکہ قتل ہی مراد کی جانی ہو جسے دنیا پیدا ہوئی کسی شخص سے خواہ جی ہو یا رسول پھر اس کے قتل نہیں کیا کہ یہ بیشہ ہو کہ گناہ ہو جائے کہ اگر یہ بھی کوئی قانون تھا تو ہم دیکھتے ہیں تھا کہ گناہ نہ ہوئے دھنسنے سے اور اللہ تعالیٰ انہیں بھیجے ہیں ہی خود ارادہ یا کہ تا یا کم سے کم کسی نبی کے وقت میں ہی موعود دیا کہ ان کو لکھا کہ گناہ نہ ہو کہ اسے قتل کر دو ۵

۱۹۴۴ انچھ مرقدہ حضرت موسیٰ نے بھل جاتے کا خدا کیا تھا۔ اس دوسرے مرقدہ یہ خدا نہیں کیا جس سے معلوم ہو کہ اگر وہ نہیں کہ وہ قہری طبیعت ہے جہاں باتوں کو برداشت نہیں کر سکتی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ایک مرقدہ تھے اور یہ دیا جاتے اگر کسی

خبر کا بیان ہوا ہے

نکبہ  
خبر کا بیان ہوا ہے

خبر کا بیان ہوا ہے

فَالْتَقَا مَسْحًى إِذَا أَنْتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَظَمَّ أَهْلُهَا فَأَبَوُا أَنْ يَضَعُوا فَوْجَهُ ۖ

پھر روئے چھ یہاں تک کہ جب ایک گاؤں میں گئے اس نے کہا اس گاؤں کے لوگوں سے کہا: اے گاؤں کے لوگو! تم نے مجھے لایا ہے مگر میں نے

فِيهَا حَدَارٌ يَبْزِيكَ إِنِّي قَدْ خَافُتُ مَا تُعْمَلُ قَالَ كَوَيْتُ لَتَحْدَثَ عَلَيْهِ كِبَرُ

میں ایک دوا بانی جو کہ بڑی ہی قوی و خضر ہے، اسے کھڑا کر دیا مگر وہی کہا اگر وہ چاہتا تو اس کی مزدوری لے لیتا ۱۹۷

قَالَ هَذَا فِرَاقٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأَنْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَظِرْ عَلَيَّ ۖ

کہا یہ مجھ سے اور تجھ سے جدا ہونے کا ہے میں نے تجھ کی ضرورت میں جس پر تو صبر نہیں

صَبْرًا ۚ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ

کر سکا جو تیری وہ دو مسکینوں کی تھی جو وہاں مزدور کر رہے تھے تو میں نے کہا اے

لِجَنَّتِهَا وَكَانَ وَرَاءَ هُمَا مَرَكَبٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۖ وَأَمَّا الْعُلَمَاءُ ۖ

جو جنت میں گئے ہیں وہ ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی پکڑ لیتا تھا ۱۹۸ اور جو ان کا

فَكَانَ أَبُوهُمُ مُؤْمِنِينَ لَخَوَّفْتَنَاهُ أَنْ يَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ

تو ان کے ماں باپ مومن تھے تو ہم ڈھکے کر دے انہیں کہ ان کی کشتیوں کو پکڑ لے گا کہ وہ

بھی اس پر داشت نہ کر سکا تو سلام ہو گا کہ اس علم کا حاصل کرنا میرے لئے موزوں یا مفید نہیں ہے ۱۹۹

۱۹۹۷ یوں ہی ان پر غصہ تھا۔ جہان کے لوگوں پر جو گھسے کے قریب ہونے کو یوں ظاہر کیا گیا کہ وہ ارادہ کر رہی تھی کہ گھر سے نکل کر

یہ تیسرا واقعہ ہے جو دونوں میں پہلا جو کوئی نقصان تھا مگر یہاں فاشہ پہنچا یا گیا۔ تاہم یہاں اس لحاظ سے سوال پیدا ہوا کہ

جو لوگ اسے احسان بھی دیا ان کے ساتھ ذکر سکے ان کے ساتھ کیوں غیور خضر نے کوئی نیکی کی جانتے ۲۰۰

۲۰۰ غصہ غصہ کسی چیز کے علم کے لینے کا نام ہوتا ہے، جدا کرنا لینے کو کہو ۲۰۱

اس سے سلام ہو کہ کشتی کو رخصت کر دیا گیا تاکہ اپنے جہاں کی وجہ سے غلام کیا جائے سے بچ رہے تو یہ ایک حرکت فعل تھا

اور اس میں حضرت خضر کو داخل تھی تو جو حالات سے واقف ہوئے کشتی، وحی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ کشتی کو کچا کر

چاویں، اس کی طرف مائل نہ ہو، اور وہی کشتی کو کچا کر دیا تاکہ اپنے جہاں کی وجہ سے غلام کیا جائے سے بچ رہے تو یہ ایک حرکت فعل تھا

ہم اس میں بھی بھلا دیا کہ جب توں تک انکے پاس ہی تھیں اور انکے جہاں کے حالات سے اطلاع پانے کے ذریعہ نہ رکھتا تھا، اور شاہکی

حضرت موسیٰ کو سمجھا دیا گیا کہ ان کی نیت ہی اسوئیل تک محدود ہے، دریں انہیں وہ علم نہیں دیا گیا کہ انہوں نے کیا کیا

ہدایت ہو سکتا تھا، اور ان کو کہیم کے انشاء و نیت صاف نہیں کہ خضر کو کچھ بھلائی کی باتیں سکھائی گئی تھیں جو حضرت موسیٰ کو

نہیں سکھائی گئیں اور ادا دیش جس جو خضر کے لئے لفظ اعلم آیا تو اس سے مراد یہ نہیں کہ انہیں وہ علم حاصل تھا جو حضرت موسیٰ کو

یوں کہ وہ

غصہ

کشتی کو کچا کر

وہی کشتی کو کچا کر

یہاں سے

## فَارْتَدَّ اَنَّا نَبْذِ لَهَا نَافِثًا خَيْرًا وَّمَنَّ لَكَوْنُ وَاَقْرَبَ رَحْمًا

سو پہننے کا اگرتو کہ اب نہیں صلیبت میں اس سے بہتر اور وہ جسے قریب تر چیز، بدلیں دے ۱۹۵۱

کہ تھا وہ اس سے بدلیں کی کہ علم حاصل تھا بلکہ اور صرف اس قدر ہو کہ جو علم ضرور تھا وہ مومن کو نہ تھا اور جو مومن کو تھا وہ ضلوع تھا یہاں کہ وہ دیکھنے کے الفاظ سے بھی واضح کروا دیا تھا کہ علم حاصل تھا بلکہ اللہ لا اعلیہ

۱۹۵۱ اخذ شدنا خشية یکنے دیکھو ۱۹۵۱ اور اس کے معنی میں بھی خوف کیلئے دیکھو ۱۹۵۱ علم کا منہم پہلایا جاتا ہے وہ حضرت کا صیغہ استعمال کرتا، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو حکومت حاصل تھی کیونکہ صیغہ کا صیغہ وہاں دیکھئے مگر ایسے ہی موقر بہتال جو تارے

۱۹۵۱ رجم رجم سے مصدر جو روضۃ اور صفة بھی اس طرح مصدر میں و تو اصوابا لمرحۃ والبلدۃ ۱۹۵۱ دل اس کی توجیہ مفسرین نے قوی کی ہے کہ حضرت حضرت نے ایک مصدح کو اسلئے مار ڈالا کہ بڑا کچھ کہہ رہے تھے والدین کیلئے

بھی موجب کفر ہو چکا تھا اس کی توجیہ میں اور ۱۹۵۱ میں رکھا ہوا ہے نہ زیادہ سزا دیا ہو یہی کما جاسکتا ہے کہ حضرت ضرور اللہ تعالیٰ کیلئے یہ علم دیا گیا تھا کہ بڑا کچھ کہہ رہے تھے والدین کو بھی اپنی محبت کی وجہ سے کہ فریاد سے کہ گرس بنا رہی تھیں جب

اللہ تعالیٰ کا قانون دنیا میں نافذ ہوا کبھی شخص کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ کسی شریعت میں ایسے قتل کا جواز ہوا اور یہ کہنا کہ شریعت کی رو سے قوا تہیں جو شریعت کی رو سے جائز ہو وہ شریعت کی رنگ ہے جو حقیقت نہ پادہ سے زیادہ اس بات کو کما جاسکتا

کہ انسان کو ایک علم حاصل ہو جو دوسروں کو نہ ہو اور اس کے بغیر کسی علم پر کیا تھا کہ یہ شخص قاتل یا ڈاکو یا مفسد ہو اور یہ انہوں نے اسے قتل کیا تو شریعت کے تحت ہے بلکہ ان کا جہاد کو نہیں اگر ان کو صرف یہ علم تھا کہ یہ بڑا کچھ کہتا ہے مفسد ہے جانتا تھا تو اس کا کوئی شریعت کوئی مذہب کا قانون کوئی انسان کا قانون اسے جائز نہیں قرار دے گا اور تعجب یہ ہے کہ ان تار میں ایسی باتوں کے موجود ہونے

ہوتے جو امر اول کو ظاہر کرتی ہیں اور حضرت خضر کے اس فعل کو بہت شریعت جائز تھا جیسا کہ مفسرین نے فرمایا اور وہ م کی طرف ہی چلے گئے ہیں ۱۹۵۱ تار میں جو کہ جن فساد پر پاگرا تھا اور ایک روایت میں جو کہ ڈاکے مارا تھا اور اپنے ماں باپ کے سامنے قسم لگا دیا کرتا تھا کہ میں نے اسے باطل کوئی نہیں کیا وہ اس سے قصاص نہ لیئے دیتے تھے وہ داکہ حیات کرستے تھے (د) خود تار میں

میں دل لفظ دھت موجود ہے اور اذھت کے معنی ہیں خشیا یا قہر یا غنا، ۱۹۵۱ ایسی زبردستی یا غلبہ سے وہ حاکم کے سامنے معلوم ہوتا کہ والدین پر بھی وہ کچھ کرنا تھا۔ ۱۹۵۱ لفظ ظلیان موجود ہے جس کے معنی ہیں حد سے گزرنا یا لاف کا کرنا اور دوسرے کھلیا

نہیں کیے نہ کہنا کا لفظ انگ بدیں وہ یا گیا ہے بلکہ فساد اور قانون کی نافرمانی میں حد سے گزرنا جو اور ان معنوں میں یہ لفظ قرآن شریف میں بکثرت آیا ہے جیسے فی ظلیان ہم یجحدون والبقۃ ۱۹۵۱ جہاں پہلے ان کے فساد یا لاف کا ذکر ہے اور دوسرے کھلیا

میں وہی ہٹا کر رکھتا ہے جو پہلے خود اس کا ارتکاب کرتا تھا جس سے معلوم ہوا کہ واقعی شخص مفسد تھا قیصر عظیم الامنہ کو ذوق بھی بتانا ہو کہ اس میں صلا حیت یعنی وہ چارم اقداب صلا کے ظاہر ہو کہ اس میں رجم نہ تھا تو ان الفاظ قرآنی سے اور اسے صلا

ظاہر ہو کہ یہ جان کوئی مفسد تھا جو پہلے اپنے والدین کی فوت اور تربت کے یان کی حیات کے قانون کی گرفت سے بچا ہوا تھا اور اس کا فساد ظہر رنگ میں آتا مایاں نہ تھا اسلئے حضرت موسیٰ کو اعتراض ہوا مگر حضرت خضر کو جو علم حالات اس حقیقت کے آگے

بھی تھے اور انھوں نے اسے حکم بھی دیا گیا کہ اغیر اس کے قتل کے اس کا فساد رشح نہیں ہو سکتا۔ ۱۹۵۱ اور یہی کہن ہو کہ واقعی اس کے جسم کی شہادت ظاہر ہو رہی تھی جو حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دیدی ہو مگر لفظ قرآنی سے یہ لانا نتیجہ

نہیں لگتا ہے یہ بات کہ اس کا لینی مطلب ہوا کہ اللہ تعالیٰ والدین کو اس سے بہتر صلا حیت اللہ قریب تر رحم والا بدلوں دے تو اس سے مراد یہ محمد موسیٰ جو کہ جب وہ ایک مفسد کی حیات کو کچھ بڑھائے تو وہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں اور والد نہیں دیکھ بلکہ

خضر کے حاکم ہونے پر  
استدلال

توسم ۱۹۵۱  
خضر کے ان کو قتل کرنے  
کے لیے اس کا فساد  
اور ذہنی قتل

ذہنی

ظلیان



وَمَا الْجَدَادُ فَكَانَ لَعْنَتَيْنِ يَتِيمَتَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ لُزُومُهُمَا وَكَانَ

اور جد و جد واقعی تو وہ شہر کے دو تہیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا اور ان کا

اَبُوهُمَا صَالِحٌ فَارَادَ رَبُّكَ اَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كُذْرَهُمَا رَحْمَةً

اپنے صالح تھا سو تہیم بچے چاہا کہ وہ اپنی قوت کو تہیمیں اور اپنا خزانہ نکالیں دینا تیرا رحمت

مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِطْ عَلَيْهِ صَبْرًا

کیونکہ رحمت رہی تھی اور میں نے اپنے وقتیاں یہ نہیں کیا یہ اس کی اصل حقیقت ہے جس پر تو صبر کر کے ۱۹۵۲

یہی ان کا اصل اللہ تعالیٰ کو ایسا پسند آیا کہ اس سے بہتر دلا دلا کر دیکھ لیا اور ذوق کے معنی صرف پاکیزگی بیکرا ہے بہتر کی طرف

اشارہ ہے کہ سنا یہاں بھی حضرت خضر کو خاص حالات توی کا علم ہے حضرت موسیٰ کو نہیں ۶

۱۹۵۲ تسلیم اصل میں تسلیم ہو جائے افعال کو قطعیت کیلئے ساقط کیا گیا ہو اور یہاں بعض نے یہ کہتے ہیں کیا ہو کہ تہیم خضر

کی وجہ یہ ہو کہ اس بیان کے سبب حضرت موسیٰ کے بل پر وہ بعد در آقا و جیلہ تھا ۷

دیوار بلا اجرت بنا دینے کی وجہ یہ بتائی کہ انہوں نے خود تو جاس سے ساتھ چھا سادہ کہ میں کیا گمان کا والد نیک آدمی تھا کہ

میں کی وجہ سے ان کا بیل و گوں کے ساتھ بھی نیکی کنافہ رہی تھا اور اسی معاملہ کو وجہ صحت دیکھ لیا کہ وہ یہ بھی کہا کہ میں نے کئی

اختیار سے ایسا نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ایسا کیا ہے اور جعفر صادق نے کہا کہ یہ ساقی تو پست میں ان کا صاحب ہے

جس کا ذکر ہمالیہ کے واسطے ہے کہ اس میں پست میں (د) بیل بھی حضرت خضر کا خاص حالات توی کا علم فکر انہوں کو تہیموں

حضرت خضر کے فعل کی وجہ اس لئے ہے اور ما لعلی صحت اہری تہیموں واقعات کے حلق ہے -

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے بیان کے شروع میں میں نے کہا تھا کہ اس میں حضرت صلعم کی صداقت کی طرف خاص اشارہ

ہو اور یہ صرف یہ اقیاس نہیں بلکہ حضرت ابن عباس اور حضرت علی اور دیگر سلف کے اقوال سے بھی منطبق ہوتا ہے اور اس آیت میں جو

کثرتاً یاد اس کی ایک تہیم ہالی و دولت تو ظاہر ہے لیکن حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ سنا چاندی د تھا بلکہ صلعم

صحیفہ تھے اور یہ حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ سنا چاندی د تھا بلکہ صلعم

کی تہیم تہیم جو تہیم صلعم کے بعد آخری تہیم تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (د) اور اس صوبت میں حضرت نبی کریم صلعم

کو گمان تھا کہ اس کے اندر حضرت کے بیان کی اصل فرض بھی ہو کہ وہ رسول جو ہر قسم کے علوم کا جامع ہو گا اور جو ہر قسم کیلئے ہدایت

لائیگا اور جسے رشد کی ساری راہیں بتائی جائیں گی وہ موسیٰ نہیں ہو سکتے بلکہ محمد رسول اللہ صلعم ہیں - اور اسی وقت دیکھ

میں اسی طرف اشارہ ہو +

اب خواہ خضر کو زشتہ قرار دے سکیں واقعات کو حضرت موسیٰ کا ایک کثف مانا جائے اور وہ ۱۰ تہیمیں ایک ہی ان کو لکھا

واقعات پر ان دونوں صوفیوں میں ان باتوں کے بیان کر کے اس فرض کو واضح اور وہ رسول اللہ صلعم کو ذکر ہے اور اس کا

طرف یہ آخری آیت صاف اشارہ کرتی ہے کہ واقعہ یہ ہے کہ ایک تہیم کا ایک عالم بادشاہ اس کے ہاتھ ہے

اس میں ملک عرب کی حالت کی طرف اشارہ صلعم ہوتا ہے جو چاہے اسے آفتاب نبوت ملے ہو یا تھا اگر کسی کے ساتھ صلعم اشارہ

میں کی یہ فرض ہے کہ جس کی کشتی طوفان سے نجات دیتی ہے وہی صلعم انبیاء کا پیغام بھی نجات داتا ہے اور جب وہ ایک اور کشتی

یہ آیت درج ہے  
تہیم ہالی و گوں کے  
میں دیکھ کی تہیم ہو

یہ تہیم ہالی و گوں کے  
تہیم ہالی و گوں کے

تہیم ہالی و گوں کے  
تہیم ہالی و گوں کے

تہیم ہالی و گوں کے  
تہیم ہالی و گوں کے

وَسْأَلُونَكَ عَنِ الْقَرْيَتَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا

۱۔ مدد مجھ سے خود افریقہ کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ وہیں اس کا کچھ ذکر تم پر پڑھوں گا ۱۹۵۱ء

میں نے پیغامِ صلے مخصوص کیا، تاکہ ریگستانِ تلک ناخون دنیا کیلئے کسی کشش کا موجب نہ ہو اور وہ لوگ ایک آزاد قوم پرورش پا سکیں۔ دنیا میں خاتمِ کائنات کی حالت یہ ہو رہی ہے اور عیسائیوں کا ہکا بکا اقتراض اسلام پر بھی تھا کہ اب بھی ملک عرب میں کیوں ہو۔ اور تو قریبِ ملک میں اس سب سے بڑے اور اہم جواب دہ اور عیسائیوں کو اسلام پر بھی تعلیم سے محروم کر دیا، ایک قوم کے ہوش و بیدار آگاہوں کو قتل کر دیا، قتل و قتل کا جواب دہ یہ کہ یہ لوگ مفید تھے۔ اگر ان مفیدوں سے مزید کو ایک ڈیکارہ باقائے قریب زندہ نہ کر کے قتل اور تیسرے حادثہ کو کہ یہ بتایا ہو کہ وہ شخص جو بائیس ہجری تک لینے کے دن مات ان لوگوں کی اصلاح میں لگا رہتا ہے جو اس سے ملے ہوئے کی بدولت کرتے ہیں وہ کسی کے خون کا پیا سا آب ہو سکتا ہے وہ شخص جیسے بادشاہتِ مبنی ہو تو وہ ایک فخر کی بجائے ننگ کی ہرگز نہ ہو۔ بس کہتا رہے وہ شخص جس کا دل انسانوں کے معصائب پر نہیں ٹھہرتا جو بادشاہت کا خواہاں نہیں ہو سکتا۔ کسی انسان کی دشمنی کا دل اس کے دل میں آ سکتا ہے اور وہ تہذیبِ غلاموں میں جس کا ایک خزاں اور کچھ نیچے ہے۔ اشارہ یہود اور نصاریٰ کی طرف ہو جیسے کہ اصل حضرت ابراہیمؑ یا خود حضرت موسیٰؑ ہیں اور ان کی دیوار کے سیدھا کرنے سے مراد تو تہذیب و تمدن کا منہاج اور تہذیبِ تسلیم کر لینا ہے اور ان کی دیوار کے کندہ دی پیکچریاں ہیں جن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی تھا کہ یہ لوگ جب اپنے وطن و دھرمائی سے چوراکام لیں تو انہیں کچھ اجنبی نہ لگے اور انہیں نے انہیں اسی طرف ہدایت کی تھی۔ آثار نے اس آخری بات کی طرف ہدایت کر کے سارے عالم پر صفائی سے روشنی ڈال دی ہے۔

ماضیہ عن امہی خضر کی نیرت اوسہات پر صریح دلیل ہے۔

۱۲۴۱ھ کو اتر لائے تھے۔ قہرستان کی سائنس بھی وہ دیکھ کر ۱۲۹۰ء تک سینک کبھی کتھے ہیں نہ اتفاقاً بلکہ کی وجہ سے یہی ہستی ہے۔ وہاں ہیں اور کتھے ہیں کہ اہل کتاب کا اس میں اختلاف ہی نہیں کتھے ہیں وہ وہاں دشاہتوں کا ایک تھا یعنی بعد از نادر اس کا بعض کتھے ہیں اسکے سر میں دو سنگوں سے شاہ کی چیز تھی بعض کتھے ہیں اسکے سر کی دو دونوں طرف تانے کی تھیں۔ وہ کون تھا مفسر نہیں کتھے ہیں اسے خوشی کی کدیاں اور کتھے ہیں کہ وہ ایک جہل مصلحت تھا جسے اللہ تعالیٰ نے حکومت سے بھی وہی اور اسے علم حکومت اور سیاست کا بھی اور بعض اس کی بیعت کبھی تھی ہیں۔ مگر کتھے نہیں کسی نے نہیں کی کون تھا۔ اس حدہ کا اس بائیں سے بڑا تھا وہاں تالیاں کی روایاں دو سنگوں کے میندے کا ذکر اور اس کی تہیجی وہیں موجود وہ میندے تھے جو تے دیکھا اسکے دیکھ

ہیں سر ہادہ کا رخاس کے یا شاہ وہاں ۱۲۵۰ء تالیاں ۲۰:۵ مادہ اور رخاس کے یا شاہ ہوں میں سے دھما سے اول ۱۲۵۲ء میں ۲۸۰ قبل مسیح کا شخصہ اور محمد بن قزوين کا بیان کہ یہاں خلافت قزوين کے متعلق یہ صادق آج بھی چاہا میری مش اسکو پڑھا ہوا ہے کہ یوں میں اس کے متعلق لکھا اور کہا وہاں ایران کی شہنشاہت کی تسلیم کر لیا تھا۔ اس کی تخرات سے اس کی سلطنت کی حدود کو آریسینا اور کوہ قاف اور ہندوستان اور طائی ہائند اور وسط ایشیا کے قریب میداں میں درست کر دیا۔ اسے اسکو پڑھا میری شہنشاہت اور دھما کے نتیجے میں اسے زبردست کے کچھ مذہب کو کچھ اور معلوم ہوتا ہے مگر وہ بڑا دور تھا اس کی تخرات کا وقت انجام کو پہنچ گیا تھا اور دھما سے جڑا نیاں اختیار کیں ان سے یہ فائدہ ہوا کہ سلطنت کیلئے مضبوطی قدرتی حدود دی گئیں اور اس کی حدود پر جو حتمی قواعد تھے ان کی طرف سے ان پر گویا چاہا دھما سے رنگ اور دھمینیہ کے ہائند کی دھما اور اقام کو سونپا اور سلطنت ایران کی حدود کو کہ قاف تک وسیع کیا۔ یہی وجہ ہے اس سے اس اور دھما سے تو ملی قوموں کی جڑی طرفی تھی

ان باتوں کا جو بیان بیان ہوئی ہیں اگر ان کو یہ کہتا دیکھا جائے تو صاف ظہر آجائے گا کہ قرآن کریم کے خلافت قرین کے نام ہے جو



نہایت پرستش و تعظیم  
کند و درود و تحسین

ما تھ قتل اور نہ بھڑکتا  
رہتا ہوں کے قتل  
کا جھوٹا الزام

واقعہ کنڈن اور ناظم  
کے متعلق پیشگوئیاں

اَنَا مَكْنُكُهُ فِي الْاَرْضِ اَيْنَهُ مِنْ كُلِّ مَقَرٍّ سَبَّحًا ۝ قَابِئُ سَبَّحًا ۝ حَتَّىٰ اِذَا ۝ ۱۰۰

ہم نے اسے زمین میں قہقہہ دیتی اور ہر قسم کا سلام اسے دیا قہقہہ ۱۰۰ سورہ ایک ماچہ ۱۰۰ ہیں ایک کہ جب

بَلَّغَ مَقَرِّهَا الشَّمْسُ جَدَّهَا قَرَّبُ فِي عَيْنٍ رَحْمَةٍ وَوَجَلَّ عِنْدَ هَاقُومَةٍ

وہ دلا حرا پہنچا ہر قسم کا قرب و جفا۔ اسے ایک سیاہ کچڑا کے پانی میں ڈالتے ہوئے پانی اور اس کے پس ایک کہ کچڑا

قُلْنَا يَا الْقَارِئِينَ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيمَنْ حَسَنًا ۝ قَالَ اَنَا مَطْلَعُ فَنَوَ ۝ ۱۰۱

ہم نے کہا اسے قاریتین چاہو تو سرزد اور پھر بتو ان کے بعد قاری کا سا کردہ ۱۰۱ اس نے کہا چاہو کہ جب

نَعْنِي بِهِ تَعْرِفُوْنَالِي رَبِّهِ فَيَعْنِي بِهِ عَدَا اَبَا لُكْرًا

مزدوں میں گئے۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹا یا پہنچے تو وہ اسے بہت بڑا خطاب کیا۔

نہ لفظ قاریتین کا

صیب

کی شئی

مقرب الشمس

میں حنہ

ذوالقرنین کا سرزد

وہ خیال کی رو پائی بنا پاس کا نام تھا۔ مدرسے اول کی یاد دہانی اور اس میں بھی قرآن کریم کے کمال علم پر ولایت ہو اور اس کے  
یہاں ذکر و دعا ایک قریبی معلوم ہوئی کہ یہ بھی ایک قوم کا نبی تھا اور یوں یہود اور نصاریٰ کو یہ بتایا کہ جو کہ نبی کی قوم کے حضور میں  
دوسری قوموں کے، انبیاء کا ذکر کرے یا شہید ہو یا کچھ کچھ اور نصاریٰ کو یہ بتایا کہ ان کے رب میں سے جو ہے وہ پتھر  
تھے، نہیں بتایا جیسے کہ نبوت خدا کی اسی اہمیت نہیں ہے اس سے نبی اسرائیل سے حضور کیا ہو اور دوسرے چونکہ ذوالقرنین  
ذکر آج ماچہ کے ذکر پر ختم ہوتا ہوا اور اساتہ ہی یا چہ ماچہ کے آخری زمانہ میں خرچہ کا یہی ذکر ہو اور یا چہ عیسائی اور قوم میں  
اسلئے اس ذکر کو اس صورت کے ساتھ خاص مناسبت ہو۔

۱۰۰ اسبب ہر ذریعہ کو کہتے ہیں جس سے دوسرے کا صیغہ کی طرف پہنچا جائے دیکھو ۱۰۰ اور یہاں رافضیہ مراد ہے  
چیز کی معرفت اور اس کا ذریعہ ہے اس اور مابین جریسے علم معنی سے جس اور انکی آیت میں سبب کے معنی یا قریبہ یا سامان  
ہی ہیں اور مراد ہی سامان معرود یا اس کے معنی منزل اور طریق یعنی رستہ ہیں (۱۰۰) کیونکہ کہتے ہیں کسی جگہ تک پہنچانے کا ذریعہ ہو  
اور ہر چیز کے مراد اس کی ضرورت کی ہر شے جو معنی میں چیز کی اسے چنی سفلیت کو مضبوط کرنے کیلئے ضرورت معنی اور تک کہ کہنے والے  
۱۰۱ مقرب الشمس کے معنی تھے کہ جس معنی الارض میں حجة الغائب یعنی مغرب کی طرف الارض کا انتہائی مقام ہے  
سے مراد یہاں اسے زمین لینا ظہری ہوا اس سے مراد اس کا اپنا ملک ہو اور خاص ملک کے معنی میں یہ لفظ کثرت سے آتا ہے خدا کا کر  
میں کی کوئی جگہ جہاں الارض پر شاہ عبداللہ الصلحون (۱۰۵) اور مقرب الشمس سے مراد اس کے ملک کی مغربی حد ہو کہ  
اور وہیں تک وہ جا بھی سکتا تھا۔

میں حنہ یعنی پانی کی فراہم یا وہ جگہ جہاں پانی جمع ہوتا اور رہتا ہو (د) اور حنہ سیاہ کچڑا کہہ کر ۱۰۱ اور میں حنہ  
یا سیاہ کچڑا یا پانی پیرہ اسودہ ہیں کا نام سبب اس کے پانی کی سیاہی کے اسودہ ہیں اور اس کی سیاہی کی وجہ اس کی شئی کا سیاہ ہونا  
ہو۔ اور یہ بھی ثابت ہو کہ مدرسے اول کی حکومت مغرب میں پیرہ اسودہ کے معنی ہوئی تھی۔

سب سے پہلے قرآن کریم سے ذرا اس کے معنی معرود کا ذکر کیا جو پیرہ اسودہ پیرہا کثرت ہو گیا اس کے بعد مغرب شرق کا لفظ آیا اور اس کے  
مثال کے معرود کہ وہاں کی طرف تھا۔ قرآن کریم سے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ وہاں ہی سرخ سیاہ پانی میں غروب ہوتا تھا بلکہ





## مُؤْمِدُونَ فِي الْأَرْضِ هُمْ يَقْعِلُونَ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ مَنَازِلًا وَبَيْنَهُمْ سَلَاةٌ

اس میں ہم فساد کرنے والے ہیں تو کیا ہم تیرے لئے کھنڈھ میاں کریں تاکہ تو ہمارے اور ان کے مابین ایک روک ہو۔

یہاں تین نام یا وجہ ذکر میں آئے ہیں۔ ۱۔ دشمنوں اور توپال بھرنے والے یا ایسے صیغہ الفاظ سے گھر کران ناموں کو ایسا کہ ملک میں فساد کرنے والے ہیں اور کھنڈھ میں روٹ سے مراد روس نہیں؟ کیوں اسلئے کہ اس صورت میں پیشگوئی اپنے ہی گھر کے خلاف ثابت ہوتی ہو۔ مگر واقعات ایسے زبردست ہیں کہ ان کے سامنے یہ انکار قائم نہیں رہ سکتا یا وجہ کا کوہ قاف کے شمال میں ہونا ایک امر مسلم ہے جو اسلئے کہ وہاں ایک پٹری یا ریلوے لائنیں لگائی گئیں اور وہاں ایک گاڑی اب ایسی لگائی گئی ہے کہ اس میں ان ناموں کو تلاش کرنا جیسے کوہ قاف کے شمال میں روس بھی ہو اور ملک اور توپال بھی موجود ہیں۔ مگر خود کہ وہاں ناموں کے دور یا مسکو اور تالین، کوہ قاف کے شمال میں ملک روس میں بہت ہیں اور ان میں سے اول پر ماسکو کا قدیم شہر تو یا وجہ اور موزالڈا کے پر تو یا وجہ اور پتھری امر کوہ قاف یا وجہ جس کا یہاں ذکر ہو اس سے مراد روس ہی ہے نہ کہ وہاں ہیں یا وجہ ماسکو میں سے ایک اور جو ماسکو کی قوموں کا مسکن آ یا وجہ پرش قوموں کا مسکن جو انہیں جو اسکی تائید میں ہیں کوئی دلائل پیش نہیں کر سکتا مگر تو اوام پر دیکھو ایک حصہ پر اس حرا کے یا وجہ نام کا حلقہ آنا جو خود یا وجہ اور یا وجہ پٹری سے ثابت ہو کہ وہی ملک باقی نہیں رہتے دیکھو کہ یا وجہ سے مراد وہی، انہی قوموں کا کوئی دور یا وجہ علیہ نشان حصہ جو موزالڈا کے گڑھ تال کے سامنے یا وجہ اور یا وجہ کے جن کا عصب ہونا چاہی، صلیب بھی بہت پرانے زمانے کی بتاتی جاتی ہے یعنی اس قسم کے بت ہنری فاس کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ بتانا ہو کہ جس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں وہی درست ہو اور ممکن ہو کہ ابتدا میں ان قوموں کے باہم تعلقات بھی ہوں یا یہ ایک ہی قوم کی دو شاخیں ہوں +

خلافاً لخریج اور خراج وہ ہے جسے جو کنگ سال میں ایک دفعہ معلوم اندازہ سے اپنے مال سے نکالتے ہیں مابراج جو ملک کے مال سے لیا جاتا ہو وہ اس سالہم خراجاً لخریجاً ربہ خیراً المؤمنون ۷۰ اور خراج میں خراج کی نسبت وسعت ہو اور اس کے مقابل یعنی خراج کو بھی خراج کہا جاتا ہو مثلاً +

یا وجہ و یا وجہ کے فساد سے کیا مطلب ہو؟ بن کثیر میں جو خراج منہا یا وجہ و یا وجہ علی بلاد الترتک فیہم یثرون فیہا فساد و بطلان الحیث والفساد جس سے جس کے یا وجہ و یا وجہ ترکوں کے ملک پر حملہ ہو جو ننگے دونوں فساد پر پا کر ننگے، یعنی دونوں کے تباہ کرینگے۔ احادیث میں یا وجہ یا وجہ کے ایک خراج کا آخری زمانہ میں ذکر جو جس کی طرف آئے آیت ۹۸ و ۹۹ میں اشارہ ہو اور یہ دونوں خراج ترکوں پر حملہ سے ہی فساد معلوم ہوتے ہیں۔ خراج اول میں جو قوم جو وہی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، ترکوں کا فساد ہے جس سے وہ لوگ ان میں سے ہوں یا انہوں میں ان میں سے کچھ فساد معلوم نہیں ہوتا کہ وہاں جس کے بنائے کا یہاں ذکر ہو اسلئے کہ اس کی طرف جو قوم رہ گئی ہو ترک ہی تھے اور شمال کی طرف کی جو اقوام رہ گئیں وہ یا وجہ یا وجہ تھیں اور یا وجہ یا وجہ کا فساد ہوا اور ان بھی یہ شمالی اقوام ترکوں پر ہی حملہ آور ہیں اور آخری زمانہ میں بھی ان کے حملہ کا خاص نشانہ نہیں +

۱۔ اور یہ جیساں یا وجہ یا وجہ کے فساد کا ذکر تین جگہوں پر ہوا ہے۔ وہ قومیں جو آرمینیا اور آندہ یا وجہ کے پڑاؤوں کے وسیع ترین تھیں وہ اپنے شمالی ہمسایوں یعنی یا وجہ یا وجہ سے بہت تخفیف آسانی تھیں اور ان کے اپنے ہوتے تھے۔ چنانچہ اسلئے کہ یا وجہ یا وجہ کی طرف سے بہت تخفیف آسانی تھیں یا وجہ فساد نہ یا گیا ہو۔ مادہ ۲۷۸ سال کیلئے ماکس ہیں اور اس کے قبل کچھ کے قریب اور اسے غیر خوشی کی، اور کہ اس جنگ کی غرض مرضی تھی کہ توڑانی قوموں پر عتب کی طرف سے حملہ دیکر حکومت کی شمالی سرحد پر اس قلم کیا جائے اس سے قرآن کریم کے اس بیان کی تائید ہوتی ہو جو وہ قرآن کے سفر شمال کی طرف

یا وجہ و یا وجہ کا فساد  
شمالی ترکوں پر حملہ



۹۰ فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۚ قَالَ هَذَا رَحْمَتُ رَبِّي

سو تو وہ اس کا پیچھے نہ آئے کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ اس میں سوراخ کر سکتے تھے ۹۱ کما یہ میرے رب کی رحمت ہے۔

۹۱ فَلَا جَاءَ وَعَدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَاةً وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۚ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

پھر وہ میرے رب کا وعدہ آجائیگا تو اسے ہمارا زور نہ پہنچا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ۹۲ اور ہم انہیں

۱۰۰ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُنِي بِعِزِّي الْيَوْمَ فِي الصُّورِ يَجْعَلْنَاهُمْ كَمَا ۚ وَوَضَعْنَا حِمْلَهُمْ يَوْمَئِذٍ

میں جن ایک اور سر پر ہوں گے نہ کہ ہنس چڑھنے والے اور ہر ایک پر لگا ہوا ہے کہ اس میں ہر ایک کیلئے ٹھکانہ لگایا ۱۰۱ اور میں ہم دونوں کی

۱۰۱ لِكُلِّ فِرْعَوْنَ غُرْضًا ۚ وَالَّذِينَ كَانَتْ آيَاتُهُمْ فِي عِظَائِهِمْ نَكْرًا ۚ كَانُوا لَا يَشْعُرُونَ

ہر ایک کو گھون کے ساتھ میں لے گا وہ جن کی انھیں میرے ذکر سے پردے میں نہیں اور وہ میں ہی نہ سکتے تھے۔

تینیں ذکر کیے ہر ایک کو چارے اس زمانہ میں سرسید نے دو اور قرار دیے کہ اب اس کی جمع طور پر تین ہوں گے ہر ایک کو چارے اس بات پر ہوتا ہے کہ فی الواقع دو اور تو پتھروں کی بنی ہوئی جو جیسے قرآن کریم نے مذکور کیا ہے کہ اس میں سے دو اور کو چارے کے لئے اور انہی کیلئے دو چارے کے لئے منگوائے گئے تھے اس لئے کہ وہ اس کے استعمال کا ذکر اس وقت آیا جب دیوار بن گئی پھاڑی کا دوڑ دوڑ جانوں میں برابر ہر ایک کو چارے کو گرم کیا گیا اور اس پر چھلکا ہوتا بنا ڈالا گیا تاکہ اس کی مزید غضب دہی کا موجب ہو چھلکا ہوا تاکہ دیوار پر نہیں ڈالا گیا بلکہ وہ کے تختوں پر چھلکا چھلکا بنے +

۹۶۵ یعنی یہ دو اور ان شان کی قوموں کیلئے روک ہو گئی۔ ذرا اگلے اور چڑھ سکتے تھے نہ نقب دے سکتے تھے اس لئے کہ جا بجا اس میں پیچھے تھے جن میں بیچ رہتی تھی +

۹۶۵ ذکا۔ ذکا۔ پہلا پھر ایک ہی چیز کے گرانے کو کہتے ہیں دل، فلان جی وہ پہلے جملہ ذکا (الاعراف ۱۳۳) و حلت الارض والجبال ذکا کتا کتا حادقا دلفاقا۔ ۱۳۴) ایک قول یہ بھی ہو کہ ذکا سے مراد زلزلہ ہوں، اور ذکا دوشی کے پیشہ کو کہتے ہیں جو بہت بڑا نہ ہوں، اوشکا ذکا۔ جو زمین پر دفن، اور یہاں جملہ ذکا، میں مراد اعضا ذکا دی ہو +

مطلب یہ کہ یہ دو اور آواز تیار ہو جائے گی اور پھر باجے باجے کا خرچ ہو گا کہ یہ ضروری نہیں کہ وہ خرچ اسی چیز کی جگہ سے ہو نہ یہ ضروری ہو کہ وہی قوم کے بلکہ اسی قوم کی لاش یا اسی قسم کی اور قومیں مراد ہو سکتی ہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ فقہائے ہند نے کہا کہ یہ مسلم سے فرمایا کہ آپ کی پشت کے دقت اس دو اور میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر لیا گیا ہے تو اس کا مطلب بھی یہی ہو کہ ان قوموں کے خرچ، اور دنیا پر غالب آئے کا وقت قریب آگیا ہو +

۹۶۶ یوح۔ موحہ سمندر کی لہر کہتے ہیں فی موحہ کا لفظی رھنڈا۔ ۱۳۶) اور موحہ موحہ کے معنی ہیں اس میں لہر کھڑی ہوتی ہے +

یہ اسی اقوام کی حالت ہو چکے خرچ کی طرف ایت قابل میں اشارہ ہو خود قرآن کریم میں دوسری جگہ صاف الفاظ میں یہ صفا اذغت یا بوج و ما بوج و رحم میں کل حادب یسئلون ذالابلیا۔ ۱۳۷) یہی جیست یا بوج کا خرچ ہو گا تو وہ ہر ایک ہندی سے نکل چکے جس سے مراد یہ ہو کہ کل دنیا پر غالب ہو جائیگے چنانچہ حدیث مسلم میں جہاں خرچ یا بوج و بوج کا ذکر ہوا صاف الفاظوں میں لایا ان لاحد جنت الہم ان کے ساتھ جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہ ہو گی قرآن

موج

باجے کا آگے خرچ اور ان کا نام



سیدنا قادیانی  
حالت

أَحْسَبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ يَتَّخِذُ دُعَائِهِمْ دُفْعًا أُولَئِكَ أَتَاهَا قَاتِلُهَا

تو کیا جو کافروں نے سمجھے ہیں کہ میرے دُعائے میں میرے بندوں کو کھرسار بنا سکیں گے ہم نے مدد کو

جَعَلَهُمُ الْكَافِرِينَ تَرَاوًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝

کافروں کے لئے ہماری دیکھو اتار کیا چھٹا کہ کیا ہم تمہیں عملوں میں بہت برے رکھ گئے ہیں رہنے والوں کا غور

الَّذِينَ ضَلَّ سَبِيلَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝

وہ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں بے سود ہو گئی وہ کہتے ہیں کہ وہ صحت کے اچھے کاموں میں ہیں

وہابیوں کی یہ تفسیق شہادت ایک ذرہ بھی شبہ باقی نہیں چھوڑتی کہ پانچ و چار کونسی قومیں ہیں اور کہ ان کا خرچہ ہو گیا ہو وہ یہی پرچہ ہیں تمام میں مسلمان ہیں یا غیرت جنوں نے دنیا پر ایسا غلبہ حاصل کیا ہو کہ کوئی باندھی ان کے تصرف کے نہیں رہ گئی اور دنیا کی تاریخ میں ایک شیعہ نظر ہو اور اس آیت میں ان کی اپنی حالت کا ذکر ہو کہ ہم انہیں ایسی حالت میں پہنچے دینگے جب وہ ایک دو سیکڑے پر ہیں راستے پر گئے یعنی ساری دنیا پر غالب اگرچہ آپس میں لگ جائینگے خواہ وہ جنگ کے ذریعہ ہو جیسا کہ گزشتہ جنگ سے پتہ چلے ہوا یا اور کسی ذریعہ سے اور فتنہ پیچ میں ان کے اضطراب اور جرات کا ذکر ہو کہ پانچ و چار دوسری دنیا کو مسخر کر لینے کے انہیں کوئی اطمینان قلب میں نہیں ہوگا یہ قیامت پر حال شروع تو چھ چار ہو آئندہ کس کس جنگ میں اس کا ظہور ہوگا یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہو اور ایسا ہی عمل بنائے جان کا نتیجہ ہونا صرف قیامت کبریٰ تک محدود نہیں بلکہ یہاں انکی قوی قیامت کا ذکر صراحتاً ہوا اور حکم الہی کے خلاف اور ان کے پیچھے دوسرے میں اشارہ شاید دین حق پرستی اسلام پر چھ چار ہو جائے یعنی اکثر خدا کا اسلام قبول کر لینگے اور اسی کے بالمقابل انکی آیت میں کافروں کا ذکر ہو سکتا ہو اور لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ صاف بتاتا ہو کہ آخر اسلام کو کتنے لوگ قبول کرینگے +

۱۱۹۸ اہل ابداء سے مراد یہ اور لاکھ لگے گئے ہیں، مگر یہ لاکھ انکی آیات کا ہر کوئی یہاں بالخصوص حضرت عیسیٰ ہی مراد ہیں اور یہ کا فر عیسائی ہیں۔

سورت کا خاتمہ عیسائی اقوام کی آخری حالت پر کیا ہوا یہاں بتایا ہو کہ مسیح کی عبادت کرنے والے یہ خیال ذکر مسیح کی عبادت انہیں حق کے خلاف کی گئی تھی اس لیے مسیح کی عبادت کر کے وہ فلاح پانچینگے۔ نزلی علی چلے ہوئی ہو جو کچھ کہنے کی تیار کی جاتی ہو اسلئے ہمارے ہر عقیدے میں اشارہ اس دنیا کی سزا کی طرف بھی ہو کہ یہ نکر انسان کی ہوس بالآخر اس دنیا کو بھی اس کیلئے دوزخ بنا دیتی ہو +

۱۱۹۹ اضم ضنفاً فاعلم انکے من کہتے ہیں و یصنم الفلک (ھو۔ ۳) و اضم الفلک (ھو۔ ۴) و علینہ صنعة لبوس (نکر العنایا۔ ۸۰) دل، اور صنم کے معنی ابداع الفلک ہیں یعنی ایک کام کا جید بنانا تبدیل عام اور حیوانات وغیرہ کی طرف منسوب ہونا ہو گا جو کچھ یہ نہیں (غ) صنم اللہ الذی اتق کل شیء (الف۔ ۸۰) +

ابن عباس صاحب اپنی وقاص اور باہر سے مروی ہو کہ کہیں لوگوں کا یہاں ذکر ہو وہ یہود و نصاریٰ ہیں (د) اور حق یہ کہ جس قدر یہ افلاک انسانی قوسوں کی حالت پر صادق آتے ہیں ایسا کسی قوم پر صادق نہیں آئے یہی افلاک ہیں کی ساری کوشش دنیا کی زندگی کیلئے ہو یا ناسک لائے پادشوں کے نظریہ دینیری طریقہ مسمی قوموں پر غالب آگیا ہو

صنعة صنم

یسائی قوم کی

۱۰۵ اُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبَّطُوا أَعْمَالَهُمْ فَلَا يُقِيمُونَ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی آیات کا انکار کیا سو ان کے عمل کام نہ آئے اس لئے جہنمات کہیں

۱۰۶ يَوْمَ الْعِقَمَةِ وَذُنَا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ وَأَنتُمْ وَآلِئِيقٍ وَ

تجہ کے علقہ نام نہیں رکھے ۱۹۶۹ یہ ان کی سزا ہے یعنی ضائع اسلئے کہ انہیں کفر کیا اور میری باتوں اور

۱۰۷ رُسُلِي هُزُوا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ

میرے رسولوں کو ہنسی پانا جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کے لئے فردوس کے

۱۰۸ الْفُؤَادُوسِ تَزْلَاجًا ۝ خُلِيْدِينَ فِيهَا لَا يَبْغَوْنَ عَنْهَا حَوْلًا ۝ قُلْ لَّوْكَانَ الْبَحْرُ

باغ صاف ہوتا تو اس میں بھی نہ دھن سے جگہ دین نہیں چاہیں گے کہو اگر سمندر میرے رب

وَلَا دَالِ الْيَمِينِ لَيَنْفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفِدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِكُلِّ

کے کلمات کے لئے سیاہی دے دے تو سمندر پہ پہنچتا قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں کہ ہر ایک اور اس کی ادھک نہیں

بجائے اکثریت کہا جاسکتا ہو کہ چرپ و امریکہ کی حضار غری اقوام دنیا میں جلی منہک ہیں شب و روز یہی فکر ہو کہ دنیا میں

کس طرح ترقی کریں مال و دولت کن کن ذرائع سے آسکتا ہو ضل معیہ فی الحیوة الدنیا اور اس کا کشش کار با و

ہوتا، مسئلہ کہا کہ ان چیزوں کا خلاق انسانی ہے کچھ تعلق نہیں اور جو چیز باقی رہتی ہو وہ اخلاق سے ہی خلق رکھتی ہو کسائش

جسمانی کی کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ اور محکم کے نقطہ میں اگر ایک طرف ان کے لڑنے کی کارگیری کے کاموں کی طرف اشارہ کیا

جس میں پادشاهوں کو دنیا پر سبقت دے گئی ہیں تو دوسری طرف یہ بھی بتایا ہو کہ یہ ان کا گناہ باطل ہو کہ یہ کوئی نیکو ہے جید

اور غلط دوسرے کام ہیں ۱۰۹

۱۱۰ فَجَاءَتْهُمْ سَحَابٌ مِّنْ ذُرِّهِمْ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۱ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۲ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۳ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۴ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۵ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۶ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۷ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۸ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۱۹ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

۱۲۰ فَاصْبِرُوا ۚ إِنَّهُم مُّخْصَرُونَ ۚ

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَا إِلَهُكُمْ إِلَهًا وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ ۚ

کہ میں صرف تمہاری طرح بشر ہوں میری طرف وہ وحی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس کوئی اور معبود نہیں

لِقَادَرِ رَبِّهِمْ فَاَعْبُدُوهُ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ أَحَدًا ۝

کی امید رکھتا ہے تو چاہئے کہ وہ اپنے مال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ۱۹۵۲

مطلوبات ہیں مگر معلومات کیلئے ہونا ضروری نہیں اور کلیۃ کے معنی کلام یا بات ہیں دیگر شش دوسری طرف قرآن کریم میں جو انما اصحاب کا اذاداد شیعنا ان یقول لہ کن فیکون جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر خلق کے لئے کلمہ ہے پیدا ہوتی ہے اور حضرت یوحنا کو کلمہ کہا تو اس سے بھی اصل مراد یہی ہو کہ وہ اس کی خلق ہو نہ خدا یا خالق اور عیسائیوں نے چونکہ یوحنا کے کلمہ ہونے پر بڑی شکوہ کھائی ہے اور وہ کلمہ کا مترادف ہی قرار دیتے ہیں اور کلام خدا تھا (یوحنا ۱۱) تو اس کے ساتھ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ ساری مخلوق ہی اس کے کلمے ہیں ایک صبح ہی کلمہ نہیں اور وہ مخلوق اتنی بڑی ہے کہ یہ اس زمین کا جو سمندر ہے اگر وہ سیاہی بن جائے تو خدا کی مخلوق لکھ کر ختم نہیں ہوتی پس ان الفاظ میں بھی عیسائی مذہب کی غلطی کو ہی واضح کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انجیلی آیت میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی بشریت کا ذکر کیا ہے

۱۹۵۲ اسورت کا خاتمہ ایک ایسی آیت پر کیا ہے جو نہ صرف عیسائی مذہب کی بنیاد پر کوڑا دیتی ہے بلکہ انسان کے سامنے تقیبات کا ایک نہایت کھلا میدان دکھائے اس آیت سے اعلیٰ منازل روحانی پر پہنچنے کی خوشخبری سنائی اور ان منازل کو حاصل کرنے کیلئے اس کی ہمت بندھاتی ہے۔ میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں پس تم میری پیروی نہ کر سکتے ہو لیکن جو تمہارے عقائد میں تمہارا بشر تھا اس کی پیروی تم کیے نہ کر سکتے ہو اس کا آئنا ذرا تمہارے لئے برابر ہے کیونکہ انسان انسان کے قدم بقدم تو چل سکتا مگر خدا کے قدم بقدم نہیں چل سکتا۔ دوسری طرف نبی، مشعلہ کہ وہیں یہ خوشخبری سنائی کہ وہ مقامات عالیہ جن پر ہر دو آدمی ملے پہنچے انہی کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق تم بھی حاصل کر سکتے ہو اس لئے کہ جیسے وہ بشر تھے تم بھی بشر ہو اور بشر بشر کے نقش قدم چل سکتا ہو ان ہر شخص اپنی استعداد اور اپنے مقامات کے مطابق ان مقامات عالیہ پر پہنچ سکتا ہے لیکن جو کچھ مہریت سے ملتا ہے جیسے نبوت اس میں انہی کی کوشش کا کوئی دخل نہیں ہے

انہیں مشعلہ میں یہ آیت کی ترجمہ پڑھنا کیلئے ضروری





• وَلَئِنْ بَيَّضْتُ السَّوَالِي مِنْ دَرَاوِي وَكَانَتْ أَمْرَاتِي عَاقِرَاتٍ فَهَبْ لِي مِنْ

اور میں اپنے ہمائی جس سے اپنے ایک نہاڑوں اور میری بیوی باغیچہ سے اپنی جناب سے

لَكَ وَلِيًّا ۖ يَرِيضُ وَيَرْضُ مِنْ اِلٰى يَعْقُوبَ ۚ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝۶۰

مجھے کئی بار مل چکا ہے۔ ہوسٹل میں آ کر دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور اسے میری طرف سے (اپنی) دعا کا صلہ پتا چلائے گا۔ اے نبیؐ

إِنَّا نَبْشُرُكَ بِعِلْمٍ إِسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝

ہم نے ایک لڑکے کی خوشنویسینے اس کا ہاتھ پکڑا۔ ہم نے اس کا کوئی نظیر پالے نہیں بنایا۔<sup>۱۹</sup>

یہ دینی کو بچنے سے دعا کر کے ہیں بھلائی سے محروم نہیں رہا یہ شاید اس لئے کہ ان کے زمانہ میں لوگ ظاہر و سہ ماہی میں ہی کمر بستہ تھے۔ پھر اس سے دو صدی پہلے ہوتے تھے۔ تو بتایا کہ خطاطی کی دعا کو فلاح میں تئیں کرنا۔ اور دوسری صورت میں یہ مطلب، جو کہ تیری حالت کو قبول کر کے میں کسی بھلائی سے محروم نہیں رہا مطلب و وزن صورتوں میں ایک جو جیسی خدا کا ہو کر نشان نقصان نہیں اٹھانا تو گناہ ظہر پر بھی مکنی مکتے گئے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی سب دعائیں قبول ہوتی ہیں جس میں میرے نزدیک سب بات کو پیش کرنے کا یہ وقت نہیں یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ میری پہلی دعائیں قبول ہوتی ہیں تو یہی قبول فرما بلکہ اس وقت کی حالت عامہ کا نقشہ کھینچا ہو کہ یہ لوگ تیرے ہندے نہیں جتنے بچتے تھے۔ اخلاص سے دعائیں کرتے تیری طاقت نہیں کھوتے۔ اس لئے بھلائیوں سے محروم ہیں میں نے تیری جدت و اطاعت کی ادوسرے کچھ پایا۔ اور بھلائے گا کہ اس خطے کی ارب انہیں نکر اور ان کو ان کی صورت کا وقت قریب رہے بعد میں اس قوم کی حالت کیسی ہوگی جیسے اگلی آیت میں صاف ذکر کیا جو دانی خفت الہامی میں دانی یعنی جبکہ صافی بلند نظر ہے جس میں ہر شے کو مدد دانی کسی مکتی ہیں میں دوتا ہوں کہ نہ شر لوگوں کی قوم کو گناہ کا نہ نقصان

۱۹۶۹ء رضی۔ کہ معنی دو نر طرح ہو سکتے ہیں۔ مرضی یعنی وہ جس سے خدا مرضی ہو۔ یا راضی جو خدا سے راضی ہو راضیہ مرضیہ (الفجر ۲۸) رضا لکھنے کو ۳۸۹ +

[illegible]

۱۹۷۷ء میں کیلئے ویکٹر ۱۹۷۵ء میں اس نام پر نیڈرلینڈز کے معنی میں ۱۰۰ روپیہ کی شجرہ یا تھیر کا یاد اور عطا وغیرہ سے مروی ہیں (۱) سنی









۱۸ فَلَمَّا تَرَىٰ مِنْ دُونِهِمْ جَبَابًا ۖ فَلَا تُكَلِّمَهُم بِاِٰلِهٰهُمْ اَرْحَمَ اَلَّذِيْنَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ

پس ابھی اس سے پردہ کر لیا سو ہم نے انہی کو جس کی طرف سے ہمارے ایک صحیح سالم نشان کی شکل نظر آئی ۱۸۰۰

۱۹ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۱۹۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

۲۰ عَلِمَاۤ اَنْزَلْنٰہُ ۝ قَالَتْ اِنِّیْ یٰکُوْنُ لِيْ غَلَمٌ وَّلَمْ تُنْمَسِیْنِیْ بِشَرِّ وَلَدٍ اَنْ یُّبْعَا ۝

ایک پاکیزہ لڑکا بخیر ۲۰۰۰ کہا میرے لڑکا کس طرح ہوا کہ مجھ کو اس سے دشمنی لگے کہ چڑھیں اور میں بہ کراہوں ۲۰۰۰

۲۱ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۲۱۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

۲۲ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۲۲۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

۲۳ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۲۳۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

۲۴ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۲۴۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

۲۵ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۲۵۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

۲۶ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيْتَا ۝ قَالِیْ نَمَّا اَنَا رَسُوْلٌ لِّیْكَ لَکٰهَبٌ لِّیْکَ

میں تجھ سے بڑھ کر پناہ مانگتا ہوں اگر تو متق ہو ۲۶۰۰ اس نے کہا میں صرف مختصر کا بھیجا ہوا ہوں اور دعا ہے کہ

الربیع

تَمَثَّل

حضرت پرہیزگار

حضرت پرہیزگار

حضرت پرہیزگار

حضرت پرہیزگار

حضرت پرہیزگار

حضرت پرہیزگار

قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىٰ هَيْئَةٍ ۚ وَلَبَّحْلَهُ آيَةُ النَّاسِ رَعَمَهُ ۝

ایک ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ کتا ہر چہ پڑا۔ آپ کی گھنٹی ہر جگہ جی گھنٹے سمیٹنے جیوں کی فرشتہ خدا کی طرف سے گھیل کے ایک شہسویں

وَمَكَدَ ۚ وَكَانَ آتَمَ مَقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَدَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝

پانیں اور چہ اہم فیصلہ شدہ ہو ۱۹۸۸ ہجری میں اس کے ساتھ ایک ہر کردہ جگہ جی گھنٹی ۱۹۸۹

مصر میں کی گئی

ابتدا تکمیل سے یہ معلوم ہوا کہ اس وقت آپ کی گھنٹی ہر جگہ جی گھنٹے سمیٹنے جیوں کی فرشتہ خدا کی طرف سے گھیل کے ایک شہسویں جس کا نام ناصہ تھا ایک کنواری کے پاس بیٹھا جس کی گھنٹی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد پرست نام سے ہوتی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا دو قاتل ۲۶ و ۲۷ حضرت مریم کا یہ کتا کونہ ایسی بشر سے نہیں چڑھا خود ہی ظاہر کرتا ہو کہ خلق کا معاملہ

ہو چکا تھا تو جب بیٹے کی خوشخبری ملتی ہی تو وہ متعجب ہو کر کہتی ہیں کہ ابھی تو خلق نہیں ۱۱ اور بشر کونہ چڑھا نہیں اور یہی نہیں

کہ خلق کے بغیر میرا تعلق کسی مرد سے ہو گیا ہو کیونکہ میں بدکار موت نہیں۔ حوصلہ میں میں ظاہر ہی ہو چکا کہ داؤد ہذا کی گھنٹی

۱۹۸۸ آیت الناس۔ آیت کے گھنٹے دیکھو مثلاً ہر چیز جو ایک دلیل یا نشان کے ہر آیت کلامی ہو جیوں کی طرف سے گھیل کے ایک شہسویں

دوسرا آیت ۱۲۔ آیت کے گھنٹے دیکھو مثلاً ہر چیز جو ایک دلیل یا نشان کے ہر آیت کلامی ہو جیوں کی طرف سے گھیل کے ایک شہسویں

کی چوکت بھی ایک آیت ہو پرست اور اس کے بھائیوں کا معاملہ بھی ایک آیت ہو لہذا کان فی یوسف و آخرتہ آیات الناس

دوسری آیت ۱۳۔ بلکہ آیت ۱۴ میں آیت کے گھنٹے دیکھو مثلاً ہر چیز جو ایک دلیل یا نشان کے ہر آیت کلامی ہو جیوں کی طرف سے گھیل کے ایک شہسویں

تعالیٰ کی ہر شے غرق ہو نشان ہو و آیت من آیات فی السموات والارض و جو سلف ۱۱۰۰۔ حضرت یحییٰ کس میں آیت کے

میں آپ کو آیت الناس کہا ہوا کہ صرف اچھا نئی دولت میں نشان مراد ہو تو صرف مومنوں کیلئے نشان ہوئے نہ عام ہو

وگوں کیلئے ہو سکتا ہو کہ آیت میں یہاں ان کی رسالت کی طرف اشارہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نبی ہلکا اس کے صلہ میں

بھی اس کے جوہر ایک آیت بن جاتے ہیں۔ یا خصوصیت سے مراد یہ کہ ان کے بعد نبوت نبی مرسل سے قطع ہو گئی گھنٹے

مسیح کی وجہ سے مناسبت تائید ہوتی ہو

۱۹۸۹ اس آیت میں مریم صدیقہ کے معنی کو حل میں لینے کا ذکر کیا۔ اس ذکر کی ضرورت سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تا یہی وقت

کے عقیدہ الہییت مسیح کے خلاف دلیل ہو اور ایسی ہی دلیل کے طور پر دینی کریم صلوات اللہ علیہ کے ساتھ سے استعمال کیا گیا

وہ چیز جو موت میں جیوں کو وہ خدا نہیں ہو سکتا اور شاید اس کے بھی حل کا ذکر ہو کہ تا معلوم ہو کہ جس طرح ہر جگہوں کا حل

ہو تاہی اس طرح حضرت مریم کو بھی ہوا اور نبی کریم صلوات اللہ علیہ کے مقابل پر ایسا ہی فرمایا اللہ المستم تقرر ان میں حل

لہذا احوال ملائکہ نہیں ہوتے کیونکہ اس کے حل میں یا ہر طرح کوئی حل نہیں ہے بلکہ احوال اللہ کے لفظ میں نہ کہ یہ حل

اسی طریق پر ہو جس طرح حقوں کو ہر ایک اور یہ بھی ظاہر ہو کہ اسے مریم کے کشف اور فرشتہ کے کلام سے باطل الگ کر کے

بیان کیا ہوا۔ اور یہ اس سے بھی ظاہر ہو کہ خود مفسرین نے ایسا قول نقل کئے ہیں جیسے وہب کا قول ان میں مریم لما حملت کا

معاہدہ میں مریم صلوات اللہ علیہ میں جب مریم کو حل ہو تو ان کے ساتھ اس کے چھٹا بیٹا یوسف بنیامین اور یہ یوسف بنیامین

ہو ہیں جو بعد سے اہل بیت و تابع حضرت مریم کے شہر ہوئے اور بلکہ اس قدر مریم کا تعلق زوجیت یعنی یہاں بی بی کا تعلق خود

خود عیسائیوں کو مسلمہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بناتے ہیں مگر مسلمان بعض یہاں تک گئے ہیں کہ کہتے ہیں حضرت مریم جیوں

بھی نہیں آتا تھا۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ مریم کا حل صرف ایک گھڑی کیلئے تھا یعنی فوراً حل ہو اور آپ جان

حضرت مریم کا جلد  
ہر جگہ جیوں کی گھنٹی  
کے ساتھ سے استعمال کیا گیا



مَكَانَهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتِكَ مَوْتًا ۝ وَفَرَّقَ إِلَهُهُ عَنِ النَّفْسِ ۲۲

وہ اپنے پیچھے سے ایک خانہ لے کر فرشتہ دیکھنے نیچے ایک چنبد دبا، رکھا ہوا ۱۹۵۱ء اور کھول کر شاخ کو اپنی طرف ۴

نُصِطَ عَلَيْكَ لَطْمًا جَيِّدًا ۝ كُلُّيْلًا شَرِينًا ۝ وَفَرَّقَ عَيْنَاهُ وَأَمَّا تَوَكَّنَ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا ۳۲

تہنہ اچھا لگے گا، ہر چہ میں کی ۱۹۵۲ء سرکھا اور پل اٹھا کر راحت پہنچا پھر اگر تو کسی انسان کو دیکھ

فَقَطُّ إِلَيَّ نَزْدَتْ لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أَكَلِمَهُ الْيَوْمَ إِنْ شِئْنَا ۝

وہ کہنا میں نے رحمان کیلئے دانے (چراغ) روزہ واجب کیا ہے اسلئے آج میں کہہ انسان کو کلام نہیں کروں گی ۱۹۵۳

پہچا ہوا اور جسے خدا کی ماں کہا جاتا ہو اس سے کس نصیبت کی حالت میں اسے چنا ۴

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

سرق

نازما کا خانہ میں نہیں تھایا کسی ہرگز خدا کا فوشتہ ہوا وہ یہ لہجہ آواز ہو۔ مگر بعض مفسرین کو حضرت عیسیٰ کو جلد ہلانے کا شوق یہاں سب ہو کر گتے میں کو یہ آواز حضرت عیسیٰ نے پیدا ہونے ہی وہی تھی حضرت عیسیٰ کے شعلہ جہر پرستی کسی نام نہیں لوگوں کے رگ و دیش میں سرایت کر گئی تھی ۴

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

حق - اعتقاد

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

رطب

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

جنتی جنتی

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

مکرت عینہ

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

مرتبہ کے لئے کام  
درکنہ کی دوس

۱۹۵۱ء صی - مکتبی رات کو چلا اور یہ ستراق سے ہی چراغ زمین کو گتے میں اور مکتبی تہریروں چلتی ہے دھبہ

## ۴۰ قَاتِلَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْتَهُ ۖ قَالَ أَوْ لَيْتَنِي مَ لَكُنْ جَنَّتْ شَيْئًا فَرِيًّا ۝

پھر وہ اس کے چہرے پر اپنی توبہ کے پاس آئی۔ انوں نے کہا اسے مریم

کون جانتا تھا کہ یہ مریم کوں ہوا اور اس سے بچوں، بچکے بنا ہو تو ان کے کمر کے چکرت افلاطون پر عورتیں کیا میں البتہ احسانا  
بتا ہوا کسی انسان سے بھی کلام نہیں کرنا یہاں تک کہ وہ سب سے بھی نہیں کیونکہ وہ بھی بشر میں داخل ہے یہ خاموشی کا روزہ صرف ذکر  
الہی کہنے تھا، اور یہودی یہاں کہتے تھے کہ ذکر الہی کہنے خاموشی کا روزہ رکھتے تھے، اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی اور نبی کریم صلی  
نے اسے منع کر دیا، اور حضرت ابو بکر ایک صورت پر داخل ہوئے جس نے نذرانی تھی کہ کلام نہ کرے گی تو اپنے فریاد کا، اسلام نے  
اسے منع کر دیا، اور اس قصہ سے اس قدر سبق چرستان کو اب بھی ملتا ہو کہ اشد تعالیٰ کی نعمتوں پر کس طرح شکر ادا کرے۔  
۱۹۹۹ء قبلہ سے مراد گو دین آغا نامی نہیں بلکہ سوامی دینا بھی ہے دیکھو ۱۳۵۵ یا سوامی کرنا ۵

صل

نما

خاموشی کا روزہ صرف  
اس سے منع کر دیا

حضرت عیسیٰ کے زمانہ  
ہجرت کے حالات

ذاتی۔ قہری کہ نبی صلی علیہ وسلم کیا ۱۳۵۵ء، یہ قہری کہ نبی صلی علیہ وسلم اور بنیادی ہیں (۵)  
مفسرین کا خیال تو یہ ہے کہ حضرت مریم عالم پر جانے پر اپنے رشتہ داروں سے بھاگ گئی تھیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں  
کہ کچھ عہد ہی پر اسے گود میں لے توہم کے پاس پہنچا، یہ وہیں ایک دوسرے کے خلاف ہیں اگر وہ اس خزانے کے بھاگتیں  
کو گھر پر لازم لگا بیٹھنے کو تھیر کر کوٹھارے پر سے آئے کے کیا معنی، اور اگر یہ کہا جائے کہ پھر انہیں یقین ہو گیا کہ یہ بچہ خواہ لا  
کا جواب دے لیگا یہ تو اس تفسیر کے مطابق چھلے سے علم کا دیکھنا الناس فی المہل، اسلئے یہ قصہ بنا ہوا ہے کہ شیطان نے یہودیوں  
کو فریاد ہی تھی کہ مریم کے دل لڑا کا ہوا ہوا اسلئے انہوں نے اسے بلایا، اصل بات یہ ہو کہ یہ واقعہ اصل الگ ہے اور حضرت عیسیٰ  
کی ولادت کے ساتھ اس ذکر کو چھوڑ دیا ہو یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت کا زمانہ آج کا ہوا ہے، اصل اس کے مطابق ہر چہ  
مذہب میں حضرت عیسیٰ کے ذکر میں طرزا اختیار فرمائی تھی یعنی بشارت دیکر اور اس پر پیسے کا ارشاد دیکر فوراً فرمایا یا عیسیٰ خذ الکتاب  
بہو قہر، حالانکہ عیسیٰ کے پیدا ہونے کا بھی ذکر نہیں کیا تھا یہاں ولادت کے ذکر کے بعد حضرت مریم کو ذکر الکیس کا ارشاد دیکر حضرت  
حضرت عیسیٰ کے زمانہ نبوت کا ذکر کیا ہو، اور کچھ آیت کا تعلق اس مضمون سے کوئی نہیں، اور اس قطعی دلیل ہے کہ اس وقت  
پر جو کچھ حضرت مریم کو کیا گیا اور اس کا جواب حضرت عیسیٰ نے دیا وہ یقیناً اور قطعاً زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت  
عیسیٰ کہتے ہیں جعلنی نبیا۔ اشد تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اتافی الکتاب مجھے کتاب دی ہو اور یہ کہ کتاب  
کا احوال دہرے قلم پر لکھی ہو جسے ماضی کے مفسرین بیان کی گئی ہیں اور اور استقبال ہو تو اذنی بالصلوۃ والصلوۃ ما  
دمت حیاً کس طرح معنی کے جائز ہے، اور وہ مجھے ناز اور کواۃ کا حکم دے گا جب تک میں زندہ رہوں گا واجب کلام کرے  
چوں ہوتو ما دمیت جیساں داخل دے۔ اور اور جعلنی کے معنی کس طرح کرے یہ سب ماضی کے صیغے ہیں یا تو ان کے معنی  
مستقبل کے رہے، اور وہ جو نہیں کہتے کیونکہ پھر لازم آتا ہو کہ کلام کرے کیونکہ حضرت عیسیٰ زندہ رہیں اور یہ بھی ثابت  
ہو سکتا کہ بعض متنبیل کے صیغے لے کر جابش اور بعض ماضی کے کیونکہ اس صورت میں ایک دن یا پچیس دن کے بچے کو ناز اور کواۃ  
کا حکم دینا بے معنی ہو چکا ہے حضرت عیسیٰ ایک ماہ کی عمر میں ماشاۃ ناز اور تعجب خواں بھی تھے اور کس حال کے مالک بھی تھے؟  
اور یا کتابتہ کا کس کلام کے کہتے وقت حضرت عیسیٰ بن چکے تھے، لیکن ان پر نازل ہو رہی تھی ناز اور کواۃ کا حکم  
لی چکا تھا اور ان پر یہ ازہم ہے کہ یہ خدا فی کا دعویٰ کرتا ہو گا جواب انی عبد اللہ میں ہو دے کہ اس سے بھی اچھا لوگ  
منیں کرتا اور یہ واقعہ انجیل میں بھی موجود ہے کہ جواب براہی اللہ فی میں ہو دے کہ یہ ایک سرکش آدمی ہو جو علماء اور  
گروہ فقیہوں کو براکتا رہیں کا جواب لیجعلنی جباراً اشد تعالیٰ میں ہو۔ اور اس کے سواے چارہ نہیں ہیں بات یہ تو تھا تھلا

يَأْتِيَتْهُمُ مِنْ مَّوَدَّعٍ مَعْلُومٍ ۚ وَمَا كَانَتْ أُمَّةٌ نَبِيًّا ۖ وَلَقَدْ كُنَّا

اسے لندن کی بس تیرا باپ مجھ آدمی نہیں تھا اور شہتیری ماں بدکار مٹی ۱۹۹۵ء کو خنک ہو گئی

إِلَيْهِمْ أَفَلَا تَوَكَّلُكَ يُكَلِّمُنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝

طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم کس طرح کلاسیک جوائے کی کل، جہولے میں لڑکا تھا، ۱۹۹۶

حضرت عیسیٰ کا گھر  
پرستش گاہ ہونا

حضرت مریم کا ساتھ دے

## شہدائی بیعت

بندوبستون کلاں

۱۰ تا حضرت یحییٰ کے زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت یحییٰ اس وقت حضرت مریم کی گود میں نہتے بلکہ سوا درپر ہو کر شکم میں داخل ہوئے تھے۔ اور سوا پروردگار اہل بنو ناسی خاص غرض سے تعاقب کیا کہ یہاں تک نہیں پہنچے جو دیکھو موسیٰ باب ۲۱ جس میں حضرت یساکہ کے یہ قول نقل کیے ہیں کہ اگر کسی بچے یا دونوں پسر اور ہوسے کا ذکر کرو تو ”اور مگر میں اور بچے کو لڑکا کہنے کیلئے ان پر ڈالے اور ۱۵۰ ان پر شیشہ گرانی کشتی ۶۰:۲۱ ماہرین اسکے ہمارا گوشت کی معرفت کیا گیا تھا وہ پیرامون کشتی ۴۳:۲۱) اور حضرت مریم کا ساتھ جونا اسکے بیان کیا کہ ناجیل کے بعض بیانات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت یحییٰ نے والدہ اور ان کے بھائی کو بیان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ تو والدہ کے ساتھ ہوسے کو اس کی زندگی کیلئے بیان کیا کہ یہ نگارگری افواج یہ برج ہو کہ حضرت مریم بھی حضرت یحییٰ کو جبنا انتی قیس تو میرا آپ کی نبوت ہما درخو و حضرت ہم کے صدیق ہوسے پرست شہادت دار دوم ہے جس اور اما نیل کے ہی کنی تو حقوں سے ظاہر کہ حضرت مریم حضرت یحییٰ کے ساتھ رہتی تھیں اور فقہیوں وغیرہ کا یہ کہ نہ کہ مریم تو ایک بات و ثبات بانیا کی تو باقی کیا یہ چیز لاتی ہو اسی طرف اشارہ ہوا اسکے گرد ایک طرف انگے نزدیک عذابی کا دعویٰ ہو دوسری طرف حضرت یساکہ سے اپنے مدخلوں میں اپنی قوم کے علماء کے ساتھ سختی بھی کی تھی اور ایسے ایسے الفاظ میں انہیں خطاب کیا تھا آسمان کے بچہ تیرے ہو کہ نہ مگر بھی ہیں کہ مکے بود موسیٰ ۱۷: ۴۴) اسے ریاکار فقہیوں اور ذبیحہ پرانسیوں کو تم سفیدی پیری ہوئی قبروں کی مانند ہو چادہ ہوسے تو نہ خود دکھاؤ دینی ہیں تو گراند مردوں کی ڈنڈوں اور طرح کی نجاست کے ہماری ہوئی ہیں اسی طرح تم بھی ظاہر ہیں تو لوگوں کو راستہ از دکھاؤ

میتھر مگر باطن میں ریاکاری اور پیروی سے مجرم ہرے ہے ”(دستی ۲۳: ۲۴) آسمان سپاہ اسے انھی کے بچے ”(دستی ۲۳: ۲۴)

حضرت یساکہ کی عمر اس وقت تیس بیس سال کی بتائی جاتی ہے اس لئے انہوں نے انکو نوعمری کی وجہ سے قابل خطاب بھی کہا نہیں سمجھا یہاں آگے ذکر رہتا ہے اور ان سے خطاب کیا ۔

## المختصون

یہودیوں کا اقرار  
حضرت عیسیٰ پر تھا  
طاہر میرزا

524

## اشار





## وَالسَّلَامُ عَلٰی يَوْمٍ وُلِدْتُ

۳۳

اور محمد پر سلامتی جو میں دن میں پیدا ہوا

کا احترام اسلئے کیا کہ لوگ آپ کی وفات خدائی کا دعویٰ منسوب کرتے تھے۔ اس کی تفسیر خود کی ۱۰۰ تاہیل سے ثابت ہو کر حضرت مسیح پر جو سب کے طراز میں ہر دوسرے سے لگا یا تھا وہ یہی تھا کہ یہ خدا بننا ہو۔ اسلئے سب کے پہلے اسی کا جواب دیا جب خدا نہیں تو پھر کیا ہو۔ کتاب ملی ہو کتاب خط سے تورات کا جاننا اور انہیں تھا بلکہ یحییٰ نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب کا ملنا اسلئے ساتھ ہی اسے بھی ہر سے کا ذکر کیا گیا تاہا جس طرح ہم میں نبی ہر سے میں بھی ہیں اور ایت ۳۰ کی یہ تینوں باتیں گویا ایک خدا ہی کے دوسرے کے اعتراض کا جواب ہیں اور میرا ایت ۳۱ میں اپنی نبوت پر دلیل دی کہ میں باریک ہر میں نبی میں نبی میں مقبول ہوں مقبول ہر میں ہے کہ ہر دو اصل کی مخالفت کے لگ لگاتے تھے جسے بلکہ اعلیٰ خاطر سب کے پھر جو کر ان کے ساتھ ہو گئے تھے اور انہا کثرت میں پیغمبر کی ہر کہ میں کسی دوسری جگہ جوں کا اور ان میں بھی میرا نبی میں مقبول ہو گا۔ وہ سری دلیل یہ ہر کہ میں نیکی پر عمل پہا ہوں اور اسی کا حکم دیا تھا میں اسلئے نادر ذکر کر دے گا ذکر کیا کہ میں دو باتیں تمام نیکیوں کا اصل الاصول ہیں اور نیکی پر جو نا اور اس کی تعلیم دینا میرا خیال ہے کہ میں ہر میں نبی دی ہو کہ تم ہر میں تعلیم کو شیطان کی طرف منسوب کر کے ہر شیطان نیکی کی تعلیم کس طرح دے سکتا ہو۔ اس کے بعد ایت ۴۲ میں ان اعتراضات کا جواب دیا جو سنت لای کے متعلق تھے اول ان کے متعلق کہ میں ہر کر ان کی گستاخی نہیں کرتا بلکہ ان سے نیکی کرتا ہوں وہ سر اور ان کے متعلق کہ میں جبار شقی نہیں کروا ہر خواہ وہ رسول کو کہا ہوں اور ان پر زیادتی کروں۔ اور عجیب بات یہ ہو کہ ان تمام باتوں میں اگر یہودیوں کے اعتراضات کا جواب ہو تو ساتھ ہی یہ ثابت ہر میں اتمام حجت ہو۔

بڑا جالہ لقی یا انصاف قابل توجہ ہر سے کہ کہا جاتا ہو کہ اس سے یہ دلیل پیدا ہوتی ہو کہ آپ کا باپ کوئی نہ تھا۔ یہ دلیل صحیح نہیں کیا ممکن نہیں کہ باپ ہر ہو۔ اور اصل بات یہ ہو کہ حضرت یحییٰ پر اعتراض تو یہ تھا کہ اپنی والدہ سے سختی کرتے ہیں اور انہیل میں بھی لکھا ہو کہ آپ کو اسے عورت لکھا خطاب کیا کرتے۔ اور ایک واقعہ بھی لکھا ہو کہ آپ کی والدہ نے اندر آئے کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے اجازت نہ دی تھی۔ کسی نے اس سے کہا وہ کچھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہوئے۔ مجھ سے باتیں کرتی چاہتے ہیں اس سے خبر دینے والے کے جواب میں کہا کہ میں کچھ تیری ماں اور کون میں میرے بھائی اور اپنے شہاؤدوں کی طرف لڑتا ہوں کہ میں کچھ تیری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں کچھ نہ کہ جو کوئی میرے آسانی باپ کی مرضی پہلے دہی ہر بھائی اور میں اور ان پر ۱۶: ۴۷-۵۰ اب اس واقعہ کی اہمیت کچھ ہے جو اور اس میں شک نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح کے بھائی آپ پر صرف ایمان نہ لائے تھے بلکہ شایہ مجنون سمجھے تھے۔ لیکن ان کا ایک راستہ ہر عورت تھی وہ ایک نبی کی منکر ہو سکتی تھی اور غالباً اصل واقعہ میں یا کچھ غلط ہو گئی ہو اور یا ممکن ہو کہ ان بھائیوں کو سفاک کے طور پر دیکھا گیا ہو اسلئے ان کا نام میں ساتھ لگایا۔ ہر حال میں باتوں کا اس سے استدلال ہوتا ہو کہ ان سے حضرت مسیح سمجھے کر سکتے تھے اور کہ حضرت مریم آپ پر ایمان نہ لاتی تھیں۔ ان دونوں کی خودی قرآن کریم نے کی جو حضرت کا جواب تو یہ دیا کہ براہو اللہ فی۔ ان سے میں نیکی کا سلوک کرتا ہوں ان کی گستاخی نہیں کر سکتا۔ اور ان کے ایمان کے متعلق دوسری جگہ فرمایا: اے صدیقۃ العالمین (۵۷: ۱۹) یہی وہ ہو کہ ان دو باتوں کے ذکر کی ضرورت ہوئی یہی حضرت عیسیٰ کے والدہ سے نیکی کر لے کی اور ان کی والدہ کے راستہ ہر اور چون محبت ہر سے کی ہے جو وہ چکرت طریق جس سے قرآن کریم حضرت مسیح اور ان کی والدہ سے ہر قسم کے الزامات کو دور کیا ہو۔

یوں نہاد ہر جو کہ کلام توراؤ دیکر یہ کلام کیا چکرت شہر توراؤ کوس کے ایک ایک نقطہ میں نہ صرف تمام اعتراضات کا جواب

حضرت مسیح کے والدہ  
نیکی کا ذکر کیا انصاف  
نہیوں کیا

اے صدیقۃ العالمین  
کی محبت کیوں نہ ہو

اے محمد اللہ کے  
نادر غلویت کا ہر قسم

۳۲ وَیَوْمَ أَمُوتُ وَطَمَّ لُحَّتُ حَيًّا ۚ ذَٰلِكَ عِیْنُ ابْنِ فَرِیْمَہٗ ۖ قَوْلَ الْحَقِّ

اور جس دن میں مرنے والا تھا یا موت کا یہ مریم کا بیٹا بیٹے ہو یہ سچائی کی بات

۳۵ اَللّٰہِ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ۝ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّخْذَ مِنْ مَّکَلٍ سَخْنٰہٗ

جس کے ہاں وہ جھگڑتے ہیں، لہذا خدا کی بات نہیں کر دے کوئی بیٹا بیٹے وہ پاک ہو

اِذَا قُصِّیْۤ اَمْرًا فَاَنْتَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فِیْکُوْنُ ۝

جب کسی امر کا بیان کر دیتا ہے تو کہتا ہے چاہے وہ ہو جائے ۱۹۹۵

آپ پہلے جانتے تھے اور حکم سنانے سے پہلے ہی کہنا بیٹے کیلئے قبول کر لیا اور اب آگیا ہو بلکہ ساری باتیں دعویٰ کو بھی مانتے کر دیا ہو لیکن اگر اسے چہن کا کلام سمجھا جاسے تو اس سے کیا فرض پڑی ہوئی ہو کہما جانا ہو حضرت مریم پر جو اعتراض تھا کہ بن باپ بچہ کیونکر پیدا ہوا اس کا جواب یہ ہیں کہتا ہوں اگر اس کا جواب ہوتا تو حضرت عیسیٰ کو صاف کہنا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا مظہر ایسا کر دیا اور میرا اس وقت کلام کرنا اور یہ شہادت ادا کرنا اس پر کافی دلیل ہے کہ اسے کہہ دے وہ یہ شروع کرتا ہے کہ میں خدا کی خدمت کا بندہ ہوں نبی ہوں صاحب کتاب ہوں ناز پر ممتا ہوں نواز دیتا ہوں اس سے اچھا سلوک کرنا ہوں جیسا شفی نہیں ہوں۔ تو کیا جو شخص ایسا ہو وہ بن باپ پیدا ہوا کرتا ہو اس قسم کے تو بہت لوگ بنی اسرائیل میں ہو چکے تھے۔ ابھی عیسیٰ کا ذکر کر رہا تھا جو اس سے کہ نہیں بڑھ کر بھی ہو سکتا تھا وہ بن باپ ہوتے تھے۔ اگلے ان میں یہ صفات تھیں یہ سچ ہو کر اس سے کہنا استدلال و تہدیب سے کہ تو کی ایک ایسے داستان انسان کی ماں زائید نہیں ہو سکتی۔ گو عیسائیت نے تو اس کے خلاف بھی کہا ہو لیکن صلہ اعتراض کا جواب کہ خود آیا اور میرے ساری باتیں یہ ضرورت تھیں ایک بچہ کا اتنا کھدائی کافی تھا کہ یہ بڑی داستان ہو اور میں نبی بنوں کا گروہ اسے متعلق سب کہتے ہیں لیکن والدہ کے متعلق ایک حرف بھی زبان نہیں لائے جس سے کہنا جواب کا کوئی مطلق حضرت مریم پر انرا ام کے ساتھ سمجھا جاسے ۱۹۹۵

مذکورہ مسئلہ کا حل  
یہ کہ اس میں  
غلط فہمی ہے۔

۱۹۹۵ وہ ان میں بچہ کا کلام ہو کہ کسی قسم سے نہ اور بالخصوص اوصاف بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مامت جیسا ساری توجہ کو غلط فہمی پر غلط فہم رہا ہے۔ مامت جیسا اس ضرورت میں اس کے ساتھ کہنا جو جب حکم نازل ہوا اور بچہ کو حکم نہ دے ممتی ہو چر زکوٰۃ کا کام اور بھیجے ممتی جو فرض ہے اس شکل کو میں دیکھنے کی کو مشق کی ہو کہ صلوٰۃ سے دل و دماغ دعا اور زکوٰۃ سے دل و دماغ نفس ہی اور اس ذمہ دے شاید انسان پر جہانے کی شکل کو بھی مل کر چلا کر گمراہی مامت جیسا کی شرط یہاں بھی کہ نہیں ہے دعویٰ دینا کے بعد دعا اور زکوٰۃ کا سلسلہ ختم نہیں ہو جاتا پس یہاں وہی صلوٰۃ اور زکوٰۃ مرد ہو جس کو دنیا کی زندگی سے متعلق کوئی چیز نہ ہو صرف یہ بات کہ غلط فہمی نہیں کہ بچہ کا کلام ہو بلکہ ساری ضرورت یہ کہ اس میں جو نیکی غلط فہمی ہے کہ اس میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا مشق ہو ۱۹۹۵ یہ وہی تھا جس کو حضرت عیسیٰ کی عمر میں یہاں وہی تین زندگیاں حضرت یحییٰ کیلئے ہیں جو اوروں کیلئے نہیں تھیں ایک دلائل کی روایات تک اس میں تین روزہ کی ایک روایات سے دیگر قیاسات تک یہی فرق کی زندگی ایک بعد قیاسات اگر اس میں جو احادیث

۱۹۹۹ وہ ان میں کہ کہ کتاب اور اہل فرض اس بحث کی حیثیت پر نام نہاد تہمت ہو سچ کہنا جاتا ہے اور یہی یہ تہمتیں

مردوں کی کا جھگڑا اصل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو کر نہ لگے ان کی تصدق۔ من و لدی میں اسی کی تردید ہو ۱۹۹۹

۳۷ **وَأَنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ فَأَعْبُدُوا هَذَا صِرَاطَ عَسْتَقِيمٍ ۝ فَاخْتَلَفَ**

اور جبکہ اللہ میرا رب اور تمہارا رب ہے سو ساری عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے پھر انکے درمیان

۳۸ **الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۝ قَوْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدٍ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝**

فرقوں کے اختلاف کیا سو ان پر جنوں کے کہنا کہ ایک عظیم نشان دہکے حاضر ہوئے پانچوں پر دشمن

۳۸ **أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْعِدْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝**

وہ کیسے سنے والا اور کیسے دیکھے وہ ہر گز جہنم کا دوسرا سالنے نہیں دیکھے لیکن ظالم آج کھل گری میں ہیں

۳۹ **وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَكْمَرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝**

اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا جبکہ معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

وَقَالَ لَهُمْ

۴۰ **إِنَّا خَلَقْنَا نَرْتُ الْأَرْضِ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَوْنَ ۝ وَادْكُرْ فِي الْكِتَابِ**

یقیناً ہم ہی زمین کے وارث ہیں اور اُنکے بھی جو اس پر ہیں اور وہ ہر طرف لوٹائے جائیں گے اور کتاب میں اب ہم دیکھو

مِنْ

۴۱ **إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِرَبِّهِ يَأْتِي لِي تَعْبُدُ ۝**

کہ بیان کر یقیناً وہ صدیقی بنی تھا مگر جب اس نے شیطان کے گمان سے کفر کیا تو اس کی عبادت کرنا

۴۲ **فَنُجِّلَ الْأَبْأَدُ فَرْقُونَ ۝ (۱۳۱) ۝**

پھر اور ہر ایک عقیدہ باطلہ کو اس حال میں تھا جو مسلمانوں کے فرقوں اور یہودیوں کے فرقوں میں کثافتوں کے ہر دو سب فرقہ حتیٰ کہ کسی ایک

شیعہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی اختلاف ایسا نہیں رکھتا کہ اگر پھر تہہ کیا تھا اور ان میں اصولی اختلاف کوئی نہیں کر دیا تھا

تمام فرقوں میں ایک دوسرے کے اصولی اختلاف ہوا اور کوئی دو فرقہ اس باتفاق نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ کو کیا کہیں اور ان پر

بھٹوں کے فرقوں کے درمیان ہر دو سب اس سے اسکندریہ کا کتب خانہ مبرا ہوا تھا جبکہ جلسے کا غلط الزام حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پس لیکن اس الزام کی تردید کہ کتب خانہ کے ہر ایک ان فضل بھٹوں سے پوری ہوئی گئی اور کوئی دوسری طرف سے جلا کر اہل کتب اسکندریہ

کے تمام گرم رکھے کو اس سے بہتر موصوفین گاہوں کا اور نہ ہو سکتا تھا

۴۳ **فَنُجِّلَ الْأَبْأَدُ فَرْقُونَ ۝ (۱۳۱) ۝**

پھر اور ہر ایک عقیدہ باطلہ کو اس حال میں تھا جو مسلمانوں کے فرقوں اور یہودیوں کے فرقوں میں کثافتوں کے ہر دو سب فرقہ حتیٰ کہ کسی ایک

شیعہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی اختلاف ایسا نہیں رکھتا کہ اگر پھر تہہ کیا تھا اور ان میں اصولی اختلاف کوئی نہیں کر دیا تھا

تمام فرقوں میں ایک دوسرے کے اصولی اختلاف ہوا اور کوئی دو فرقہ اس باتفاق نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ کو کیا کہیں اور ان پر

بھٹوں کے فرقوں کے درمیان ہر دو سب اس سے اسکندریہ کا کتب خانہ مبرا ہوا تھا جبکہ جلسے کا غلط الزام حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پس لیکن اس الزام کی تردید کہ کتب خانہ کے ہر ایک ان فضل بھٹوں سے پوری ہوئی گئی اور کوئی دوسری طرف سے جلا کر اہل کتب اسکندریہ

کے تمام گرم رکھے کو اس سے بہتر موصوفین گاہوں کا اور نہ ہو سکتا تھا





۵۴۔ وَنَادَيْتُهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيبًا ۝ وَهَبْنَا لَهُ مِنْ دُونِهَا

ادبہم سے اسے بابرکت پہاڑ کی طرف سے بچا اور اپنے راز تباہ کرنے سے مقرب بنا دیا ۵۴ اور ہم نے اسے اپنی عینک کے

۵۵۔ أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝ وَاذْكُرْنِي الْكِتَابِ الْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ ۚ

جانی اور وہ نبی عطا فرمایا اور کتاب میں انجیل کی خبر کو بیان کر وہ وعدہ کا سچا تھا اور

۵۶۔ كَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۚ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ

رسول نبی تھا ۵۶ اور اس نے ساتھیوں کو نادر زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اسے رب کے نزدیک

۵۷۔ مَرْضِيًّا ۝ وَاذْكُرْنِي الْكِتَابِ الْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقًا نَبِيًّا ۚ

محبب تھا ۵۷ اور کتاب میں ادب میں دلی خبر کو بیان کر وہ صبرین نبی تھا

ترجمہ کی خبر دیتا ہے اور اسے غیب کی باتیں بتاتا ہے اور ہم نگہ رسول سراسے پیغام آسمی کے کسی اور چیز کی وجہ سے بھی ہر ممکن اس سے بعد میں غلط نبی یا گیا

۵۸۔ اَمِينٌ ۚ اَمِينٌ کے معنی برکت ہیں اور آئین برکت والا (دلی) اور اس کے معنی دایاں بھی ہیں نگہ پہاڑ کا دایاں یا بایاں مولانا معنی نہیں اور بابرکت پہاڑ کو ان برکات کی وجہ سے کہا جو وہاں حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی اور یہاں امین جانب کی صفت بھی کہتا اور ادھر کی بھی

۵۹۔ فَجَاءَ فَكَيْفَ دَكِيمٌ ۚ اور ناصیۃ کے معنی ہیں صاؤر کتہ یعنی سے اپنا راز دہا دینا یا اور اس کا اصل جگہ سے بچ کر

تم اس کی بات میں مدد کر جس میں اس کی نجات ہو دغا اور بچھا سنا بھی جو دغا معنی جیسے اپنے راز پر اطلاع دیکھانے

۶۰۔ اَمِينٌ ۚ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت اسماعیلؑ ذکر کیا جو اس کے سلسلہ موسیٰ کے ختم ہونے کے بعد حضرت اسماعیلؑ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور نبوت سلسلہ موسیٰ کے سلسلہ محمدؐ میں منتقل ہوئی ہے اور حضرت اسماعیلؑ نے صادق الوعد ہونے کے ذکر میں بائیں کے اس بیان کی توجہ ہو کہ اسماعیلؑ ایک وحشی آدمی تھا دیوانہ ۱۶: ۱۲ اور ہمارے نبی کریم صلیم میں بھی یہ وصف لال کو پہنچا ہوا تھا اور آگست محمدؐ میں بھی وعدہ کی کھالی کی صفت خاص طور پر نایاب تھی جو بقا بادوسری اقوام کے جن میں وعدہ توڑنا ایک معمولی بات ہے حضرت اسماعیلؑ قبلہ جبرہم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور یہ نگاہ سے کہیں کوئی آبادی نہ تھی بائیں میں ان کی رسالت کا ذکر نہیں

۶۱۔ اَمِينٌ ۚ اور زکوٰۃ کی تعلیم سب انبیاء میں مشترک تھی یہ دو اصل دین کے پیش سے چھٹھی حضرت عیسیٰ کو بھی یہی حکم دیا تھا حضرت اسماعیلؑ میں اپنے پیروں کو اس راہ پر چلا سکتے تھے اور آپ کے متوفی یا رضائے آسمی کا صلہ ہونے میں یہ بتایا کہ ان سے کوئی ضل اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف سر نہ نہیں ہوا اور یہی مقام مصیبت ہے



۵۹ فَخَلَفَ مِنْ بَعدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ

پہلوں کے بعد ان کے خلف جانشین ہوئے جنہوں نے ناذ کو ضائع کیا اور نفسانی خواہش کی پیروی کی

۶۰ يَلْقَوْنَ عَذَابَ الْإِمْنِ نَابٍ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ

ہلکت کو پا لینگے اور انہیں عذاب امنوں کا ہے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کئے تو یہ جنت میں داخل

۶۱ الْجَنَّةِ وَلَا يظْلَمُونَ شَيْئًا ۚ جَنَّتِ عَذْرَاءُ الْيَتَى وَعَدَارُ الرِّحْلِ عِبَادَةُ

جنت میں اور انہیں کچھ ظلم نہ کیا جائے گا جنتی کے باغوں میں جن کا جاننے والا نہ ہو وہ بچہ پرورشہ اور نکلا

۶۲ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا ۚ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا سُلْهًا وَلَهُمْ فِيهَا

وعدہ کیا ہو یہ سچ اس کا وعدہ آکر رہے گا ۶۱ میں کوئی ہیروہ نہ ہو ان میں سے نہ ہو ان کے ساتھ نہ ہو ان کے ساتھ نہ ہو

۶۳ فِيهَا بُكْرَةٌ وَعَشِيرَةٌ ۚ يَلْكَ الْجَنَّةُ الْيَتَى نُورِيَتْ مِنْ عِبَادِهِ نَامِنٌ كَانَ يَقْبَلُ

میں اور ان میں سے ایک شہر ہے جنت میں جو اس کا وارث ہم سے ہے ہندوں میں سے اسے نبی ہے جنتی ہو

۶۴ خَلَفَ مِنْ بَعدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ

پہلوں کے بعد ان کے خلف جانشین ہوئے جنہوں نے ناذ کو ضائع کیا اور نفسانی خواہش کی پیروی کی

۶۵ يَلْقَوْنَ عَذَابَ الْإِمْنِ نَابٍ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ

ہلکت کو پا لینگے اور انہیں عذاب امنوں کا ہے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کئے تو یہ جنت میں داخل

۶۶ الْجَنَّةِ وَلَا يظْلَمُونَ شَيْئًا ۚ جَنَّتِ عَذْرَاءُ الْيَتَى وَعَدَارُ الرِّحْلِ عِبَادَةُ

جنت میں اور انہیں کچھ ظلم نہ کیا جائے گا جنتی کے باغوں میں جن کا جاننے والا نہ ہو وہ بچہ پرورشہ اور نکلا

۶۷ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا ۚ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا سُلْهًا وَلَهُمْ فِيهَا

وعدہ کیا ہو یہ سچ اس کا وعدہ آکر رہے گا ۶۶ میں کوئی ہیروہ نہ ہو ان میں سے نہ ہو ان کے ساتھ نہ ہو ان کے ساتھ نہ ہو

۶۸ فِيهَا بُكْرَةٌ وَعَشِيرَةٌ ۚ يَلْكَ الْجَنَّةُ الْيَتَى نُورِيَتْ مِنْ عِبَادِهِ نَامِنٌ كَانَ يَقْبَلُ

میں اور ان میں سے ایک شہر ہے جنت میں جو اس کا وارث ہم سے ہے ہندوں میں سے اسے نبی ہے جنتی ہو

۶۹ خَلَفَ مِنْ بَعدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ

پہلوں کے بعد ان کے خلف جانشین ہوئے جنہوں نے ناذ کو ضائع کیا اور نفسانی خواہش کی پیروی کی

۷۰ يَلْقَوْنَ عَذَابَ الْإِمْنِ نَابٍ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ

ہلکت کو پا لینگے اور انہیں عذاب امنوں کا ہے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کئے تو یہ جنت میں داخل

۷۱ الْجَنَّةِ وَلَا يظْلَمُونَ شَيْئًا ۚ جَنَّتِ عَذْرَاءُ الْيَتَى وَعَدَارُ الرِّحْلِ عِبَادَةُ

جنت میں اور انہیں کچھ ظلم نہ کیا جائے گا جنتی کے باغوں میں جن کا جاننے والا نہ ہو وہ بچہ پرورشہ اور نکلا

۷۲ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا ۚ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا سُلْهًا وَلَهُمْ فِيهَا

وعدہ کیا ہو یہ سچ اس کا وعدہ آکر رہے گا ۷۱ میں کوئی ہیروہ نہ ہو ان میں سے نہ ہو ان کے ساتھ نہ ہو ان کے ساتھ نہ ہو



وَمَا تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَكَ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ آيَاتُنَا مَا بَيْنَ أَيْدِيهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَا يَنْزِيلُ ذَلِكَ

اور ہم پر ہے اور یہ حکم کے سوا نہ تالیں تھی اس کا جو کچھ ہاں سے سامنے اور جو کچھ ہاں سے پیچھے اور جو اس کے سامنے ہو

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے آسمانوں اور زمین کا رب اور جو ان دونوں کے درمیان ہر سو اس کی عبادت کر

وَاصْطَلِبْ أَعْيَادِيهِ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ إِذَا مَاتَ

اور اسی کی عبادت میں مضبوط رہے کیا تو اس جیسا کوئی اور جانتا ہے؟ اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرا زادہ

ہے  
اگر حق کے سامنے  
تو میں جیت جاؤں گا

لَسَوْفَ أَخْرُجُ حَيًّا أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُنْ

کہ نکلا جاؤں گا زندہ کیا انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اسے پہلے پیدا کیا اور وہ کچھ

شَيْئًا لَوْ رِيكَ لَشَرُّهُمْ وَالشَّيْطَانِ ثُمَّ لَنَحْنُزُهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا

نہ تھا سو تیرے رب کا قسم تم قیامت میں اور انکے شیطانوں کو انکے گردے پر ہم خود نہیں مٹاؤں گے نہ انکے گناہوں کا

ثُمَّ لَنُنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شَيْعَةٍ إِبْرَاهِيمَ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا

پھر ہر گروہ میں سے ہم نبرد آوریں گے انہیں اگے نکالیں گے جو جن کے خلاف رحمت میں سخت تھے

۱۳۴ اسی ایک روایت کی بنا پر جو اصحاب کثرت کے سوا کے متعلق یہ بیان یہ سمجھا گیا ہے کہ حضرت جبریل کا قول ہے جس میں گویا

انہا کا حال مراد  
ہو رہا ہے

یہ بتایا ہے کہ وہی کیوں رکھتی تھی اور بخاری میں ابن عباس کی روایت ہے کہ اس قدر کہ حضرت مسلم نے جبریل کو کہا تھا کہ آپ

اس سے زیادہ نازل کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے یہ جواب دیا لیکن آیت کے الفاظ سے جو مفہوم اس آیت علی الذین معلوم ہوتا ہے کہ

ہو کہ بیان خود انہی اعلیٰ علیہ السلام کے نازل کر کے لہذا ان کے دشمنوں کا نام بھی مراد ہے تو پھر یہ مراد نازل قرآن ہی ہوگی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ

قرآن نازل ہوا اس میں ظاہر بھی نازل ہوتے ہیں تو پس یا تو عام طور پر انبیاء کا انعام ہے کہ انہیں بھی اگلا جواب مراد ہے یا انہیں

رسل قرآن کریم کا ہی ذکر ہے کہ آپ جو نازل فرمائی ہوئی ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہو جائیں یا آپ سے مراد مستقبل اور ماضی

سے مراد ماضی اور جن دنوں کا حال ہو اور ماضی کا حال یا تو یہ مراد ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پوری نہیں کرتا تمام

اس سے ایک آخری رسل بھیجے کے مطلق سب انبیاء سے کہنے لگے اور یا یہ کہ وہ لوگوں کو اس طرح بھلائی کی حالت میں چھوڑ نہیں

سکتا تھا اور بعض نے مراد یہ لی ہو کہ اپنے جنوں کو نہیں چھوڑ سکتا یعنی ان کی نصرت کر گیا

صراط

۱۳۵ اصطر۔ اصطرار۔ صبر سے باب افعال ہے و ما اصطرار کے معنی ہیں اٹھنا یا بھاگنا یا فرار یا کسی کو شمش سے صبر

کو تھمکے ہوئے کیلئے دیکھ ۱۳۶ اس جیسا کہ ان میں اس میں اذیت کی بھی تردید ہو

۱۳۷ انہا کے خاص انسان کا ذکر نہیں بلکہ ہر انسان کا ہو جو منکھٹ ہو

نہی جان جنت

۱۰۰ كَمْ لَكُمْ اَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ اَوَّلُ مَا يَصِيغُ ۚ وَاَنْ وَنَسِكُمْ اِلَّا وَاَوْدَعَكُمْ اَنْ

پہنچتا نہیں، خوب جانتے ہیں جس میں داخل ہو چکے زیادہ اہل ہیں ۲۲۲ اور تم میں سے کوئی نہیں مگاسا پڑیگا ۔

۱۰۱ عَلٰی رَبِّكَ خَمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ لَقِيَ الَّذِيْنَ اٰتَقَوْا وَنَدَّ الْعُلَمٰی مِنْ فِیْہَا حِیٰثًا ۝

تیرے رب پر غم چڑھا، غمناک ہو کر ۲۲۳ پھر ملا ان لوگوں سے جو تیرے ساتھ تھے اور علماء نے ان میں سے کسی کو بھی نہ پکارا۔

۱۰۲ اور جتنی بھی ہے دل ۱۰

شایعین سے زیادہ وہ شیطان بھی ہو سکتے ہیں جو ہر انسان کے توہین میں مگر شایعین اللہ سے زیادہ توہین تپاس میں ۱۰

۱۰۳ صٰی حٰلٰی کَیْجَ جِوَسَ کَ مَعْنٰی جِوَسَ تَکَ مِیْنِ دَاخِلِ ہُوَسَ دَاوَدَ دَ وِیْکُو مَکَلًا لَّامِنِ ہُوَسَالِ لَہِیْمِ (الطہ ۱۶۳)

صیصال  
پکا دس کہتا ہوں  
مزدی ہے۔

ادنیٰ سے اسے یہ مطلب نہیں کہ بغیر زیادہ اہل میں سے کوئی بھی مٹی کے ٹکے ہیں اور ہو سکتے ہیں کہ کوئی گھٹیا نہیں زیادہ  
تھے جیسا کہ آیت میں جو وہی تگ میں بھی چلے داخل ہو گئے ۱۰ وہ ان کا عذاب بھی سخت تر ہو گا۔ مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وہ قتلے

ان لوگوں کو خوب جانتا ہے ان کا گناہ میں داخل ہونا جو نسبت ان کے باہر چلنے کے زیادہ مفید ہے اسلئے وہ آگ میں داخل ہونے کی

۱۰۴ ۲۲۳ ۱۰۵ دُوْدٌ کَلِیْلٌ وَّکَیْہِمْ شَہَدَاسُ کَ اَلْہٰی مِیْ اِلٰی یَا تَکَ پَرِہِنَہَا بَیْزَاسُ مِیْنِ دَاخِلِ ہُوَسَ کَ لَہِیْمِ سَ تَوِیْنِ

وارد

کے کہ داخل ہونا بھی اس میں شامل کر لیا ہو ۱۰

۱۰۵ حَتَّمُ حَتْمٌ اَکِبٌ اَمَّا کَ مِیْنِ مَظْہِرِ دَاکَرِ یَا اَکِبٌ یَا تَ کَا دَجِبَ کَرِ نَا یَا تَعَا دَا ۱۰

حتم  
ہوئے اور وہی  
نہیں

ورد کے مٹی کا نقشہ دیکھتے ہوئے اس آیت کے مٹی میں طعنا کوئی دفت میں رہتی کو اہل منکر میں تمام انسان یعنی جن

۱۰۶ دَاکَرِ شَالِ ہوں گے کہ وہ دنیا کے اور پرتیچا جو نہ وہ رخ میں داخل ہونا اور ایک حدیث میں ہے جو فریب کہ گیا ہو کہ حضرت سلیم

۱۰۷ سَ فَرَا یَا کَرِ یَا کَ اہرہ دونوں میں داخل ہو گئے مگر ان کے پر وہ آگ ٹھنڈک اور سلامتی ہوئی اور ایک ان میں ہو کہ جب اہل

۱۰۸ جنت جنت میں داخل ہو گئے تو وہ دریافت کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اے منکم الاولاد ادھادکما جائیکما تم اس کے اوپر

۱۰۹ گڑھے ہوا اور اس کی آگ بھی ہوئی تھی تو ان تینوں سے ایک ہی بات ثابت ہوئی ہو یعنی یہ کہ جنت نیک لوگ دونوں میں داخل

۱۱۰ ہو گئے ۱۱۱ اور یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ نہ فرمایا لایعہون حبیباً (الانبیاء ۱۰۲) ۱۱۲ اکی کا ایک کہ ۱۱۳ شینگے اور اولاد

۱۱۴ عیناً عیناً (الانبیاء ۱۱۱) وہ اس سے دوسرے جائینگے اگر یہاں دودوں میں نیک و بد دونوں شامل بھی کئے جائیں تو

۱۱۵ وہ دودوں میں سے ساتھ قول نہیں لیں اگر فرمایا جاتے تو معلوم ہو گا کہ ان منکر میں خطاب صرف کتا کو ہو اور شیطان

۱۱۶ سے ہے کہ کتا کا ہو ۱۱۷ انسان کا نقد عام ہو کہ مراد صرف وہی انسان ہو کہ منکر ہے جو چہ آیت ۱۱۸ میں

۱۱۹ انہی منکرانہ بیٹ انسانیا ہیں کے حشر کا ذکر ہو پس منکر میں ہی لوگ داخل ہیں اور یہ حدیث ابن عباس سے منقول ہے کہ ہذا

۱۲۰ بعضہ لکھا کہ برسن کا اور دوسری کو شامل ہو گا اس سے مراد وہ مصائب و تکالیف ہیں جو اس دنیا میں مومن پر آتی ہیں اور یہ

۱۲۱ کاہر کی طرف منسوب ہے اور اس کے لئے کہ تم تم فی الذین اتقوا تو یہاں تم قریب کے لئے نہیں دیکھو بلکہ ہر ایک کا

۱۲۲ ماحشر کا ذکر کرتی نجات پانا جتنی بھی مصائب ہی جائینگے اور ظالم وہ بھی یہ پہنچے ۱۰

۱۲۳

۱۲۴ اور جو بعض ان میں سے مصائب کے ایسے اقوال پاتے جاتے ہیں کہ وہ اس آیت کے خلاف سمجھتے تھے تو ان سے مراد یہ

۱۲۵ ہو سکتی ہے کہ ایک ایک میں ہر انسان کا مصائب سے راحت کوئی ہے تو یہی اور مصائب مایہ ظہیر کا لطف شاد ہے پڑینگے

وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۳

اور جب ہماری کھلی گئی آیت انہیں جاتی ہے تو کہلا رہے ہیں انہیں جو ایمان لائے تھے ہیں وہ تو فریق ہیں کس کا حق

مَقَامًا وَّاَحْسَنُ مَقَامًا ۝۴ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَوْمٍ هُمْ اَحْسَنُ اَتَاٰنَا وَاَوْفِیْنَا ۝۵

۱ چھاپہ اور کس کی مجلس زیادہ خوبصورت ہو گا ۲ اور کتنی نہیں ہم سے ان کے پہلے کا کہ کچھ سالوں اور جن منکر نہیں زیادہ خوبصورت

قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّٰی حَتّٰی اِذَا اَوَّلٰیوْا مَعْدُنَ اِمَّا ۝۶

کہو جو کوئی گمراہی میں رہ گیا تو رحمان اس کیلئے مدت بڑھاتا جائیگا یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے جہاں میں مدد دیا جائے گا

الْعَذَابِ اِمَّا السَّاعَۃُ فَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا كَانُوْا ۝۷ وَیَزِیْدُ ۝۸

وہ عذاب اور وہ عذراہ عظمیٰ تر جان لیوے کس کی حالت بری ہو اور کس کا لشکر کمزور ہو ۲۰۲۷ اور اسے نہیں

اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰهْتَدٰوْا هُدًّیً وَالْبَیْقٰتِ الضَّالِّیْنَ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ۝۹ اَوَابًا وَّجِیْرًا ۝۱۰

جائیت میں بڑھاتا ہو کہ جو سیدھے رستہ پر چلے ہیں اور باقی بہت جگہ اچھے عمل تیرے رہ گئے نہ کہ میں گمراہی اور غلطی میں خوب تر نہیں

میسری نہیں آئے تھے تو وہ تو کافیت بھی بننا ہر ایک رنگ و بو کا ہی رکھتی ہیں لیکن میں نے کچھ مدد ہر دو سال میں جاتی ہے

۱۱۵ وانا تو فی نادیک المذکر الذکور ۱۱۶ اور کسی سے کہ کھانا نہ دے ہو جاں لوگ بڑے بڑے شروع کیے آگے بڑھتے

میں کی خوبصورتی چوں کہ صدف عیسائی قوم کو چھاپہ اور کسی قوم کو نہیں ہوا اگلے عہد کی حوریں آرائش کے ساتھ سے

۱۱۷ وایٰ اَیُّ الذِّیْنَ یُؤْتٰی مِّنْ فَضْلِیْ ہٰذَا یَا اَیُّ الذِّیْنَ یُؤْتٰی مِّنْ فَضْلِیْ ہٰذَا یَا اَیُّ الذِّیْنَ یُؤْتٰی مِّنْ فَضْلِیْ ہٰذَا ۝۱۱

یہاں اپنی امداد سے حق کے نام سے اور جن سے ملتا ہے ذکر و اثاث کیلئے دیکھو یہ اللہ کا سامان بھی ہو سکتا ہو اصل بھی ہو سکتا

۱۱۸ وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۱۲

۱۱۹ وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۱۳

۱۲۰ وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۱۴

۱۲۱ وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۱۵

۱۲۲ وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۱۶

نہ ناد

نہی

انہی کے لئے ہندو  
مالی کو

میں سے نہیں دے  
جن کے لئے ہندو

مناجرت کی تردید

۱۲۳ وَاِذَا نَسَلْنَا عَلٰیہُمْ اِیْنَا یَبِیْنٰتٍ قَالَ لَنْ یَنْ لَفَرَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَمْ یَلْبِیْقِیْنَ کِیْمًا ۝۱۷

۸۸ اَوَيِّتَ لَكَ كَفْرًا نَبْتًا وَقَالَ لَا وَيَّتَن مَالًا وَوَلَدًا ۝ اَكَلَمَ الصَّبَّ اَمَ اَلْحَدَّ

دیکھا کہ جس سے دیکھا جاوے آج غدا کا رکتا ہو گا کہ تو کیجو دیش بہل مادیہ دھنچے ۲۰۲۶ کیا ہے صیب کی اطلاع دے اس نے

۸۹ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عِمْدًا ۝ كَلَّامٌ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ عِمْدًا ۝

۲۰۲۹ سے کوئی اقرار نہ کیا ہو ہو نہیں سمجھے کہ کتا جانو اور اس کیلئے عذاب کو کتا سمجھنے پر جانے لگے

۹۰ وَنَزَّلْنَاهُ مَا يَقُولُ ۝ نَبْتًا قَوْدًا ۝ وَاتَّخَذُ دُونِ اللَّهِ إِلَهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ

۲۰۳۰ اہم سمجھ کر دیش پر جو کہ کتا پرادہ کیا ہوا جس کی آواز دے ۲۰۳۱ شکر گسٹا اور وہ صوبہ بناتے ہیں تاکہ بے قوت کا حربہ

۹۱ عِزًّا ۝ كَلَّامٌ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝

۲۰۳۲ ہوں ایسا بد رنگا وہ ان کی عبادت کا انکار کرینگے اور ان کے خلاف ہو گئے ۲۰۳۳

انسان کو دیش تھانی سے بیساری بنایا ہو جب وہ غفلت کی طرف قدم اٹھاتا تو ادھر ہی اس کا قدم اٹھتا ہوا جاتا تو جیسی

۲۰۳۴ اہم ایت کی طرف قدم اٹھاتا ہی اس میں تڑپ کرنا چلا جاتا ہی اس سے فرما کر دیش تھانی انہیں چاربت میں بڑھا کا ہو

۲۰۳۵ لادوتین والا دھول لکھنے والا پہلے ہی صاحب مال و دلہنوں میں مراد دیتا ہے ستر و بیوی چیزیں ہر شے کی

۲۰۳۶ رچیل گویا یہ ایک انسان کا کتا نہیں بلکہ ایک قوم کا کتا ہی ہے اپنے مالی و دلہنوں پر لڑائی ہو اور کچھ ہو کہ وہ ہمیشہ کے لئے دنیا کے انوال

۲۰۳۷ اور ہر شے کی ایک ہر گئی ہو

۲۰۳۸ سنکتب یعنی جو کچھ کتا رہتا ہو ہم اسے کہتے رہینگے اسی لئے اس بڑھا یا یہاں بھی پہلی آیت کی طرح استرا ہو

۲۰۳۹ لایقول سے مراد وہی مال و دلہنوں میں پورے فزکرتا ہو وراثت لگانے کے اس کے وارث ہونے سے مراد یہ ہے کہ مال

۲۰۴۰ اس سے لیا جائیگا قدرت کے وقت تو ہر تازی گرگیاں قوی حالت کا ذکر والی اور جتنی مالک دنیا میں کہیں ایک قوم ہوتی

۲۰۴۱ ایک کسی دوسری اور جس قوم کو اپنے مال اور جتنے پر غرور اس کا اس سے چمن جانا اس پر سخت ترین عذاب بلکہ اس کی ہلاکت ہو

۲۰۴۲ مَلَكًا ۝ جنتا ایک چیز کہ وہ ہو کر ایک آئے تو دوسری آتی جاتے بھی رات اور دن ۱۰ اور چیز دوسری کے خلاف ہو اسے بھی

۲۰۴۳ اس کی ضد کا جانا ہو اور حکم سے یہاں جنت کے معنی عام ہوئی ہیں (ل) +

۲۰۴۴ چکا ایت میں فرمایا تھا کہ وہ دوسرے معبود اس لئے بنائے ہیں کہ ان کے لئے قوت کا موجب ہو اور اس آیت میں پہلے

۲۰۴۵ فرمایا کہ ایسا نہیں ہو گا اور پھر فرمایا کہ وہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے یعنی جنہیں معبود بنایا تھا وہ حضرت ان کی قوت کا حربہ

۲۰۴۶ دہرنگے بلکہ ان کی عبادت کا انکار کرینگے جیسا کہ فرمایا کا ونا یا نا یعیلا دن (القصفی - ۶۰) اور پھر اس سے بڑھ کر فرمایا

۲۰۴۷ کہ وہ ان کے خلاف ہونگے ..... یعنی ان کے خلاف شہادت دوا کرینگے اور یہ نیک لوگ جس میں ہیں ہو

۲۰۴۸ بنایا گیا انہیں حضرت مسیح جن کی قوم کا یہاں خاص ذکر ہے • یہاں پستادوں کے انکار کا ذکر نہیں بلکہ معبود دین کے

۲۰۴۹ انکار کا ذکر ہے +





وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۚ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ إِلَّا لَآ

اور جس کو تو بلا بھی نہیں کہ بیٹا بنے ۔ آسمانوں اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں ۔ سو ان کے معنی

إِلَى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۚ لَقَدْ أَخْضَحْنٰهُمْ وَعَدْنٰهُمْ عَذَابًا ۚ وَكَلَّمْنٰهُمْ لَيْسَ يَنْبَغِي

کہہ دینے کے معنی ہیں کہ ہم نے ان کو آگاہ کر لیا ہے اور انہیں بے لگا لگا کر رکھا ہے ۔ اور ہم نے ان سے کہا کہ تم میرے بندے ہو

الْقِيٰمَةِ وَقَدْ دَرَأَ الْاٰدِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمَلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَكُمْ الرَّحْمٰنُ وِزْرًا ۚ وَالَّذِيْ

کھڑے ہو گا وہ تم کو بھاری چیز ہو گی ۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ہیں ۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ کا بوجھ ہلکا کر دے گا

يَسْتَرْزِقُهُ بِسَلٰكٍ لِّمَنْ يَشْرِيْهِ ۚ اَلَتَّوْقِيْنَ وَتُنَبِّئُ بِهِ قَوْمًا لَّا تَعْلَمُوْنَ ۚ

اُسے پوری زبان میں تم سے کہے گا کہ تم نے جو چیزیں خریدیں ہیں ۔ اُن کی خبر تم کو نہیں ملے گی کہ تم نے ان کو کس کس سے بھجوا دیا ہے

قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرِيْبٍ ۚ هَلْ يَخْفٰنَ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ ۚ اَوْ كَسَمَتْ لَهُمْ بُرْءًا

پہلے ان کے قریب سے کیا تو ان میں سے کسی کو دیکھتا ہے ۔ ان کی ہمت ابھی سننا ہے

التصنف

کی بنیادی دہم پہلے پہل پر کسی سے معلوم ہو اگر یہ عقیدہ دنیا میں رہ نہیں سکتا ۔ یا ایضاً للرحمن ان یقنن

صاف بیان میں کر دیا ہو اگر گمانیت مانی جائے تو عقیدہ اُبنیت باقی نہیں رہ سکتا

۲۳۹ یعنی مخلوق کا کمال ہی جبر سے نہیں ہو سکتا بلکہ خود بخود دروہ میں اصل جدیت کر ہی رکھا ہو

۲۴۰ یعنی عاجز و مجبور سب خدا کے حضور اپنی اپنی ذمہ داری کو لیکر آئے ہیں

حق کا مال ہو

نہیں

۲۴۱ یعنی ایک لوگوں کی بخت خود بخود دنیا . . . میں پیدا ہوتی ہے جاتی ہے جیسا کہ ان کی ہمت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے

سے محبت کرتا ہو تو پہلے عالم میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے جو خود محبت زمین میں پھیل جاتی ہے اور یہ قاذون باطل بھی کرتے ہیں

۲۴۲ کے نیک بندے ہوتے ہیں ابتدا میں ان کی مخالفت بھی سخت ہوتی ہے مگر آہستہ آہستہ ان کی محبت دنیا میں پھیل جاتی ہے

۲۴۳ یہاں شاہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کی طرف بھی اشارہ ہو کر ان کی محبت دنیا میں پھیل جاتی ہے

۲۴۴ یہاں خبروں کے لئے ان کے ائمہ و علمائے کرام کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انہوں نے ان کی محبت سے بے شک دلوں میں ان کی

محبت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ قوم بھی ان کو قبول کر لیا اور یہاں تک کہ ان کے دلوں میں اس کو

اسطوتہ شاد رہا کہ ان سے معلوم ہو گا تو

۲۴۵ لکھنا میں جتنا غصہ ہے کہ کثرت کی ایک خاصیت ہوتی ہے کہ ان کے لئے دنیا میں جو کچھ ان کے لئے ہے وہ صرف ان کے لئے ہے

۲۴۶ اس کے کہ یہاں ان کے لئے دنیا میں جو کچھ ان کے لئے ہے وہ صرف ان کے لئے ہے

۲۴۷ لکھنا میں جتنا غصہ ہے کہ کثرت کی ایک خاصیت ہوتی ہے کہ ان کے لئے دنیا میں جو کچھ ان کے لئے ہے وہ صرف ان کے لئے ہے

۲۴۸ لکھنا میں جتنا غصہ ہے کہ کثرت کی ایک خاصیت ہوتی ہے کہ ان کے لئے دنیا میں جو کچھ ان کے لئے ہے وہ صرف ان کے لئے ہے

یکسا

تو ہی ہوتی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے تمہارے لیے دربارِ مکرّم کے نام سے

اس سورت کا نام لکھ جو اور اس میں آٹھ رکع اور ۱۳ آیات ہیں اس کا نام اس کے پہلے مذکور کیا گیا ہے چونکہ نام سے سورت شروع ہوتی ہے اور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے خطاب کیلئے یہ ظاہر کیا گیا کہ نور محمدی اپنے کمال کو پہنچا رہا ہے اور بتائیں وہ ایک ہلال کی طرح نظر آئے اور اسی کمال کا ذکر ہے اس سورت میں ہے پس اس کا نام اس کے معنیوں کو ظاہر کرتا ہے +

اس سورت کی ابتدا ہی کا یہابی کی بشارت سے کی ہے نہ صرف لفظ کے معنیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کی طرف اشارہ کر کے بلکہ اس کے ساتھ ہی صریح انصاف میں یہ بتا کر قرآن مجید میں کتاب نازل کر کے نہیں ہو سکتا کہ اس کا مہبط دنیا میں ناکام ہو وہ عز و کرامت کا یہاب ہو گا پھر اس کے ساتھ حضرت موسیٰ کی بیعت کا ذکر کیا جس کی فرض بھی بتا کر کہ باوجود ساری مشکلات کے جس طرح وہ ربوبی کمال کو پہنچا اسی طرح نور محمدی بھی عز و کمال کو اپنے کمال کو پہنچا ہے۔ حضرت موسیٰ کے ذکر جاری رکھتے ہوئے دوسرے رکع میں ان کے اور حضرت ہارون کے ذوق کی طرف جانیکا تیسرے میں ان کے سادوں سے مقابلہ کر دیا اور چوتھے میں زمین کی طاقت کا ذکر کیا اور اس کا یہابی کے بعد بتا کر جنی اسرائیل اپنے مقام بندے کے کرکھل پستی میں پڑ گئے۔ اور پانچویں رکع میں جس چستی کے انجام کا ذکر کیا اور یہی مسلمانوں کو بتایا اگر وہ بھی بنی اسرائیل کی طرح زینت و نبی کے ظاہری سادوں پر گر گئے تو یہ بات ان کے حاصل مقصد میں روک ہو جائے گی۔ چھٹے رکع میں ذکر قیامت میں بتایا کہ بڑی بڑی روکیں آئندہ ہو جائیں گی اور وہ انسان اور توہیں جو پھاڑوں کی طرح نکلتی ہیں وہ بھی آخر چرخ الٰہی کی گریں گی ساتویں رکع میں بتایا کہ حق و باطل کا مقابلہ ہمیشہ سے رہا ہے اور حق ہی آکر غالب آیا کرتا ہے اور اس کو آدم اور شیطان کے قصے واضح کیا۔ آٹھویں رکع میں بتایا کہ حق کی آخری کامیابی اور ہجرتوں کی سزا و دوزخ اور عیشی ہیں یہ ہو کر رہیں گے اور یہ بھی بتایا کہ اس عذاب کی جو جہنم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین پر نیکو فوجیت کیا ہو گی +

پچھلی سورت میں عیسائیت کے عقاید باطل کی تردید کی تھی اور بتایا تھا کہ یہ عقیدہ ذابیت مسیح جس سے اسلام کو متاثر ہونے کا دنیا میں باقی نہیں رہ سکتا اور سورت کے آخری رکع میں اشارہ کیا تھا کہ رسول اللہ کی محبت آخر کار دنیا میں پھیل جائے گی اس سورت میں اسی معنیوں کی زیادہ توضیح کی ہو چکی ہے کہ قرآن کا لفظ اولاد دنیا میں کسی ناکام نہیں رہ سکتا۔ اور اس کے مخالف اس عذابِ طاقت سے نکل سکتے ہیں جو پہلے کفر میں پر اتار ڈالا گیا اس کی فوجیت بھی بتا دی +

یہ سورت کی ہے اور اس کا نزول بھی ابتدا فی زمانہ سے ہی متعلق رکھتا ہے کیونکہ بنی اسرائیل کے زمانہ نزول پہلے تھا۔ اور حضرت عمر کے اسلام کی تاریخ میں صاف آتا ہے کہ یہی وہ سورت تھی جس کو کون حضرت عمر کا چپٹے اورد کا گانہ ادا کر کے ذکر غلامی کی حیثیت میں دربارِ نبوی میں جا حاضر ہوئے۔ یہ بھی اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت اس وقت لکھی گئی تھی جو موجود تھی پس اس کا نزول بھی پانچویں سالِ ہجرت کے قریب قریب کا ہو گا +



۱  
مختصر علم الکلام  
کتابت احمد علی  
مکتبہ

طَلَبُوا أَنْ نَرْفَعَ أَعْيُنَكَ الْقُرْآنَ لِتَشْفِيَ ۖ أَلَمْ تَكُنْ تَكُونُ لِمَنْ يَشْفِي كُنْزِيلاً

۱۳۳۳ھ میں نے تجھ پر قزاقوں نے غصہ کیا کہ انھوں نے ۱۳۳۳ھ جبکہ یہ امر کے نصیحت پر اٹھتے ہی اس کے بعد ان کا

مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۚ

میں نے      زیچ      اور ہندو آسمانوں کو سجائے تھے اور وہ عین (۲۴)      عرش و قلاب و

لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ وَلَنْ يُغْنِيَ عَنْكَ كَمَلُ ظَهْرِكَ ۖ

اس کے لیے کہ تمناؤں میں ہے اور کہ زمین میں ہے اور جو دنوں کے لیے جو وہ شے کے لیے ہے اور اگر تو پکار کر -

بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَ وَأَخْفَى ۚ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ ۝٨

بات کے توجہ سے بیدار اور اس سے خفی بات کو بھی جانتا ہے۔<sup>۳۲</sup> افسوس کے ساتھ کوئی یہ نہیں۔ اس کے بہت ہی اچھے نام ہیں

۳۷۔ بعض لغتوں میں یا وجہ کی جگہ پر لاجا نا، یعنی اسے مروّج، اور اس کے نگرے رکھنے میں غفلت اور کمال کی طرف

46

نور محمدی کاکمال

اشارہ جو اور روح المعانی میں باب الاشارہ میں ہر کلمہ کے بعد چودہ ہیں اور یہ مرتبہ بدریہ کی طرف اشارہ ہے (د) یا یہ کہ نور

چودھویں سال اور  
چودھویں صدی

ٹھیک اپنے چودھویں سال میں یوں کمال کو پہنچا کہ اس کی قبولیت کو استحکام حاصل ہوا اور اس کے مخالفوں کی قوت و کثرت

ٹوٹ گئی کیا عجب ہر کہ چودھویں صدی میں پیرایک دفعہ یہ نوزخ بری ہوں کے شام کی کوشش کی گئی اچھا سہرو بدر ہر کہ چھپکے

۲۰۴۴ شادی و سہاگہ: خدیجہ دیکھ ۱۵۰۴ء اور اس کے بعد اس کے باطن سے با اعانت آئے۔ ۱۵۰۴ء میں اس کے

ہے کہ اتنی بڑی عظیم الشان اور کامل کتاب اللہ تعالیٰ نے اسے معجزہ بنا کر

اصول میں ناکام ہو جس کیلئے وہ کتاب نازل کی گئی ہو۔ بالفاظ دیگر کتاب اس لئے نازل کی کہ کرم مخلوق اسی کو حیات پر لاسکو

کامیاب و کوشش

اس لئے یہ لازمی ہو کہ تم کا سیاب بھی ہو۔ چونکہ چھلی سیرت کے آخر پر ایک سخت جھلکاؤ تو تم کا ذکر کیا تھا اس لئے اب شخصی دریا

۲۰۴۴ھ غنیاء کی جمع ہو اور علیہا اعلیٰ کی تائید ہو اور یہاں مراد ہو کہ اس عالم کی نسبت وہ اشرف اور افضل ہے (۱)

۱۳۵۰ ہجری۔ اہل میں ٹیل سنی کو کہتے ہیں محدث میں ہر فاذا اكل الثريد من العطش، ایک کتاب یا س کی طرح

لیبل سی چاپ رٹا تھا دل، اور اسی مادہ سے شریعت پر کھڑی تھی

سے مراد ہر زمین کے اندر اور مفسرین نے لکھیں ساتویں زمین اور لکھیں چھٹا مراد لیا ہوا ہے۔

14



کے دل میں بھی نہیں آیا۔

اخفی







فَاَذَاهُ حَيْثُ نَسْنَعُ ۝ قَالَ خُنْهَا وَلَا تَحْشَىٰ سَنُعِيدُهَا سِيَرَهَا ۲۱

تو کیا دیکھا کہ وہ سہ پہر کو کہلا کر نکلتا تھا کیا اسے کچھ نہ تھا۔ ہم اس کی پہلی حالت پر

الْأُولَىٰ ۖ وَافْتَمَرْنَا بِكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجُ بَيْضًا مِّنْ غَيْرِ سَوَادٍ ۲۲

پہلی حالت پر ۲۲ اور اپنے اڈے کو اپنے پہلو سے نکالتا تھا ۲۲

اُخْرَىٰ ۖ لِلرِّيَاسِ مِنَ الْبُكْرِ ۖ اِذْ هَبَّ رِيحٌ فَذُوقْ ۲۳

دوسری حالت پر ۲۳ تاکہ تم بچے بہت بڑے نکالو جس سے تم کو بکریوں کی طرف جاکر وہ دھسے مل گیا ہے۔

۲۱ کی حالت میں جسے کیڑوں کے سوال اور پھر نہ رہیدہ کی اس کا جواب بھی ہو سکتا ہے یہاں دہی کے دو بیان حضرت موسیٰ کو پتہ آ گیا ہے جو جیسے آنحضرت معلوم کر جب دہی ہوتی تو دہی کی حالت دہی میں آپ کے تین یا بفرمایا یا ماننا بتا دیتی ہے

۲۲ احیاء سانپ کو کھتے ہیں اور یہ حیاء یعنی زندگی سے شقی ہو جو ہم اپنی زندگی کے طول کے دل، اور پھر بڑے دہی کی اس کا استعمال ہوتا ہے ذرا کریم میں تین جگہ یہ ذکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو دہی کی اور عصا ڈالنے کو کہا تو وہ سانپ بن گیا ایک بیان اور اس کے جیتے کہا ہے دوسرا (الفتح ۱۰۱) میں دوسرے (القصص ۲۱) جہاں دونوں جگہ سے جاتا ہے اور جہاں ایک سانپ کو کھتے ہیں اور دوسرے جگہ یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ نے زحون کے ساتھ عصا ڈالا تو وہاں دونوں جگہ شبان کا لفظ ہے یعنی اڈوں والہ لفظ (۱۰۶) اور (الشعرا ۲۷) اور اس طرح کے مقابلہ پر جہاں ڈالنے کا حکم ہے تو وہاں ان دونوں میں سے کوئی ایک لفظ اختیار نہیں فرمایا صرف یہ فرمایا جو کہ صحاح میں ہے بنا یا تھا عصا سے نکل گیا (الاحکام ۱۱۷) (طہ ۱۹) (الشعرا ۱۰۶) یہ فرق یاد رہے کہ یہ ہو سکتا ہے ظاہر ہو کہ جب حضرت موسیٰ کو ایسے عصا کا سانپ دینا دیکھا گیا ہے تو یہ چیز وہ نہیں کہ بزرگ عمر کی ضرورت منکر کھتے ہو رہی ہے اور حضرت موسیٰ منکر نہ تھے نہ یہ تباہ ہو کہ اس عصا میں یہ خاصیت ہو کہ جب ڈالا جائیگا تو سانپ بن جائیگا۔

کیونکہ حضرت موسیٰ کی ساری زندگی میں سوائے زحون کے مقابلہ پر سانپ بننے کا ذکر نہیں کیا بلکہ خود سوا ح کے مقابل پر بھی حضرت موسیٰ نے عصا میں ڈالا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کیلئے دہی نہیں ہوتی پس ہر جگہ پر عصا ڈالنے اور اس کے سانپ بننے کی ایک فرض ہے اور حضرت موسیٰ کو اپنے ظہر اس کیفیت کے دکھانے کا مشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی قوم کو اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا اور زحون کے مقابل پر اڈوں دینا ہے کا یہ مشا یہ کہ آپ کی جماعت اسے اور اس کی اولاد کو کھا جائے گی اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ عصا سانپ یا اڈوں نہیں بنا تھا بلکہ یہ مطلب ہو کہ سانپ یا اڈوں دینے کے بیچے یہ ضرور تھا

۲۲ سے سیرت پر ۲۲ سیرت پر ۲۲ نام ہے اور یہ حالت وہ حالت ہے جس پر انسان جو قدرتی ہو یا انسانی حاصل ہوتی ہے جو جیسے کہا جاتا ہے اس کی سیرت اچھی ہو اس کی سیرت بری ہے اور یہاں طرد ہو اس کی پہلی سیرت نکڑی ہو رہنے کی حالت (دعا) ہے

اس سے معلوم ہوا کہ عصا کے سانپ ہونے کی حالت محض ایک وقتی حالت تھی ۲۳ طہ ۲۳ لفظ یہاں میں آیا تھا البکر کی معنی بول بھی کر لگتے ہیں کہ یہی بڑی نشانیاں ہیں جو ہم تمہیں دکھانا چاہتے ہیں مگر میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ یہ نشانیاں جو ہم نے دکھائے ہیں اسلئے دکھائے ہیں تاکہ اس سے بھی بڑے نشان تمہیں دکھائیں اور اس سے بڑے نشانوں سے ملادہ ہو یہاں خلیفہ ہے جس کی طرف ان نشانات میں اشارہ تھا

حیۃ

حضرت موسیٰ کے عصا کا اڈے کے ذریعہ سے سانپ بن گیا اور اس کے جیتے کہا ہے دوسرا (الفتح ۱۰۱) میں دوسرے (القصص ۲۱) جہاں دونوں جگہ سے جاتا ہے اور جہاں ایک سانپ کو کھتے ہیں اور دوسرے جگہ یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ نے زحون کے ساتھ عصا ڈالا تو وہاں دونوں جگہ شبان کا لفظ ہے یعنی اڈوں والہ لفظ (۱۰۶) اور (الشعرا ۲۷) اور اس طرح کے مقابلہ پر جہاں ڈالنے کا حکم ہے تو وہاں ان دونوں میں سے کوئی ایک لفظ اختیار نہیں فرمایا صرف یہ فرمایا جو کہ صحاح میں ہے بنا یا تھا عصا سے نکل گیا (الاحکام ۱۱۷) (طہ ۱۹) (الشعرا ۱۰۶) یہ فرق یاد رہے کہ یہ ہو سکتا ہے ظاہر ہو کہ جب حضرت موسیٰ کو ایسے عصا کا سانپ دینا دیکھا گیا ہے تو یہ چیز وہ نہیں کہ بزرگ عمر کی ضرورت منکر کھتے ہو رہی ہے اور حضرت موسیٰ منکر نہ تھے نہ یہ تباہ ہو کہ اس عصا میں یہ خاصیت ہو کہ جب ڈالا جائیگا تو سانپ بن جائیگا۔

سیرت



إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يٰمُوسَىٰ ۝ وَلَقَدْ مَنَّآ

بَنِيَّ إِسْرٰٓءِٓلَ بِرَحْمٰتِنَا ۖ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ اٰتِیْنَ بَعَثْنَاهُمْ فِيْهِمْ رَحْمٰتِنَا ۖ وَفَضَّلْنٰهُمْ

عَلَيْكَ مَرَّةً اٰخَرٰی ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

تَجَرَّبَ وَفِيْكَ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

التَّابُوْتُ فَاَقْبَلْتُ مِنْهُ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

وَلَا تَقْبَلُ مِنْهُ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

وَعَدُوْلَهُ ۚ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ حَبْلَ مَنِيٍّ ۚ وَلِتَضَعُ عَلَىٰ عِيقِكَ اِذَا

اَنْزَلْنٰكَ مِنْهَا ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

تَمَيِّضُ اَخْتِكَ تَقُوْلُ هَلْ اَدْلٰكُمُ عَلٰی مَنْ يَّكْفُلُهُ ۚ

تَمَيِّضُ اَخْتِكَ تَقُوْلُ هَلْ اَدْلٰكُمُ عَلٰی مَنْ يَّكْفُلُهُ ۚ

۱۳۶۔ سؤل۔ فعل ہونی مفعول ہونی سؤل اور رسال کیلئے کیجھو ۱۳۷۔

۱۳۷۔ اِنَّا اَوْحٰی اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

۱۳۸۔ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

۱۳۹۔ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

۱۴۰۔ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ ۚ اِذَا اَوْحَيْنَا اِلٰی اِمَامِكَ مَا يُؤْمِرُ ۚ اِنْ اَقْبَلْتُ مِنْهُ

سؤل

فذل

یم

صنم

عی

عربی کی رو سے

فَرَجَّكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّعَيْنَهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَكَأَلَّتْ نَفْسًا فَنَجَّكَ مِنَ

سوہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لڑا دیا تاکہ اس کی آنکھ خنڈی رہو اور وہ غم نہ کرے۔ اور تو نے ایک شخص کو ماشاء سوہم نے تجھے

الْغَمْرَ وَفَسَّكَ قُتُونًا ۖ فَلَيْسَتْ سِينِينَ فِي أَهْلِ مَدِينٍ ۖ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ

غیر مذکور اور ہم نے تجلیوں کی تصویریں بنائیں پھر تو دین کے لوگوں میں کئی سال رہا  
پھر تو اے مومنے ایک

قَدْ رَلَّوْهُمُ وَأَصْطَنَعْتَ لِنَفْسِكَ ذِمَّةً وَأَخْلَكَ بِالْبَيْتِ وَالشَّيْءِ ذِكْرِي

۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۴ء کے درمیان خلیج فارس میں بنایا گیا ۱۶۰ کلو میٹر لمبا فیوڈرل آئیلنڈ کے علاقہ جات اور بحرہند کی فیوڈرل آئیلنڈ کے علاقہ جات

شہنائی کے حضرت موسیٰ پر محبت دلائے ہیں یہ بتایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بت قلب میں پہلے سے ہوتی ہے حضرت موسیٰ کی محبت نہیں بلکہ جس قسم کے الفاظ سب ہی انبیاء پر صادق آتے ہیں خود ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے محبت دلائل بھی تھے ان کوئی دل دھماکا آپ کی محبت سے خالی ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ میرے سامنے تو اچھا بنا جائے ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنیائے سکے پر پوش کے سامان بھی ایسے ہیہ افراد تیار ہو کر ان کی تربیت پہنچ کر وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے منصفہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ان میں کوئی نیکوئی ثابت پیدا ہونے نہیں دیتا جو ان کے تینہ حصے کے خلاف ہو وہ گوہر اللہ تعالیٰ کے حضور پر پیش پائے ہیں گویا ہر فرد کیسے ہی ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ و فرشتوں کے فضل سے بھی ان کی پرورش ہی اعلیٰ درجہ کے معیار پر کیا گیا ہے یہ بھی انبیاء کی محبت پر دلیل ہے

۱۱۔ فتونا - یا مصدر جو اصول کے ذریعہ پر یافتگی کی وجہ سے یعنی طرح طرح کے اہل - یا فتقہ کی وجہ سے یعنی طرح طرح کی کالیفیت

۱۲۔ اور اس غیب کھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتق یا کوکھ میں ڈالنا محنت کے طریق پر ہوتا ہے جو طرح طرح سے کون گھس کر ڈالا جاتا ہے اور یہاں ہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حضرت موسیٰ کو طرح کی کالیفیت میں ڈالا تاکہ آپ اس منصب پر گہر سے پہلے سے اہل ہو جاسکے

۱۳۔ یا ب کا کوہر ناما مقدر تھا اور کوئی نیکوئی نہیں تھے کالیفیت میں ڈالنا لگتا ہے کہ

علی قدسہ قدسہ نے فریق کو کہا کہ اب جب ایک چیز دوسری کے موافق ہو رہی ہے تو اس سے علی قدسہ سے مراد جو حضرت موسیٰ کا  
یعنی مسافر و غائب کا اس انداز میں ہونا کہ وہ اپنے غیور و دل علی کا بھی اپنے پیچھے اور بعض سے قتل و کربانی کا دیکر بیکار و  
لئے ہے یعنی اس زمانہ کو پہنچ گیا جس میں انبیاء و مریدی نازل ہو رہی ہیں ۔

حضرت موسیٰ کو آپس میں سے آپس پیدا دینے کا ذکر ملتے کیلئے معلوم ہو کر وہی اسی راستہ پر بھی نہیں ڈالتے جس کا نتیجہ  
ملکت ہو بلکہ ظاہر ملکت کے سامان بھی معلوم ہوتے ہیں تو ان کا نام اچھا ہوتا ہے +

۱۳۶۷ اصطلاح کیلئے یکھو ۱۳۶۷ نفسی اپنی ذات کیلئے، سطلے کا کیا یاد دہانہ تعالیٰ کا نام ہی دیتا میں پیلے سے ہیں اور نیکی کو  
 پاکیزگی کی تعلیم دیتے ہیں چنانچہ حضرت ابن عباس سے اس کے منہ سے یہی اپنی وحی اور رسالت کیلئے دیا پس معلوم ہوا کہ انبیاء  
 کی زندگی میں خدا کیلئے جی بڑا اور وہ تمام اوصاف نفسانی سے پاک ہوتے ہیں ۔

۳۰۶۵۔ تینیا۔ وہی سے ہر جس کے معنی ضعف۔ فقرہ عاجز آ جانا تھک جانا ہیں۔ (دل)۔ +

حالانکہ دہر دگر صرف حضرت موسیٰ کا تھا مگر یہاں دونوں کو خطاب ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیانی واقعات بہت سے چھوڑ دیئے ہیں باحضرت آدمون کو اللہ تعالیٰ نے غنیمت بھی مطلع فرمایا ۔







۳۳  
عزیزت مری اود  
سودا ملاک

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۚ وَلَقَدْ آدَيْنَا ۵۶

اسی زمین سے پہلے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں ڈھونڈا اور اسی سے تمہیں دوسری دفعہ نکالے گا۔ اور پہلے اسے اپنے ملک سے

اٰیْتًا كَلٰھَا فَاٰتٰی ۚ قَالَ اٰخِذْنَا الْخُرْجَانِ مِنْ اَرْضِنَا یَسْخَرُكَ ۵۷

نشان دکھائے گا کہ اس نے جھٹکا یا اور اٹھا لیا ہے کہ اسے مری کیا تو ہمارے پاس تو کہ اپنے جا دوسے زمین اپنے ملک سے

یَوْمَ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَكَ لِمِیْهِمْ مَّوْعِدٌ ۚ فَاٰجَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا تُخْلَفُ ۵۸

نہال دے سو ہم ہی ضرور تیرے پاس پہنچے گا یا دولا خلیق سو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدہ ہے پھر جس کی نہ فرمات

فَخُنَّ وَلَا اَنْتَ مَكَانَا سُوٰی ۚ قَالَ مَوْعِدُكُمْ ۵۹

وہی کریں اوندہ تو ہمارے مکان میں رہیں، خلیق کیا تمہارا وعدہ کھلت

ملک کا ناکہ۔ تو سے جو دلا دلاؤ ایک برتن ہی اور اس کے معنی پہنچے یا دفعہ ہیں اور تارۃ اخری کے معنی کے ہیں پہلے بعد مقررہ

سب انسان زمین سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور زمین میں ہی لوٹ کر جاتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہو اور دوسری مرتبہ زمین سے پہلے

کیا جانا کا خاصہ ہے کہ انسان کے وہ اعمال جن سے اس کی دوسری زندگی پیدا ہوتی ہو اسی زمین پر ہی ہوتے ہیں نہ اس

باہر اور صحیح تو یہ ہے کہ پہلی مرتبہ زمین سے پیدا کیا جاتا ہی کسی مراحل سے قطع میں آتا ہو اور یہ نہیں ہوتا کہ ایک مٹی کا بت بنا کر

کھڑا کر دیا جائے بلکہ اس مٹی سے نباتات و پھل پیدا ہوتے ہیں جنہیں حیوانات کھاتے ہیں اور انسان بھی پھر ان فساد کا کھاتا

اور خلاصہ وہ پیچھے جس سے ہر انسان کی پیدائش کی ابتدا ہوتی ہو دوسری زندگی میں اس کے گزرنے کی، لیکن طریقہ پر

پاکسی ہوگی یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ یہ دوسرے عالم کے متعلق ہے

۵۷۔ انسان تو صرف دوسری تہ یعنی عضا اور بدن بیضا و کرنا باقی نشان اس واقعہ کے بہت بعد دکھائے گئے ہیں اس لیے

نشانوں یا آیت میں علاوہ سجز کے دلائل و دیناں بھی داخل ہیں جو حضرت موسیٰ نے بیان کئے ہیں کہ وہ اپنی آیات

کا ذکر کرتی جو دلائل حضرت موسیٰ نے توحید باری تعالیٰ پر دیے ہیں۔ اور یہ قابل غور ہے کہ یہاں فرعون اور حضرت موسیٰ کی

صورت کشمکش کا ذکر ہے اور حضرت موسیٰ کی دلائل کا جو ہستی باری اور معرفت وحی پر دیے ہیں اور فرعون کے سامنے عضا دلائل

بامقید آتے تھے کہ یہاں مطلق ذکر نہیں اور انہیں دلائل کو یہاں آیات کہا ہے اور اسی کا نام فرعون نے سمجھ لیا ہے جیسا کہ

تارۃ

انسان کی پہلی اور دوسری  
پہلی کی پہلی اور دوسری  
پہلی

صورت موسیٰ کی دلائل

فرعون کا تختہ پھینک  
پہلی پہلی پہلی پہلی

۶۰ یَوْمَ الزَّيْنَةِ وَأَن يُخْشِرَ النَّاسُ مَعِيَ قَوْلِي فَرَعُونَ فِجْمَةً كِيدَهُ تَنَزَّاعِي

جن کا دن ہو اور یہ کہ لوگ ہاٹ کے وقت حج پر جانیں لگے ۲۔ سرفزون پر گیا اور اپنی مردوں کو بچا گیا پھر آیا ۲۰۶

۶۱ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ وَيَدُّكُم لَا تَقْفَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذَّبْتُمْ بِالْحَقِّ فَمَتَّعْتُكُمْ بِعَذَابٍ وَ

موسے نے انہیں کہا تم پر انوس اللہ پر جھوٹ نہ بناؤ وہ نہ تمہیں عذاب کے ناکارہ نہ گا اور

۶۲ قَدْ خَابَ مِن آفَاتِنَا فَنَادَوْا آلَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاسْأُوا الْبَنِيَّ قَالُوا لَٰن هَٰذَا بَنِي سَعْدٍ

جڑوا کر کے پھٹا مار دیتا ہو تب انہوں نے اپنے مہمانوں کو پوچھا کیا اور پوچھا کہ کوئی تمہارا ۲۰۷ انہوں نے کہا یہ وہ جاہل اور گمراہ

يُرِيدُونَ أَن يُخْرِجُوكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسَعْرِ هِمَا وَيَدِّ هِمَا لِيُقَاتِلَكُمُ الْمَثَلِ

چاہتے ہیں کہ اپنے جاہل سے جیتیں تمہارے ملک سے نکالیں اور تمہارے اعلیٰ درجے کے طریقہ کو دور کریں ۲۰۸

یوم الزینۃ میں مراد وہ دن ہے جس میں لوگ زینت کرتے ہیں اور یہ زور زور کا بیانیہ لڑائی اور جنگ کا دن ہو سکتا ہو

موسیٰ نے کہا کہ تمہاری بات کو مانا اور دن کا امتداد ہو اور اس وقت کو بھی جب دھوپ پھل جائے مٹی کھتے ہیں اپنی پاٹ کا وقت اور مٹی پھنی کے معنی ہیں دھوپ کے سامنے ہونا اور ان کا لفظ زینا یا زینا یعنی ۱۹۹ سیر سے کا وقت مقرر کرنا بتانا ہو کہ یہ حج بہت دیر تک رہتا تھا اسلئے سیر سے لوگوں کو جمع کیا گیا

۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴

فَاجْبِعُوا لَكُمْ دَمَكُمْ ثُمَّ افْتَوَصَفُوا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ۚ قَالُوا ۖ

اسنے اپنی تدبیر کو بخیر کر دیا۔ پھر صف بانصاف آؤ اور آج وہ کامیاب ہو جائیگا جو اپنی جانتا ہوگا۔ انہوں نے

يُمُوسِي أَمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَآمَنَ أَنْ تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ۚ قَالَ بَلْ أَلْقَوْنَا

اسے موسیٰ کہا تو ڈالے گا یا ہم پہلے ڈالیں گے وہ اسے کہتا ہے کہ تم پہلے ڈالو تو انکی

جِبَالَهُمْ وَعِصِيَهُمْ نَحْنُ إِلَهُهٖ ۚ قَالُوا لَنْ نَبْرَهُمْ ۖ

ہمیں اور انھیں انکے جادو سے اسے ایسا خیال ہوا کہ لوگ یہ وہ دوسری ہیں۔ ۲۰۸۲

طریقہ - طرف - طریقہ ۱۔ اہل میں صہب کی طرح ہر طرف ایک چیز کے دوسری پر پھانے لگنا جانا، بتوانا ہی کو طریقہ رستہ کو کہتے ہیں کہ ایک  
اسے چروں سے روکنا جانا ہوا ہر ایک مسلک پر ہونا جانا، چوں کو نشان اختیار کر کے اچھا ہو یا برا اور یہاں طریقہ سے مراد  
ایسا ہی مسلک یعنی مذہب ہو۔

میشل - مشل کیلئے دیگر مشل و مشل ۱۲ اور آتش کے معنی ہیں وہ چیز جو افضل اور اقبال الیٰ الخیر چیزوں سے زیادہ ہوا چہر  
اور مائیل القدم بہترین لوگوں کو کہا جاتا ہوا اذہول مثلہم طریقہ ۱۱ اور مشلے ہی سے تاثیر ہونا طریقہ سے مراد کا  
مذہب اور ان کے رسوم و رواج ہیں جنہیں وہ حضرت موسیٰ کے مذہب کے افضل قرار دیتے ہیں۔

۲۰۸۱ استعلا - استعلا کے معنی طلب علویٰ یعنی دوسروں سے اونچا یا بلند ہونے کی خواہش اور یہ علو مذہب ہی ہو سکتا ہے  
اور طلب مغت یا بلند ری مرتبہ بھی اس سے مراد ہو سکتی ہے اور یہاں دونوں باتیں مراد ہو سکتی ہیں دفعہ ۱۱ بعض سے مراد کیا  
یعنی غالب رہا۔

۲۰۸۲ خیل - صورت مجرودہ کو کہتے ہیں یعنی صرف ایک صورت کو، جیسے وہ صورتیں جو خواب میں نظر آتی ہیں یا شیش میں  
یا کسی چیز کا شبہ ہونے کے اور وہ دل میں آجاتی ہیں پھر ایک صورت پر ہونا جانا چوں کا تصور کیا جائے اور خیال کسی چیز کے  
خیال کی صورت کا دل میں آنا ہو دفعہ ۱۱

اعمال ۱۱۹۰ میں صرف یہ ذکر ہے کہ لوگوں کو مرعوب کر دیا اور ان کی آنکھوں کو دھوا دیا۔ یہاں حضرت موسیٰ کا ذکر ہے کہ آپ کو  
وہ یہاں وغیرہ دوڑتی ہوئی خیال میں گزریں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ساحرہ نے رسیوں کی تلبا دہیت کر دی تھی اور وہ فی الواقع  
دوڑتے نہیں بلکہ صرف ان کی چاٹ کے اور دھوا دیا ہی سے حضرت موسیٰ کو بھی یہ خیال گزرا کہ یہ دوڑ رہی ہیں پس یہ صحن چالاک  
اور دھوا دیا ہی تھی جس طرح تل بھی شیعہ بانگیتے ہیں ساحروں کی رسیوں اور لاشیوں کا فی الواقع سانپ بننا قرآن شریف میں  
ذکر نہیں بعض مفسرین نے اس شیعہ بازی کی کچھ تفصیلات بیان کی ہیں کسی نے کہا جو ان میں بارہ چھوڑا تھا کسی نے کہا نیچے آگ جلا  
تھی یہ سب بے ضرورت باتیں ہیں جو تفصیل کو اللہ تعالیٰ سے چھوڑ دیا ہو اس کی کہیں ضرورت نہیں اور اس قسم کی شیعہ بازیوں میں  
عام ہیں کسی شخص کو بھی بھلائی ضرورت نہیں ماری ہوگی شیعہ بازیوں کے کھاتے رہتے ہیں۔ اور حضرت موسیٰ کا خیال ایسا ہی ہے  
جیسے آج بھی کوئی بہن مگر شیعہ بازی دیکھ کر خیال کرے گا یہ نہیں لکھا کہ حضرت موسیٰ کو یقین ہو گیا تھا۔

طریقہ - طرف - طریقہ

۱۔ مشل - مشل

استعلا

خیال

تخیل

سورہ کی صلا  
سابقہ میں بھی  
پھر شیعہ بازی تھی

۶۸ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَىٰ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ

ہم نے اسے اپنے دل میں خوف معلوم کیا ۲۰۸۳ ہم نے کہا ڈر نہیں یقیناً تو ہی غالب ہے

۶۹ وَالَّذِي مَرَىٰ بِمَيْدِكَ تَلَقَّفَ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ بَهِيمٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُ

اور جو تیرے واسطے لاکھ میں چڑھا دے جو انہوں نے بنایا جو وہاں جا چکا انہوں نے صرف جادو کر کے چال بنائی جو جادو کر کے جانتے

۷۰ جِثْتُ أَلَىٰ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سِجِّدًا قَالُوا الْمَنَارِبُ هَارُونَ وَمُوسَىٰ قَالَ لِمَنْتُمْ لِقَبْلِ

جو آخر وہ کہتے تھے ہمیں جادو کر کے ہیں اگر کھٹے کھٹے ہم ارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے تو فرود چکا کہ تم اس پر ایمان لائے

۷۱ أَنْ أَدْنَىٰ لَكُمْ إِنَّهُ لِكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السَّحْرَ فَلَا تُطِيعُنَّ آيَاتِي يَكُ وَأَعْلَمُ

کہ میرے نہیں اجازت دوں یقیناً وہ تمہارا بڑا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھا دیا سو میں فرود تمہارے آیت اور تمہارے پاؤں پر

۷۲ مِنْ خِلَافٍ وَلَا وُصَلَتُكُمْ فِي جُدُورِ الْخَلِّ وَلَتَعْلَمُنَّ إِنَّا كَاذِبُونَ

اور اس کے خلاف اور تمہیں کھجوروں کے تنوں میں صلیب دوں گا اور تم جان لو گے ہم سچے کون زیادہ سخت اور میرا پادشاہی

۷۳ قَالُوا لَنْ نُؤْمِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ الَّتِي فَطَرْنَا قَافُضًا أَنْتَ

انہوں نے کہا ہم تجھے سپر تاج دینے کے جودانی سے ہمارے پاس آچکا اور اس پر جس نے ہمیں پیدا کیا سو تو حکم کر جو حکم کرنا چاہے

۷۴ قَافُضًا إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَوةَ الدُّنْيَا إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِنَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَاتِنَا

ہم تو مرتد اس دنیا کی زندگی کے متعلق ہی حکم دے سکتا ہے ہم اپنے رب پر ایمان لائے تاکہ وہ ہماری خطا ہمیں بخش دے

۷۵ وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السَّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ إِنَّهُمْ نَاقُوتُ رَبِّكَ

اور وہ جادو بھی جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا اور اللہ ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے کہ جو کہ چاہے رکے حضور

مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَعَلَهُمْ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ

مجرم بن جائے گا تو اس کیلئے وہ دفن ہے وہ نہ اس میں مرے گا اور نہ زندہ ہی ہو گا ۲۰۸۴

۲۰۸۳ یہ خوف اس کے لئے تھا کہ لوگ دھوکا نہ کھا جائیں اور اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کی ابتدا بتایا انت الاعطال یعنی تمہارا غلبہ کھٹے ہو گا

اور کسی قسم کا دھوکا باقی نہ رہے گا

۲۰۸۴ مجرم بن کر موت نہیں کہہ سکتا کہ انسان دھوکے سے چھوٹ جاتا ہے اور وہاں حیات یعنی زندگی بھی نہیں اس کے اصل زندگی قضاہ ہوا تھا عاقل لایحییٰ کہہ اور وہ اہل ناکر کی سر نہیں اور یا اس کے گروہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہم سب کے اور زندگی ان تمام











قَالَ يَهْرُفُنْ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ۚ اَلَا يَتَّبِعُنْ اَوْفَصَيْتَ اَمْرِي ۚ

دوست! کہا اسے امدن کس چیز نے تجھے روکا جب تھے نہیں دیکھا تھا اگر وہ ہر گز نہ تھے میری اتباع نہ کی تو کیا تو نے میری حکمت کو نہ مانا؟

قَالَ يَا بَنُو قَوْمٍ لَا نَأْخُذُ بِالْحَيَاتِي وَلَا بِرَأْسِي اِنِّي خَشِيتُ اَنْ تُقُولَ فَرَّقْتَ

کہا میری ایک بیٹی میری ڈاڑھی اور میرا سر نہ پکڑو اور میری جان نہ لے لو میں ڈرتا تھا کہ تم کہو کہ تم نے میری بیٹی اور میری جان کو جدا کر دیا

بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي قَالَ لِمَا خَطَبْتُكَ يَسَارِي قَالَ بَصُرْتُ بِمَا

میں نے فرقہ ڈال دیا اور میری بات کا پاس نہ کیا اور میں نے کہا اسے سامری تیرا کیا معاملہ ہے اس نے کہا میں نے کچھ دیکھا

لَوْ يَصْرُوْا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّيْتُ لِيْهِ

جو جو لوگ نہیں جانا پس میں نے رسول کے نقش قدم کے کچھ چل کیا پھر اسے پسینہ پادور دیا یہی چیزوں نے مجھے دیکھا کہ اچھا کر کیا ہے

۱۳۴۹ اتبار ذکر کرنے سے مراد یہ ہر حال میں حالت میں نہ ملے وہ کچھ کیوں نہ کیا جو میں کرتا اور بعض کے نزدیک یہ مراد ہر کرتا تو ان کو

کوسا فہر کچھ ہر شے کے پچھے رہتے ہوئے کسی کچھ کیوں نہ لیا۔ لہذا بعض نے زیادہ صاف میں اور مطلب یہ ہر کوئی لوگوں سے عقل قطع کر دیتا یا ایسا نہ دے دے کہ تو راہی سزا دیتا یا سختی سے روک دیتا

۱۳۵۰ ۱۳۵۱ حضرت امدن کو یہ خیال تھا کہ اگر انہوں نے سختی کی تو وہ میں نے سزا دے چاہیگا کہ اگر وہ مراد گروہ اور ان کے سر پر بہت زبردست تھے جیسا کہ اعراف میں ہر کا دواقتوں

۱۳۵۲ ۱۳۵۳ قبضہ قبضہ دیکھو غلط فہمی آگئے سے دیکھا مراد ہر وقت ہے اُٹھنا اور جب طلب کی قوت ملے کہ ذکر ہو

تو کہتے ہیں اُٹھنا اُٹھنا اور قبضہ قبضہ اور قبضہ قبضہ میں یعنی آگئے سے دیکھو کیونکہ بہت ہی کہہ سکتا ہے ہر جہنگ کہ اس کے ساتھ قدرت قلب بھی نہ ہو

۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷ ۱۸۲۸ ۱۸۲۹ ۱۸۳۰ ۱۸۳۱ ۱۸۳۲ ۱۸۳۳ ۱۸۳۴ ۱۸۳۵ ۱۸۳۶ ۱۸۳۷ ۱۸۳۸ ۱۸۳۹ ۱۸۴۰ ۱۸۴۱ ۱۸۴۲ ۱۸۴۳ ۱۸۴۴ ۱۸۴۵ ۱۸۴۶ ۱۸۴۷ ۱۸۴۸ ۱۸۴۹ ۱۸۵۰ ۱۸۵۱ ۱۸۵۲ ۱۸۵۳ ۱۸۵۴ ۱۸۵۵ ۱۸۵۶ ۱۸۵۷ ۱۸۵۸ ۱۸۵۹ ۱۸۶۰ ۱۸۶۱ ۱۸۶۲ ۱۸۶۳ ۱۸۶۴ ۱۸۶۵ ۱۸۶۶ ۱۸۶۷ ۱۸۶۸ ۱۸۶۹ ۱۸۷۰ ۱۸۷۱ ۱۸۷۲ ۱۸۷۳ ۱۸۷۴ ۱۸۷۵ ۱۸۷۶ ۱۸۷۷ ۱۸۷۸ ۱۸۷۹ ۱۸۸۰ ۱۸۸۱ ۱۸۸۲ ۱۸۸۳ ۱۸۸۴ ۱۸۸۵ ۱۸۸۶ ۱۸۸۷ ۱۸۸۸ ۱۸۸۹ ۱۸۹۰ ۱۸۹۱ ۱۸۹۲ ۱۸۹۳ ۱۸۹۴ ۱۸۹۵ ۱۸۹۶ ۱۸۹۷ ۱۸۹۸ ۱۸۹۹ ۱۹۰۰ ۱۹۰۱ ۱۹۰۲ ۱۹۰۳ ۱۹۰۴ ۱۹۰۵ ۱۹۰۶ ۱۹۰۷ ۱۹۰۸ ۱۹۰۹ ۱۹۱۰ ۱۹۱۱ ۱۹۱۲ ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ ۱۹۱۵ ۱۹۱۶ ۱۹۱۷ ۱۹۱۸ ۱۹۱۹ ۱۹۲۰ ۱۹۲۱ ۱۹۲۲ ۱۹۲۳ ۱۹۲۴ ۱۹۲۵ ۱۹۲۶ ۱۹۲۷ ۱۹۲۸ ۱۹۲۹ ۱۹۳۰ ۱۹۳۱ ۱۹۳۲ ۱۹۳۳ ۱۹۳۴ ۱۹۳۵ ۱۹۳۶ ۱۹۳۷ ۱۹۳۸ ۱۹۳۹ ۱۹۴۰ ۱۹۴۱ ۱۹۴۲ ۱۹۴۳ ۱۹۴۴ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ ۱۹۴۷ ۱۹۴۸ ۱۹۴۹ ۱۹۵۰ ۱۹۵۱ ۱۹۵۲ ۱۹۵۳ ۱۹۵۴ ۱۹۵۵ ۱۹۵۶ ۱۹۵۷ ۱۹۵۸ ۱۹۵۹ ۱۹۶۰ ۱۹۶۱ ۱۹۶۲ ۱۹۶۳ ۱۹۶۴ ۱۹۶۵ ۱۹۶۶ ۱۹۶۷ ۱۹۶۸ ۱۹۶۹ ۱۹۷۰ ۱۹۷۱ ۱۹۷۲ ۱۹۷۳ ۱۹۷۴ ۱۹۷۵ ۱۹۷۶ ۱۹۷۷ ۱۹۷۸ ۱۹۷۹ ۱۹۸۰ ۱۹۸۱ ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹ ۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹ ۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹ ۲۰۵۰ ۲۰۵۱ ۲۰۵۲ ۲۰۵۳ ۲۰۵۴ ۲۰۵۵ ۲۰۵۶ ۲۰۵۷ ۲۰۵۸ ۲۰۵۹ ۲۰۶۰ ۲۰۶۱ ۲۰۶۲ ۲۰۶۳ ۲۰۶۴ ۲۰۶۵ ۲۰۶۶ ۲۰۶۷ ۲۰۶۸ ۲۰۶۹ ۲۰۷۰ ۲۰۷۱ ۲۰۷۲ ۲۰۷۳ ۲۰۷۴ ۲۰۷۵ ۲۰۷۶ ۲۰۷۷ ۲۰۷۸ ۲۰۷۹ ۲۰۸۰ ۲۰۸۱ ۲۰۸۲ ۲۰۸۳ ۲۰۸۴ ۲۰۸۵ ۲۰۸۶ ۲۰۸۷ ۲۰۸۸ ۲۰۸۹ ۲۰۹۰ ۲۰۹۱ ۲۰۹۲ ۲۰۹۳ ۲۰۹۴ ۲۰۹۵ ۲۰۹۶ ۲۰۹۷ ۲۰۹۸ ۲۰۹۹ ۲۱۰۰ ۲۱۰۱ ۲۱۰۲ ۲۱۰۳ ۲۱۰۴ ۲۱۰۵ ۲۱۰۶ ۲۱۰۷ ۲۱۰۸ ۲۱۰۹ ۲۱۱۰ ۲۱۱۱ ۲۱۱۲ ۲۱۱۳ ۲۱۱۴ ۲۱۱۵ ۲۱۱۶ ۲۱۱۷ ۲۱۱۸ ۲۱۱۹ ۲۱۲۰ ۲۱۲۱ ۲۱۲۲ ۲۱۲۳ ۲۱۲۴ ۲۱۲۵ ۲۱۲۶ ۲۱۲۷ ۲۱۲۸ ۲۱۲۹ ۲۱۳۰ ۲۱۳۱ ۲۱۳۲ ۲۱۳۳ ۲۱۳۴ ۲۱۳۵ ۲۱۳۶ ۲۱۳۷ ۲۱۳۸ ۲۱۳۹ ۲۱۴۰ ۲۱۴۱ ۲۱۴۲ ۲۱۴۳ ۲۱۴۴ ۲۱۴۵ ۲۱۴۶ ۲۱۴۷ ۲۱۴۸ ۲۱۴۹ ۲۱۵۰ ۲۱۵۱ ۲۱۵۲ ۲۱۵۳ ۲۱۵۴ ۲۱۵۵ ۲۱۵۶ ۲۱۵۷ ۲۱۵۸ ۲۱۵۹ ۲۱۶۰ ۲۱۶۱ ۲۱۶۲ ۲۱۶۳ ۲۱۶۴ ۲۱۶۵ ۲۱۶۶ ۲۱۶۷ ۲۱۶۸ ۲۱۶۹ ۲۱۷۰ ۲۱۷۱ ۲۱۷۲ ۲۱۷۳ ۲۱۷۴ ۲۱۷۵ ۲۱۷۶ ۲۱۷۷ ۲۱۷۸ ۲۱۷۹ ۲۱۸۰ ۲۱۸۱ ۲۱۸۲ ۲۱۸۳ ۲۱۸۴ ۲۱۸۵ ۲۱۸۶ ۲۱۸۷ ۲۱۸۸ ۲۱۸۹ ۲۱۹۰ ۲۱۹۱ ۲۱۹۲ ۲۱۹۳ ۲۱۹۴ ۲۱۹۵ ۲۱۹۶ ۲۱۹۷ ۲۱۹۸ ۲۱۹۹ ۲۲۰۰ ۲۲۰۱ ۲۲۰۲ ۲۲۰۳ ۲۲۰۴ ۲۲۰۵ ۲۲۰۶ ۲۲۰۷ ۲۲۰۸ ۲۲۰۹ ۲۲۱۰ ۲۲۱۱ ۲۲۱۲ ۲۲۱۳ ۲۲۱۴ ۲۲۱۵ ۲۲۱۶ ۲۲۱۷ ۲۲۱۸ ۲۲۱۹ ۲۲۲۰ ۲۲۲۱ ۲۲۲۲ ۲۲۲۳ ۲۲۲۴ ۲۲۲۵ ۲۲۲۶ ۲۲۲۷ ۲۲۲۸ ۲۲۲۹ ۲۲۳۰ ۲۲۳۱ ۲۲۳۲ ۲۲۳۳ ۲۲۳۴ ۲۲۳۵ ۲۲۳۶ ۲۲۳۷ ۲۲۳۸ ۲۲۳۹ ۲۲۴۰ ۲۲۴۱ ۲۲۴۲ ۲۲۴۳ ۲۲۴۴ ۲۲۴۵ ۲۲۴۶ ۲۲۴۷ ۲۲۴۸ ۲۲۴۹ ۲۲۵۰ ۲۲۵۱ ۲۲۵۲ ۲۲۵۳ ۲۲۵۴ ۲۲۵۵ ۲۲۵۶ ۲۲۵۷ ۲۲۵۸ ۲۲۵۹ ۲۲۶۰ ۲۲۶۱ ۲۲۶۲ ۲۲۶۳ ۲۲۶۴ ۲۲۶۵ ۲۲۶۶ ۲۲۶۷ ۲۲۶۸ ۲۲۶۹ ۲۲۷۰ ۲۲۷۱ ۲۲۷۲ ۲۲۷۳ ۲۲۷۴ ۲۲۷۵ ۲۲۷۶ ۲۲۷۷ ۲۲۷۸ ۲۲۷۹ ۲۲۸۰ ۲۲۸۱ ۲۲۸۲ ۲۲۸۳ ۲۲۸۴ ۲۲۸۵ ۲۲۸۶ ۲۲۸۷ ۲۲۸۸ ۲۲۸۹ ۲۲۹۰ ۲۲۹۱ ۲۲۹۲ ۲۲۹۳ ۲۲۹۴ ۲۲۹۵ ۲۲۹۶ ۲۲۹۷ ۲۲۹۸ ۲۲۹۹ ۲۳۰۰ ۲۳۰۱ ۲۳۰۲ ۲۳۰۳ ۲۳۰۴ ۲۳۰۵ ۲۳۰۶ ۲۳۰۷ ۲۳۰۸ ۲۳۰۹ ۲۳۱۰ ۲۳۱۱ ۲۳۱۲ ۲۳۱۳ ۲۳۱۴ ۲۳۱۵ ۲۳۱۶ ۲۳۱۷ ۲۳۱۸ ۲۳۱۹ ۲۳۲۰ ۲۳۲۱ ۲۳۲۲ ۲۳۲۳ ۲۳۲۴ ۲۳۲۵ ۲۳۲۶ ۲۳۲۷ ۲۳۲۸ ۲۳۲۹ ۲۳۳۰ ۲۳۳۱ ۲۳۳۲ ۲۳۳۳ ۲۳۳۴ ۲۳۳۵ ۲۳۳۶ ۲۳۳۷ ۲۳۳۸ ۲۳۳۹ ۲۳۴۰ ۲۳۴۱ ۲۳۴۲ ۲۳۴۳ ۲۳۴۴ ۲۳۴۵ ۲۳۴۶ ۲۳۴۷ ۲۳۴۸ ۲۳۴۹ ۲۳۵۰ ۲۳۵۱ ۲۳۵۲ ۲۳۵۳ ۲۳۵۴ ۲۳۵۵ ۲۳۵۶ ۲۳۵۷ ۲۳۵۸ ۲۳۵۹ ۲۳۶۰ ۲۳۶۱ ۲۳۶۲ ۲۳۶۳ ۲۳۶۴ ۲۳۶۵ ۲۳۶۶ ۲۳۶۷ ۲۳۶۸ ۲۳۶۹ ۲۳۷۰ ۲۳۷۱ ۲۳۷۲ ۲۳۷۳ ۲۳۷۴ ۲۳۷۵ ۲۳۷۶ ۲۳۷۷ ۲۳۷۸ ۲۳۷۹ ۲۳۸۰ ۲۳۸۱ ۲۳۸۲ ۲۳۸۳ ۲۳۸۴ ۲۳۸۵ ۲۳۸۶ ۲۳۸۷ ۲۳۸۸ ۲۳۸۹ ۲۳۹۰ ۲۳۹۱ ۲۳۹۲ ۲۳۹۳ ۲۳۹۴ ۲۳۹۵ ۲۳۹۶ ۲۳۹۷ ۲۳۹۸ ۲۳۹۹ ۲۴۰۰ ۲۴۰۱ ۲۴۰۲ ۲۴۰۳ ۲۴۰۴ ۲۴۰۵ ۲۴۰۶ ۲۴۰۷ ۲۴۰۸ ۲۴۰۹ ۲۴۱۰ ۲۴۱۱ ۲۴۱۲ ۲۴۱۳ ۲۴۱۴ ۲۴۱۵ ۲۴۱۶ ۲۴۱۷ ۲۴۱۸ ۲۴۱۹ ۲۴۲۰ ۲۴۲۱ ۲۴۲۲ ۲۴۲۳ ۲۴۲۴ ۲۴۲۵ ۲۴۲۶ ۲۴۲۷ ۲۴۲۸ ۲۴۲۹ ۲۴۳۰ ۲۴۳۱ ۲۴۳۲ ۲۴۳۳ ۲۴۳۴ ۲۴۳۵ ۲۴۳۶ ۲۴۳۷ ۲۴۳۸ ۲۴۳۹ ۲۴۴۰ ۲۴۴۱ ۲۴۴۲ ۲۴۴۳ ۲۴۴۴ ۲۴۴۵ ۲۴۴۶ ۲۴۴۷ ۲۴۴۸ ۲۴۴۹ ۲۴۵۰ ۲۴۵۱ ۲۴۵۲ ۲۴۵۳ ۲۴۵۴ ۲۴۵۵ ۲۴۵۶ ۲۴۵۷ ۲۴۵۸ ۲۴۵۹ ۲۴۶۰ ۲۴۶۱ ۲۴۶۲ ۲۴۶۳ ۲۴۶۴ ۲۴۶۵ ۲۴۶۶ ۲۴۶۷ ۲۴۶۸ ۲۴۶۹ ۲۴۷۰ ۲۴۷۱ ۲۴۷۲ ۲۴۷۳ ۲۴۷۴ ۲۴۷۵ ۲۴۷۶ ۲۴۷۷ ۲۴۷۸ ۲۴۷۹ ۲۴۸۰ ۲۴۸۱ ۲۴۸۲ ۲۴۸۳ ۲۴۸۴ ۲۴۸۵ ۲۴۸۶ ۲۴۸۷ ۲۴۸۸ ۲۴۸۹ ۲۴۹۰ ۲۴۹۱ ۲۴۹۲ ۲۴۹۳ ۲۴۹۴ ۲۴۹۵ ۲۴۹۶ ۲۴۹۷ ۲۴۹۸ ۲۴۹۹ ۲۵۰۰ ۲۵۰۱ ۲۵۰۲ ۲۵۰۳ ۲۵۰۴ ۲۵۰۵ ۲۵۰۶ ۲۵۰۷ ۲۵۰۸ ۲۵۰۹ ۲۵۱۰ ۲۵۱۱ ۲۵۱۲ ۲۵۱۳ ۲۵۱۴ ۲۵۱۵ ۲۵۱۶ ۲۵۱۷ ۲۵۱۸ ۲۵۱۹ ۲۵۲۰ ۲۵۲۱ ۲۵۲۲ ۲۵۲۳ ۲۵۲۴ ۲۵۲۵ ۲۵۲۶ ۲۵۲۷ ۲۵۲۸ ۲۵۲۹ ۲۵۳۰ ۲۵۳۱ ۲۵۳۲ ۲۵۳۳ ۲۵۳۴ ۲۵۳۵ ۲۵۳۶ ۲۵۳۷ ۲۵۳۸ ۲۵۳۹ ۲۵۴۰ ۲۵۴۱ ۲۵۴۲ ۲۵۴۳ ۲۵۴۴ ۲۵۴۵ ۲۵۴۶ ۲۵۴۷ ۲۵۴۸ ۲۵۴۹ ۲۵۵۰ ۲۵۵۱ ۲۵۵۲ ۲۵۵۳ ۲۵۵۴ ۲۵۵۵ ۲۵۵۶ ۲۵۵۷ ۲۵۵۸ ۲۵۵۹ ۲۵۶۰ ۲۵۶۱ ۲۵۶۲ ۲۵۶۳ ۲۵۶۴ ۲۵۶۵ ۲۵۶۶ ۲۵۶۷ ۲۵۶۸ ۲۵۶۹ ۲۵۷۰ ۲۵۷۱ ۲۵۷۲ ۲۵۷۳ ۲۵۷۴ ۲۵۷۵ ۲۵۷۶ ۲۵۷۷ ۲۵۷۸ ۲۵۷۹ ۲۵۸





۱۰۹

وَسَلُّوْكَ عَنِ الْجَبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا

ذکر قیامت میں جس  
کا بیان کی جگہ پر

اور ترجمہ ہے ہاڑی کے متعلق چوتھے ہیں نو کہہ دو کہ میرا رب انہیں جڑے گا اور کہیں وہ کالہ ۲۱ ہیں ان کو صاف ہوا

قَاعًا مَصْفًى لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَ اَكْتَاٰ

۱۰۷

میں ان کو چھوڑے گا زمین میں کجی دیکھ کر اور نہ اونچ نیچ ۲۲

ہاڑی کے ازلہ سولہ

۱۰۷ جبال اور ان کے ازلہ کے متعلق دیکھو ۱۹۲ جہاں کہیں بارگاہ چکا ہوں قرآن کریم نے جو الفاظ قیامت کی جگہ کے متعلق استعمال کئے ہیں وہ ایک رنگ میں قیامت وسطی پر بھی صادق آئے ہیں ۱۰۷ وروہ و جہنم کا ذکر آیت ۱۱۳ میں جس طرح قیامت سے متعلق رکھتے ہیں اس دنیا کی زندگی کے بھی متعلق رکھتے ہیں مثلاً اسی سورت میں فرعون کی ہلاکت اور سامری کی سزا کا ذکر ہے اور یہ دونوں باتیں اس دنیا سے متعلق تھیں اور یہ نامکمل ہی کہ قرآن شریف ایک قوم کی اس دنیا میں تباہی کو بطور نظیر بیان کر کے پھر خدا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عذاب قیامت سے ڈرانے کیونکہ عذاب قیامت سے تو یوں ہی ڈرایا جاسکتا تھا اس کیلئے کسی قوم کی دنیوی مصلحت کو نہ دیکھا گیا ضرورت تھی ۱۰۷ وروہ و جہنم کا ذکر آیت پر فرمایا جاسے تو یہاں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہو کیونکہ کیا جاسکتا آئے یا مردوں کے زندہ ہونے کیلئے جبال بنی پہاڑوں کا وجود کوئی رکاوٹ نہیں کہ وہ لوگ اس کے متعلق سوال کرتے ڈارہا سوال کبھی کرنے سے فی الواقع کیا کبھی نہ ہو جس سے قیامت کیونکر آئے گی اور مضر بنے جو اس وقت کیوں دیکھ کر چاہا ہو کہ سوال بطور تشدد تھا تو یہ بات سمجھیں نہیں آتی کہ اس میں استہزا کیا ہو ادا کر جہنم استہزا ہی ذکر مختص تو مسند کے متعلق سوال کیوں نہ کیا یا بدخودوں کے متعلق کیوں نہ کیا۔ اصل بات یہی ہے کہ وہ لوگ جبال کا لفظ عظیم الشان انسانوں پر بولتے تھے ۱۰۷ و جب انہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں میں بتایا جاتا کہ آخراں کی بھی وہی حالت ہوگی کہ چھپ چھپ کا مقابلہ کرنے والوں کی ہر ٹی ٹی کیا کر آیت ۱۱۳ میں ذکر ہے تو انہیں یہ امر مستبعد معلوم ہوتا ہو یا وروہ کچھ ہیں کہ اتنے اتنے عظیم الشان انسان جو حق کی مخالفت کے واسطے ہیں یہ کہاں جائیں گے اور اس کے جواب میں ایسا پیرا یہ اختیار فرمایا کہ ان الفاظ میں قیامت کی جگہ اور قیامت وسطی دونوں کا ذکر کیا ہی ادا کرنا تھا تاں سمیٹ بہ الجبال (الف عذاب) اس پر شاہد ہے کہ اس قرآن کے مقابل پہنچتے بھی عظیم الشان لوگ آئیں اللہ تعالیٰ ان سب کو دور کرے گا ۱۰۷

عَلَى قَاعٍ قَاعٍ اور قیام ہوا زمین کو کھٹے ہیں جس کی جگہ قیامت ہو دے یا فراخ زم زم میں جس میں کوئی اونچ نیچ نہ ہو نہ اس میں سبزی وغیرہ ہو اور قیامت بعض کے نزدیک جہنم اور بعض کے نزدیک قیامت کی جگہ ہوں کہ سب بقیۃ الموت ۱۹۷

مصنف

مصنف جہاں زمین کو کھٹے ہیں گویا کہ وہ ایک صف میں ہو دے ۱۰۷

امت کے اصل صفی تھا یا اندازہ میں اور امت چھوٹے شے کو کٹتی ہے اور اس زمین کو بھی جس میں شیب و فراز ہو

اور حدیث میں عیب اور شک سے حق میں آیا ہوں ۱۰۷

ان آیات میں حال انہی جو اب کی طرح ہی ہو گویا پہاڑ جو روک کا کام دیتے ہیں وہ نہ چٹنگے اور وہی ہمارے پرست زمین بن جائیں گے گویا ایک انقلاب عظیم کا آثار ہوں وہ انقلاب عظیم اس دنیا میں ہوں یا کہ مقابلہ کرنے والے سب یا مروج ہونگے اور سب روکیں جو حق کے پھیلنے میں نظر آتی تھیں وہ درگرمیں گئیں ادا ان میں سے جو حق و امت نہ دیتے گا ذکر کیا حالانکہ عیسیٰ اس شیعہ ہیں کہ کہا جاتا ہے جس کا ادا کر خدا و جہنم سے ہو اگر ان کے نہ دیکھا جاتا ہے جہاں مراد تو اونچ نیچ چاہتے تھا دیکھو ۱۹۷ اور پہلے یہ لوگ تبخیرنا عوجا لاکھوا ۱۰۷ کے مصداق تھے آخر یہ حق پرست







٢٤

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ نُوحٍ أَنْ تَقُولَ لَهِ عَزْمًا ۖ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ ۝

اور یقیناً ہم نے آدم کو پہلے حکم دیا تھا کہ وہ بھول گیا، اور ہم نے اس کا غم نہ پایا۔ <sup>۲۹</sup> اور جب ہم نے درختوں سے کہا

ابعد في الآدم فبجد في الآيليس ابى قتلنا آيادم ان هذا عدو لك و

کہ آدم کی فریاد اسی کے گوشوں سے فرانہ دہی کی گرجا جیسے دنگ کی اسٹینڈنگ ریڈ کی طرح گونجی اور یہ تیز اور تیزی میں گونج رہی تھی۔

وَلَزَوْجَكَ فَلَا تُخْرِجْكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى ۚ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا ۝۱۱

دو نون کو جفت دنگوا سے پس تو عقیق میں چننے کے لئے یہ دیکھا کہ تو اس میں چھرا نہ ہو

لَا تَحْزَنْ وَأَنْتَ لَا تَهْتَمُّ بِهَا وَلَا تَفْخَرْ فَوْسُوسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ

دنک سے اور یہ کہ تو اس میں پایا نہ ہو اور نہ دھوپ میں رہے ۲۱۱ پس شیطان نے اس کی طرف دوسرے ڈالا

و نہ جانے کس دہی لینے میں جلدی کیا کرتے تھے نگہبیاں وحید کا ذکر اور اسلئے میرا وہ نہیں ہو سکتی اس لیے کہ بتانی سر دتوں میں  
 دھما دھما وحید کا ذکر یادہ تر جانا دوسرا سہارہ کے رنگ میں ہیں جیسا کہ اوپر بھی وحید کا وہی رنگ میں ذکر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تھے انگوٹوں کی جگر دہریوں اور مخالفت حق کا انجام صاف نفعوں میں جلتا رہا جانے اسلئے فارا گس سال میں جلدی میں نہ کرے گا کہ  
 رب بلند حق مطلقا ہم نہ زیادہ علم ہوا جانے وہ اسلئے نفعوں میں رہا کہ انھیں با عشق و ولایت با مینعتی و ذوقی ملایا  
 اللہ ہے اس سے نفع پہنچا تو نفع سے ملے اور ہر ایک اور دیکھے وہ علم دے دے کہ نفع دے دے اور ہر علم دے دے

آدم کی وصیت

۱۹۰۹ء فرم کیلئے نیکو دھار کسی امر کا گزرتے کیلئے دل کو پختہ کر لینا اور یہاں نشان کا قریب بتا دیجئے کہ امر آدم سے مستور ہوا اور نہ  
 کا شیخ تھا جو ہم میں پیدا ہوا دوسرے سے تھا۔ بالفاظ دیگر بڑبڑ ہم فرم سے نقایہ میں بنی زیدہ وغیرہ سے مروی ہیں (۱۳) اور اسے اپنے بنی میں  
 ہیں کہ یہاں مراد اس امر کی مخالفت ہے کہ ہم نے کہا کہ یہاں سے خلافت کے احکام یہاں سے ہم سے ان میں غرض نہ پڑا یا ہوا دونوں  
 صورتوں میں نشان کا لفظ آدم کی عصمت پر تین دلیل ہے۔

حق سے غلطی کر رہی  
کا علاج

یہاں چرنگاہ پر ایک سالہ بیس مہدی کو کھستے روکا تھا تو اس لحاظ سے حضرت آدم کا ذکر کیا کہ انہوں نے بھی جلد ایک منیجر کو حاصل کھستے کے خیال سے غلطی کاٹی دی، ریاس لحاظ سے ذکر کر کہ انسان دی، اہلی کے بغیر خود بخود فطری طاقت سے بی کی کا اعتبار نہیں کر سکتا چنانچہ حضرت آدم کی جب فطری ہمد کو تاہم نہ کہ سے کو تو اس کو زدی کا علاج دی، اہلی سے کیا گیا۔

شماره

۳۔ شفق، شفا، وشفاء کیلئے دیکھو: اسی قسم کی خبر سے کوئی اور شفا شدت اور عزت بخشتا ہے۔

۳۱۱۱ حجۃ جمعہ: وہ تعظیم ہو جو انسان کو معذرت کے کھانے سے خالی ہونے کی ذمہ داری سے بچتی ہو (نور)، اور یہ کہ اسے مسلمان  
یعنی طلب جمعہ پر ہر کس سے انسان سیر نہ ہو اور بجائے اہل بیت علیہم السلام کی معافی میں اس کی ملاقات کی خواہش کی دل بھنی  
معاذی اللہ عنہ، اس کا استعمال ہے

عسری مہینے کے بعد میں پہنچا اور عرض کیا کہ اے نبی اللہ! میں نے یہاں سے پہلے ہی اس کا استقبال کر دیا تھا۔

عبدی

۱۲۱۔ قَالَ يَا أَدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلُغُ أَكْلَاهُمَا

کہا کہ آدمؑ کیسے پہنچے گی شجر کی درخت کا پتہ دوں اور ایسی بادشاہت کا جو پرانی نہ ہو ۲۱۱۱ سرودنوخ اس سے کہایا

فَبَدَّتْ لَّهُمَا سَوَاءُ أُنْهَمَا وَطَفَقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَ

تو ان کے لیے ان کا پہنچنے اور درخت کی پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانکنے لگے

عَصَى آدَمَ لِبَنَةِ فَهَوَى ۖ ذُكِرَ لِحَبْلِهِ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَكَذَا

آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس ناکام ہوا ۲۱۱۲ پھر اس کے رب نے اسے سچن دیا پس اس پر رحمت، توبہ ہو اور صحت و کھانا

ظاہر

منفی

تظہر ۱۔ ظاہر کے معنی پارس ہیں۔ اور ظہان پیاسا جیسے الظان ناو دانو ۳۴۰ ۲۔

تغی یعنی (تغیض) کٹھن من الشمس یعنی اپنے آپ کو سورج کے سامنے رکھا اور لافتنی کے معنی بوسے کو سورج کی گرمی سے محفوظ کر لینا جو دفع ۱۰

اس عالم کی حالت میں اسباب اسباب میں سے کیا ہو غصہ مراد

۱۔ و در آیات میں اسباب راحت کو بھی کر دیا جو بھوک کی تعلیق کے بجا اپنے دل کو پیاس اور صدمہ کے بغور نہ رہے کھا ڈینا

پہننا مکان ہی انسان کی ضرورت کی چار چیزیں ہیں اور ان کا کہنا ہو جائے تو یا انسان کی آسائش کے اسباب کا اجتماع ہو۔ اور دور کی جگہ کسی خیال کو ان الفاظ میں ظاہر کیا ہو وہاں نہایت شگفتہ و دلچسپ ۳۵۰ گویا دونوں جگہ ہر قسم کی فرحت لگائی

ذکر ہو۔ مگر کیا اس سے مراد حیوانی طور پر غافل البال ہونا ہے اور انسان کی جنت ہی ہو کہ اسے کھانے پینے کو بہت سہولت ہو جنت کو بہت سے بہ کار بھی اس دنیا میں حاصل کر لیتے ہیں آیت ۱۲۷ اس کو حل کرتی جو شخص مسکوکہ کرے نہ میرتا ہو اس کیلئے تنگی

کی رودی ہو ظاہر ہو کہ اس تنگی کی عیشت سے یہ مراد نہیں کہ جس کو تاریم کہنے کیلئے سامان عیشت کی تنگی یا دیکھو بلکہ یہی تنگی کہ جس کو نتیجہ یہ ہو کہ قیامت کے دن وہ اندھا آٹھا یا جا بیٹھا۔ اسی صبر پر دیکھو ملا ۱۰۰۰ پس کو ننگہ بھوک اور پیاس و غیر

کے استعمال ہوتے ہیں مگر آدمی جو کرم کاوی طور پر تنگی نہیں بلکہ آسائش حاصل ہوا اور یا مطلب یہ کہ جو کرم انسان اپنی زندگی کا اصل غرض ذکر دنیا تھا، مگر کچھ تو کھانے پینے وغیرہ سامانوں کے متعلق اسے آسائش حاصل ہوتی ہو اسلئے کہ وہ ان کے پیچھے

نہیں پڑنا اور کھانے پینے کو اللہ تعالیٰ دے دی دیتا ہو تفصیل کیلئے دیکھو ملا ۱۰۰۰ دیکھو ملا ۱۰۰۰

ثبوت ظہار مراد

ملا ۱۰۰۰ دوسری جگہ پر الا ان تکتون ملکین او تکتون اھل الخلد بن (الا عواطف ۲۰۰) پس ثبوت الخلد سے مراد وحی کی زندگی ہے دیکھو ملا ۱۰۰۰

غوی

ملا ۱۰۰۰ غوی۔ کے معنی پران بھول گئے ہیں معنی جاہل ہوا یا صاحب معنی ناکام رہا یا ہنسنا غیشہ یعنی اس کی زندگی میں فساد واقع ہوا ان الفاظ کی تفسیر ملا ۱۰۰۰ میں گزرنے کی ہو

ملا ۱۰۰۰ جنتی کے فتنوں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھلائی کی باتوں کو کتب کیا تھا دیکھو ملا ۱۰۰۰ اور دھدی میں اس پر ہمت کی طرف اشارہ کیا جو چند روز کی غیبت پر فتنہ آدمی من رہے کلمات کتاب علیہم البقیۃ ۳۶۰ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی

وحی کے ذریعہ سے ان ظالموں سے بچا یا جن کے دین کو یہ فتنوں انسانی کی تباہی نہیں





فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

سورس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور سبوح کے مختلف سے پہلے اور اسکے ذمہ سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ

غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَغْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ وَلَا تَعْدُنَّ

شیخ کو حدایت کہہ متدبر پہ بھیج کر اور دن کی طرف سے بھیجا تاکہ تو رات میں چوبیس بار ۲۱۲۱ اور اپنی نماز میں اسکے

عَيْنِكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَاهُ بِهِ ۖ أَلْوَجَاوَةً مِّنْ زُخْرٍ مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لَعَلَّكَ تَفْهَمُ

تجھے نہیں دیکر ہم نے ان میں سے قسم قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی آزمائش کیلئے سامان دیا جو تو کو ہم انگو اسکے ذریعہ

فِيهِ وَرِزْقَ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۖ وَأَفْرَأُ هَٰلِكَ بِالصَّلٰوةِ وَأَصْبَحِنَ

سے انسانیں کو توبہ کی بات بہتر اور زیادہ دیر پا جو ۲۱۲۲ اور اپنے اہل کو ناز کا عمل ہے اور اس پر مضبوط

عَلَيْهَا ۖ لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا لَّسْنُ رِزْقِكَ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَقَالُوا

ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے ہم تجھ سے رزق دیتے ہیں اور اچھا انجام تقویٰ کرنے کے لئے ۲۱۲۳ اور کہتے ہیں

۱۳۱ صبح پر صبر کر ساتھ چہرے ناز کا ذکر ہوتا ہے کیونکہ اس میں رجوع الی اللہ ہے راستہ عینا بالصبر والاعملۃ اور یہاں بھی

پانچ اوقات ناز کا ذکر ہے اور صبح کا ذکر صراحت کے ساتھ قبل طلوع الشمس قبل غروبہا اور باقی تینوں کا ذکر آناء اللیل و اَغْرَافِ النَّهَارِ میں جو دن کی زمین پر رہی ہو جتنی ہی کہ طلع آفتاب پہلے اور زوال آفتاب کے بعد اور یہی مراد ہے فی الزَّہْرَاءِ ۱۱۴

میں جو اور یہی ہر گستاخ کو زوال آفتاب کے بعد اور غروب آفتاب کے بعد اور یہی یہاں مراد ہے کوئی ظلم و ستم اور غریب اور تنہا میں یا شاہ و کر کا مینائی کو حاصل کہہ کیونکہ کامیابی پر ہی انسان رہی ہوتا ہے

۱۳۲ زہرا - زہرا سبزی کی لکڑی کہتے ہیں اور پیش سے سے سفید سے سفید کیا ہے اور زہرا الدنیا اس کی زد کا لکڑی اور کدو

خوشنماں کو کہا جا کر اور زہرا حسن اور سفیدی کو کہا جا کر اور زہرا انھما اس مرد کو کہا کہ اس کا سفید رنگ ہے اور جس کا منہ روشن ہو کیونکہ انھما کا ذکر اور انھما میں ہے اور چاند کو کہتے ہیں اور جوت کو زہراء کہا جا کر اور پیش کریم علم کی صفت ہیں

انھما اللہ یعنی آپ کا رنگ سفید چمکا رہا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کی ہیں

۱۳۳ ان آیات میں خطاب عام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطاب بھی جانتے تو اس مقصود است سے خطاب ہے جس کا سب سے

یہ زہرا الحیوة الدنیا کے سامنے آئے ہیں لہذا بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیں قرین تو حقین جنہوں سے دینی زندگی کی تائید کی

کمال تک پہنچا ہے۔ یہ یقین تھا کہ وہاں آسمانوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور وہی ناز کے سلطان یا بطور خاص میں ہے کہ وہی قرین کے سامنے عزت و آبرائی کی حق کو نہ ملنے کے سامانوں کی طرف رجحان جاتی ہیں اور فی الحقیقت اسباب ہیں اور کدو

ظاہری کی باری اور دنیا طلبی مسلمانوں میں بھی ساریت کرتی ہے یہاں تک کہ خدا کے آگے بھڑکے کہہ نہیں دیتے یہی نہیں دیتے کہ بالقرنل مذق رب کا ذکر کیا جس سے مدد و جنت و جہالت یعنی جو کئی حقیقت تمام و عامہ میں داخل ہیں جو دعائیت سے متعلق تھے ہیں

۱۳۴ اہل و کھیر ۱۳۴ یہ لفظ عام ہے اور صرف یہاں مراد نہیں اور خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جانتے تو آپ کے حق میں

۱۳۱ اوقات ۱۳۲

نہا سے حیل کا لفظ

زہرا

بجی کریم کا رنگ اور پیش کا رنگ

ناز غازی کہتے تھے اور مافی جو



## سورة الانبياء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۱۱

۱۱۱

۱۱۱

نام

خداوند متعال

اس سورت کا نام الانبیاء ہے اور اس میں سات رکع اور ۱۱۱ آیتیں ہیں لفظ انبیاء اس سورت میں نہیں آتا مگر اس کا مفہوم انبیاء علیہم السلام کے متعلق ہے جو ان پر امتراضات اور کا مقام بلند ان کے فالین کی طاقت ان کے دشمنوں کے اذیت کی نجات ان کا اور ان کے تعین کا اور ان میں جو انہیں پڑھا اس میں ذکر ہے اور بالخصوص اس میں صحت انبیاء کا ضمن نہایت معنی سے بیان ہے اور یہ کہ وہ انہوں نے اور انہوں نے ان کا اور انہوں نے ان کی رضا کی راہوں پر چلے ہیں اس لحاظ سے اس کا نام الانبیاء ہے اس سورت کی ابتدا اس سے ہوتی ہے کہ اعمال کی جزا و جزا کی لوگ پر دہا میں کرتے بلکہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکم آیا تو اس پر باقرض کرتے ہیں کبھی اس قدر کہ پادشاهان خواہیں کہہ ہیں بھی اختیار قرار دیتے ہیں کبھی اسے شاعر بناتے ہیں ان کا وہاب یا کہ سولہ ہیشہ ہوتی ہے سولہ دو ستر کی میں انبیاء کے مقام علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ انسان ہیں انہوں نے کلمہ کہتے ہیں ان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سے ظاہر ہو کہ ان کے مخالف اور جو وہاب انہیں یا ان کی تعلیم کو نفی دنا اور ان کے لیے ہر پناہیں تو آخر وہ لوگ جو جانتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا قلم تورات ان کی کتاب میں دہر توراتی حکم نہ تھا کہ ایک ایسا انسان ساری قوتوں کے لیے خاص تھا تاہم اس ملک کے دستہ صدر میں صاف الفاظ میں بتایا کہ انبیاء کا خلق اللہ تعالیٰ سے اس قدر ہے کہ ساری دنیا کی مخلوق کے باوجود وہ عزت و جلال میں اس میں حاصل ہوتی ہے وہ ذاتی بہ ہوتی ہے پھر بتایا کہ یہی لوگ خدا کی وحدت کو دنیا میں پہنچاتے ہیں پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا وہی فرمانبردار ہوتے ہیں کہ نہ تو ان میں اور نہ ان میں اس سے کوئی کمی بات ظاہر ہوتی ہے جو وہ صانع الہی کے خلاف ہوتے ہیں رکع میں اس اول بتایا کہ جس طرح بادشہ کے زمین کی روئیدگی قوت پہنچتی ہے وہی قوت پہنچتی ہے انہی میں نشو و نما پیدا ہوتا ہے اور جو لوگ اس آسانی بادشہ سے اپنے آپ کو محروم کر دیتے ہیں وہ ضرور آخر کا نقصان اٹھانگے جو غم میں بتایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ کرنا چاہنا بیکار ہے اس کی آخری کلمہ نشان ہے۔ اے ان میں بتایا کہ حضرت ابراہیم نے جب تعلیم خود ہی کو تسلیم کر لی ان کے دشمن ہو گئے اور ان کے انہیں ہلاک کرنا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا دیا اور ان کے ذریعہ حق کو دنیا میں پہنچا دیا پھر دلی سے ان کی ایک دلیل انبیاء کے ذکر سے اس بات کو واضح کیا کہ ان کے ہٹے معصوب ہیں وہ جتنے ہو کر انہیں اور ان کا سیاب ہوتے ساقی میں قائم البقیہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ اب بھی طریق کا سیاب ہوگا۔ اور آخر کا دستاویز زمین کے واسطے ہو گئے

تسبیح

اس سورت کا تعلق پہلی سورت سے ظاہر ہے اس میں ضمن میں کا فائدہ اس بات پر کیا کہ انہیں تعلیم نہیں ملے گی انہیں پہنچتے اور آخر ان کی تقریریت پہنچے گی اس میں آئی کہ وہ اپنے کیا اور بتایا کہ انبیاء اور دستاویز پہنچے گی کا سیاب ہوتے ہیں اس اور دشمن نہیں تہا کہ نہ چاہتے ہیں ان سے انہیں چاہا کہ خود ان کی کو غلبہ کیا جاتا ہے اور انہیں زمین کا واسطہ بتایا جاتا ہے اس سورت کا زمانہ نزول بھی حضرت معلوم کی زندگی کا پہلا صد ہے یعنی ہجرت حبش سے پہلے کا زمانہ دیکھو یہ ہر سبیل پر فتنہ بنی ہمارے لیے سیکس سورت تک ادنیٰ زمانہ کی سورتیں ہیں جیسا کہ حضرت ابن مسعود کی کھلی شہادت و کلام نقل ہو چکی ہے

زمانہ نزول

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

۱ اِنَّا قَرَّبَ لَكَ اَسْحَابَهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مَّعْرُوضُونَ ۚ مَا لَيْتَنِيْهِمْ

گوئی کیلئے، ان وقت، احباب تیرے پر اور وہ غفلت میں تھے یہ ہے ہوتے ہیں ۲۱۲۶ کوئی نصیحت اس کے

۳ مِّنْ ذِكْرِ مَن تَوَدُّهُمْ مُّحَدِّثٍ ۚ اِلَّا اَسْمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۚ لَا اِهِيَا

رب کیلئے، ان کے پاس نہیں آتی مگر وہ اس کو سنتے ہیں حالانکہ کہیں رہے ہوتے ہیں ۲۱۲۷ ان کے دل

قُلُوْهُمْ وَلَسُوا لَئِيْضًا لِّجَوْنِ ۚ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَهْلَ هٰذَا الْاَلْبَشَرِ

ناظر ہوتے ہیں اور جہل میں وہ چکر کھینچ رہے ہیں

مِثْلَكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ التَّحْفَ وَانْتُمْ تَبْهَرُوْنَ ۝

انسان جو تم کی طرح حرکت کر رہے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو ۲۱۲۸

۱۳۶۱ احباب کا احباب کے وقت لایق ہیں کسی طرح پر ایک پرکشان کا ہر مل ساتھ ساتھ ہی جو پرکشان کا کما کما سے۔ دوسرے پرکشان پر  
یہی ایک احباب انسان کے سامنے آجاتا ہے، دوسرے کا وقت ہی پرکشان سے قریب ہو گیا ہو کہ اس کو وہاں تو گوں کیلئے ہیں جس میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ہوتے تھے، ان کا وقت احباب قریب آ گیا تھا کہ یہ نگاہ کے حال میں قابل ہو گئے تھے کہ اس دنیا میں ان کو سزا دی جائے اور  
رسول کا آواز آتا ہے کہ تم کیلئے تھا چاہا کہ اس کو گوں کا احباب قریب یعنی قیامت کی پہلی جلد آئے یا ان کو اس کے ساتھ کھا لیں اور بعض  
تخصیص کے لئے اس کے قریب مراد دیا ہو کہ یہ نگاہ پر لا محالہ آئے یا ان کو وہ قریب ہی ہو دو، اس سورت کی ابتدا میں مضمون کے کہ حال کی بڑی  
خوشی ہو نہایت مزون ہوا اس لئے کہ اس میں بحث ہی نہ ہو، در ایک بات میں پرانیہ خاص ذرہ دیتے ہیں وہ اعمال کی بڑی بڑی  
۱۳۶۲ احداث سے دھوٹ کیلئے دیکھ کر ۱۳۶۳ اور احداث سے کتنے دھوٹ کیلئے اور محدث وہ چیز جو وہ میں لاتی جائے بعد  
اس کے کہ وہ نہیں تھی۔ اور بعض وقت اس کی اپنی ذات میں ہوتا ہو اور بعض وقت ان کو گوں کیلئے نہیں یہ حال ہوئی ہو تو  
اور محدث جو حضرت علیؓ کیلئے ہیں آ پنا ہو اور جس قسم کے گوں کا اس امت میں ہوتے کا وعدہ دیا گیا ہو اس کے معنی ہیں وہ شخص  
جس کے دل میں اصلاح کی طرف ایک بات ڈالی جائے تو وہ صادق نظر شخص کو محدث کہتے ہیں اور احادیث میں اس کی تفسیر ہے  
ان کی تفسیر اس سے مراد اچھے لوگ ہیں جن کے دل میں ایک بات ڈالی جائے تو وہ بدھشی اور راست سے اس کی خبریں لیا  
ان کے ساتھ ایک بات کی طرف دیکھ دیجئے، اور ایک حدیث میں حضرت علیؓ کے فکر میں قریش کا لفظ آتا ہے وہ دوسری حدیث تفسیر  
علیہ میں اسی حدیث میں محدثوں کی بگڑا ہوا اجالی کیلئے من شعراء کی طرف آجائے اس سے صاف معلوم ہوا کہ محدث  
اصطلاح شریعت میں وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کا حکم آتا ہو مگر وہ بھی نہیں ہوتے +

۱۳۶۴ ابتدائی زمانہ کی سورت جو پہلے سے جز تیسری ظاہر نہیں ہوتے اور ان کو یہ خود ہی اندر دلوں کو کھینچ رہا ہو نہایت  
کوست قرین جنہیں آشاکر ہی لوگ اسے قبول کر سکتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں یہ اثری  
تجارب کی وجہ سے آئے ہو سکتے تھے +

غاضب کا وہ ان کی  
کو سزا دیتا



قُلْ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ ۝

اور رسول اللہ کا یہ سب دواں بات کو جانتا ہے جو آسمان میں اور زمین میں دیکھی جاتی ہے، اور وہ سب سے پہلے والا جنتہ والا ہے جسے

قَالُوا أَفَمَنْ نَحْنُ بِمَبْعُوثٍ إِنْ قُلْنَا بِكَ أَنَّا رُسُلُ رَبِّكَ قَالَ فَمَنْ ذُو الْقُوَّةِ الْكُبْرَىٰ ۚ

کہے ہیں کہ ہم کیا ہیں جو کہ ہمیں بلادے کی بات کہتا ہے کہ وہ شام کو سہاگے اس کو نشان دے گا

الْأَنْبِیَاءُ ۚ مَا أَمَرْتُ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرِیْبَةٍ أَهْلُكُنْهُمَا أَفَنْهَمُ ۚ

کہنا اور کہنا ہے کہ تم کو بھیجا گیا ہے کہ ان سے پہلے کوئی نبی آیا ہے انہیں لائیے مجھ سے پہلے کیا

یَقُولُونَ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نَحْنُ نَخْبَرُكَ ۚ فَمَنْ ذُو الْقُوَّةِ الْكُبْرَىٰ ۚ

ایمان نہ لگتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں بھیجا گیا ہے کہ ان سے پہلے کوئی نبی آیا ہے انہیں لائیے مجھ سے پہلے کیا

إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ وَمَا جَعَلْنَا جَسَدًا لَّا يَلْهُو زَاكَاةً ۚ وَمَا نَكُونُ أَغْلَابٌ ۚ

اگر تم نہیں جانتے ۱۲۶۳ اور انہیں کہتے ہیں کہ تم کو بھیجا گیا ہے کہ ان سے پہلے کوئی نبی آیا ہے انہیں لائیے مجھ سے پہلے کیا

قرآن کریم کے متعلق  
تفصیل دیکھیں

۱۲۶۳ پہلی بات جو قرآن کریم کے متعلق کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ پریشان خواب ہیں، یہ سب اس پر بھی پہنچ نہیں ہو سکتا اور اس کا  
تکرم کو لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم یہ اس سے خود بات بنا لکھ رہا ہے تو تیسرا تو یہ ہے کہ یہ بعض شاعر کو بتی اس کے کہنا وہ حقیقت  
سے خالی ہیں قرآن کریم کے مخالف آج بھی ایک بات پر متفق نہیں ایک کہ کتنا ہو خود سزا کہ پریشان خوابوں میں خلق کو قیام  
ہوتا وہ کاہنوں کی طرح چند سنی قسم کے چاہتے تھے کہ قرآن کریم میں ایک فرض اور مقصد صاف نظر آتا ہو اسلئے بول آتے تھے کہ یہ  
بات ہم پر محض بات نہیں کیونکہ بات واث میں اتنا اثر نہیں اسلئے کہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ شاعرانہ کام ہے کہ یہ نہ کہ شاعرانہ  
نہ کہ کام میں اس پر پیدا ہو گا

۱۲۶۴ یہ بڑا مشکل کام ہے کہ اس کا جواب دینا پہلے بھی انسان آئے تھے اور رسول بشارت دیا کہ وہ ان کیلئے نوحہ ہے۔  
اگر رسول کسی اور میں سے ہوتا تو وہ ان کیلئے نوحہ کا کام نہ دے سکتا تھا

۱۲۶۵ خلاصہ اور مشکل کیلئے دیکھو ۱۲۶۵ حکم صنف فساد واقع ہونے سے ہی ہوا نہیں لکھتے کہ اس کا نتائج یہ وہ خالی نہیں ہو سکتے ہیں  
اس کا یہ نتیجہ ہے کہ انہیں ہو سکتا ہے کہ کانا بدل لیا جاتا ہے اور انسان کو کھانے کی ضرورت اس سے پہلے ہوتی ہے کہ اس کے جسم  
خالی سے کچھ نہ ہو تو کھانے سے پہلے ہی ان کی جگہ وہ کھانا لے جاتے رہتے ہیں اسلئے وہ کھانے کا طریقہ ہر قسم کا اور کچھ جاتا  
جاتا اور رسولوں کا ان کی جگہ لینا فانی ہونے کی دلیل ہو اور یہاں بتایا جو کہ رسولوں کا جسم خالی بھی دیکھتے انسانوں کی خلق  
ہو تاہم یہی تفسیر اس میں بھی ہوتا ہوتا ہے کہ دلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس جسم خالی کے ساتھ انسان پند نہ ہو کہ وہ کیا  
ہست مسلمانوں کا خیال ہو مگر باطل شرابی ہو

وہاں تیسرا چیز  
دیکھیں

۱. ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا السُّيُوفِينَ ۚ لَقَدْ

پھر ہم نے ان کو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور انہیں بچا کر دیا اور جو ہم چاہے اہل کر دیا اور جو ہم چاہے ہلاک کر دیا اور جو ہم چاہے

۲. اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُنَا ۚ اَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ وَلَوْ فَهِمْنَا مِنْ قَبْلُ مَا كُنَّا لَمُطْلَقًا

ہم نے اس کی طرف کتاب اتاری جو میں میں بتا رہی ہو کہ کیا تم عقل سے کام لیتے ہو؟ اگر ہم نے پہلے سے فہم کیا ہوتا تو ہم نے تم کو پہلے سے ہلاک کر دیا ہوتا

مفسر انبیاء

۳. وَانْشَاؤُا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۚ فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَسِوا اَنَّا اِذْ هُمْ مِمَّنْ هَآكُتُوفُونَ ۚ

اور ان کے بعد ہم نے اور ایک قوم کو پیدا کیا۔ پھر جب انہوں نے صبح ہوا تو انہیں یاد نہ رہا کہ وہ ان کے درمیان سے گزر رہے تھے

۴. لَا تَرْفُضُوا وَاعْزُوا اِلَى مَا اَرْزَقْنَاهُمْ فِيهِ وَاسْكِنُوا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ

مردم! تم کوئی چیز نہ رد کرو اور تم کو اس کی طرف راغب کرو اور اس سے کھانا کھاؤ اور رہو تاکہ تم شکر کرو

مفسر انبیاء

۵. اِنَّا نَحْنُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ

ہم ہی ہیں رحمان رحیم۔ ہم ہی ہیں غنی۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔

۶. اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ

ہم ہی ہیں غنی۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔

مفسر انبیاء

۷. اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ

ہم ہی ہیں غنی۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔

مفسر انبیاء

۸. اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ

ہم ہی ہیں غنی۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔

۹. اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ

ہم ہی ہیں غنی۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔

۱۰. اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ اِنَّا نَحْنُ الْغَنِيُّ ۚ اِنَّا نَحْنُ الْمُغْنِي ۚ

ہم ہی ہیں غنی۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔ ہم ہی ہیں غنی کرنے والے۔

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ مِنْ أَتَالَةٍ لِمَ تَدْعُوهُمْ فَقَالَ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ إِلَى جَهَنَّمَ هَئِلَكُمْ مِنْهَا حِينًا ۖ

انہوں نے کہا ہم پر افسوس ہم ظالم تھے      سوسہ ان کی پارسہ بیانگ کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے رکھتے اور ان کے ہوتے

خَالِدِينَ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعَيْنٍ لَّوَارِدًا أَنْ يَفْهَمُوا ۚ

۶۳۴ اور ہم نے انسان اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہو یا مقصد یہاں نہیں کیا۔ ۶۳۵ اگر ہم انا دہ کیے کہ (دیکھ،

وَلَا تَأْخُذْ زَاوِيَةَ أَفْكٍ ۚ إِنَّ كُتَابَ الْقُرْآنِ لَنُفِّذُهُ ۚ بَلْ نَقْذِرُ الْبَاطِلَ فَيَمُوتَ ۖ

حقیقت بنائیں تو بے اس سے اے ہنستہ ہم دیا، اگر خیالے وہ تو کسے ۱۳۴۶ بلکہ ہم حق کو باطل پر ڈالتے ہیں سودہ اسکاتر تو فریاد کیا

فَإِذَا هُمْ زَاهِقُونَ ۖ وَلَكُمُ النَّبِيلُ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

سینا کا نام دیا اور جو آج اس کے نام سے معروف ہے وہ زمانہ کہ ۲۱۴۰ء میں کھلی عورت کو لٹکا سزا دی گئی تھی

وَمَنْ عِنْدَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ○

اور دوائے ماس میں وہ اس کی حادیت کو کم نہیں کرتے اور نہ

۲۱۳۶ خاندان حسن بن علی بن ابی طالب، امام ششم و نهمین پادشاه ساسانیان در ایران، که در سال ۴۸۰ میلادی به تخت نشست.

[illegible]

یہاں تک کہ اس آخری حالت کو دو باتوں سے تشبیہ دی جاوے گی کہ ایک کھینچنے سے جان کی پہلی سرسبزگی کی طرف اشارہ ہے، دوسرا کھینچنے کا

نی گئی وہ دھڑکائی جس کا شعلہ کھڑ گیا ہرگز یاد وہ ان کا فینڈہ و غنڈہ فرو ہرگز ایس یہ بھی قوموں کی تباہی ہی ہرگز اچھے، قبائل میں کمی

آجائے اور حق کے مقابل ان کا غیظ ٹھنڈا پڑ جائے جو بے اوقات اسلئے ہوتا ہے کہ وہ مخالفت ترک کر کے حق کو قبول کر لیتی ہیں۔

۳۱۳۸ لُغَب (۱۹۷۵ء) : یہاں اُصل پر جس سے کوئی قصہ صیغہ مد نظر نہ ہو پس بتایا کہ زمین میں کوئی مخلوق ہو یا آسمان میں ہرگز

کی پیدائش میں ایک مقصد صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی عمل غلط نہیں جو غرض اعمال کی جزاء سزا کا منکر ہے وہ گواہ اللہ

مقامی کی طرف سے ایک نوبل سمجھا جاوے اور وہ سمجھتا ہو کہ اس کے اعمال جو پر اسے کوئی منہ نہیں لے گی +

**نتیجہ** یہاں طوطے معنی بہت سے مفسرین کے ذریعہ اور دلائل مروی ہیں کہ ایسی کئی باتیں ادب کا نتیجہ بننا چاہیے۔

کسی سیرت کو جاری رکھا تو وہ کعب میں مرنے کے لیے تیار ہو گیا اور کعب پر پہنچ کر دعا مانگا اور وہی ایسا سیرت بن کر جاری رہا۔

چیرگیست ہر اوران کا علیوں میں ان کا قیام حسب یہ ذکر ہر دوری میں یہ ہیں کہ ہم کیا کرتے

سارو روایتوں میں جو کچھ مذکور ہے اس کا منہ سے اہل ایمان کا اللہ تعالیٰ تو یہ جو کہ مقصد ہے اس کے ساتھ اس کے لئے

حق بجانب آجاتا ہے تو باطل کا باوجود اس کی ساری طاقت کے سرکھل دیتا ہے اسی طرح توحید کے شرک کی تعلیم دینا اس میں تامل

اور باطل حق کے سامنے بھاگ جائیگا ♦

۲۱ یُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ اَمْ اتَّخَذَ وَاللَّهُ مِنْ الْاَرْضِ هُمْ

رات اور دن سبج کرتے ہیں سست نہیں ہرے ملکتا کیا انہوں نے دین سے مبرور بنا لیا ہے

۲۲ یُنشِرُونَ ۝ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَنَ اللَّهُ

کرتے ہیں ملکتا ان کے دونوں میں، اللہ کے سوسے کوئی، مبرور ہوتا تو دونوں گڑبٹے سراسر حرف کارب

۲۳ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ لَا يَسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ

اس سے پاک ہو جودہ بیان کرتے ہیں ۲۱۳۳ اس سے کہ سنیں یہ چاہیں، جانا جو کہ ان پر وہاں سے پہچاننا

احسان ختم

انہوں کا خلق و تدبیر  
کے سبب سے مروت چاہے

۲۱۳۳ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ اور احسان اس سے پہلے ہو اور فتور کیلئے دیکھو ۲۱۳۴ اور یقیناً دین کے معنی کے جس کو اس کی حق  
نہ انبیا علیہم السلام نے اللہ کے ساتھ ہی عبادت میں اس کو اس قدر روشنی حاصل ہوتی ہو کہ وہ ٹھہرتے تھیں، بیان میں خلطہ سے فرشتے راہ نہ گئے  
ہیں مگر یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں پر بھی صادق آتے ہیں کیونکہ ان اور اسے تسبیح وہ بھی کرتے رہتے ہیں یعنی تسبیح پر ادب  
کرتے ہیں تو اس سے اور اس کے اور وہ خدا کی عبادت سے تھکتے نہیں اور انہیں اس میں نشا طبعی حاصل ہوتی ہو سکتے ہیں اس سے  
نہیں ہوتے۔ اس طرح لاکھ رسالت تسبیح سے نہیں روکتی اسی طرح ایک لوگوں کو بھی نہیں روکتی اور یہاں ذکر کیا کہ جو یہ کہہ  
انہیں کے مستحق یہ ثابت کیا ہو کہ ان اللہ تعالیٰ سے خلق ہو کر پہلے یقیناً اس رنگ میں ظاہر کیا کہ ان کے کھانا پینے پڑی قومیں بھی  
کرنے میں اس میں ادب اسے خلق کو صاف الفاظ میں بیان فرمایا اور ان کے مقام بلند کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ کے حضور ان کو حاصل ہو اور بتا کر  
یہ کہ یہ اللہ شان ان کے خلق باشندہ ہو کہ انہیں ذکر کسی میں کمال درجہ کا سرود حاصل ہوتا ہو اور وہ اس کی عبادت اور اس کی خلق  
کی خدمت کے ہر سہ تھکتے نہیں بلکہ باوجود تھکائے اس میں خوشی سے لگے چلے جاتے ہیں ۲۱۳۵

نشا۔ انشا

۲۱۳۵ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ نشا اور انہوں نے کفر کیا اور انہوں نے اللہ کے معنی میں اللہ کے  
مردہ کو زندہ کیا اور انہوں نے اللہ کے معنی میں ہی نہیں اور حدیث میں ہے لا تَطْلَعُ الا ما انشا اللہم و ثبت العظم جاس انشا اللہم کے  
معنی ہیں گوشت کا مضبوط کیا اور موت دی انشا سے پہلے معنی آجیا دیں دل، اسلئے یہاں بعض مغربین کے معنی مردہ زندہ کرنا  
کے ہیں اور بعض نے صرف خلق کو پیدا کرنے میں ہی اور یہ دوسرے معنی زیادہ مزبور ہیں اسلئے کہ ان مبروران اجل  
کے خلق تو ان کے کہیں ہیں یا بار یہ مطالبہ کیا ہو کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہو خلق و تھکائے نشا بہ خلق علیہم (قرآن ۱۰۰) ام حم  
الحق والحق ۳۵ ۲۱۳۶

تو یہاں ہی ہوں  
دیکھ کر انہوں نے  
وہ نظام میں ہی  
وہ نظام

۲۱۳۶ لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ تو یہاں ہی ہوں اور اس ضمن میں یہاں لے لی وہ جاہلیت میں مروت بیان فرمادی ہو کہ تمام رسول و تصدیق  
تخلیم کیلئے کہ وہ انہی کی تعلیم کے اللہ تعالیٰ کی توحید میں ہیں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو نظام عالم قائم نہ ہو سکتا کیونکہ ایک  
ہو اس کے چاہے کہ وہ اس کے حسب نشا اور اس کے طرح پر چاہے کہ نظام عالم کا قیام ہی اس بات پر ہو کہ ایک قانون کے تحت ہیں یا  
خلقت خدا ہوں تو مختلف قانون ہوں اور نظام عالم قائم ہو جائے انکی اہمیت میں لایسٹل عا یفعل اسی قانون کی طرف اشارہ  
کے کہ فرمایا کہ قانون کے تحت ہو سکتا ہو تا جو سوال تو وہ شخص کہ جس کا قانون ہے باہر ہو مگر مخلوق ایک قانون میں  
بکلی ہوئی ہو یا مردہ ہو یا زندہ ہو تو ان کی صفہ خدا ہی کا قانون کریں تو موزرہ جو تا ہو دوں صدقوں میں سوال قبل کے رنگ میں

اَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ الْهَمِّ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ هَذَا ذِكْرُ مَنْ عَمِيَ ۲۳

کیا اس کے سوا کسی اور معبود بنائے ہیں مگر اپنی روشن دلیل ڈالو یہ اس کا ذکر جو میرے ساتھ

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي بَلْ كَثُرُوا لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ۲۴

اور اس کا ذکر جو مجھ سے پہلے ہی بھلائیوں میں سے اکثر حق کو نہیں جانتے اس لئے وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں ۲۳

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِيْهِ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ۲۵

اور تجھ سے پہلے ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف ہم ہی، وہی وحی تھے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں

فَاعْبُدْنِي ۚ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ بَلْ عِبَادٌ ۲۶

میرے عبادت کرو ۲۴ اس لئے میں نے نبی بنایا وہ پاک ہو بلکہ وہ منز

مُكْرَمُونَ ۚ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَفْوَعِ يَعْمَلُونَ ۲۷

نہیں ہیں وہ بات میں اس سے آگے نہیں بڑھتے اور اس کے حکم کے مطابق وہ عمل کرتے ہیں ۲۵

۲۴ اور اس کا ذکر جو میرے سوا اور اس کی امت کا ذکر اور وہ کہ میں قبلی سے پہلے انہوں کا ذکر طلب کیا تھا نبی کی توحید پر جس کے ساتھ اس کی

ذکر اور وہی پہلوں کا ذکر تھا یہ وہی توحید پر قائم تھے جیسا کہ ان کی آیت میں فرمایا کہ پہلے رسولوں کی طرف بھی وہی وحی پہنچی تھی کہ میں نے ایک

ہو میں ایک طرف توحید تھی، جو پہنچ صرف میرے رسول کے علم اور آپ کے ساتھیوں کی شہادت پر بلکہ جس قدر اس توحید پر نبی کے حکم

گزرے ان کی کوئی بھی شہادت ہو، اس کے مقابلے میں ہر نبی بڑا ہی پیش کر دے اور یہ کہ یہی عجیب بات ہو کہ ہر قوم کا شرک دوسری قوم کے لئے

بڑا گناہ اور ایک قوم کے شرک کی دوسری تائید نہیں کرتی۔ ہر مشران پر سچا ہر من کو اور ہندوستان کے شہنشاہ کے لئے یہ تائید

کو نہیں مانتے اور ہر من کے ماننے والے اور ہندو مسیح کو خدا نہیں مانتے لیکن ان شرکیوں کو چھوڑ کر ایک خالق کو ماننے میں سب بڑے

۲۵ تیسری دلیل توحید تھی یہ کہ جس قدر دنیا و دنیاویں ہر سے کسی کو سوائے توحید کے اور کوئی تعلیم نہیں دیتی یہی ایک مذہب

دیں توحید تھی یہ کہ سوائے ایک انبیاء کی تعلیم پر بڑے بڑے غیرت آجائے کے باوجود وہی ان کی تعلیم توحید بتایا کہ ہر ایک خدا کے سوا

کوئی اور معبود نہیں ہے یہی تعلیم میں بھی یہ منظر موجود ہے کہ دنیا میں

ہر سے پہلے توحید  
سب کو ایک ہی  
کا ذکر ہے کہ میں نے

تیسری دلیل توحید  
یہ توحید ہے









وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِإِيجَازِ

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو کاش جو کافروں اس وقت کو جاننا چاہتے

لَا يَكْفُرُونَ عَنْ وَجْهِهِمْ الْمُنَافِقُ إِذْ ظَنُّوا أَنَّهُمْ يَفُوزُونَ ۝

ان منافقوں کے دل کو نہ روک سکیں گے اور نہ اپنی پیشگوئوں سے اور نہ انہیں دوسری جگہ لے گی

بَلْ تَذَرْتُمُوهُمْ فَلَا يُصْعِقُونَ دَعْوَاهُمْ أَفَهُمْ يَنْظُرُونَ وَلَقَدْ

بلکہ تم نے انہیں چھوڑ دیا اور نہ ان کی دعاؤں سے ہلکا ہوا اور نہ ان کی نظروں سے

أَسْمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَتْ فَتَاىَ بِالَّذِينَ نَزَّخُوا وَامْنَهُمْ مَا كَانُوا يُبْغِضُونَ

جس کے سچے رسولوں کے ساتھ بنی اسرائیل کی عورتیں جو ان میں سے نبی کی عورت تھیں اسی نے آپ کی عداوت سے انہیں بے گناہ کر دیا

فَلَمَنْ يَنْكُرُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَالْمُكْرَمُونَ الرَّحْمَنُ بَلَّغَهُمْ فِي رُؤُوسِهِمْ مَوْصُوتٍ لَّهُمْ

کہ ان لوگوں کو اور یہی کہ ان سے تمہاری مخالفت کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیر رہے ہیں کیا ان کے

الْهَمَةُ مَنعَهُمْ مِنْ دُورِنَا لَا يَسْتَفِيدُونَ نَصْرًا أَنفُسِهِمْ وَلَا هُمْ يَأْتُوا

میں سے جو ہمارے ساتھ ہیں انہیں کوئی نفع نہ ہوگا آپ اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہماری طرف سے ان کی مخالفت ہوگی۔

پہلے ہمارے ساتھ تھے لیکن اب ان کے دل بدل گئے اور ان کی فوجیں ان کے سرانجام کو پہنچا دی ہیں ان کے سرانجام کو پہنچا دی ہیں ان کے سرانجام کو پہنچا دی ہیں

۱۳۵۵ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ وہ منافق ہیں کہ مشرک وہ سوال کرتے ہیں اس دنیا کا عذاب ہو گیا کیسے ہو گا

جس سے وہ کہتی تھیں کہ ان کی طاقت ہمیں ہو نہ ہو اور وہ حقیقت یہ سنا دیکھ کر اپنی اور فلاں سے قبولیت سے صاف ظاہر ہو

کیونکہ وہ فوجیں نشان کو جلدی مانگتے ہیں وہ نشان ہوکت ہو دنیا میں اور ان کے کھانی کی طرف سے بھی ایسے ہی نشان دکھائے

کا وہ وہ قیامت نشان نہیں کہہ سکتی ہیں آیت ۳۳ میں جو ان کو سنوں اور پیشوں سے دنیا شکنے کا ذکر تو

اس میں ہوا تھا نہ جنگ ہی ہو اور سنوں اور پیشوں کا ذکر نہ کیا کہ جب وہ حاکم کے آگے آئے تب بھی دیکھ کر ان کے منہ سے

بہت بڑبڑائی گئی تھی یہی دکھانا چاہتے اور آیت ۳۴ میں بھی ظاہر ہوئے کہ ہر قسم کے ہتھیاروں کی گنتی جو دنیا میں ہے باوجود اس کے

۱۳۵۶ بخلاؤ وہ کسی چیز کی مخالفت کرنا اور اس کا باقی دکھانا وغیرہ

من الکوفین سے مراد یو رہان کی سرساز سے طلب یہ کہ اگر کوفہ کا قیام کی رعایت نہ ہو تو وہ اپنے اعلیٰ جلی میں نہیں کھاتا

فورا پڑھ جائے۔ یا اس میں بھی باب رحمان کی طرف سے بھی نہیں کرتے

۱۳۵۷ یہی معنی ہے کہ معنی میں عاشقانی سے ملنے کے بعد اور ان کے اللہ کے معنی میں اس کی مخالفت کی اور یہاں

یہی معنی میں ہے کہ بالاجازۃ اور تادمہ کا قول ہو کہ یہی معنی میں اللہ تعالیٰ اور ان کے اللہ کے معنی میں مخالفت

اس کی مخالفت کی اور یہی معنی ہے کہ مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت

۱۳۵۵

تو یہی معنی ہے کہ مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت

مخالفی اور یہی معنی ہے کہ مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت اللہ کے معنی میں مخالفت

۱۳۵۶

۱۳۵۷

۱۳۵۸

۴۴ بَلْ تَتَعَفَىٰ هَؤُلَاءُ بِآثَامِهِمْ حَتَّىٰ حَالَ عَلَيْنُمُ الْعُسْرُ أَفَلَا يُرَوْنَ أَنَا نَأْتِي الْأَمْرَ

بلکہ ہم نے انہیں اس بات کے باوجود کو سامن کر لیا تاکہ ان کی غرضی پرستی نہ پھیر کر وہ غرضیوں کو ہم زمین کو،

۴۵ نَقْصُهَا مِنُ اطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ

کہ ان سے گھٹانے کے آئے ہیں تو کیا وہ غالب ہونگے ۲۱۵۵ کہ میں نہیں صرف وحی کے ساتھ ڈرا ہوں

۴۶ وَلَا يَسْمَعُ الصَّوْتِ الَّذِي أَدْعَاهُمْ أَفَإَمَّا يَسُدُّونَ ۝ وَلَئِن مَّتَّسَمَتُمْ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

اور ہر سہ ہمارے کہیں نہ سنے جب انہیں ڈرایا جائے ۲۱۵۶ اور اگر انہیں تیرے دیکھنے کے ایک پلٹ

۴۷ رَبِّكَ يَقُولُ يَوَكِّلْنَا إِلَيْنَا ظَلِيمِينَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ

چراغہ کو کیجئے اسے انہیں ہم پر ہم ظالم تھے ۲۱۵۷ اور ہم تیار کیجئے دن انصاف کی میزانیں

الْقِيَامِ فَلَا تَظْلِمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَئِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ حَرْدٍ

کیجئے پس کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر ایک سانپ کے دانے کے برابر بھی دھن، ہر گاہ

أَتَيْنَا بِهَا وَلَا وَغَىٰ بِنَا حَالِيبِينَ ۝

ہم اسے آئیجئے اور ہم حباب کہنے کو کافی ہیں ۲۱۵۸

میں نہیں ہر کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے وہ چیز نہیں ہوگی جو ان کے ساتھ دے یعنی سینت اور کشائش اور دہی و دیو و جادو یا ماشاء اللہ

۲۱۵۹ جتنے جو ان کے معبودوں میں باطل ہیں وہ تو اپنے آپ کو دوسروں کے مقابل پہنیں پناکتے مینا کہ لکھ دیے میں حضرت ابراہیم

کے ذکر کے واضح کر دیا اور جب سزا کا وقت آجائے تو پھر وہ حق کی مخالفت بھی نہیں رہے گی اس لئے اس وقت ان کے

بچنے کا کوئی سامان بھی نہ رہے گا

۲۱۵۹ ایک قوم جب ایک لے ڈانے تک ماشاء تعالیٰ گرفت نہیں کرتا تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں ہمیشہ جیتے جو چاہیں کریں

اور غریبی عادت میں چھوڑ دیتے ہیں ہماری دین میں ایک قوم کی عروا ان کے گھٹانے سے مراد کھانے کے دلوں پر اسلام کا اظہار

۲۱۶۰ ہے دیکھو ۱۱۳۳ اس لئے فرمایا کہ اب اسلام کے غالب آئے کے نشان تو واضح ہیں

۲۱۵۹ وحی کے ساتھ ڈرا تا ہیں یعنی یہ میں قیاس سے نہیں کہتا بلکہ اس خبر کا مرتبہ یقینی ہو

۲۱۶۰ غفۃ۔ نعم الخیر ہر پہلی اور نعم الخیر بے شک ہے خوشبودی اور غفۃ ہوا کا بھر نکال دیا چھوڑا ہوا بدن،

۲۱۶۱ حردی۔ دوا حردہ لے ہو۔ دانی۔ میزان پر دیکھو نہشتا اور قسط۔ موازن کی صفت جو ہم نے مصدقہ

اس لئے حاصل کیا اور یا ذوات القسط مراد ہے مطلب یہ ہو کہ ماشاء تعالیٰ کے ہاں دیا وزن قائم ہو کہ اس

ایک مائی کے دانے کے برابر بھی عمل باہر نہیں رہتا

عبداللہ مہدی

غفۃ

حردی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضَيَّكُمَا ذِكْرَ الْمُسْتَقِيمِ ۚ الَّذِينَ يَتَذَكَّرُونَ ۝

اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور مستقیموں کیلئے نصیحت دی ۱۹۷۱ اور جو

يَعْتَبُونَ وَهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ۝ وَهَذَا ذِكْرُ الْغَيْبِ ۝

غیب میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس، گھڑی کا دن کو خوف سے ۱۹۷۲ اور یہ ابکات نیست ہمارے

أَنزَلْنَاهُ أَفَّا تَنفَرُونَ ۚ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ نُسُودًا مِن قَبْلُ وَ

ہم نے اُن کو نازل کیا تم اس کا انکار کرتے ہو ۱۹۷۳ اور ہم نے ہی ابراہیم کو پہلے سے انکھارنے والی ہدایت دی اور ہم

كُتَابًا وَلِإِسْمٰئِيلَ ۚ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ

انکو توبہ جانتے تھے ۱۹۷۴ غیب اس نے اپنے بھگ اور اپنی قوم سے کہا یہ مرد میں کیا ہیں جن کی تعظیم میں تم

لَهُمَا كُفُونٌ ۝ قَالُوا وَجَدْنَاهُمَا آباءَنَا لَهَا عِبَادٌ ۚ بَنِي ۝ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ

تھے ہر سے ہر ۱۹۷۵ انہوں نے کہا ہم نے اپنے بھگ اور انکی عبادت کی تھی کہ توبہ پانا ۱۹۷۶ کہا تم اور تمہارے

أَنْتُمْ مَوْبَاكُهُمْ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۝ قَالُوا اجْتَنِبُوا بَٰلَٰحِقَ ۚ إِنَّمَا أَنتُم مِّنَ الْعٰبِدِينَ ۝

بشہ ۱۹۷۷ کہ گزری ہیں تھے انہوں نے کہا کیا تو یہاں سے پاس حق ۱۹۷۸ اور تو انکی کشتیاں میں سے

۱۹۷۹ ضحاک حنیہ، ذکر سب تربیت کے نام بھی ہو سکتے ہیں فرقان حق و باطل میں فرق کرنے کے لحاظ سے ضحاک

لحاظ سے کہ ہر قسم کی طاقت کو دور کر کے اس کی جگہ روشنی کر دی ۱۹۸۰ اس لحاظ سے کہ اپنے پیروں کو کمال تک پہنچا پاور

۱۹۸۱ فرقان وہ جزا ت ہیں جنہوں سے حق و باطل میں فرق کر لیا حنیہ وہ لال ہیں جن سے تسلیم ہوش ہوتی اور نہ کر خود تعلیم

جو تیسری چیز ہوتی اور اوروں کو تیسریں ۱۹۸۲ ۱۹۸۳ ۱۹۸۴ ۱۹۸۵ ۱۹۸۶ ۱۹۸۷ ۱۹۸۸ ۱۹۸۹ ۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹

۱۹۹۰ ۱۹۹۱ ۱۹۹۲ ۱۹۹۳ ۱۹۹۴ ۱۹۹۵ ۱۹۹۶ ۱۹۹۷ ۱۹۹۸ ۱۹۹۹ ۲۰۰۰ ۲۰۰۱ ۲۰۰۲ ۲۰۰۳ ۲۰۰۴ ۲۰۰۵ ۲۰۰۶ ۲۰۰۷ ۲۰۰۸ ۲۰۰۹

۲۰۱۰ ۲۰۱۱ ۲۰۱۲ ۲۰۱۳ ۲۰۱۴ ۲۰۱۵ ۲۰۱۶ ۲۰۱۷ ۲۰۱۸ ۲۰۱۹ ۲۰۲۰ ۲۰۲۱ ۲۰۲۲ ۲۰۲۳ ۲۰۲۴ ۲۰۲۵ ۲۰۲۶ ۲۰۲۷ ۲۰۲۸ ۲۰۲۹

۲۰۳۰ ۲۰۳۱ ۲۰۳۲ ۲۰۳۳ ۲۰۳۴ ۲۰۳۵ ۲۰۳۶ ۲۰۳۷ ۲۰۳۸ ۲۰۳۹ ۲۰۴۰ ۲۰۴۱ ۲۰۴۲ ۲۰۴۳ ۲۰۴۴ ۲۰۴۵ ۲۰۴۶ ۲۰۴۷ ۲۰۴۸ ۲۰۴۹

الغیب  
ہم نے اُن کو نازل کیا  
تم اس کا انکار کرتے ہو

صورت، انبیاء

تثانی

تھے۔ اور ہاں سوال کیلئے نہیں بلکہ تحریر کیلئے ہو۔

۵۰ قَالِ بَلْ يَكْفُرُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ ۚ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ مِنَ الْغَافِلِينَ

کہا بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب جو نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہی دیتا ہوں

۵۱ الْغَافِلِينَ ۝ وَتَاللَّهِ لَا يَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُولُوا لِلدِّينِ حَقَّهَا ۖ

میں سے غافل ہیں اور اللہ کی قسم میں تمہارے بتوں کو ٹھیک سے پہنچانے کا ارادہ نہ کرتا ہوں تاکہ تمہیں دین کے حق پر پہنچنے کے بعد ان کے بتوں سے کھینچ کر نہ لے جائیں

۵۲ جُنَّ إِذَا أَلَا يَكِيدُ إِلَهُكُمْ لَعَلَّهُمْ لَا يَخْلَعُونَ ۝ قَالُوا مِمَّنْ فَعَلَ هَٰذَا الْفِتْنَةُ ۖ إِنَّهُ

دشمن ہے اگر اللہ تمہارے بتوں کو کھینچ کر نہ لے جائے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں ۲۱۶۶ کھنے کے بارے میں جھگڑا کرنے پر کیا ہو رہی تھیں

لِمَنِ الظِّلْدِينَ ۖ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالُوا فَاثَوَا

وہ ظالموں میں سے تھے جو دلوں کو کھینچ کر لے گئے تاکہ وہ ان کو نہ کہتے تھا ہے ابراہیم کہا جاتا ہے کھنے کے لئے اسے لوگوں سے

يَهْ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ قَالُوا أَأَنْتَ تَعْلَمُ هَٰذَا بِالْهِنَا

ساتھ لاؤ تاکہ وہ گواہی دیں کہ اسے ابراہیم کہا جاتا ہے ہاں میں نے اسے دیکھا

يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالَ بَلْ يَمْلِكُ لِئَیْمَهُمْ هَٰذَا فَتَسْلُوهُمْ ۖ أَمْ كَانُوا لَیْطِقُونَ

۲۱۶۷ اس نے کہا بلکہ یہ کیا دیتا ہے ان کا بڑا ہے جو سزا سے بچے

۲۱۶۸ یٰۤاِبْرٰهٖمُ کٖلکے دیکھ کہ اے خدا کا رسول ادا دھو آتے ہیں اور یہاں سے لڑائی کا سہو بھی ہیں دنا

۲۱۶۹ جُنَّ إِذَا جُنَّكَ سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالُوا فَاثَوَا

کہا ابراہیم میں نے سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے

کی طرف سے دین کے حق پر پہنچنے کے بعد ان کے بتوں سے کھینچ کر نہ لے جائیں

۲۱۷۰ جُنَّ إِذَا جُنَّكَ سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالُوا فَاثَوَا

کہا ابراہیم میں نے سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے

کی طرف سے دین کے حق پر پہنچنے کے بعد ان کے بتوں سے کھینچ کر نہ لے جائیں

۲۱۷۱ جُنَّ إِذَا جُنَّكَ سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالُوا فَاثَوَا

کہا ابراہیم میں نے سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے

کی طرف سے دین کے حق پر پہنچنے کے بعد ان کے بتوں سے کھینچ کر نہ لے جائیں

۲۱۷۲ جُنَّ إِذَا جُنَّكَ سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالُوا فَاثَوَا

کہا ابراہیم میں نے سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے

کی طرف سے دین کے حق پر پہنچنے کے بعد ان کے بتوں سے کھینچ کر نہ لے جائیں

۲۱۷۳ جُنَّ إِذَا جُنَّكَ سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ۖ قَالُوا فَاثَوَا

کہا ابراہیم میں نے سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے اور میں نے سنا کہ ابراہیم کا بت ہے



۱۱ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فاعِلِينَ ۝ قُلْنَا يَبْنَؤُا كُونِي بَرْدًا

لنفس لگے اسے جلادو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو اگر تم فاعل ہو ہم سے کہا اسے آگ ابراہیم پر پڑھنا

۱۲ سَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَارَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمْ الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَ

سلامتی ہو جا مت ۲۱ اور انہوں نے اس سے جنگ کرنا چاہا تب ہم نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور

بَجَيْنَةٍ ۚ وَوَوَّطَاۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

ہم نے انہیں اور لوگوں میں زمین کی طرف بچانا چاہا جس میں ہم نے تواریں نیچے برکت رکھی تھی ۲۱

۱۱ دینا یعنی بننے والے وجود اعماء عرفا میں الحجۃ ابراہیم یعنی ابراہیم کی جس دلیل کا اعتراف کیا تھا اس سے رجوع کیا اور  
منکسرہ فی الخلق دینی ۲۱ میں معنی ہیں کثرت کی بکثرت نہ ہل دیا اور جو ان کی جگہ چلایا دلا ۱۱

۲۱ حضرت ابراہیم کے آگ میں ڈالا جائے اور رہنے کے قصوں کو بعض مفسرین نے عجیب عجیب بیرونیوں میں بیان کیا ہے  
چالیس دن تک لڑکوں کا قبیعہ کیا یا ابراہیم علیہ السلام ان آگ کا چند پیر کا انکو سہرا نہ ان کو کس جی حضرت ابراہیم کو اس آگ میں  
ڈالیں اور شیطان کا اگر انہیں جو بیانیہ سا کھانا ہے حضرت ابراہیم کا اس آگ میں چالیس یا پچاس دن رہنا اور ایسے  
قصوں کو نقل کرنے کے روح المعانی میں لکھا ہے کہ اس قصہ کی بہت سی روایتیں ہیں لیکن جلیل القدر محدثین نے حضرت ابراہیم کے  
اجرا کو بیان کرنے میں مستسی باتیں بنائی ہیں اور مجمع وہی جو جس کا مشہد تالی نے ذکر کیا ہے کہ آپ کو آگ میں ڈالا گیا تو  
اٹھ تھلے اٹھ اٹھ اس آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور یہی صحیح ہے آپ قرآن کریم میں کفار کے امداد کا ذکر یہاں تو صرف اس قدر کہ  
انہوں نے کھنڈہ اور دوسری جگہ پر اقلیدہ اور حوقہ (المنکبوت ۲۳) اسے نقل کر دیا چلا وہ اور حق پر روکیں

اور تیسری جگہ پر انہوں نے بنایا خالقہ فی الجہم اس کے لئے عارت بناؤ اور ابراہیم معنی دو پنج میں ڈال دیا (الصلطۃ ۹۵)  
اور کیا ہو اس کے متعلق یہاں فرمایا قلنا یا ناد کوئی بود اوصلنا علی ابراہیم اور دوسری جگہ کہ یونا جہنہ اللہ من النار  
(المنکبوت ۲۴) اور تیسری جگہ یونا دادا بہ کیلنا جعلنہم الاصفین (الصلطۃ ۹۶) اور یہاں ہی بردا و سلاما  
کے بعد یہی فقرہ آئے ہیں اسلئے اگر ہم قرات کریم کے بیان سے ان کے زعمیں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ آیا فی الواقع حضرت ابراہیم کو  
اس آگ میں ڈالا گیا یا جبکہ اگر انجیل اللہ من الناد سے ظاہر ہو اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال ہمت سے حضرت ابراہیم کو آگ  
میں پڑنے سے بچا تھا دیر ہی اور کسی دوسری طرف غول دیا مہیا کر آیت ۱۱ سے ظاہر ہو اور حضرت ابراہیم کا وہاں سے  
جبروت کرنا تو صاف معلوم ہے کہ جس خدا سے حضرت نوح کو طوفان سے حضرت موسیٰ کو سمندر سے حضرت عیسیٰ کو صلیب سے  
اور حضرت قریصی صلیب سے قتل سے بچایا مالا نکرا کہ کھرا کا عامرہ ہو چکا تھا وہ اس بات پر بھی قادر تھا کہ حضرت ابراہیم کو  
آگ سے بچا دے خواہ آگ میں پڑا آپ بچائے گئے ہوں اور خواہ اس سے بھی بیشتر آگ کو ابراہیم کے قریب دلی اور ابراہیم  
ٹھنڈا کر دیا گیا ہو۔ اور آیت ۱۱ سے اور دیا ہی (الصلطۃ ۹۷) سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا امی ارادہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ  
نے انہیں وہاں سے بجات دیتی ۱۱

۲۱ برکت والی زمین سے مراد ارض شام ہو مگر حضرت ابراہیم اور حضرت لوط ہجرت کر کے چلے گئے ۱۱

تفہیم

حضرت ابراہیم کا آگ  
سے بچا جانا

وَوَهَبْنَا لَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۚ وَكَأَجَلْنَا صَالِحِينَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمْ

اور ہم نے اسے اسحاق دیا اور یعقوب پرنا اور سب کو ہم نے نیک بنایا اور چم انہیں

اِسْتَبْرَأُوا بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ

انہم بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے انکی طرف نیکوں کے لئے اور نماز قائم کرنے اور

وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عِبِيدِينَ ۝ وَلَوْ طَأَّتْهُنَّ حُكْمًا وَعِلْمًا

دین کی دہی اور وہ ہماری عبادت کرتے رہتے اور وہاں کو بھی ہم نے انہیں سے فہم اور علم دیا

وَبَيِّنْنَاهُ مِنَ الْقُرْبَىٰ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ

اور اسے اس بات سے نجات دی جو ناپاک کام کرتی تھی وہ ہم سے دگ اور نافرمان

فُتَيْقِينَ ۝ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۚ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَنُوحًا إِذْ

تھے اور ہم سے اسے اپنی رحمت میں داخل کیا وہ نیکوں میں سے تھا اور نوح کو جب

نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ

اس سے بھی پہلے اس نے پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کے اہل کو بڑی سختی سے نجات دی۔

وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ

اور اسے اس قوم کے مقابل پر مدد دی جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ وہ ہم سے دگ تھے

فَاغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْفِ

سورہ میں ان سب کو فرق کر دیا اور داؤد اور سلیمان کو جب وہ کہتے تھے کے معاملہ میں فیصلہ کرتے

إِذْ نَفَسْتُمْ فِيهِ عَمَّ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا جُنُودًا لِّمُؤْمِنِينَ

جب میں لوگوں کی کبراں رات کو چڑھیں اور ہم انکے فیصلے کو دے دیتے تھے

فَلَمَّا فَصَحَّ فُتَيْقِينَ ۝ وَنُوحًا إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْفِ ۚ وَكُنَّا جُنُودًا لِّمُؤْمِنِينَ

لاہور المنعوش (۱۵) اور فُتَيْقِينَ اور نوحوں کی کہیں کا چودا ہے کے حکم کے فیصلہ میں آیا اور چم انہیں

اس واقعہ کا ذکر ضرور کیا جاتا ہے حضرت داؤد اور سلیمان بادشاہت کی حیثیت میں بڑے بڑے اہم امور پر حکم

کرتے تھے اور ایک نہایت خفیہ سامعین پر کسی کی کبراں رات کو کہتے چڑھیں میں یہ قوم وہی تھے کہ ان کے

بیشمار درستی کے  
توکل کا نام لانا

فُتَيْقِينَ

منعوش

کیونکہ کہیں چم  
کے اور ان کے کہیں







۸۲ وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يَغْوِيهِمْ لِيُفْتِنُوهُمْ لَوْ يَعْلَمُونَ عَمَّا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُمْ

اور کئی مرتبہ جہان کے لئے غوطہ زنی کرتے آوا جائے سدا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کی

٥٣ حُفَيْنَ ۝ وَيُوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

خاقت کر پیڑے تو ۱۶ اور اہرب کو جب پہنچے رب کو پہچا کہ مجھے تخفیف یعنی ہزار تو سب رحم کر نیز اللہ سے بڑھ کر رحم کر نہ لانا جو

آئے تھے چنانچہ پیر دینالکو پٹیا میں ہر کٹیلجے خاں اس وقت علی غیب کے درمیان حضرت سلیمان کے جہاز چلنے لگے اور اس تجارت کے ملک میں سرانامہ دولت بہت بڑھ گئی تھی اور یہی وجہ حضرت سلیمان کے شان و شوکت کی تھی اور قرآن شریف میں دیکھ کر ایک نامور و محترم الفاضل الجبوری فی الجہ باہم (ابراہیم ص ۳۲) اور ہر کتاب کی زبان میں باہم میں اشارہ اور ایسی کیف ہے کہ پیر اور یہاں دیکھ کر عاصفہ کا لہجہ اور دوری بیکر بیکر جہاں باہم دعا و دعوت ص ۳۶) کہ مطلب یہ ہے کہ وہ برج عاصفہ میں تھے کہ نقصان پہنچا لیکن باوجود تیر ہوا ہونے کے اس میں زنی یا مانی تھی ۔

۲۱۶۶ شیاطین ہر کیش کو کتے ہیں جی ہویا انسان ۲۱۶۷ اور بیان کر کش انسان ہی مراد ہیں جیسا کہ ان کے شیاطین سے مراد

یہ صحتِ غصہ کے مٹنے میں اپنی کھینچے و اٹل ہونا اور اس سے کسی چیز کا ٹھال لانا اور پھر جو کوئی کسی پوشیدہ چیز پر اپنا ٹکرائے اور اسے ٹھالے تو اسے ٹھالے گا یا کچھ تو وہ کوئی چیز جو یا علم جو اور دھوکے وہ چھو کر ترسے ایسا کہے اور یوں صحت سے یہاں ہی مراد ہو کہ کسی کھانے اور کھانے پر بعد کے تھے اور بھٹکے موتیوں کا ٹھاننا اور نہیں دنگا اور دھوکا خالی ذکر کی تعلیم علامہ دونوں نے یہ مراد ہو اور اس کی تفصیل اور سری بکچہ موجود ہے معلوم کہ ایسا نام صحتِ عاروب و تابیل وجہاً

علامہ اب وقت و راسیت (السنہ ۱۳۰۳) ✦

[illegible]

کھلا وقت کہ اس حد تا حقیقت کی کوئی تشخیص نہیں فرمائی مفسرین نے کہ بائبل سے اندازہ لگے کہ اس پر دو ہزار سال کا فرق ہے۔  
 پہلے جو ساری حقیقت ثابت کرتا ہے جو کہ یہی عکس برعکس اصل ہے کہ دنیا کی تکالیف اور رنگ کی موتی تیرا دو سارے یوں سے ڈھکے ہیں







۶۷ حَقِّ إِذَا تَحَتَّ يَأْجُوبُ وَمَا جُوبُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَإِذَا تَبَّ

یہ ایک کتب جامعہ اور جامع کمال دیتے جا چکے اور وہ ہر بندہ سے تیزی سے نکل پڑینگے ۲۱۵۳ اور پچا دہرہ

الْوَعْدِ الْحَقِّ وَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا يُوسُفُ إِنَّكَ

تربیب آجائینگے تو ناگوار کی آنکھیں جو کافروں کھلیں گی کھلیں رہ جائیں گی ہر پانچویں ہر

۶۸ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ إِنَّا نَعْتَبُكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ إِلَّا هُوَ اللَّهُ

غفلت میں رہے بلکہ ہم ظالم تھے ۲۱۵۴ اور وہ پچرہ پچرہ کی تم اللہ کے سامنے عبادت کی تھے جو

یہ ایک خاص موقع پر عام قارئین بیان کر دیا۔ اور اسی پر شاہی اور امین ماجہ کی حدیث بھی کہ وہ جو بچہ نقل ہو چکی ہو دیکھ کر ۲۱۵۴  
جس میں نہ کہ جو کہ جاہلین میرا بندہ کے آپ کو جو عیب ہو گئے تھے جب اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ جو کچھ مانگتے ہو مانگو اور انہوں نے پتہ  
دنیا میں جا چکی خواہش ظاہر کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں انہیں لایا ہوں یہی پہلے سے کہہ چکا ہوں کہ وہ لوگوں دنیا میں نہ جانا  
۲۱۵۴ حداب۔ حداب پیش کا پرکار غرض آنا اور ہیبت کا اندہ ہو جانا اور پستی کھڑا ہو جانا اور اسی سے حداب بندہ زمین کو گتے  
جس حداب المادہ پانی کی طرح کی ہندی ہو لکھا جاتا ہو دلی ۷

یا جامع باوجود پچرہ پچرہ ۱۹ وغیرہ انکے کھلے جانے سے مراد، مخرج ہر جس کا ذکر احادیث میں آتا ہو اور وہی اخروی ثواب  
کے متعلق ہو کہ کئی حدیثوں میں مخرج دیا، اور مخرج یا جامع کا انکشاف دیکھو اور مخرج یا جامع سے مسلمانوں پر خاص طور پر  
بلاؤں اور مشکلات کا آنا کہ جو یہاں تک کہ لکھا ہو کہ مسلمان اپنے شہروں اور گروہوں میں گھس جائیں گے جس سے صاف معلوم ہے کہ  
کہ حکومت اور سلطنت انکے آگے سے نکل جائیں گی اور یہ جو بعض احادیث میں ہو کہ وہ دریاؤں کا سب پانی بی جائینگے تو شاہی اس سے  
سے ہو کہ پانی ہی زندگی کا موجب ہو کہ مطلب یہ ہو کہ وہ سری قوتوں کی اور بالخصوص مسلمانوں کی زندگی کے سامانوں کو وہ چٹ کر جائیں  
اور ہر ہندی سے تیزی سے نکل پڑنے کے معنی صاف ہیں کہ ہر ہندی پر پھر سے عرصہ میں قابض ہو جائینگے یعنی فتنی اور تری کے تمام  
مقامات پر ان کا قبضہ یا انکا تصرف ہو جائینگے چنانچہ حدیث میں ہو کہ وہ ساری زمین کو ڈھا لینگے اور قبضل کیلئے دیکھو ۲۱۵۴ اور  
ان الفاظ کی یہ مراد حدیث میں ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہاں ہر ایک کو اپنا حصہ لے لیا کہ اس کے ساتھ جنگ کیے کی طاقت و دنیا میں کسی قوم کو  
نہیں ہوگی اور ان کی آخری حالت کا ذکر فرمایا اور تو کیا بتاں ہم یہ مشن ہیچ فی بعض (دیکھتے) ۱۹۹ یعنی وہ ایک دوسرے  
سے ہی آہل پڑینگے اور یہی ان کی ہلاکت کا موجب ہوگا اور دنیاں یا جامع کا ذکر اس کے کیا کرتے کے خالصین اور ان کی ہلاکت اور  
ہلاکت کے بعد دنیا میں لوگوں کا کیا کردہا تو اسے فرمایا کہ تیری نبردست قوم بھی جو دنیا کی ہر ہندی پر قابض ہوگی اور ہجے ساتھ  
ہجے کی طاقت کسی کو دہریہ دہی کا خزانہ کے اقتدار میں گم ہو بھی آخر ہلاکت ہوگی اور ہلاکت کے بعد لوگوں کو دینگے ۷

۲۱۵۴ شَاخِصَةٌ تَحْتَهُ كَثَرٌ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ وَفِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ إِنَّا نَعْتَبُكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ إِلَّا هُوَ اللَّهُ  
آنکے کھلے اور پچرہ پچرہ ۱۹ اور حدیث میں ذکر تہیت میں ہو اذ انھیں بصرہ کا یعنی پکڑوں کا اور پکڑا کہ جانا اور اندر کی تہیت اور ہجے  
جگہ سے اٹھ کر اور جب ایک حق میں ڈالنے والا امر کسی پر پڑے تو کہا جاتا ہے کہ شخص بہ دن شخص فیہ الا بصا اور اپنا ہمیں ۲۱۵۴  
وہ حق سے مراد ہر حق سے قیامت کی ہو گمراہی سے موت بھی مراد ہو سکتی ہو اور ہلاکت یا اعمال طاقت کا وقت بھی ہو سکتا  
جو ہر گمراہوں کی ہلاکت کا ہی چلتا ہو اسلئے زیادہ قرین قیاس یہی ہو اور اس وقت وہ کیلئے کہ یہ لفظ تعجب کی حرکت

خروج جامع اور مسلمان

یا جامع کا ساری  
رہے زمین پر قدرت

ان کی ہلاکت

مخلص شامان







## وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

۱۰۷

اور ہم نے تجھے تمام قوموں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے ۲۱۹۳

نبی میں صاف آواز ہو کر آنحضرت مسلم نے فرمایا ان کو بتی ذوقی فی الارض فأريت مسأودها ومقادها وان تلك أرضي  
سيلم ما ذكره في منها حاصليت الكنز والاهم فالابيض يعني بره ربك زين كوسمك لعل كير وادراكك مشرق اور  
مغربی زمینیں مجھے دکھائی گئیں اور میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین سیکڑ کر مجھے دکھائی گئی اور مجھے  
دو خواہے دیئے گئے ہیں ایک مسخ اور ایک سفید یہ حدیث مسلم اور ابو داؤد و ترمذی میں ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ملک حبشہ کے باہر اپنی امت کی بادشاہت کی کھلی پیشگوئی کی تھی۔ اور موجودہ غلبہ کفرس کو غلط نہیں کرتا اس لئے کہ کسی  
حدیث میں یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ مجھے دو خواہے دیئے گئے ایک مسخ اور ایک سفید اور مسخ خزاہ مشرقی اقوام کا اسلام  
میں داخل ہونا اور سفید خزاہ مغربی اقوام کا جو سفید رنگ کی ہیں اور اس میں صاف بشارت ہے کہ صلیح مشرق میں  
اسلام پھیلا مغرب میں بھی پھیلے گا اور یوں بھی مسلمان زمین کے داہے ہو گئے اس لئے اگلی آیت میں توجہ دلائی کہ مائ  
بن جادہ تو بادشاہت بھی تمہیں مل جائے گی ۛ

پیشگوئی کی یہی بات ہے  
بلکہ پیشگوئیآنحضرت کے مسخ اور  
سفید خزاہ کا

۲۱۹۴ آنحضرت مسلم کو دنیا کی تمام قوموں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے ایک عظیم الشان حقیقت ہے اس میں صرف یہ بات بتائی گئی  
ہے کہ آپ کل دنیا کی طرف مبشر ہوتے بلکہ نبی کریم کو آپ جسے رنگ میں نبوت ہوئے اور دشمن کو کتابہ اور بدوا کہنے کے  
لئے نہیں آئے جیسا کہ زور دشمنوں کی تباہی اور مانی کی دغاؤں سے بھری ہوئی ہو بلکہ دشمنوں کے ساتھ بھی صرف آپ کے نبی  
رحم کا سلوک کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ رحم ہی کیا اور ان کی پاکست بھی ان کی قوت و ذریعہ تک محدود کی نہ قوم کی تباہی  
اور بربادی کو چاہئے نہ تباہی انصاف کی خود حدیث نبوی میں موجود ہے کہ جب آپ کے کنا گویا کہ یا رسول اللہ شرکوں پر بدو کا کیجئے  
تو آپ نے فرمایا ان لا تبغث کفانا وانا تبغث دھتہ میں لعنت کر کے کیلئے مبشر نہیں کیا گیا بلکہ رحمت بنا کر مبشر کیا گیا ہے  
پس آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھی رحم کا ہی سلوک کیا ہے اور اسی بات کی طرف اشارہ کرتے کیلئے یہاں اس کا ذکر کیا گیا ہے  
یہاں ذکر فرمایا تھا کہ استباہ زمین کے داہے ہو گئے اور یہ وراثت چاہتی تھی کہ دشمن برباد ہوں اور تباہ ہو جائیں تاکہ ان کی  
جگہ استباہ زمین۔ تو فرمایا کہ ایسا نہیں ہو گا اس لئے کہ ہم نے رسول کو رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ زمین کے ان کو وراثت تو ملے  
گی مگر پہلی قوموں کو برباد کر کے بلکہ ان پر رحم کے ذریعہ سے چنانچہ اسلام کی تاریخ میں ایسا ہی تقرات ہے کہ کسی قوم کو برباد  
نہیں کیا گیا ۛ

رحمتہ للعالمین

دشمن کیلئے رحمت

پیشروں کیلئے رحمت

ان افغانوں میں یہ بھی بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اس قدر وسیع ہو کہ صرف دوست ہی اس سے فائدہ نہیں اٹھا  
بلکہ دشمن بھی اور یہ صرف مسلموں کیلئے ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کیلئے بھی کہ چنانچہ قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ بتی ان قوموں نے  
فائدہ اٹھا لیا ہے اور یہ ان کے حق میں رحمت ثابت ہوا ہے جنہوں نے ظلم اور ستم کو قبل نہیں کیا خود وہ آپ کی قومیں اسی رحمت  
الطہین سے فائدہ اٹھا رہی ہیں کہ اس کی دشمن ہیں وہ اصول حق پر عمل پیرا ہیں جو کچھ ان کی نہیں بلکہ قرآن کریم کی تعلیم  
ہے۔ وہ ہر بات میں ایک نظام رکھتی ہیں یہی اسلام کی تعلیم ہے جس سے نازا اور خیرات تک میں الٰہی دیکر کا نظام تمام کیا  
وہ وقت کی قدر کرتی ہیں جو اسلام کی مکمل تعلیم ہے ان کا دستور تک کا صلاح رکھتا اسلام کی تعلیم احاطہ الاذی عن الخلق  
ہر عمل پر اور اس میں یہی خوبی کی باتیں جو ان میں ہم دیکھتے ہیں ایک ایک کر کے تعلیم اسلامی کا نتیجہ دکھائی جاسکتی ہیں

۱۰۸ قُلْ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِإِتِّائِ الْهَکْمِ إِلَهُ وَاحِدٌ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

کو میری طرف سے وہی کہ جاتی ہو کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہو تو کیا تم (اللہ کے) فرماؤں کو مانگتے ہو

۱۰۹ فَإِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ أَدْنٰكُمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۖ وَطُلَّٰنٌ أَدْنٰی أَقْرَبُ ۚ أَمْ يُحِیدُ

پھر اگر تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں انصاف کی بات کہہ دی ہے اور کہہ دیا ہے کہ پھر اور میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہو یا دور ہو

۱۱۰ مَّا تَوْعَدُونَ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْغُہْرَمِیْنَ الْقَوْلِ ۖ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ

جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ پھر اگر کسی ہوتی بات کو جانتا ہو اور اسے بھی جانتا ہو جو تم چھپاتے ہو

۱۱۱ وَإِنْ أَدْنٰی لَعَلَّہُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حَبِیۡنٍ ۚ قُلْ رَبِّ احْكُمْ

اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک وقت تک فائدہ آئے گا اور رسول اللہ کا میرے بچنے

بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعٰنُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ۙ

ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب رحمان اور جس سے ان باتوں پر مدد ملے جاتی ہو جو تم بیان کرتے ہو ۲۱۵

۲۱۵ اذنت۔ اذنتہ لیکن اور اذنتہ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ایک بات کا علم یہ یاد دہا، دیکھ ۲۱۶ اور ۲۱۷ علیہ السلام

کے لئے دیکھ ۲۱۷ اور انصاف کی بات یہ ہو کہ ایک خدا کو مان لیں۔ دوسری جگہ ہے تعالٰیٰ الٰہی کلّہ صوا ح

بیننا و بینکم والیٰ ہما ان۔ ۶۳ +

۲۱۶ مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالٰیٰ کی طرف سے رجوع کرنا چاہئے اور اسی سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ تم کے

کے ساتھ فیصلہ کرے اور حق کو دنیا میں پہنچائے +

النصف

# سورة الحج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۴

اس سورت کا نام الحج ہے اور اس میں دس رکوع ہیں اور اس کا نام الحج اس لیے ہے کہ یہ سورت حج کے بارے میں ہے۔ اس سورت میں دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سا مقام عطا کیا ہے اور اس کے لیے کون سا مقام عطا کیا ہے۔ اس سورت میں دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سا مقام عطا کیا ہے اور اس کے لیے کون سا مقام عطا کیا ہے۔ اس سورت میں دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سا مقام عطا کیا ہے اور اس کے لیے کون سا مقام عطا کیا ہے۔

۴۵

اس سورت کی ابتدا از ذلۃ الساعۃ کے ذکر سے ہوتی ہے جو جس میں حق کی مخالفت کرنے والی قوم کی تباہی کا بھی ذکر ہے اور پھر بتایا ہے کہ کون سا مقام عطا کیا گیا ہے اور کون سا مقام عطا کیا گیا ہے۔ اس سورت میں دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سا مقام عطا کیا ہے اور اس کے لیے کون سا مقام عطا کیا ہے۔ اس سورت میں دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سا مقام عطا کیا ہے اور اس کے لیے کون سا مقام عطا کیا ہے۔ اس سورت میں دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کون سا مقام عطا کیا ہے اور اس کے لیے کون سا مقام عطا کیا ہے۔

۴۶

پھر اس سورت سے اس کا تعلق ہے جو کہ اس میں بنیادی کامیابی اور ان کے اعدا کی ہلاکت کا عام ذکر تھا یہاں اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ تمہیں بھی اپنے اعدا سے نجات دی جائے گی۔

۴۷

بعض لوگوں نے اس سورت کو حقیقی قرار دیا ہے اور بعض نے اسے مجلیٰ قرار دیا ہے اور ابن عباس سے ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار آیات کے معنی آیت ۱۹ سے ۲۲ تک کے یہ سورت کی ہے اور ان چار کو حقیقی کہا ہے اس وجہ سے کہ وہ خصمان سے مراد جنگ جرد میں بالعمیل دو فریقوں کو کہتے ہیں۔ لہذا ان کے لئے کوئی سند نہیں۔ البتہ اس سورت میں جنگ کی اجازت ہے اور ہجرت کے ذکر سے یہ یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہہ کر آخری ایام کی ہے اور ممکن ہے کہ بعض آیات کا نزول بعد ہجرت ہوا ہو۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا

اسے لوگوں پر رب کا تقویٰ اختیار کرو جس گھڑی کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے ۱۲۸۹ھ جن دن کے لوگوں کے

لَنْ يَهْلِكَ كُلُّ مُرْسِعَةٍ عَمَّا أَضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمْلًا وَتَرَى

ہر دودھ پلانے والی دہر جس پر کما اسے چھوڑ دے گی جسے دودھ پلانے والا دھیر چلنے والی اپنے حمل ٹال دے گی

النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

مترانے بھیجے گا حالانکہ وہ مترانے نہیں ہونگے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے ۱۲۸۹ھ

۱۲۸۹ھ زلزلۃ الساعۃ کیا چیز ہے بعضین نے اختلاف کیا جو کیا ست سے پہلے جو یا قیامت یعنی مردوں کے کسی ٹکٹے

کے بعد روایات و دلائل سے کہیں ہیں اسے بعض نے اسے قبل قیامت قرار دے کر اسے اٹھایا ہے اسے بعض نے اسے بعد قیامت

میں جو کہ قیامت سے پہلے ایک زلزلہ عظیم کی خبر بہت سے آثار میں پائی جاتی ہے اور اسے زلزلۃ الساعۃ کہتے ہیں کہ اس کے قریب میں

اور اس کے نشان میں سے ہوگا۔ اور بعض احادیث کی رو سے اس کا واقعہ مردوں کے کسی ٹکٹے کے بعد ہے۔ اور ابن جریر نے

اسی کو اختیار کیا ہے کہ مردوں کے کسی ٹکٹے کے بعد صلی والی عورتیں اور دودھ پلانے والی عورتیں کہاں بڑی کی دوسری آیات قرآنی پر

جن میں زلزلہ کا ذکر ہے اور کیا جیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ وہ ہے جس سے زمین تباہ ہو جائے گی مثلاً وحملت الارض والجبال ففنا

ذکۃ واحدة والحقۃ ۱۴۰۱ھ ادا ذلجت الارض وجار الوافۃ ۱۴۰۲ھ کے بعد کو کہتے ہیں ادا جبارۃ لعلۃ آتھا ہوا وہ وہ ہیں قیامت

میں ہونے لگا ہے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ قیامت قیامت کے بعد زلزلہ ہوگا بلکہ پہلے زلزلہ عظیم آکر یہ نظام تباہ ہو جائے گا پھر قیامت

قائم ہو کر لوگ تین گروہ ہو جائیں گے اور اذا زلزلت الارض زلزلنا ہا سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ کے دو کے بعد آتا ہے یعنی

بعد والنا من اشتا لایہد ۱۱۰ اعمالہ الزلزال ۶۰ کو گویا اس سب کو ایک یوم قرار دیکر یہ فرمایا کہ پہلے زلزلہ سے اس سب کو

کا خاتمہ ہو جائیگا پھر دوسرے ٹکٹے کا اپنے اعمال کے نتائج دیکھیں پس زلزلۃ الساعۃ قبل قیامت ہی ہو گئی ہے اور اس کی

قیامت کا لایہد لایہد یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ساعتیں تین ہیں دیکھو مثلاً اور لفظ ساعۃ کی تشریح کیلئے ۱۲۸۹ھ یعنی صفیٰ و صفیٰ

کہنے سے صفیٰ ہر انسان کی مرمت سے تعلق رکھتی ہے اس کا ذکر تو یہاں نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں خطاب سب لوگوں کو ہوا ہے

اور کہہ کر ہے اور قیامتوں پر یہ الفاظ صادق آتے ہیں اور ساعت و ساعۃ کی صورت میں ہفتہ زلزلہ سے مراد زمین کا کانچنا نہیں

بلکہ احوال و مشاہدات و غیر وہ ہیں دیکھو مثلاً اور زلزلہ سے یہاں مراد مجازاً احوال و مشاہدات کا آنا ہے بعضین نے یہی قول کیا ہے

والزلزال هو ما یحصل للغفوس من الوجع والاضغاج لما قال اللہ تبارک و تعالیٰ اقبل المؤمنون فذلزلوا الزلازل فذلزلوا

زلزلہ سے مراد وہ ہیں جب ان کے دل پر ہلکا ہوا ہو اور وہیں اس ساعت و ساعۃ کی طرف توجہ دینا ہے اور اس کے بعد بھی سورت کا

خاتمہ اس ساعت و ساعۃ کی نشان دہی کرتا ہے کہ وہ سورت کا خاتمہ ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے

کیلئے بلکہ یہ کہ اس کے بعد بھی سورت کا خاتمہ ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے

۱۲۸۹ھ زلزلہ کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے اور اس کا ذکر یہاں ہے

بات جس سے عزت اور شان پیدا ہو رہی ہے

۱۲۸۹ھ  
قرآن میں  
کا وقت

زلزلۃ الساعۃ

ذہل

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مُرِيدٍ ۝ ۳

اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہی جو علم کے بغیر اس کے بارے میں جھگڑا کر اور ہر جھگڑوں سے خالی شیطان کی پیروی کرتا ہو۔

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَإِنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ

اس کی نسبت لکھا جا چکا ہو کہ جو کوئی اسے دوست بنانا ہو وہ اسے گمراہ کہہ دیتا ہو اور اسے جنت پہنچائی جائے اور اسے جہنم پہنچائی جائے۔<sup>۱۲۹۹</sup>

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَرٍّ وَمِنْ غَلٍّ وَإِنَّا نَعِيدُكُمْ الْمَوْتَ وَإِنَّا آتُونَكُمْ بِالسَّاعَةِ غَافِلِينَ ۝

سے دگر اگر تمہیں ہی اٹھنے میں فکر  
 تو غور کرو کہ پہننے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر

مِنْ تَطَفُّعِ تَرْسِنَ عَلَيْهِ ثُمَّ مِنْ مَضْجَةٍ مُخَلَّلَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّلَةٍ لِنَبِيْنِ لَكُمْ

نفس پھر و قہر ہے پھر اوست کے ٹکڑے سے جو کبھی، پر زب جا تا سجدہ کبھی، اور صراحتاً ہوتا کہ تہا نے کھو کر کبھی



وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَمَنْ

اور کہ وہ غلطی سے آئے والی ہو اس میں کوئی شک نہیں اور کہ اللہ انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں اور لوگ مہینے

النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُبِينٍ ثَانِي

کوئی ایسا ہو جو اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہو حالانکہ علم نہ ہو اور نہ ہدایت اور نہ روشنی دینے والی کتاب اور اس

عَظُمَ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَنَذِيرُهُ يَوْمَ

کثیرا لا تاکر اللہ کی راہ سے گمراہ کرے اس کیلئے دنیا میں رسوائی ہو اور ہم اسے قیامت کے

الْيَوْمِ عَذَابٌ أَلِيمٌ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْت يَدَكَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

دن میں عذاب کا سزا دے گا جس کے سزا دہنے والی اس کی دہ سے ہو جو تیرے ہاتھ سے لے آئے گئے ہیں اور اللہ تو بند و فاجر کو الٹا ہی ہدایت دے گا

النَّاسِ مَنْ يُعْبِدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ

جیسے کوئی ایسا ہو کہ نہ پرہیز کرے نہ کفر کرے نہ سوا کرے کوئی تانہ نہ پیچھا سو تو اس پہلے رہتا ہو اور اگر اسے خیر

فَتَنَّهُ أَتَقَلَّبَ عَلَىٰ رُجُومٍ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخَسِرُ الْكَاسِبِينَ

پہنچے تو اسے منہ پر لٹا پھر جا کر دنیا اور آخرت میں گماتے ہیں رہا ہی کھلا گھاٹا ہے

يَدْعُوهُمْ دُونَ اللَّهِ لِيُضِلُّهُمْ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ

اللہ کو چھوڑ کر اسے پکارتے ہو جو اسے نقصان نہیں دے سکتا اور اسے فتنہ نہیں پہنچا سکتا پس وہ گمراہی ہے

۱۲۹۴ ثانی عطفہ یعنی کہنے کے لئے و کیوں ۱۲۹۵ اختلف کسی چیز کے متعلق کہا جا تا کہ جب اس کی ایک طرف دوسری طرف ہو  
وی ہاستہ اور عطفہ انسان کی جانب اسکے سرے لیکن ران تک ہو اور ثانی عطفہ کہ معنی میں امراض کیا الگ ہو گیا جیسے  
ناجا یا نہ (یعنی اس میں ۸۳۰) ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷

۱۲۹۸ علی حرف خرف کہ معنی کنارہ یا طرف بیان ہو چکے ہیں مثلاً دریا کا کنارہ یا طرفین علی حرف میں اس کا معنی اپنے منہ  
میں وہ ایک کنارہ پر کھڑے ہو کر یا انتظار کر رہے ہو کہ اگر کام اور کھانا نہ ہو تو خیر اور نہ مانتھیں پہنچی تو فوراً دوسری طرف نکل  
ہو گیا اور نہ جالغ کے علی حرف کہ معنی علی شایع کہے ہیں یعنی شک کی حالت میں رہ کر دلی ۱۲۹۹

علی وجہ سے مراد ہو کہ وہ دائیں بائیں اتفاقات کے بغیر لٹا پھرتا ہو اور بعض سے اسے بھاگ جانے سے کہتا ہے بھاگے ہو  
یہ ایسے لوگوں کا ذکر جو دین کو دین کی خاطر قبول نہیں کرتے بلکہ دنیوی فائدہ کیلئے قبول کرتے ہیں اسلئے بیبنگ کہ خارج  
پنچندہ گوشہ مرویوں دین کی خاطر دینی چیزیں نہیں لے لٹا رہے ہیں۔ بخاری میں ہے کہ ایک شخص حدیث میں ۲۲۰ پھوس کی  
حوریت لڑکا بنتی وہ اس کی گھڑیاں بچے جنتیں تو کشتا یہ اچھا دین ہو اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کشتا یہ بجا ہوتا دین ہو ایسے لوگ اور

ترجمہ شفاء المصابین

عطف

ثانی عطفہ

علی حرف

علی وجہ

ن کوئی کی خاطر  
بلکہ لڑکا چاہتے

۱۳ يَذْعُرُ السَّنَ حَصْرًا اقْرَبُ مِنْ تَقْوَاهُ لَيْسَ الْوَلِيُّ وَلَيْسَ التَّخْيِيرُ اِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ

اسے پکارتا ہے جس کا نقصان، اگلے سے قریب تر ہو گیا، ہمارے ساتھ اور کیا ہے؟ ہر ایک سے۔ خداوند کو تو کو جو جان

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَاَعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ اِنَّ اللَّهَ

کرتے۔ اور اچھے عمل کرتے ہیں، باخوبی میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اللہ جو ارادہ

۱۵ يَفْعَلُ مَا يَرِيْدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

کرتا ہے۔ اگر کرتا ہو جیسے خیال ہو کہ اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا

فَلْيَمْدُ يَسْبَبْ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَقْطَعُ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدًا مِمَّا

تو چاہے کہ وہ اپنے آپ کو کسی ذریعے سے آسان پر لپکے پھرتے، قطع کر دے پھر دیکھے، اس کی کوشش، اسکو دور کر دیتی ہے چیرہ

۱۶ يَخِظُّ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاهُ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَّاَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَرِيْدُ

غیبت میں رہتا ہے ۱۲ اور اسی طرح ہے اسے آسان کر دے، کھلی آیتیں ہیں اور اللہ جہاں چاہتا ہو ہدایت دیتا ہے

ہیں سے اگلے جہنم میں دین کی خاطر کوئی شک نہ آتا، نہیں پڑا، وردہ ابتدائی مسلمانوں کا جیسے حصہ وہ تھا جنہوں نے دین کی خاطر  
سر بھی دینے اور یہاں یہ سمجھا یا ہو کہ حق کی خاطر قبول کرنا چاہتے نہ اس لئے کہ اس سے کوئی دینی فائدہ پہنچتا نقصان  
دور ہو ۱۴

۱۳ پہلی آیت میں ذکر کردہ اسے پکارا ہو جو اسے نفع پہنچا سکے نقصان اور دوسری میں ہو کہ اسے پکارا ہو جس کا نقصان  
اس کے نفع سے قریب تر ہو اور دونوں باتوں میں تناقض سمجھا گیا ہو حالانکہ تناقض فی الحقیقت کوئی نہیں ہے اور پہلے  
فی الحقیقت نہ نفع پہنچا سکے نقصان یعنی نہ وہ کسی کا کچھ بنا سکتا ہو نہ کچھ بگاڑ سکتا ہو اگر کسی جہاد جہاد کر لے کو شکیانہ  
نقصان پہنچا تو جہاد جہاد کر لے اور اس میں نفع سمجھا ہو تو یہ نقصان اس کے نفع سے قریب تر ہو یعنی نفع کی امید  
تو اسے آئندہ پہنچے اور نقصان اس کے اعلانی کو جب وہ اپنے آپ کو ایک مخلوق کے ساتھ گرا تا ہو فرار پہنچ جاتا ہو

۱۴ ۱۲۰۰ قطم۔ قطم کے معنی کسی چیز کا ٹھکانہ کر دینا خواہ وہ ادوی چیز ہو آگے سے دیکھی جائے اور وہاں ہجرت سے  
معلوم کی جاتی ہو ۱۲۰۱ اور یہاں جہاد یعنی رسد کا قطع کرنا بھی مراد لیا گیا اور اجل یعنی زندگی کا قطع کرنا بھی (۲) ۱۴

قطم

حق کی نصرت کو کوئی  
میں روئے سبب

۱۵ من یتصا میں منیرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے منیرین سے مدد کرنا اور دوسرے منیرین بھی  
چاہتا ہو، سب سے ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑنے والوں کو، علیہ السلام و علیہم السلام کے ایک معنی سبب  
کے معنی رستہ اور سبب کے معنی سبب بیت یعنی گھر کی جہت بیکرا علیہم السلام کے معنی یعنی گھر گھر ٹٹ کے لیکر ہو گئے  
گئے ہیں کہ جہت سے رستہ ہمارے لیے یعنی نصرت تو ہر حال آئیگی مگر چونکہ سبب معنی کوئی ذریعہ ہیں جس سے کسی چیز تک  
پہنچا جاتا ہے ۱۲۰۱ پہلے یوں بھی ہر جگہ ہیں کہ نصرت آتی تو رسول کیسے آئیگی جو شخص اسے روکنا چاہتا ہو اسے چاہئے کسی ذریعہ سے  
آسان پہنچ کر جہنم اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر کے اس نصرت کو قطع کر دے اگر کسی کی کوشش کچھ نہیں کر سکتی مگر وہی



۱۷ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِّينَ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسَ ۖ

جبرائیل ؑ اسے ۱۷ اور وہ جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ اور مجوس اور

الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

جو شرک کریں ۱۸ اور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا ۱۸ اور ہر چیز پر گواہ

شَهِيدٌ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَبْجُذُ لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۖ

۱۸ گواہ ۱۸ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ کی ہی فرمانبرداری کہتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْجُجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالْأَنْبَاءُ وَكُلُّ ذِي نَفْسٍ

سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جاندار اور بہت سے لوگ (یعنی،

وَكُلُّ ذِي حَقٍّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَن يَهِنُ اللَّهُ فَمَالَهُ مِن مُّكْرَمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور بہت (یعنی،) کی عذاب ان پر لازم ہو گیا۔ اور جو ہلکا ہو تو کوئی اسے عزت دینے والا نہیں اور جو

۱۹ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۚ هَٰذِهِ خَصْمَتَا فِئْتِهِمُ

الْحَقِّ

جاہتا ہے ۱۹ کرتا جو ۱۹ یہ دو جگہ والے ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا

کیلئے حضرت کا آماجگاہی ہر کسی کے فیصلہ و خصلت کے یہ سلسلہ قطع ہمیں دوسکتا ہے

۲۰۸۰۔ ۲۰۸۱۔ وہ لوگ جو مخالفین اور مخالف خلقت الگ الگ مانتے ہیں اور تش پرست ہیں حدیث میں مجتہد اندازاً ہے

مجس

یعنی اس کے جو سیروں کے دین کی تعلیم دیتے ہیں (۱) ۱۰

اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہر ایک کا فیصلہ قیامت میں ہی ہو گا یہیں ہر گز اللہ تعالیٰ ان دنیا کی ہر ایک چیز کے

۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ یہ جگہ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ بعض مخلوق صرف مجس کے بتائی گئی ہے اور بعض ایسی انسان اور دوسری مخلوق کے ساتھ مجس کے بتائی گئی ہیں

اور مجسہ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ اس کا اختیار ہر ایک کے ہاتھ میں ہے من فی الاصل میں انسان بھی شامل ہے اور مجسہ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ اس کا بھی ذکر ہوا ہے کہ

جو سورج چاند و ستارے وغیرہ کا ذکر کیا تو صرف یہ بتانے کیلئے ہے کہ یہ چیزیں جن کی بعض لوگ عبادت کرتے ہیں یہ خود اللہ تعالیٰ کے خالق

میں جگہ پر ہیں اور اس کے احکام کے پابند ہیں جتنی چیزوں کا یہاں نام لیا ہے ان سب کی عبادت کی گئی ہو یا نہ ہو اس کا ذکر نہیں ہے

چاہے ان کی بھی لوگوں نے عبادت کی ہو اور کئیوں میں انسان میں مجسہ اختیار کی کا ذکر ہوا ہے کہ اس سے بھی لازماً مراد صرف زمین کے

ماتھے کا مکان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری ہو اور اس میں لوگوں کا ذکر جو احکام اس کی فرمانبرداری میں نہیں کرتے کفر

علیہ العذاب میں کیا یعنی انہوں نے مجسہ اختیار کی ہے اور ان کے اپنے آپ کو مرزا کا مستوجب کر لیا اور آخر میں اللہ تعالیٰ کے

کے خلاف سے دہرا حل کے۔ ان میں دونوں اللہ کی فرمانبرداری اور عبادت انسان کو تو فیصلہ کرنے والی شے ہے اور اللہ کی

فرمانبرداری اسے عزت دینے والی ہے ۱۰



وَهُدُّوا إِلَى الْكَلْبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدًى إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ ۝ اِنَّ

۱۲۹۶ ہدایت کی طرف ہدایت کی گئی ۱۲۹۷ انہیں توحید کے لئے رستہ کی طرف ہدایت کی گئی ۲۲۱۳ جو

الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصِدْنَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَيْدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَا لِلنَّارِ

۱۲۹۸ کفر کے لئے ہدایت ہے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور مسجد حرام سے جے ہم نے

سَوَّاهُ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُزِفْهُ بِالْحَدِّ يُظْلَمُ إِنَّهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

۱۲۹۹ بنا یا پر غور، اس میں پہنچنے والا ہے، اور وہ، ابھرے آئینہ لا اور کفر میں مل کر کیا ہے، مضافاً فی الامامہ کے لئے وہ ناک فرما کر ہے ۲۲۱۴

۱۳۰۰ اس ہدایت سے مراد اس دنیا کی زندگی میں ہدایت ہے اور طیب من القول افرادہ حیدر اسباب اچھی باتوں کا ارتقا

صراط الحیدر میں اضافت بیانہ پر یعنی ایسا رستہ جو درود اور اس سے ہر قسم کے افسوس میں کیوں کہ رستہ پر چلنا نہ رستہ

۱۳۰۱ افعال کے جو مادہ بتایا ہو کہ کثرت انسان کی پاک باتوں اور اچھے فعلوں سے ہی پیدا ہوتی ہو اور صراط الحیدر میں بعض نے الحیدر

۱۳۰۲ سے مراد اللہ تعالیٰ کا اسم بیاد ہو اور اللہ تعالیٰ کی صراط سے مراد اس کا بتایا جو رستہ یعنی اسلام ہو گا

۱۳۰۳ اس آیت میں یہ واضح کر دیا ہے کہ یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو شرارت کی راہ سے لوگوں کو کفر کے بتول کر سکتے

۱۳۰۴ تھے اور مسجد حرام سے بھی روکتے تھے اور یہ کفار کہ جن کی اذیت مسلمانوں کے حق میں استقامت کمال کی پہنچ کر تھی جس کی وجہ سے کفار

۱۳۰۵ کو کچھ ڈر نہ تھا رہتے تھے

۱۳۰۶ مسجد حرام کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر کے رہنے والے ہوں یا ابھرے آئینہ اسباب میں اس بار میں تو اس سے

۱۳۰۷ بعض لوگوں نے یہ استدلال کیا کہ اس میں مکانات کا ذکر ہے حاجیوں سے لینا جائز نہیں اور بعض نے اسے بتا دیا کہ مکانات

۱۳۰۸ کی بیچ کو بھی جائز نہیں رکھا مگر امام شافعی کے نزدیک یہ جائز ہو اور رستہ بھی معلوم ہو گا اور اس کے لئے کہ یہاں ذکر ہے کہ

۱۳۰۹ کفار مسلمانوں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں ان کے مقابل پر مخالفت اور باجاء کا برابر ہو اسی لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ اس میں حادوث

۱۳۱۰ کرنے سے کسی کو نہ روکا جائے اور مکانات کا بیچ جو ہزار روایات سے ثابت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے ولیمین کو فرمایا اس میں

۱۳۱۱ شک نہیں کہ دوسری طرف بھی بعض روایات ہیں مثلاً ایک شخص نے اپنے گھر کو دروازہ لگا دیا تو حضرت عمرؓ نے پسند فرمایا

۱۳۱۲ اور کہا کہ تم حاجیوں کو گھر سے روکتے ہو تو اس نے کہا کہ میں نے ان کے اسباب کی مخالفت کیلئے وہاں لگا دیا ہے

۱۳۱۳ اس سے صرف اسی قدر ثابت ہو سکتا ہے کہ اس جگہ پر اس کا فرض ہے کہ حاجیوں کو آرام دے البتہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے

۱۳۱۴ کہ انہوں نے فرمایا کہ شخص کے گھر کو لگا دیا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ کھاتا ہے لیکن یہاں تک کہ بیچ جائز ہے ان کے لگایا کا جائز

ہو نہ خلاف اصول ہے

۱۳۱۵ من یزیدہ بالحد بظلم کیا مراد ہو بالحد کیلئے دیکھو حد درائنہ فلاح کے معنی ہیں حال ہی الحق وفاق سے نال

۱۳۱۶ ہو گیا یعنی حق بات کو ترک کر دیا اور دنیا کی عین کے خلاف ہے کہ جو اس کی فرض ہے اسے پرانہ ہونے دیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ

۱۳۱۷ نے خود سے اپنی مبادت کا گھر اور لوگوں کا مرجع بنا یا تو ہر شخص اللہ کے نام لینے والوں کو اس سے روکتا ہے وہ اس میں اللہ

۱۳۱۸ کا بتا ہو اور بظلم سادہ بظلم یا ان نظام کی طرف اشارہ کر کے کیلئے جو مسلمانوں پر ہو رہے تھے اور یہ وہاں میں شریک اور

۱۳۱۹ احکام غلط و غیرہ کو جن کی کیا ہو تو یہ چیزیں من وجہ الحاد میں داخل ہو سکتی ہیں مگر اصل فرض یہ نہیں

قرن حیدر اور کثرت

۱۳۰۱ صاف حق

۱۳۰۲ مکانات کی بیچ اور مکانات

۱۳۱۵ الحاد





۳۰ ذٰلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهِ عِنْدَ رَبِّهِ وَاجْتَلَتْ

یہودیوں پر، اور جہنم اللہ کی حرمتوں کا تشہیم کرے گا۔ وہ ان کے ایک نزدیک اس کے لئے بہتر ہو اور تمہارے لئے

لَكُمْ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يَنْبَغِي عَلَيْكُمْ فَاَجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَكْوَانِ وَ

چارپائے مکہ میں سرسبز، ان کے جو تم پر پڑھا جاتا ہو پس بتوں کی ناپاکی سے بچو اور

۳۱ اجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حَفَظَ اللّٰهُ لَكُمْ مَشْرُكَيْنَ بِهِ وَمَنْ يَشْرِكْ بِاللّٰهِ

جہت بات سے بچو ۳۳۷۰ اس کی جگہ سے ہی نہیں مارتا قرآن سے ان کے ساتھ ایک شریک بناتا ہے جس کی مشابہت ان کے شریک

لَكُمْ اَمْ خُلِدْتُمْ فِي الْمَآءِ فَخُذُوهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهٖ الرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحْقٍ

و اگر بادہ بلند ہی سے گریں پھر اسے ہندسے آپکے نیچے یا ہوا سے اڑا کر وہ مکہ میں نہیں دسے ۳۳۷۱

ہر اس مطلب سے صرف وہ قدر تھا کہ قرآنی سے ناخاف ہو کر بال دیگرہ کثرا میں یا حالت احرام سے غل جائیں مگر اس کو ان الفاظ میں کیا ہو کہ نہیں کہیں کہ دور کریں اور یہاں کہیں بھی ناخن کی میل کا لفظ استعمال کیا ہو جس میں یہ بتانا مقصود ہو کہ اگر کچھ میں بعض افعال کا ذکر یا جیسے بال یا ناخن کو ان چیزوں کے خاص مقصد کیلئے ہو۔ دور نہ، مشغول نہ اسے پسند نہیں کرتا کہ اگر ایک کلمہ کا ناخن بھی ایسا ہو جس میں میل ہو اس میں اعلیٰ درجہ کی حیوانی صفائی کی تعلیم دی ہو اور یہی کریم صلح کے حالات سے معلوم ہوتا ہو کہ آپ جسم کی ظاہری صفائی کے نام مراتب کو بدرجہ غایت غور و فکر رکھتے تھے ۛ

تذروں کے پورا کرنے سے مراد اعمال کچھ کا پورا کرنا بھی ہو سکتا ہو اور ابن عباس نے اس کی تخصیص قرآن میں سے کی ہے اور ایسے نیک عمل بھی مراد ہو سکتے ہیں جو اپنے اوپر واجب کر لئے ہوں اور یہاں طواف ان کے خاص حکم سے مراد طواف افاضہ ہو جو قرآنی کے دن پر ہوا اور بعض سے طواف الصدا بھی مراد لیا ہو یعنی روانگی سے وقت کا طواف ۛ

۳۳۷۲ حَفَظَ اللّٰهُ لَكُمْ مَشْرُكَيْنَ بِهِ دوسرے اس لئے اشارہ دو کاموں کے دو میلن فصل کیلئے رکھے جاتے ہیں اور مراد ہو الاہل و عیال و اہل بیت و غیرہ جو وہ چھڑا میں کچھ احترام و ادب سے تمام مناسک کچھ ہیں اور ابن زبیر کہتے ہیں چھ چیز ہیں۔ مشعہ حرام، مسجود حرام، بیت حرام، شہر حرام، اہل بیت حرام ۛ

ادنانہ وقت چوتھی جگہ پر ٹھہرا ہوا اور حرکت نہ کرے اور وہ ایک حصہ یعنی بیت کو لکھتے ہیں یا پھر بیت کو اور ابن ابی شیبہ میں یہ فرق کیا ہو کہ وقت وہ ہے جس کیلئے پھر وہ وہ زمین کے چاروں طرف لایا گیا ہو یا لکڑی اور پتھر سے مشابہت کی صورت پر جو بنا یا جائے اور کیا یہ ایک جیسے اور اس کی عبادت کیلئے اور ضمیمہ صورت بلا جبرہ اور کھڑے نہ ہوں میں کوئی نہ

جب ظاہری میل نہیں کا ذکر کیا تو وہ اندرونی نا پاکیاں کو بھی ذکر کیا یعنی ایک بتوں کی ناپاکی اور دستبرد ہوتی کی ناپاکی اس لئے کہ نہ ان کے بعد و توحید کا نشان ہو اور صدق و توحید کیلئے تمام نیکیوں کی چیز جو گویا بتا کر کہ پھر تو پھر تم کی اندرونی نا پاکیاں کو بھی بچھو انعام کا ذکر کرنا چاہئے تھا اس لئے غامضی میں ذکر کیا ہو اور محض بھی کہ چاروں کے ساتھ بہت مشرق کا تصور کہ وہ بت لایا گیا ۛ

۳۳۷۳ اَوْ تَهْوِيْ بِهٖ الرِّيحُ فِى مَكَانٍ سَحْقٍ یعنی کسی چیز کا باریکہ نہ ہوا اور نہ ہوا یعنی وہ جہاں انھما لا صاحب السیوف والکھنجر کے معنی میں ہیں دل، ۛ

ۛ ہر وہ صفائی کا کلمہ

طواف افاضہ طواف

ذکر

حرفات

وہ

وہ اور جس میں فرق

معنی صحیح







لَنْ يَنْتَظِرَ اللَّهُ لَكُمْ مَوْتَكُمْ وَلَا دِمَاءُ وَأَهْلًا وَلَكِنْ يَنْتَظِرُ اللَّهُ الْقَوَىٰ مِنْكُمْ وَلَهُ

اے گوشت! اگر تم نہیں پہنچے اور نہ ان کے خون

لیکن اے تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچا کر

مَحْرَمًا لَكُمْ لِيَكْفُرُوا بِاللَّهِ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَتَشِيرَ الْحُسَيْنِينَ ۝۳۸

اس سے نہیں شک ہے کہ تم میں لگا دیا تاکہ تم اس پر اللہ کی پڑائی کرو جو اس سے تمہیں ہدایت دے گی اور احسان کرے گا اور کفر سے

اللَّهُ يَدْفَعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝

اللہ لوگوں سے دشمنی، چٹا کر گا جانے والے۔ کیونکہ اللہ کسی دغا باز یا شکر گزار کو پسند نہیں کرتا ۲۲۳۸

سے کہا جائے گا، اور دوش، اور لگائے کی قرطبی پر ہی یہ لفظ ہے، جاتا ہے اور صرف وہ شکر ہے ۱۱۱

صاف صاف، صاف صاف کی چیز پر بھی صاف میں کھڑے ہوئے اور بعض نے اس کے صاف کئے ہیں یعنی یہی حالت میں کھڑے ہوئے

صاف

کون کی اچھی ٹانگ بندھی ہوئی ہو +

وجہ وجہ، وجہ کے سنی ثروت یا طہر و ناپی، اور وجہ الشمس کے صاف ہیں غریب یعنی سوچا خوب ہو گیا اس میں

وجہ

میں یہاں پر یعنی اگر چاہے اس کا پلو زمین سے لگ جائے +

تاف تاف تاف تاف ان چیزوں پر یعنی ہر جانا ہو، انسان صاف ہو، اور یہ تاف تاف سے جو صاف تاف (مصدر تاف) کے معنی

تاف تاف

ہیں سوال کیا، اور بعض کے نزدیک تاف وہ سوالی جو جالاج نہیں کرتا اور بدل جاتے ہیں پر یعنی ہر جانا ہو اور بعض کے نزدیک

تاف

تاف تاف سے جو جس کے ساتھ سر ہوا تھا جانا ہو، اور یہاں تاف تاف جو چوتھی تاف کے معنی تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف

محرور تاف

محرورہ جو سوال کیلئے آگے آجیلا ہوا اور تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف

تاف تاف تاف

صرف کہہ کر جانا ہو غصہ یک منہ صاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف

تاف تاف تاف

کرنے والا ہو، اور تاف

تاف تاف تاف

اس پر آئی ہو، اس کے پاس ہو، اور تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف

تاف تاف تاف

اس آیت میں اور تاف

تاف تاف تاف

میں کہا ہو، یہی آیت میں اور تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف تاف

تاف تاف تاف







وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُجْرِمِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اور جو لوگوں نے میری آیتوں میں گمراہی کی وہ جہنم کے باشندے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

اور وہ نہیں سمجھتے کہ تم نے اپنی ہاتھوں سے کیا ہے اور تم اس سے غافل ہو رہے ہو۔

فَيَسْخَرُ اللَّهُ مِنْكُمْ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُخَوِّمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۖ وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۝

پس اللہ تم سے مذاق کرے گا اور شیطان تم پر غلبہ کرے گا اور اللہ تم پر حکیم ہے۔

معاذ

تفسیر

تفسیر قرآن مجید  
جلد ۱۰

۱۳۰۶:۱۱۱۱ معاویہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۲ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں ہم نے مسطورہ ایک جہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۳ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۴ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۵ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۶ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۷ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۸ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۱۹ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۰ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔

تفسیر قرآن مجید  
جلد ۱۰

۱۳۰۶:۱۱۲۱ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۲ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۳ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۴ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۵ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۶ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۷ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۸ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۲۹ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔  
۱۳۰۶:۱۱۳۰ تفسیر: اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں سے کچھ تم نے ضائع کر دی ہیں اور کچھ تم نے برباد کر دی ہیں۔

يَجْعَلُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فَتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ

تکڑا دھماکہ جیٹھیاں دوسرے انداز کی گڑبگڑ لگی۔ آتش کا سرجب بنائے نکلے، وہیں بیڑی ہو، وہیں کدورت

قُلُوبُهُمْ فَإِنَّ الظَّالِمِينَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ

ہیں اور بد شہ ظالموں کے دورِ جبر کی مخالفت میں ہیں

خدا تعالیٰ آیت کو تو بھی صاف ہی تیرے غماز اور اصل قطعی حرف غلطی کے استعمال سے غلطی ہو جی۔ اس میں شک ہے کہ اگر جبرئی آندوں کیلئے تو لایا ہو مگر جیسا کہ نامہ اسرا میں ہے غلطی سے لکھا ہوا اس کا استعمال ایسی خواہش ہمارے اندازہ سے بھی ہوتا ہے جس کی بنا واقعیت پر نہیں نیک آئندہ اور انیک خواہش بھی ایسی ہو اور یہاں وہی مراد ہو اور غلط آندہ و مرکز اور وہیں اور لغت فی الحقیقت خود اس قدر کی غلطی کو ظاہر کرتے ہیں اسلئے کہ تصریح ہو کہ شیطان نے وحی میں دخل دیکر وحی کو بدل دیا۔ اور غلطی قاتی نہیں ہے پس کافق الشیطان فی وجہ ہکذا فی الحقیقت ہو اور اس کے معنی صرف یہی کہ جس کی نیک آئندہ کے بارہ میں شیطان لوگوں کے دلوں میں و سادہ سادہ مٹاتا ہو نہ کہ وہ جس کی وحی میں کچھ ڈالتا رہتا ہو یہ اور لغت کے حصر کو دیکھ لو کئی نبی اور رسول ایسا نہیں بھیجا کہ اس کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہو۔ تو کیا حضرت عیسیٰ کی وحی میں بھی شیطان نے غلطی کرنا چاہا؟ قاضی اسٹائل کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے محبت رکھنے والے مسلمان بھی، ثابت میں نہ دیکھے۔ ہر سب کو کھڑا دیکھنا بھی نبی کا ذکر قرآن شریف میں نہیں جس کی وحی میں اختلاف شیطان کا ذکر آیا ہو حالانکہ وہ مسکب کلمات میں جاں ایسا حصر کیا ہو کہ کیا نہیں بھیجی وہی حقیقت جب یہ فرمایا کہ سب نبیوں سے استیلا ہوا سب نبیوں کی تکذیب ہوئی تو ایک ایک نبی کا ذکر کر کے اس کی تکذیب کا ذکر بھی کیا۔ پھر کیا یہ جانتے تعجب نہیں کہ حصر تو کیا جانے کہ کوئی نبی اور رسول ایسا ہو جس میں جس کی وحی میں شیطان نے غلطی کیا ہو اور ایک نبی کی بھی مثال پیش کی جائے کہ اس کی وحی میں شیطان نے یوں غلطی کرنا چاہا مگر یہ اس کا تبتا و دلیل الٰہی ہے۔ اذوالعلم علی الخ تو کیا صاحب علم لوگوں کے کہ حق چاہے علم وہ خود گناہ کرتا جب تک کہ شیطان وحی میں متاثر نہ ہو کہ عیسایہ بطریق دیگر کے معنی صاف ہیں اس سے کہی آیت میں فرمایا قاضی الدین نے سعادی فرمایا آیتنا عاجز نہ جانی باری آیتوں کے بطلان کی کوئی

کہتے ہیں کہ خیال کرتے ہوئے کہ خدا کو عاجز کر دینے کو اب فرمایا کہ یہ طاقت کچھ تھامے ساہی خاص نہیں بلکہ سب انبیاء و مرسلین کا تھا۔ میرا ہی واسعہ ہے جس نے خدا کا حکم کو دنیا میں پھیلانا چاہا اور ان کے پیچھے لے کر آئے وہی تو شیطان نے لوگوں کے دلوں میں دوسرا غماز شروع کر کے اس کی مخالفت کروا دیا۔ لکھنے کے قابل بات یہ کہ دوسری ٹیم شیطان کا تھا۔ ایک ایسا تبرک جس کی حمد و ثناء قرآن شریف کا قطعاً قطع کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو فرمایا کہ تو نہ پہلے نہ بعد میں خلیفہ ہونا شیطان کا تھا۔ افسوس کہ اساتذہ (جلت) ۲۸۷ و ۲۸۸ یعنی وہی کے آٹھ کچھ اعتدالی ہیں پر رنگ دیتا ہے کہ جہان سے کہ ان کے سب کا شیطان ہے۔ یہاں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کو خدا تعالیٰ پروردگار نے شیطان کا غالب آجاتا ہے وہی پروردگار نے شیطان کا پیروں کے شیطان نہیں اور اس فقرہ سے یہ اصل تسلیم کیا گیا کہ ان پروردگار نے شیطان کا تسلط ہو جانا تو ان پروردگار نے شیطان کے جس کی طرف تھا کہ ان کو مقرر کر دے کہ دوسری جگہ فرمایا کہ شیطانوں کا انشاء شیطانوں کے ان کے شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یسوع علیہ السلام کو لکھ لایا قائم ۱۲۰۰ء اور حقیقت اس آیت کی تفسیر دوسری آیت سے ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام  
کی طرف سے

قَالِعَمَّالَّذِينَ اتَّوَلَّوْا الْعِلْمَ أَنَّهُ لَمْ يَخْلُقْ مِنْ رَبِّكَ قِيَوْمٌ مُوَالِهِ قُتِلَتْ لَهُمْ نَفْسُهُمْ ۝

اور تاکہ وہ جنہیں علم دیا گیا ہو جان میں کہ وہ قیر سے سب کی طرح حق پر ہیں اس پر ایمان لائیں ہیں، ان کے دل اس کیلئے نرم ہو جائیں

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَلَا يُزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

اور بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں سب سے مستقیم صراط پر ایمان کرنا لازمی اور جو کافروں وہ اس کے پاس سے

فِي غَيْرِهِ وَمِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَلَىٰ بُيُوتِهِمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

کسی غیری میں بھی جیسے یا تاکہ وہ غلامی میں یا جاگت آجائے یا نہر تار کر نہ لے وہاں کا عذاب آجائے ۲۳۳

أَلَا تَرَ أَنَّ يَوْمَئِذٍ يَمْسُكُ رَبُّكَ بِالْمُتَكَبِّرِينَ ۝ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي حَيَاتِهِمْ ۝

بارشادت میں اس دن اسی کیلئے ہی ہو گی وہ ان کے دھیان میں لے کر کہیں جس جو کہ ایمان لاتے تھے وہ کیلئے ہیں وہ نعمت کے دیا

النَّجِيِّينَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَكِنْ بَأْسًا بِلِقَاءِ رَبِّكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

میں چھٹے اور جو کافروں اور جواری آئیں کیلئے عذاب ہیں

قرآن کیلئے ذیل کرنا الا عذاب ہو

نہی کی آواز کو باطل کو سب کیلئے شیطان مسنے اور پاس کے دونوں میں طرح کی باتیں مخالفت کی ڈاٹا رہتا ہو مگر اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں

کو مٹ کر دیتا ہو وہاں ہی بات کو خیر و کرہ یا جو حق کو قلم کر دیتا ہو اس یہ شیطان کی مخالفت کر دے دونوں اور سخت دوزخ کیلئے

موجب فتنہ ہو جاتی ہو کہ یہ مخالفت کی وجہ سے سرسبز کو نہ لگا کر پڑتا ہو اور نہ رول چاہتے ہیں کہ کسک ہی سکے ہو دیا

ہی سخت ملے کہ بھی جو نہ کر حق کی آخری کامیابی پر ایمان لایا نہیں سکے اس لئے ان کیلئے بھی یہ مخالفت موجب فتنہ ہو جاتی ہے

جیسا کہ ان کی آیت میں صاف فرمایا اور ان کی طرح کیلئے یہ مخالفت اور ایمان کا موجب ہو جاتی ہو جس کا ذکر ان کی سے ان کی آیت

میں ہے اور اس کے مطابق دوسری جگہ ہو فلما رأوا المؤمنين الذین حزاب قالوا انما وعدنا الله ورسوله والخراب کذ ۲۳۴

۲۳۳ عظیم عظیم وہ نہیں ہو جو اشرقیوں نے ذکر سے چنا ہے اور مقام مد یاری ہو جو عذاب قبول کرے عذاب عظیم

کہا ہے یہ عذاب کو قبول کرے عظیم عظیم الذل الذل ۲۳۴ اور الذل عظیم الذل الذل ۲۳۵ اور الذل عظیم عظیم عظیم

کے معنی میں یہ بادل کو اور دوش سے کوئی اور نہیں کہی ہے بعضی مشعل جو فرو چھا اشرقیوں نہیں کرتی اور جو عظیم عظیم

سہ جس میں غرضی کوئی دھو دے، اور بعض سکڑو عظیم سے مراد جنگ کا معنی یہاں اس لئے کہ اس دن ان کی عذاب

قتل ہو جائے گی دن ۲۳۵

یہاں صاعۃ اور عذاب کو لگاتار لگ کر کے صاف پتہ دیا کہ دونوں سے مراد اس دنیا کا عذاب ہو۔ صاعۃ سے مراد

ان کی پاکستہ کی غرضی ہو اور عذاب اس سے کمتر

عظیم

۵۸ وَلَئِنْ مَنَّا جَرَوْنَا سَبِيلَ اللَّهِ كَفَرْنَا فَلَوْلَا هَٰذَا أَلَا لَئِنْ رَأَيْنَا اللَّهُ دَرْقًا

اور دیکھیں کہ جس راہ میں جبروت کی پھول ہو گئے یا نہ گئے

اٹھائیں اچھا رزق

۵۹ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَعْدُ لِلَّذِينَ لَا يَدْخُلُونَهُمْ مِنْ دَخْلٍ رِضْوَانُهُ، وَلَئِنْ اللَّهُ

۶۰ لَعَلَّنَا جَلِيمًا ۚ ذَٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُنِيَ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ

جائزہ وہ بدنام ہو یہ (یعنی جو کسے کی مثل سزا دے جائے ایسا دیکھائی دے گا اس پر پانی پانی ہو اور اللہ ضرور اس کی مدد

۶۱ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّنَا خَفُورًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يُعْلِمُ الْغَيْبُ فِي السَّمَاوَاتِ وَيُخْفِ

کونہ کا چھینٹا اللہ صاف کر دینا بخشنے والا اور جو غیب سے اس کے علم میں داخل کرنا ہو اور دن کو رات

۶۲ أَتُنَبِّئُهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُبَيِّنُ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ

میں داخل کرنا ہو اور کہ اللہ بخشنے والا دیکھنے والا ہو یہ اس کے علم میں داخل کرنا ہو اور دن کو رات

مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

ان کے ساتھ پکارتے ہیں وہ باطل ہو اور کہ اللہ بلند شان والا ہے اس کے علم میں داخل کرنا ہو اور دن کو رات

۶۳ اِسْمِ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

نہ تو اس کی عقل ہی کی جبروت کہہ کر اس کی عقل ہی کی جبروت کہہ کر اس کی عقل ہی کی جبروت کہہ کر اس کی عقل ہی کی جبروت کہہ کر

۶۴ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۶۵ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۶۶ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۶۷ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۶۸ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۶۹ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۷۰ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۷۱ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۷۲ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۷۳ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۷۴ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ اِسْمُ اللَّهِ عَلَمٌ عَلَيَّ كَرِيمٌ ۚ

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵





۷۴ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝ أَحَلُّ لِقَاؤَهُ جَنَّاتًا مِّنْسَاكُم نَاسِكُوهُ فَلَا

يَتَذَكَّرُ ۝ ۱۳۱

۷۵ يَنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَأُدْعِيَكَ إِلَىٰ ذِكْرِكَ لَتُلْعَلْ لَكَ دُونِي مُسْتَقِيمٌ ۝ طٰن

۱۳۲

۷۶ جَادِلْكَ فَعَلَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا قَالُوا ۝ اللَّهُ يُخَوِّمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

۱۳۳

۷۷ فِيمَا لَكُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ أَلَمْ تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

۱۳۴

۷۸ إِنَّ ذَٰلِكَ لِي كِتَابٌ ۝ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَىٰ اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَلْيَعْبُدُونِ مَن دُونِ

۱۳۵

اللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ سُلْطٰنٌ ۝ وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۝ وَمَا لِلظَّالِمِينَ فَزْوٰدٌ ۝

۱۳۶

۷۹ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

۱۳۷

۸۰ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

۱۳۸

۸۱ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

۱۳۹

۸۲ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

۱۴۰

۸۳ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝

کتابت و تفسیر

شرع کوئی دلیل

یعنی حق پرستی کوئی جنت سے کام نہیں د





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من القصير

اللہ تعالیٰ انہما رحم فرمائے

بار بار رحم کرنے کا عام سے

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝

مومن یقیناً کامیاب ہیں ۱۲۷۷ھ

الجزء الثامن عشر

٢٤

اس سورت کا نام المومنون ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۱۱۱ آیتیں ہیں اس کا نام المومنون پہلی ہی آیت میں ہے جس کا ہے **وَمَا كَانَ لِمَنْ يَكْفُرُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ** یہاں تک کہ کفار کو بھی اس سورت کی کاپیاں کی گئی ہوں۔ اور اسی کا طے کرنے کے لیے کہ جس نے اپنی کاپیاں صرف دینی ہی ترقی کو دیکھیں اس سورت کا یہ نام رکھا ہے۔

**نظامیہ**

پھر کئی میں بتایا جو کہ مرثیوں کی خلق کن اسیر میں ہو اور کھایا جو کہ خلق یا کاسیائی کی دنیا و اخلاق کا غلبہ پر کئی چاہتے مدد یہ کہ اپنے دشمنوں سے نجات لے اھ ایک قرعہ دیری رنگ میں ہی کاسیا بہ چو حضرت شیخ کا دو ستر کئی میں ۱۵۱ کچے بکے انشیا کا تیسرے کئی میں ذکر کیا کہ تیا کہ یہی ان لوگوں کو سزا کا جائز ہو جانی خلق کا دارا و مطلق پر رکھتے ہیں چوتھے کئی میں چہ صفائی سے بتایا کہ خلق حصول مال و دولت سے نہیں بلکہ خلق کا غلبہ و مطلق باشندے جو اس لحاظ سے کہ پچیس کئی میں انشایہ قرعہ و ارباب جہل کیا اور پچیس میں بتایا کہ اگر ادا شئی کہیں کاسیا بہ نہیں ہو سکتے اگلے کہ وہ غلبہ دار ہو چلتے ہیں ۔

3

پہلے سرحد میں بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی خدیجہ کبریٰؓ نے گمراہی میں چل کر کھانسی کی وجہ سے وفات پائی تھی۔ یہ سچا واقعہ ہے۔

### زمانہ نزول

وقت کی بنیاد و اخلاق  
۶۶

۱۲۲ اُس رکن میں مومنوں کی فلاح یا کالیبالی کا ذکر ہر دفع میں کیا گیا اور مثال میں دیکھ کر شیطان اس فلاح کیلئے ہرگز نہیں  
چند صفات کا سرچہ حاضر ہوا دیکھا گیا اور وہ صفات کبھی جھوٹے اور کبھی حقیقی روح الہیہ کے نشان اور کاموں سے امتیاز  
ہیں کہ ان نشان کی ترقی و درجہ بہ درجہ ہمیں - ہر ایک فعل میں پانچ یا نو کے واسطے حسانی کے نشروہ کو مد نظر رکھنا ہے کہ شہوانی پر پورا غلبہ  
حاصل کرنا ، مائوس اور جہد کی پابندی نہ کرنا ، برائی سے حفاظت میں فروع کوئی کہ منہ کا کام ، اخلاق ترقی سے وابستہ کرنا ، ہر مومن کی  
بلاتشہ و حسب شکست پر مشافہ آتی ہیں جو دنیا میں قوموں کو پیش آتی ہیں لوگ ان کے خلاف کو روشن کر کے انکو کھلم ب کھلا  
جا چیکے ، انکو تباہ کرنا کی چٹنگی ، انکو خفست قوموں اور خفا ہونے واسطہ ہے کہ انہیں دینی رنگ میں اپنی تباہیوں و جبروں کا  
کھڑکنا نہ کرے۔ اگر کئی قوی ترقی کی بجائے کسی خلق کا رنگ بنیاد و اطلاق میں بلند ہو کر کو خراب دیکھا گیا اگرچہ اخلاق یا فاضلہ برتایم  
ہو گئے تو اتنی صفات جس سے دنیا میں قومیں ترقی کرتی ہیں خود بخود ان میں پیدا ہو جائیں گی تو کوشش نہیں کہلانا چاہئے کہ انہیں  
ان تباہی کے سرچے کی بھی ضرورت نہیں جس سے دشمن کو رنک پہن سکے اگر دشمن جنگ کی بجائے کسی مگر نہیں فتنہ جنگ سکھانے اور  
سلمان صاب کشاکش کرنے کی بھی ضرورت نہیں ، انکی پہلی ضرورت اخلاق میں ترقی آتی ہے ، الہی شہرتوں سے پہلے شہرتوں و حکمرانی و اہانت  
اور جہد کو راکھ سے دنیا کی کھاک سے قوی تر بننے کی بھی ضرورت ہے کہ یہ راز نہیں بتایا جو قرآن و شریعت بتایا ، تاج شامی کی کھاد میں روعا

## ۲۰ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعَصِّمُونَ

جہاں تک نمازیں

علاوہ کرنا اے ہیں ۲۳۹ اور جو لغو سے منہ

پھیرنے والے ہیں ۲۴۰

میں رک کر نہ پڑھیں  
لفظ قرآن کریم

یعنی وہ کسی معتبر حدیث قرآن کریم کا ایک طرف مسلمانوں کی اطلاع کیلئے ان صفات کو ضروری ٹھہرا تا اور وہ کسی لغو سے منہ  
صلو کے ساتھیوں کی اطلاع کی بار بار ہنگامیوں کو ناصاف بتانا کر کے سب صفات نبی کریم صلعم کے صحابہ میں پائی جاتی تھیں اور  
یہ وہ انقلاب تھا جو آپ کی قوت قدسی سے ملک و ملک رجحان والوں میں پیدا ہوا جن کی پہلی حالت ان سب باتوں کے خلاف تھی  
اور تداہل المؤمنون کے آگے جو مسلمانوں کی عقوبت تھی یہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا ایسا نقشہ ہے جو کسی سے مخفی نہ  
اللہ کی زندگی کے حالات کا اندازہ کر لو ۶

نہیں خفا کیا ہو

۲۳۹ خاشعین کہتے اور فرائز واری کا بڑی کی حالت کا نام ہے۔ نمازیں شیخ سے مراد کیا ہو۔ خاشع اور مسکون کی حالت میں  
ہو چاہے کہ کچھ نہ کرنا کہنا جس پر جھکا ہوا ہو نا و غیرہ قطع نہ کئے گئے ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ نمازیں خاشعین ہیں۔ اور نمازیں مسکون بھی  
ہو کر ناذکے کہتے اور کسی چیز کی طرف توجہ نہ ہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو قلب میں جو رہائے رب کے سامنے کھڑا ہونے کے  
احساس کے اس مقام کی پوری صفت ہوگی اور ہوا جو خود ہی سب مسکون کی حالت میں ہونگے نمازیں اور صرا و صر دیکھنا پڑے گا  
یا اپنے جسم کے کسی حصہ سے غور نہیں کرنا یا اسے جلدی جلدی بیگا رہی گئی اور کچھ سب نمازیں شیخ کے خلاف ہیں اور میں کیلئے  
نمازیں شیخ اس کی روحانی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ سلام سے صلوة یا دعوی اللہ کو تمام اخلاق کا ضلع کی طرف مڑا دیا جو اس کے لئے  
خصوصی تمام اخلاق کا ضلع کی طرف مڑا دیا جو کسی قوم میں یا کسی انسان میں اس کے لئے خدا کے خلق کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور جب  
تمام اخلاق اور معاملات میں خصوص نہ ہو اس وقت تک اخلاق کا ضلع کا نام بھی ان کو نہیں دیا جاسکتا اور کسی لئے یہاں شخص  
نہیں خفا نہیں رکھا۔ بلکہ نمازیں شیخ رکھا جو کہ اللہ تعالیٰ کی خلعت و جبروت کا اثر جب تک دل پر پڑے اور کچھ فائدہ نہیں  
۲۴۰ لغو۔ و غیرہ ۲۳۹ ایسا کام جو غور و فکر سے نہیں کیا جاتا اور غلط یا اور پندہ کی آواز کو کہتے ہیں اور شیخ بات کو بھی  
نہیں دیکھا جاتا ہے لایعصون فیہا لغوا ولا تأتیہا (الواقعة ۲۵) واذا مراءوا بالغوا لغوا وکما اذا (الغافر ۷۲) اور  
لا یخفی علیہم لغوہم یہی ہوا لایعصون فیہا لا یخفی۔ (الغافر ۷۲) اور لغو میں ہے حقیقت  
امثال و دونوں شامل ہیں ۶

مسلمان خلق کا ضلع  
ہو چاہے۔

نہ

لا یخفی

ان قول و افعال  
استیعاب میں شامل  
انسانی کی ہستی و خلق  
تھیں تھی اور وہ  
بنیادی جہت ہو۔

اخلاق اور وہ حالت تھی میں لغو سے اعراض کو دوسرا مرتب قرار دیا جو اس سے مراد نہ صرف لغو باتیں ہیں بلکہ  
لغو کام بھی جس میں اگر لوگ مبتلا رہتے ہیں اور اس زمانہ کی تمدنی کے خاص اشتغال میں سے ہیں مسلمان کی حدیث میں ہوا  
و یطاعوا قولی اللہ یطیع اولی شیب میں لغو باتوں سے بچ کر دل، اگر دیکھا جائے تو آج کل مسلمانوں نے دوسروں کی نقل کو کہ اول  
شیب کی لغو باتوں کو دیکھا جن کی ضروریات میں سب پر مقدم کیا ہوا ہے جنسی اور شے اور جب پہلی اور غیبت کی جہت متی  
ہے تو وہی آدمی اس کو گرد مانتا ہے جو ایسی حالت میں شیب پیدا رہی تو ایک طرف رہے تا جب تک بھی پورا نہیں ہوتی۔ ایسا ہی کیا  
و غیرہ کے افحال ہیں جنہوں نے انسانی زندگی کو چار پایوں کی زندگی سے بڑھ کر بلا مقصد بنادیا اور قرآن کریم کی تعلیم  
ہو کہ کوئی ایسا فعل و کام نہ کیا جائے جس میں انسان یا انسان کی بہتری مد نظر نہ ہو جس کا تعلیم قرآن اور کلام  
مرد وہ مسلمانوں کا عمل ۶

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزُّكُوفَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِعُرْوَةٍ مُّغْفَلُونَ ۝ وَالْأَعْلَى كُذِّبُوا ۝

۱۰۔ جو پاکیزگی کے لئے کام کرتے ہیں ۲۲:۵۱ ۱۱۔ جو اپنی شرکاءوں کی مخالفت کرتے ہیں ۱۲:۱۱ بیسیویں سے

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنْ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ

اس سے جھگ انکے اپنے اقدار کی بابت تو وہ لامست کئے گئے نہیں بلکہ لیکن جس سے آئے غلام چارپس

مکتبہ معین ترقیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

فصل

خطہ قریح کے ملر

خدا فرج توئی العیضت وسیع منی میں ہو یعنی ہر ایک مریضی کا ایسا علاج ایسے مقام کا جہاں سے شیطان حملہ آور ہو سکے  
ہو محض دفعہ گریں، ازدواج کا اشتہار دینا یا کبھی کبھار ایسے مریضی کا خافت جو قوت شہوانیہ سے تشنگ رکھتے ہیں لیکن مریض  
زنا سے بچنا نہیں بلکہ شہوات کے نام مرقوں سے اپنی خافت کرنا ہی بیجا تاکہ بدترکی سے بچا جاسیے اس میں دھنل ہو جائے  
جس طرح مردوں کو خافت خراج کا حکم ہو، عورتوں کو بھی یہی علاج ملاحظہ خواہم، علاج خافت (الاحتیاط) ۲۰۰ لیکن یہاں ملاحظہ  
میں الامانک ایسا نہیں ہے ایک وقت پیدا ہوتی ہے اور وہ یہ کہ بچے کے مراد تو مرد کی صحت میں اس کی بی بی صحت  
کی صحت میں اس کا خاوند میں، اور الامانک ایسا نہیں ہے، غلام دلو ٹوٹی دو ٹوٹی دھنل میں سوائے اسکے کہ قرینہ سے  
خدا میں سے شخص کو دے یا ٹوٹی ہوئے ہے اب یہاں بظاہر تو کہ ایسا قرینہ نہیں لیکن اجمال میں مرد کو اسکے آزاد عورت کا تشنگ  
بہتر تو کہ ناجائز عورت یا عورتوں کو آزاد مرد کا تشنگ جائز ہوگا، اسکے آزاد ملک ایسا نہیں ہے یہاں صحت ٹوٹی یا مردانہ  
میں سوال، اگر کسی کو خافتی کے تشنگ دینے میں علاج ہو سکے تو یہاں بظاہر فوج سراسر پر ۲۰۰ و ۳۰۰ میں شخص بچے کو کر دے گی ۲۰

انسانی ترقی کا  
مردہ قومی شعور  
پر حکومت کی

انسانی ترقی کا یہ عقار تہہ جو مردانہ کہہ سکتا ہے بیان فرمایا جو اس کا منشا یہ ہو کہ انسان کے قوائے شہوانی جو اسے قدرت نے دیئے ہیں، ان پر اس کو پوری حکومت حاصل ہو۔ یہ وہ بات ہے جس کی طرف سے اکثر قوموں نے غفلت کی ہے اور یہی آخر کار ان کی تباہی کا سبب بنا ہوا ہے۔ قوائے شہوانی کو جتنیک حاصل کر کے انہر نہ بکھا جائے یہ تمام دوسری قوتوں کو دبا دیتے ہیں اور ان کا صحیح استعمال آہستہ آہستہ انسانی قوتوں کو بڑھنے بیٹھے اخلاق کا مضامعہ عاری کر دیتا ہے آج بھی کسی قدیم قوم میں جو اپنے اپنے مذہب اور تہذیب کے تحت رہتی تھی ان کی نظائری کی طرف ان کا قدم اٹھ رہا ہو اور وہ نہیں جانتیں کہ وہ ہر حرکت کے گوشے کے قریب ہر ترقی پللی جا رہی ہیں +





ثُمَّ الْكُفْرَ بَعْدَ ذَلِكَ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَبْعَتُونَ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

پھر تم ان کے بعد اسی طرح ایمان لائے ہو۔ پھر تم قیامت کے دن آٹھائے جاؤ گے، اور ہم نے تمہارے

فَوَلَّكُم مِّنْهُم طَرِيقًا ۚ وَمَا لَكُمْ عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اور ہم نے تمہارے لئے ان میں سے ایک طریق دیا ہے۔ اور تمہارے لئے خلق سے غافل کیوں ہو؟ اور ہم نے آسمان سے پانی

بِقَدَرٍ مَّا سَكَنَتْهُ فِي الْأَرْضِ ۚ وَآتَاكَ لَهُ الْقُدْرَةَ ۚ فَالْكَشَاةَ الْكُفْرَ

۱۸ اتار دیا ہے۔ تمہارے زمین میں جو کچھ ہے، اور ہم اسے بھیجے ہیں پر تیشہ، قادی ۲۲۵۵ پھر ہم اس کے ساتھ تمہارے

بِهِ جَنَّتٍ مِّنْ تَحِيلٍ ۚ وَأَغْنَابُكُمْ فِيهَا ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۚ وَ

۲۰ بھری ہوئی ہے جنتوں میں تمہارے لئے جو کچھ ہے، اور وہ تمہارے لئے بہت بھل ہیں اور ان سے تم کھا رہے ہو اور

شَجَرَةٌ تَخْرُجُ مِنْ طُورٍ سَيْنَا ۚ سَنَّتْ بِالْأُفْهِنِ ۚ وَصَبِغٌ لِّلْأَكْلِينَ

ایک درخت ہے سینا پہاڑ سے نکلتا ہے وہ درخت ۱ اور کھائے والوں کیلئے ہے جسے صابن ۲۲۵۵

اور انسانی ناکہ خفہ الخضر میں اس واقعہ میں انسانی کے دینے کی طرف اشارہ ہو رہی ہے بتایا کہ انسان کی زندگی کی حقیقتات کو ہم  
مصرحاً بیان کی زندگی کی حقیقتات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے کوئی چیز نہ بھی دی جو اس کے اعمال کے حساب کو اور بہت کمزوری  
شعری ہو، اسی لئے اس کے بعد اس کی سیرت کے ساتھ اس کی بہت کا ذکر کیا ۛ

۲۲۵۶ سات رستوں کی دو چیزیں ضرورت سنیں کی ہو کہ وہ سات آسمان ہیں اور سات نہیں اس لئے کہا کہ فرشتوں کی آمد و رفت  
ان میں ہو کہ اگر کوئی اس میں پہنچے ہو۔ مگر حقیقتہً اس چیز کو نہیں سمجھتے ہیں کہ کوئی رستہ بھی جو ہیں وہ زمین کی سطح پر ہی نہیں نکلا سکیں  
سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو رستہ کوئی نہیں دے سکتے جو دنیا پر کسی کو پہنچنے والے ہیں  
والسلام والطریق وما اولئک الا الطریق الخضر الثاقب اور پھر ثاقب ثمرہ جو ہیں معلوم ہوا کہ ان کے یہ رستے ہیں ان میں سے  
ایک چلنے والا زہرہ جو اور باقی بھی اسی کے ساتھ کے دو صخرہ کو اکٹبا ہیں جو زمین کے علاوہ تھام سکیں اس سات میں اس میں  
سات کے ساتوں کو پہنچے اور ان کو اپنا رستہ ساز کو۔ ان میں سے ساتوں کا لفظ خوراء سات سیاروں پر اس کا خاصہ صاف اور آواز  
کہ وہ اور چہرہ ۱۰ اور ماکن الخضر خضرین اسی لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کو فرما دیا جو وہ ان کے لئے ان کی طرف اشارہ تو یہ  
وہی کہ انسان کی پیدائش کی حقیقت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنے اتنے پرشہے احوال بھی پیدا کیے ہیں اور ممکن ہو کہ ان کا بعض الخضر  
خضرین میں یہ اشارہ ہو کہ ان کے لئے جو رستہ ہیں جو ہم اس کی بھی فرمائی کرتے ہیں ۛ

۲۲۵۷ پانی کے لئے ہے جسے سے مریضوں کو دین میں کہ کوئی بنا بھی ہو سکتا ہے اور اس کا اور بہت کمالات کی صورت میں آٹھ کھانا بنا بھی دیتا  
کی رہے وہ صخرہ صخرہ کی طرح ہو کہ وہ کھانا صرف عینیں دینے کا ذکر ہو ۛ

۲۲۵۸ اللہ تعالیٰ نے ان کو دینے کی شام میں ایک مشہور پہاڑوں کی، اور بعض اس کے معنی میں ایک کھانے میں اور بعض کے معنی میں  
واللہ ۱ اور اس کا وہ پہاڑ جو اس پر ہے سوئی علیہ السلام کا جسے کے مشہور پہاڑوں کی نقل ہو کہ وہ پہاڑوں کی صورت میں ہے اور وہ

وقفلائہ

سات رستے اور خضر

میں سے سینا

۲۱ وَاتَّخِذُوا فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ مَا تُخَفِّرُ عَنْهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ

اور بیشمار سوارے لئے چارہ یا دوسری بھیجیت جو ہم نہیں اس سے کچھ ہیں جو انکے پیڑوں میں روزانہ ہیں تاکہ بنسے نہ لیتے

۲۲ وَهِيَئَاتُهَا كَالْحُوتِ ۖ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۖ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

اور اس سے تھم کھاتے جو اور ان پر اور کشتیوں پر تھم سوار ہوتے جو اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

۲۳ فَقَالَ يَقُومُ أَعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ الْإِلَهِ عَذْرَ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ فَقَالَ

میں نے کہا اسے میری قوم اٹھ کر عبادت کرو تبارے لئے اسے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم تقویٰ نہیں کرتے تو ان کو کہو

۲۴ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ

سوا دوس سے جو اس کی قوم میں سے کافر ہے کیا یہ حرفت نہیں جیسا ایک بشر جو چاہتا ہے کہ ہم پر برتری حاصل

۲۵ عَلَيْكُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مِّنَّا لَمَعَٰنَ ۖ هَٰذَا فِي آيَاتِنَا الْاُولٰٓئِينَ

کرسے اور اگر چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے یہ پہلے اپنے آپ دادوں میں نہیں سنا

۲۶ اِنَّ هُوَ الرَّجُلُ بِرَبِّهِ ۖ فَتَرْتَضَوْنَ اِيَّاهُ حَتَّىٰ حِينٍ ۚ قَالَ رَبِّ اَصْرَفْنِي مَالِكًا ۖ

وہ حرفت ایک ایسا شخص ہے جسے جنوں پر قریب وقت تک اس کے لئے میں چاہتا رہوں گا، کیا میرے بعد سے پہلے کا نہیں ہو چکا

۲۷ فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اَنْ صَيِّرَ الْفُلْكَ بِاعَيْنِنَا ۖ وَمِجْنًا ۖ اِذَا جَآءَهُ اَقْرَبْنَا ۖ وَفَارَ السُّنُورُ

پس ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ ہادی آنکھ کے سامنے اور ہادی وحی کے کشتی بنائیں جب ہمارا حکم آئے اور میں اپنی طرف سے

۲۸ وَتَرَىٰ فِي رِجْلَيْهِ زُجْرًا ۚ وَاسْمُ الْكَلْبِ اِلَّا نَكْرًا ۚ وَاسْمُ الْكَلْبِ اِلَّا نَكْرًا ۚ وَاسْمُ الْكَلْبِ اِلَّا نَكْرًا ۚ

یہ دھت تریتوں کی جوتی، اور اس کے انگ و نرسر حالانکہ اوپر بادش کے ساتھ بل و غیرہ لگائے کا ذکر جو اشارہ اس طرف

۲۹ اَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اَنْ صَيِّرَ الْفُلْكَ بِاعَيْنِنَا ۖ وَمِجْنًا ۖ اِذَا جَآءَهُ اَقْرَبْنَا ۖ وَفَارَ السُّنُورُ

پس ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ ہادی آنکھ کے سامنے اور ہادی وحی کے کشتی بنائیں جب ہمارا حکم آئے اور میں اپنی طرف سے

۳۰ وَتَرَىٰ فِي رِجْلَيْهِ زُجْرًا ۚ وَاسْمُ الْكَلْبِ اِلَّا نَكْرًا ۚ وَاسْمُ الْكَلْبِ اِلَّا نَكْرًا ۚ وَاسْمُ الْكَلْبِ اِلَّا نَكْرًا ۚ

یہ دھت تریتوں کی جوتی، اور اس کے انگ و نرسر حالانکہ اوپر بادش کے ساتھ بل و غیرہ لگائے کا ذکر جو اشارہ اس طرف

حضرت نوح کا کشتی میں  
نجات پانا

دھت تریتوں کی جوتی  
نجات پانا

تفضل

فَاسْأَلُوا عَنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بَيْنَ أَثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ

ترجمہ میں ہر طرف سے کہنے کے نہ دواؤ وہ دہیلے اور اپنے اہل کو کسی سوائے اس کے جس کے تعلق میں سے پہلے حکم ہو چکا

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَلَا تَهْتَبْ لَهُمْ مَعْرُوفًا ۚ قَدْ أَصْلَحْتُمْ بِنِعْمَةِ رَبِّكُمْ

اور ان کے تعلق جس سے خطاب نہ کرنا جزا میں وہ غرق کئے جائیں گے پس جب تو اور جو تیسرے ساتھ

مَعَكَ عَلَى الْفُلِكِ فَقُلْ أَصْحَابُ الْفُلِكِ الَّذِينَ يَخْتَفُونَ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۖ وَقُلْ

میں کسی پر مضبوط ہو کر بیشعور جاؤ تو کہیں بے خوفی کے ہو جس سے ہیں ظالم تو ہم سے نجات دی جائے اور کہو

رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلَ مُبَارَكًا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

اسے میرے گھر پر نازل کر دے اور انا اور آپ آسمانوں سے بہتر ہو ۲۲۶۱ یعنی اس میں نشان ہیں اور کہو

إِنْ كُنَّا لَبَنَيْنِ ۖ ثُمَّ أَكْشَنَانَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۚ وَآرْسَلْنَا

اگر ہم دو گھرانے کے تھے پھر ہم نے ان کے بعد ایک اور نسل پیدا کی پس ان میں سے

فِيهِمْ رَسُولٌ مِّنْ آلِهِمْ ۚ وَاللَّهُ مَالِكُ مِنَ الْغَيْبِ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۚ وَقَالَ الْكَا

میں سے رسول امیر کا، اللہ کے عبادت کرنے والے کے سوا کسی کی ضرورت نہیں تو کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ ہم نے ان میں سے

مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَآخَرُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

سواروں نے کہا جو کافروں اور آیتوں کی طاقت کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں اسود کی دی تھی

سُورَةُ

مَنْزُورٌ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَنْزُورٌ

مَنْزُورٌ

مَنْزُورٌ

۲۲۶۱ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

چند خدا کے بندوں کو پاک کرنے کی ضمانت لی تھی اس میں یہ اشارہ ہو کہ ان کو کھانا کھانے پر خوش نہ ہونا چاہیے

۲۲۶۲ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۳ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۴ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۵ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۶ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۷ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۸ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے

۲۲۶۹ ماحولہ کو قوم فرعون کی گمراہی کے فرقہ پرست پر انہیں بلکا لپٹا نجات دہا اور نجات دہی ان لوگوں کے آسمان سے جبریل سے حکم کے



ثُمَّ أَرْسَلْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ۚ وَالتَّائِبِينَ مِنْ أَمَلٍ جَعَلْنَا وَكَا ۚ

پھر ان کے بعد ہم نے اور جنہیں پورا کیں۔ کوفہ قریم دہائی وقت مقررہ آئے جاسکتی ہو مگر

يَسْتَأْذِرُونَ ۚ ثُمَّ أَرْسَلْنَا أَرْسَلْنَا تَارًا لَكُمْ لَجَاءَ أَمَةٌ تُسْأَلُهَا الذِّبَانُ ۚ

پھر یہ کہتے ہو۔ پھر ہم نے ایک رسول پہ بھیجے جس کی بھی کسی قوم کے پاس مکارا ہو اور وہ اس سے جھوٹا

فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُمْ وَبَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبِعَظْمِ الْقَوْمِ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ

قریم ہی ایک بھی ہو کہ وہ کہتے ہیں، پہنچا ہے تب اور پھر ہمیں مکاریاں بنا دیا ہیں ان لوگوں کی عداوت سے جو ایمان نہیں لائے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ ۙ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُبِينٍ ۙ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ۙ

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو بھیجے اور ان کی مضبوط دلیل کے ساتھ بیجا

وَمَلَاكِهِ ۖ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۚ فَجَاءُوا النَّوْصِينَ ۖ فَبَشَّرْنَاهُمْ بِآيَاتِنَا

سوا ان کی طرف گروہوں سے ایک ایک اور مردہ کرکٹ لگے۔ انہوں نے کہا کیا ہم پہنچے جیسے وہاں ان کی بات تھی

وَقَوْمُهُمْ الْأَعْبَادُ ۚ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۚ وَلَقَدْ

انہی کی قوم کے لوگ بہت زیادہ تھے اور انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو پاک شدہ (دوسروں) میں چڑھے۔ اور ہم نے

أَيْنَأَمْرًا ۖ فَكُتِبَ عَلَيْهِمُ الْمَقْتُلُ ۚ فَاسْتَكْبَرُوا ۚ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَحْمَةً ۖ

میں ان کو کتاب دی تاکہ وہ جہالت نہ بنیں اور ہم نے ان پر عداوت کی اور ان کو ایک نشان بنا دیا۔

۲۲۶۹ تنزی - مواترۃ سے نفی ہے جس کا اداہ وقرسہ اور مواترۃ کے معنی ہیں و تروترۃ معنی

ایک ایک کے ایک کو دوسرے کے پیچھے لانا اور انکی اصل واؤ ہے جو تاسے پر لگتی ہو دغا، +

احادیث - دیکھو ملاحداد ادبیات مراد ہے کہ ان کا ذکر صرف خبروں کے طور پر نہ کیا جائے

ساتھ مثال دی جائے دغا، +

۲۲۷۰ عابد و - کھانچ کے معنی خادم طبع بھی ہیں اور عبادت سے کہتا ہے وہ بھی۔ مگر یہاں خادم ہی مراد

ہیں اس سے کہ دوسری جگہ سے نکلتی تھی تھنا علی ان حیدت بنی اسمائیل والشیخ آدم (۲۲۷۱) اور پھر ان کے

معنی ہیں اسے جبر یا غم بنایا۔ +

تنزی

عابد

تعبید



نسخہ  
تاریخ مکتوبہ  
۱۲۴۲  
۱۳۲۳

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

اے رسولو! پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو میں اسے جو تم کرتے ہو جانتا ہوں ۱۳۲۳

وَلَنْ هَذَا أَمْتَكُمْ أُمَةٌ وَاحِدَةٌ وَأَنْتُمْ نَذِيرٌ ۝ فَتَقَطُّوا أَرْحَامَهُمْ ۝

اور کہ یہ تمہاری امت نہیں ایک ہی امت ہے اور تم نذیر ہو اس لیے کہ تم نے اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ دیا ہے ۵۲

زَبْرًا كُلٌّ حُزِبَ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ فَنَزَّلْنَاهُمْ فِي عَذَابِهِمْ ۝

مذکورہ ہر ایک گروہ اس پر جزا کے پاس ہر چیز میں ۲۲۴۳ سزا میں اپنی حالت میں ایک وقت تک چھوڑ دے ۵۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۱۳۲۳  
۱۳۲۳

۵۹ یَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِنْ مَّالٍ وَبَيْنٍ ۚ سَائِغٌ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۖ تَابِلٌ

کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ جو ہم انکو مال اور بینش سے دوسے نہیں دے رہے ہیں ان کے لئے ایسی چیزیں جلدی بھیج رہے ہیں؟

۶۰ لَا يَشْعُرُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُتَشَفِّقُونَ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ

محسوس نہیں کرتے ۲۲۶۵ چوں کہ اپنے رب کے خوف کی وجہ سے ذرا سے تسبیحہ ہیں ۲۲۶۵ اور وہ

۶۱ يَأْتِيهِمْ يَوْمَئِذٍ يَوْمُهُمْ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ يَرَوْهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَالَّذِينَ

لئے رہے ہیں ان کے آئیں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ رکھیں گے

۶۲ يَوْمَئِذٍ يَأْتِيهِمْ يَوْمُهُمْ ۚ وَالَّذِينَ هُمْ يَرَوْهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَالَّذِينَ

دیتے ہیں جو کچھ کہہ دیتے ہیں حالانکہ ان کے دل خوف سے ہرجیتے ہیں ان کو وہ ازرب کی طرف بلانے والے ہیں ۲۲۶۶ یہ لوگ

۶۳ يَسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۚ وَلَا يَكِلِفُ نَفْسًا وَلَا وُسْعًا ۚ

تکلیف میں جلدی کرتے ہیں اور وہ ان کی وجہ سے سبقت لے جاتے ہیں ۲۲۶۷ جس شخص کی کوشش نہیں ہوتی اس کی کوشش

۲۲۶۸ یہاں بتایا کہ لوگ دنیا کے مال اور بچے کو جتنی وجہ سے طاقت کوئی کامیابی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ظلم سے اس قدر دور رہتے

ہوتے ہیں کہ ان کو یہ احساس بھی نہیں کہ ظلم کے گتے ہیں اور حقیقی کامیابی بننا مخلوق سے نکلنا مال و دولت سے بچنا کوئی کامیابی نہیں

۲۲۶۹ مشفقون شفیق دن کی روشنی کا ارادت کی سیاری سے مل جانا جو خوب آتا ہے وقت ہوتا ہے اور ان کا قسم بالشفق

(الاشفاق - ۱۹) اور بالشفق ظہر جو خفکے ساتھ ظاہر ہو وہم من الساعۃ مشفقون (الانبیاء - ۴۹) وجب اس کا صلہ

مشفقین حاکم کعبہ (الشوریٰ - ۲۲) اشفقتم ان قد مراد الجادۃ (۱۳۰) دغا، اشفقۃ اسی سے اس کو نہ چاہئے کہ میں

اشفق علیہ وانا مشفق وشفیق دل، +

۲۲۷۰ عیون مآواۃ ۱۰۱۰ آیتا کے منہی غلط یا دوسرے کے دینے پر بالخصوص روایات اور صحابہ پر یہ کہہ دینے والے

اشد کی راہ میں بھیجے گئے ہیں اور ان کو خوف اسلئے ہوتا ہے کہ ان کو خدا دینا اشد تعالیٰ کے نزدیک قبل ہوگا یا نہیں یا اسلئے کہ ان کی طرف اشد کی

راہ میں بھیجے گیا ہے یا نہیں اور ان یا نہیں وہی باتوں کا ذکر کیا ایک اشد تعالیٰ کا خوف اور ملکیت دل میں ہوتا اور اس کی توجہ

پر قائم ہوتا اور دوسرے اپنے مال کو مخلوق خدا کی خدمت میں نکال دیتا +

۲۲۷۱ اور یہاں خدا کا مال اور حقیقیات نہیں ہیں یہی بھلائیوں جو انسان کی فلاح کا موجب ہوتی ہیں تو اب اشد تعالیٰ کے

تعلق اور مخلوق خدا کی خدمت کا ذکر کرتے بتایا کہ خیرات یہ ہیں جتنی انسان کی خلق کا تعلق ان چیزوں سے ہے جو اور لوگ بھلا دیتا

مال پر بھیجتے ہیں ان کے لئے کہ اسے جلدی کرتے ہیں وہ ان خیرات کی وجہ سے سابق بن جاتے ہیں یعنی دوسرے لوگوں سے

آگے بن جاتے ہیں +

دنیا مال اور چہرہ نالہ

شفیق

اشفاق

شفقة

اشد







وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصَّوْطِ لَنُكَفِّرَنَّهُمْ ۖ وَلَنُصَنِّعَنَّ لَهُمْ

اور وہ لوگ جو اُمت پر ایمان نہیں لاتے رستے سے چلے رہے ہیں ۲۲۸۷ اور اگر ہم ان پر رحم کریں

وَنُصَنِّعَنَّ لَهُمْ مِنْ جِبْرِيلَ نَحْنُ فَطَنَ كَذِبِهِمْ يَهُودُونَ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا

اور ہم انہیں عقوبت سے دو رکڑیں تو وہ اپنی کوشش میں جو یہ جھوٹے ہزار کریں ۲۲۸۸ اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا اور وہ

أَسْتَكْبَرُوا رَبَّهُمْ وَمَا يَتَذَكَّرُونَ حَتَّىٰ إِذَا فُتِنَا عَنْ عِبَادِهِمْ بِآيَاتِنَا عَلَيْنَاهُمْ يَسْتَدِينُوا ۚ

اپنے رب کے آگے ڈنکے اٹھاتے تھے اور وہ یاد دہانی سے یاد نہیں کرتے تھے ۲۲۸۹ یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا وارنہ کر دیں گے پھر انہیں وہ

فِيهِ وَمُيَلِّسُونَ ۖ وَهُوَ الَّذِي آتَىٰ نَشَأَكُمْ التُّغْيٰثَ وَالْآبَسَارَ ۚ وَلَا يَفْقَهُوْنَ ذٰلِكَ

اس میں مایوس ہو جائینگے اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کافران اور انکس اور ولی بنائے بہت ہی کم

تَشْكُرُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي

تم شکر کرتے ہو اور وہی ہے جو زمین میں سے تمہارا جوہر اور ایک لطف تم رکھنے کے لئے جانتا ہے ۲۲۹۰ اور وہی ہے

يُخَيِّرُ فِيمَيْتٍ ۖ لَهُ اخْتِلَافُ الْعِلْمِ ۚ إِنَّهَا إِذْ أَقْبَلَتْ تَقُولُونَ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ

جو زندہ کرنا چاہے اور تاراج دے اور ان کا اختلاف اسی کے اختیار کا جو کوئی تم عقل سے کام نہیں لے کر کسی کی بات کہتے ہیں جو پہلے

الْقَوَائِمِ ۚ قَالُوا لَئِنْ آتَيْنَاكُمْ كَذِبًا لَّعَذَابُنَّ لَقَدْ عَدُتْ نَحْنُ ۖ أَمْ أَبَوْنَا هَٰذَا مِنْ

سزا کہا کہتے ہیں کیا جب ہم جانتے اور دیکھتے ہیں کہ تمہارا کذب دہرایا جاتا ہے کیا ہم نے تمہاری بات کو اپنے سے بڑا اور تمہارے سے بڑا

قَبْلَ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلْيَلْنِ الْأَرْضَ ۚ وَمَنْ فِيهَا لَنُكَلِّمَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ

دیا جائے گا یہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کیا میں کو زمین اور جو کوئی اگلے اندر میں دیکھ سکتے ہیں اگر تم جانتے ہو

۱۵

نشانہ توبہ در  
مقابل شرک

مکعب

خارج

لجبة لجنی

استکانہ اور قیض

عذاب کی طرح

فدا

فدا

فدا

فدا

فدا

فدا

فدا

۸۶ سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ فَلِمَ كُرِّهُوا قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

کہیں گے اللہ کیلئے کہ جو کچھ تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ کہو ساتوں آسمانوں کا رب۔ اور پندرہ عرش والا رب کون ہے

۸۸ سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ فَلِمَ تَعْقُبُونَ قُلْ مَنْ بِيَدِهَا مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا

کہیں گے اللہ کیلئے ہی جو کہو کیا تم تعقیب ہی کیا نہیں کرتے کہو کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور ملنے

۸۹ يُجَارِعُهُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنى تُشْرِكُونَ بَلْ اِنَّكُمْ تَمْنَوْنَ بِالْبَاطِلِ

خلاف پر پناہ نہیں ملے گی اگر تم جانتے ہو کہیں گے اللہ کیلئے ہی جو کہو پھر تمہیں کہاں دوسرا لگتا ہو بلکہ تم اپنے پاس حق کا پس

۹۱ وَانْتُمْ لَكِن بَوْنٌ مَّا اخَذَ اللّٰهُ مِنْ قُرْبٰى مَا كَفَرْتُمْ اِلٰهًا اِلَّا الَّذِى هَبَّ لِيْهِ مِنْ رِّيحٍ

اور وہ یقیناً جبرے میں لایا گیا ۲۲۱۱ اللہ نے کوئی دنیا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی خود سر اور خود ہوا ہے جس میں ہر ایک کو ہوا ہو اور جس

۹۲ وَلَعَلَّ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يُّبْتَغِ الْاٰلِهَةَ عَمَّا يُصْعِقُونَ عَلَيْهِ الْغَيْبُ فَاشْهَدُوْا فَمَقُلْ مَا تَشْعُرُوْنَ

اور ان میں سے کچھ ایک دوسرے پر بڑی حاصل کرنے میں لگ رہا ہے کہ جس پر کچھ بیان کریں ۲۲۹۲ کہ جس پر کچھ بیان کریں ۲۲۹۲ کہ جس پر کچھ بیان کریں ۲۲۹۲ کہ جس پر کچھ بیان کریں ۲۲۹۲

۹۴ قُلْ اِنَّمَا يُرِيتُمْ مَّا بُوْعِدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَعْجَلُوْا فِي الْقَوْمِ الْاٰثِمِيْنَ وَاِنَّا عَلٰى اَنْ نَّزِيْلُكَ

کہو یہ سب اگر تم نے وہ دیکھا جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے یہ سب وہ جو ظالم لوگوں میں ڈال رہے ہیں ۲۲۹۳ اور ہم اس پر کہنے دے دکھائیں

۹۶ مَا اخَذْنٰهُمْ لَقْدُوْنَ اَوْ دَفَعْنٰ بِالْبَاطِلِ هُوَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةِ فَاعْلَمِ عَمَّا يُصْعِقُونَ

جس کا انہیں وعدہ دیا تھا یقیناً کافریا ہی کوس دیا ہے (بات کے ساتھ دیکھ کہ جہت بھی یہ سب جانتے ہو جو وہ بیان کرتے ہیں ۲۲۹۴

اور یہ دو کفریہ والہ تھے ۱۱۱) جس میں یکتا کفریہ کہنے کے ہیں (۱) میں نہیں جانتا اور وہ پہلا نام ہے +

۲۲۹۵ اس میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۸ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۸۹ میں جو چیزیں ہیں جن میں باتوں کا اثبات کیا ہے۔ آیت ۸۸ میں اس میں جن کا اثبات صرف اللہ کیلئے ہوا ہے آیت ۸۹

۲۲۹۴

۲۲۹۵

۲۲۹۶

۲۲۹۷

۲۲۹۸



۱۰۱ وَمَنْ لَّيَّسَ لَكُمْ بِرَحْمَةٍ رَّحْمَةٍ يَوْمَ يُنْفَخُ الصُّورُ فَلَا أَنْتَابَ لَهُمْ يَوْمَ تُنْفَخُ

اور ان کے سامنے ایک رک رک کر ہوس وہ ایک جہہ وہ اٹھائے جائیں گے ۲۹۹ کرب جو میں پھر مٹا جائیگا تو اس دن میں اس وقت وہ لوگ

۱۰۲ ثُمَّ كُنْزُكُم مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۚ ثُمَّ نَقَلْتُمُوهُنَّ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْعِلْمُ ۚ وَمَنْ خَفَّتْ

موت وہ کہنے کو کہ وہ ان کو دفنانے کے لئے ۲۹۹ پس جبکہ ان سے جس جہہ کے تو وہی کا سیاب ہوا اور جبکہ ان کے

۱۰۳ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۚ لَبُؤُكُمْ فِي جَهَنَّمَ

برنگے پس وہی میں جنہوں نے اپنے آپ کو گھمسانے میں رکھا جنہوں میں رہے آگ ان کے تہوں کو

۱۰۴ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالْفِئُونَ ۚ أَلَمْ تَكُنْ أَتَنبِئُهُمْ بِمَا كَانُوا فَعَلُوا ۚ كَذَّبْتُمْ عَنْهَا

جہنم کی اور وہ اس میں جہنم کی جہنم کے لئے ۲۹۹ کیا میری آیتیں تم پر نہیں تھیں یا تم نے انہیں جہنم سے

۱۰۵ كَذَّبْتُمْ عَنْهَا كَذِبًا عَظِيمًا ۚ كَذَّبْتُمْ عَنْهَا كَذِبًا عَظِيمًا ۚ كَذَّبْتُمْ عَنْهَا كَذِبًا عَظِيمًا ۚ كَذَّبْتُمْ عَنْهَا

کذا

بمذبح

بمذبح

عالم ہنر

میں اس میں

نسب - نسبہ

نسب - نسبہ

نظم - کلام

۲۹۹ نظم - کلام ان کے جس میں ہے پورا جانا ہو کہ کلام کلمہ صحت ترش روئی ہو

۱۰۶ قَالُوْا بَنِيْٓ اٰدَمَ عَلِمْتَ عَلٰمَتَا يَعْقُوْبُوْنَ وَلٰكِنَّا قَوْمًا هٰٓؤُلَآئِيْنَ رَبَّنَا اٰخِرُ مَخْلُوْقَاتٍ اِنْ

کہتے تھے ہمارے رب ہمارے بچے ہم پر غالب آگئے اور ہم گمراہ قوم تھے اسے ہمارے رب ہیں اس سے کافر ہو کر ہم

عَدُوْنَا وَاَنَّا ظَالِمُوْنَ قَالِ الْحُسُوْرُ فِيْهَا وَلَا تُلٰكُمُوْنَ اِنَّهٗ كَانَ فِرْقًا مِّنْ عِبَادِيْ

وہ بارہ دیا کہ اگر تم قوم کا تمہارے کہنے کا اسی میں ذلیل ہو کر کچھ بٹ جاؤ تو میری سادہ بات تمہارے لیے بندوں میں سے ایک گمراہ تھا

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ ۝۱۰۷ فَلَمَّا خَلَّصْتُمْهُمْ مِّنْ غِيْرَتِكَ

وہ کہتے تھے ہمارے رب ہم ایمان لائے سو ہمارے خلاف فرما اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر اور تو سب سے رحیم ہے تو نے ان سے غیور کیا تو نے ان کو گواہ

اَسُوْرًا لِّمَنۢ لَّرٰى كُنتُمْ مِّنْهُمْ تَهَمُّوْنَ اِنِّيْ جَعَلْتُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ مَلٰٓئِكَةً وَّاَنَّهُمْ هُمْ

انہوں نے نہیں دیکھا تو ان کو صلاوا اور ان میں پرہیزی آواز تھی مسئلہ آج میں نے انہیں ان کے صبر کرنے کا بدلہ دیا کہ وہی

الْغٰفِرُوْنَ ۝۱۰۸ قُلْ لَّكُمْ لِيْسَتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدٰى سَيِّئِيْنَ قَالُوْا الْبَنِيْٓ اٰدَمَ اَوْ بَعْضُ

ہمارے میں کہنے پر اس کی گنتی سے تم کہتا نہیں میں سو کہتے ہیں میں یا دن کا کوئی حصہ

يَوْمَ فَعٰلِ الْعٰدِيْنَ ۝۱۰۹ قُلْ اِنْ يٰٓسْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَلَّكُمْ لَئِنَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ اَفَحَسِبْتُمْ

وہ سو گنتی کرتا ان پر چھتے کہ تم سب تو قہر ڈا ہی کاش تم جانتے کیا تم خیال کرتے ہو

اَنَّا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَلَّكُمْ الْبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا تُصَوْنُ ۝۱۱۰ فَعَلٰى لِّلّٰهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ

کہ ہم نے تمہیں بے غرض کے بغیر پیدا کیا اور کہ تم ہماری طرف سے بننا جاؤ گے ۱۰۹ سو انہیں پر بادشاہ جو عزت کے لئے کوئی اور

اِلَٰهٌ مَّوَدَّ الْعَرْشَ الْكَرِيْمَ ۝۱۱۱ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ الْاٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَّهٖ بِمَا وُثِّقَ

نہیں وہ مودد عرش والا رب ہے اور جو کوئی اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو پوجے گا اس کی اس کو نہ دلائل نہیں ہیں

حَسٰٓبُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ الْكَافِرُوْنَ ۝۱۱۲ وَقُلْ لَا تُغۡرِبُ وَاَرَحَمَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ ۝۱۱۳

حساب ان کے سب کے ان پر کافراں میں نہیں ہونگے اور کہہ صبر و خفا فرما اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر اور تو سب سے رحیم ہے تو نے ان سے غیور کیا تو نے ان کو گواہ

۱۱۰ قُلْ لَّكُمْ لِيْسَتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدٰى سَيِّئِيْنَ قَالُوْا الْبَنِيْٓ اٰدَمَ اَوْ بَعْضُ

سفری

۱۱۱ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ الْاٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَّهٖ بِمَا وُثِّقَ ۝۱۱۲ وَقُلْ لَا تُغۡرِبُ وَاَرَحَمَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ ۝۱۱۳

۱۱۳ حَسٰٓبُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ الْكَافِرُوْنَ ۝۱۱۴ وَقُلْ لَا تُغۡرِبُ وَاَرَحَمَ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ ۝۱۱۵

جہت







